تر دونون کو میان سے نہ نکالو تیر ہی سے مارو) باب فی المبارزة مبارزت کا مقابلہ کرنا عن علی قال تقدم
یعنی عتبة بن ربیعة وتبعه ابنه واخوه فنادى من یبارز فانتدب له شباب من الانصار
فقال من انتم فاخبروه فقال لا حاجة لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم قم یا حمزة قم یا علی قم یا عبیدة بن الحرث فاقبل حمزة الی عتبة
واقبلت الی شیبة واختلف بین عبیدة والولید ضربتان فاثخن کل واحد منهما
صاحبه ثم ملنا علی الولید فقتلناه واحتملنا عبیدة ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے آگے
بڑھا یعنی عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بیٹا بھی اوسکے پیچھے آیا یعنی ولید اور اوسکا بھائی بھی آیا یعنے شیبہ بن ربیعہ پھر عتبہ
نے آواز دی کون ہے جو میدان مین لڑنے کے لیے نکلے تو اوسکو انصار مین سے کئی جوانون نے جواب دیا یعنی
صف بین سے میدان مین لڑنے نکلے تو عتبہ نے پوچھا تم کون ہو انصار کے جوانون نے اوسکو اپنا پتا بتلایا
اوس نے سنکر کہا مجھکو تم سے کچھہ غرض نہین ہم تو اپنے چچا کے اولاد کے سوا دوسرے کسی سے لڑنیکا ارادہ نہین
رکھتے یعنی جو قریش اور مہاجرین مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حمزہ کھڑے ہو اور ای علی کھڑے
ہو اور ای عبیدہ حارث کے بیٹے کھڑے ہو تو حمزہ تو عتبہ کیطرف لڑنے کے لیے متوجہ ہوئے اور اوسکو مار لیا اور مین
شیبہ کیطرف متوجہ ہوا اور اوسکو مار لیا اتنے مین عبیدہ اور ولید کو دو زخم لگے یعنے عبیدہ اور ولید کی آپس مین
جو تین چلین ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا پھر ہمنے بھی ولید پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور عبیدہ کو اوٹھا لے آئے
معرکہ مین سے ف اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوئی خصوصاً حضرت علی کہ اپنے مقابل
کو مار کر دوسرے کو بھی جا کر مار لیا باب فی النهی عن المثلة ناک کان کاٹنے کی ممانعت عن عبد الله
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعف الناس قتلة اهل الایمان ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قتل کرنے والے ایمان دار لوگ ہین ف یعنی قتل اچھی طرح سے
کرتے مین زیادتی نہین کرتے جیسے ناک کان کاٹنا جسکو مثلہ کہتے ہین نہ بہت تکلیف دیتے ہین عن الهیاج بن عمران
ان عمران ابق له غلام فجعل لله علیه لئن قدر علیه لیقطعن یده فارسلنی لاسأل له فاتیت
سمرة بن جندب فسألته فقال کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یحثنا علی الصدقة وینهانا
عن المثلة فاتیت عمران بن حصین فسألته فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یحثنا علی الصدقة وینهانا عن المثلة ترجمہ ھیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام
بھاگ گیا انہون نے نذر کی اللہ سے اگر مین اوسکو پکڑ پاؤن گا تو اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالون گا پھر عمران نے مجھکو
سمرہ بن جندب پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو مین نے سمرہ سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رغبت

ولاتے تھے صدقہ دینے کے اور منع کرتے تھے مثلے سے یعنی ہاتھ پانون ناک کان کاٹنے سے) پھر عمران بن حصین پاس آیا اون سے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے ہم کو صدقے پر اور منع کرتے تھے مثلے سے **ف** بعضون نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے کیونکہ آپ نے مثلہ کیا عرنیین کے ساتھ بعضون نے کہا تحریمی ہے اور عرنیین کے ساتھ مثلہ قصاصاً ہوا تھا کیونکہ انہون نے بھی اونٹ والون کے ساتھ مثلہ کر کے اون کو مارا تھا

باب في قتل النساء عورتون کو مارنا منع ہے **عن** عبد الله ان امراة وجدت في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم مقتولة فانكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل النساء والصبيان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لڑائی مین دیکھا وہ قتل کیے گئی تھی آپ نے منع کیا عورتون اور لڑکون کے مارنے سے **ف** یعنی بچون کے مارنے سے لڑکے ہون یا لڑکیان جبتک نابالغ ہون اسی طرح بہت بوڑھے ضعیف مرد کو جو جنگ نہ کرتا ہو نہ رائے دیتا ہو **عن** رباح بن ربيع قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة فراى الناس مجتمعين على شيء فبعث رجلا فقال انظر علام اجتمع هؤلاء فجاء فقال على امراة قتيل فقال ما كانت هذه لتقاتل قال وعلى المقدمة خالد بن الوليد فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتلن امراة ولا عسيفا **ترجمہ** رباح بن ربیع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ تھے ایک لڑائی مین تو لوگون کو دیکھا کہ ایک چیز پر جمع ہو رہے ہین تو حضرت نے ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر دیکھ یہ مجمع کاہے کا ہے تو وہ شخص آیا اور کہا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اوس پر لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا یہ تو کچھ لڑتے نہ تھے یعنی پھر اسکو کیون مارا تو لوگون نے کہا کہ اگلی فوج پر خالد بن ولید ہین آپ نے ایک شخص سے خالد کو کہلا بھیجا نہ کسی عورت کو مارو اور نہ کسی مزدور کو **ف** یہان فردور سے وہ فردور مراد ہے جو لڑتا نہ ہو بلکہ فقط خدمت کے لیے ہو **عن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے یعنی بہت قوی بوڑھے مشرکون کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والون کو باندھے رکھو **ف** مراد بڑی عمر والون سے یا تو جوان ہین مقابل لڑکون کے یا وہ بڑھے جو قوی اور لڑنے پر قادر ہون اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جب کہ صاحب رائے و تدبیر ہو لڑائی مین **عن** عائشة قالت لم تقتل من نسائهم تعني بني قريظة الا امراة انها لعندي تحدث تضحك ظهرا وبطنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل رجالهم بالسيوف اذ هتف هاتف باسمها اين فلانة قالت انا قلت وما شانك قالت حدث احدثته قالت فانطلق بها فضربت عنقها فما انسى عجبا منها انها تضحك ظهرا وبطنا وقد

انها تقتل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کی عورتون مین سے کوئی عورت نہین ماری گئی مگر
ایک عورت جو میرے پاس بیٹھی تھی باتین کر رہی تھی اور ہنستی جاتی تھی اسطرح کہ اوسکی پیٹھ اور پیٹ مین بل پڑ پڑ جاتے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے مردونکو قتل کر رہے تھے بازار مین یہانتک کہ ایک پکارنے والے نے پکارا
اوسکا نام لیکر فلانی عورت کہان ہے وہ بولی مین ہون مین نے پوچھا یہ کیا ہوا تجھکو (یعنے تیرا نام کیون پکارا جاتا ہے
تو نے قصور کیا کیا) وہ بولی مین نے ایک نیا کام کیا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گالیان دی تہین کر
آئی) پھر وہ پکارنیوالا اوس عورت کو لے گیا اور اوسکی گردن ماری گئی اور مین اب تک نہین بہولی جیسا اوس
وقت مجھکو تعجب آیا تہا کہ وہ ہنستی جاتی تہی اتنا کہ پیٹھ مین اور پیٹ مین بل پڑتی تھی حالانکہ اوسکو معلوم ہو گیا تہا کہ میں
قتل کیجاؤن گی عن الصعب بن جثامة انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الدار من المشركين
يبيتون فيصاب من ذراريهم ونسائهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هم منهم وكان
عمرو يعني ابن دينار يقول هم من آبائهم قال الزهري ثم نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعد ذلك عن قتل النساء والولدان ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے اونہی پوچھا دار مشرکین سے یعنے جو مشرکین گہرون مین رہتے ہین اور وہ شب خون کئے جاوین اور اون کے بچے
اور عورتون بہی مارے جاوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہی اونہین مین سے ہین عمرو بن دینار نے
کہا اون کے باپ دادا کی اولاد ہین زہری نے کہا پھر رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سے منع فرمایا۔
(تو یہ حدیث منسوخ ٹہری بعضون نے کہا جب شب خون کیوقت تمیز نہ ہو سکے تو عورتون بچون کا مار ڈالنا گناہ نہ ہوگا اور جب
تمیز ہو سکے اور پہچان تو عورتون بچون کو مارنا درست نہین) باب فی کراهیة حرق العدو بالنار دشمن
کو انگار سے مارنا کیسا ہے عن حمزة الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امره على سرية قال
فخرجت فيها وقال ان وجدتم فلانا فاحرقوه بالنار فوليت فناداني فرجعت اليه فقال ان
وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه فانه لا يعذب بالنار الا رب النار ترجمہ حمزہ اسلمی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو افسر کیا ایک ٹکڑی کا انہون نے کہا مین نکلا آپ نے فرمایا اگر فلانے کا ذکر پایا تو اوس کو آگ
مین جلا دینا جب مین پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے پھر پکارا مین لوٹا آپ نے فرمایا اگر اسکو پایا تو مار ڈالنا جلانا مت کیونکہ انگار
سے وہی عذاب کریگا جو انگار کا پیدا کرنے والا ہے (یعنے اللہ تعالی جلشانہ تو تم کسی کو انگار سے عذاب نہ دو) عن ابی
هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا فذكر
معناه ف ابوہریرہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے۔ مراد انگار سے ممانعت کی یہ ہے کہ بے ضرورت کسی شخص کو آگ مین جلا
نہ مارے ورنہ کافرون کے گہرون اور قلعون اور بستیونکا جلانا اسیطرح توپ اور بندوق سے لڑنا درست ہے۔ عن

عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہا ردوا ولدہا الیہا ورای قریۃ نمل قد حرقناہا فقال من حرق ہذہ قلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین آپ حاجت کیواسطے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اوسکے دو بچے تھے بچون کو ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا آکر زمین پر پر بچھانے لگی (جیسے کوئی منت کرتا ہے اور عاجزی) اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کس نے اسکو بیقرار کیا ہے اسکا بچہ لے لیا ہے ویدو اسکو بچہ اوسکا اور آپ نے ایک سوراخ چیونٹیون کا دیکھا ہم نے اوسکو جلا دیا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم نے جلایا آپ نے فرمایا آگ کا عذاب عذاب دینا درست نہین کسیکو مگر آگ کے مالک (یعنی اللہ جل جلالہ) کو (بیوجہ چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے اگر کاٹے تو اوس کو مار ڈالے پر اوسکو آگ سے نہ جلاوے)

باب الرجل یکری دابتہ علی النصف او السہم کوئی شخص اپنا جانور کرایہ دے آدھے یا پورے حصے پر مال غنیمت کے

عن واثلۃ بن الاسقع قال نادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فخرجت الی اہلی فاقبلت وقد خرج اول صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطفقت فی المدینۃ انادی الا من یحمل رجلا لہ سہمہ فنادی شیخ من الانصار قال لنا سہمہ علی ان نحملہ عقبۃ وطعامہ معنا قلت نعم قال فسر علی برکۃ اللہ تعالی قال فخرجت مع خیر صاحب حتی افاء اللہ علینا فاصابنی قلائص فسقتہن حتی اتیتہ فخرج فقعد علی حقیبۃ من حقائب ابلہ ثم قال سقہن مدبرات ثم قال سقہن مقبلات فقال ما اری قلائصک الا کراما قال انما ہی غنیمتک التی شرطت لک قال خذ قلائصک یا ابن اخی فغیر سہمک اردنا ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرائی تبوک کی لڑائی مین (مجاہدین کے جمع کرنے کیواسطے) مین اپنے گھر کو گیا وہان سے ہوکر آیا تو پہلی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل چکے تھے مین نے شہر مین پکارنا شروع کیا کوئی ایسا ہے جو آدمی کو سوار کر لے اور جو حصہ اوسکو غنیمت کے مال مین سے ملے وہ لے لے (وجہ یہ ہے کہ واثلہ کے پاس سواری نہ تھی اور لوگ جہاد کو نکل چکے تھے اسوجہ سے گھبرا گئے اور پکارنا شروع کیا کہ شاید کسی کے سواری پر جگہہ ہو اور وہ ان کو سوار کر لے) ایک بوڑھے انصاری بولے اچھا ہم اوسکا حصہ لیوینگے اور اوسکو اپنے ساتھ بٹھا لینگے اور ساتھ کھانا کھلاوینگے مین نے کہا ہان قبول ہے انہون نے کہا اچھا آؤ اللہ کی برکت پر پھر دسا کر گئے انہون نے کہا مین بہت اچھی ساتھی کے ساتھ نکلا یہانتک کہ اللہ نے ہم کو غنیمت کا مال دیا میری حصے مین چند اونٹنیان تیز رو آئین مین اونکو ہنکا کر اپنے رفیق کے پاس لایا وہ نکلے اور

ما عندك يا ثمامة فاعاد مثل هذا الكلام فتركه حتى كان بعد الغد فذكر مثل هذا

فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الی نخل قريب من المسجد فاغتسل فيه

ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وساق

الحديث قال عيسى انا الليث وقال ذا ذم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا تو لشکر کے لوگ بنی حنیفہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے کہا جاتا تھا
اوسکو ثمامہ اثال کا بیٹا اہل یمامہ (ایک شہر کا نام ہے) کا سردار تو اوسکو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے (یعنی تیرا کیا حال ہے سو خیر ہی یا یہ کہا
تیرا گمان میرے ساتھہ کیا ہے کہ میں تجھہ سے کیا معاملہ کرونگا) اُس نے کہا ای محمد میرے پاس خیر و خوبی ہے یا میرے پاس
مال ہے اگر تم مجکو قتل کروگے یعنی مجھہ جیسے خونی کو جو قتل کے مستحق ہے (اس میں اپنی تقصیر کا اقرار ہے یا یہ مراد ہے
اوسکو مار وگے جسکا خون ساقط نہ ہوگا۔ بلکہ میری قوم میری خون کا بدلا لیگی اس میں اپنی ریاست اور شرافت کا
بیان ہے) اور اگر احسان کروگے تو ایک قدر دان پر احسان کروگے (یعنی اوسکا بدلا اور سلوک میری طرف سے ادا ہوگا)
اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہیے اُتنا مال ملجاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے اوسی حال
میں رہنے دیا یہانتک کہ اگلا دن ہوا پھر اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے تو
اُس نے وہی دوہرا کر کہا یعنی جیسا اول میں کہا تہا پھر ویسا ہی کہا پہر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی
حال پر چھوڑ دیا یہانتک کہ تیسرا دن ہوا پہر آپ نے اُس سے ویسا ہی فرمایا اور اُس نے بدستور جیسا کہتا تہا ویسا ہی کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس جو کھجور کے درخت تہے اون کی طرف گیا اور نہایا اور مسجد
میں آیا پہر کہا میں گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں پہر بیان کیا
اس حدیث کو عیسی نے کہا لیث کی روایت میں فا ذم کے بدلے میں ذا ذم ہے یعنی اگر قتل کروگے تو قتل کرتے ہو
ذا دم

حدثنا محمد بن عمرو الرازي نا سلمة يعني ابن الفضل عن محمد بن اسحاق قال حدثني عبد الله بن ابي بكر عن يحيى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة قال قدم بالاسارى

حين قدم بهم وسودة بنت زمعة عند آل عفراء في مناخهم على عوف ومعوذ ابني عفراء

قال وذلك قبل ان يضرب عليهن الحجاب قال تقول سودة والله اني لعندهم اذ اتيت فقيل

هؤلاء الاسارى قد اتي بهم فرجعت الى بيتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم

فيه واذا ابو يزيد سهيل بن عمرو في ناحية الحجرة مجموعة يداه الى عنقه بحبل ثم ذكر

الحديث ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جب قیدی لائے گئے (جنگ بدر
کے) سودہ بنت زمعہ ام المؤمنین عفراء کی اولاد پاس تہیں جہان اون کے اونٹ بیٹہا کرتے تہے
اور وہ عوف اور معوذ پاس تہیں جو عفراء کے بیٹے تہے اور یہ قصہ پردہ کے حکم سے پہلے کا ہے سودہ کہتی ہیں اللہ کی قسم میں عفراء کے بیٹوں کے پاس تہی اسوقت کسی نے آکر کہا قیدی لائے گئے میں اپنے گھر گئی وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجرہ کے ایک کونہ میں تہا اسکے دونون ہاتہہ گردن سے بندہے ہوئے تہے اخیر تک بیان کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اترا تہا اور قریش کے لوگ اوسکو بچانے کے لیے آتے کہیں ایسا نہو مسلمان قافلے کے مال پر قابض ہو جاویں مسلمان جاتے تو
تہے قافلے سے مقابلہ ہوا۔ چاہتا تہا کافرون سے ہو بیچا ہوا اسلام کی دہاک بیٹھ گئی)) انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا یہ فلانے کی گرنیکی جگہ ہے کل کے روز اور وہان اپنا ہاتھ رکھا یہ فلان کے گرنیکی جگہ ہے کل کے روز اور یہ فلانے کے
گرنیکی جگہ ہے کل کے روز اور وہان اپنا ہاتھ رکھا سب کافرون کے مارے جانیکی جگہ بتادی انس نے قسم کہا کر کہا پہر کسی کا ان
میں سے رسول اللہ صلعم نے جہان ہاتھ رکھکر بتایا تہا فرق نہیں ہوا یعنے وہین مارے گئے) پہر رسول اللہ صلعم نے حکم کیا
انکے پانون پکڑ کر گھسیٹے گئے اور بدر کے اندہے کنوئیں میں ڈالدی گئے ف یہ رسول اللہ صلعم کا ایک معجزہ تہا آپنے پہلے ہی
سے بتادیا کہ یہان فلانا کافر مارا جاویگا یہان فلانا مارا جاویگا پہر ویسا ہی ہوا کچہہ فرق نہوا **باب فی الاسیر
یکرہ علی الاسلام** قیدی پر اسلام کے لیے زبردستی نکی جاوے عن ابن عباس قال کانت المراة تکون مقلاة
فتجعل علی نفسها ان عاش لها ولد ان تهوده فلما اجلیت بنو النضیر کان فیهم من ابناء الانصار
فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل الله عز وجل لا اكراه فی الدین قد تبین الرشد من الغی ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کفر کے زمانے میں جب کوئی عورت ایسی ہوتی جسکا بچہ نہ جیتا تو وہ یہ نذر کرتی اگر اوسکا
بچہ جیے گا تو یہودی بناوے گی جب بنی النضیر کے یہودیونکو جلا وطن کا حکم ہوا اون میں چند لڑکے انصار کے بھی تہے
انصار نے کہا ہم اپنے لڑکون کو نہ چہوڑینگے اللہ جل جلالہ نے اوتارا دین میں زبردستی نہیں ہوسکتی یعنے وہ لڑکے اگر خوشی سے
تمہارے پاس رہیں تو لیلو ورنہ جانے دو **باب قتل الاسیر ولا یعرض علیه الاسلام** قیدی کو یون ہی
مار ڈالنا اور اوس پر اسلام پیش نکرنے کا بیان عن سعد قال لما کان یوم فتح مکة امن رسول الله صلی
الله علیه وسلم الناس الا اربعة نفر وامراتین وسماهم وابن ابی سرح فذکر الحدیث قال
واما ابن ابی سرح فانه اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم
الناس الی البیعة جاء به حتی اوقفه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی الله
بایع عبد الله فرفع راسه فنظر الیه ثلاثا کل ذلك یابی فبایعه بعد ثلاث ثم اقبل علی
اصحابه فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی هذا حیث رآنی کففت یدی
عن بیعته فیقتله فقالوا ما ندری یا رسول الله ما فی نفسك الا اومات الینا بعینك
قال انه لا ینبغی لنبی ان تکون له خائنة الاعین ترجمہ سعد سے روایت ہے فتح کے روز ہوا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون کو اور دو عورتون کو اور انکا نام لیا (چار مرد یہ تہے عبد اللہ
بن خطل۔ اور عکرمہ بن ابی جہل۔ اور ہبار بن الاسود اور عبد اللہ بن ابی سرح یا وحشی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ یا مقیس بن صبابہ
اور عورتین۔ ایک ہندہ زوجہ ابی سفیان تہی جسنے امیر حمزہ کا دل چبا ڈالا تہا دوسری کوئی اور تہے) تو ابن

[illegible] مرتد ہو گئے تھے جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو [illegible] مشہور [illegible] اسلام [illegible]

کیلئے لوگون کو بیعت کیلئے بلایا تو حضرت عثمان نے ابن ابی سرح کو آپ کے سامنے لاکر کہڑا کردیا اور بولی اے نبی اللہ

عبد اللہ کو بیعت کر لیجیئے آپ نے سر اوٹہا کر اوسکی طرف دیکہا اور بیعت نہ کی تین بار ایسا ہی کیا تین بار کے بعد پہر بیعت کر لی

بعد اوس کے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم مین کوئی آدمی بہی عقلمند نہین ہے جو اوٹہتا اور جب مین نے اوس سے

ہاتہہ کہینچ لیا اور بیعت نہ کی تہی تو اوسکو مار ڈالتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو نہین معلوم تہا آپ کے دل

کا حال اپنی آنکہہ سے اشارہ کر دیتے تو ہم اوسی وقت حکم کی تعمیل کرتے اور اوسکو مار ڈالتے آپ نے فرمایا

نبی کو یہ لائق نہین کہ آنکہہ سے چوری کا اشارہ کرے ابو داؤد نے کہا ابن سرح عثمان کا رضاعی بہائی تہا اور ولید بن عقبہ

عثمان کا اخیافی بہائی تہا جب اوس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اوسکو حد ماری تہی عن سعید بن یربوع المخزومی

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکۃ اربعۃ لا اؤمنہم فی حل ولا حرم فسماہم

قال وقینتین کانتا لمقیس فقتلت احداہما وافلتت الاخری فاسلمت ترجمہ سعید بن یربوع

مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا چار مرد ہین مین اون کو امان نہین دیتا

نہ حل مین نہ حرم مین پہر اون کا نام لیا اور دو لونڈیون کا جو مقیس بن ضبابہ کی تہین (اور آپ کی ہجو گایا کرتی تہین) ایک

اون مین سے قتل کیگئی اور دوسری بہاگ گئی پہر وہ مسلمان ہوگئی - ابو داؤد نے کہا مین ابن العلا سے اس

حدیث کا سمجہی طرح نہین سمجہا عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ

عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ

فقال اقتلوہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم داخل ہوئے مکہ مین جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر

خود تہا جب آپ نے خود اوتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تہا جسکا نام عبد العزی

تہا آپ نے اوسکا خون مباح کردیا تہا) کعبے کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اوسکو مار ڈالو ف آپ نے

ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مصدق

(زکوۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کیلیے اوس کے ساتہہ کردیا - ابن خطل ایک منزل مین اوترا

اور غلام سے کہانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام نے کہانا نہین پکایا ہے ابن خطل نے اوس غلام کو مار

ڈالا اور اسلام سے پہر گیا اور مکے مین جا کر دو لونڈیان رکہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین پہر جب

مکہ فتح ہوا تو کعبے کے پردون مین چہپ گیا آپ کے حکم سے وہین زمزم یا مقام کے پاس مارا گیا باب فی

قتل الاسیر صبرا قیدی کو پکڑ کر اوس کو مار ڈالنا عن ابراہیم قال اراد الضحاک بن قیس ان

یستعمل مسروقا فقال لہ عمارۃ بن عقبۃ اتستعمل رجلا من بقایا قتلۃ عثمان فقال لہ مسروق حدثنا عبد اللہ

بن مسعود وكان في الفسنا موثوق الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد قتل ابيك قال من
للصبية قال النار فقد رضيت لك ما رضي لك رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔ ترجمہ ضحاک بن قیس
نے چاہا مسروق کو عامل بناوے تو عمارہ بن عقبہ نے اوس سے کہا تو عامل بناتا ہے ایسے شخص کو جو باقی رہ گیا ہے عثمان کے
قاتلون مین سے مسروق نے اوس سے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن مسعود نے اور وہ ہم مین بھی معتبر تھے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط (جس نے آپ کے سر پر اوجھری ڈالدی تھی) کے قتل
کا ارادہ کیا وہ بولا اب میری لڑکون کے کون خبر لیگا تو آپ نے فرمایا آگ (یعنی تباہ ہون گے یا تو خود آگ مین
جاتا ہے لڑکون کا کیا فکر ہے اپنی خبر لے) پس مین راضی ہون تیرے لیے اوس چیز سے جسکے لیے راضی ہوے
تیرے لیے رسول اللہ صلعم یعنے تو انگارہ مین جاوے جہنم مین چلے

باب في قتل الاسير بالنبل قیدی کو باندھ کر اسکو تیرون سے مار ڈالنا

عن ابن تعلى (قال) غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاتي باربعة اعلاج من
العدو فامر بهم فقتلوا صبرا قال ابو داود قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث قال النبل
صبرا فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن قتل الصبر فوالذي
نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاعتق اربع رقاب ۔ ترجمہ
عبید بن تعلی سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا عبد الرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ اونکے سامنے چار کافر پکڑ کے لائے گئے
دشمنون مین سے انہون نے حکم کیا وہ پکڑ کر مار ڈالے گئے ابو داود نے کہا سوا سعید کے اور لوگون نے ابن وہب سے یون روایت کیا کہ تیرون
سے مار ڈالے گئے جب یہ خبر ابو ایوب انصاری کو پہونچی انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ باندھ کر
مارنے سے منع کیا قسم خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو مین اس طرح نہ مارون (قتل صبر کے طور پر
قتل صبر ایسی کو کہتے ہین کہ زندہ پکڑ کر اوسے مار مار کر مار ڈالین) جب یہ خبر عبد الرحمن بن خالد بن ولید کو پہونچی انہون نے چار
غلام آزاد کیے گویا کفارہ دیا اپنے خطا کا جو اون سے نادانستہ ہو گئی تھی اگلے زمانے کے لوگ کیسے محتاط اور پابند شرع تھے
ہر قصور کا تدارک کرتے تھے

باب في المن على الاسير بغير فداء قیدی پر احسان کر کے مفت چھوڑ دینے کا بیان

عن انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبال
التنعيم عند صلوة الفجر ليقتلوهم فاخذهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتقهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة
الى آخر الآية ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ اسی آدمی مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحاب پر تنعیم کے پہاڑ سے
اوتر آئے (یعنی سال حدیبیہ مین) فجر کی نماز کے وقت آپ کے قتل کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو زندہ پکڑ لیا
اور حالیکہ وہ مطیع ہو گئے پھر آپنے اونکو آزاد کر دیا تو اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری وہ ایسا ہے کہ اونکا ہاتھ تم سے بند رکھا اور تمہارا

اون سے ہاتہ مین آنا یعنے انکو تم سے بچایا وہ تم کو قتل نہ کرسکے اور تم کو اون سے بچایا تمہارے دل مین قتل کا خیال نہ ڈالا عن محمد بن جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال للاساری بدر لو کان مطعم بن عدی

حیا ثم کلمنی فی هولاء النتنی لاطلقتهم له ترجمہ مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا بدر کے قیدیون کے حق مین کہ اگر مطعم بن عدی جیتا ہوتا اور ان ناپاک قیدیون کے باب مین مجہ سے

سفارش کرتا تو مین اُس کی خاطر سے اونکو چہوڑ دیتا ف مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کا بیٹا ہے اور

حضرت کا ہم جدی قرابتی ہے اور اوسکا حضرت پر بڑا ایک احسان تہا کہ حضرت طائف سے جب پہرے تو اوس نے حضرت

سے مشرکون کو دفع کیا اس لیے آپ نے کلام مذکور فرمایا

باب فی فداء الاسیر بالمال

قیدی سے مال لیکر اوسکو چہوڑ دینے کا بیان

عن عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر فاخذ یعنی النبی صلی الله علیه وسلم الفداء انزل الله عز وجل ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض الی قوله لمسکم فیما اخذتم من الفداء ثم احل لهم الغنائم ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے جب بدر کے قیدیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ لیا اور انکو چہوڑ دیا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری نبی کے لیے قیدی نہ ہونے چاہیئین جب تک کافرون کو بالکل قتل اور زیر نہ کر لے یعنے اللہ کو مال لیکر چہوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اوسوقت کفر کا غلبہ تہا قیدیونکا مار ڈالنا مناسب تہا حضرت عمر کی یہی رائے تھی) بعد اوس کے اللہ جل جلالہ نے اون کے لیے مال درست کیا

عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم جعل فداء اهل الجاهلیة یوم بدر اربعمائة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگون کا فدیہ فی آدمی چارسو درم مقرر کیے تہے

عن عائشة قالت لما بعث اهل مکة فی فداء اسراهم بعثت زینب فی فداء ابی العاص بمال وبعثت فیه بقلادة لها کانت عند خدیجة ادخلتها بها علی ابی العاص قالت فلما راها رسول الله صلی الله علیه وسلم رق لها رقة شدیدة وقال ان رایتم ان تطلقوا لها اسیرها وتردوا علیها الذی لها قالوا نعم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ علیه او وعده ان یخلی سبیل زینب الیه وبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم زید بن حارثة ورجلا من الانصار فقال کونا ببطن یاجج حتی تمر بکما زینب فتصحباها حتی تاتیا بها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب مکہ والون نے بہیجے اپنے قیدیون کے بدلے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن جب اون پر غالب ہوئے تو بعضون کو قتل کیا اور بعضون کو قید کر کے اون سے بدلہ طلب کیا تو اہل مکہ نے مال دیکر لوگونکو بہیجا اپنے قیدیون کو چہڑانے کے لیے) تو اوسوقت زینب نے ابی العاص کے بدلے مین کچہ مال بہیجا اور اُس مال مین اپنا ایک ہار بہیجا تہا اور وہ ہار رہتا تہا اول مین حضرت خدیجہ کے پاس تہا جب زینب کا نکاح ابی العاص کے ساتہہ ہوا تو وہ ہار خدیجہ کے یہان سے زینب کے ساتہہ بطور جہیز کے دیا گیا تہا حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو دیکہا تو زینب کیحالت غربت پر آپ نے بہت سے حضرت
آیا زینب کی تنہائی اور بیکسی دیکہکر اور مصاحبت خدیجہ کی یاد اسلیے کہ وہ ہار اون کے گلے مین رہتا تہا) تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کیخاطر کے لیے اوسکے قیدی (یعنے ابو العاص) کو چہوڑ دو
اور جو مال اوسکا ہے (یعنے جو مال زینب نے ابو العاص کے بدلے مین بہیجا ہے وہ مال بہی) اوسکا پہیر دو تو صحابہ نے عرض کیا
کہ ہان یعنے مال بہی زینب کا پہیر دیتے ہین اور ابو العاص کو بہی چہوڑ دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص
سے عہد لیا تہا یا وعدہ کیا تہا ابو العاص نے یعنے ابو العاص کو چہوڑتے وقت آپنے عہد لیا کہ زینب کو میری پاس آنے
سے نہ روکے یعنے مدینے مین آیا چاہے اور زینب مکے مین تو زینب کے آنیکو حضرت کے پاس ابو العاص مانع نہ ہو پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور انصار مین سے ایک شخص کو بہیجا (یعنے زینب کے لانیکو) اور اون سے آپنے
فرمایا جبتک زینب تمہاری پاس نہ آوین تم بطن یاجج (ایک مقام ہے مکے کے پاس) مین ٹہرے رہنا اور جب آجاوین تو اون
کے ساتہہ مین رہنا جبتک کہ اونکو یہان لی آو ف حضرت زینب حضرت کی بڑی بیٹی تہین اور ابو العاص بن الربیع بن
عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ کے بہانجے تہے اور حضرت زینب کے خاوند تہے آپ نے
اپنی صاحبزادی زینب کے لانے کے لیے دو شخصونکو بہیجا جو اون کے محرم نہ تہے اسوجہ سے کہ آپکو اُن پر اطمینان ہوگا۔ یا
ضرورت کیوقت درست ہے یا جبتک نامحرم کے ساتہہ سفر کرنیکی ممانعت نہ ہوئی ہوگی۔ جب زینب مدینے مین چلی آئین تو
ابو العاص کفر کیحالت مین مکے ہی مین ہے پہر تجارت کو شام مین گئے وہان سے لوٹتے وقت مسلمانون نے اونکو اسلام
کیطرف بلایا انہون نے مکے مین جاکر وہ مال جس جس کا تہا اوسکو پہیر دیا اور سب کے سامنے وہین کلمہ شہادت پڑہا پہر
ہجرت کرکے مدینے کو آئے پہر شہید ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین عن مروان والمسور بن مخرمة لشیرہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین جاءہ وفد ھوازن مسلمین فسالوہ ان یرد الیہم اموالہم
فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معی من ترون واحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا اما السبی
اما المال فقالوا نختار سبینا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی اللہ ثم قال اما بعد فان
اخوانکم ھؤلاء جاؤا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک
فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیئ اللہ علینا
فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک لہم یا رسول اللہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا لا ندری
من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمہم
عرفاؤہم فاخبروہ انہم قد طیبوا واذنوا ترجمہ مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان فرمایا جسوقت ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی قوم کے لوگ مسلمان ہوکر

حضرت کے پاس آئے تو اونہون نے حضرت سے یہ سوال کیا کہ اونکے مال اونکو پہیر دین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو تم دیکھتے ہو میرے پاس موجود ہے یعنی تمہاری قیدی اور مال دونو میرے پاس جمع ہین اور اللہ کے نزدیک
سچی بات بہت پسند ہے اب دو چیزون مین سے تم ایک کو اختیار کر لو یا بندی یا مال ہوازن نے کہا ہم نے بندی اختیار کیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوکر خطبہ بیان کیا فرمایا اللہ جل جلالہ کی تعریف کے بعد اوسکی جیسے حمد و ثنا کے لائق ہے
فرمایا مقرر تمہارے بہائی (یعنی دینی بہائی یا نسبی جو ہوازن ہین) توبہ کر کے آئے ہین یعنی شرک وغیرہ گناہون سے اور مین نے
تو مناسب جانا کہ اونکے قیدیون کو پہیر دون اونکو تم مین سے جو شخص چاہے اپنی خوشی سے بندے کو پہیر دے تو چاہیے کہ کر دے
اور جو تم مین سے یہ چاہے کہ اپنا حصہ لینے پر اڑا رہے یہانتک کہ ہم اوسکا عوض اوسکو دیوین پہلے مال مین سے جو
اللہ ہم پر انعام کرے غنیمت مین سے تو چاہیے کہ کرے (یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی بغیر عوض کے نہ دیوے وہ بیان
کر دے) تب لوگون نے کہا یعنی بعضون نے یا سبھون نے یا رسول اللہ ہم تو اسپر خوش ہوئے یعنی بندیون کے پہیر دینے پر تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ہم نہین جانتے کہ تم مین سے کون راضی ہوا اور کون راضی نہین ہوا اوسکو جدا جدا تحقیق نہین
کر سکتے ہم اس لیے تم پہیر جاؤ یہانتک کہ تمہارے سردار ہمارے پاس اس امر کو لاوین یعنی اس تفصیل کو تو سب لوگ پہیر گئے
اور اون کے سردارون نے اون سے اس مقدمہ مین کلام کیا پہیر دوبارہ لوگ لوٹ کر حضرت کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ
یعنی سردار قیدیون کے پہیر دینے پر راضی ہین اور اونہون نے اذن دیا ہے خوشی سے ف غزوہ ہوازن جسکو حنین بہی
کہتے ہین اوس مین ہوازن پر جہاد ہوا اون کا مال و اسباب اور قیدی بہت ہاتھ آئے پہیر وہ لوگ مسلمان ہو گئے اونہون
نے سبکو واپس مانگا ہرچند اونکا کچہہ حق نہ پہنچتا تہا کیونکہ کفر کی حالت مین مال گیا تہا پر اون کی خوشی کے لیے آپ نے بندیون
کا دینا قبول کیا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ فی ھذہ القصۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ردوا علیہم نساءہم وابناءہم فمن مسک بشیء من ھذا الفیء فان لہ بہ علینا ست فرائض من
اول شیء یفیئہ اللہ علینا ثم دنا یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعیر فاخذ وبرۃ من سنامہ ثم
قال یا ایہا الناس انہ لیس لی من ھذا الفیء شیء ولا ھذا ورفع اصبعیہ الا الخمس والخمس
مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فقام رجل فی یدہ کبۃ من شعر فقال اخذت ھذہ لا
صلح بہا بردعۃ لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ما کان لی ولبنی عبد المطلب فھو لک
فقال اما اذا بلغت ما ارى فلا ارب لی فیہا ونبذہا ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے
روایت کیا ہے قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو اون مین سے کسی کو
رکہنا چاہے یعنی اپنا حصہ بغیر عوض کے واپس نہ کیا چاہے تو عوض بہی دینگے وہ یہ ہے کہ اوسکے بدلے مین ہم چہہ چہہ اونٹ دینگے
پہلے مال سے جو غنیمت کا ہمکو اللہ سبحانہ دیگا (یعنی اپنے خمس سے) یہ سنکر اسکا بدلا ادا کرین گے پہیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اونٹ کے پاس گئے اور اوسکی کوہان سے بال لیکر فرمایا اے لوگو یہ مال ہے جو کہ اس فیء کے مال میں سے میرے لیے نہیں ہے اور یہ بھی
(یعنی وہ بال جو اونگلی میں ہے) اوسکو لوگون کو بتا کر فرمایا کہ اس بال برابر بھی غنیمت کے مال میں میرے لیے نہیں ہے (مگر خمس
اور خمس بھی تم پر ہی یہ جو خرچ کیا جاتا ہے (یعنی ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ مصالح میں) تو تاگہ اور سوئی کو بھی ادا کردو
(یعنی غنیمت کے مال میں سے کوئی اتنا بھی چرا رکھے سوئی تاگا تک یہ سب حاضر کردو) تو اوس میں ایک شخص کھڑا ہوا اور
ہاتھ میں بالون کے گچھے کا ایک ٹکڑا تھا تو اوس نے کہا کہ میں نے اسکو پالان کے نیچے کمبل درست کرنیکو لیا تھا پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے واسطے اور عبد المطلب کے واسطے ہو وہ تیرے لیے ہے (یعنی جو چیز کہ میری اور اونکا
حصہ ہے اوسکو بھی تیرے لیے معاف کیا اور جو کچھ اور مجاہدون کے حصہ کا ہے (یعنی وہ ٹکڑا جو اونسے لیا تھا)
اوسکو اونسے بخشوانا چاہیے) تو اوس شخص نے کہا جبکہ یہ رسی اس حد کو پہونچی - یعنی اسکا گناہ اس حد پہونچا
جو میں دیکھتا ہوں تو مجھے اسکی حاجت نہیں اور اوس نے اوسے کو پھینک دیا **ف** فتح الودود میں ہے مال غنیمت کو جو
کفار سے حاصل ہوتا ہے۔ غنیمت کے مال میں سے چرانا بہت بڑا گناہ ہے جو کچھ جو حاصل ہو سب امام کو پاس
جمع کردیں پھر وہ تقسیم کردے **باب فی** الامام یقیم عند الظہور علی العدو بعرصتہم جب حاکم دشمن پر
غالب ہو تو میدان جنگ میں ٹھہرے عن ابی طلحۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غلب علی قوم اقام بالعرصۃ
ثلاثا قال ابن المثنی اذا غلب قوما احب ان یقیم بعرصتہم ثلاثا ترجمہ ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہوتے
تو میدان جنگ میں تین رات ٹھہرتے - اور ابن مثنی کی روایت میں ہے کہ تین رات وہان ٹھہرنا آپ اچھا سمجھتے (گویا یہ علامت
ہے فتح اور نصرت کی کہ مسلمان اوسکی موضع پر قابض ہوگئے - ابو داؤد نے کہا یحیی بن سعید اس حدیث میں طعن کرتے
تھے **باب** التفریق بین السبی قیدیون میں جدائی کرنیکا بیان عن علی انہ فرق بین جاریۃ وولدھا
فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ورد البیع ترجمہ حضرت علی رضہ نے تفریق کی ایک لونڈی اور اوسکے
بچہ میں (یعنی مان کو بچہ کو علیحدہ بیچ ڈالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور بیع کو رد کردیا - کہا ابو داؤد
نے میمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی سے روایت کیا ہے حالانکہ اوس نے علی رضہ کو نہیں پایا اور مارا گیا میمون جنگ
جماجم میں سنہ ۸۳ ہجری میں **باب** الرخصۃ فی المدرکین یفرق بینہم اگر جوان قیدی ہون تو اون میں جدائی
کرنا درست ہے عن سلمۃ قال خرجنا مع ابی بکر وامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغزونا فزارۃ فشننا
الغارۃ ثم نظرت الی عنق من الناس فیہ الذریۃ والنساء فرمیت بسہم فوقع بینہم وبین الجبل
فقاموا فجئت بہم الی ابی بکر فیہم امرأۃ من فزارۃ وعلیہا قشع من ادم معہا بنت لہا من احسن
العرب فنفلنی ابو بکر ابنتہا فقدمت المدینۃ فلقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی یا سلمۃ
ہب لی المرأۃ فقلت واللہ لقد اعجبتنی وما کشفت لہا ثوبا فسکت حتی اذا کان من الغد لقینی رسول

الله صلی الله علیه وسلم فی السوق فقال یا سلمة هب لی المرأة لله ابوك فقلت یا رسول الله والله ما
کشفت لها ثوبا وهی لك فبعث بها اهل مکة وفی ایدیهم اسری ففداهم بتلك المرأة ترجمہ
سلمہ سے روایت ہے کہ ہم ابو بکر کے ساتھ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ہمارا امیر بنایا تہا ہم نے جہاد کیا قبیلہ فزارہ
تو پھر فرمایا ہم نے دوڑکر لوٹا اور حملہ کیا بعد اسکے میں نے چند لوگوں کو دیکھا جنمیں بچے اور عورتیں تہیں ایک تیر میں نے اونکو مارا
وہ اون کے اور پہاڑ کے درمیان گرا وہ کھڑے ہو گئے پھر میں اونکو پکڑ کر ابو بکر کے پاس لایا اون میں ایک عورت تھی فزارہ
کی جو کہال پہنے تھی سو کہی اور اوسکے ساتھ ایک لڑکی تھی عرب کی حسین عورتوں میں سے ابو بکر نے اوسکی بیٹی کو مجھکو دیدیا
میں مدینہ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو ہبہ کر دے میں نے کہا قسم اللہ کی وہ
لڑکی مجھکو پسند آئی ہے اور میں نے ابھی تک اوسکا کپڑا نہیں کہولا اور اوس سے صحبت نہیں کی آپ چپ ہو رہے جب دوسرا
دن ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازار میں ملے اور آپ نے فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو ہبہ کر دے اپنے باپ کی قسم میں نے
کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی ابھی تک میں نے اوسکا کپڑا نہیں کھولا اور وہ آپ کے واسطے ہے پھر آپ نے اوس لڑکی کو مکہ میں
بہیجا اور مکہ والوں پاس جو مسلمان قیدی تھے اوسکے بدلے میں اونکو چھڑا لیا **ف** چونکہ وہ لڑکی حسینہ اور جمیلہ تھی اسواسطے
کافروں نے اوسکے بدلے میں چند آدمی دیدیے **باب** المال یصیبه العدو من المسلمین ثم یدرکه صاحبه فی
الغنیمة کافر جنگ میں کسی مسلمان کا مال لیجاویں پھر مالک مال اوسکو غنیمت میں پاوے عن ابن عمر ان غلاما لابن عمر
ابق الی العدو فظهر علیه المسلمون فرده رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابن عمر ولم یقسم ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے کہ ایک غلام اونکا دشمنوں کیطرف یعنی کافروں میں بہاگ گیا پھر جب مسلمان غالب ہوئے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو ابن عمر ہی کو پھیر دیا اور اوسکو تقسیم نکیا یعنی مال غنیمت میں نہ داخل کیا عن ابن عمر قال ذهب
فرس له فاخذها العدو فظهر علیهم المسلمون فرد علیه فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابق عبد له
فلحق بارض الروم فظهر علیهم المسلمون فرده علیه خالد بن الولید بعد النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے کہ اونکا گہوڑا بہاگ گیا تو اونکو دشمنوں یعنی کافروں نے اوسکو پکڑ لیا پھر کافروں پر مسلمان غالب ہوئے تو وہی
گہوڑا ابن عمر کو پھیر دیا گیا یعنی غنیمت کے مال داخل نکیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور عبد اللہ کا ایک غلام
بہاگ گیا اور روم کے کافروں میں جا ملا تو جب مسلمان اون پر یعنی رومی کافروں پر غالب آئے تو وہی غلام عبد اللہ کو پھیر دیا خالد
بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **باب** فی عبید المشرکین یلحقون بالمسلمین فیسلمون اگر کافروں
کے غلام مسلمانوں پاس بہاگ آویں اور مسلمان ہوجاویں عن علی بن ابی طالب قال خرج عبدان الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعنی یوم الحدیبیة قبل الصلح فکتب الیه موالیهم فقالوا یا محمد والله ما خرجوا الیك رغبة
فی دینك وخرجوا هربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول الله ردهم الیهم فغضب رسول الله صلی الله

علیہ وسلم وقال ما اراکم تنتہون یا معشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی ہذا وابی
ان یردہم وقال ہم عتقاء اللہ عز وجل ترجمہ علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
نکل آئے یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے تو اون غلاموں کے مالکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ اے محمد خدا کی
قسم یہ غلام تمہارے دین کی خواہش کر کے تمہاری طرف کچھ نہیں آئے ہیں یہ تو فقط غلامی سے یعنی غلامی کے قید سے بھاگ کر نکل
گئے ہیں یعنی غلامی سے خلاص ہونے کے لیے تو کئی لوگوں نے کہا یعنی صحابہ میں سے یا رسول اللہ انکے مالکوں نے سچ کہا ان کو انکے
مالکوں کیطرف پھیر دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا اے قریش کے گروہ تم کو میں نہیں دیکھتا کہ تم
باز آؤ یعنی نادانی اور اپنی نفسانیت سے جبتک کہ اللہ تم پر اوس شخص کو بھیجیگا جو اس کام پر تمہاری گردنیں مارے یعنی اون غلاموں
کے پھیر دینے اور انکو بعد اسلام کے دار الحرب میں بھیجنے پر اور آپ نے انکا پھیر دینا قبول نکیا اور فرمایا یہ اللہ تعالی کے آزاد
کیے ہوئے ہیں ف حضرت غصہ اسلیے ہوئے کہ اون لوگوں نے اپنی رائے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان کی جو
اللہ کیطرف سے تہا مخالفت کی چاہیے یہ تہا کہ اگر آپ ان سے مشورہ پوچھتے تو اپنی رائے بیان کر دیتے جب آپ نے اون سے رائے نہ
چاہی اور ایک حکم بیان کیا تو اوسکو فی الفور تعمیل کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کا حکم ہے باب فی اباحۃ الطعام فی ارض

العدو اگر دشمن کے ملک میں غلہ اور غنیمت میں اور لوگ کھالیں عن ابن عمر ان جیشا غنموا فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما وعسلا فلم یؤخذ منہم الخمس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک لشکر شہد اور طعام یعنی غلہ
اناج وغیرہ لوٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ان سے پانچواں حصہ نہ لیا گیا اور جو وہ کھا گئے تھے تقسیم سے
پہلے عن عبد اللہ بن مغفل قال دلی جراب من شحم یوم خیبر قال فاتیتہ فالتزمتہ قال ثم قلت
لا اعطی من ہذا احدا الیوم شیئا قال فالتفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم الی ترجمہ
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک چربی کی تھیلی لٹکائی گئی تھی خیبر کے دن عبد اللہ نے کہا میں نے اوسکو اپنے سے چمٹا لیا
اور کہا یعنی میں نے اپنے دل میں کہا یا زبان سے کہا کہ اسمیں سے تو آج کسی کو کچھ نہ دونگا پھر جو میں نے حضرت کیطرف منہ کر دیکھا
تو آپ میری یعنی میرے اس فعل پر تبسم فرما رہے تھے کیونکہ یہ فعل انصار کی طرز معاشرت کے خلاف تھا باب فی النہی عن

النہبی اذا کان فی الطعام قلۃ فی ارض العدو جب غلے کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر میں
تقسیم کر دینا چاہیے عن ابی لبید قال کنا مع عبد الرحمن بن سمرۃ بکابل فاصاب الناس غنیمۃ فانتہبوہا

فقام خطیبا فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن النہبی فردوا ما اخذوا فقسمہ بینہم
ترجمہ ابو لبید سے روایت ہے ہم عبد الرحمن بن سمرہ کے ساتھ تھے کابل میں وہاں لوگوں کو غنیمت ملی انہوں نے لوٹ لیا یعنی جو جسکے
ہاتھ لگا رکھ لیا عبد الرحمن نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے لوٹ سے پھر سب
لوگوں نے جو جو لیا تھا پھیر دیا عبد الرحمن نے سب کو تقسیم کر دیا (کیونکہ غلے کی کمی تھی) عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قلت ہل

كنتم تخمسون يعني الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصبنا طعاما يوم خيبر فكان الرجل
يجيء فيأخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کسی نے کہا کیا تم پانچوان
حصہ نکالا کرتے تھے یعنی طعام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو کہا ہم لوگوں کو خیبر کی لڑائی کے دن کھانا ملا جو شخص
آتا تھا اور لیتا تھا اوس میں سے اپنی حاجت کے موافق پھر چلا جاتا تھا عن رجل من الانصار قال خرجنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاصاب الناس حاجة شديدة وجهد فاصابوا غنما فانتهبوها
فان قدورنا لتغلي اذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي على قوسه فاكفأ قدورنا بقوسه ثم
جعل يرمل اللحم بالتراب ثم قال ان النهبة ليست باحل من الميتة او ان الميتة ليست باحل من النهبة
الشك من هناد ترجمہ ایک مرد انصاری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں لوگوں کو اوس
سفر میں بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی زاد بھی کم تھا پھر کچھ بکریاں ملیں ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا اور تقسیم کیا
گوشت ہماری دیگوں میں ابل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اپنی کمان ٹیکے ہوئے اور آپ نے اپنی کمان
سے ہماری ہانڈیوں کو الٹ دیا اور بوٹیوں کو مٹی میں لتھیڑنا شروع کیا اور فرمایا لوٹ کا مال جو تقسیم نہ کیا جاوے اور ہر ایک جو
پاوے اوڑا لے مردار سے کچھ کم نہیں ہے یا مردار اوس سے کم نہیں ہے یعنی دونوں حرمت میں برابر ہیں پھر حرام گوشت کیونکر
کھانے کے قابل ہوگا شک کیا اسمیں ہناد نے جو راوی ہے اس حدیث کا

باب في حمل الطعام من ارض العدو

دشمن کے ملک سے کھانا اپنے ساتھ لے آنے کا عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا ناكل الجزر في الغزو
ولا نقسمه حتى ان كنا لنرجع الى رحالنا واخرجتنا منه مملاة ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
سے روایت ہے جہاد میں ہم اونٹ کھایا کرتے تھے بغیر ضرورت کیوقت ہم اونٹ ذبح کرتے تھے اور کھایا کرتے تھے اور اوسکو
تقسیم نہ کرتے تھے یہانتک کہ جس وقت ہم اپنے ڈیروں کیطرف لوٹتے تو ہماری خورجیاں اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھیں
ف بعضے نسخوں میں جزر ہے جسکے معنی اونٹ کے ہیں ... اور بعضے نسخوں میں جوز ہے جسکو معنی اخروٹ کے ہیں
عن عبد الرحمن بن غنم قال رابطنا مدينة قنسرين مع شرحبيل بن السمط فلما فتحها اصاب فيها
غنما وبقرا فقسم فينا طائفة منها وجعل بقيتها في المغنم فلقيت معاذ بن جبل فحدثته فقال معاذ
غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاصبنا فيها غنما فقسم فينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم طائفة وجعل بقيتها في المغنم ترجمہ عبد الرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم نے محاصرہ کیا شہر قنسرین کا
ساتھ شرحبیل بن سمط کے جب انہوں نے فتح کیا اوس شہر کو تو وہاں بکریاں اور گائیں ملیں تو کچھ اون میں
سے ہم کو تقسیم کر دیں اور باقی مال غنیمت میں شریک کر دیں پھر میں معاذ بن جبل سے ملا اون سے بیان کیا معاذ نے کہا ہم نے
جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا وہاں ہم کو بکریاں ملیں آپ نے کچھ اون میں سے ہم کو تقسیم کر دیں اور جسقدر کہ باقی

اوسکی درکار تہین) اور باقی مال غنیمت مین شریک کردین **ف** تو معاذ بن جبل نے تصدیق کے اسباب کی تو جبل کا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کیموافق تھا **باب** فی الرجل ینتفع من الغنیمۃ بالشیٔ غنیمت کے مال مین سے کسی چیز کو اپنے کام مین لانیکا

عن رویفع بن ثابت الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یرکب دابۃ من فیٔ المسلمین حتی اذا اعجفہا ردھا فیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یلبس ثوبا من فیٔ المسلمین حتی اذا اخلقہ ردہ فیہ **ترجمہ** رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ تو مسلمانون کی غنیمت کے کسی جانور پر سوار ہو۔ یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ اوس جانور کو دبلا کرکے غنیمت مین پہیر دے اور جو شخص ایمان رکہتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ تو مسلمانون کے غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت اوس کپڑے کو پرانا کردے تو غنیمت کے مال مین اوسکو پہیر دے **ف** اس سے یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا دبلا ہونیکا اور کپڑا پہنا پورانا ہونے کا باعث ہو تو سوار ہونا اور کپڑا پہنا مضایقہ نہین یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا دبلا ہونیکا اور کپڑا پہنا پورانا ہونیکا باعث ہوتا ہے تو حاصل یہہ ہے کہ غنیمت کے مال مین سے کسی چیز کا استعمال سوا کہانے اور پینے کے بغیر ضرورت کے درست نہین ہے **باب** فی الرخصۃ فی السلاح یقاتل بہ فی المعرکۃ اگر لڑائی مین ہتہیار ملین تو اونکا استعمال کرنا جنگ مین درست ہے

عن ابی عبیدۃ عن ابیہ قال مررت فاذا ابو جہل صریع قد ضربت رجلہ فقلت یا عدو اللہ یا ابا جہل قد اخزی اللہ الاخر قال ولا اہابہ عند ذلک فقال اعمد من رجل قتلہ قومہ فضربتہ بسیف غیر طائل فلم یغن شیئا حتی سقط سیفہ من یدہ فضربتہ حتی برد **ترجمہ** ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا مین چلا جنگ بدر مین تو مین نے ابو جہل کو دیکھا پڑا ہوا ہے مین نے اوس کے پانون پر مارا اور کہا اے دشمن خدا کے اے ابو جہل آخر اللہ نے ذلیل کیا اوس شخص کو جو اوسکی رحمت سے دور تھا عبد اللہ نے کہا اوس وقت تو مین اوس سے ڈرتا نہ تہا وہ بولا بڑی تعجب کی بات ہے کہ ایک شخص کو اوس کی قوم نے مار ڈالا پہر مین نے اوسکو تلوار سے مارا لیکن کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ اوسکی تلوار اوس کے ہاتھ سے گر پڑی مین نے اوسی کی تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا **باب** فی تعظیم الغلول غنیمت کے مال مین سے چورانا بڑا گناہ ہے

عن زید بن خالد ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم خیبر فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی درہمین **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص خیبر کے دن وفات پایا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا۔ یعنی صحابی کے مرنے کی خبر کی تو آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے یار پر نماز پڑہو۔ یعنی اوسکی جنازہ کی نماز مین نہ پڑہونگا تم پڑہ لو

تو اسکو سبب سے لوگون کے چہرے متغیر ہوگئے یعنی حضرت کی نماز نہ پڑھنے کے سبب سے کہ حضرت کس سبب سے نماز نہین پڑہتے پہر
آپ نے فرمایا تمہارے یار نے اللہ کی راہ مین خیانت کی یعنی غنیمت کے مال مین سے تو ہم نے اوسکا اسباب ڈہونڈا تو ہم نے
پایا یہود کی پوتون مین سے ایک قسم کی پوتہین یعنی جو ہر تین یہود کے اوسکو پہنا کرتے ہین اور وہ دو درہم کے برابر بھی نہین
یعنی اوسکی قیمت دو درہم سے بھی کم تھی ﴿عن﴾ ابی هریرة انه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام خیبر
فلم نغنم ذهبا ولا ورقا الا الثیاب والمتاع والاموال قال فوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم نحو وادی
القری وقد اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم عبد اسود یقال له مدعم حتی اذا کانوا بوادی القری
فبینا مدعم یحط رحل رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ جاءه سهم فقتله فقال الناس هنیئا له الجنة فقال
النبی صلی الله علیه وسلم کلا والذی نفسی بیده ان الشملة التی اخذها یوم خیبر من المغانم لم تصبها
المقاسم لتشتعل علیه نارا فلما سمعوا ذلک جاء رجل بشراک او شراکین الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم شراک من نار او قال شراکان من نار ﴿ترجمہ﴾ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے
ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے
اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کیطرف تو آپ کو ایک غلام کالا ہدیہ مین دیا گیا جسکا نام مدعم تہا جب
ہم پہونچے وادی القری مین مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتار رہا تہا اتنے مین اوسکو ایک تیر آلگا اور وہ مرگیا
لوگون نے کہا مبارک ہو جنت اوسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری
جان ہے وہ کمبل جو اوس نے خیبر کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لیا تہا آگ ہو کر اوسپر جل رہا ہے جب لوگون نے
یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپ نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تہا یا دو تسمے آگ کے تہے ﴿ف﴾ یعنی یہ تسمہ تو داخل نکرتا
تو جہنم مین بھی تسمہ آگ ہوکر لپٹتا ﴿باب﴾ فی الغلول اذا کان یسیرا یترکه الامام ولا یحرق رحله جب
غنیمت مین سے کوئی حقیر چیز چورا وے تو امام اوسکو چھوڑ دے اور چورانیوالی کا اسباب نہ جلاوے ﴿عن﴾ عبد الله بن عمرو قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اصاب غنیمة امر بلالا فنادی فی الناس فیجیئون بغنائمهم فیخمسه
ویقسمه فجاء رجل بعد ذلک بزمام من شعر فقال یا رسول الله هذا فیما کنا اصبناه من الغنیمة فقال
اسمعت بلالا ینادی ثلاثا قال نعم قال فما منعک ان تجیء به فاعتذر فقال کن انت تجیء به یوم القیمة
فلن اقبله عنک ﴿ترجمہ﴾ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب غنیمت ہوتی تھی یعنی جمع
ہوتی تھی اور آپ اوسکی تقسیم کرنیکا ارادہ فرماتے تو بلال کو حکم پکار دینے کا فرماتے پھر بلال لوگون میں پکار دیتے یعنی تقسیم کی خبر
کرتے تو لوگ اپنی غنیمتین آپکے پاس لے آتے یعنی جسکو جو لوٹ کا مال ہوتا وہ لے آتا پھر آپ اوسمین سے پانچوان حصہ نکال
لیتے اور باقی مال غنیمت مجاہدون مین تقسیم کرتے تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچوان حصہ نکالنے کے بعد ایک مہار بال کی لایا

اورکہا یارسول اللہ کچھ غنیمت کے مال مین کی ہی آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے سنا تہا تین بار اوسنے کہا ہان یعنے سنا تہا پھر آپ نے فرمایا تو تجہکو کس چیز نے منع کیا تہا اوسکو لانے سے تو اوس نے عذر کیا یعنے مجہسے دیر ہوگئی آپ نے فرمایا رہ تو یعنے اسیطرح قیامت کے دن لاویگا اور مین تجہسے نہ قبول کرونگا ف حضرت نے وہ مہار آپنے اوس سے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدونکا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئے تہے ہر ایک کا پہر اوسمین سے حصہ پہنچانا مشکل تہا

باب فی عقوبة الغال غنیمت مین سے چورانیوالے کی سزا کیا ہے

عن صالح بن محمد بن زائدة قال دخلت مع مسلمة ارض الروم فاتی برجل قد غل فسال سالما عنه فقال سمعت ابی یحدث عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فاحرقوا متاعه واضربوه قال فوجدنا فی متاعه مصحفا فسال سالما عنه فقال بعه وتصدق بثمنه ترجمہ صالح بن محمد زائدہ سے روایت ہے مین مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک مین گیا وہان ایک شخص لایا گیا جسنے غنیمت مین چوری کی تھی تو مسلمہ نے سالم سے اوسکا مسئلہ پوچہا اونہون نے کہا مین نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسیکو دیکہو اوس نے چوری کی غنیمت کے مال مین تو اوسکا اسباب جلادو اور اوسکو مارو راوی نے کہا اوسکے اسباب مین ایک مصحف بھی تھا مسلمہ نے سالم سے پوچہا اونہون نے کہا مصحف کو بیچ ڈالو اور اوسکا ہدیہ اللہ دو

عن صالح بن محمد قال غزونا مع الولید بن ہشام ومعنا سالم بن عبد اللہ بن عمر وعمر بن عبد العزیز فغل رجل متاعا فامر الولید بمتاعه فاحرق وطیف به ولم یعطه سهمه قال ابو داؤد هذا اصح الحدیثین رواه غیر واحد ان الولید بن ہشام حرق رحل زیاد بن سعد وکان قد غل وضربه ترجمہ صالح بن محمد سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر اور عمر بن عبد العزیز تہے ایک شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ولید نے حکم کیا اوسکا اسباب جلایا گیا پہر وہ سب لوگون مین پہرایا گیا اور حصہ بہی اوسکو نہ ملا۔ ابوداؤد نے کہا یہہ روایت زیادہ صحیح ہے کئی آدمیون نے اسکو روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا اسباب جلا دیا کیونکہ اوس نے غنیمت کے مال مین چوری کی تہی اور اوسکو مارا

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوه ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونہون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمر نے غنیمت کے خیانت کرنیوالیکا اسباب جلا دیا اور مارا اوسکو ف احمد اور اسحاق نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے لیکن جو مال چورایا ہے وہ نہ جلایا جاویگا بلکہ مجاہدین کا حق ہوگا اور مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک تعزیر ہوگی

عن سلیمان بن سمرة بن جندب قال اما بعد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کتم غالا فانه مثله ترجمہ سلیمان بن سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم فرماتے تہے جو شخص غنیمت مین خیانت کرنیوالی کی خیانت کو چہپاوے یعنی اوسکے ظاہر نکرے کہ فلانے نے خیانت
کی ہے تو وہ بھی خیانت کرنیوالی ہی کا سا ہے یعنے دونون گناہ مین برابر ہین

باب فی السلب یعطی القاتل

جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اوسی کو اوسکا اسباب دیا جاوے

عن ابی قتادۃ قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین
قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة
وجدت منها ریح الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم ان الناس رجعوا
وجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت
ثم قلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت ثم قلت من
یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقمت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لک یا ابا قتادۃ
قال فاقتصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول الله وسلب ذلک القتیل عندی
فارضه منه فقال ابو بکر الصدیق لاها الله اذا لا یعمد الی اسد من اسد الله یقاتل عن الله وعن
رسوله فیعطیک سلبه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدق فاعطه ایاه فاعطانیه فبعت
الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام

ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے
کہ نکلے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین جب بہڑے ہم کافرون سے تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی ف
جنگ حنین مین ہر چند مسلمان زیادہ تہے مگر اون کے تعلّی کی وجہ سے اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ
صلی اسد علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئے گڑبڑ سے یہی مراد ہے ف مینے ایک کافر کو دیکہا کہ اوس نے ایک مسلمان کو مغلوب
کیا ہے تو مینے گہوم کر پیچہے سے آنکر ایک تلوار اوسکی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجہے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکہا
یا پہر خود مر گیا اور مجہے چہوڑ دیا پہر مین حضرت عمر سے ملا اور مینے کہا آج لوگون کو کیا ہوا ہے ف مسلمانون کو کیا سبب ہوا کہ بہاگ گئے
ف اونہون نے جواب دیا اسد کا ایسا ہی حکم ہوا پہر مسلمان لوٹے اور بیٹہ گئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اور فرمایا جو کسی
شخص کو مارے تو اوسکا سامان اوسکو ملیگا جب اوسپر دو گواہ ہون ابو قتادہ کہتے ہین جب مین نے یہ سنا تو اوٹہ کہڑا ہوا پہر
مینے خیال کیا کہ گواہ کون ہے تو مین بیٹہ گیا پہر آپ نے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا سامان اوسی کو ملیگا بشرطیکہ وہ
گواہ رکہتا ہو تو مین اوٹہ کہڑا ہوا پہر مینے یہہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پہر بیٹہ رہا پہر تیسری مرتبہ آپنے یہی فرمایا مین پہر
کہڑا ہوا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجہکو اے ابو قتادہ مینے سارا قصہ کہہ سنایا اتنے مین ایک شخص بولا
سچ کہا یا رسول اسد اور سامان اوس کافر کا میرے پاس ہے تو وہ سامان مجہے دیجئے اوس سے حضرت ابو بکر نے کہا قسم خدا کی
کبھی نہ ہوگا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کے شیرون مین اللہ و رسول کیطرف سے لڑے

سامان مجھی کو دلوا دی آنحضرت نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں وہ سامان ابو قتادہ کو دیدے اونہوں نے مجھے دیدیا میں نے زرہ بیچ کر ایک باغ
خریدا بنی سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا میں نے اسلام میں **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يومئذ يعني يوم حنين من قتل كافرا فله سلبه فقتل ابو طلحة يومئذ عشرين
رجلا واخذ اسلابهم ولقي ابو طلحة ام سليم ومعها خنجر فقال يا ام سليم ما هذا معك قال اردت
والله ان دنا مني بعضهم ابعج به بطنه فاخبر بذلك ابو طلحة رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس دن یعنی جنگ حنین کے دن جو شخص کسی کافر کو مارے گا
تو اوس کافر کا اسباب اوس شخص کو ملیگا اوس دن ابو طلحہ نے بیس کافروں کو مارا اور اونکا اسباب بھی لے لیا اور ابو طلحہ
ام سلیم سے (اپنی بی بی سے) ملے دیکھا تو اون کے پاس ایک خنجر ہے اونہوں نے کہا اے ام سلیم یہ کیا ہے تمہارے پاس ام سلیم نے
کہا قسم خدا کی میں نے یہ قصد کیا تھا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آوے تو اس خنجر سے اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں ابو طلحہ نے
اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث حسن ہے **باب** في الامام يمنع القاتل
السلب ان راى والفرس والسلاح من السلب اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گھوڑا اور ہتھیار
بھی سامان میں داخل ہیں **عن** عوف بن مالك الاشجعي قال خرجت مع زيد بن حارثة في غزوة مؤتة
فرافقني مددي من اهل اليمن ليس معه غير سيفه فنحر رجل من المسلمين جزورا فسأله المددي
طائفة من جلده فاعطاه اياه فاتخذه كهيئة الدرق ومضينا فلقينا جموع الروم فيهم رجل على فرس
له اشقر عليه سرج مذهب وسلاح مذهب فجعل الرومي يغري بالمسلمين فقعد له المددي خلف صخرة
فمر به الرومي فعرقب فرسه فخر وعلاه فقتله وحاز فرسه وسلاحه فلما فتح الله عز وجل للمسلمين
بعث اليه خالد بن الوليد فاخذ من السلب قال عوف فاتيته فقلت يا خالد اما علمت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته قلت لتردنه عليه او لاعرفنكها
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فابى ان يرد عليه قال عوف فاجتمعنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقصصت عليه قصة المددي وما فعل خالد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد ما حملك
على ما صنعت قال يا رسول الله استكثرته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد رد عليه ما
اخذت منه قال عوف فقلت دونك يا خالد الم اف لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما
ذلك فاخبرته قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خالد لا ترد عليه هل انتم تاركون لي
امرائي لكم صفوة امرهم وعليهم كدره **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے میں زید بن حارثہ کے ساتھ
غزوہ مؤتہ (جو ایک موضع ہے شام میں) میں نکلا اور میرا رفیق مددی (مددی سے مراد وہ شخص ہے جو لشکر میں نہ ہو مگر اون کے

معاونت اور مدد کے لینے نکلے اہل یمن سے ساتھ ہوا اوسکو پاس ایک تلوار تھی اور کچھ نہ تہا ایک شخص نے مسلمانون مین سے ایک اونٹ نحر کیا مددی نے تہوڑی سی کہال اوسکی مانگی اوس نے دیدی مددی نے اوس کہال کو سپر کے طور پر بنا لیا پھر ہم چلے یہانتک کہ روم کی فوجون سے ملے اون فوجون مین ایک شخص اشقر گہوڑی پر سوار تہا جسکا زین سنہری اور ہتہیار بھی سنہری (یعنی سونیکا ملمع تہا یا کوفت کا کام تہا) وہ مسلمانون پر خوب حملے کر رہا تہا (یہ جب ہی جب حدیث مین لفظ ہی خاص ہو اور جب لیٹرے ہی صفین سی ہو تو معنی یہ ہو نگے کہ لوگونکو رغبت دلا رہا تہا جنگ کی اور برانگیختہ کرتا تہا اونکو لڑائی پر) تو مددی اوس سوار کی فکر مین ایک پتہر کی آڑ مین بیٹہا اودہر سے وہ سوار گزرا مددی نے اوسکے گہوڑے کے پاؤن کاٹ ڈالے وہ گر پڑا مددی اوسپر چڑہ بیٹہا اور اوسکو قتل کیا اور گہوڑا لے لیا اور ہتہیار بھی اوسکے لیے جب اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کو فتح دی تو خالد بن الولید نے (جو لشکر کے سردار تھے) مددی پاس کسیکو بہیجا اور سامان مین سے کچھ لے لیا عوف نے کہا مین خالد پاس آیا اور مین نے کہا اے خالد کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کے لیے مقرر کیا ہے خالد نے کہا ہان مین جانتا ہون لیکن یہ سامان بہت تہا مین نے کہا تم یہ سامان اوسکو دیدو ورنہ مین تم کو بتاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یعنی سزا دلواؤنگا اس فعل کی) خالد نے دینے سے انکار کیا عوف نے کہا پہر ہم سب اکٹھا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو خالد نے اوسکے ساتھ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد تو نے ایسا کیون کیا خالد نے کہا یا رسول اللہ اوس سامان کو مین نے بہت سمجھا (اسلیے اوسمین سے کچھ لے لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد دیدے اوسکو جو تو نے لیا ہے عوف نے کہا لو اب (اے خالد) مین نے تم سے وعدہ کیا تہا وہ پورا کیا (یعنی مین نے یہ کہا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہکر اسکا بدلہ لونگا وہی ہوا) رسول اللہ صلعم نے پوچھا کیا ہے مین نے سب قصہ کہہ سنایا آپ غصے ہوئے اور فرمایا اے خالد ہرگز مت دے اوسکو کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ میری امیرون اور سردارون کو چھوڑ دو جو اچھا کام کرین اوس سے نفع اٹہاؤ اور بری بات اونھی پر ڈالو یہ درست ہوگا امیر کی اچھی اور بری باتین دونو قبول کرنا ہوگا)

باب فی السلب لا یخمس سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اور اوس سے خمس نہ دیا جاویگا

عن عوف بن مالک الاشجعی وخالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل ولم یخمس السلب **ترجمہ** عوف بن مالک الاشجعی اور خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے اسباب کے باب مین فرمایا کہ اوسکا اسباب قتل کرنیوالے کے لیے ہے اور اوس اسباب مین سے پانچوان حصہ نہ نکالا (یعنی جیسے کہ غنیمت مین سے نکالتے ہیں)

باب من اجاز علی جریح مثخن ینفل سلبہ جو شخص زخمی کافر کو جسکا کام تمام ہو چکا ہو مار ڈالے اوسکو بھی اوسکے اسباب مین سے کچھ بطور انعام کے ملیگا

عن عبد اللہ بن مسعود قال نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر سیف ابی جہل کان قتلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن حصے سے زیادہ دی مجکو ابو جہل کی تلوار اور عبد اللہ بن مسعود نے ابو جہل کو قتل کیا تہا

ف اگرچہ ابوجہل کو دو انصاریون نے مارا تہا مگر ابن مسعود بہی شریک تہے اوسکے قتل مین کہ اوسکا سر کاٹا تہا اسی سبب سے اوسکی شمشیر جو اسباب مین تہے ابن مسعود کو عطا فرمائی **باب** فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له جو شخص غنیمت کے تقسیم ہو جانے کے بعد آوے اوسکو حصہ نملیگا **عن** سعيد بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابان بن سعيد بن العاص على سرية من المدينة قبل نجد فقدم ابان بن سعيد واصحابه على رسول الله صلى الله عليه وسلم بخيبر بعد ان فتحها وان حزم خيلهم ليف فقال ابان اقسم لنا يا رسول الله قال ابو هريرة فقلت لا تقسم لهم يا رسول الله فقال ابان انت بها يا وبر تحدر علينا من راس ضال فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجلس يا ابان ولم يقسم لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** سعید بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک ٹکڑیکا سردار کرکے بہیجا مدینے سے نجد کیطرف پہر ابان بن سعید اور اون کے ہمراہی لوٹ کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر کو فتح کر چکے تہے اور اون کے گہوڑونکے تنگ کہجور کے چہال کے تہے ابان نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بہی غنیمت کا مال تقسیم کیجیے ابو ہریرہ نے کہا یا رسول اللہ ان لوگونکو تقسیم نہ کیجیے (کیونکہ مال اب تقسیم ہو چکا اور یہہ اس جنگ مین شریک بہی نہ تہے) ابان نے کہا تو ایسی باتین کہتا ہے اے بر (وبر ایک جانور ہوتا ہے مشابہ بلّی کے یہہ تحقیر الکہا) ابہی اوتر کر آیا ہے ہمارے پاس چوٹی پر ضال کے (جو ایک پہار کا نام ہے بعضے نسخون مین ضان ہے جو ایک پہاڑ ہے دوس کی زمین جہان ابوہریرہ رہتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹہ اے ابان پہر آپنے ابان کو اور اوسکے ساتہیون کو حصہ نہ دیا **ف** کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم ہو چکا تہا پہر ایسی بناپر تہا **عن** ابي هريرة قال قدمت المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم بخيبر حين افتتحها فسالته ان يسهم لي فتكلم بعض ولد سعيد بن العاص فقال لا تسهم له يا رسول الله قال فقلت هذا قاتل ابن قوقل فقال سعيد بن العاص يا عجبا لوبر تدلى علينا من قدوم ضال يعيرني بقتل امرئ مسلم اكرمه الله على يدي ولم يهني على يديه قال ابو داود هولاء كانوا نحو عشرة فقتل منهم ستة ويرجع من بقي **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین مدینے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہے جب آپنے اوسکو فتح کیا تہا مین نے آپ سے کہا میرا بہی حصہ دیجیے تو سعید بن العاص کے لڑکون مین سے کسی لڑکے نے کہا ان کو حصہ نہ دیجیے (کیونکہ یہ جنگ کے بعد آئے ہین) مین نے کہا یہی قاتل ہے ابن قوقل کا (یہ ابوہریرہ نے اوسپر اعتراض کیا کیونکہ ابان بن سعید نے ابن قوقل ایک مسلمان تہا جسکو ابان بن سعید نے حالت کفر مین کسی لڑائی مین مار ڈالا تہا) سعید بن العاص نے کہا تعجب ہے ایک وبر اوتر کر ہمارے پاس آیا ضال کی چوٹی سے جو مجہی دہمکاتا ہے ایک مسلمان کے قتل پر اللہ جل جلالہ نے اوسکو عزت دی میرے ہاتھ پر (یعنی میرے قتل کیوجہ سے اوسکا درجہ اور بڑہ گیا شہید ہوا) اور مجہکو ذلیل نہین کیا اوسکے ہاتھ پر (کہ مین کفر کیحالت مین اوسکے ہاتہ سے مارا جاتا) **عن** ابي موسى قال قدمنا فوافقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم

حین افتتح خیبر فاسهم لنا او قال فاعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خیبر منها شیئا الا من
شهد معه الا اصحاب سفینتنا جعفر واصحابه فاسهم لهم معهم ترجمہ ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ ہم آئے
حبش سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے پایا جس وقت کہ آپ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ نے ہم کو خیبر کی غنیمت میں سے حصہ دیا
یا راوی نے یہہ کہا کہ ہم کو دیا یعنی حصہ کا نام نہ لیا اور اوس میں سے کسی غائب کے لیے کچھ حصہ نہ دیا سوائے اون کے جو آپ کے
ساتھ حاضر تہا اور لڑائی میں شریک تہا مگر ہماری کشتی والون کو یعنی جعفر بن ابی طالب اور اون کے ساتھیون کو سب کے ساتھ
حصہ دیا ف ابو موسے یمن سے مکہ میں آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ
بھی وہان ہجرۃ کر گئے تہے جب انہون نے حضرت کی ہجرۃ کی خبر سنی تو کشتی میں بیٹھکر مدینہ کو سب روانہ ہوئے اور
حضرت کی خدمت میں پہونچے جبکہ خیبر کو فتح کیا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ انکو حصہ دینا اس سبب سے تہا کہ اوس وقت تک
مال غنیمت تقسیم نہین ہوا تھا۔ بعضون نے کہا انکو اوس خمس میں سے دیا جو اللہ اور رسول کے واسطے نکالا جاتا تہا
بعضون نے کہا وہ بڑی مصیبتین اوٹھا کر آئے تھے اس واسطے اون کے خوش کرنے کو رعایتہً حصہ دیا واللہ اعلم عن ابن
عمر قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجة الله وحاجة
رسوله صلی الله علیه وسلم وانی ابایع له فضرب له رسول الله صلی الله علیه وسلم بسهم ولم یضرب لاحد
غاب غیره ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے اور فرمایا
مقرر عثمان گیا ہے اللہ کے کام میں اور اوسکے رسول کے کام میں اور میں بیعت کرتا ہون اوسکی طرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عثمان کے لیے حصہ مقرر کیا یعنی غنیمت میں اور سوائے حضرت عثمان کے کسی غائب کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا ف
جب حضرت بدر میں پہونچے تو اوس وقت حضرت رقیہ جو حضرت کی بیٹی اور حضرت عثمان کی بی بی تہین وہ بیمار تہین تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو حضرت رقیہ کے بیمارداری کے واسطے مدینہ کو روانہ کیا اور جب غنیمت کا مال
بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور میں آپ اوسکی طرف سے بیعت کرتا ہون پھر حضرت نے اپنا
بایان ہاتھ اپنے دہنے ہاتھ پر مارا اور کہا یہہ عثمان کا ہاتھ ہے اور غنیمت میں سے اونکے لیے حصہ نکالا باب فی المرأة
والعبد یحذیان من الغنیمة عورت اور غلام کو غنیمت کے مال میں سے کچھ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے عن
یزید بن هرمز قال کتب نجدة الی ابن عباس یسأله عن کذا وکذا اعد اشیاء وعن المملوک اله فی الفیء
شیء وعن النساء هل کن یخرجن مع النبی صلی الله علیه وسلم وهل لهن نصیب فقال ابن عباس لولا
ان یاتی احموقة ما کتبت الیه اما المملوک فکان یحذی واما النساء فقد کن یداوین الجرحی ویسقین الماء
ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کی طرف لکھا نجدہ خارجیون کا رئیس تہا بہت سی باتین اون سے
پوچہین یہہ بھی پوچہا کہ غلام اگر جہاد میں جاوے تو اوسکو بھی کچھ حصہ ملیگا اور عورتین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جہاد میں جاتیں تہیں اور اونکو کچھ حصہ بھی ملتا ہے یا نہیں ابن عباس نے کہا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا اسبات کا کہ وہ حماقت کر بیٹھیگا تو میں اوسکو جواب نہ لکھتا پھر ابن عباس نے یہ جواب لکھا غلام کو کچھ انعام کے طور پر دیا جاوے گا (نہ حصہ مثل اور مجاہدین کے) اور عورتیں زخمیوں کی دوا کرتیں تہیں اور پانی پلاتی تہیں (اونکو بھی بطور انعام کے کچھ ملتا تہا نہ حصہ۔ دوسری روایت میں یہ ہے کتب نجدة الحروري الى ابن عباس يسأله عن النساء هل كن يشهدن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل كان يضرب لهن سهما فانا كتبت كتاب ابن عباس الى نجدة قد كن يحضرن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما ان يضرب لهن بسهم فلا وقد كان يرضخ لهن ترجمہ نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا عورتیں جنگ میں جایا کرتی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور اونکا کچھ حصہ بھی مقرر تہا میں نے ابن عباس کیطرف سے اوسکا جواب لکھا عورتیں جنگ میں جاتیں تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لیکن اونکا حصہ کچھ مقرر نہ ہوتا بلکہ انعام کے طور پر کچھ ملجاتا

عن حشرج بن زياد عن جدته ام ابيه انها خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة خيبر سادس ستة نسوة فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث الينا فجئنا فرأينا فيه الغضب فقال مع من خرجتن وباذن من خرجتن فقلنا يا رسول الله خرجنا نغزل الشعر ونعين في سبيل الله ومعنا دواء للجرحى ونناول السهام ونسقي السويق فقال قمن حتى اذا فتح الله عليه خيبر اسهم لنا كما اسهم للرجال قال فقلت لها يا جدة وما كان ذلك قالت تمرا ترجمہ حشرج بن زیاد نے اپنی دادی (ام زیاد اشجعیہ) سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیں خیبر کے جنگ میں یہہ ملکر چھہ عورتیں تہیں ام زیاد نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ نے ہم کو بلا بہیجا ہم گئے آپ غصے میں تہے آپنے پوچھا تم کس کے ساتھ نکلیں اور کسکی حکم سے نکلیں ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم نکلیں ہیں بٹتے ہیں بالونکو اور مدد پہونچاتی ہیں اوسکی سبب سے اللہ کی راہ میں اور ہمارے ساتھ دوا ہے زخمیوں کی اور ہم تیر دیا کرتے ہیں مجاہدین کو اور ستو گہول کر پلاتے ہیں آپنے فرمایا اچھا چلو پہانتک کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسے مردونکو دیا حشرج بن زیاد نے کہا میں نے اون سے پوچھا (یعنی ام زیاد اپنے دادی سے) وہ حصہ کیا تہا انہوں نے کہا کہجور تھی

عن عمير مولى ابي اللحم قال شهدت خيبر مع سادتي فكلموا في رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بي فقلدت سيفا فاذا انا اجره فاخبر اني مملوك فامر لي بشيء من خرثي المتاع ترجمہ عمیر مولی ابی اللحم سے روایت ہے میں جنگ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ گیا انہوں نے میری بابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (کہ اسکو ساتھ لیجاویں یا نہ لیجاویں) آپنے اجازت دی اور حکم کیا مجھکو تہیار اوٹھانے کا تو لٹکائے گئی ایک تلوار میری کمر میں جو زمین پر گہسٹتی جاتی تھی (اسلیے کہ قد چھوٹا تہا اور تلوار بڑی تھی) پھر آپکو معلوم ہوا کہ میں غلام ہوں تو آپنے مجھے (غنیمت میں سے حصہ نہ دیا) گہر کے

اسبابون مین سی کچہہ اسباب دیا (بطور انعام کے) **عن** جابر قال کنت امیح اصحابی الماء یوم بدر **ترجمہ** جابر
سی روایت ہی مین مسلمانون کیلیی پانی بہر رہا تہا بدر کےدن **باب** فی المشرك یسہم له مشرک لڑائی مین مسلمانون کے
ساتھہ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہین **عن** عائشة ان رجلا من المشرکین لحق بالنبی صلی الله علیه وسلم یقاتل معه
فقال ارجع انا لا نستعین بمشرك **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ ایک شخص مشرکین مین سی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی مل گیا آپکے ساتھہ ہو کر لڑتا تھا آپ نے فرمایا لوٹ جا ہم مشرک کی مدد نہین چاہتی **باب** فی سہمان
الخیل گھوڑونکے حصہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اسہم لرجل و لفرسه ثلاثة
اسہم سہما له و سہمین لفرسه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے
دلائے ایک حصہ اوسکا اور دو حصہ گھوڑی کے **ف** یعنی پیادہ کی نسبت تگنا سوار کو ملیگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ
کی نزدیک سوار کو دوہرا حصہ ملیگا پیادی کا **عن** ابی عمرة عن ابیه قال اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة
نفر و معنا فرس فاعطی کل انسان منا سہما و اعطی الفرس سہمین **ترجمہ** ابو عمرہ نے اپنی باپ سی روایت کیا
(وہ دونون باپ بیٹی مجہول ہین اونکا نام معلوم نہین) ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے
ساتھہ ایک گھوڑا تھا آپنے ہم مین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑی کو دو حصے دیے **باب** فیمن اسہم
له سہما جسکی نزدیک گھوڑی کو ایکحصہ دینا چاہیے اوسکی دلیل **عن** مجمع بن جاریة الانصاری قال و کان احد
القراء الذین قرأوا القرآن قال شہدنا الحدیبیة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما انصرفنا عنہا
اذا الناس یہزون الاباعر فقال بعض الناس لبعض ما للناس قالوا اوحی الی النبی صلی الله علیه وسلم فخرجنا مع
الناس نوجف فوجدنا النبی صلی الله علیه وسلم واقفا علی راحلته عند کراع الغمیم فلما اجتمع علیه الناس
قرأ علیہم انا فتحنا لك فتحا مبینا فقال رجل یا رسول الله افتح هو قال نعم والذی نفس محمد بیده انه
لفتح فقسمت خیبر علی اهل الحدیبیة فقسمہا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثمانیة عشر سہما
و کان الجیش الفا و خمسمائة فیہم ثلاث مائة فارس فاعطی الفارس سہمین و اعطی الراجل سہما **ترجمہ**
مجمع بن جاریہ انصاری سی روایت ہی وہ ایک قاریون مین سے تھی جو قرآن پڑہا کرتی تھی اونہون نے کہا ہم صلح حدیبیہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھی جب ہم وہان سی لوٹے تو لوگ اپنی اونٹ جلدی جلدی بہگانے لگے ہمین لوگون نے ایکدوسرے سے
پوچھا کیا سبب ہے جلدی بہگانیکا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوتری ہی تو ہم بہی لوگون کے ساتھہ نکلی بہاگتے
ہوئے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار پایا کراع الغمیم پاس (ایک موضع ہی درمیان مکے اور مدینے کے) جب
سب لوگ آپکے پاس جمع ہو گئے آپنے یہہ انا فتحنا پڑہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اس سے فتح مراد ہے آپ نے فرمایا ہان
قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہی اس سے فتح مراد ہی (وہ فتح یا تو خود صلح حدیبیہ تھی جس سے مسلمانون کو انجام

مین اثبا فائدہ حاصل ہوا یا فتح کہ مراد ہی یا فتح خیبر جو اسکے بعد متصل واقع ہوا) پھر خیبر کے جنگ مین جو مال آیا وہ حدیبیہ کے لوگون پر تقسیم
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال کے اٹھارہ حصے کیے اور لشکر کے لوگ سب ایکہزار پانسو تھے جنمین تین سو سوار تھے
اور بارہ سو پیدل آپ نے سوارون کو دو دو حصے دیے اور پیدلون کو ایک ایک حصہ **ف** یہہ حدیث امام ابوحنیفہ کی دلیل ہی کیونکہ کل
حصے اٹھارہ ۱۸ سو تھے جنمین چھ ۶ سو تین سو ۳۰۰ سوارون کو ملے اور بارہ ۱۲ سو بارہ سو پیدلون کو جن لوگون کے نزدیک سوار کے لیے تین حصے ہر
ہین انکو اس حدیث مین مشکل ہوگی کیونکہ اس صورت مین اکیس ۲۱ سو حصے کرنا چاہیے تھی **باب** فی النفل غنیمت مین
سے امام کسی کے لیے کچھہ انعام مقرر کر دے جسکو نفل کہتے ہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یوم بدر من فعل کذا وکذا فلہ من النفل کذا وکذا قال فتقدم الفتیان ولزم المشیخۃ الرایات
فلم یبرحوھا فلما فتح اللہ علیہم قال المشیخۃ کنا ردءً لکم لو انھزمتم لفئتم الینا فلا تذھبوا بالمغنم
ونبقی فابی الفتیان وقالوا جعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنا فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل
الانفال للہ الی قولہ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون یقول
فکان ذلک خیرا لھم فکذلک ایضا فاطیعونی فانی اعلم بعاقبۃ ھذا منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے روز جو شخص یہہ کام کرے اوسکو یہہ انعام ہی تو جوان لوگ آگے بڑہے اور
بوڑہے لوگ نشانون کے پاس کھڑے رہے پھر وہ وہین جمے رہے جب اللہ نے مسلمانونکو فتح دی بوڑہون نے کہا ہم تمھارے مددگار
اور پشت پناہ تھے اگر تمکو شکست ہوتی تو ہماری طرف پلٹتے تو یہہ نہین ہوسکتا کہ غنیمت کا مال تم ہی اوڑالو اور ہم یون ہی رہ
جائین جوانون نے نہ مانا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہم کو دیا ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک
عن الانفال سوال کرتے ہین تجھہ سے انفال کو یعنی اون مالونکو جو اللہ نے عطا فرمائے ہین اپنے احسان سے) کہدے تو اے محمد انفال
اللہ اور رسول کے لیے ہین (جیسے اللہ اور رسول کا ان اموال کے باب مین حکم ہوا ویسی طرح تعمیل کرو تکرار نہ کرو) جیسے پروردگار
نے تجھکو تیرے گھر سے نکالا مقرر سچ پر اور ایک گروہ مسلمانونکا برا جانتا تھا یعنی جنگ کو پسند نہ کرتا تھا مگر اللہ کو یہی منظور
تھا کہ جنگ ہوگا فرعون کے سردار مارے جاوین) پھر بھی بہتر ہوا اونکے لیے اسی طرح تم سب میری اطاعت کرو کیونکہ مین
انجام کار کو تم سے زیادہ جانتا ہون (اور تم بالفعل نفع کو دیکھتے ہو انجام کار کی تمھین خبر نہین) **عن** ابن عباس

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر من قتل قتیلا فلہ کذا وکذا ومن اسر اسیرا فلہ
کذا وکذا ثم ساق نحوہ وحدیث خالد اتم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بدر کی لڑائی کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اوسکو یہہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے اوسکو یہ انعام ہی (سو حصہ غنیمت کے امام کو اختیار ہی کہ مجاہدین مین سے کسی کے
لیے کچھہ بطور انعام مقرر کرے تاکہ لوگون کو رغبت ہو اسی کو نفل کہتے ہین) **عن** داؤد قال فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالسواء وحدیث خالد اتم **ترجمہ** دوسری روایت مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت

سب کو برابر تقسیم کیا نفل مقرر نکیو واللہ اعلم **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال جئت الی النبی صلی

اللہ علیہ وسلم یوم بدر بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری الیوم من العدو فہب لی

ھذا السیف قال ھذا السیف لیس لی ولا لک فذھبت وانا اقول یعطاہ الیوم من لم یبل بلائی

فبینما انا اذ جاءنی الرسول فقال اجب فظننت انہ نزل فی شیء بکلامی فجئت فقال لی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انک سألتنی ھذا السیف ولیس ھو لی ولا لک وان اللہ قد جعلہ لی فہو لک ثم

قرأ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی آخر الایۃ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون

نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے مین بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک تلوار لیکر آیا مین نے

کہا یا رسول اللہ بیشک اللہ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا دشمنون کیطرف سے (یعنے اونکو مین نے خوب مارا اور اپنے سینے کا بخار نکال لیا)

اب یہ تلوار مجھے دیدیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے (بلکہ سب مجاہدین کا حق ہے معلوم نہین

کسکے حصے مین آوے) یہ سنکر مین چلا اور کہتا جاتا تھا یہ تلوار اوسکو ملیگی آج کے دن جسکا امتحان میرا کا سا نہین ہوا تھا اتنے مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ایک شخص مجھے بلانے کو آیا اور کہا چلو مین سمجھا شاید میرے کہنے پر میری باری مین کچھ

اوترا جب مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی نہ وہ میری تھی نہ تمہاری اب اللہ نے

وہ تلوار مجھے دیدی اور مین نے تم کو دی پھر آپ نے پڑھا یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول اخیر آیت تک

ابو داؤد نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی قرأت یون ہے یسئلونک النفل **باب** فی نفل السریۃ تخرج من العسکر

لشکر کی کسی ایک ٹکڑی کو کچھ زیادہ بطور انعام کے دینا **عن** ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

جیش قبل نجد وانبعثت سریۃ من الجیش فکان سہمان الجیش اثنی عشر بعیرا و

نفل اھل السریۃ بعیرا بعیرا فکانت سہمانہم ثلاثۃ عشر ثلاثۃ عشر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ایک لشکر کے ساتھ نجد کیطرف اور ایک ٹکڑی کو اوسی لشکر مین سے دشمن سے مقابلے کو بھیجا

پھر لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ٹکڑے کے لوگون کو ایک ایک اونٹ زیادہ ملا تو اونکے حصے مین تیرہ تیرہ اونٹ

آئے ولید بن مسلم نے کہا مین نے عبد اللہ بن المبارک سے یہ حدیث بیان کی) اور کہا ایسا ہی حدیث بیان کی مجھ سے ابن

ابی فروہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے عبد اللہ بن المبارک نے کہا ابن ابی فروہ کی روایت مالک بن انس کے روایت کے

برابر نہین ہو سکتی یعنے وہ زیادہ معتبر ہے **عن** ابن عمر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد

فخرجت معہا فاصبنا نعما کثیرا فنفلنا امیرنا بعیرا بعیرا لکل انسان ثم قدمنا علی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فقسم بیننا غنیمتنا فاصاب کل رجل منا اثنا عشر بعیرا بعد الخمس وما حاسبنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بالذی اعطانا صاحبنا ولا عاب علیہ بعد ما صنع فکان لکل رجل منا ثلاثۃ عشر بعیرا

نجد کیطرف

بنفله **ترجمه** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کی جس میں مَیں بھی اوس میں تہا
پھر ہم لوگون نے بہت سے اونٹ پائی اور ہماری لشکر کے سردار نے ایک ایک اونٹ انعام میں دیا ہمکو بعد اوسکے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے غنیمت کے مال کو ہم مین تقسیم کیا تو ہر ایک کو ہم مین سے بارہ بارہ اونٹ پہونچے خمس نکالکر اور وہ جو
اونٹ ہمکو ہماری سردار نے دیا تہا آپ نے اوسکو حساب مین شمار نہ کیا اور نہ اوس سردار کے فعل پر آپنے طعن کیا تو ہم مین
سے ہر شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے انعام سمیت (اور باقی لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے) **ف** خمس نکالکر یعنی کل
مال غنیمت مین سے پہلے پانچوان حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے نکالا گیا پھر اوسکو نکالنے کے بعد ہر ایک شخص کے
حصے مین بارہ بارہ اونٹ آئے **عن** عبد اللّٰہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ فیہا

عبد اللہ بن عمر قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا و نفلوا بعیرا بعیرا زاد ابن
موہب فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبداللہ بن عمر بھی تہے نجد کیطرف تو غنیمت مین بہت اونٹ حاصل کیے ہر ایک کو حصہ سے بارہ بارہ
اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو نہ بدلا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا
مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتے ہین چار حصہ اوس مال کے مجاہدین مین تقسیم ہوتے ہین اور ایک حصہ امام
رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر مین سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کیواسطے کسی کام کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت
کے کچھ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتے ہین یہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تہا اسمین چار ہزار آدمی تھے ہر ایک کے حصہ مین بارہ
بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ لشکر اپنے دس آدمیونکا جن مین عبداللہ بن عمر تہے اونکے لیے ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا **عن**

عبید اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فبلغت سہماننا اثنی عشر بعیرا و نفلنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا قال ابو داود رواہ برد بن سنان عن نافع مثل حدیث عبید اللہ

ورواہ ایوب عن نافع مثلہ الا انہ قال و نفلنا بعیرا بعیرا لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبداللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ساتھ بہیجا تو حصہ سے ہم کو بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو زیادہ دیا۔ ابو داؤد نے کہا روایت کیا اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے مثل عبید اللہ کے
اور روایت کیا اوسکو ایوب نے نافع سے مثل اوسکی مگر اوسمین یہ ہے کہ ایک ایک اونٹ ہم کو زیادہ ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ذکر نہین ہے **عن** عبد اللّٰہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض ما یبعث من السرایا

لانفسہم خاصۃ النفل سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لکڑیون کو حصہ زیادہ دیتے تھے۔ یعنی تقسیم سے زیادہ جنکو لشکر مین بہیجتے خاص اونہین کے
لیے نہ تمام لشکر کے لیے لیکن خمس ان سب مین سے لیا جاتا تو پہلے سب مال مین سے خمس نکال لیتے پھر انعام دیتے پھر باقی برابر تقسیم کرتے ہیے

عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع
فاشبعھم ففتح اللہ یوم بدر فانقلبوا وما منھم رجل الا قد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ آدمی لیکر نکلے آپ نے دعا فرمائی
یا اللہ یہ لوگ پیدل ہیں انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے ہیں انکو کپڑے دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں انکو سیر کر دے پھر اللہ نے
فتح دی مسلمانوں کو بدر کے روز جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی ان میں سے ایسا نہ تھا جو ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ لایا ہو
اور کپڑے بھی ملگئے اور سیر بھی ہو گئے ف اللہ جل جلالہ نے اپنی عنایت سے دعا اپنے پیغمبر کی قبول فرمائی اور ان کے
یارونکو غنی کر دیا بعد محتاجی کے

باب فیمن قال الخمس قبل النفل

خمس انعام سے پہلے نکالا جاوے گا عن حبیب
بن مسلمۃ الفھری انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفل الثلث بعد الخمس ترجمہ حبیب بن مسلمہ
فہری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی غنیمت کا نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد ف یعنی کل مال میں سے
خمس نکال لیتے پھر باقی کی تہائی انعاموں میں صرف کرتے دو تہائی بانٹ دیتے عن حبیب ابن مسلمۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل ترجمہ حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد یعنی ابتدا جہاد میں اور تہائی نفل دیتے
تھے بعد خمس نکالنے کے جس وقت کہ جہاد سے لوٹ تے ف یعنی جب جہاد سے لوٹ آتے اور پھر کوئی گروہ ان میں سے کفار
سے لڑتا تو اسکو تہائی انعام دیتا عن مکحول یقول کنت عبدا بمصر لامرأۃ من بنی ھذیل فاعتقتنی فما
خرجت من مصر وبھا علم الا حویت علیہ فیما اری ثم اتیت الحجاز فما خرجت منھا وبھا علم الا حویت علیہ فیما اری
ثم اتیت العراق فما خرجت منھا وبھا علم الا حویت علیہ فیما اری ثم اتیت الشام فغربلتھا کل ذلک اسأل
عن النفل فلم اجد احدا یخبرنی فیہ بشیء حتی لقیت شیخا یقال لہ زیاد بن جاریۃ التمیمی فقلت لہ ھل سمعت
فی النفل شیئا قال نعم سمعت حبیب بن مسلمۃ الفھری یقول شھدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل الربع فی
البداۃ والثلث فی الرجعۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے میں مصر میں ایک عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل میں سے تھی اوس نے
مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہیں نکلا یہاں تک کہ جتنا علم دین (حدیث و قرآن) وہاں تھا وہ میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست
کے موافق پھر ملک حجاز (یعنی مکہ اور مدینہ طائف وغیرہ) میں آیا اور وہاں سے نہ نکلا یہاں تک کہ جتنا علم وہاں تھا اوسکو میں نے
حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر عراق (یعنی بصرہ کوفہ بغداد وغیرہ) میں آیا وہاں سے نہ نکلا یہاں تک کہ جتنا علم تھا
وہاں اوسکو میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر شام میں آیا اور اوسکو میں نے چھان ڈالا ہر شخص سے میں نفل کا حال پوچھتا
تھا تو میں نے کسیکو نہ پایا جو اسکا بیان کوئی حدیث بیان کرے یہاں تک کہ ایک شخص مجھکو ملا جسکا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تھا میں نے

اوس سے کہا تو نفل کے باب مین کچھ سنا ہے وہ بولا مین نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے نفل دیا چوتہائی مال کا جہاد شروع ہوتے وقت اور تہائی مال کا لوٹتے وقت ف بعد خمس نکالنے کے
یعنی جب لڑائی شروع ہونے لگی اوسوقت چوتہائی مال غنیمت کا کسی ایک خاص فرقے کے لیے جو کوئی کام بہادری کا کرتا نفل
مقرر کرتے اور بعد جنگ سے لوٹنے کے پھر اگر کوئی گروہ دشمن سے لڑتا تو اوسکو تہائی نفل دیتے اسواسطے کہ محنت اور مشقت
دوبارہ اوٹھانے کی

باب فی السریة سریے کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑیکا) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون تتکافا دماؤهم یسعی بذمتهم ادناهم ویجیر علیهم
اقصاهم وهم ید علی من سواهم یرد مشدهم علی مضعفهم ومتسریهم علی قاعدهم لا یقتل مؤمن بکافر
ولا ذو عهد فی عهده ولم یذکر ابن اسحق القود والتکافؤ ف ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہین (یعنی سزا مین ضعیف و شریف برابر ہین کچھ فرق نہ ہوگا جیسے
جاہلیت مین تہا) اور ادنے مسلمان امن دے سکتا ہے اور اوسکی امن کو پورا کرنا ضرور ہے اسی طرح دور مقام کا مسلمان پناہ دے
سکتا ہے اگرچہ اوس سے نزدیک والا موجود ہو اور ہر ایک مسلمان دوسرے کی مدد کرے اپنے مخالفین پر اور جسکی سواریان زور آور
اور تیز رو ہون وہ ساتھ رہے اوسکی جسکی سواریان کمزور اور ضعیف ہون اور جب لشکر مین سے کوئی ٹکڑے نکلکر مال کماوے تو باقی
لوگونکو اوسمین شریک کرے اور نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور نہ ذمی جس سے عہد ہو گیا ہو (یعنی وہ کافر جس
سے جزیہ لیا جاتا ہے یا وہ کافر جسکو امان دی گئی ہو دار الاسلام مین) عن ایاس بن سلمة عن ابیه قال اغار عبد الرحمن
ابن عیینة علی ابل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقتل راعیها وخرج یطردها هو واناس معه فی خیل
فجعلت وجهی قبل المدینة ثم نادیت ثلاث مرات یا صباحاه ثم اتبعت القوم فجعلت ارمی واعقرهم
فاذا رجع الی فارس جلست فی اصل شجرة حتی ما خلق الله شیئا من ظهر النبی صلی الله علیه وسلم الا جعلته
وراء ظهری وحتی القوا اکثر من ثلاثین رمحا وثلاثین بردة یستخفون منها ثم اتاهم عیینة مددا فقال
لیقم الیه نفر منکم فقام الی منهم اربعة فصعدوا الجبل فلما اسمعتهم قلت اتعرفونی قالوا ومن انت
قلت انا ابن الاکوع والذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لا یطلبنی رجل منکم فیدرکنی ولا
اطلبه فیفوتنی فما برحت حتی نظرت الی فوارس رسول الله صلی الله علیه وسلم یتخللون الشجر اولهم
الاخرم الاسدی فیلحق بعبد الرحمن بن عیینة ویعطف علیه عبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر الاخرم
عبد الرحمن وطعنه عبد الرحمن فقتله فتحول عبد الرحمن علی فرس الاخرم فیلحق ابو قتادة بعبد الرحمن
فاختلفا طعنتین فعقر بابی قتادة وقتله ابو قتادة فتحول ابو قتادة علی فرس الاخرم ثم جئت الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی الماء الذی حلیتهم عنه ذو قرد فاذا نبی الله صلی الله علیه وسلم

فی خمسمائۃ فاعطانی سہم الفارس والرجل ترجمہ ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ
عبدالرحمن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو لوٹا اور اون کے چرواہے کو مار ڈالا اور نکلا
اونکو ہانکتا ہوا وہ اور اوسکے ساتھ والے جو گھوڑون پر سوار تھے تو مین نے اپنا منہ مدینے کے طرف کیا اور مین ابر پکار
کر آواز دی یا صباحاہ ف یعنی وہ کلمہ ہے جسکو فریادی کہا کرتا ہے اکثر عرب مین صبح کو لوٹ ہوا کرتی تھی انہون نے
پکار دیا مدینے والون کو کہ دوڑو دشمن آکے لوٹ لے گیا ف بعد اوسکے مین لوٹیرون کے پیچھے چلا اور اونکو تیر مارتا جاتا تھا
زخمی کرتا جاتا تھا جب کوئی سوار اون مین سے میری طرف پلٹتا تو مین کسی درخت کی جڑ مین چھپ جاتا یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے سب کو مین نے اپنے پیچھے کر لیا یعنی جتنے اونٹ وہ لوٹیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لے بھاگے تھے سب مین نے اون سے چھین لیے اور انہون نے تیس بھالون سے زیادہ اور تیس چادرون سے زیادہ اپنی پھینکدین
تاکہ ہلکے ہو جاوین اور بھاگنے مین اونکو آسانی ہو اتنے مین عبدالرحمن کا باپ عیینہ مدد لیکر آن پہونچا اور اوس نے
کہا تم مین سے چند آدمی اس شخص کیطرف جاوین (یعنی سلمہ بن الاکوع کیطرف اور اوسکو قتل کرین) سلمہ کہتے ہین اون مین سے
چار آدمی میریطرف آئے اور پہاڑ پر چڑھے جب اتنی نزدیک ہو گئے کہ میری آواز اونکو پہونچے مین نے کہا تم مجھے پہچانتے انہون
نے کہا تو کون ہے مین نے کہا مین اکوع کا بیٹا ہون قسم اوس شخص کے جسنے بزرگی دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے
کوئی شخص مجھکو پکڑنا چاہے تو کبھی نہ پاویگا اور مین جسکو چاہونگا وہ بچ نہ سکیگا پھر تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون کو دیکھا چلے آتے ہین درختون مین سے سب سے آگے اون مین اخرم اسدی تھے وہ عبدالرحمن
بن عیینہ فزاری سے (لوٹیرون کے سردار سے) جا ملے عبدالرحمن نے اونکو دیکھا دونون مین چوٹین چلین اخرم نے عبدالرحمن
کے گھوڑے کو مار ڈالا اور عبدالرحمن نے اخرم کو مار ڈالا پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا بعد اوسکے ابو قتادہ (رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص سوار) عبدالرحمن سے جا ملے اور اوس سے چوٹین ہونے لگین ابو قتادہ کا گھوڑا مارا گیا اور
ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو مار ڈالا پھر ابو قتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے (جسکو عبدالرحمن نے لے لیا تھا) بعد اوسکے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اوس پانی پر تھے جسکا نام ذو قرد تھا اور وہان سے مینے لوٹیرون کو ہانک دیا تھا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانسو آدمیون مین تھے آپ نے مجھے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادہ کا ف تو تین حصے دیے یا چار
انہون نے کام ہی ایسا کیا جو بہت سے آدمیون سے نہ ہوتا مسلم کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سوارون
مین ہمارے بہتر آج کے دن ابو قتادہ ہیں اور سب پیادون مین بہتر ہمارے سلمہ بن الاکوع ہین پھر سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا جسکا نام عضبا تھا اور مدینے تک سے طرح آئے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا اس مین
دو احتمال ہین ایک یہ کہ چار حصے دیے دوسرے یہ کہ تین حصے دیے سبب اسکا یہ ہے کہ سوار کے حصے مین اختلاف ہے جن لوگون کے نزدیک
سوار کے تین حصے ہین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گھوڑے کے تو اون کے نزدیک چار حصے ہوئے اور جن لوگون کے نزدیک سوار

کے دو حصے مین ایک حصہ اوسکا اور ایک حصہ اوسکے گہوڑے کا تو اوسکی نزدیک تین حصے ہوئے امام ابو حنیفہ نے آخیر قول اختیار
کیا ہے اور دلیل اون کی وہی حدیث مجمع بن جاریہ انصاری کی ہے جو اوپر گزری ابی امیہ اور علما کے نزدیک سوار کے تین
حصے مین **باب** فی النفل من الذهب والفضة ومن اول مغنم سونے اور چاندی مین سے نفل کا بیان اور غنیمت
کے مال مین سے **عن** ابی الجويرية الجرمي قال اصبت بارض الروم جرة حمراء فيها دنانير في امرة معاوية
وعلينا رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من بني سليم يقال له معن بن يزيد فاتيته بها فقسمها بين
المسلمين واعطاني منها مثل ما اعطى رجلا منهم ثم قال لولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطيتك ثم اخذ يعرض على من نصيبه فابيت **ترجمہ** ابی جویریہ
جرمی سے روایت ہے روم کی زمین مین ایک سرخ ٹہلیا مین نے پائی اوسمین دینار تہے معاویہ کی خلافت مین اوسوقت بنی
سلیم مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہمارے پر حاکم تھا اوسکو معن بن یزید کہا کرتے تہے وہ ٹہلیا مین
اوسکے پاس لایا تو اوسنے اون دینارون کو مسلمانون مین بانٹا اور مجہکو بھی اوسمین سے اوتنا ہی دیا جتنا ہر ہر شخص کو دیا یعنے سب
کے برابر دیا کچہ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے نہ سنا ہوتا جو آپ فرماتے تھے زیادہ حصہ دینا نہین ہے
مگر خمس نکال لینے کے پیچہے تو البتہ تجہکو زیادہ دیتا مین یعنے نفل اور ون سے پہر وہ اپنے حصے مین سے مجہے دینے لگے مین نے نہ لیا
ف یعنی حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنے زیادہ حصہ دینا خمس نکال لینے کے بعد ہوتا ہے تو یہ اوس مال مین ہوتا ہے جس مین
خمس ہو اور خمس اوس مال مین ہوتا ہے جو کافرون سے غلبہ اور زور کے ساتھ حاصل کرین کہ اوسکو غنیمت کہتے ہین اور یہان
قتال نہوا اور یہ مال پڑے ہے تو اسمین خمس ہی نہین تو نفل بھی نہ ہوگا بلکہ سب مسلمانون کو برابر تقسیم کیا جاویگا دوسرے
یہ کہ نفل جنگ شروع ہوتے وقت ہوتا ہے **باب** فی الامام يستاثر بشيء من الفىء لنفسه جو مال کافرون
سے ہاتھ آوے اوس مین سے امام اپنے لیے کچہ رکہہ لیوے **عن** عمرو بن عبسة قال صلى بنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى بعير فلما سلم اخذ وبرة من جنب البعير ثم قال ولا يحل لي من غنائمكم مثل هذا
الا الخمس والخمس مردود فيكم **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی
ایک اونٹ کیطرف یعنی اوسکو سترہ کیا پہر جب سلام پہیرا تو اونٹ کے پہلو مین سے ایک بال لیا اور فرمایا تمہاری غنیمتون مین سے
میرے لیے حلال نہین ہے اسکے برابر بھی۔ یعنے اوس بال کو دیکہا کر آپنے فرمایا کہ اس بال کے برابر بھی میرے لیے حلال نہین
سوائے پانچوین حصے کے اور وہ پانچوان حصہ بھی تمہاری ہی حاجتون مین خرچ کیا جاتا ہے **باب** فی الوفاء بالعهد
اقرار پورا کرنا ضرور ہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الغادر ينصب له لواء يوم القيمة
فيقال هذه غدرة فلان بن فلان **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے
والے کے لیے قیامت کے دن ایک جہنڈا کہڑا کیا جاویگا اور کہا جاویگا کہ یہ عہد شکنی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا تھا

تاکہ اوسکی ذلت اور رسوائی کو سب لوگ دیکھین اور مشہور ہو) **باب یستحب للامام فی العهود** (امام جو عہد کرے تو اوسکو
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الامام جنة یقاتل به
پابندی لوگون پر ضرور ہے
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ایک سپر ہے جس سے لڑائی کیجاتی ہے یعنی اوسی کے
عن ابی رافع قال بعثتنی قریش الی رسول الله صلی الله
راے سے لڑائی ہوتی ہے تو اوسی کی راے پر صلح بھی چاہیے
علیه وسلم فلما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول الله انی والله لا
ارجع الیهم ابدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا اخیس بالعهد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان
فی نفسك الذی فی نفسك الان فارجع قال فذهبت ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت
قال بکیر واخبرنی ان ابا رافع کان قبطیا قال ابوداود هذا کان فی ذلك الزمان فاما
الیوم فلا یصلح ترجمہ ابی رافع سے روایت ہے قریش نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا - یعنی صلح حدیبیہ
مین پھر جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل مین اسلام ڈالا گیا - یعنی اسلام کی خوبی اور رغبت
اور قبولیت پیدا ہوئی مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے کہ اون کیطرف کبھی پھر کر نجاؤنگا آپنے فرمایا مقرر مین عہد
نہین توڑتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہون مگر تو پھر جا جو اگر تیرے دل مین وہی چیز رہی جو اب ہے یعنی خوبی اسلام تو پھر آ
ابو رافع نے کہا کہ مین پھر گیا یعنی قریش کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آکر مسلمان ہوا - یعنی
اپنے اسلام کو ظاہر کیا **ف** حضرت نے اوسکو اسلیے نہین روکا تاکہ اون کے مدعا کیموافق جواب دیکر آوے اور پھر آوے یعنی
کفار کے پاس سے پھر ہمارے پاس آکر اسلام لاوے یعنی اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرے بلکہ وہان پہلے جاوے وہان سے پھر آکر
اپنے اسلام کو ظاہر کرے - بکیر نے کہا کہ ابو رافع قبطی تھے یعنی غلام تھے ابو داؤد نے کہا کہ یہ اوس زمانے مین تھا اب صحابہ کے
نسبت ایسا نہ کہنا چاہیے کیونکہ تعظیم صحابہ کی واجب ہے **باب الامام یکون بینه وبین العدو عهد فیسیر**
الیه جب امام مین اور کافرون مین عہد ہو تو امام اون کے ملک مین جا سکتا ہے عن سلیم بن عامر رجل من حمیر
قال کان بین معاویة وبین الروم عهد وکان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهد غزاهم فجاء
رجل علی فرس او برذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظر فاذا عمرو بن عبسة فارسل
الیه معاویة فسأله فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان بینه وبین قوم عهد
فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء فرجع معاویة ترجمہ سلیم بن عامر سے جو ایک
شخص ہے قبیلہ حمیر سے روایت ہے رومیون اور معاویہ کے درمیان مین عہد مہلت کا تھا کہ ایک وقت معلوم تک نہ لڑین اور
معاویہ اون کے شہرون کیطرف سیر کرتے پھرتے تھے جب وقت عہد کی مدت گزر گئی تو اونسے لڑے اتنے مین ایک شخص نے
گھوڑے پر یا ترکی پر سوار ہو کر آیا اور وہ یہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو - یعنی واجب ہے تم عہد کو پورا کرو

عہد شکنی مت کرو۔ یعنی تم جو ایام صلح میں دشمنون کے شہر کیطرف پہرتے ہو یہہ غدر میں داخل ہی تو وفا لوگون نے جب
اوسکو غور دیکہا تو عمرو بن عبسہ صحابی تہا تو معاویہ نے اوس سے اسبات کو یعنی یہہ بات پوچہا کہ ہمارا پہرنا کیونکر غدر ہے
تو عمرو بن عبسہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے جس شخص میں اور کسی قوم میں عہد
ہو تو جبتک اوس عہد کی مدت نہ گزر جاوی تب تک نہ اوس عہد کو توڑے اور نہ نیا باندہے اور جب عہد کی مدت پوری ہو جاوے
تو برابری پر عہد کو توڑ دے۔ یعنی اونسے صاف کہدی کہ ہم میں اور تم میں اتنے تک صلح تہی اب نہیں ایسا ہم تم برابر ہیں معاویہ
یہہ سنکر وہان ہی پہرے ف یعنی نہ کرے کہ صلح کی مدت میں اون کے ملک میں چلا جاوے پہر مدت گزرتی ہی بغیر اون کے
اطلاع کیے ہوئے دہوکا دیکر لڑنا شروع کر دیوے باب فی الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته ذمی کافر کا قتل
کرنا بڑا گناہ ہے عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل معاهدا فی غیر کنهه
حرم الله علیه الجنة ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عہد والے کو مار ڈالا یعنے
اوس کافر کو جو دار الاسلام میں رہتا ہو جزیہ دیکر بغیر کسی وجہ کے تو حرام کر دیگا اللہ اوسپر جنت کو باب فی الرسل
ایلچیونکا بیان عن محمد بن اسحاق قال کان مسیلمة کتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وقد حدثنی
محمد بن اسحاق عن شیخ من اشجع یقال له سعد بن طارق عن سلمة بن نعیم بن مسعود الاشجعی عن
ابیه نعیم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لهما حین قرأ کتاب مسیلمة ما تقولان انتما
قالا نقول کما قال قال اما والله لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما ترجمہ نعیم بن مسعود سے
روایت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے مسیلمہ کذاب کے ایلچیون سے اوسکی کتاب پڑہ کر کہا تم کیا کہتے ہو
انہون نے کہا ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا (یعنی ہم اوسکی رسالت کے قائل ہیں) آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر یہہ ہوتا
کہ ایلچی قتل نہیں کیے جاتے تو میں تم دونون کی گردن مارتا ف مسیلمہ کذاب ایک یہودی تہا شخص تہا جس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نبوت کا دعوی کیا تہا یہہ دو شخص جنکا نام عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اوسکا پیام لیکر
آئے تہے آپ نے ان دونون سے فرمایا کہ ایلچیونکا قتل درست نہیں ہی ورنہ تم دونونکو قتل کرتا کیونکہ ان دونون نے آپ
کو سنا کر یہہ کہا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہی معاذ اللہ۔ اسپر آپ غضبناک ہوئے عن حارثة بن مضرب انه اتی عبد الله
فقال ما بینی وبین احد من العرب حنة وانی مررت بمسجد لبنی حنیفة فاذا هم یؤمنون بمسیلمة
فارسل الیهم عبد الله فجیء بهم فاستتابهم غیر ابن النواحة قال له سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول لولا انک رسول لضربت عنقک فانت الیوم لست برسول فامر قرظة بن کعب
فضرب عنقه فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الی ابن النواحة قتیلا بالسوق ترجمہ حارثہ بن مضرب سے
روایت ہی وہ عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور کہا میری اور کسی عرب کے بیچ میں عداوت نہیں ہی میں بنی حنیفہ کے

ایک مسجد پر گزرا تو لوگون کو دیکھا ایمان لاتے ہین مسلیمہ پر عبد اللہ بن مسعود نے یہہ سنکر اون لوگون کو بلا بھیجا اور اون سے توبہ کرنے کو کہا سو ابن نواحہ کے اوس سے عبد اللہ نے یہہ کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو مین تجھے قتل کرتا پس آج کے دن تو ایلچی نہین ہے پھر عبد اللہ نے حکم کیا قرظہ بن کعب کو انہون نے اوسکی گردن ماری بازار مین بعد اوسکے عبد اللہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار مین جا کر دیکھہ لے مرا ہوا پڑا ہے **ف** یہہ لوگ مسیلمہ کے تابعین تھے اور تعداد اون کی بہت بڑہ گئی تھی یہانتک کہ ایک لاکھہ آدمی اوسکے پیرو ہو گئے تھے پھر قتل ہوا مسیلمہ ابوبکر صدیق کی خلافت مین خالد بن الولید اوس لشکر کے سردار تھے وحشی کے ہاتھہ سے

باب فی امان المرأة عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے

عن ام ھانی بنت ابی طالب انھا اجارت رجلا من المشرکین یوم الفتح فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک فقال قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت **ترجمہ** ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ اونہون نے فتح مکہ کے دن ایک مشرک کو پناہ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہم نے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضے رض نے اوسکو قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بہائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **عن** عائشۃ قالت ان کانت المرأة لتجیر علی المؤمنین فیجوز **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت پناہ دیا کرتی تھی کسی کافر کو مسلمانون سے پھر وہ پناہ درست ہوتی تھی

باب فی صلح العدو دشمن سے صلح کرنے کا بیان

عن المسور بن مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد الھدی واشعرہ واحرم بالعمرۃ وساق الحدیث قال وسار النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان بالثنیۃ التی یھبط علیھم منھا برکت بہ راحلتہ فقال الناس حل حل خلات القصواء مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما خلات وما ذلک لھا بخلق ولکن حبسھا حابس الفیل ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یسالونی الیوم خطۃ یعظمون بھا حرمات اللہ الا اعطیتھم ایاھا ثم زجرھا فوثبت فعدل عنھم حتی نزل باقصی الحدیبیۃ علی ثمد قلیل الماء فجاءہ بدیل بن ورقاء الخزاعی ثم اتاہ یعنی عروۃ بن مسعود فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب یدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ راسہ فقال من ھذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ فقال ای غدر اولست اسعی فی غدرتک وکان المغیرۃ صحب قوما فی الجاھلیۃ فقتلھم واخذ اموالھم ثم جاء فاسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الاسلام فقد قبلنا واما المال فانہ مال غدر لا حاجۃ لنا فیہ فذکر الحدیث

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله وقص الخبر فقال سهيل وعلى انه
لا يأتيك منا رجل وان كان على دينك الا رددته الينا فلما فرغ من قضية الكتاب قال النبي صلى الله عليه
وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوة مؤمنات مهاجرات الآية فنهاهم الله ان يردوهن
وامرهم ان يردوا الصداق ثم رجع الى المدينة فجاءه ابو بصير رجل من قريش يعني فارسلوا في طلبه فدفعه
الى الرجلين فخرجا به حتى اذا بلغا ذا الحليفة نزلوا يأكلون من تمر لهم فقال ابو بصير لاحد الرجلين
والله اني لارى سيفك هذا يا فلان جيدا فقتل الآخر فقال الرجل قد جربت به فقال ابو بصير ارني انظر
اليه فامكنه منه فضربه حتى برد وفر الآخر حتى اتى المدينة فدخل المسجد يعدو فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لقد رأى هذا ذعرا فقال قد قتل والله صاحبي واني لمقتول فجاء ابو بصير فقال قد اوفى الله ذمتك قد رددتني
اليهم ثم نجاني الله منهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويل امه مسعر حرب لو كان له احد فلما سمع ذلك عرف
انه سيرده اليهم فخرج حتى اتى سيف البحر وينفلت ابو جندل فلحق بابي بصير حتى اجتمعت منهم عصابة

ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے مین یعنے جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی نکلے سو ادمیون سے زیادہ
صحابی اپنے ساتھ لیکر نکلے یہانتک کہ جب ذو الحلیفہ مین آئے - ذو الحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے مدینے کے قریب تو قلادہ باندھا ہدی کے
اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرہ کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے یہانتک کہ جب ثنیہ پر پہونچے (یعنے وہ گہاٹی
جہان سے مکے مین داخل ہوتے ہین) تو حضرت کی اونٹنی آپ کو لیکر بیٹھ گئی لوگون نے حل حل کہا (اونٹ کے اوٹہانے کے لیے
یہہ کلمہ بولتے ہین) قصواء بگڑ گئی یا اڑ گئی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصواء تہا) دوبارہ کہا کہ قصواء اڑ گئی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء نے اڑ نہین کی اور نہ اوسکی عادت ہے اڑنے کی مگر اوسکو ہاتھی کے روکنے والے
نے روک دیا یعنے اللہ تعالے نے جس نے ابرہہ حبش کے بادشاہ کے ہاتھی کو کعبہ ڈہانے کو لایا تہا روکا تہا اوسی نے قصواء کو بھی روکا ہے
پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے قریش جو چیز مجھسے طلب کرین گے جسمین اللہ تعالیٰ کے حرم کی تعظیم
ہوگی وہی چیز مین اونکو دونگا یعنے اس صلح مین قریش جو کچھہ مجھسے وہان کے تعظیم کی بات طلب کرینگے مین قبول کرونگا
پھر اونٹنی کو اوٹہایا تو وہ اوٹہی اور آپ ایکطرف ہوئے یعنے اہل مکہ کی راہ سے اور طرف متوجہ ہوئے یہانتک کہ حدیبیہ کے
انتہا پر میدان مین ایک جگہہ پہ جہان تہوڑا سا پانی ہے - یعنے ایک گڑہے مین تہوڑا سا پانی تہا اوسیر جا اوترے (حدیبیہ
اوس گڑہے کا نام ہے) پہلے آپ پاس بدیل بن ورقا خزاعی آیا ف اور قریش کا لشکر جمع کرکے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا.
آپ نے فرمایا ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنیکو آئے ہین اور قریش سے یہہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکر ہم سے صلح
کرلین کہ اوس مدت تک مین اور کافرون سے لڑتا رہون اگر مین غالب آؤن تو وہ بھی اگر چاہین اور لوگون کیطرح میری اطاعت
کرلین اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہوگا اوس نے جاکے قریش سے کہا کہ مین محمد اور اونکے اصحاب کو دیکہا وہ عمرہ

کے لیے آئے ہیں اونکا روکنا مناسب نہیں اور پیغام آپکا ادا کیا مگر قریش ہموار ہوئے ف پھر عروہ بن مسعود ثقفی آپکے پاس
اور آپ سے گفتگو کرنے لگا حالت گفتگو مین عروہ بار بار آپ کے ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ بن شعبہ جو آنحضرت کے پاس تلوار لیے ہوئے
کھڑے تھے اور خود پہنی تھی انہون نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی ماری اور کہا دور رکھ ہاتھ اپنا آپکے ریش مبارک سے عروہ نے سر
اوٹھا کر پوچھا یہ کون تھا لوگون نے کہا مغیرہ بن شعبہ (جو بھتیجا تھا عروہ کا) عروہ نے کہا اے مکار کیا مین نے تیرے مفسدے
اور عہد شکنی کے اصلاح مین سعی نہین کی یہ قصہ یون ہے کہ مغیرہ جاہلیت مین چند لوگون کو اپنے ساتھ لے گیا تھا پھر اون
کو قتل کیا اور اونکے مال لوٹے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان ہوگیا آپنے فرمایا اسلام تو ہم نے قبول کیا
لیکن مال ہم نہ لینگے وہ مال فریب اور مکر سے حاصل ہوا ہے اوسکی ہمین احتیاج نہین ہے ف خیر پھر جو لوگ مارے گئے
مغیرہ کے ہاتھ سے اون کے قوم والون نے عروہ سے جھگڑا کیا کیونکہ مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے عروہ نے اون سے بمشکل فیصلہ
کیا اور دیت دینی کا وعدہ کیا تو عروہ نے مغیرہ پر احسان جتایا کہ مین تو تیری فساد کی اصلاح کرون اور تو مجھسے برائی کرے
ف بعد اوسکے مسور نے اخیر تک حدیث بیان کی ف پھر عروہ لوٹ کر اپنے قوم مین گیا اور آپکے اصحاب کی وفا
شعاری اور جان نثاری کا حال بیان کر کے قریش کو صلح کی صلاح دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا
اپنی طرف سے کسیکو قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین پہلے حضرت عمر سے کہا انہون نے عذر کیا کہ قریش کے عداوت مجھسے ہے
آپ کو معلوم ہے یہ کام مجھسے نہ بنیگا پھر حضرت عثمان کا بھیجنا قرار پایا وہ گئے اور آپ کا پیغام قریش سے ادا کیا قریش اون سے
محبت سے پیش آئے اور سہیل کو آپ پاس بھیجا اوسکی وساطت سے صلح ٹھہری ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
سے فرمایا لکھو یہ وہ صلحنامہ ہے جسپر فیصلہ کیا محمد نے جو اللہ کے رسول ہین اور قریش نے پھر سب قصہ بیان کیا ف سہیل نے کہا کہ
آپ اللہ کے رسول ہمارے نزدیک نہین ہین یون لکھو کہ جسپر فیصلہ کیا محمد بن عبد اللہ نے آپنے حضرت علی سے کہا رسول اللہ کا لفظ
مٹا کر بن عبد اللہ لکھدو انہون نے کہا مین ایسا نہ کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبد اللہ
لکھدیا اور شرائط صلح یہ ٹھہری کہ اب کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرہ کے پھر جاوین سال آئندہ مین آکر عمرہ کرین
مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوا تلوارون کے کہ وہ بھی قراب مین ہون یعنی اوس غلاف مین جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین دن
سے زیادہ نہ ٹھہرین اور دس برس مدت صلح کی قرار پائی اس عرصے مین آپس مین لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہو قریش اوس سے نہ لڑین نہ اوسکے مخالف کی مدد کرین اور حلفاء قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی
معاملہ کرین اور جو کوئی مسلمانون مین سے مرتد ہوکر قریش مین چلا آوے تو قریش اوسکو نہ پھیرین ف اور جو کوئی قریش
مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوے اگرچہ مسلمان ہوکر آوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پھیر دین
جب آپ صلحنامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا اوٹھو اور قربانیان نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور بعد اوسکے چند عورتین
مکے سے مسلمان ہوکر مسلمانون پاس ہجرت کرکے آئین اللہ تعالے نے اون کے پھیرنے سے منع کیا کیونکہ عہد نامہ مردون

سی خالی تہی) اور پہر اونکا پہیر دیا جو اون کے کافر دوستون نے اونکو دیا تہا پہر آپ مدینے مین تشریف لائے تو ایک شخص قریش مین سے جسکا نام ابو بصیر تہا آپ پاس آیا وہ مسلمان ہوکر، قریش نے اوسکو واپس بلانے کو دو آدمی بہیجے آپ نے ابو بصیر کو اون کے حوالے کردیا وہ اوسکو ساتہہ لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہونچے تو اوترکر کہجورین کہانے لگے ابو بصیرؓ اون دونون مین سے ایک کی تلوار دیکہکر کہا قسم خدا کی یہہ تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے میان سے نکالکر کہا ہان مین اسکو آزما چکا ہون ابو بصیرؓ نے کہا مین تو دیکہون اوس نے دیدی ابو بصیر نے اوسی تلوار سے اوسکے مالک کو مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا اور دوسرا ساتہی یہہ دیکہکر بہاگا یہانتک کہ مدینے مین آیا اور جلدی سے مسجد شریف مین گہسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہہ ڈرگیا ہے وہ بولا میرا ساتہی مارا گیا اور مین بہی مارا جاؤنگا اتنے مین ابو بصیر آن پہونچا اور بولا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کیا مجہکو کافرون کو پہیر دیا پہر اللہ تعالیٰ نے مجہکو اون سے نجات دی آپ نے فرمایا عجب ہے اسکی ماں کا بڑا لڑائی کا بہڑکانیوالا ہے اگر اسکا کوئی ساتہی ہو۔ **ف** تو فساد برپا کر دیتا اور صلح توڑ دیتا اس ارشاد مین یہہ اشارہ تہا کہ بہاگ جاوے اور مکہ مین جو مسلمان کافرونکے پاس ہین وہ اس سے جا ملین مگر آپ نے صراحتًا ایسا نہ کہا کہ قریش سنکر دشمن ہوجاوین اور صلح توڑ دین **ف** ابو بصیر نے جب یہہ سنا تو سمجہہ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر مجہکو کافرون کو پہیر دینگے وہ نکل کہڑے ہوئے اور دریا کے کنارے پر آٹہکے اور ابو جندل (جو سہیل کا بیٹا تہا جس نے صلح کرائی تہی وہ مسلمان ہوگیا تہا اور صلح کے بعد آپ پاس آیا تہا لیکن آپ نے اوسے واپس کردیا تہا کفار کو صلح کیموافق) وہ بہی ابو بصیر سے ملگیا یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون کی وہان ہوگئی **ف** ستر آدمی یا تین سو آدمی انہون نے کافرون کے قافلون کو لوٹنا شروع کیا قریش نے مجبور ہوکر آنحضرت صلعم کو کہلا بہیجا کہ ہم شرط سے درگزرے آپ اون لوگون کو اپنے ہی پاس بلا کر رکہیے آپ نے اون سب کو بلا لیا مگر ابو بصیر حالت نزع مین تہے جسوقت نامہ آنحضرت کا اونکے پاس پہونچا اونہون نے ہاتہہ مین اوسکو لے لیا اور جان بحق تسلیم کی۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ ستر ہوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹہارہوان اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے یا اللہ ہماری مدد فرما اور توفیق دے ہم کو اس کتاب کے پورا کرنیکی فقط

تم الجزء السابع عشر ويتلوه الجزء الثامن عشر ان شاء الله تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ ہفدہم سنن ابی داؤدؒ

الجزء الثامن عشر

پارہ اٹھارہواں

عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم انهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين يأمن فيهن الناس وعلى ان بيننا عيبة مكفوفة وانه لا اسلال ولا اغلال ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ قریش نے صلح کی اس بات پر کہ دس برس تک لڑائی کو موقوف رکھیں گے لوگ اس مدت میں امن سے رہیں اور ہمارے اون کے درمیان میں دل صاف ہوگا ف یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ عیبہ کا انہیں ہے صلیبہ جسمیں اوس تھیلی یا گٹھری کو جسمیں عمدہ عمدہ کپڑے رکھتے ہیں دل کو تشبیہ دی عیبہ کے ساتھ اور مکفوفہ کے معنے بند کی ہوئی یعنی ہمارا دل صاف رہیگا مکر اور فساد اور کینہ سے اور عہد توڑنے سے ف اور نہ چوری ہوگی چھپکر اور کھل کر یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا مال نہ چورا کر چپکے سے لیگا نہ علانیہ لوٹ مار کرینگے بعضوں نے اسکے بالعکس معنے لیے ہیں یعنی اسلال علانیہ لوٹ کر مارنا اور اغلال چھپاکر چورانا۔ بعضوں نے کہا اسلال سے مراد تلوارین نکالنا ہے اور اغلال سے مراد زرہیں پہننا ہے یعنی جنگ نہ کرینگے عن حسان بن عطية قال مال مكحول وابن ابي زكريا الى خالد بن معدان وملت معهم فحدثنا عن جبير بن نفير قال قال جبير انطلق بنا الى ذي مخمر رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فاتيناه فساله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا وتغزون انتم وهم عدوا من ورائكم ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف چلے میں بھی اون کے ساتھ گیا انہوں نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے کہ جبیر نے مجھسے کہا چل ذی مخمر پاس جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں گیا جبیر نے اون سے پوچھا صلح کو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ صلح کروگے تم روم سے ایسی کہ خوف نہ ہوگا پھر وہ اور تم ملکر ایک اور دشمن سے لڑوگے

باب في العدو يؤتى على غرة ويتشبه بهم

دشمن پاس غفلت دیکر جانا اور اوسکو دھوکا دیکر مارنا عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لكعب بن الاشرف فانه قد آذى الله ورسوله فقام محمد بن مسلمة فقال انا يا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم قال فاذن لي ان اقول شيئا قال نعم فاتاه فقال ان هذا الرجل قد سالنا الصدقة وقد عنانا قال وايضا لتملنه قال اتبعناه فنحن نكره ان ندعه حتى ننظر الى اي شيء يصير امره وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقين قال اي شيء ترهنوني قال وما تريد منا قال نساءكم قالوا سبحان الله انت اجمل العرب نرهنك نساءنا فيكون ذلك عارا علينا قال فترهنوني

اولادكم قالوا سبحان الله يسب ابن احدنا فيقال رهنت بوسق او وسقين قالوا ارهنك اللامة
يريد السلاح قال نعم فلما اتاه ناداه فخرج اليه وهو متطيب ينضح رأسه فلما ان جلس اليه وقد
كان جاء معه بنفر ثلاثة او اربعة فذكروا له قال عندي فلانة وهي اعطر نساء الناس قال تاذن
لي فاشم قال نعم فادخل يده في راسه فشمه قال اعود قال نعم فادخل يده في راسه فلما استمكن
منه قال دونكم فضربوه حتى قتلوه

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون قتل کریگا کعب بن الاشرف کو ف کعب بن الاشرف یہودیوں کا سردار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی اور ہمیشہ لوگوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے ترغیب دیتا تھا ف کیونکہ اوس نے تکلیف دی اللہ کو اور اوسکے رسول کو یہ سنکر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور کہا میں یہ کام کرونگا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں میں اوسکو قتل کروں آپ نے فرمایا ہاں محمد بن مسلمہ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجیے میں کچھ کہوں ف یعنی ظاہر آپ کی شکایت اوس سے کروں تاکہ وہ مجھکو اپنا دوست جانے اور آپ سے برگشتہ سمجھے ف آپ نے فرمایا ہاں کہو پھر محمد بن مسلمہ کعب پاس آئے اور کہا یہ شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ مانگا پھر ہم کو مصیبت میں ڈالدیا کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور تم مصیبت میں پڑوگے محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اوس کے پیروی کرچکے اب یہ بھی برا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو چھوڑ دیں جبتک اوس کا انجام نہ دیکھیں کیا ہوتا ہے ہمارا مطلب تم سے یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج ہم کو قرض دو کعب نے کہا کیا چیز گرو رکھوگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتیں گرو رکھو انہوں نے کہا سبحان اللہ تم عمدہ عرب ہو کر ایسا کہتے ہو کیا ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس گرو رکھیں اونہوں نے کہا اپنی اولاد گرو رکھو انہوں نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا بڑا ہو تو لوگ اوسکو یہی طعنہ دیں کہ ایک وسق یا دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گرو کر دینگے کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ اوسکے پاس گئے رات کو اور اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لیتے گئے اور پکارا اوسکو (مسلم کی روایت میں ہے) اوسکی عورت نے کہا مجھے تو اس آواز سے خون معلوم ہوتا ہے کعب نے نہ مانا اور کہا میرا دوست محمد بن مسلمہ ہے اور میرا دودھ شریک بھائی اور ابو نائلہ کعب نکلا خوشبو لگائے ہوئے اوسکا سر مہک رہا تھا جب محمد بن مسلمہ بیٹھے اور اپنے ساتھ تین یا چار آدمی لائے تھے سب نے تذکرہ شروع کیا خوشبو کا یعنی کعب سے کہا کہ ایسی خوشبو کہاں لاتے ہو کعب نے کہا میرے پاس فلان عورت ہے وہ سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھکو اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے بال سونگھوں کعب نے کہا اچھا سونگھو محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر میں ڈالکر سونگھا پھر دوبارہ اجازت چاہی کعب نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر پر رکھا اور اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا او دیکھتے کیا ہو اونہوں نے مارنا شروع کیا یہانتک کہ مر گیا ف اس حدیث سے غفلت اور سہو کا دیکر مار ڈالنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور یہ غدر نہیں ہے کیونکہ غدر کہتے ہیں عہد توڑنے کو اور بعضوں کے نزدیک یہ امر درست نہیں ہے وہ استدلال کرتے ہیں اس حدیث سے جو آگے آتی ہے

عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الايمان قيد الفتك لا يفتك مؤمن ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت

نے روک دیا قتال کو اب کوئی مومن قتال نہ کرے **ف** فتاک کہتے ہیں دھوکے سے مار ڈالنے کو غافل پاکر مراد یہ ہے کہ مومن کے ساتھ ایسا نہ کرنا چاہیے یا کافر کے ساتھ بھی نہ کرنا چاہیے اور کعب بن الاشرف کا قتل قبل اس نہی کے ہوگا یا کسی خصوصی امام کے حکم سے واللہ اعلم

باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ویقول۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے لوٹتے یا حج سے یا عمرے سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں اللہ کیطرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اللہ کو۔ اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بھگا دیا فوجوں کو آپ اکیلے اوسی نے

باب فی الاذن فی القفول بعد النہی جہاد سے لوٹ آنیکی اجازت بعد ممانعت کے **ف** ابتدای اسلام میں منافقوں کا طریقہ تھا کہ جہاد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلتے اگر نکلتے بھی تو راستے سے طرح طرح کے بہانے کرکے ضرورتیں بیان کرکر آپ سے اذن لیکر لوٹ آتے اللہ جل جلالہ نے سورۂ برات میں اوتارا لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان یجاہدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون۔ یعنی نہیں رخصت مانگتے تجھ سے جو لوگ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال و جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں تجھ سے جو نہیں یقین رکھتے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور شک میں پڑے دل انکے تو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں (یعنی جہاد میں جانے اور نہ جانے کے لیے پس و پیش کرتے ہیں) جب یہ آیت اوتری تو جہاد سے لوٹ آنا اگرچہ پیغمبر کی اجازت سے ہو منع ہوا پھر جب اسلام قوی ہو گیا اور مجاہدین کی کثرت ہو گئی اور منافق قتل کیے گئے اللہ جل جلالہ نے سورۂ نور میں دوسری آیت اوتاری۔ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور جب ہوتے ہیں اوسکے ساتھ کسی جمع ہونیکے کام میں (جیسے جہاد و جمعہ وغیرہ) تو چلے نہیں جاتے جبتک اوس سے پروانگی نہ مانگ لیتے جو لوگ تجھ سے پروانگی لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اوسکے رسول کو پھر جب پروانگی مانگیں تجھ سے اپنے کسی کام کو تو جسکو چاہے

اون مین سہو اور معافی مانگ اون کے لیے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ اب پہلی آیت منسوخ ہو گئی اور جہاد سے لوٹ آنا اگر
کوئی ضرورت پیش آوے بعد اجازت کے درست ہوا۔ اسی کا بیان ہے اس حدیث مین جو آگے آتی ہے عن ابن عباس قال لا یستاذنک
الذین یؤمنون باللہ والیوم الآخر الآیة نسختها التی فی النور انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ
ورسوله الی غفور رحیم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ و
الیوم الآخر اخیر آیت تک منسوخ ہو گئی اس آیت سے جو سورہ نور مین اتری انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ اخیر تک یعنی غفور رحیم تک

باب فی بعثة البشراء خوشخبری دینے کے لیے کسیکو بھیجنا عن جریر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم الا تریحنی من ذی الخلصة فاتاها فحرقها ثم بعث رجلا من احمس الی النبی صلی اللہ علیه وسلم
یبشره یکنی ابا ارطاة ترجمہ جریر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے کیا تو مجھے بے فکر نہین کرتا
ذی الخلصہ سے ف ذی الخلصہ ایک گھر تھا جسمین بت رہا کرتا تھا (دوس اور خثعم وغیرہ کا) اور بعضون نے کہا خود
بت کا نام تھا اور بے فکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اوس گھر کو جاڑ اور برباد کیون نہین کر دیتا تاکہ خس کم اور جہان پاک ہو ف
یہ سنکر جریر وہان گئے اور اوسکو جلا دیا پھر ایک آدمی قبیلہ احمس سے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسکی خوشخبری
دینے کو جسکی کنیت ابو ارطاة تھی

باب فی اعطاء البشیر جو شخص خوش خبر لیکر آوے اوسکو کچھ انعام دینا عن کعب
بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیه رکعتین ثم جلس
للناس وقص ابن السرح الحدیث قال ونهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المسلمین عن کلامنا ایها الثلاثة
حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادة وهو ابن عمی فسلمت علیه فواللہ ما رد علی السلام
ثم صلیت الصبح صباح خمسین لیلة علی ظهر بیت من بیوتنا فسمعت صارخا یا کعب بن مالک ابشر
فلما جاءنی الذی سمعت صوته یبشرنی نزعت له ثوبی فکسوتهما ایاه فانطلقت حتی اذا دخلت
المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جالس فقام الی طلحة بن عبید اللہ یهرول حتی صافحنی
وهنأنی ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین
پڑھتے پھر لوگون مین بیٹھتے بعد اوسکے ابن السرح نے پوری حدیث بیان کی کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون
کو ہم تینون آدمیون سے بات کرنے کے لیے منع فرمایا ف وجہ اسکی یہ تھی کہ کعب بن مالک اور دو صحابی اور جو بدری تھے۔ ایک کا
نام ہلال بن امیہ اور دوسرے کا نام مرارہ بن الربیع بدون کسی عذر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین نہ
گئے جب آپ نے مراجعت فرمائی تو یہ لوگ حضور اقدس مین حاضر ہوئے اور صاف صاف کہدیا کہ ہم لوگون کو کوئی عذر نہ تھا
یون ہی رہ گئے آپ نے فرمایا تم ٹھہرو جیسا کہ خدای تعالے تمہارے باب مین حکم فرماویگا کیا جائیگا آپ نے حکم دیا کہ ان تینون آدمیون سے
کوئی بات نہ کرے سب مسلمانون نے انسے بات کرنا چھوڑ دیا ف جب بہت دن گذرے تو مین ابو قتادہ کے باغ مین دیوار پھاند کر

اگر گیا وہ میرے چچا کا بیٹا تھا میں نے اوسکو سلام کیا قسم خدا کی اوس نے جواب تک نہ دیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کلام اور سلام سے منع کیا تھا) پھر میں نے صبح کی نماز پڑھی پچاسویں دن اپنے گھر کے چھت پر تو ایک پکارنیوالی کی آواز سنی
جو پکارتا تھا ای کعب بن مالک خوش ہو جا پھر جب وہ شخص میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونو کپڑے اوتار کر اوسکو دیے اور
میں چلا جب مسجد نبوی میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر اوٹھ
کھڑے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آکر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی ف توبہ قبول ہونے کی اللہ جل جلالہ نے
اوتارا ثم یتوب اللہ من بعد ذلک علی من یشاء واللہ غفور رحیم کعب نے کہا یہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا اور آپ نے فرمایا بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت
بہتر ہے اون سب دنوں میں جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی چاہتا ہے
کہ اپنا سارا مال خیرات کر دوں آپ نے سارے مال کے دیڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کچھ مال اپنے پاس بھی رہنے دے اور منافقوں
کو اللہ نے رسوا کیا

باب فی سجود الشکر سجدہ شکر کا بیان

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا جاءہ امر سرور او بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ خوشخبری دیے جاتے تو سجدے میں گر پڑتے اللہ کے شکر کے
لیے ف اس کو سجدہ شکر کہتے ہیں - یہ شافعی اور احمد اور محمد کے نزدیک مسنون ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے
اون پر یہ حدیث حجت ہے

عن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ
نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث
طویلا ثم قام فرفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ
ثم خر ساجدا ذکرہ احمد ثلثا قال انی سالت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت
ساجدا شکرا لربی ثم رفعت راسی فسالت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا
لربی شکرا ثم رفعت راسی فسالت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکے سے مدینے کو آتے تھے جب عزورا
(ایک گھاٹی کا نام ہے) میں پہونچے تو آپ اوترے اور دونو ہاتھ اوٹھا کر ایک ساعت تک خدا سے دعا کی پھر سجدے
میں گر پڑے اور بڑی دیر تک سجدے ہی میں رہے بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے
میں گر پڑے اور بڑی دیر تک سجدے میں رہے پھر کھڑے ہو گئے اور دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ایک ساعت تک پھر سجدے میں
گر پڑے بعد اوسکے فرمایا میں نے اپنے رب سے مانگا اور سفارش کی امت کے لیے اللہ جل جلالہ نے ایک تہائی امت مجھ کو دیدی میں نے
سجدہ شکر کیا پھر سر اوٹھایا اور دعا کی اپنی امت کے واسطے اللہ نے ایک تہائی امت اور دی میں نے سجدہ شکر کیا پھر سر اوٹھایا

اور دعا کی اپنی امت کے لیے اسنے ایک تہائی جو باقی تھی وہ بھی دیدی مین نے سجدہ شکر کیا اپنے پروردگار کو **باب**
فی الطروق رات کو سفر سے اپنے گھر مین آنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یکرہ ان یاتی الرجل اھلہ طروقا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے
گھر مین (سفر سے) رات کو آوے **ف** اس کی بہت وجہین ہین۔ ایک تو یہ کہ لوگ سوجاتے ہین دروازہ مارنا آواز دینا پڑتا ہے
اوسکے گھر والونکو بھی تکلیف محلے والے بھی خفا ہوتے ہین۔ دوسری یہ کہ رات کو اکثر تمیز نہین ہوتی شاید لوگ چور سمجھ کر اسپر
حملہ کرین اور صدمہ پہنچاوین۔ تیسری یہ کہ عورت کو فرصت نہین ملتی کہ بن سنور کر خاوند کے سامنے آوے احتمال ہے کہ وہ
میلے کچیلے بری کپڑون مین ہو اور خاوند کو اوسے دیکھکر نفرت پیدا ہوجاوے۔ چوتھی یہ کہ بعضی عورت بدکار ہوتی ہے
احتمال ہے کہ شب کو اوسکا آشنا وہان موجود ہو اور خاوند کو دیکھکر وہ خاوند کو مارے یا خاوند اوسکو مارے دونون صورتون
مین خرابی ہے اور رسوائی **عن** جابر عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل علی اھلہ اذا
قدم من سفر اول اللیل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وقت سفر سے گھر مین آنے
کا یہ ہے کہ سرشام آوے **عن** جابر بن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی سفر فلما
ذھبنا لندخل قال امھلوا حتی ندخل لیلا لکی تمتشط الشعثة وتستحد المغیبة **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے سفر سے تو ہم شہر مین جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہر وہم
رات کو جاوین گے (اور شہر مین خبر کردی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرلے اور جس عورت کا خاوند غائب
تھا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالون کی **باب** فی التلقی مسافر کا استقبال کرنا **عن** السائب بن یزید
قال لما قدم النبی صلی الله علیہ وسلم المدینة من غزوة تبوك تلقاہ الناس فلقیتہ مع الصبیان
علی ثنیة الوداع **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے پلٹکر آئے
تو لوگون نے آپکا استقبال کیا مین بھی بچون کے ساتھ آپ سے جاکر ملا ثنیة الوداع پر **باب** ما یستحب من
انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل جب جہاد کا سامان کرے اور نہ جاسکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دیدے **عن**
انس بن مالك ان فتی من اسلم قال یا رسول الله انی ارید الجھاد ولیس لی مال اتجھز بہ فقال اذھب
الی فلان الانصاری فانہ قد تجھز فمرض فقل لہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقرئك السلام
وقل لہ ادفع الی ما تجھزت بہ فاتاہ فقال لہ ذلك فقال یا فلانة ادفعی الیہ ما جھزتنی بہ ولا تحبسی
منہ شیئا فوالله لا تحبسین منہ شیئا فیبارك الله فیہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک جوان نے
قبیلہ اسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے جہاد کا لیکن سامان میرے پاس نہین ہے آپنے فرمایا فلان انصاری کے پاس جا
اوس نے جہاد کا سامان کیا تھا لیکن بیمار ہوگیا اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے جو سامان

تونے جہاد کے لیے جمع کیا تہا وہ مجہو دیدے اوس شخص نے ایسا ہی کیا اوس انصاری پاس گیا اور یہی کہا انصاری
نے اپنی عورت سے کہا سنتی ہی جسقدر سامان تونے میرے لیے کیا تہا وہ سب اسکو دیدے کچہ مت رکہہ قسم خدا کی
اگر تو کچہ رکہہ لے گی اوسمین برکت نہ ہوگی **باب** فی الصلوۃ عند القدوم من السفر جب سفر سے لوٹ
کر آوے تو پہلے نماز پڑہے **عن** کعب بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر
الا نہارا قال الحسن فی الضحی فاذا قدم من سفر اتی المسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس فیہ
ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کی
وقت پہر جب شہر مین داخل ہوتے پہلے مسجد مین آکر دو رکعتین پڑہتے بعد اوسکی بیٹہتے **عن** ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اقبل من حجتہ دخل المدینۃ فاناخ علی باب مسجدہ ثم
دخلہ فرکع فیہ رکعتین ثم انصرف الی بیتہ قال نافع فکان ابن عمر کذلک یصنع ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کر کر آئے تو مدینے مین داخل ہوئے اور اونٹنی کو
مسجد کے دروازے پر بٹہایا بعد اوسکی مسجد مین جاکر دو رکعتین پڑہین پہر گہر مین گئے نافع نے کہا عبداللہ بن عمر
بہی ایسا ہی کیا کرتے **باب** فی کراء المقاسم تقسیم کرنیوالے کی اجرت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والقسامۃ قال فقلنا وما القسامۃ قال الشیء یکون
بین الناس فینتقص منہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تقسیم
کی اجرت دینے سے ہم نے کہا کیا مراد ہی اس سے آپ نے فرمایا ایک چیز کئی آدمیون مین مشترک ہوتی ہی پہر وہ کم ہو
جاتی ہی **ف** خطابی نے کہا اس حدیث سے یہ مقصود نہین ہی کہ تقسیم کی اجرت لینا حرام ہی بلکہ مراد نہی سے اس
اجرت سے جو بطور جبر کے حاکم کے حکم سے لیجاتی ہی بلا رضامندی مالکین اموال کے اور لیکن اگر مالکین کی رضامندی
سے لیجاوے تو درست ہی دوسری روایت مین عطار بن یسار سے ایسا ہی مروی ہی اتنا زیادہ ہی **الرجل**
یکون علی الفئام من الناس فیاخذ من حظ ھذا وحظ ھذا یعنی ایک آدمی مقرر ہوتا ہی لوگون کی جماعت پر
ہر ایک کے حصے مین سے کچہ لے لیتا ہے۔ اس سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ مقصود نہی سے وہی اجرت ہی جو زبردستی لیجاوے
باب فی التجارۃ فی الغزو جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہی **عن** عبید اللہ بن سلمان ان رجلا من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ قال لما فتحنا خیبر اخرجوا غنائمہم من المتاع والسبی فجعل
الناس یتبایعون غنائمہم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ لقد ربحت ربحا ما ربح الیوم مثلہ
احد من اہل ھذا الوادی قال ویحک وما ربحت قال ما زلت ابیع وابتاع حتی ربحت ثلاث
مائۃ اوقیۃ فقال رسول اللہ انا انبئک بخیر رجل ربح قال ما ہو یا رسول اللہ قال

رکعتین بعد الصلوٰۃ ترجمہ عبداللہ بن سلمان سے روایت ہے ایک اصحابی نے بیان کیا اون سے (جسکا نام معلوم نہین) جب ہم نے فتح کیا خیبر کو تو لوگون نے اپنی اپنی غنیمت نکالی اسباب بھی اور قیدی بھی اور آپس مین خریدا ور فروخت کرنے لگے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے آج اتنا نفع کمایا کہ اتنا کسی کو آج نہ ملا ہوگا اس بستی والون مین سے آپ نے فرمایا ہائے کیا نفع کمایا تو نے بولا مین برابر بیچتا رہا اور خریدتا رہا یہانتک کہ تین سو اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) مجھکو نفع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھکو خبر کرتا ہون اوس (جس نے تجھسے) بہتر نفع کمایا ہے وہ بولا کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس نے دو رکعتین نفل پڑہین بعد فرض نماز کے

باب فی حمل السلاح الی ارض العدو دشمن کے ملک مین ہتہیار جالنے دینا عن ذی الجوشن

رجل من الضباب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان فرغ من اہل بدر بابن فرس لی یقال لہا

القرحاء فقلت یا محمد انی قد جئتک بابن القرحاء لتتخذہ قال لا حاجۃ لی فیہ فان شئت ان

اقیضک بہ المختارۃ من دروع بدر فعلت قلت ما کنت اقیضہ الیوم بغرۃ قال فلا حاجۃ لی فیہ

ترجمہ ذی الجوشن سے جو ایک شخص ہے قبیلہ ضباب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے بدر کے دن کافرون سے تو مین آپ پاس ایک بچہ گہوڑے کا لیکر آیا جسکی مان کا نام قرحا تہا اور مین نے کہا یا محمد مین آپ پاس قرحا کا بچہ لیکر آیا ہون تاکہ آپ اوسکو اپنی استعمال مین رکہین آپ نے فرمایا مجہے اوس کی احتیاج نہین ہے البتہ اگر تو اوسکے بدلی مین ایک عمدہ بدر کی زرہون مین سے لینا چاہے تو مین لے لونگا مین نے کہا مین تو آج کے دن اوس کے بدلے مین گہوڑا ابھی نہ لونگا آپ نے فرمایا تو مجہے بھی اوسکی حاجت نہین ہے **ف** اس حدیث کو باب سے یہ تعلق ہے کہ ذی الجوشن اوسوقت مین مسلمان نہ تہے کافرون کے ملک مین ہتے مگر آپ نے اونکو زرہ دینا منظور کیا **باب**

فی الاقامۃ بارض الشرک جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہے عن سمرۃ بن جندب اما بعد قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرک سے صحبت رکہے اور اوس کے ساتہ رہے وہ اوسکی مثل ہے **ف** یعنی مشرک ہے یہ تغلیظا اور تشدیدا فرمایا تاکہ مشرک کی صحبت سے علیحدہ رہے اور اوس سے نفرت کرے یا مراد یہ ہے کہ جب اوسکے ساتہ رہیگا تو خوف ہے کہ اوسکی مثل ہو جاوے کیونکہ صحبت کی تاثیر ضرور ہوتی ہے - یہ حدیث ہے ان مشرکین اور مبتدعین مین ایک اصل عظیم ہے

کتاب الضحایا

کتاب قربانی کے بیان مین

عن مخنف بن سلیم قال ونحن وقوف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات قال یا ایہا الناس ان

علی اہل کل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ اتدرون ما العتیرۃ ہذہ التی یقول الناس الرجبیۃ

ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ وقوف عرفات مین تہے - یعنی حجۃ الوداع

مین تو آپ نے فرمایا اے لوگو مقرر ہر گھر والی پر ہر سال مین قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ کرنا۔ کیا جانتے ہو تم کہ عتیرہ
کیا ہے وہ وہی ہے جسکو لوگ رجبیہ کہتے ہین **ف** عتیرہ اوائل اسلام مین مسلمانون پر واجب تھا پھر منسوخ ہوگیا دوسری
حدیث سے لا فرع ولا عتیرۃ روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے ابوہریرہ سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت بیوم الاضحی عیدا جعله اللہ عز وجل لهذہ الامة قال الرجل ارأیت
ان لم اجد الا ضحیة انثی اضحی بها قال لا ولکن تاخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك و
تحلق عانتك فتلك تمام اضحیتك عند اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا اضحی کے دن (دسوین ذیحجہ) کو عید کرنیکا جسکو اللہ جل جلالہ نے
اس امت کے لیے کیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نہ پاؤن مگر ایک اونٹنی یا بکری جو پرائی ہو اور دودھ پینے یا بال لینے
کیواسطے بطور عاریت کے مجھکو ملی ہو کیا مین اوسکو قربانی کرون آپ نے فرمایا نہین تو اپنے بال کترا اور ناخون کترا اور
مونچھ کترا اور زیر ناف کے بال لے بس یہی تیری قربانی ہے اللہ جل جلالہ کے نزدیک **ف** یعنے اگر میسر ہو تو قربانی کرے ورنہ
غسل کرے حجامت بنواوے غریب آدمی کی یہی عید ہے **باب** الاضحیة عن المیت مردے کیطرف سے قربانی کرنیکا
بیان **عن** حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت ما هذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه **ترجمہ** حنش سے روایت ہے حضرت علی کو مین نے دو دنبے قربانی کرتے دیکھا
تو مینے اون سے کہا یہ کیا ہے۔ یعنے قربانی مین تو ایک ہی دنبہ کفایت ہے تم دو کیون کرتے ہو تو اونہون کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمایا تھا کہ مین اون کیطرف سے قربانی کرون تو مین اونکیطرف سے قربانی کرتا ہون **باب**
الرجل یاخذ من شعره فی العشر وهو یرید ان یضحی جس شخص کا قربانی کرنیکا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کے دس دن
تک بال نہ کترا وے نہ منڈاوے **عن** ام سلمة تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان له ذبح یذبحه
فاذا اهل هلال ذی الحجة فلا یاخذ من شعره ولا من اظفاره شیئا حتی یضحی **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی ہو وہ اوسکو ذبح کرنا چاہتا ہو عید کے روز تو جب سے چاند
ہو ذیحجہ کا وہ اپنے بال اور ناخون نہ کترا وے یہانتک کہ قربانی کرے **ف** یہ حکم بعض علما کے نزدیک وجوباً ہے اور اکثر علما کے
نزدیک استحباباً اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا **باب** ما یستحب من الضحایا قربانی کا جانور کس
قسم کا بہتر ہے **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد وینظر فی
سواد ویبرك فی سواد فاتی به فضحی به فقال یا عائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجر
ففعلت فاخذها واخذ الکبش فاضجعه وذبحه وقال باسم اللہ اللهم تقبل من محمد وآل محمد
ومن امة محمد ثم ضحی به صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سینگ دار مینڈھا منگوایا جسکی آنکھہ سیاہ تھی اور سینہ اور پیٹ اور پانون سیاہ تھے پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ چھری لا اور اوسکو
پتھر پر تیز کر تو مین نے چھری کو تیز کیا اور آپنے چھری کو لیا اور مینڈھے کو پکڑ لٹایا اور اوسکے ذبح کا ارادہ کیا پھر فرمایا بسم اللہ
آخر تک یعنے اللہ کے نام کے ساتھہ ذبح کرتا ہون یا اللہ محمد سے اور آل محمد سے اور امت محمد سے قبول کر پھر قربانی کی ساتھہ اوسکی

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نحر سبع بدنات بيده قياما وضحى بالمدينة بكبشين اقرنين
املحين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹون کو نحر کیا اپنے ہاتھہ سے کھڑا کرکے اور مدینے مین
دو مینڈھے سینگ دار جنکا رنگ سیاہ اور سفید تھا دینے ابلق سفید کھال کے اندر دھاریان سیاہی کی تھین عن

انس ان النبي صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبر ويسمي ويضع رجله على
صفحتهما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبہ ابلق سینگ دار کی یعنی اونکے
سینگ دراز تھے یا ٹوٹے نہ تھے تو ذبح کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے اور بسم اللہ کہتے تھے اور اپنا بایان پیر اون کے گردن پر
رکھتے تھے عن جابر بن عبد الله قال ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين اقرنين املحين

موجئين فلما وجههما قال اني وجهت وجهي للذي فطر السموت والارض على ملة ابراهيم حنيفا
وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت
وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد وامته باسم الله والله اكبر ثم ذبح ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا چاہا قربانی کے دن دو دنبہ سینگ دار ابلق خصی کو پھر جب اونکو
رو بقبلہ کیا تو کہا مقرر مین اپنا مونہہ متوجہ کرتا ہون اوس کے لیے جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور مین ابراہیم کے
دین پر ہون اور توحید کرنیوالا ہون اور مشرکون مین سے نہین ہون تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور
زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور مین اسیکا حکم کیا گیا
ہون اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ یہہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور خاص تیرے ہی ضا کے لیے ہے محمد سے قبول
کر اور اوسکی امت سے اللہ کے نام کے ساتھہ اور اللہ بہت بڑا ہے پھر اوسکو ذبح کیا عن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يضحي بكبش اقرن فحيل ينظر في سواد وياكل في سواد ويمشي في سواد ترجمہ ابی سعید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے سینگ دار فربہ دنبہ کی جو دیکھتا تھا سیاہی مین یعنے اوسکی آنکھہ
کی گرد سیاہی تھی اور کہاتا تھا سیاہی مین یعنے مونہہ بھی سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی مین یعنے پانون بھی سیاہ تھے

باب ما يجوز من السن في الضحايا

قربانی مین کس عمر کا جانور چاہیے عن جابر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو اور جو مسنہ کو نہ پاؤ تو جذعہ دنبہ یا بھیڑی کو ذبح کرو ف مسنہ وہ اونٹ ہے

جو پوری پانچ برس کا ہو کر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بہینس مین وہ ہی جو دو برس کا پورا ہو کر تیسرے مین شروع
ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہو کر دوسرے مین شروع ہوا ہو تو ان اقسام مین مسنہ
ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتے ہین کہ چھہ مہینے سے زیادہ ہو
اور برس بار روز سے کم ظاہر یہہ ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے تو جذعہ درست ہی مگر یہ ضرور ہی کہ بکری کا جذعہ نہ ہو بلکہ مینڈھا ہو یا مینڈھی
واللہ اعلم عن زید بن خالد الجھنی قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ ضحایا فاعطانی
عتودا جذعا قال فرجعت بہ الیہ فقلت انہ جذع قال ضح بہ فضحیت بہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کو قربانی کے جانور تقسیم کیے مجھکو ایک بکری کا بچہ ایکسال کا دیا جو جذع
تہا یعنے دوسری سال مین لگ چکا تہا جذع کے یہہ معنی بھی آ گئے ہین) مین اوس کو لوٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لایا اور کہا یہہ جذع ہی آپنے فرمایا قربانی کر اسکی مین نے اوسی سے قربانی کی عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنا
مع رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ مجاشع من بنی سلیم فعزت الغنم فامر منادیا
فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی ترجمہ عاصم بن
کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھ ہم تھے اور اون کو مجاشع
کہتے تھے اور وہ بنی سلیم سے تھے ایکبار بکریان بہت گران ہو گئین اونہون نے منادی کو حکم دیا پکار ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے مقرر جذعہ یعنے دنبہ یا بھیڑ جو چھہ مہینے سے زیادہ ہو کفایت کرتا ہی اوس چیز سے جو ثنی اوس سے کفایت
کرے ف یعنے جذع کی قربانی کرنا جائز ہی اوس بکری کی قربانی کے مانند جو برس دن سے زیادہ ہو بکریون مین ثنی وہ ہے
جو برس دن پورا کر کے دوسری مین لگے اور بیل گائی مین وہ ہی کہ دو برس پورا کر کر تیسری مین لگے اور اونٹ مین وہ ہی جو پانچ
برس پورے کر کر چھٹے مین لگے ف بعضون کے نزدیک بکری مین ثنی وہ ہی جو دو برس کی ہو کر تیسری مین لگی اس سے پہلے
جذع ہی عن البراء قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ فقال من صلی صلاتنا
ونسک نسکنا فقد اصاب النسک ومن نسک قبل الصلوۃ فتلک شاۃ لحم فقام ابو بردۃ بن نیار
فقال یا رسول اللہ واللہ لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلوۃ وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب
فتعجلت فاکلت واطعمت اہلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال
ان عندی عناقا جذعۃ وھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی قال نعم ولن تجزی عن احد
بعدک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا بقر عید کے روز بعد نماز کے اور
فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑہی اور ہماری سی قربانی کرے تو اوس نے قربانی کی (یعنے اوسکو قربانی کا ثواب ہوا)
اور جو شخص قربانی کرے عید کی نماز سے پہلے تو وہ بکری قربانی کی نہ ہو گی بلکہ گوشت کی ہو گی + یہہ سنکر ابو بردہ بن نیار

کہڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے تو نماز کو جانے سے پہلے قربانی کی اور مین سمجہا یہہ دن کہانے اور پینے کا ہے تو مین نے
جلدی کی مین نے خود بھی کہایا اور اپنے عیال اور ہمسایون کو بھی کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بکری گوشت
کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہین ہوا۔ بلکہ اوس بکری کی مانند ہوئی جو گوشت کے لیے کاٹی جاتی ہے) پہر ابو بردہ
نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جذعہ (یعنی حلوان جو دوسرے برس مین نہین لگی) وہ گوشت کی دو بکریون
سے بہتر ہے کیا وہ کافی ہوگی قربانی کے لیے میری طرف سے آپ نے فرمایا ہان پہر تیرے سوا ہرگز کسی کے لیے کافی نہ ہوگی (
گویا خاص ہے یہ حکم تیرے لیے) عن البراء بن عازب قال ضحی خال لی یقال له ابو بردة قبل الصلاة فقال
له رسول الله صلی الله علیه وسلم شاتك شاة لحم فقال یا رسول الله ان عندی داجنا جذعة من المعز
فقال اذبحها ولا تصلح لغیرك ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میرے ایک ماموں نے نماز سے پہلے قربانی
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا یہ تیری بکری گوشت کی بکری ہوئی وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک
پلی ہوئی جذعہ ہے بکری مین سے آپ نے فرمایا اوسی کو ذبح کر اور سوا تیرے اور کسیکو یہہ درست نہین ہے باب
ما یکره من الضحایا قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے عن عبید بن فیروز قال سالت البراء بن عازب ما لا
یجوز فی الاضاحی فقال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم واصابعی اقصر من اصابعه واناملی
اقصر من انامله فقال اربع لا تجوز فی الاضاحی العوراء بین عورها والمریضة بین مرضها والعرجاء
بین ظلعها والکسیر التی لا تنقی قال قلت فانی اکره ان یکون فی السن نقص قال ما کرهت فدعه ولا
تحرمه علی احد ترجمہ عبید بن فیروز سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے پوچھا کونسا جانور قربانی مین درست
ہے تو براء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مین کہڑے ہوئے میری انگلیان آپ کی انگلیون سے چہوٹی اور
حقیر ہین اور میری پورین آپکے پورون سے چہوٹی اور حقیر ہین آپ نے چار اونگلیون اپنی سے اشارہ کیا اور فرمایا چار طرح کا
جانور قربانی کے لائق نہین ہے ایک تو جسکا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو اور وہ بیمار جسکی بیماری بظاہر معلوم ہوتی ہو اور
وہ لنگڑا جسکا لنگڑا پن بظاہر معلوم ہو اور وہ دبلا جسکی ہڈی مین مغز نہ ہو مین نے کہا مجھے قربانی کے لیے وہ جانور
بھی برا معلوم ہوتا ہے جسکا سن کم ہو آپ نے فرمایا جو تجھے برا لگے اوسکو چھوڑ دے لیکن اور کو منع نہ کر عن یزید ذو مصر
قال اتیت عتبة بن عبد السلمی فقلت یا ابا الولید انی خرجت التمس الضحایا فلم اجد شیئا یعجبنی غیر
ثرماء فکرهتها فما تقول قال افلا جئتنی بها قلت سبحان الله تجوز عنك ولا تجوز عنی قال نعم
انك تشك ولا اشك انما نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المصفرة والمستاصلة والبخقاء والمشیعة
(بتقدیم الباء علی الخاء ۱۲)
والکسراء والمصفرة التی تستاصل اذنها حتی یبدو سماخها والمستاصلة قرنها من اصله والبخقاء
التی تبخق عینها والمشیعة التی لا تتبع الغنم عجفا وضعفا والکسراء الکسیر ترجمہ یزید سے روایت ہے مین عتبہ

بن عبد سلمی پاس آیا اور مین نے کہا ای ابا الولید مین قربانی کے لیے جانور ڈھونڈھنے نکلا تو مجھکو کوئی جانور پسند نہین آیا (جو فربہ اور عمدہ ہو) سوا ایک بکری کے جسکا ایک دانت گر پڑا ہے تو مین نے اوسکو پسند نہین کیا اب تم کیا کہتے ہو انہون نے کہا تم اوسکو میرے لیے کیون نہ لائے مین نے کہا سبحان اللہ تمہارے لیے درست ہے اور میرے لیے درست نہین انہون نے کہا تم کو شک ہے مجھے شک نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع کیا ہے کسی جانور کی قربانی سے مگر مصفرہ اور مستاصلہ اور بخقاء اور مشیعہ اور کسراء سے۔ مصفرہ وہ ہے جسکا کان کٹا ہو اتنا کہ سوراخ کان کا کھل گیا ہو۔ مستاصلہ وہ ہے جسکا سینگ جڑ سے اوکھڑ گیا ہو۔ بخقاء وہ جسکی آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہو اور آنکھ قائم ہو۔ مشیعہ وہ جو لاغری اور ضعف کے وجہ سے بکریون کے ساتھ نہین رہ سکتی بلکہ پیچھے رہ جاتی ہے کسراء وہ جسکا ہاتھ یا پانون ٹوٹ گیا ہو پس ان قسمون کے سوا اور قسمین درست ہین پھر شک کیون کرتا ہے **عن** علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذنین وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلة ولا مدابرة ولا خرقاء ولا شرقاء قال الزهیر فقلت لابی اسحاق اذکر عضباء قال لا قلت فما المقابلة قال یقطع طرف الاذن قلت فما المدابرة قال یقطع من مؤخر الاذن قلت فما الشرقاء قال تشق الاذن قلت فما الخرقاء قال تخرق اذنها للسمة **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کہ قربانی کی آنکھ اور کان کو ہم خوب دیکھین (کہ اوسمین ایسا نقص نہ ہو جسکے سبب سے قربانی درست نہ ہو) اور کانے جانور کی قربانی نہ کرین اور اوسکے قربانی نہ کرین جسکا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچھلی طرف سے یا جسکے کان گول پھٹے ہون یا دراز چیرے ہوئے ہون زہیر نے کہا مین نے ابو اسحاق سے پوچھا عضباء کو بھی ذکر کیا انہون نے کہا نہین **ف** عضباء کہتے ہین اوس بکری کو جسکے کان کٹے ہون اور سینگ ٹوٹے ہون یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ جس قربانی کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہو یا آنکھ مین نقصان ہو یا لنگڑی ہو تو اوسکی قربانی درست نہین اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جس قربانی کا آدھے سے کم کان کٹا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ بھی تو اوس کی قربانی جائز ہے **عن علی** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یضحی بعضباء الاذن والقرن **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عضباء کی قربانی سے یعنے سینگ ٹوٹی یا کان کٹے جانور کی قربانی کرنے سے **عن** قتادة قال قلت لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے مینے سعید بن المسیب سے پوچھا اعضب (یا عضباء) کس جانور کو کہین گے انہون نے کہا جسکا کان آدھے سے زیادہ کٹا ہو

باب فی البقرة والجزور عن کم تجزی اونٹ اور گائے بیل کی قربانی کتنی آدمیون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا نتمتع فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نذبح البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة نشترك فیها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تمتع کرتے تھے تو گائے سات آدمی

حضرت سے ذبح کرتے تھے اور اونٹ بھی سات آدمی کیطرف سے سب اس مین شریک ہو جاتی عن جابر بن عبد الله
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة ترجمہ جابر بن عبد الله سے روایت ہے
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا گائی سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کیطرف سے عن جابر
بن عبد الله انه قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن
سبعة ترجمہ جابر بن عبد الله سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائی
ذبح کی سات آدمیون کیطرف سے ف ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے باب فی الشاة یضحی
عن جماعة ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہونا عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم الاضحى بالمصلى فلما قضى خطبته نزل عن منبره فاتى بكبش فذبحه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله اكبر هذا عني وعمن لم يضح من امتي ترجمہ
جابر بن عبد الله سے روایت ہے مین رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا بقرعید مین عیدگاہ مین جب آپ
خطبہ پڑھ چکے تو منبر سے اترے اور ایک مینڈھا آیا آپ نے اپنی ہاتھ سے اوسے ذبح کیا اور فرمایا بسم الله الله اکبر یہ میری
طرف سے اور میری امت مین اوس شخص کیطرف سے جس نے قربانی نہین کی ف بموجب اس حدیث کے اور حدیث ابو ایوب
کے علمای محققین کا یہ قول ہے کہ ایک بکری ایک گھر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہے باب الامام یذبح بالمصلی
امام کو چاہیے اپنی قربانی عیدگاہ مین ذبح کرے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يذبح اضحيته
بالمصلى وكان ابن عمر يفعله ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم قربانی کو عیدگاہ مین ذبح
کرتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے باب فی حبس لحوم الاضاحی قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنا عن
عائشة تقول دف ناس من اهل البادية حضرة الاضحى في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ادخروا لثلث وتصدقوا بما بقي قالت فلما كان بعد ذلك قيل لرسول
الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله لقد كان الناس ينتفعون من ضحاياهم ويجملون منها الودك
ويتخذون منها الاسقية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك او كما قال قالوا يا رسول
الله نهيت عن امساك لحوم الضحايا بعد ثلث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما نهيتكم من
اجل الدافة التي دفت فكلوا وتصدقوا وادخروا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے
رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپ نے تین روز تک کا گوشت رکھ لو اور باقی صدقہ دیدو بعد اوسکے لوگون نے
آپ سے عرض کیا کہ یا رسول الله قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹھاتی تھے اور چربی اونکی اوٹھا رکھتے تھے اور کھالون
کی مشکین بناتے تھے آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے اونہون نے عرض کیا کہ اب آپ نے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے

گوشت رکھنے کو منع فرمایا مین نے اسواسطے منع کیا تہا کہ کچھ لوگ مسکین مشکل سے آئے تھے اب قربانی سے گوشت کہاؤ اور
صدقہ دو اور رکھ چھوڑو ف علما نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ پیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے
کو منع فرمایا تھا یہہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت کیواسطے تھی کیونکہ اوسوقت مسکین
زیادہ آگئے تھے انکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت کچھ چھوڑتے مسکین
بہوکے رہتے ۔ بخاری اور مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مین اسواسطے منع کیا کہ اوس سال لوگون
کو تکلیف تھی عن نبیشة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا کنا نهیناکم عن لحومها ان تاکلوها
فوق ثلاث لکی تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا وادخروا واتجروا الا وان هذه الایام ایام اکل وشرب
وذکر الله عز وجل ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے مین نے تم کو منع کیا تہا تین دن کے بعد
قربانی کا گوشت کہانے سے اسواسطے کہ وہ گوشت تم سب کو پہونچ جاوے (کیونکہ جب تین دن سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت ہوگی
تو لوگ گوشت تقسیم کردین گے) اب الله تعالی نے گنجائش دی (لوگ غنی ہوگئے) تو کہاؤ اور اوٹہا رکہو اور ثواب کماؤ
الله دیکر آگاہ ہوجاؤ یہ دن کہانے اور پینے اور یاد الہی کے ہین (اسی واسطے ان دنون مین روزہ رکہنا درست نہین) باب
فی المسافر یضحی مسافر قربانی کرے عن ثوبان قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ثوبان اصلح لنا لحم هذه الشاة
قال فما زلت اطعمه منها حتی قدمنا المدینة ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے قربانی
کی (سفر مین) پہر فرمایا اے ثوبان صاف کر اس بکری کا گوشت کو ہمارے لیے ثوبان نے کہا پہر مین ہی گوشت آپ کو کہلاتا
رہا یہانتک کہ ہم مدینہ مین داخل ہوئے (سفر ختم ہوا) باب فی الرفق بالذبیحة قربانی کے جانور پر شفقت کرنا
عن شداد بن اوس قال خصلتان سمعتهما من رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله کتب الاحسان علی
کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا غیر مسلم یقول فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد
احدکم شفرته ولیرح ذبیحته ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے مین نے دو خصلتون کو
سنا ہے اول تو یہہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے ان کو
تو جلدی فراغت کرو تڑسا تڑسا کر مت مارو دوسرے جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چہری
کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا
ہے یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چہری کو پہلے تیز کر لیوے تا زیادہ تکلیف نہو عن
هشام بن زید قال دخلت مع انس علی الحکم بن ایوب فرای فتیانا او غلمانا قد نصبوا دجاجة یرمونها
فقال انس نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تصبر البهائم ترجمہ ہشام بن زید سے روایت ہے مین انس بن
مالک کے ساتھ حکم بن ایوب پاس گیا وہان چند جوانون یا لڑکون کو دیکھا انہون نے ایک مرغی کو نشانہ مقرر کیا ہے تیر مارتے ہین اوسکو

انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس بات سے کہ جانور مارے جاوین اسطرح باندھ کر ف جسکو قتل بالصبر کہتے ہین بعضون نے کہا صبر یہی ہے کہ جانور کو پکڑ رکھے ذبح کیواسطے نہ دانہ اوسکو کہانا دے نہ پانی دے

باب فی ذبائح اهل الکتاب

اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان عن ابن عباس قال فکلوا مما ذکر اسم الله علیه ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه فنسخ واستثنی من ذلک فقال طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لهم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا کہاؤ اون جانورونکو جنپر اللہ کا نام لیا جاوے اور نہ کہاؤ اون جانورونکو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے یہ آیت منسوخ ہو گئی یعنی اسمین سے اہل کتاب کے ذبیحے مستثنی ہو گئے اون کے ذبیحے درست ہین فرمایا اللہ نے کہانا اہل کتاب کا حلال ہے تمہارے لیے اور کہانا تمہارا حلال ہے اونکے لیے ف کہانے سے مراد ذبیحے ہین ابن عباس اور بہت تابعین سے یہی منقول ہے

عن ابن عباس فی قوله ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم یقولون ما ذبح الله فلا تاکلوا وما ذبحتم انتم فکلوا فانزل الله عز وجل ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم شیطان اپنے دوستون کے دلون مین ڈالتے ہین اسکی شان نزول یہ ہے وہ کہتے تھے جو اللہ نے ذبح کیا (یعنی اپنی موت سے مر گیا) اوسکو نہین کہاتے اور جو تم نے ذبح کیا اوسکو کہاتے ہو تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کہاؤ اون جانورون کو جن پر اللہ کا نام نہین لیا گیا اوسکا کہانا برا ہے اخیر آیت تک

عن ابن عباس قال جاءت الیهود الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا ناکل مما قتلنا ولا ناکل مما قتل الله فانزل الله ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه الی آخر الآیة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم کہاوین اوس جانور کو جسکو ہم خود قتل کرین اور نہ کہاوین اوس جانور کو جسکو اللہ قتل کرے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کہاؤ اون جانورونکو جن پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے

باب ما جاء فی اکل معاقرة الاعراب

جن جانورون کو عرب فخر کے کیواسطے کاٹین اون کے کہانے کا بیان عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن معاقرة الاعراب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون جانورون کے کہانے سے جو عرب تفاخر کیواسطے کاٹتے ہین ف عرب مین یہ دستور تھا کہ پہلے ایک آدمی ایک اونٹ کو کاٹتا دوسرا بھی اوسکی دیکہا دیکہی ایک اونٹ کو کاٹتا پھر پہلا ایک اور اونٹ کاٹتا دوسرا بھی ایک اور کاٹتا اسی طرح ضدم ضدا مین کاٹتے چلے جاتے یہانتک کہ ایک عاجز ہو جاتا آپ نے اس فعل سے منع کیا اور اونٹون کے گوشت کہانے سے منع کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطے ذبح نہین ہوئے بلکہ غیر خدا کی تعظیم کیواسطے تو وہ اہل بہ لغیر اللہ ہوئے اگرچہ ذبح کیوقت اونپر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس مسئلے مین بہت اختلاف ہے کہ جو جانور غیر خدا کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جاوے اور ذبح کیوقت اوسپر اللہ کا نام لیا جاوے آیا اوسکا کہانا درست ہے یا نادرست جو لوگ نادرست جانتے ہین اون کی یہ حدیث دلیل ہے

باب فی الذبیحة بالمروة

سفید پتھر سے ذبح کرنیکا بیان عن رافع بن خدیج قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انا نلقی العدو غدا ولیس معنا مدی

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارن او اعجل ما انهر الدم وذکر اسم الله علیه فکلوا ما لم یکن سنا
او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة وتقدم سرعان من الناس فتعجلوا
فاصابوا من الغنائم ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخر الناس فنصبوا قدورا فمر بالقدور فامر بها
صلی الله علیه وسلم بالقدور فامر بها فاکفئت وقسم بینهم فعدل بعیرا بعشر شیاه وند بعیر من
ابل القوم ولم یکن معهم خیل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان لهذه
البهائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به مثل هذا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمنوں سے ملینگے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں
ہیں جن سے جانوروں کو ذبح کریں اور تلواروں سے ذبح کر نہیں سکتی اس ڈر سے کہ کہیں کند نہ ہو جاویں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو یا پھرتی کر یا دیکھتا رہ یا جلدی کر **ف** یعنی ایسا نہ ہو وہ مر جاوے تو حرام ہو جاوے
بخاری مسلم کی روایت میں یا ہے کیا ذبح کروں میں کہتا ہوں ہے **ت** آپ نے فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور اللہ کا نام اس
پر لیا جاوے سو کہا لو اوسکو سوائے دانت اور ناخون کے اور بیان کرتا ہوں میں تجہ سے وجہ اسکی دانت تو ایک ہڈی ہے اور
ناخون چھریاں ہیں حبشیوں کی (یعنے حبش کے لوگ ناخون سے کاٹتے ہیں) کچھ لوگ جلدی میں آگے بڑھ گئے اور غنیمت
کا مال لوٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اخیر میں تھے انہوں نے دیگیں چڑہائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیگوں پر گزرے آپنے حکم کیا اون کے الٹ دینے کا پھر تقسیم کر دیا اون کے درمیان میں مال غنیمت کو اور ایک اونٹ کو دس
بکریوں کے برابر کیا اور ایک اونٹ اونٹوں میں سے بھاگ نکلا اوسوقت لوگوں کے پاس گہوڑے نہ تھے ایک شخص نے اوسکو
تیر مارا تو روک دیا اوسکو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بھاگنے والے جانور ہوتے ہیں
جیسے وحشی جانور ہوتے ہیں پھر جو کوئی ان جانوروں میں سے ایسا کرے (یعنی بھاگ نکلے اور وحشی ہو جاوے) تو اوسکی ساتھ
ایسا ہی کرو (یعنی تیر وغیرہ جس طرح سے ہو سکے اوسکو مار ڈالو وہ حلال ہے) **عن** محمد بن صفوان او صفوان بن محمد قال
اصدت ارنبین فذبحتهما بمروة فسالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنهما فامرنی باکلهما **ترجمہ**
محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے روایت ہے میں نے شکار کیا دو خرگوشوں کا تو ذبح کیا اون کو میں نے ایک سفید
پتھر سے (دہار دار سے) پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے اجازت دی مجھکو اون کے کہانے کی
ف بعضوں نے کہا مروہ ایک سفید پتھر چمکتا ہوا ہوتا ہے یا چقماق کا پتھر **عن** رجل من بنی حارثة انه
کان یرعی لقحة بشعب من شعاب احد فاخذها الموت فلم یجد شیئا ینحرها به فاخذ وتدا فوجا به
فی لبتها حتی اهریق دمها ثم جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بذلک فامره باکلها **ترجمہ** بنی حارثہ
کے ایک شخص سے روایت ہے کہ وہ اونٹنی کو چراتا تہا احد کے پہاڑوں کے دروں میں اور وہ مرنے لگی یعنی اونٹنی تو اوس نے کوئی

چیز ایسی نہ پائی کہ جس سے اونٹنی کو نحر کرے تو ایک میخ لیکر اونٹنی کے سینہ میں چبھو دی یعنی تیز طرف سے یہانتک کہ اوسکی سینے سے
خون بہا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس حال کی خبر کی تو آپ نے اوسکو اوس اونٹنی کے کہانیکا حکم دیا

عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارایت ان احدنا اصاب صیدا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ
وشقۃ العصا فقال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے
پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم میں سے کسیکو کوئی شکار ملجاوے اور اوسکی پاس چھری موجود نہ ہو تو کیا تیز پتھر
یا لکڑی کے ٹکڑے سے اوس شکار کو ذبح کرلے آپ نے فرمایا تو اللہ جل جلالہ کا نام لیکر جس چیز سے چاہے اوس سے اوسکی خون
کو بہا دے **ف** لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی بشرطیکہ دھاردار اور تیز ہو جو رگونکو کاٹ دیوے اور خون بہا دیوے اسی طرح
جو جانور گولی یا چھری سے شکار کیا جاوے اور قبل ذبح کرنے کے وہ مرجاوے تو اوسکا کھانا درست ہے بشرطیکہ گولی یا چھری
مارتے وقت اللہ کا نام لیا ہو **باب** ما جاء فی ذبیحۃ المتردیۃ جو جانور اوپر سے گر پڑے اوسکی ذبح کرنے کا طریقہ

عن ابی العشراء عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی اللبۃ او الحلق قال فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک **ترجمہ** ابو العشراء سے روایت ہے ابو العشراء کا نام
اسامہ بن مالک بن قہطم ہے یا عطارد یا یسار یا سنان بن برز یا بلال بن یسار اون کے باپ نے کہا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ سینے
اور حلق کے بیچ میں ہوتے ہے اور کہیں نہیں ہوتی آپ نے فرمایا اگر تو اوسکی ران میں کونچا مار دے تو بھی کافی ہے۔ ابو داؤد نے
کہا یہ متردیہ اور متوحش کی ذکوۃ ہے۔ یعنی جو جانور گر پڑے اور ذبح کی مہلت نہ ملے یا بہاگ نکلے **باب** المبالغۃ
فی الذبح ذبح خوب اچھی طرح سے کرنا چاہیے **عن** ابن عباس وابی ھریرۃ قالا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن شریطۃ الشیطان زاد ابن عیسی فی حدیثہ وھی التی تذبح فیقطع الجلد ولا تفری
الاوداج ثم تترک حتی تموت **ترجمہ** ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطہ
شیطان سے منع فرمایا **ف** زمانہ جاہلیت میں لوگ جانور کے حلق کا تھوڑا سا پوست کاٹ کے چھوڑ دیتے تھے یہانتک
کہ وہ جانور مرجاتا اور اوسکو شریطہ اسلئے کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہے شرط حجام سے ماخوذ ہے اور اوسکو شیطان کی
طرف اسلئے نسبت کیا کہ اس عمل کا باعث وہی ہوتا ہے یا اسمیں جانور کو تکلیف بہت ہوتی ہے اور خون نہیں نکلتا یہ
شیطان کا فعل ہے **باب** ما جاء فی ذکاۃ الجنین پیٹ کی بچہ کی ذکوۃ کا بیان **عن** ابی سعید قال
سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم وقال مسدد قلنا یا رسول اللہ
ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ فنجد فی بطنھا الجنین انلقیہ ام ناکلہ فقال کلوہ ان شئتم فان
ذکاتہ ذکاۃ امہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے بچہ جو ان کے پیٹ سے ذبح
کرنیکے بعد نکلتا ہے اوس کا پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کھا لو اور مسدد نے کہا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر

کرتے ہین اور گائی کو ذبح کرتے ہین اور بکری کو بھی اور ہم اوسکی پیٹ مین مردہ بچہ پاتے ہین تو کیا ہم اوسکو پھینک
دیوین یا اوسکو بھی کہا لیوین تو آپ نے فرمایا جو تم چاہو تو کہا لو اوسکو مقرر اوسکی مان کا ذبح کرنا گویا اوسکا بھی ذبح
کرنا ہے (یعنے مان کا ذبح ہونا کافی ہے پیٹ کے بچے کے حلال ہونیکے لیے اگرچہ مان کے پیٹ سے بچہ مردہ نکلے) ف
اکثر علما کا بھی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ سے اسکے خلاف مروی ہے وہ کہتے ہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کرکے کہا دے اگر مردہ ہو تو نہ
کہا دے **عن** جابر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذکاة الجنين ذکاة امه **ترجمہ**
جابر بن عبد الله سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ذبح کرنا ہے (یعنی
مان کا ذبح کرنا کفایت ہے اب پیٹ کے بچہ کے ذبح کرنے کی حاجت نہین **باب** ما جاء فی اکل اللحم لا یدری اذکر
اسم الله علیه (جس گوشت کا حال معلوم نہو کہ اوسکے ذبح کرنیوالے نے بسم الله کہی یا نہ کہی) **عن** عائشة انهم قالوا یا رسول
الله ان قوما حدیث عهد بالجاهلية یاتون بلحمان لا ندری اذکروا اسم الله علیها ام لم یذکروا افنأکل
منها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سموا وکلوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اونہون نے رسول
الله صلی الله علیہ وسلم سے کہا یا رسول الله چند قوم مین جو تازہ ایمان لائی ہین اور وہ ہمارے پاس گوشت لایا کرتے ہین ہم
نہین جانتے کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تو آپ نے فرمایا کہ تم خدا کے نام کو لیا کرو اور کہا یا کرو **ف** یعنے اہل اسلام
پر گمان نیک کیا چاہیے یہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کیواسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ
مطلب نہین کہ اگرچہ انہون نے ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم الله کہنے سے پاک ہو جاویگا اسلیے کہ بسم الله
کہنا ذبح کیوقت شرط ہے مگر وہم کا اعتبار نہین ہے حلت اور حرمت مین جب مسلمان نے کسی جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی
سمجھا جاویگا **باب** فی العتيرة (عتیرہ کا بیان یعنے رجب کی قربانی کا) **عن** نبيشة نادی رجل رسول الله
صلی الله علیه وسلم انا کنا نعتر عتيرة فی الجاهلية فی رجب فما تأمرنا قال اذبحوا لله فی ای شهر کان
وبروا الله عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاهلية فما تأمرنا قال فی کل سائمة فرع تغذوه
ماشيتك حتی اذا استحمل قال نصر استحمل للحجيج ذبحته فتصدقت بلحمه قال خالد احسبه قال
علی ابن السبيل قال ذلك خير قال خالد قلت لابی قلابة کم السائمة قال مائة **ترجمہ** نبیشہ سے روایت
ہے ایک شخص نے آواز دی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو کہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے رجب مین جاہلیت کے زمانے مین اب آپ ہمکو
کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ذبح کرو الله کیواسطے جس مہینے مین ہو سکے اور طاعت کرو الله کی اور کہانا کہلاؤ پہر وہ شخص بولا
ہم فرع کیا کرتے تھے (یعنے پہلا بچہ جو پیدا ہوتا تہا کسی جانور کے اوسکو کاٹتے تھے بتون کیواسطے) جاہلیت کے زمانے مین اب آپ کیا
حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ہر جانور مین جو چرنے والے ہون ایک فرع ہے جسکو کہلاتے ہین جانور تیرے (یعنے چارہ لا کر
لاتے ہین اوسکے لیے) جب بوجہ لادنے کے لائق ہو جاوے یا اونٹ ہو جاوے تو اوسکو ذبح کر پہر اوسکا گوشت صدقہ کر (خالد نے کہا)

مسافروں پر یہ بہتر ہے خالد نے کہا میں نے ابو قلابہ سے پوچھا کتنے جانوروں میں ایسا کرے انہوں نے کہا سو جانوروں میں عن
ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے ف فرع اوسکو کہا کہ زمانہ جاہلیت میں جس جانور کا اول بچہ پیدا ہوتا
تو اوسکو بتوں کیواسطے ذبح کرتے تھے اور ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی اللہ کیواسطے کرتے تھے پھر وہ منسوخ اور منع کیا گیا
اسلیے کہ مشابہت کفار کی تھی اور عتیرہ اوسکو کہتے ہیں کہ رجب کے اول دہے میں تقرب حاصل کرنے کے لیے زمانہ جاہلیت میں ذبح کرتے
تھے کافر اپنے بتوں کیواسطے تقرب کے لیے اور مسلمان اللہ تعالے کے لیے کرتے تھے پھر یہ دونوں منسوخ ہو گئے۔ اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ بلکہ
مسلمانوں کے لیے قربانی ہے عید اضحی کے روز عن سعيد قال الفرع اول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه ترجمہ
سعید بن المسیب نے کہا کہ فرع پہلے بچے کو کہتے ہیں جو پیدا ہوتا تھا وہ اوسکو ذبح کیا کرتے تھے عن عائشة قالت امرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم من كل خمسين شاة شاة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پچاس بکری میں سے ایک بکری کا اونکا مسافروں اور غریبوں کیواسطے شاید یہ حکم استحبابا
ہے سوا زکوۃ کے کہ وہ فرض ہے

باب فی العقیقة عقیقے کا بیان

عن ام كرز الكعبية قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة ترجمہ ام کرز کعبیہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے جو آپ فرماتی تھے لڑکے کیطرف سے دو بکریاں برابر کی۔ یعنی عقیقے میں
بیچ لڑکے کیطرف سے دو بکریاں برابر کی ہیں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری (برابر کی) یعنی ہمسن ہوں چھوٹی بڑی نہ ہوں) عن ام
كرز قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اقروا الطير على مكناتها قالت وسمعته يقول عن الغلام
شاتان وعن الجارية شاة لا يضركم اذكرانا كن ام اناثا ترجمہ ام کرز سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
میں نے سنا ہے آپ فرماتی تھے پرندوں کو اونکے گھونسلوں میں بیٹھا رہنے دو۔ یعنی اونکو گھونسلوں سے اوڑا کر تکلیف نہ دو اور آپ فرماتے
تھے لڑکے کیطرف سے دو بکریاں ہیں یعنی عقیقہ میں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور تم کو اسمیں ضرر نہیں کہ وہ نر ہوں یا مادہ یعنی
یہ خیال نکرو کہ لڑکا ہو تو اوسکی طرف سے نر چاہیے اور لڑکی کیطرف سے مادہ عن ام كرز قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن الغلام شاتان مثلان وعن الجارية شاة ترجمہ ام کرز سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لڑکے کیطرف سے دو بکریاں برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری چاہیے عقیقے میں عن سمرة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقة تذبح عنه يوم السابع ويحلق راسه ويدمى فكان قتادة
اذا سئل عن الدم كيف يصنع به قال اذا ذبحت العقيقة اخذت منها صوفة واستقبلت به
اوداجها ثم توضع على يافوخ الصبي حتى يسيل على راسه مثل الخيط ثم يغسل راسه بعد ويحلق ترجمہ
سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گرو ہے اپنے عقیقے کے بدلے میں ساتویں دن اوسکیطرف سے

ذبح کیا جاوے اور اوسکا سر مونڈا جاوے اور قربانی کا خون اوسکے سر پر لگایا جاوے قتادہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) اُن
سے جب کوئی پوچھتا کسطرح خون لگایا جاوے تو وہ کہتے جب عقیقے کا جانور ذبح ہونے لگے تو اوسکے بالون مین سے ایک ٹکڑا
لیکر رگون پر رکھ دیا جاوے اور وہ ٹکڑا خون مین تر ہو جاویگا پھر وہ ٹکڑا لڑکے کی چندیا پر رکھا جاوے یہانتک کہ خون
اوسکے سر پہ بہنے لگے پھر اوسکا سر دہویا جاوے اور سر مونڈا جاوے اور بعضون کے نزدیک خون لگانا منسوخ ہے

عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح
عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے مین گرو ہے ساتوین دن کے اوسکی طرف سے ذبح کیا جاوے اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا
جاوے اوسکا (بہتر نام جیسے عبداللہ یا عبدالرحمن یا انبیا کے نام پر) عن سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى ترجمہ سلمان بن
عامر ضبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ
اوسکی عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا
پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے عن الحسن انه كان
يقول اماطة الاذى حلق الرأس ترجمہ حسن سے روایت ہے تکلیف اور نجاست دور کرنے سے مراد سر مونڈنا ہے اور
اُول کا نہانا غسل دینا وغیرہ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين
كبشا كبشا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف سے
ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا عن عمرو بن شعيب عن ابيه اراه عن جده قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كانه كره الاسم ومن ولد له فاحب ان ينسك عنه
فلينسك عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة وسئل عن الفرع قال والفرع حق وان
تتركوه حتى يكون بكرا شغزبا ابن مخاض او ابن لبون فتعطيه ارملة او تحمل عليه في سبيل الله
خير من ان تذبحه فيلزق لحمه بوبره وتكفئ اناءك وتوله ناقتك ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقہ سے آپنے فرمایا اللہ تعالے عقوق کو دوست
نہین رکھتا ف عقوق کہتے ہین والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اسواسطے آپنے
اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جسکا بچہ پیدا ہوا اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کیطرف سے چاہیے
کہ دو بکریان کرے برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری پھر پوچھے گئے آپ فرع سے آپنے فرمایا فرع حق ہے (یعنی خدا کیواسطے
فرع کرنا بیکار اور لغو نہین مگر واجب بھی نہین ہے) اگر تم اوسکو چھوڑ دو یہانتک کہ جوان اونٹ ہو جاوے ایک برس کا یا دو

کا پہر دیدو اوسکو ہیودن یا محتاجون کو یا جب اوسکیواسطی خدا کی راہ مین دیدو تو وہ بہتر ہے اس سے کہ کاٹ ڈالو اوسکو
(پیدا ہوتی ہی) اور گوشت اوسکا اوسکے بالون سے لگا ہو (یعنی کم ہو) اور اپنا برتن اوندہا دو (یعنی تہن اوسکی ناز کا کیونکہ
بچہ نے کاٹ ڈالنی سی دودہ کم ہو جاویگا) اور اوسکی ماں کو دیوانہ کرو **عن** عبد الله بن بريدة يقول كنا في الجاهلية
اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاة ولطخ راسه بدمها فلما جاء الله بالاسلام كنا نذبح شاة ونحلق
راسه ونلطخه بزعفران **ترجمہ** عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی زمانہ جاہلیت مین جب کسیکے ہان ہم مین سی لڑکا پیدا
ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اوسکا خون بچہ کے سر مین لگاتا پہر جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کرتے تہے اور بچہ کا سر
مونڈکر زعفران لگاتے تہے (خون لگانا موقوف ہوگیا یہ حدیث ناسخ ہی اوس حدیث کی جو اوپر گزری **باب**
فی اتخاذ الکلب للصید وغیرہ کتا شکار یا اور کسی ضرورت کیواسطے رکہنا **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من اتخذ كلبا الا كلب ماشية او صيد او زرع انتقص من اجره كل يوم قيراط **ترجمہ** ابی
ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کتا پالے اوس کتے کے سوا جو مویشی ۔ یعنی بکریون وغیرہ
جانورون کی نگہبانی کو پالتے ہین یا شکار کو یا کہیتی کے رکہوالی کو تو ہر روز اوسکی ثواب مین سی ایک قیراط برابر کم ہوگا
ف قیراط کا اندازہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک کچہ مقرر ہوگا ثواب کم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کتا نجس ہی اوسکی گہر مین ہنی
سی رحمت کے فرشتے نہین آتے یا آنے جانیوالون کو تکلیف ہوتی ہی لوگون کو ستاتا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ دو قیراط
ہر ثواب اوسکا کم ہوتا ہے **عن** عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان الكلاب
امة من الامم لامرت بقتلها فاقتلوا منها الاسود البهيم **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہوتی کہ کتے بھی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی یعنی ایک عالم ہین اللہ کے عالمون
مین سے تو مین اون کے قتل کرنیکا ضرور حکم کرتا اب تم اون مین سی خالص سیاہ کتون کو قتل کرو (جنمین بالکل سفیدی نہو
کیونکہ وہ شریر ہوتا ہی لوگون کو ایذا دیتا ہے) **عن** جابر قال امر نبي الله صلى الله عليه وسلم بقتل الكلاب حتى
ان كانت المراة تقدم من البادية يعني بالكلب فنقتله ثم نهانا عن قتلها وقال عليكم بالاسود
ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتونکے مارنے کا حکم کیا یہانتک کہ کوئی عورت جنگل سی اپنے
ساتہ کتا لیکر آتی ہم اوسکو مار ڈالتے پہر آپنے منع کیا اون کے مارنے سے اور فرمایا کالے کتے کو مارا کرو **ف** یہ حدیث نسخہ
مطبوعہ مصر یہ مین نہین ہی اور اوس کے بجا ہی ابو ثعلبہ کی حدیث ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہ حدیث ہی لیکن
ابو ثعلبہ کی حدیث نہین ہی اور نسخہ قلمی مطابق نسخہ مصر کے ہی **عن** ابي ثعلبة الخشني عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اذا رميت الصيد فادركته بعد ثلاث ليال وسهمك فيه فكله ما لم ينتن **ترجمہ** ابی ثعلبہ خشنی سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو شکار پر تیر چلاوے اور پہر تو اوسی شکار کو اپنے تین رات کے بعد پاوے اور تیرا

تیر اوسمین موجود ہو تو جبتک اوسمین بو نہ ہو تو اوسکو کہا لے (یعنی جبتک وہ سڑا نہ ہوا ہو اور متعفن نہ ہوا ہوا ور تیر موجود ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ اوسکے مرنے کا یقین تیر کے صدمہ سے ہوجاوے

باب فی الصید شکار کرنے کا بیان

عن عدی بن حاتم قال سئلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انی ارسل الکلاب المعلمة فتمسک علی افاکل قال اذا ارسلت الکلاب المعلمة وذکرت اسم اللہ فکل مما امسکن علیک قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب لیس منہا قلت ارمی بالمعراض فاصیب افاکل قال اذا رمیت بالمعراض وذکرت اسم اللہ فاصاب فخزق فکل وان اصاب بعرضہ فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا تو مینے کہا کہ مین سدہے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہون یعنی شکار پر وہ جاکر شکار کے جانور کو پکڑ لیتا ہے کیا مین اوسکو کہاؤن آپنے فرمایا جب تو اپنے سکہائے ہوئے شکاری کتو نکو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو اس شکار کو کہالے جسکو تیرے لیے پکڑ رکہین عدی بن حاتم نے حضرتؐ سے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بہی کیا وہ شکار حلال ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مار بہی ڈالین تو بہی حلال ہے جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوس شکار مارنے مین شریک نہو عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے پہر حضرتؐ سے کہا کہ بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار حاصل کرتا ہون (جو بوجہہ درون کی وجہہ سے جانور کو مارتا ہے) پہر اوسکو کہاؤن حضرتؐ نے فرمایا جب کہ تو نے تیر اور بے گانسی کے تیر کو مارے اللہ کا نام لیکر پہر وہ تیر شکار کے جسم مین گہسکر چیر پہاڑ دیوے تو کہالے اور اگر تیر شکار کو بینڈا ہو کر لگے تو مت کہا **ف** اس حدیث سے چند مسئلے شکار کے معلوم ہوئے ۔ اول یہ کہ کتے کا شکار کہینا درست ہے دوسری یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چہوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین ۔ تیسری یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی علامت یہ ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چہوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لاوے خود نہ کہاوے چوتھی یہ کہ کتے کے چہوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصدًا بسم اللہ نہ بولا تو شکار مردار ہوا اور جو بہولے سے نکہا تو حلال ہے یہ امام اعظمؒ کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے بسم اللہ کہنا واجب نہین ہر مسلمان کے دل مین خدا کا نام ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بہی جاوے تو حلال ہے چہٹی یہ ۔ کہ اگر شکاری کتے کے ساتہہ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہو وے تو شکار مردار ہے اسواسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہو لے تو احتیاط کی سبب سے حرام ہی غالب ہو جاتا ہے ۔ ساتوین یہ ۔ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکلجاوے اور اگر بے زخم کے صدمے کی وجہہ سے مر جاوے تو وہ شکار حلال نہین جیسے غلیل کے غلہ سے یا اینٹ پتہر سے جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار اوس چیز سے حلال ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پہاڑ ڈالے جیسے چہری تلوار گانسی دار تیر وغیرہ اسی طرح بندوق کی گولی یا چہری جس سے جسم پہٹ جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے **عن** عدی بن حاتم قال سئلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا نصید بہذہ الکلاب فقال لی اذا ارسلت کلابک المعلمة وذکرت

اسم الله عليها فكل مما امسكن عليك وان قتل الا ان ياكل الكلب فان اكل فلا تاكل فاني اخاف ان يكون

انما امسكه على نفسه ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا تو میں نے کہا کہ ہم

ان کتوں سے شکار کرتے ہیں (آپ کیا فرماتے ہیں) تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑے یعنی شکار

پر اور اوسپر خدا کا نام لیا ہو تو اوسکو کھا لے جو تیرے لیے کتے نے شکار پکڑ رکھا ہو اگرچہ کتا اوس جانور کو مار ڈالے مگر یہ ضرور ہے

کہ کھایا نہیں اگر اوسمیں سے کھا لیوے تو پھر اوسکو نہ کھا کیونکہ احتمال ہے اوس نے اپنے واسطے اوس جانور کو پکڑا ہو (دوسری حدیث

کہ جب اوس نے شکار کے جانور میں سے کھا لیا تو وہ معلم نہ ہوا غیر معلم ہوا اوسکا شکار درست نہیں) عن عدی بن حاتم ان النبی

صلى الله عليه وسلم قال اذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله وجدته من الغد ولم تجده في ماء ولا فيه اثر غير

سهمك فكل واذا اختلط بكلابك كلب من غيرها فلا تاكل لا تدري لعله قتله الذي ليس منها ترجمہ

عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو نے اپنے تیر سے شکار کیا اللہ کا نام لیکر اور اوس شکار کو دوسرے

روز پایا یعنی شکار تیر کی چوٹ کھا کر نکل گیا اور پھر دوسرے روز ملا مگر پانی میں نہ گرا نہ تو نے اوسمیں سوا اپنے تیر کے زخم کے کچھ نشان

نہ پایا تو کھا لے اور جب تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی ملگیا یعنی دونوں نے ملکر شکار مارا تو اوسکو مت کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کس نے

اوس جانور کو مارا شاید دوسرے کتے نے مارا ہو عن عدی بن حاتم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقعت رميتك

في ماء فغرق فمات فلا تاكل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو ایک جانور کو

تیر مارے اور وہ پانی میں گر کر ڈوب جاوے اور مر جاوے تو اوسکو نہ کھا عن عدی بن حاتم ان النبی صلی اللہ علیہ و

سلم قال ما علمت من كلب او باز ثم ارسلته وذكرت اسم الله فكل مما امسك عليك قلت وان قتل قال اذا قتله

ومنه شيئا فانما امسكه عليك ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کتے یا باز

کو کہ تو نے اوسکو سکھایا ہو اور پھر تو نے اوسکو شکار پر چھوڑا بسم اللہ کہہ کر تو اوس جانور کو کھا لے جو تیرے لیے اوس نے پکڑ رکھا ہو

یعنی خواہ کتا ہو یا باز جو سدھایا ہوا ہو اور وہ پکڑ رکھے عدی نے حضرت سے کہا کہ اگرچہ اوس شکار کو مار ڈالا تو آپ نے فرمایا جس وقت

کہ کتے یا باز نے مار ڈالا شکار کو اور اوس میں سے کچھ کھایا نہیں تو گویا کہ اوس نے تیرے لیے شکار کو پکڑ رکھا ہے (تو وہ درست ہے اور

جب کھا لیا تو اوس نے اپنے لیے پکڑا اوسکا کھانا درست نہیں) عن ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم في صيد الكلب اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله فكل وان اكل منه وكل ما ردت عليك يدك

ترجمہ ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے باب میں فرمایا جس وقت تو نے

اپنے کتے کو چھوڑا یعنی شکار پر اور اللہ کا نام یاد کیا یعنی بسم اللہ کہہ کر چھوڑا تو اوس شکار کو کھا۔ اگرچہ وہ اوس میں سے کھا لیوے

اسیطرح کھا اوس جانور کو جو تیرے ہاتھ سے مارا ہو عن عدی بن حاتم انه قال یا رسول الله احدنا يرمي الصيد فيقتفي

اثره اليومين والثلاث ثم يجده ميتا وفيه سهمه اياكل قال نعم ان شاء او قال ياكل ان شاء ترجمہ عدی بن

بن حاتم سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سے تیر مارتا ہی شکار کے جانور کو پھر اوسکا نشان ڈھونڈہا کرتا ہی دو دو تین تین دن تک بعد اوسکے اوسکو مرا ہوا پاتا ہی اور تیر اوس مین لگا ہوا ہوتا ہی کیا اوسکو کہا وے آپ نے فرمایا ہان اگر چاہے تو کہا لیوے اور جو احتیاطاً نہ کہاوے تو بہتر ہی شاید اور کسی سبب سے مرا ہو

عن عدی بن حاتم سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل فانہ وقیذ قلت ارسل کلبی فاجد علیہ کلبا اخر فقال لا تاکل لانک انما سمیت علی کلبک

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے بے پر کے تیر کے باب مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب اپنی تیزی سے پہونچے تو کہا یعنی جب وہ تیر اپنی تیزی سے گہس گیا ہو اور جو تیر مینڈا ہوکر لگا تو مت کہا کیونکہ وہ تو موقوذہ ہی جو کلام اللہ مین حرام ہی یعنے اوس نے چوٹ کہائی ہی یعنے شکار نے راوی کہتا ہی کہ پھر مین نے حضرت سے پوچہا جو مین نے اپنے کتے کو شکار پر چہوڑا اور اوسکے ساتھ دوسرے کتے کو بھی پایا یعنے شکار کرتے ہین تو آپ نے فرمایا مت کہا اسلیے کہ بسم اللہ تو نے اپنے ہی کتے پر کہا ہے (نہ دوسرے کتے پر وہ تو بغیر بسم اللہ کے شریک ہو گیا)

عن ابی ثعلبۃ الخشنی یقول قلت یا رسول اللہ انی اصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم قال ما صدت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ وکل وما اصدت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاتہ فکل

ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ مین شکار کرتا ہون شکاری سدہے ہوئے کتے سے اور بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کرے تو یاد کر نام اللہ کا یعنے بسم اللہ اور کہا جو تو نے بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کیا اور تو نے اوسکے ذبح کو پایا یعنے زندہ پایا اور ذبح کیا لیں کہا اور نہ نہ کہا کیونکہ وہ کتا جب تعلیم یافتہ نہین ہی تو اوسکا مار ڈالنا قائم مقام ذبح کے نہین ہو سکتا

عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ثعلبۃ کل ما ردت علیک قوسک وکلبک زاد عن ابن حرب المعلم ویدک فکل ذکیا وغیر ذکی

ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا ای ابا ثعلبہ کہا لے اوس جانور کو جو اپنے تیر کمان سے مارے یا کتے سے مارے ابن حرب کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ وہ کتا شکاری ہو اور کہا اوس جانور کو جسکو تیرا ہاتھ مارے (یعنے تیر سے) خواہ اوسکو ذبح کر سکے یا نہ کر سکے قبل ذبح کے وہ مر جاوے

عن ابی ثعلبۃ قال یا رسول اللہ ان لی کلابا مکلبۃ فافتنی فی صیدہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان لک کلاب مکلبۃ فکل مما امسکن علیک قال وان اکل منہ فقال یا رسول اللہ افتنی فی قوسی قال کل ما ردت علیک قوسک قال ذکیا وغیر ذکی قال وان تغیب عنک مالم یصل او تجد فیہ اثر غیر سہمک قال افتنی فی انیۃ المجوس اذا اضطررنا الیہا قال اغسلہا وکل فیہا

ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کتے تیار ہین شکار کیواسطے (یعنے تعلیم یافتہ سدہے ہوئے) تو آپ حکم فرمائیے اون کے شکار کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اون کے سبب سے مسلمانونکو نفع ہوا۔ اور کفار کو اونکے سبب سے ضرر ہوا اور سنہ ہجری مین یا سنہ ہجری مین سعد کا
انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد ۵۰ برس تک زندہ رہے ف پہر آپنے یہ دعا فرمائی اے پروردگار میرے اصحاب کی
ہجرت پوری کردے اور مت پہیر اونکو اس ہجرت سے اون کی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکو واسطے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تہے اسوجہ سے کہ وہ مکہ مین گئے ف حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کرکے
پہر وہان مرنا مکروہ ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہے فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست
نہین اور جورو لڑکون کو کہانے کپڑے دینے مین بہی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جانکر دیوے **باب فی کراهية الاضرار فی
الوصية** وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے عن ابی هريرة قال قال رجل للنبی صلی الله عليه وسلم يا
رسول الله ای الصدقة افضل قال ان تصدق وانت صحيح حريص تامل البقاء وتخشى الفقر ولا
تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا جو صحت کی حالت مین
ہو اوس وقت تجہے زندگی کی امید ہو اور محتاجی کا خوف ہو یہ نہین کہ تو ٹہرا رہے جب جان تیری حلق مین آ رہے تو کہنے لگے فلان کو اتنا
دینا اور فلان کو اتنا دینا حالانکہ وہ مال فلان کا حق ہو چکا ف یعنے مرتے وقت جب اوس مال کے وارث حقدار ہو گئے تو اوس وقت تک
حق مین خلل ڈالکر صدقہ دینا کچہہ بہتر نہین ہے چاہیے کہ زندگی مین صحت مین خیرات کرے تو ثواب زیادہ ہوگا عن ابی
سعيد الخدری ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لان يتصدق المرء فی حيوته بدرهم خير له من ان
يتصدق بمائة عند موته ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اپنی
زندگی مین (جب تندرست ہو) ایک درہم خیرات کرے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے (کیونکہ مرتے وقت
تو دنیا سے نفرت ہو ہی جاتی ہے) عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان الرجل ليعمل والمرأة
بطاعة الله ستين سنة ثم يحضرهما الموت فيضاران فی الوصية فتجب لهما النار قال وقرأ علی ابو
هريرة من بعد وصية يوصی بها او دين غير مضار حتى بلغ ذلك الفوز العظيم ترجمہ ابی ہریرہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مرد یا عورت اللہ کی عبادت کرتے ہین ساٹہہ برس تک پہر اون کو
موت آنے لگتی ہے تو نقصان پہونچاتے ہین وصیت کرکے (وارثون کو کسی کو محروم کر دیتے ہین کسی کا حق کم کر دیتے ہین) اسوجہ سے
اونکے لیے جہنم واجب ہو جاتا ہے شہر بن حوشب نے کہا ابو ہریرہ نے مجہہ پر یہ آیت پڑہی یہان سے وصیت یوصی بہا او دین غیر مضار
ذلک الفوز العظیم تک ـ ترجمہ بعد وصیت کے ادا کرنیکے یا قرض کے سبب وصیت کرنیوالا نقصان پہونچانیوالا نہو یہ حکم ہے اللہ کا
اور اللہ خوب جانتا ہے حکمت والا یہ حدین ہین اللہ کے تو مت بڑہو اون سے آخیر تک **باب ما جاء فی الدخول فی الوصايا**
وصی بننا کیسا ہے بہت خوف کا باعث ہے عن ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله عليه وسلم يا ابا ذر انی اراک

ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی فلا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم ترجمہ ابی ذر سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون جو مین اپنے واسطے چاہتا
ہون وہی تیرے لیے چاہتا ہون تو لوست حاکم بن دو آدمیونکا بھی اور ستولی بن یتیم کے مال کا ایسا نہو اوسمین احتیاط
نہو سکے اور یتیم کا مال کہا جاوے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو باب ماجاء فی نسخ الوصیۃ للوالدین والاقربین
والدین اور دوسرے عزیزون کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا عن ابن عباس ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین
والاقربین فکانت الوصیۃ کذلک حتی نسختہا آیۃ المیراث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت
ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین۔ پہلے ابتدای اسلام مین وصیت ہوا کرتی مان اور باپ اور دوسرے وارثون
کے لیے (جسقدر موصی وصیت کرتا اوتنا مال ہر ایک کو ملتا) بعد اوسکے یہ آیت منسوخ ہو گئی میراث کی آیت سے باب
فی الوصیۃ للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہین عن ابی امامۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث ترجمہ ابی امامہ سے روایت
ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ نے ہر مستحق کو اوسکا حق دلوا دیا (حصہ مقرر کر دیا آیت
میراث مین) تو وصیت نہین ہی وارث کیواسطے باب مخالطۃ الیتیم فی الطعام یتیم کا کہانا اپنے کہانے کے ساتھ
شریک کرنا کیسا ہی عن ابن عباس قال لما انزل اللہ عز وجل ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن وان
الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الآیۃ انطلق من کان عندہ یتیم فعزل طعامہ من طعامہ وشرابہ
من شرابہ فجعل یفضل من طعامہ فیحبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیہم فذکروا
ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل یسئلونک عن الیتامی قل اصلاح لہم
خیر وان تخالطوہم فاخوانکم فخلطوا طعامہم بطعامہم وشرابہم بشرابہم ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن۔ یعنی مت نزدیک جاؤ
یتیم کے مال کے مگر اچھے طور سے اور یہ آیت ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما۔ یعنی جو لوگ کہا جاتے ہین یتیمونکے
مالونکو ظلم سے وہ اپنے پیٹ مین انگار کہاتے ہین اور قریب ہی کہ جہنم مین جاوین تو جن جن لوگون کے پاس یتیم تھے انہون
نے اونکا کہانا اپنے کہانے سے جدا کر دیا اور اونکا پینا اپنے پینے سے جدا کر دیا (ایسا نہو کہ ایسا نہو تو اونکا کہانا پینا او
رک کہا لین) تو یتیم کا کہانا جو بچ رہتا وہ رہتا رہتا یہانتک کہ وہ خود ہی کہاتا یا کہانا سڑ جاتا یہ امر لوگون پر شاق گذرا
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اوسوقت اللہ نے یہ اوتارا ویسئلونک عن الیتامی۔ یعنی پوچھتے ہین تجھ
سے یتیمونکا حال کہدے تو اون کی بہتری کرنا اچھا ہی اگر ملکر اونکے ساتھ رہو تو وہ تمہارے بہائی ہین پہر لوگون نے
اپنا کہانا پینا اونکے کہانے پینے کے ساتھ شریک کر لیا (جب نیت نیک ہو تو یتیم کا مال اگر کہا نے کے سبب سے متولی پر واجب ہی

اور متولی کو یتیم پر کچھہ قباحت نہین مگر یہ ضرور ہے کہ وہ مال ایسا ہی حقیر کم قیمت ہو جیسے کہانا پانی وغیرہ جسکی قیمت اموال اور
روپیون سے بہت کم نہین ہے **باب ماجاء فیما للولی الیتیم ان ینال من مال الیتیم** یتیم کی متولی پرورش کرنیوالا
کو بقدر یتیم کے مال مین سے کہانا درست ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا اتی النبی صلی
الله علیه وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیئا ولی یتیم قال فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف
ولا مبادر ولا متاثل ترجمه عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول الله صلی الله علیه وسلم
پاس آیا اور بولا مین محتاج ہون میرے پاس کچھہ نہین ہے البتہ ایک یتیم میرے پاس ہے آپنے فرمایا اسکے مال مین سے کہا بغیر
اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ذخیرہ کرلے اوسکی بڑہی ہو جانے سے اور بغیر پونجی بنانے کے اوسکو مال سے یعنی بقدر
ضرورت کہا یہ نہ کر کہ فضول بیہودہ خرچ کر ڈال یا یہ خیال کرکے کہ اب یتیم بڑا ہو جائیگا تو پہر مال نہ ملیگا جلدی خرچ
کر ڈال یا اوسمین سے اپنے لیے کچہہ جمع حاصل کرلے البتہ تجارت کرنا اوسمین بہتر ہے مگر نفع اور اصل دونون یتیم کا ہوگا **باب**
متی ینقطع الیتم یتیم کب تک کہنا چاہیے یعنی کس عمر تک عن علی بن ابی طالب حفظت عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل ترجمه حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے
روایت ہے مین نے یاد رکہا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنکر آپ فرماتے تھے نہین یتیمی ہے بعد احتلام کے یعنی
جب جوان ہو گیا تو وہ یتیم نہ رہا اور نہ خاموشی ہے دن بہر کی رات تک (جسکو صوم صمت کہتے ہین یہ اگلی امتون مین
تہا دن بہر بات نہ کرتے) **باب التشدید فی اکل مال الیتیم** یتیم کا مال کہا جانا کتنا بڑا گناہ ہے عن ابی
هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول الله وما هن
قال الشرک بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی
یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المومنات ترجمه ابی هریره سے روایت ہے رسول الله صلی الله
علیه وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین تو پوچہا گیا آپ سے یا رسول الله وہ کون سے گناہ
ہین آپنے فرمایا خدا کے ساتہہ شریک کرنا۔ اور جادو۔ اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق سے
مارنا درست ہے۔ اور بیاج کہانا۔ اور یتیم کا یعنے بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا۔ اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے
سے بہاگ جانا۔ اور تہمت زنا والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین انکو عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث
مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بہی ثابت ہین اوسوقت اتنے ہی گناہ ہونگے ذکر کرنا مصلحت ہوگا
عن عبید بن عمیر عن ابیه انه حدثه وکانت له صحبة ان رجلا ساله فقال یا رسول الله ما
الکبائر فقال هن تسع فذکر معناه زاد وعقوق الوالدین المسلمین واستحلال البیت الحرام
قبلتکم احیاء وامواتا ترجمه عمیر سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے پوچھا

یارسول اللہ کبیرہ گناہ کیا کیا ہین آپنے فرمایا نو گناہ سات تو وہی جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوے اور دو اسمین زیادہ
ہین ایک نافرمانی کرنا مسلمان مان یا مسلمان باپکی دوسری حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی (وہان خون کرنا فساد کرنا
شکار کھیلنا) جو حرمت والا ہے اور قبلہ ہے تمہارا زندگی اور موت مین **باب** الدلیل علی ان الکفن من
راس المال کفن کا کپڑا بھی مردہ کے مال مین داخل ہے **عن** خباب قال مصعب بن عمیر قتل یوم احد لم تکن
له الا نمرة کنا اذا غطینا راسه خرجت رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر ترجمہ خباب سے روایت ہے
کہ مصعب بن عمیر احد کی لڑائی کے دن مارے گئے اور کچھ نہ تھا اون کے پاس سوا ایک کمبل کے جب ہم اونکا سر ڈھانپتے
تو پاؤن اونکے کھل جاتے اور جب پاؤن ڈھانکتے تو سر کھل جاتا یہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ڈھانپو سر اونکا اور پاؤن پر اذخر رکھدو (اذخر ایک گھانس ہوتی ہے عرب مین جو خوشبودار ہوتی ہے اور استعمال
کیجاتی ہے) **باب** الرجل یهب الهبة ثم یوصی له بها او یرثها ایک شخص کو کوئی چیز ہبہ کردی پھر وصیت
یا میراث سے وہی چیز پاوے **عن** عبد الله بن بریدة عن ابیه ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانها ماتت وترکت تلك الولیدة قال قد
وجب اجرك ورجعت الیك فی المیراث قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر افیجزی
او یقضی عنها ان اصوم عنها قال نعم قالت وانها لم تحج افیجزی او یقضی عنها ان احج عنها
قال نعم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی کہ مین نے ایک
لونڈی ہبہ کی تھی اپنی مان کو اب میری مان مرگئی اور وہ لونڈی چھوڑ گئی آپنے فرمایا تیرا ثواب جم گیا اور تیری لونڈی
بھی تجھ کو مل گئی پھر اوس نے کہا میری مان مرگئی اور اوسپر ایک مہینے کے روزے تھے کیا مین اوسکی طرف سے قضا
کرلون تو کافی ہے آپنے فرمایا ہان پھر اوس نے کہا اوس نے حج بھی نہین کیا تھا کیا مین اوسکی طرف سے حج کر
لون تو کافی ہوگا آپنے فرمایا ہان کرلے **ف** کافی ہو جاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ اگر تیری مان پر قرضہ
ہوتا تو تو ادا کرتی وہ بولی ہان پھر آپنے فرمایا پھر اللہ کا قرضہ ادا کرنا مقدم ہے۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل
معلوم ہو گئے تفصیل کی ضرورت نہین ہے) **باب** فی الرجل یوقف الوقف وقف کا بیان (جس مال کا
نفع خدا کی راہ مین کردیا جاوے) **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس عندی منه فکیف تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها
وتصدقت بها فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث للفقراء والقربی
والرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل وزاد عن بشر والضیف ثم اتفقوا لا جناح علی من ولیها

ان یاکل منها بالمعروف ویطعم صدیقا غیر متمول فیه زاد عن بشر قال و قال محمد غیر متاثل مالا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک زمین پائی جس سے بہتر کوئی مال مجھکو نہین ملا اب کیا حکم کرتے ہین آپ اوسکی باب مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت روک لے اور اوسکے منافع کو تصدق کر دے اسی کا
نام وقف ہے) حضرت عمر نے ایسا ہی کیا کہ اصل نہ بیع کیجاوے نہ ہبہ نہ میراث مین آوے منفعت اوسکی اوس سے فقیر
اور قریب) اور غلام اور مجاہدین اور مسافر اور مہمان اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو وہ اوسکی منافع مین سے دستور کے موافق
کھاوے اور اون دوستون کو کھلاوے جو مالدار نہ ہون نہ مال جوڑنے والے ہون اوس سے ف زمین کی ملکیت روک لے
یعنی اللہ جل جلالہ کو اوسکا مالک کر دے کہ کوئی آدمی اوسکا وارث نہ ہوسکے اکثر ائمہ کا مذہب یہی ہے کہ وقف کہتے ہین روک رکھنے
کو کسی چیز کے اللہ تعالے کی ملک مین اور ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کہتے ہین کسی چیز کو اپنی ملک مین رکھنا اور اوسکا نفع خیرات
کر دینا عن یحیی بن سعید عن صدقة عمر بن الخطاب قال نسخها لی عبد الحمید بن عبد الله بن عبد الله
بن عمر بن الخطاب یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبد الحمید نے جو بیٹے ہین عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کے
کہ انہون نے مجھے نقل کر دی حضرت عمر کے صدقے کی کتاب کی وہ یہ ہے بسم الله الرحمن الرحیم

هذا ما کتب عبد الله عمر فی ثمغ

یہ وہ کتاب ہے جو اللہ کے بندہ عمر نے ثمغ کے باب مین لکھی (ثمغ اوس مال کا نام ہے یا اوس
باغ کا جسکو حضرت عمر نے وقف کیا تھا مدینے مین یا خیبر مین فقص من خبره نحو حدیث نافع قال غیر متاثل مالا
فما عفا عنه من ثمره فهو للسائل والمحروم قال وساق القصة قال وان شاء ولی ثمغ اشترى
من ثمره رقیقا لعمله وکتب معیقیب وشهد عبد الله بن الارقم پھر بیان کیا حدیث کو اوسی
طرح جیسے اوپر گزرا اخیر تک یعنی نہ مال جوڑنے والے ہون اوس سے اور جو پھل اوس مین سے گرین وہ فقیرون کے مین مانگنے
والون کے اور نہ مانگنے والون کے بعد اوسکے بیان کیا قصے کو اور یہ بھی لکھا اگر متولی ثمغ کا چاہے تو اوسکی پھلون کے بدلے مین
کوئی غلام خرید لے کام کاج کیواسطے (یعنی اوسی باغ کے کام کیواسطے) اور یہ لکھا معیقیب نے اور گواہی کی اوس پر عبد اللہ بن الارقم

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا ما اوصی به عبد الله عمر امیر المؤمنین ان حدث بی حدث ان ثمغا وصرمة بن الاکوع والعبد
الذی فیه والمائة سهم التی بخیبر ورقیقه الذی فیه والمائة التی اطعمه محمد صلی الله علیه وسلم
بالوادی تلیه حفصة ما عاشت ثم یلیه ذو الرای من اهلها ان لا یباع ولا یشترى ینفقه حیث
رای من السائل والمحروم وذوی القربى ولا حرج علی ولیه ان اکل واکل واشترى رقیقا منه رحمه

یہ وہ وصیت نامہ ہی جسکی وصیت کی اللہ کے بندی عمر نے جو امیر ہی مومنین کا اگر مجہپر کوئی حادثہ آوے (یعنی مر جاؤن) تو ثمغ اور صرمہ بن الاکوع (ایک باغ کا نام ہے) اور جو غلام وہان ہی اور سو حصے جو ہین خیبر مین اور جو غلام وہان ہین اور سو حصے وہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہکو دیے تہے اوس وادی مین جو نزدیک ہی خیبر کے ان سب کی متولی حفصہ ہوگی (جو بیٹی تہین حضرت عمرؓ کی اور بی بی تہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی) جبتک وہ جیے پہر اوس کے بعد جو عقلمند شخص ہو اوس کے لوگون مین سے اس شرط پر کہ یہ مال نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے جہان جہان مناسب جانے سائل اور محروم اور عزیزون مین اوسکو صرف کرے اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو کچہ حرج نہین کہ اوس مین سے کہاوے یا کہلاوے یا اوس کی آمدنی مین سے غلام خریدے اوس مال کی حفاظت اور خدمت کیواسطے

باب في الصدقة عن الميت میت کیطرف سے جو صدقہ ہو اوسکا ثواب میت کو پہونچیگا **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة اشياء من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوگیا مگر تین چیز کا عمل جو موت کے بعد بہی ثواب اونکا نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فایدہ ہمیشہ جاری ہی دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے موت کے بعد نہ عمل ہے نہ ثواب۔ مگر ان تین عملونکا ثواب موت کے بعد بہی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام جسکا فایدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسا اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف مین کا یا گہر یا کتاب کا۔ اور علم جس سے خلق کو فایدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑہانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا کہ تا وقت مسلمان مین علم دین کے واقف ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہ ہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کامون مین سے جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچہ مقدور ہو تو اوس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اون کو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فایدہ اوٹہاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچہ نیک نشان نہ رہا بیت زندہ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

باب فيمن مات من غير وصية يتصدق عنه جو شخص مر جاوے اور وصیت نہ کرے اوسکیطرف سے صدقہ دینا کیسا ہے **عن** عائشة ان امرأة قالت یا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت نفسها ولولا ذالك لتصدقت واعطت فيجزي ان اتصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فتصدق عنها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایکعورت نے عرض کیا کہ میری ماں ناگہاں مر گئی اور جو وہ ناگہان نہ مرجاتی تو کچہ للہ دیتی اور صدقہ کرتے
کیا اوسکو ثواب ہوگا جو مین اوسکیطرف سے للہ خیرات کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان توخیرات کر
ف باتفاق علماے اہل سنت کے صدقے اور دعا کا ثواب اموات کو پہونچتا ہی باقی اور عبادات مین اختلاف ہو
اہل حدیث کے نزدیک پہونچتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین پہونچتا عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ
ان امی توفیت افینفعہا ان تصدقت عنہا قال نعم قال فان لی مخرفا وانی اشہدک انی قد تصدقت
بہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں
مر گئی ہی کیا اوسکو نفع یعنی ثواب پہونچیگا اگر مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپ نے فرمایا ہان یعنی پہونچیگا اوس نے
کہا تو میری ایک باغ ہی مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اوسکو تصدق کر دیا اپنی ماں کیطرف سے باب فی وصیۃ
الحربی یسلم وولیہ ایلزمہ ان ینفذھا ایک کافر مر جاوے اور اوسکا وارث مسلمان ہو جاوے تو کافر کی
وصیت پوری نہ کرے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ
مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ هشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال
حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی
بعتق مائۃ رقبۃ وان هشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ
بلغہ ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی اپنی طرف سے
سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکی بیٹے ہاشم نے اوسکیطرف سے پچاس غلام آزاد کیے بعد اوسکی اوسکے دوسرے بیٹے عمرو نے چاہا
کہ پچاس غلام جو باقی رہین وہ مین اوسکیطرف سے آزاد کردون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے پر رکھا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر بولا یا رسول اللہ میری باپ نے وصیت کی تھی سو غلام آزاد کیے کے تو اوسکے بیٹے ہشام
نے پچاس غلام اوسکیطرف سے آزاد کیے اور پچاس اوسپر باقی ہین کیا مین آزاد کردون اوسکیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اوسکیطرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اوسکو ثواب پہونچتا ف اور جب
کافر مرا تو اوسکے عمل جو خود اوس نے کیے تھے لغو اور بیکار ہو گئے۔ اولئک الذین حبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا
پھر تم اگر اعمال صالحہ اوسکیطرف سے کروگے تو کیا فائدہ ہوگا بغیر اسلام کے آخرت مین کسی عمل صالح کا فائدہ نہ ملیگا
باب فی الرجل یموت وعلیہ دین ولہ وفاء یستنظر غرماؤہ ویرفق بالوارث ایک شخص قرضدار ہو کر مر جاوے
اور مال چھوڑ جاوے تو قرضخواہون سے مہلت دلوائی جاویگی وارث کو عن جابر بن عبد اللہ انہ اخبرہ ان اباہ
توفی وترک علیہ ثلاثین وسقا لرجل من الیھود فاستنظرہ جابر فابی ان ینظرہ فکلم جابر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلم الیهودی لیاخذ ثمر نخله بالذی له علیه فابی
وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی وساق الحدیث ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اون کے باپ نے
انتقال کیا اور باپ پر تیس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کا قرضہ ایک یہودی کا چھوڑ گئے جابر نے اوس یہودی سے
مہلت مانگی اوس نے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش چاہی (یعنی آپ یہودی سے سفارش کریں
مہلت دینے کے لیے) آپ اوس یہودی پاس گئے اور گفتگو کی آپ نے فرمایا تو اپنے قرض کے بدلے میں جتنے پہل کھجور کے جابر کے
باغ میں ہیں لے لے اوس نے انکار کیا پہر آپ نے اوس سے کہا اچھا جابر کو مہلت دی اوس نے انکار کیا اخیر حدیث تک
ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے باغ میں کھجوروں کو سب قرضخواہوں کو تقسیم کرنا شروع کیا سب کا
قرضہ ادا ہو گیا اور کھجوروں کے ڈھیر ویسی ہی ہے یہہ آپ کا معجزہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الفرائض

کتاب فرائض کے بیان میں ف فرائض جمع ہے فریضہ کی یعنی اون حصوں کا بیان جو اللہ نے مقرر کیے ہیں

باب فی تعلیم الفرائض علم فرائض کے سیکھنے کی فضیلت عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوی ذلک فهو فضل اية محكمة او سنة قائمة
او فريضة عادلة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم
دین تین چیزیں ہیں اور سوا ان کے فضول ہے ایک آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) دوسری حدیث جو صحیح اور درست
ہو تیسری ہر مسئلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے

باب فی الکلالة کلالے کا بیان
جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس کی اولاد ہو عن جابر یقول مرضت فاتانی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی
هو وابو بکر ماشیین وقد اغمی علی فلم اکلمه فتوضأ وصبه علی فافقت یا رسول الله کیف
اصنع فی مالی لی اخوات قال فنزلت آية الميراث يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة
ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر پا پیادہ میری دیکھنے کو آئے میں بیہوش
تھا اس سے بات نہ کر سکا آپ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میری اوپر ڈالا (مجھے ہوش آ گیا) میں نے کہا یا رسول اللہ
میں اپنے مال کو کیا کروں سوا بہنوں کے کوئی میرا نہیں ہے اوسوقت میراث کی آیت اوتری یستفتونک اخیر تک یعنی اللہ
کا حکم لیے میں یہی ہے اگر کوئی مر جاوے اوسکی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدہا مال لیوے دو بہنیں ہوں تو دو ثلث لیویں اگر
بہنیں بھائی ہوں تو بھائی کو دو حصے بہن کو ایک حصہ ملے گا اخیر تک

باب من کان لیس له ولد وله اخوات جو شخص
اولاد نہ رکھتا ہو اور بہنیں رکھتا ہو عن جابر قال اشتکیت وعندی سبع اخوات فدخل علی رسول الله صلی الله

علیه وسلم فنفخ فی وجهی فافقت فقلت یا رسول الله الا اوصی لاخواتی بالثلث قال احسن قلت الشطر
قال احسن ثم خرج وترکنی فقال یا جابر لا اراک میتا من وجعک هذا وان الله قد انزل فبین الذی
لاخواتک فجعل لهن الثلثین قال فکان جابر یقول انزلت هذه الآیة فی یستفتونک قل الله
یفتیکم فی الکلالة ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا میرے پاس سات بہنیں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے موبنھ پر پہونکا مجھے ہوش آگیا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی بہنوں کیواسطے
تہائی مال کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نیکی کر میں نے کہا آدہے مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا نیکی کر پھر آپ
نکلے اور مجھے چھوڑ گئے آپ نے فرمایا اے جابر میں نہیں جانتا کہ تم اس بیماری سے مرجاؤ (یعنی اس مرض سے نہیں مروگے
اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا کلام اپنا اور بیان کیا حصہ تمھاری بہنوں کا تو دو ثلث مقرر کیے لیے راوی نے کہا جابر
کہا کرتے تھے میرے باب میں یہ آیت اوتری ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالة یعنے پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کلالے کو کہو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالے میں اخیر تک عن البراء بن عازب قال آخر آیة نزلت فی الکلالة
یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے سب سے اخیر وہ آیت اوتری ہے
جو کلالے کے باب میں ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ (جو سورہ نساء کے آخر میں ہے) عن البراء بن
عازب قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله یستفتونک فی الکلالة ما
الکلالة قال تجزیک آیة الصیف فقلت لابی اسحاق هو من مات ولم یدع ولدا ولا والدا قال
کذلک ظنوا انه کذلک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض
کیا یا رسول اللہ یستفتونک فی الکلالة میں کلالہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کافی ہے تجھے وہ آیت جو گرمی میں اوتری ہے (یعنے
جو سورہ نساء کے آخر میں ہے اور جو شروع میں ہے وہ جاڑے میں اوتری) ابو بکر نے کہا میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کلالہ وہی ہے
جو نہ باپ کو نہ چہوڑے نہ اولاد کو انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی لوگوں نے سمجہا ہے **باب** ما جاء فی الصلب اولاد
کی میراث کا بیان یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث کا عن هزیل بن شرحبیل الاودی قال جاء رجل الی ابی
موسی الاشعری وسلمان بن ربیعة فسالهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقالا لابنة النصف
وللاخت من الاب والام النصف ولم یورثا ابنة الابن شیئا وأت ابن مسعود فانه سیتابعنا فاتاه
الرجل فساله واخبره بقولهما فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدین ولکنی اقضی فیهما
بقضاء النبی صلی الله علیه وسلم لابنته النصف ولابنة الابن سهم تکملة الثلثین وما بقی
فللاخت من الاب والام ترجمہ ہزیل بن شرحبیل اودی سے روایت ہے ایک شخص ابی موسے اشعری اور سلمان
بن ربیعہ پاس آیا اور ان دونوں سے اس مسئلہ کو پوچھا کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن سگی یعنی ایک شخص

مری اپنی ماں کو وارث چھوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹے تو دونوں نے جواب دیا کہ بیٹی کو آدہا اور سگی بہن کو آدہا۔ یعنی پوتی کو محروم
کیا اور پوتی کو کسی چیز کا وارث نہین کیا اور پوچھنے والے سے دونوں نے کہا کہ تو عبد اللہ بن مسعود پاس جا یعنے
اونسے بھی اس مسئلے کو پوچھہ تو وہ بھی اس مسئلے مین ہمارے موافقت کرینگے یعنے ایسا ہی کہینگے تو وہ پوچھنے والا شخص عبد اللہ
بن مسعود پاس آیا اور جو فتوے اون دونوں نے دیا تھا اوسکو عبد اللہ بن مسعود سے کہا تو عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر مین
بھی ایسا فتوے دون تو اوسوقت گمراہ ہون اور راہ پانیوالون مین سے نہ ہون لیکن مین تو اس مسئلے مین وہ فتوے دونگا
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چھٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنیکے
لیے یعنی حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدہا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کردینگے
اور جو باقی رہے تو بہن سگی کیواسطے ہے (یہہ سنکر ابو موسے نے کہا جبتک یہہ عالم تم مین ہے مجھہ سے نہ پوچھو) عن جابر

بن عبد اللہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جئنا امراۃ من الانصار فی الاسواق
فجاءت المراۃ بابنتین فقالت یا رسول اللہ ھاتان بنتا ثابت بن قیس قتل معك یوم احد قد استفاء
عمہما مالہما ومیراثہما کلہ فلم یدع لہما مالا الا اخذہ فما تری یا رسول اللہ فواللہ لا تنکحان ابدا الا
ولہما مال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی اللہ فے ذلك قال ونزلت سورۃ النساء یوصیکم
اللہ فی اولادکم الایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی المراۃ وصاحبہا فقال لعمہما
اعطہما الثلثین واعط امہما الثمن وما بقی فلك ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے تو ایک انصاری عورت پاس پہنچے اسواق مین (اسواق مدینے کے حرم کو کہتے ہین) وہ اپنی
دو بیٹیونکو لیکر آئی اور بولی یا رسول اللہ یہہ دونو بیٹیان ہین ثابت بن قیس کے جو قتل کیا گیا آپکے ساتھہ احد کے
دن (ابو داؤد نے کہا یہہ راوی کی غلطی ہے وہ بیٹیان سعد بن ربیع کی تہین اور ثابت بن قیس حضرت ابو بکر کی خلافت
مین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے) ان کے چچا نے انکا مال اور اسباب سب لے لیا۔ اور ان کیواسطے کچھہ نہ رکھا اب آپ کیا فرماتے
ہین قسم خدا کی انکا نکاح نہین ہوسکتا جبتک انکے پاس مال نہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ اسکا
فیصلہ کریگا پھر یہہ آیتین اترین یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو بلا
بھیجا اور اوس کے دیور کو بھی بلایا اور دیور سے کہا دونو لڑکیون کو دو تہائی مال دیدے اور اون کی ماں کو آٹھوان حصہ
دیدے تو باقی لے لے ف تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ۱۶ دونو بیٹیونکے اور ۳ اون کی ماں کے اور ۵ اون کے چچا کے۔
یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین اسباب مین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین پہلے کے باب مین ہے جو غالبًا صحیح معلوم نہین
ہوتا کیونکہ اوس مین کلالے کا ذکر ہے نہ میراث صلب کا مگر نسخہ قلمی یہہ مطابق نسخہ مطبوعہ دہلی کے ہے واللہ اعلم عن

عن جابر بن عبد اللہ ان امراۃ سعد بن الربیع قالت یا رسول اللہ ان سعدا ھلك وترك ابنتین واخا

چھوڑ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سعد بن ربیع کی عورت نے کہا یا رسول اللہ سعد مر گیا اور دو بیٹیاں چھوڑ
گیا پھر بیان کیا ہی حدیث کو خیر تک **ف** ابو داؤد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور اس سے معلوم ہو گئی غلطی پہلی روایت کی
جسمین سعد بن الربیع کے بیٹے ثابت بن قیس مذکور ہے **عن** الاسود بن یزید ان معاذ بن جبل ورث اختا
وابنة فجعل لكل واحدة منهما النصف وهو باليمن ونبي الله صلى الله عليه وسلم يومئذ حي **ترجمہ**
اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رض نے ترکہ تقسیم کیا بہن اور بیٹی میں اسطرح کہ آدھا مال بیٹی کو دلایا اور آدھا بہن کو
اسوقت معاذ یمن میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے **ف** کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے **باب**
في الجدة دادی اور نانی کی میراث کا بیان **عن** قبیصة بن ذويب انه قال جاءت الجدة الى ابي بكر الصديق
تسأله ميراثها فقال ما لك في كتاب الله شيء وما علمت لك في سنة نبي الله صلى الله عليه وسلم شيئا
فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطاها
السدس فقال ابو بكر هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه
لها ابو بكر ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه تسأله ميراثها فقال ما لك
في كتاب الله تعالى شيء وما كان القضاء الذي قضي به الا لغيرك وما انا بزائد في الفرائض ولكن
هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت
ہے کہ میت کی نانی ابو بکر صدیق رض پاس میراث مانگنے کو آئی ابو بکر نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا حصہ کچھ نہیں ہے نہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی حدیث سنی ہے جا تو میں لوگوں سے پوچھکر دریافت کرونگا ابو بکر
صدیق رض نے لوگوں سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں اسوقت موجود تہا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابو بکر نے کہا اور بھی کوئی تمھارے ساتھ ہے (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے
اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تہا ویسا ہی بیان کیا ابو بکر صدیق نے چھٹا حصہ اسکو دلا دیا پھر حضرت عمر کے وقت میں
دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمر نے کہا اللہ کی کتاب میں تو تیرا کچھ حصہ کو نہیں ہے اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے (رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے زمانے میں) وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچھ بڑھا
نہیں سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونوں سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونوں میں اکیلی ہو یعنی صرف
نانی ہو یا صرف دادی ہو وہی چھٹا حصہ لے لیوے **عن** ابن بريدة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل
للجدة السدس اذا لم يكن دونها ام **ترجمہ** ابن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نانی کے لیے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہے اگر اوسکو ماں حاجب نہ ہو **ف** یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہو گی تو وہ حاجب ہو گی
نانی کو حصے سے محروم کر دیگی **باب** ميراث الجد دادا کی میراث کا بیان **عن** عمران بن حصين ان رجلا

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنی مات فما لی من میراثه فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال ان
السدس الآخر طعمة قال قتادة فلا یدرون مع ای شیء ورث الجد السدس ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک
شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میرا پوتا مرگیا ہے تو مجھے اوسکے میراث سے کیا پہنچتا ہے آپ نے فرمایا
تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا تو اوسکو پھر بلایا اور فرمایا ایک اور چھٹا حصہ تجھکو ہے تیرے لیے قتادہ نے کہا صحابہ
کو معلوم نہیں کب دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے (اور کب ثلث ملتا ہے آپس میں علما کا بہت اختلاف ہے) عن الحسن ان عمر
قال ایکم یعلم ما ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجدة فقال معقل بن یسار انا ورثه رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم السدس قال مع من قال لا ادری قال لا دریت فما تغنی اذا ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر
نے کہا تم میں سے کون جانتا ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو ترکے میں سے کیا دلایا معقل بن یسار نے
کہا میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھٹا حصہ دلایا انہوں نے کہا کس وارث کے ساتھ معقل نے
کہا یہ معلوم نہیں عمر نے کہا پھر تم کیا جانتے ہو کیا فائدہ **باب فی میراث العصبة** عصبات کی میراث کا
بیان جیسے بیٹا باپ بھائی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسم المال بین اهل الفرائض
علی کتاب اللہ فما ترکت الفرائض فلاولی ذکر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بانٹ مال کو درمیان میں ذوی الفروض کے (اون لوگوں کے جنکے حصے مقرر ہیں اللہ کی کتاب میں) موافق
کتاب اللہ کے جو اون کے حصوں سے بچ رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو میت سے زیادہ قریب ہو **باب فی
میراث ذوی الارحام** ذوی الارحام کی میراث کا بیان جو نہ ذوی الفروض میں ہیں نہ عصبہ عن المقدام قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا فالی وربما قال فالی اللہ والی رسوله ومن ترک مالا فلورثته و
انا وارث من لا وارث له اعقل له وارثه والخال وارث من لا وارث له یعقل عنه ویرثه ترجمہ مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرضہ یا عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو میری
طرف ہے یا اللہ اور رسول کیطرف ہے (یعنی میں اوسکا قرض ادا کرونگا اوسکی اولاد کی خبرگیری کرونگا) اور جو مال چھوڑ جاوے
وہ اوسکے وارثوں کا ہے اور میں وارث ہوں اوسکا جسکا کوئی وارث نہیں میں اوسکیطرف سے دیت دونگا اور اوسکا
ترکہ لونگا ایسا ہی ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے وہ اوسکی دیت دیگا اور اوسکا وارث ہوگا
عن المقدام الکندی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسه فمن
ترک دینا او ضیعة فالی ومن ترک مالا فلورثته وانا مولی من لا مولی له ارث ماله وافک عانه
والخال مولی من لا مولی له یرث ماله ویفک عانه قال ابوداود ورواه الزبیدی عن راشد عن
ابن عائذ عن المقدام ورواه معویة بن صالح عن راشد قال سمعت المقدام سمعت ابا داود

یقول الضیعۃ معناہ عیال ترجمہ مقدام کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین لائق
ترہون ساتھ ہر مسلمان کے یعنی مین قریب تر مسلمانون سے ہون اون کی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی اپنے ذمے پر کچھ قرض
چھوڑ جاوے یا عیال چھوڑ جاوے تو اوس قرض کا ادا کرنا یا اون عیال کی پرورش کرنا میرے طرف ہے اور جو کوئی مال چھوڑ
جاوے تو وہ اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جسکا کوئی والی اور کارساز نہین اوسکا مین والی اور کارساز ہوتا ہون اور
اوسکے مال کا وارث ہوتا ہون یعنی اوسکو بیت المال مین رکھتا ہون ورنہ انبیا کسیکے وارث نہین ہوتے اور نہ اونکا کوئی وارث
ہوتا ہے۔ اور مین اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہون۔ یعنی جو اوسپر خون بہا دینا لازم تھا اوسکو ادا کرتا ہون اور جسکا کوئی
کارساز نہین اوسکا ماموں اوسکا کارساز ہے اوسکے مال کا وارث ہوتا ہے اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہے (یعنی جب ذوی الفروض
اور عصبات مین سے کوئی نہ ہو تو ماموں ہی وارث ہوگا

عن صالح بن یحیی بن المقدام عن ابیہ عن جدہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا وارث من لا وارث لہ افک عانیہ وارث مالہ والخال وارث
من لا وارث لہ یفک عانیہ ویرث مالہ ترجمہ صالح بن یحیی بن مقدام نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جسکا کوئی وارث نہین اوسکا مین وارث ہون اوس
کیطرف سے دیت دیتا ہون اور اوس کے مال کا وارث ہوتا ہون اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہین وہ
دیت ادا کریگا اور مال کا وارث ہوگا (اپنے بھانجے کا)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان مولی للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم مات وترک شیئا ولم یدع ولدا ولا حمیما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا میراثہ رجلا من اہل
قریتہ قال ابو داود وحدیث سفیان اتم وقال مسدد قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہہنا احد
من اہل ارضہ قالوا نعم قال فاعطوہ میراثہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مر گیا کچھ مال چھوڑ گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا نہ اولاد نہ عزیز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوسکا ترکہ دیدو ایک شخص کو جو اوسکی بستی والون مین سے تھا (وہ ترکہ آپ کا حق تھا مگر آپنے تصدق کر دیا اوسکی ہم وطن کو
اسمین کچھ مصلحت ہوگی کیونکہ امام کو ایسا اختیار ہے) مسدد کی روایت مین ہے کہ آپنے پوچھا اس جگہہ پر کوئی شخص اوسکی ملک
والون مین سے ہے لوگون نے کہا ہان ہے آپنے فرمایا وہ ترکہ اوسی کو دیدو ابو داود نے کہا سفیان کی روایت بہت پوری ہے
ف جب کوئی جاوے اور اوسکا کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ بیت المال مین رکھنا چاہیے سب مسلمانون کا حق اوس مین ہوگا

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ان عندی میراث رجل من
الازد ولست اجد ازدیا ادفعہ الیہ قال اذہب فالتمس ازدیا حولا قال فاتاہ بعد الحول فقال یا رسول
اللہ لم اجد ازدیا ادفعہ الیہ قال فاذہب فالتمس ازدیا حولا قال فاتاہ بعد الحول فقال یا رسول اللہ لم اجد
ازدیا ادفعہ الیہ قال فانطلق فانظر اول خزاعی تلقاہ فادفعہ الیہ فلما ولی قال علی الرجل فلما جاءہ

قال انظر کبر خزاعة فادفعه الیه ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا میرے پاس ترکہ ہے ایک شخص کا جو قبیلہ ازد میں سے تہا اب مجھکو کوئی شخص ازد کا نہیں ملتا کہ وہ ترکہ اوسکے دیدوں آپ نے فرمایا جا کسی شخص کو تلاش کر جو ازد میں سے ہو ایکسال تک راوی نے کہا پھر وہ ایکسال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھکو کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں مال اوسکے حوالے کر دوں آپ نے فرمایا جا اور تلاش کر کسی خزاعی کو اگر ملجاوے تو وہ مال اوسکو دیدے (کیونکہ خزاعہ بھی ایک شاخ ہے ازد کی) جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے فرمایا پھر بلاؤ اوسکو جب وہ آیا آپ نے فرمایا دیکھ جو شخص خزاعہ میں سب سے زیادہ نزدیک ہوگا جو جد اعلی ہے اس بطن کا وہ ازد سے قریب ہوگا بہ نسبت اوس شخص کے جو اوس سے زیادہ خزاعہ سے فاصلہ رکہتا ہوگا عن بریدة قال مات رجل من خزاعة فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثه فقال التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم یجد له وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوه الکبر من خزاعة قال یحیی قد سمعته مرة یقول فی هذا الحدیث انظروا اکبر رجل من خزاعة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص خزاعہ (نام ہے ایک قبیلہ کا) میں سے مر گیا اوسکی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے فرمایا اوسکی وارث کو ڈھونڈو (یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذی رحم کو) تو اوسکا کوئی وارث نہ ملا اور نہ کوئی ذی رحم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ میں جو بڑا ہو اوسکو میراث دو (بڑا ہو یعنی خزاعہ سے زیادہ نزدیک ہو پشتوں میں) یحیی نے کہا ایکبار میں نے شریک سے سنا یون کہتے تھے دیکھو جو شخص بڑا ہو خزاعہ میں سے اوسکو دیدو عن ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما له کان اعتقه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل له احد قالوا لا الا غلاما کان اعتقه فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراثه له ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام جسکو اوس نے آزاد کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کوئی اوسکا وارث ہے لوگوں نے کہا کوئی نہیں سوا ایک غلام کے جسکو اوس نے آزاد کیا تہا آپ نے فرمایا اوسی کو ترکہ دیدو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتق آزاد کیا ہوا بھی وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والے کا جب اور کوئی وارث نہ ہو لیکن جمہور اسکے خلاف ہیں)

باب میراث ابن الملاعنة جس عورت سے لعان ہوا ہو اوسکی بچہ کی میراث کا بیان

عن واثلة بن الاسقع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأة تحوز ثلاث مواریث عتیقها ولقیطها وولدها الذی لاعنت عنه ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین شخصوں کی میراث کو پا سکتی ہے۔ ایک اپنے آزاد کیے ہوئے کی۔ یعنی جب بردہ کو عورت آزاد کرے اور بردہ مر جاوے تو میراث اوسکی عورت کو ملیگی۔ دوسرے پائے ہوئے لڑکے کی۔ یعنی جب بچہ کو راہ میں پایا۔ اور تیسرے اپنے بچہ کی جس سے لعان ہوا ہو

لیکن جسکی نسبت سے خاوند منکر ہوگیا ہو تو عورت اوس کے وارث ہوگی عن مکحول قال جعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میراث ابن الملاعنۃ لامہ ولورثتہا من بعدہا ترجمہ مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لعان والی عورت کے بچہ کی میراث اوسکی ماں کو دلائی پھر اوسکی ماں کے بعد ماں کے وارثوں کو دلائی (کیونکہ باپ کو
اور اوسکے وارثوں کو بچہ سے علاقہ نہ رہا) باب ہل یرث المسلم الکافر کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے عن اسامۃ بن
زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے عن اسامۃ
بن زید قال قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجتہ قال وہل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون
بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسمت قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانۃ حالفت
قریشا علی بنی ہاشم ان لا یناکحوہم ولا یبایعوہم ولا یؤووہم قال الزہری والخیف الوادی ترجمہ اسامہ
بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اوتریں گے یہ قصہ حج کا ہے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے
واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے (یعنی مکے میں اب کوئی گھر ہمارا باقی ہے یا نہیں) پھر آپ نے فرمایا ہم اوتریں گے بنی کنانہ کے خیف میں
جہاں کیواسطے قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی محصب میں کیونکہ بنی کنانہ نے عہد لیا تھا قریش سے کہ بنی ہاشم سے
نکاح نہ کریں گے خرید اور فروخت نہ کریں گے اپنے یہاں جگہہ نہ دیں گے ف یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی قصہ
اسکا مشہور ہے قریش اور بنی کنانہ نے ایک اقرار نامہ لکھا تھا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکال دیں گے اور ان
سے کسی طرح کا ارتباط شادی بیاہ یا معاملے کا نہ رکہیں گے اوس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اہل ملتین شتی ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دین والوں میں وراثت نہیں ہوتی (یعنی کافر اور مسلمان میں) عن عبد اللہ بن بریدۃ
ان اخوین اختصما الی یحیی بن یعمر یہودی ومسلم فورث المسلم منہما وقال حدثنی ابو الاسود ان رجلا
حدثہ ان معاذا حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاسلام یزید ولا ینقص
فورث المسلم ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ کا روایت ہے دو بھائیوں نے جھگڑا کیا یحیی بن یعمر کے پاس ان میں سے ایک یہودی
تھا ایک مسلمان انہوں نے مسلمان کو میراث دلائی اور کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو الاسود نے انہوں نے ایک شخص سے سنا
اوس نے معاذ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسلام بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا پھر انہوں نے ترکہ دلایا مسلمان کو
ف تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے مگر کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا یہ مذہب جمہور علما کے خلاف ہے
دوسری روایت میں ہے ان معاذا اتی بمیراث یہودی وارثہ مسلم یعنی معاذ ایک یہودی کا ترکہ جسکا وارث
مسلمان تھا لیکر آئے پھر وہی حدیث بیان کی باب فیمن اسلم علی میراث میراث کی تقسیم ہونے سے پہلے اگر

مسلمان ہوجاوے عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل قسم قسم فی الجاھلیۃ فھو علی ما قسم وکل قسم
ادرکہ الاسلام فھو علی قسم الاسلام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترکہ بانٹ دیا
گیا جاہلیت میں تو وہ اسلام کے زمانے میں بھی اوسی حال پر رہیگا اور جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اسلام کے زمانے تک تو وہ اسلام کے
قاعدوں کیموافق تقسیم کیا جاویگا باب فی الولاء ولاء (آزاد کیے ہوئے بردے کا ترکہ) کا بیان عن ابن عمران
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ام المؤمنین ارادت ان تشتری جاریۃ تعتقھا فقال اھلھا نبیعکھا
علی ان ولاءھا لنا فذکرت عائشۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک فانما
الولاء لمن اعتق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضہ نے ایک لونڈی کو خرید کر کے
آزاد کرنا چاہا لونڈی کے مالکون نے کہا ہم بیچتے ہیں لونڈی کو اس شرط سے کہ ولا اوس کی ہمکو ملے حضرت عائشہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے فرمایا تو خرید لیے مت رکنا ولا اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے (یعنی ایسی شرط پر خرید کر
کہ ولا اونکو ملیگی اور موافق اس کے یہ شرط خود لغو ہو جاویگی اور ولا تجھی کو پہونچیگی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعطی الثمن وولی النعمۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ولا اوسکو ملیگی جو مول لیے قیمت دیوے اور احسان کرے بردے پر یعنی اوسکو آزاد کرے عن عمرو بن شعیب
ابیہ عن جدہ ان رباب بن حذیفۃ تزوج امرأۃ فولدت لہ ثلاثۃ غلمۃ فماتت امھم فورثوا رباعھا
وولاء موالیھا وکان عمرو بن العاص عصبۃ بنیھا فاخرجھم الی الشام فماتوا فقدم عمرو بن العاص
ومات مولی لھا وترک مالا فخاصمہ اخوتھا الی عمر بن الخطاب فقال عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما احرز الولد او الوالد فھو لعصبتہ من کان قال فکتب لہ کتابا فیہ شہادۃ عبد الرحمن
بن عوف وزید بن ثابت ورجل آخر فلما استخلف عبد الملک اختصموا الی ھشام بن اسماعیل او
اسماعیل بن ھشام فرفعھم الی عبد الملک فقال ھذا من القضاء الذی ما کنت اراہ قال فقضی
لنا بکتاب عمر بن الخطاب فنحن فیہ الی الساعۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رباب
بن حذیفہ نے نکاح کیا ایک عورت سے اوس سے تین لڑکے پیدا ہوئی پھر ان لڑکون کی ماں مرگئی وہ لڑکے اپنی ماں کے وارث
ہوئے اوسکے گھرونکے اور اوس کے آزاد کیے ہوئے بردونکی ولا کے اور عمرو بن العاص اون لڑکونکے عصبہ تھے (یعنی وارث
تھے بعد اوسکے عمرو بن العاص نے اون لڑکون کو شام کیطرف نکالدیا وہ وہان مرگئے اور عمرو بن عاص آئے اور اوس عورت
کا ایک بردہ آزاد کیا ہوا مرا اور مال چھوڑ گیا تو جھگڑا کیا اوس عورت کے بھائیون نے اوسکی ولا کے لیے حضرت عمر بن خطاب
پاس حضرت عمر نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ولا اولاد یا باپ حاصل کرے تو وہ اوسکی عصبونکو ملیگی (بعد
اولاد کے یا باپ کے مرجانے کے اور ماں کے وارثون کو نہ ملے گی) پھر حضرت عمر نے اوسبارہ میں ایک فیصلہ نامہ لکھدیا اور اوسپر

عبد الرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک اور شخص کی گواہی کر دی جب عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا تو پہر ان
لوگون نے جب گئے کہا ہشام بن اسمعیل یا اسمعیل بن ہشام پاس اوس نے عبد الملک پاس مقدمہ کو بہیجا عبد الملک
نے کہا یہ فیصلہ تو ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے مین اسکو دیکہہ چکا ہون راوی نے کہا جب عبد الملک نے وہی فیصلہ عمر بن
خطاب کا جو تہا اوسی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ ولا ابتک ہمارے پاس ہی **باب** الرجل یسلم علی یدی
الرجل کوئی شخص کسی کے ہاتہہ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا وارث ہوگا **عن** تمیم الداری انہ قال یا رسول اللہ
وقال یزید ان تمیما قال یا رسول اللہ ما السنة فی الرجل یسلم علی ید الرجل من المسلمین قال
ھو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ **ترجمہ** تمیم داری سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ شرع کا کیا حکم ہی اوس
شخص کے باب مین جو ایک مسلمان شخص کے ہاتہہ پر اسلام لایا تو آپ نے فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتہہ پر مسلمان ہوا سب سے
لائق ترہی ساتہہ زندگی اوسکے کے اور مرنے اوسکے کے (اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہی وارث ہوگا) **باب** فی
بیع الولاء ولا کا بیچنا درست نہین ہی **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء و
عن ہبتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیع اور ہبہ سے
(یعنی حق ولا کی بیع اور ہبہ سے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہی) **باب** فی المولود یستہل ثم یموت
ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور روکر مر جاوے **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
استہل المولود ورث **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا آواز
کرے تو وارث کیا جاوے (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس کے آثار زندگی معلوم ہون تو اوس کی میراث شرع سے
ثابت ہے **باب** نسخ میراث العقد بمیراث الرحم ناتے کے میراث نے اقرار کی میراث کو موقوف
کر دیا **عن** ابن عباس قال والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبہم کان الرجل یحالف الرجل
لیس بینہما نسب فیرث احدہما الاخر فنسخ ذلک الانفال فقال واولوا الارحام بعضہم اولی
ببعض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا اللہ تعالی نے جن لوگون سے تم نے قسمین کہائین اون کو
اونکا حصہ دیدو اگلے زمانے مین ایک دوسرے شخص سے قسم کہاتا جس سے قرابت نہ ہوتی پہر ایک دوسرے کا وارث ہوتا یہ
حکم منسوخ ہو گیا سورہ انفال کی اس آیت سے واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ یعنی ناتے والے آپس
مین ایک دوسرے کے مال کے حقدار ہین (اون لوگون سے جو ناتا نہین رکہتے) اللہ کی کتاب مین **عن** ابن عباس
فی قولہ والذین عاقدت ایمانکم فاتوھم نصیبہم قال کان المہاجرون حین قدموا المدینة
تورث الانصار دون ذوی رحمہ للاخوة التی اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہم
فلما نزلت ھذہ الایة ولکل جعلنا موالی مما ترک قال نسختہا والذین عاقدت ایمانکم

فآتوهم نصيبهم من النصرة والنصيحة والرفادة ويوصى له وقد ذهب الميراث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین عاقدت ایمانکم فآتوھم نصیبھم یعنی جن لوگون سے تم نے قسمین کہائین اونکو اونکا حصہ دیدو اس آیت کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین (جب مکے سے) مدینے کو ہجرت کر کے آئے تو وہ وارث ہوتے تہے انصار کے (اور انصار اون کے وارث ہوتے تہے) اور عزیز و اقربا وارث نہو تے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کر دیا تہا انصار اور مہاجرین مین (اسی کا نام عہد مواخاۃ ہے) جب یہ آیت اوتری - ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون - یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنائے اوس مال کے جسکو چہوڑ جاوین ماں - باپ یا اور کنبے والے تو منسوخ ہو گئی وہ آیت یعنی والذین عاقدت ایمانکم فآتوھم نصیبھم اور حصہ اون لوگونکا بوجہ مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور اعانت اور رفاقت کے مقرر تہا وہ جاتا رہا اب وصیت اون کے لیے کر سکتا ہے (تہائی مال تک) لیکن میراث سے جاتی رہی (وہ کنبے والون کے لیے ہے) عن داود بن الحصين قال كنت اقرا على ام سعد بنت الربيع وكانت يتيمة في حجر ابي بكر فقرأت والذين عاقدت ايمانكم فقالت لا تقرا والذين عاقدت ايمانكم انما نزلت في ابي بكر وابنه عبد الرحمن حين ابى الاسلام فحلف ابو بكر ان لا يورثه فلما اسلم امر الله تعالى نبيه عليه السلام ان يؤتيه نصيبه زاد عبد العزيز فما اسلم حتى حمل على الاسلام بالسيف ترجمہ داود بن الحصين سے روایت ہے مین کلام اللہ پڑہتا تہا ام سعد بنت ربیع سے اور وہ یتیم تہین پرورش پائی تہی اونہون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود مین تو مین نے اس آیت کو پڑہا والذین عاقدت ایمانکم اونہون نے کہا مت پڑہ اس آیت کو کیونکہ یہ منسوخ ہو گئی ہے یا خاص تہی ایک شخص سے نہ پڑہنے سے مراد یہ ہے کہ اوس پر عمل نہ کر) یہ آیت ابو بکر اور اون کے بیٹے عبد الرحمن کے باب مین اوتری جب عبد الرحمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ابو بکر نے قسم کہائی کہ مین اونکو اپنا وارث نہ کرونگا پہر وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا اونکا حصہ دینے کا عبد العزیز کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عبد الرحمن مسلمان نہین ہوئی مگر تلوار کے زور سے (یعنی جب اسلام کو غلبہ ہوا) عن ابن عباس والذين امنوا وهاجروا والذين امنوا ولم يهاجروا فكان الاعرابي لا يرث المهاجر ولا يرثه المهاجر فنسختها فقال واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے پہلے اللہ نے یون فرمایا تہا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہین اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہ کی تو تم اون کے وارث نہوگے جبتک وہ ہجرت نہ کرین پس جو مسلمان کسی اور ملک مین ہوتا گانؤن کے وہ مہاجر کا وارث نہوتا نہ مہاجر اوسکا وارث ہوتا - بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا اس آیت سے واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ

باب فی الحلف

کسی بات کا قول قرار کرنا اوسپر قسمین کھانا عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاحلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد وپیمان
نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم
سے ہم قسم ہوتا تو ایک دوسری کا حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا کچھ اعتبار
نہین ہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اوس کی زیادہ تر تاکید ہے عن عاصم الاحول
قال سمعت انس بن مالک یقول حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا فقیل
له الیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحلف فی الاسلام فقال حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین المهاجرین والانصار فی دارنا مرتین او ثلاثا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عہد مواخاة کرایا (بہائی چارہ) مهاجرین اور انصار مین ہمارے گہر مین کسی نے انس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین فرمایا کہ اسلام مین حلف (یعنی عہد وپیمان) نہین ہے۔ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محالفہ (عہد مواخاة)
اور بہائی چارہ کرنا قسمین کہا کر کہ ایک دوسرے سے بہائیون کے طور پر رہین گے) کیا درمیان مین مهاجرین اور انصار کے
ہمارے گہر مین دو بار یا تین بار یہی کہا اور وہ جو آپ نے فرمایا اسلام مین حلف نہین ہے اوس سے مراد یہ ہے وہ اقرار
نہین ہے جو شر اور فساد کے لیے ہو باب فی المراة ترث من دیة زوجها عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے حصہ
پاوے گی عن سعید قال کان عمر بن الخطاب یقول الدیة للعاقلة ولا ترث المراة من دیة زوجها شیئا
حتی قال له الضحاک بن سفیان کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اورث امراة اشیم الضبابی من
دیة زوجها فرجع عمر قال احمد بن صالح ترجمہ سعید سے روایت ہے پہلے حضرت عمر کہا کرتے تھے دیت کنبہ
والون کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے کچھ حصہ نہ پاوے گی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے اون سے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بہیجا تھا کہ مین وارث کردون اشیم ضبابی کی عورت کو اوسکی خاوند کی دیت مین سے
(یعنی حصہ دلاؤن اوسکو اوس مین سے) جب یہ عمر نے سنا تو اپنے قول سے پھر گئے (کیونکہ حدیث پہونچ گئی جب حدیث پائی جاوے
ملجاوے تو پھر رای اور قیاس کا دخل دینا لغو ہے جب خلفای راشدین جنکا اتباع رسول اللہ صلعم کے حکم سے ضروری ہے اونکا
چال ہو کہ اپنی رای اور قیاس کو حدیث پہونچتے ہی چھوڑ دین تو اور فقہا او مجتہدین کی رای کس شمار مین ہے + الحمد للہ تمام ہوا یہ
اٹھارہوان سنن ابی داؤد کی جلدین پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ انیسوان اوسی کے فضل اور انعام پر اعتماد اور بہروسا کرکے
دینی و دنیوی الٰہی اور وہی توفیق دینے والا یا اللہ جلد تمام کر دے اس کتاب کو اپنے فضل وکرم سے اور قبول کر اسکو دنیا اور آخرت مین فقط
تم الجزو الثامن عشر ویتلوه الجزو التاسع عشر انشاء اللہ

فہرست پارہ ہفدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

کتاب الخراج والامارة محاصل اور سرداری کا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامیر الذی علی
الناس راع علیهم وهو مسئول عنهم والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عنهم والمرأة
راعیة علی بیت بعلها وولده وهی مسئولة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو مسئول
عنه فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اپنی رعیت کا اور پوچھا جاویگا (قیامت کے دن) اپنی
رعیت سے (یعنی تو نے کس طرح اور کیونکر اپنی رعیت کی نگہبانی کی موافق شرع کے یا مخالف شرع کے) پس امیر جو حاکم
ہو لوگوں کا تو وہ اونکا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے اور آدمی نگہبان ہے اپنے گھر والوں کا پوچھا جاویگا اون سے
دن قیامت کے اور عورت نگہبان ہے اپنے خاوند کے گھر کی (اوسکے مال اور آبرو کی محافظت کی) اور اپنے خاوند کی اولاد
کی پوچھی جاویگی اون سے اور غلام نگہبان ہے اپنے مالک کے مال کا اور وہ پوچھا جاویگا اوس سے تو ہر ایک تم میں سے راعی
(یعنی نگہبان) ہے اور ہر ایک تم میں سے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سے باب ما جاء فی طلب الامارة حکومت کو
طلب کرنا منع ہے عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم یا عبد الرحمن بن
سمرة لا تسئل الامارة فانك ان اعطیتها عن مسئلة وکلت فیها الی نفسك وان اعطیتها من غیر
مسئلة اعنت علیها ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
عبد الرحمن بن سمرہ مت مانگ حکومت کو کیونکہ اگر تجھے مانگنے سے حکومت ملیگی تو تو سونپ دیا جاویگا اپنے نفس کی طرف
(یعنی اللہ تعالے تیری مدد نہ کریگا اوسکی سرانجام پر) اور جو تجھے بن مانگے حکومت ملے گی تو تو مدد کیا جاویگا اوس پر عن
ابی موسی قال انطلقت مع رجلین الی النبی صلی الله علیه وسلم فتشهد احدهما ثم قال جئنا
لتستعین بنا علی عملك فقال الآخر مثل قول صاحبه فقال ان اخونکم عندنا من طلبه فاعتذر
ابو موسی الی النبی صلی الله علیه وسلم وقال لم اعلم لما جاءا له فلم یستعن بهما علی شیء حتی مات ترجمہ
ابو موسی سے روایت ہے میں دو آدمیوں کو ساتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اون میں سے ایک نے خطبہ پڑھا (یعنی تشہد
پڑھا) پھر کہنے لگا ہم اسواسطے آپ پاس آئے کہ آپ ہم سے مدد لیجیے حکومت پر (یعنی ہم کو کوئی کام دیجیے عامل بنائیے) پھر دوسرے نے
بھی ایسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب میں زیادہ جھوٹا ہمارے نزدیک وہی ہے جو حکومت کو طلب کرے

بوجہ سے دریغ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونو آدمی اس کام کو آئے ہیں اور دونون ان
ہنوسا تہ ملا لانا ابدا اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کسی کام میں مدد نہ لی یہانتک کہ آپ کی وفات ہوئی ف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب کوئی کسی کام کو طلب کرتا اور اوس کی خواہش کرتا تو وہ کام اوسکو نہ دیتے
فی الضریر یولی اندھے کو حاکم کرنا درست ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم
علی المدینة مرتین ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار جب جہاد کو جانے لگے عبد اللہ
بن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کیا مدینے میں باب فی اتخاذ الوزیر وزیر مقرر کرنے کا بیان عن عائشة قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل له وزیر صدق ان نسی ذکره وان ذکر
اعانه واذا اراد الله به غیر ذلك جعل له وزیر سوء ان نسی لم یذکره وان ذکر لم یعنه ترجمہ حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ جل جلالہ کسی حاکم کی بھلائی چاہتا
ہے تو اوسکو اچھا وزیر عنایت فرماتا ہے اگر حاکم بھول جاتا ہے تو وہ یاد دلا دیتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے تو وزیر اوسکی مدد
کرتا ہے اور جب اللہ کسی حاکم کو بگاڑنا چاہتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے اگر حاکم کچھ بھول جاتا ہے تو وہ یاد نہیں
دلاتا اگر یاد رکھتا ہے تو وزیر اوسکی مدد نہیں کرتا ف یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے امراء اسلام کے لیے تواریخ کی
کتابون کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اکثر بادشاہون کی حکومت اسی وجہ سے تباہ ہوئی کہ اون کے وزیر اور مشیر نالائق اور
بری ہوئے جن بادشاہون کے وزیر اور مشیر عمدہ اور عقیل تھے ہمیں اونکی حکومت کو روز بروز ترقی ہوتی ہے حکام رعایا
کو چاہیے کہ اپنے جلسہ وزراء میں عمدہ عمدہ متدین اور ہوشیار لوگ بھرتی کرے جو ملک کے عادات اور رسم اور قدیمی دستور
کی حالات اور تدبیر و انتظام اور سیاست مدن سے بخوبی واقف ہوں اور ہر وقت بادشاہ کو صلاح نیک دینا اور بری باتوں سے
باز رکھیں باب فی العرافة عرافت کا بیان ف حاکم کی طرف سے رعایا کے ہر قبیلہ اور قوم میں ایک ایک
چودہری رہتا ہے جو ضرورت کیوقت اپنی قوم کے ہر ایک شخص کا رویہ اور چلن حاکم سے بیان کرتا ہے اور ہر طرح سے
خبر حاکم کو دیتا رہتا ہے اوسکو عریف کہتے ہیں عن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرب علی منکبیه ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا ترجمہ مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مارا اون کے مونڈھوں پر اور فرمایا ای قدیم ف
مقدام کی تصغیر قدیم ہے پیار سے شفقت کے ت تو نے نجات پائی اگر تو مر گیا اور نہ امیر ہوا نہ منشی ہوا نہ عریف ہوا
ف اس لیے کہ ہر ایک سرکاری کام میں مواخذے اور تقصیر خدمت کا خوف ہے اسی واسطے سلف نے زراعت
اور تجارت اور کسب کو نوکری سے بہتر جانا ہے عن غالب القطان عن رجل عن ابیه عن جده انهم کانوا علی
منهل من المناهل فلما بلغهم الاسلام جعل صاحب الماء لقومه مائة من الابل علی ان یسلموا فاسلموا

وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم فارسل ابنه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له ايت
النبي صلى الله عليه وسلم فقل له ان ابي يقرئك السلام وانه جعل لقومه مائة من الابل على ان يسلموا
فاسلموا وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فان قال لك نعم او لا فقل
له ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه يسئلك ان تجعل لي العرافة بعده فاتاه فقال ان ابي
يقرئك السلام فقال وعليك وعلى ابيك السلام فقال ان ابي جعل لقومه مائة من الابل على ان
يسلموا فاسلموا وحسن اسلامهم ثم بدا له ان يرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فقال ان
بدا له ان يسلمها لهم فليسلمها وان بدا له ان يرتجعها فهو احق بها منهم فان اسلموا فلهم
اسلامهم وان لم يسلموا قوتلوا على الاسلام وقال ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه
يسئلك ان تجعل لي العرافة بعده فقال ان العرافة حق ولا بد للناس من العرفاء ولكن العرفاء
في النار ترجمہ غالب قطان سے روایت ہے اوس نے سنا ایک شخص سے اوس نے اپنے باپ سے وس نے اوس کے دادا
کہ کچھ لوگ عرب کے ایک چشمے پر رہتے تھے جب دین اسلام کی خبر پہونچی تو چشمے والے نے اپنی قوم والوں کو سو اونٹ
دینے کہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاویں تو وے مسلمان ہو گئے اوس نے اونٹوں کو اون میں تقسیم کر دیا بعد اوس کے
اوس نے اپنے اونٹوں کو پھیرنا چاہا تو اپنے بیٹے کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اوس سے کہا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کہہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے اوس نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تھے اس شرط پر کہ وہ
مسلمان ہو جاویں وہ مسلمان ہو گئے اور میرے باپ نے اونٹوں کو اون میں تقسیم کر دیا۔ اب وہ چاہتا ہے کہ اون سے
اپنے اونٹ پھیر لیوے کیا پھیر سکتا ہے یا نہیں آپ ہاں فرماوینگے یا نہیں پھر تو کہہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے اور اس
چشمے کا وہ عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ اوسکے بعد آپ مجھکو وہاں کا عریف کیجیے خیر بیٹا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا وعلیک وعلی ابیک السلام تجھپر اور تیرے باپ پر
سلام ہو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تھے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاویں
وہ مسلمان ہو گئے اچھی طرح اب میرا باپ چاہتا ہے کہ اون اونٹوں کو اون سے پھیر لیوے کیا میرا باپ اون اونٹوں کا
حقدار ہے یا وہی لوگ حقدار ہیں آپ نے فرمایا اگر تیرا باپ چاہے کہ اون اونٹوں کو اون لوگوں کو دیدیوے تو دیوے اور اگر
چاہے کہ پھیر لیوے تو وہ اونکا حقدار ہے پھیر لے سکتا ہے اور وہ جو مسلمان ہو گئے تو اپنے اسلام کا فائدہ آپ اٹھاوینگے
اگر مسلمان نہوں گے قتل کیے جاوینگے دین اسلام پر پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے وہ اوس
چشمے کا (وہاں کی آبادی کا) عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اوسکے بعد عرافت کا عہدہ مجھکو دیجیے آپ نے فرمایا عرافت تو ضرور
ہے (عرافت یعنی ایک ایسی خدمت ہے جسکے بغیر چارہ نہیں امام کو ساری قوم کا حال اوس سے معلوم ہوتا ہے جیسے آجکل پنچ

ہوتی ہے تو انتخاب مجاہدین کا وہی کرتا ہے عطایا اوسی کو تشیم مین تقسیم کے لیے دیے پہلے کا وہی جو ابدا ہوتا ہے **ت** اور لوگو
کو بغیر اوسکے چارہ نہین مگر عریف جہنم مین جاوینگے **ف** یعنی قریب ہے کہ جہنم مین جاوین کیونکہ خوف ہے کہ انصاف سے
اس کام انجام نہ دین لوگون کی حق تلفی کرین حاکم سے بے سبب کسی کی بدگوئی کرین **باب** فی اتخاذ الکاتب
منشی رکھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال السجل کاتب کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے سجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی یا محرر) کا نام تھا **باب** فی السعایۃ علی الصدقۃ زکوٰۃ وصول
کرنیکا ثواب **ف** زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جابجا امام کیطرف سے لوگ مقرر ہوتے ہین اونکو عامل کہتے ہین **عن** رافع
بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی
سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے جو شخص عامل ہو زکوٰۃ کا خدا کیواسطے تو وہ مثل غازی فی سبیل اللہ کے ہے (یعنے اوسکا ثواب مثل اوسکے ہے جو
اللہ کی راہ مین جہاد کرتا ہے) جبتک لوٹ کر اپنے گھر آوے **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ صاحب مکس **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنت مین نہ جاویگا جو مکس کریگا **ف** مکس کہتے ہین زیادہ لینے کو قدر واجب سے بعض عامل یہ کرتے ہین کہ زکوٰۃ لیکر کچھ زیادہ
لیتے ہین مالکین اموال سے ظلم کرکے یہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا جو ایسا کریگا وہ جنت مین نہ جاویگا **عن** ابن اسحاق قال الذی یعشر
الناس قال صاحب المکس **ترجمہ** ابن اسحاق سے روایت ہے صاحب مکس وہ شخص ہے جو لوگون سے عشر (دہ یکی) لیتا ہے **عن**
ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان
ابا بکر قد استخلف قال فواللہ ما ھو الا ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر فعلمت انہ لا
یعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے (جب حضرت
عمر زخمی ہوئے لوگون نے اون سے کہا کسی کو خلیفہ کرنے کیواسطے) عمر نے کہا اگر مین کسیکو خلیفہ نکرون (تو بھی ہوسکتا ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا) اور اگر مین کسیکو خلیفہ کرون (تو بھی ہوسکتا ہے کیونکہ ابوبکر
صدیق نے خلیفہ مقرر کیا) عبد اللہ بن عمر نے کہا تو قسم خدا کی عمر نے نہین ذکر کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا
مین نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو کرنیوالے نہین ہین اور وہ کسیکو خلیفہ مقرر نہ کرینگے **ف**
ایسا ہی ہوا حضرت عمر نے کسی خاص شخص کو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ چھ آدمیون کو جو کبار صحابہ مین سے تھے کہا ان مین جس پر مسلمان
اتفاق کرلین وہ خلیفہ ہو جاوے وہ چھ آدمی یہ تھے۔ طلحہ۔ اور زبیر اور عثمان۔ اور علی عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہم **باب** ما جاء فی البیعۃ بیعت کا بیان **عن** ابن عمر قال کنا نبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی السمع والطاعۃ ویلقننا فیما استطعتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سننے اور اطاعت کرنے پر یعنے جو حکم آپ فرماوین گے اوسکو کان لگاکر سنینگے اور بجالاوین گے) اور آپ ہم کو تعلیم کرتے تھے
یہ بھی کہو جہانتک کہ ہم کو طاقت ہے ف یہ آپکا رحم تہا اور کرم کہ استطاعت کی قید لگانے کو فرمانے تاکہ آیندہ بیعت ٹوٹنے
کا خوف نہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعتین ثابت ہین وہ یہی ہین۔ ایک تو بیعت سمع اور اطاعت پر دوسری
بیعت امام سے مناقشہ نکرنے پر بشرطیکہ وہ مستحق ہو امامت کے تیسری بیعت سچ بولنے پر چوتھی بیعت انصاف کی بات کہنے پر
پانچوین بیعت اپنے سے کسی کو زیادہ حصہ یا درجہ دینے پر مناقشہ نہ کرین گے چھٹی بیعت خلوص پر ہر مسلمان کے ساتھ ساتوین
بیعت نہ بھاگنے پر آٹھوین بیعت لڑکر مرجانے پر نوین بیعت جہاد پر دسوین بیعت ہجرت پر گیارہوین بیعت ترک معاصی کی
جو آپنے عورتون سے لی تہی کہ ہم خاوندون کی ناشکری نہ کرین گے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے۔ مطلق بیعت کی
اصل تو کلام اللہ سے بھی ثابت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم اور اقسام بیعت کے احادیث مین
مذکور ہین جو اوپر مذکور ہوئے پر اس قسم کی بیعت جو اس زمانے مین درویشون مین مروج ہے کہ خاص ایک سلسلہ مین داخل
ہوتے ہین اور پھر اپنے پیر کے سوا دوسرے سے بیعت نہین کر سکتے اسکی اصل بصراحت کتاب و سنت سے ثابت نہین ہے البتہ اسقدر
بیعت ہر مرد صالح پر انسان کر سکتا ہے کہ فرائض اور واجبات کو ادا کرینگے اور معاصی اور مناہی شرعیہ سے بچینگے۔ مگر
اسمین یہ ضرور نہین ہے کہ جب ایک شخص سے یہ بیعت کر لی ہو تو دوسرے سے نکرے بلکہ ہر ایک صالح اور متقی شخص کے ہاتھ پر
یہ بیعت کر سکتا ہے اگرچہ پہلے کسی اور سے بیعت کر چکا ہو اور وہ موجود ہو۔ فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا مرید
ہو اور پھر اپنے پیر کے سوا کسی اور سے بیعت کر لے تو کچھ قباحت نہین ہے نہ یہ موجب گناہ کا ہے (تنقیح الحامدیہ) عن

عروۃ ان عائشۃ رضہ اخبرتہ عن بیعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قالت ما مس النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بیدہ امراۃ قط الا ان یاخذ علیہا فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک ترجمہ
عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون سے کسطرح بیعت کرتے تہے ہنوز
نے کہا آپنے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہین چھوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا
مین تجھسے بیعت کر چکا عن عبد اللہ بن ہشام قال وکان قد ادرک النبی وذہبت بہ امہ زینب بنت حمید الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو صغیر
فمسح راسہ ترجمہ عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے اون کو اونکی مان زینب بنت حمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لے گئین اور بولین یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجیے آپنے فرمایا یہ کم سن ہے پھر آپنے اون کے سر پر ہاتھ پھیرا باب

فی ارزاق العمال عاملون کی تنخواہ کا بیان

عن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فہو غلول ترجمہ بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ہم عامل کرین کسی کام پر اور اوسکا کچھ حصہ مقرر کرین پھر وہ اوسمین سے سوا اوس کے

کچھ لیوے تو وہی چوری ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار کو سوا تنخواہ کے اور عہدہ کے اگرچہ بدون
رضی کو کوئی چیز لینا درست نہیں عن ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت منها وادیتها الیه
فقلت انما عملت لله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی
ترجمہ ابن الساعدی سے روایت ہے مجھ کو حضرت عمرؓ نے عامل کیا صدقے پر یعنی زکوٰة وصول کرنے پر مقرر کیا جب میں اس
کام سے فارغ ہوا تو انہوں نے میرے واسطے اجرت دینے کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو خدا کیواسطے کام کیا ہے پھر
عمر نے کہا جو تجھکو دیا جاتا ہے لے لے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کام کیا تھا زکوٰة کی تحصیل کا
کام آپ نے مجھے اسکی اجرت دی عن المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول
من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم یکن له خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن له مسکن فلیکتسب
مسکنا قال قال ابو بکر اخبرت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتخذ غیر ذلك فهو غال
او سارق ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارا
عامل ہو تو وہ ایک بی بی رکھ لیوے (یعنی بی بی کا خرچ بیت المال میں سے دیا جا سکتا ہے) اگر اسکی پاس کوئی خدمتگار
نہ ہو تو ایک خدمتگار رکھ لیوے اگر رہنے کے لیے گھر نہ ہو تو ایک مکان رہنے کے لیے لے لیوے مستورد نے کہا ابوبکر
نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر جو شخص ان چیزوں کے سوا اور اور چیزیں لیوے تو وہ خائن
اور چور ہے (کہ مسلمانوں کا روپیہ واہیات میں صرف کرتا ہے)

باب فی هدایا العمال

عاملوں کو ہدیہ لینا نادرست ہے
عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة قال
ابن السرح ابن الاتبیة علی الصدقة فجاء فقال هذا لکم وهذا اهدی لی فقام النبی صلی الله علیه
وسلم علی المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال ما بال العامل نبعثه فیجیئ فیقول هذا لکم وهذا اهدی
لی الا جلس فی بیت امه او ابیه فینظر ایهدی له ام لا لا یاتی احد منکم بشیء من ذلك الا جاء به
یوم القیامة ان کان بعیرا فله رغاء او بقرة فلها خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیه حتی رأینا عفرة
ابطیه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے زکوٰة لینے والے پر ایک شخص کو ازد میں سے عامل کیا اسکو ابن اللتبیہ کہتے تھے اور ابن السرح نے کہا کہ اسکو ابن الاتبیہ
کہتے تھے پھر جب وہ آیا یعنی مدینے میں تو کہا مسلمانوں سے کہ یہ مال تو تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے تحفہ بھیجا گیا ہے یعنی
زکوٰة کا مال جن سے اپنے لیے تحفہ جدا کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ عامل
کو کیا لائق ہے جو ہم اسے بھیجیں اور وہ مال زکوٰة لاوے اور کہے کہ یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ آیا کیوں
وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا تو وہ دیکھتا کہ کیا تحفہ ملتا ہے یا نہیں جو کوئی تم میں سے کوئی چیز لیگا وہ اسکو قیامت کے

دن لیئے اویگا اگر اونٹ ہوگا تو وہ پکارتا ہوگا یا بیل ہوگا تو وہ بھی پکارتا ہوگا یا بکری ہوگی تو آواز کرتی ہوگی پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اسقدر اوٹھائے کہ ہم نے آپکی بغلوں کی سفیدی دیکھی یعنی بہت اونچے اوٹھائے پھر فرمایا الٰہی یعنے جو تو نے فرمایا تھا تحقیق مینے اوسکو پہونچا دیا الٰہی تحقیق مینے پہونچا دیا اف اپنی مان باپکے گھر بیٹھا رہتا یعنے اگر اس کام پر مقرر نہ ہوتا تو وہ ہدیہ اوسکو کبھی نہ ملتا پھر ایسا ہدیہ لینا جو کام کے ڈرسے لوگ بھیجین رشوت مین داخل ہے ہاں البتہ جو ہدیہ کام سے پہلے بھی آیا کرتا ہو اوسکا لینا درست ہے

باب فی غلول الصدقۃ زکوۃ مین سے چورانے کا بیان

عن ابی مسعود الانصاری قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعیا ثم قال انطلق ابا مسعود ولا الفینک یوم القیامۃ تجی علی ظھرک بعیر من ابل الصدقۃ لہ رغاء قد غللتہ قال اذا لا انطلق قال اذا لا اکرھک

ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عامل مقرر کیا اور فرمایا جا اے ابو مسعود مگر ایسا نہ ہو کہ قیامت مین مین تجھے دیکھون تو آتا ہو اپنی پیٹھ زکوۃ کا ایک اونٹ لادے ہوئے (جو دنیا مین چورایا ہو) وہ آواز کرتا ہو ابو مسعود نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو مین اس کام پر نہین جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بھی تجھپر جبر نہین کرتا (کہ خواہ نخواہ تو جاوے بلکہ اگر تجھکو اپنے نفس پر اطمینان ہے تو جا ورنہ جانا بہتر ہے تیرے لیے)

باب فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ امام پر رعیت کے کیا حقوق ہین

عن ابی مریم الازدی قال دخلت علی معویۃ فقال ما انعمنا بک ابا فلان وھی کلمۃ تقولھا العرب فقلت حدیثا سمعتہ اخبرک بہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ عز وجل شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم احتجب اللہ عنہ دون حاجتہ وخلتہ وفقرہ قال فجعل رجلا علی حوائج الناس ترجمہ ابی مریم ازدی سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان پاس گیا انہون نے کہا کیا خوب ہوا تیرا آنا ہمارے پاس اے فلانے مین نے کہا مین نے ایک حدیث سنی ہے تم سے بیان کرتا ہون سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ جل جلالہ کوئی کام مسلمانون کا عنایت کرے (یعنی کوئی خدمت پر مامور ہو) پھر وہ لوگون کی حاجت پوری نہ کرے جب وے محتاج ہون یا فقیر تو اللہ جل جلالہ بھی اوسکے حاجت اور ضرورت اور کام کو پورا نہ کریگا۔ یہ سنکر معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کیا لوگون کے کامون پر (یعنی جو شخص رعایا کی فریاد نہ سنے گا اون کے مقصد پورے نہ کریگا تو اللہ جل جلالہ بھی اوسکیطرف سے اعراض کریگا اور اوسکے مقاصد اور حاجات کو پورا نہ کریگا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اوتیکم من شئ وما امنعکموہ ان انا الا خازن اضع حیث امرت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کوئی چیز تم کو اپنی طرف سے نہ دیتا ہون نہ روکتا ہون مین تو اللہ جل جلالہ کا خزانچی ہون جہان حکم ہوتا ہے وہان صرف کرتا ہون (یعنی مجھکو مثل اور بادشاہون کی نہ سمجھو جو اپنی خواہش کے

موافق کسیکو دیتے مین کسی کو نہین دیتے) عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیٔ
فقال ما انا باحق بهذا الفیٔ منکم وما احد منا باحق به من احد الا انا علی منازلنا من کتاب
الله عز وجل وقسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فالرجل وقدمه والرجل وبلاؤه والرجل وعیاله
والرجل وحاجته ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے عمر بن خطاب نے ایک دن فیٔ کا ذکر کیا اور کہا
مین تم سے زیادہ اس فیٔ کے لائق نہین ہون اور نہ کوئی ہم مین سے لائق تر اس فیٔ کے ہے لیکن اللہ عز وجل کی کتاب
مین ہم اپنے اپنے مراتب پر ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے تو جو شخص یا قدیم الاسلام یا شجاع یا عیالدار یا محتاج ہو
ہو تو اوسکی لیاقت کیموافق تقسیم کرتے ہین (اسکو یعنے استحقاق مال کے یہہ اسباب ہین۔ قدامت اسلام شجاعت عیالداری
محتاجی وغیرہ) **باب** فی قسم الفیٔ مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنیکا بیان عن زید بن اسلم ان
عبد الله بن عمر دخل علی معویة فقال حاجتك یا ابا عبد الرحمن فقال عطاء المحررین فانی رایت
رسول الله صلی الله علیه وسلم اول ما جاءه شیٔ بدا بالمحررین ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر معاویہ
کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا حاجت ہے تو اونہون نے کہا آزاد کیے ہوئے غلامونکا حصہ دو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا تھا جب آپ کے پاس فیٔ آتی تو آپ اوسمین سے اول آزاد غلامونکا حصہ دینا شروع کرتے
ف اسواسطے کہ آزاد غلامونکا نام حاکم کے دفتر مین نہین ہوتا تو وے بیچارے خالی رہ جاتے ہین عن عائشة رضی الله
عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بظبیة فیها خرز فقسمها للحرة والامة قالت عائشة کان ابی رضی
الله عنه یقسم للحر والعبد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا آیا جس
مین نگینے تھے سو آپنے اوسکو بانٹا لونڈیون کو اور بی بیون کو اور حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے باپ تقسیم کرتے تھے غلام
اور آزاد کو (یعنے معلوم ہوا کہ نگینہ کی تقسیم عورتون کے لیے مخصوص نہین عن عوف بن مالک ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان اذا اتاه الفیٔ قسمه فی یومه فاعطی الاهل حظین واعطی العزب حظا زاد ابن المصفی فدعینا
وکنت ادعی قبل عمار فدعیت فاعطانی حظین وکان لی اهل ثم دعی بعدی عمار بن یاسر فاعطی حظا
واحدا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فیٔ کا مال آتا تو اوسکو اوسی دن بانٹ
دیتے اور بی بی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ دیتے ابن المصفی نے زیادہ کیا۔ پھر کہ بلائے گئے ہم اور مین عمار کے پہلے
بلایا جاتا تھا تو مجھے بلا کر دو حصے دیے کیونکہ میرے گھر کے لوگ بھی تھے پھر میرے بعد عمار بلائے گئے اونکو ایک ہی حصہ ملا ف
یعنے مجرد آدمیون کو ایک ایک حصہ دیا اور عیالدار لوگون کو دو دو حصے دیے اونکا صرف مجرد لوگون سے زیادہ ہے تو اونکا
حصہ بھی زیادہ چاہیے **باب** فی ارزاق الذریة مسلمانون کی اولاد کو حصہ دینا عن جابر بن عبد الله قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا اولی بالمؤمنین من انفسهم من ترك مالا فلاهله ومن ترك دینا

اوضیاعا فالی وعلی ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین قریب تر مسلمانون سے
ہون اونکی ذاتون سے سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور مال چھوڑ جاوے تو اوسکے گھروالون کا حق ہے اور جو کوئی قرض چھوڑ جاوے یا عیال
تو وہ میری پر ہے یعنی قرض کا ادا کرنا اور عیال کی پرورش کا ذمہ میرا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
مال چھوڑ جاوے یعنی بعد مرنے کے تو اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جو کوئی عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو اونکی پرورش ہمارے ذمہ ہے عن
جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فایما رجل مات وترک
دینا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین ہر
مسلمان کے قریب تر ہون اوسکی ذات سے سو جو کوئی مر جاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو اوسکی ادای کا میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جاوے
وہ اوسکے وارثون کا حق ہے مین نہ لونگا) باب متی یفرض للرجل فی المقاتلۃ کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے عن
ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق
وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ پیش کیے
گئے احد کے دن جب اون کی عمر چودہ برس کے تھی آپنے اون کو قبول نہین کیا پھر وہ پیش کیے گئے جنگ خندق مین اوس
وقت اونکی عمر پندرہ برس کی تہی آپنے قبول کیا باب فی کراھیۃ الافتراض فی آخر الزمان آخر زمانے مین حصہ
لینے کی کراہت کا بیان عن ابی مطیر انہ خرج حاجا حتی اذا کان بالسویداء اذا انا برجل قد جاء کانہ یطلب
دواء او حضضا فقال اخبرنی من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یعظ الناس و
یامرھم وینھاھم فقال یا ایھا الناس خذوا العطاء ما کان عطاء فاذا تجاحفت قریش علی الملک وکان
عن دین احدکم فدعوہ ترجمہ ابو مطیر سے روایت ہے وہ حج کرنیکو نکلے جب سویداء مین پہونچے (ایک مقام کا نام ہے) تو ایک
شخص آیا دوا ڈھونڈھتا ہوا یا رسوت ڈھونڈھتا ہوا اور بولا مجھے اوس شخص نے خبر دی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین لوگون کو نصیحت کرتے تھے اور حکم کرتے تھے نیک بات کا اور منع کرتے تھے بری بات
سے آپنے فرمایا ای لوگو لے لیا کرو امام یا حاکم کی عطا کو جبتک وہ عطا ہے (یعنی موافق شرع کے حاصل ہوا اور موافق شرع کے
تقسیم ہو) پھر جب قریش ایک دوسرے سے لڑین سلطنت پر اور عطا قرض کے بدلے مین ملے تو اوسکو چھوڑ دو (یعنی نہ لو اوس وقت
محنت اور مزدوری کرکے کھانا بہتر ہے بادشاہون کی عطا سے) عن سلیم بن مطیر من اھل وادی القری عن ابیہ
انہ حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فامر الناس ونھاھم ثم قال اللھم ھل بلغت
قالوا اللھم نعم ثم قال اذا تجاحفت قریش علی الملک فیما بینھا وعاد العطاء وکان رشا فدعوہ فقیل من
ھذا قالوا ھذا ذو الزوائد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سلیم بن مطیر وادی القری کے رہنے والے

الله صلى الله عليه وسلم من الاموال رسول الله صلی الله علیہ وسلم جن مالون کو اپنے لیے چن لیتے تھے اموال غنیمت میں سے
اونکا بیان **عن** مالك بن اوس بن الحدثان قال ارسل الى عمر رضی تعالى النهار رضجئته فوجدته جالسا على
سرير مفضيا الى رماله فقال حين دخلت عليه يا مال انه قد دف اهل ابيات من قومك وقد امرت فيهم
بشيء فاقسم فيهم قلت لو امرت غيري بذلك فقال خذه فجاءه يرفا فقال يا امير المؤمنين هل لك في عثمان
بن عفان وعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام وسعد بن ابي الوقاص قال نعم فاذن لهم فدخلوا ثم جاءه
يرفا فقال يا امير المؤمنين هل لك في العباس وعلي قال نعم فاذن لهم فدخلوا فقال العباس يا امير المؤمنين
اقض بيني وبين هذا يعني عليا فقال بعضهم اجل يا امير المؤمنين اقض بينهما وارحمهما قال مالك بن اوس
خيل الي انهما قدما اولئك النفر لذلك فقال عمر رحمه الله اتئدا ثم اقبل على اولئك الرهط فقال انشدكم
بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما
تركنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل على علي والعباس رضي الله عنهما فقال انشدكما بالله الذي باذنه تقوم
السماء والارض هل تعلمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة فقالا نعم قال
فان الله خص رسوله صلى الله عليه وسلم بخاصة لم يخص بها احدا من الناس فقال الله تعالى وما افاء الله على
رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب ولكن الله يسلط رسله على من يشاء والله على كل شيء قدير
فكان الله افاء على رسوله بني النضير فوالله ما استاثر بها عليكم ولا اخذها دونكم فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ياخذ منها نفقة سنة او نفقته ونفقة اهله سنة ويجعل ما بقي اسوة المال
ثم اقبل على اولئك الرهط فقال انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ذلك
قالوا نعم ثم اقبل على العباس وعلي رضي الله عنهما فقال انشدكما بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض
هل تعلمان ذلك قالا نعم فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر انا ولي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجئت انت وهذا الى ابي بكر تطلب انت ميراثك من ابن اخيك ويطلب هذا ميراث امراته من
ابيها فقال ابو بكر رحمه الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة والله يعلم انه
لصادق بار راشد تابع للحق فوليها ابو بكر فلما توفي قلت انا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي
ابي بكر فوليتها ما شاء الله ان اليها فجئت انت وهذا وانتما جميع وامركما واحد فسالتمانيها فقلت
ان شئتما ان ادفعها اليكما على ان عليكما عهد الله ان تلياها بالذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يليها فاخذتماها مني على ذلك ثم جئتماني لاقضي بينكما بغير ذلك والله لا اقضي بينكما بغير ذلك حتى
تقوم الساعة فان عجزتما عنها فرداها الي **ترجمہ** مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر رض نے میرے

بلانے کو آدمی بھیجا جب دن چڑھ گیا تو میں آیا اونکے پاس اور اونکو ایک تخت پر بیٹھے ہوئے پایا بن بچھونے کے جب میں ان
کے پاس پہونچا تو مجھے دیکھکر کہا ای مالک کچھ لوگ تمہارے قوم والوں میں سے میرے پاس آئے اور میں نے اونکو دینے کے لیے کچھ
حکم کیا ہے سو تم تقسیم کر دو اون کو میں نے کہا کاش آپ اس کام کیواسطے کسی اور کو کہتے حضرت عمر نے کہا نہیں لیلو اوسکو اور اوس مال
کو جو میں نے دیا ہے اون لوگوں میں تقسیم کرنے کیواسطے اتنے میں یرفا آیا (یرفا حضرت عمر رض کے دربان کا نام تھا وہ اونکا
غلام تھا آزاد کیا ہوا) اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی الوقاص رض دروازے
پر بیٹھے ہوئے اذن چاہتے ہیں آنیکی لیے تو کہا آنے دے پھر وہ آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس اور علی بھی
اذن چاہتے ہیں اگر حکم ہو تو اونکو بھی آنے دیں کہا کہ آنے دی جب وہ آئے تو عباس نے کہا یا امیرالمومنین ہمارے اور ان کے
درمیان میں فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کے باب میں جو اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا تھا اموال بنی نضیر
اور فدک اور خیبر) اتنے میں اور چند لوگ بول اوٹھے ہاں ای امیرالمومنین فیصلہ کر دیجیے اور راحت دیجیے ان کو (مالک بن اوس
نے کہا مجھے ایسا خیال ہے کہ علی اور عباس نے ہی اون لوگوں کو (عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر وغیرہ) آگے بھیجا تھا اسی
کام کیواسطے تو حضرت عمر نے کہا صبر اور سہولت کرو پھر متوجہ ہوئے اون صحابہ کیطرف اور کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اوس خدا کی کہ جسکے
حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں آیا تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم نہیں چھوڑتے ہیں یعنی گروہ انبیا میراث
جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہیں صدقہ ہے جو صحابہ وہاں بیٹھے تھے اونہوں نے کہا ہاں بلاشبہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر رض حضرت علی اور
حضرت عباس رض کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں آیا تم نہیں
جانتے ہو کہ آنحضرت نے یہہ فرمایا تھا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے علی اور عباس نے کہا ہاں پھر
عمر نے کہا اللہ جل جلالہ نے خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی چیز سے جو کسی آدمی کو اوس سے خاص نہیں کیا فرمایا وما
افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ (آیتہ) تک (یعنی جو ہاتھ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اون سے سو تم نے نہیں دوڑائے اوس پر گھوڑے
اور نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولوں کو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے - اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کا مال دلایا
قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال اپنے لیے نہ رکھہ لیا نہ صرف اوسی مال کو لیا اور کو نہ لیا بلکہ آپ اس مال میں سے ایک سال
کا خرچ اپنا نکال لیتے اور اپنے اہل و عیال کا اور جو باقی رہتا وہ برابر ہوتا دوسرے مالوں کے بعد اسکے حضرت عمر متوجہ ہوئے اون صحابہ
کیطرف (عثمان اور عبدالرحمن وغیرہ) پھر کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اوس خدا کے جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں تم اس حال کو
جانتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا کہ ہاں ہم جانتے ہیں (یعنی ایسا ہی تھا) پھر حضرت عمر حضرت عباس اور حضرت علی کیطرف متوجہ
ہوئے اور کہا کہ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم دونوں اس حال کو جانتے ہو اونہوں نے
کہا ہاں بیشک ہم جانتے ہیں - تو جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر صدیق رض نے کہا میں متولی ہوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لوازم کا تو تم (ای عباس) اور یہہ (علی رض) ابو بکر کے پاس آئے تم اپنی میراث مانگتے تھے اپنے بھتیجے سے (رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) اور یعنی علی میراث مانگتے تھے اپنی بی بی کی باپ کے مال میں سے (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ طلب کرتے تھے) ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر سچے اور نیک اور ہدایت پانے والے حق کے تابع تھے پھر ابوبکر اوس مال پر قابض رہے یہانتک کہ انہوں نے وفات پائی جب میں نے کہا میں متولی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ابوبکر کی طرف سے پھر میں اون مالوں پر متولی رہا جبتک اللہ جل جلالہ کو میرا متولی رہنا منظور تھا پھر تم اے عباس اور یعنی علی دونوں آئے اور تم سب ایک ہو تمہارا کام بھی ایک ہے تم دونوں نے مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے تفویض کر دیجیے میں نے کہا اگر تم چاہو تو وہ مال میں تم کو دیتا ہوں اس شرط سے کہ تم کو قسم ہے اللہ کی اوس مال میں اوسی طرح کام کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس میں متولی ہو کر کرتے تھے تم نے اسی شرط پر وہ مال مجھ سے لے لیا پھر اب تم دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تمہارا فیصلہ کروں سوا اسکی اور طریق پر (یعنی اوس مال کو تقسیم کر دوں تم دونوں میں اور وہ تم میں سے ہر ایک کی ملک ہو جاوے) تو قسم خدا کی میں ہوا اوس طور کے اور کسی طرح کا فیصلہ نہ کرونگا قیامت تک البتہ اگر تم سے اون مالوں کا اہتمام نہ ہو سکے تو پھر مجھے دیدو (یعنی پھر میں اوس کی تولی شروع کروں جیسے پہلے کیا کرتا تھا) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سوال حضرت ابوبکر سے کیا تب تو حضرت ابوبکر نے یہی حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم گروہ انبیا کے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے مگر حضرت فاطمہ بمقتضای بشریت اور نیز اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قلق میں تہیں حضرت ابوبکر سے خفا ہو گئیں بعد اوسکی منقول ہے کہ حضرت ابوبکر نے اون کی خدمت میں عذر خواہی کی کہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میری قرابت پر مقدم ہے مگر جو آپ نے فرمایا اوسکی تعمیل ضرور ہے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت میں وہ مال حضرت علی اور عباس ہی کے سپرد کر دیئے بطریق ملکیت کے نہیں بلکہ بطریق ولایت اور خبرگیری کے جب اون دونوں نے اوسکو تقسیم کرنا چاہا تو حضرت عمر نے اس سے انکار کیا

عن مالك بن اوس بهذه القصة وهما يعني عليا والعباس رضي الله عنهما يختصمان فيما افاء الله على رسوله من اموال بني النضير ترجمہ مالک بن اوس سے اسی قصے میں مروی ہے کہ وہ دونوں یعنی علی و عباس رضی اللہ عنہما جھگڑا کرتی تہے اون مالوں میں جو اللہ جل جلالہ نے عنایت فرمایا تھا اپنے رسول کو یعنی بنی نضیر کے مالوں میں (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون جنگ کے ملے تہے یہودیوں سے یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری میں ہوا)

عن عمر قال كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا ينفق على اهل بيته قال ابن عبدة ينفق على اهله قوت سنة فما بقي جعل في الكراع وعدة في سبيل الله عز وجل قال ابن عبدة في الكراع والسلاح ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے بنی نضیر کا مال اس قسم کا تھا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کو عطا فرمایا اور مسلمانوں نے اوسپر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے تو وہ مال حضرت کے لیے خاص ہوا اوسکو آپ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور ابن عبدہ نے کہا کہ ایک برس کا

خرچ اپنے گھر والوں پر صرف کرتے تھے اور باقی کو جانوروں کے خریدنے میں صرف کرتے تھے اور جہاد کا سامان کرتے تھے ابن عیینہ نے
کہا آپ باقی کو صرف کرتے تھے جانوروں اور ہتھیاروں میں **ف** یہی حکم ہے فَے کا یعنی جو مال کفار سے ہاتھ لگے بغیر جنگ کے
وہ مال مسلمانوں کے لیے ہے مگر اختیار اوسکا حضرتؐ کو تھا جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں **عن** الزهري قال قال عمر هذه
لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة قرى عربية فدك وكذا وكذا ما افاء الله على رسوله من
اهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل وللفقراء الذين اخرجوا
من ديارهم واموالهم والذين جاؤا من بعدهم فاستوعبت هذه الاية الناس فلم يبق احد من
المسلمين الا له فيها حق قال ايوب او قال حظ الا بعض من تملكون من ارقائكم ترجمہ حضرت عمر
نے کہا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو مال اللہ نے عنایت فرمایا اپنے رسول کو نہیں دوڑائے اوسپر تم نے اپنے گھوڑے نہ اونٹ اس آیت
سے خاص ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند گانوں عرب کے جیسے فدک وغیرہ اور دوسری آیتیں جسمیں یہہ فرمایا جو
اللہ نے دلایا اپنے رسول کو گانوں والوں سے تو وہ اللہ اور رسولؐ اور عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور
فرمایا اون فقیروں کیواسطے جو اپنے گھروں اور مالوں میں سے نکالے گئے اور جو لوگ اپنے گھروں اور مالوں میں سے نکالے گئے اور فرمایا
جو لوگ دار الاسلام میں آگئے اور مسلمان ہو گئے پہلے اون سے اور جو لوگ آئے بعد اون کے اس آیت سے تمام مسلمان شریک ہو گئے
تو اب کوئی ایسا مسلمان نہیں رہا جسکو حق نہ ہو فَے میں مگر غلاموں اور لونڈیوں کو جنکے تم مالک ہو **ف** یعنی فَے میں سب
مسلمانوں کا حصہ ہے اوس میں خمس نہیں ہے نہ خاص ہے کسی قسم کے مسلمانوں سے حضرت عمرؓ کا مذہب یہی ہے **عن**
مالك بن اوس بن الحدثان قال كان فيما احتج به عمر رضي الله عنه انه قال كانت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث صفايا بنو النضير فكانت حبسا لنوائبه واما فدك فكانت حبسا لابناء السبيل واما خيبر
فجزأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة اجزاء جزئين بين المسلمين وجزأ لنفقة اهله فما فضل
عن نفقة اهله جعله بين فقراء المهاجرين ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر کی جس میں
حجت پکڑی تھی وہ یہہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین صفایا تھے سو بنو نضیر یعنی جو مال کہ اونکی میں سے حاصل
ہوا تھا وہ تو آنحضرتؐ کے حاجتوں کے لیے محبوس یعنی مقرر تھا جیسے مہمانوں کی ضیافت اور مجاہدوں کے ہتھیار و سواری
وغیرہ اور جو محاصل فدک تھا سو محتاج مسافروں کے لیے تھا اگرچہ وطن میں اونکا مال ہوتا اور خیبر کے آنحضرتؐ نے تین
حصے تقسیم کیے تھے دو حصے تو مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لیے پھر جو آپکے اہل کے خرچ سے بچتا سو فقرا
و مہاجرین پر خرچ کرتے **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت علی اور عباس جھگڑتے ہوئے آپس میں تھی اور صفایا جمع ہے صفیہ
کی اور صفیہ اوس مال کو کہتے ہیں جو امام چھانٹ لیوے مال غنیمت میں سے اپنے لیے قبل تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہہ بات خاص تھی
حضرتؐ سے کہ خمس کے ساتھ اور بھی جو چیز چاہیں لے لیں **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت

ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت الى ابي بكر الصديق رضي الله عنه تسأله ميراثها من
رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله عليه بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر فقال ابو بكر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة انما يأكل آل محمد من هذا المال واني والله لا
اغير شيئا من صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حالها التي كانت عليه في عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلاعملن فيها بما عمل به رسول الله صلى الله عليه وسلم فابى ابو بكر رضي الله عنه ان يدفع الى فاطمة
عليها السلام منها شيئا **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت سیدة النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے ابوبکر صدیق پاس بھیجا کسیکو اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جو اللہ نے اونکو دیا تہا مدینے مین اور فدک مین اور جو باقی رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال مین
سے صرف کہانیکی بمقدار لین گے اور مین قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صدقہ کو نہ بدلونگا اوس حال سے جیسا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اور مین اوس مین وہی کام کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حاصل
یہ ہی کہ ابوبکر رض نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو اوس مین سے کچھ بھی دینے سے **ف** کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کی خلاف ہوتا تہا اور حضرت فاطمہ زہرا رض اوس مال کو بطریق میراث طلب کرتی تہین نہ بطریق ولایت اور حفظ ہی واسطے
حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت مین وہ مال بطریق ولایت حضرت علی اور عباس کو سپرد کیا بخاری کی روایت مین ہی کہ حضرت
فاطمہ یہ سنکر ناراض ہوئین اور انہون نے چہوڑ دیا ابوبکر کو پھر اون سے نہ بولین دم وفات تک۔ ظاہر ہی کہ یہ خفگی ایک خیال پر مبنی
تھے جسکو حضرت فاطمہ زہرا صحیح جانتے تہین اور ابوبکر اوسکے خلاف حدیث سن چکے تھے اسلئے اوسپر عمل نہ کرسکتے تھے **عن**
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته بهذا الحديث قال وفاطمة عليها السلام حينئذ تطلب صدقة
رسول الله صلى الله عليه وسلم التي بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر قالت عائشة رضي الله
عنها فقال ابو بكر عليه السلام ان رسول الله قال لا نورث ما تركنا صدقة وانما يأكل آل محمد في هذا
المال يعني مال الله ليس لهم ان يزيدوا على المأكل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے یہی حدیث مروی ہی اس روایت مین یہ ہی کہ
حضرت فاطمہ زہرا رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو مانگتی تہین جو مدینے اور فدک مین تھا اور جو بچ رہا تہا خیبر کے
پانچوین حصے مین سے حضرت عائشہ نے کہا کہ ابوبکر صدیق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین
ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اس مال مین سے اپنے کہانے کی مقدار لین گے یعنی اللہ کے مال
مین سے (نہ اون کی مال مین سے کیونکہ وہ ترکے مین نہین آیا بلکہ صدقہ ہے خدا کا مال ہی) یہ نہین اونکو پہونچتا کہ کہانے سے زیادہ
اس مال مین سے لین **عن** عروة ان عائشة رضي الله عنها اخبرته بهذا الحديث قال فيه فابى ابو بكر رضي الله

عنه عليها ذلك وقال لست تاركا شيئا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل به الا عملت به اني اخشى

ان تركت شيئا من امره ان ازيغ فاما صدقته بالمدينة فدفعها عمر الى علي وعباس رضي الله عنهم فغلبه

علي عليها واما خيبر وفدك فامسكهما عمر وقال هما صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانتا لحقوقه

التي تعروه ونوائبه وامرهما الى من ولي الامر قال فهما على ذلك اليوم **ترجمہ** حضرت عائشہؓ نے عروہ سے

یہی حدیث بیان کی اوس مین یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ مانگتی تہین تو

ابوبکر نے انکار کیا اون کو دینے سے اور کہا مین چہوڑنے والا نہین ہون اوس کام کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے

بلکہ اوسی کو کرونگا مین ڈرتا ہون اگر کوئی کام حضرت کا جو آپ کرتے تہے مین اوسکو چہوڑ دون تو گمراہ ہو جاؤن پہر جب ابوبکرؓ کی وفات

ہوئی اور عمرؓ کی خلافت ہوئی تو جو صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ مین تہا۔ اوسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کے

حوالے کیا مگر علیؓ اوسپر قابض ہے اور غالب آئے عباس پر اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے رکہہ چہوڑا اور کہا یہ دونو صدقے

ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ صرف ہوتے تہے آپکے کامون اور مطلبون مین (یعنی جب دین کا کوئی کام آ

پڑتا مثلاً مجاہدین کی تیاری ہتہیارون کی خریدی مسافرون کی خبرگیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مالون کا ان کامون

مین صرف کرتے) انکا اختیار اوسکو ہے گا جو والی ہو امر کا یعنی خلافت کا راوی نے کہا پہر وہ دونو اوسی طرح رہے (یعنی جو

خلیفہ ہوتا رہا اوسکی قبضے مین خیبر اور فدک رہے پہلے ابوبکر پاس پہر عمر پاس پہر عثمان پاس پہر علی پاس) **عن**

الزهري في قوله فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب قال صالح النبي صلى الله عليه وسلم اهل فدك و

قرى قد سماها لا احفظها وهو محاصر قوما اخرين فارسلوا اليه بالصلح قال فما اوجفتم عليه من

خيل ولا ركاب يقول بغير قتال قال الزهري وكانت بنو النضير للنبي صلى الله عليه وسلم خالصا لم يفتحوها

عنوة افتتحها على الصلح فقسمها النبي صلى الله عليه وسلم بين المهاجرين لم يعط الانصار منها شيئا

الا رجلين كانت بهما حاجة **ترجمہ** زہری سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یعنی نہین

دوڑائے تم نے اون مالون کیواسطے گہوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے صلح کی فدک اور کئی گانون والون سے جنکا نام زہری نے لیا لیکن راوی کو یاد نہ رہا اوس حال مین کہ آپ محاصرہ کیے ہوئے تہے

ایک اور قوم کا اور اون لوگون نے آپ پاس مال بہیجا بطور صلح کے تو اللہ نے فرمایا نہین دوڑائے تم نے ان مالون پر گہوڑے اور اونٹ یعنی

بغیر لڑائی کے یہ مال ہاتھ آیا اللہ نے یا اپنے رسول کو زہری نے کہا بنو النضیر کے مال بہی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار

مین تہے کیونکہ بغیر جنگ کے وہ حاصل ہوئے تہے کچھ زور سے تو اون کو فتح نہین کیا تہا بلکہ صلح کے طور پر فتح کیا تہا اسواسطے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مالونکو تقسیم کر دیا مہاجرین کو اور انصار کو اون مین سے کچھ دیا مگر دو شخصونکو جو حاجت رکہتے

تہے **عن** المغيرة قال جمع عمر بن عبد العزيز بني مروان حين استخلف فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كانت له فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغير بني هاشم ويزوج فيها ايمهم وان فاطمة سألته
ان يجعلها لها فابى فكانت كذلك في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مضى لسبيله فلما ان ولي
عمر عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز قال يعني عمر
بن عبد العزيز فرأيت امرا منعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام ليس لي بحق وانا اشهد
كم اني قد رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن
عبد العزیز بن مروان بن حکم نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا جس وقت وہ خلیفہ کیا گیا تو کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فدک
تھا تو آپ اوسکی آمدنی سے خرچ کرتے یعنی اہل وعیال و فقرا و مساکین پر اور اوسمین سے بنی ہاشم کے چھوٹے لڑکوں پر احسان کرتے
تھے اور بیوہ عورتوں کے نکاح میں صرف کرتے یا بے خاوند والی بی بی کے نکاح میں صرف کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
فاطمہ نے فدک کا سوال کیا تھا یعنی فدک کو دیوین اون کے لیے تو آپ نے ندیا اور پھر وہ ویسا ہی رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زندگی بھر یہانتک کہ حضرت کی وفات ہوگئی پھر جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اونہون نے بھی ویسا ہی عمل کیا یعنی جسطرح حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں اپنے اہل وعیال اور برادران بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور وغیرہ میں صرف کرتے ویسے ہی حضرت عمر
نے کیا یہانتک کہ حضرت عمر کی بھی وفات ہوئی پھر مروان نے اوسکو جاگیر کر لیا یعنی اپنے لیے اور اپنی توابع کے لیے حضرت عثمان کی
خلافت میں یا اپنی بادشاہت میں پھر وہ عمر بن عبد العزیز کے قبضہ میں و تصرف میں آیا تو اوسنے کہا میں نے اوسمین ایسا امر دیکھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حضرت فاطمہ کو نہیں دیا تو وہ میرے لیے بھی سزاوار نہیں اور میں تم کو اسپر گواہ کرتا ہون
کہ مین نے اوسکو پھیر دیا اوسی طرحپر جیسے آنحضرت صلعم کے زمانے میں تھا یعنی پھر وقف کر دیا **عن** ابي الطفيل قال جاءت فاطمة
رضي الله عنها الى ابي بكر رضي الله عنه تطلب ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم قال فقال ابو بكر
عليها السلام سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اذا اطعم نبيا طعمة فهي للذي يقوم
من بعده ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا آئین ابو بکر رض پاس اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ابو بکر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالی جب کسی پیغمبر کو کوئی معاش
دیتا ہے تو وہ بعد اوسکے اوسکی قائم مقام کو ملتی ہے اور اوسکی وارثوں کو نہیں ملتی وجہ اسکی یہہ ہے کہ پیغمبر دنیا میں لوگونکو ہدایت کرنے
کیواسطے بھیجے گئے ہین نہ دنیا کا مال حاصل کرنیکیواسطے اسواسطے جو مال اونکو زندگی مین تھا وہ بھی اون کی وفات کے بعد صدقہ
ہوگا تاکہ لوگون کو گمان نہ ہو کہ اپنے وارثون کیلیے مال جمع کرنے میں مصروف تھے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث تقسیم نکرین گے ایک اشرفی کو بھی جو مین چھوڑ جاؤن اپنی بی بیون کے خرچ اور عامل
کی محنت کے سوا وہ صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے جو مال کی حفاظت اور ولایت کرے یا جو محنت کرے) **عن** ابي البختري

قال سمعت حديثا من رجل فاعجبني فقلت اكتبه لي فاتى به مكتوبا بيّنا دخل العباس وعلي على
عمر وعنده طلحة والزبير وعبد الرحمن وسعد وهما يختصمان فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن
وسعد الم تعلموا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل مال النبي صلى الله عليه وسلم صدقة الا ما
اطعمه اهله وكساهم انا لا نورث قالوا بلى قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق من ماله على اهله
ويتصدق بفضله ثم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم فوليها ابو بكر سنتين فكان يصنع الذي
كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر شيئا من حديث مالك بن اوس ترجمہ ابو البختری سے روایت
ہے میں نے ایک حدیث سنی ایک شخص سے (شاید وہ مالک بن اوس ہو) وہ پسند آئی مجھکو میں نے کہا اسکو مجھکو لکھدو وہ لکھکر
لایا صاف اور عباس اور علی داخل ہوئے عمر کے پاس وہان طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص بیٹھے تھے
دونون یعنی علی اور عباس آپسمین جھگڑتے تھے عمر نے طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد سے کہا کیا تم نہین جانتے ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مال میرا صدقہ ہے مگر جسقدر میری اہل بیت کے کہانے اور کپڑے کے لیے ضرور ہو اور ہم لوگون کا کوئی
وارث نہین ہوتا ان لوگون نے کہا کیون نہین ہم جانتے ہین آپ نے ایسا ہی فرمایا عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
مال مین سے اپنی اہل پر صرف کرتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا وہ صدقہ کرتے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور
مال کے متولی ابو بکر ہوئے دو برس تک پھر وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یعنی آپکی
بی بیون کو اوس مین سے بقدر ضرورت خرچ دیتے تھے اور جو بچا وہ مسلمانون کے بہتر کامون مین صرف کرتے تھے اس
روایت سے تصدیق ہوگئی اوس حدیث کی جسکو ابو بکر صدیق نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جب اتفاق کیا اکثر
صحابہ نے اسپر اور تسلیم کر لیا علی اور عباس نے پس کوئی شبہہ باقی نہ رہا اون شبہون مین جو لوگ کیا کرتے ہین عن
عائشة انها قالت ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم اردن ان يبعثن
عثمان بن عفان الى ابي بكر الصديق فيسالنه ثمنهن من النبي صلى الله عليه وسلم فقالت لهن عائشة اليس قد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا فهو صدقة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی بی بیون نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان کو بھیجین ابو بکر صدیق کے
پاس اپنا آٹھوان حصہ طلب کرنے کو جو پہونچتا تھا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے حضرت عائشہ نے ان سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑجاوین وہ صدقہ ہے اور
کلام اللہ مین جو حضرت زکریا کا یہ قول منقول ہے یرثنی ویرث من آل یعقوب اور یہ جو فرمایا وورث سلیمان داؤد مراد اس
سے علم کی وراثت ہے نہ دنیا کے مال کی اور تفصیل اس بحث کی کتب کلام اور تفسیر مین معلوم ہوگی عن ابن شہاب انہ
نحوہ قلت انشدكن الله الم تسمعن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ما تركنا فهو صدقة وانه

هذا المال لآل محمد لنائبتهم ولضيفهم فاذا مت فهو الى من ولي الامر من بعدي ترجمہ ابن شہاب سے حدیث
اوسی طرح مروی ہے جو اوپر گزری اس مین یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اون بی بیون سے کہا کیا تم نہین ڈرتے ہو اللہ سے کیا تم
نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آپ فرماتے تہے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ
ہے اور یہ مال آل محمد کیواسطے ہے اون کی ضرورتون اور مہمانون کیواسطے اور جب مین مر جاؤن تو یہ مال اوسکے پاس ہیگا جو خلیفہ
ہو بعد میرے **باب فی بیان موضع قسم الخمس وسهم ذي القربى** وہ خمس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت
مین سے لیتے تہے کہان کہان تقسیم کرتے تہے اور کن کن قرابت والونکو عن جبير بن مطعم انه جاء هو وعثمان
بن عفان يكلمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قسم من الخمس بين بني هاشم وبني المطلب
فقلت يا رسول الله قسمت لاخواننا بني المطلب ولم تعطنا شيئا وقرابتنا وقرابتهم منك واحدة
فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم لبني
عبد الشمس ولا لبني نوفل من ذلك الخمس كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر
يقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيهم قال وكان عمر بن الخطاب يعطيهم منه وعثمان
بعده ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان بن عفان آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گفتگو
کرنے کو اوس مال بابت مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر دیا تہا خمس کو بنی ہاشم اور بنی المطلب مین مین نے کہا
یا رسول اللہ آپ نے حصہ دلایا ہمارے بہائیون بنی المطلب کو اور نہ حصہ دلایا ہمکو حالانکہ ہماری اور آپکی قرابت مثل اونکی
کی قرابت کی ہے (فائدہ کیونکہ عبد مناف کے چارون بیٹے تہے ایک ہاشم جنکی اولاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے دوسرے
مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد مین حضرت عثمان تہے چوتہے نوفل جنکی اولاد مین جبیر بن مطعم تہے) تب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہین (یعنی ہمیشہ ایکدوسرے کی مدد کرتے رہے اسی واسطے جب کفار نے
ایک عہد نامہ لکہا تہا اوسمین بنی ہاشم اور بنی مطلب دونون کو شریک کیا تہا کہ اونسے نکاح شادی نہ کرین گے خرید و فروخت
نہ کرینگے) جبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور
بنی مطلب کو دیا پہر ابو بکر صدیق بہی اپنی خلافت مین اسی طرح تقسیم کرتے تہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے
تہی مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو نہ دیتے تہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو دیتے تہے
(اسوجہ سے کہ وہ اوس وقت مین غنی ہو گئے اور دوسرے لوگ اون سے زیادہ حاجتمند ہو گئے) اور عمر بن الخطاب
اونکو دیتے تہے اور عثمان بہی عمر کے بعد اونکو دیتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو جیسے آپ اون
کو دیا کرتے تہے) عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقسم لبني عبد الشمس ولا

لبني نوفل من الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر يقسم الخمس نحو قسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كان يعطيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكان عمر يعطيهم ومن كان بعده منه ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں تقسیم کیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ جیسے تقسیم کیا بنی ہاشم اور بنی المطلب کو راوی نے کہا ابو بکر
صدیق بھی خمس کو اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ تعالی علیہ
وسلم کے عزیزوں کو وہ نہ دیتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیا کرتے تھے البتہ عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عزیزوں کو دیا کرتے تھے اور اون کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تھے ف حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے عزیزوں کو اس واسطے نہ دیا کہ وہ اوس وقت میں غنی ہوں گے اونکو حاجت نہ ہوگی جیسا آگے دوسری روایت
میں جو حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو ایک حصہ خمس میں سے دیدیا تھا جب حضرت عمر نے اون کو
بلایا حصہ دینے کے لیے تو اونھوں نے نہ لیا اور کہا ہم غنی ہیں عن جبير بن مطعم قال لما كان يوم خيبر وضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم سهم ذي القربى في بني هاشم وبني المطلب وترك بني نوفل وبني عبد شمس فانطلقت
انا وعثمان بن عفان حتى اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله هؤلاء بنو هاشم لا ننكر
فضلهم للموضع الذي وضعك الله به منهم فما بال اخواننا بني المطلب اعطيتهم وتركتنا وقرابتنا
واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا اسلام وانما نحن
وهم شيء واحد وشبك بين اصابعه ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ جب خیبر کی جنگ ہو چکی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں سے ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب میں تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس
کو چھوڑ دیا تو میں اور عثمان بن عفان ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ البتہ بنی ہاشم
کی تو فضیلت کا ہم انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے آپکو اون میں سے بنایا لیکن بنی المطلب ہمارے بھائیوں کا کیا
حال ہے آپ نے انکو دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہماری بھی قرابت ایک ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اور بنی مطلب
کبھی جدا نہیں ہوئے نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں اور ہم وہ ایک ہیں اور انگلیوں کو ایک ہاتھ کے دوسرے ہاتھ کے انگلیوں
میں ڈالا ف یہ جو فرمایا ہم اور بنی مطلب ایک ہیں جدا نہیں ہوئے جاہلیت میں نہ اسلام میں قصہ اسکا یہ ہے کہ قریش اور
بنی کنانہ نے حلف کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے جدا کر دینے پر کہ نہ اون سے نکاح کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے جبتک وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کریں اور اوس عہد نامہ کو محصب میں لٹکا دیا اللہ جل جلالہ کی قدرت سے دیمک اوسکو سب چاٹ گئی
اور کفار مغلوب ہوئے عن السدي في ذي القربى قال هم بنو عبد المطلب ترجمہ اسمعیل بن عبد الرحمن سدی سے روایت ہے
انھوں نے کہا کلام اللہ میں جو ذی القربی ہے سے مراد عبد المطلب کے اولاد ہیں عن يزيد بن هرمز ان نجدة الحروري حين حج في فتنة

ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربی ویقول لمن تراہ قال ابن عباس لقربی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان عمر عرض علینا من ذلک
عوضا رایناہ دون حقنا فرددناہ علیہ وابینا ان نقبلہ **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری
خارجیوں کے رئیس نے جب حج کیا جب عبد اللہ بن زبیر کی شہادت ہوئی اور حجاج بن یوسف چڑھ کر آیا تھا مکے میں
ایک شخص کو اوس نے بھیجا عبد اللہ بن عباس پاس ذوی القربی کا حصہ پوچھنے کو جو اس آیت میں مذکور ہے (واعلموا انما غنمتم
من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی الآیۃ) ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز مراد ہیں
اونکو تقسیم دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمر نے پیش کیا تھا ہمیں اوس میں سے کچھ مگر ہم نے اوسکو اپنی
حق سے کم پایا اسوقت پھیر دیا اور نہ لیا اوسکو **ف** حضرت عمر نے مثل اور مسلمانوں کے اون کو حصہ دیا ہوگا اور وہ خمس
کے پانچویں حصے کے مستحق تھے اسواسطے انہوں نے پھیر دیا **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیا یقول ولانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس فوضعتہ مواضعہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحیات ابی بکر وحیات عمر فاتی بمال فدعانی فقال خذہ فقلت لا اریدہ قال خذہ فانتم احق
بہ قلت قد استغنینا عنہ فجعلہ فی بیت المال **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے میں نے حضرت
امیر المومنین علی رض سے سنا فرماتے تھے ولایت میں دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کو تو میں اوسکو
صرف کرتا رہا اپنے مقاموں میں جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور ابوبکر اور عمر زندہ رہے پھر عمر پاس
ایکبار مال آیا انہوں نے مجھے بلایا اور کہا اسکو لیلو میں نے کہا نہیں میں نہیں چاہتا انہوں نے کہا لیلو تم اسکے حقدار
ہو میں نے کہا ہمکو اسکی حاجت نہیں پھر حضرت عمر نے وہ مال کو بیت المال میں رکھدیا (جب اونکو احتیاج نہ تھے)
عن علی علیہ السلام یقول اجتمعت انا والعباس وفاطمۃ وزید بن حارثۃ عند النبی صلی اللہ علیہ و
سلم فقلت یا رسول اللہ ان رایت ان تولینی حقنا من ہذا الخمس فی کتاب اللہ فاقسمہ حیاتک
کیلا ینازعنی احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمتہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ثم ولانیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حتی اذا کانت اخر سنۃ من سنی عمر رضی اللہ عنہ فانہ اتاہ مال
کثیر فعزل حقنا ثم ارسل الی فقلت بنا عنہ العام غنی وبالمسلمین الیہ حاجۃ فارددہ علیہم فردہ
علیہم ثم لم یدعنی الیہ احد بعد عمر فلقیت العباس بعد ما خرجت من عند عمر فقال یا علی حرمتنا
الغداۃ شیئا لا یرد علینا ابدا وکان رجلا داہیا **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے میں نے
حضرت علی سے سنا کہتے تھے میں اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب جانیں تو جو حق ہمارا خمس میں ہے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ہمارے اختیار

مجھے اپنی ہی زندگی مین تاکہ پھر کوئی آپ کے بعد ہم سے جھگڑا نہ کرے آپ نے ایسا ہی کیا مین اوسکو تقسیم کیا جبتک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے پھر ابو بکر نے مجھے اوسکا اختیار دیا یہانتک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال
تھا اون کے پاس بہت سا مال آیا انہون نے اوس مین سے ہمارا حق نکالا اور مجھکو بلا بھیجا مین نے کہا اب کے سال ہم کو مال کی حاجت
نہین اور مسلمان اوسکی حاجت رکھتے ہین آپ اون کو دیجیے حضرت عمر نے اونکو دیدیا پھر عمر کے بعد کسی نے مجھکو نہ بلایا اوس مال
کے واسطے (یعنی خمس الخمس دینے کے لیے) پھر مین عباس سے ملا جب عمر کے پاس سے آیا انہون نے کہا ای علی تم نے ہم کو آج کے دن سے
محروم کیا اب کبھی یہ حصہ ہم کو نہ ملیگا اور عباس بہت عقلمند آدمی تھے ف تجربہ کار اونہون نے زمانے کی حالت دیکھکر کہا
کہ مال کا دینا لوگون پر خصوصا دنیا دارون پر بہت شاق ہوتا ہے ذرا سا بھی حیلہ مل جاوے تو وہ نہین دیتے سب لوگ عمر کے سے تھوڑے
ہون گے جو تم کو بلایا کرین اور ویسا ہی ہوا عن عبد المطلب بن ربیعة بن الحرث بن عبد المطلب ان اباه
ربیعة بن الحرث وعباس بن عبد المطلب قالا لعبد المطلب بن ربیعة وللفضل بن عباس ائتیا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقولا له یا رسول الله قد بلغنا من السن ما ترى واحببنا ان نتزوج وانت یا رسول الله ابر الناس
واوصلهم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا یا رسول الله على الصدقات فلنؤد الیك ما یؤدی
العمال ولنصب ما كان فیها من مرفق قال فاتى علی بن ابی طالب ونحن على تلك الحال فقال لنا ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال لا والله لا نستعمل منكم احدا على الصدقة فقال له ربیعة هذا من امرك قد نلت
صهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم نحسدك علیه فالقى علی رداءه ثم اضطجع علیه فقال انا ابو حسن القرم
والله لا اریم حتى یرجع الیكما ابناكما بحور ما بعثتما به الى النبی صلی الله علیه وسلم قال عبد المطلب
فانطلقت انا والفضل الى باب حجرة النبی صلی الله علیه وسلم حتى نوافق صلاة الظهر قد قامت فصلینا
مع الناس ثم اسرعت انا والفضل الى باب حجرة النبی صلی الله علیه وسلم وهو یومئذ عند زینب بنت
جحش فقمنا بالباب حتى اتى رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ باذنی واذن الفضل ثم قال اخرجا ما تصرران
ثم دخل فاذن لی وللفضل فدخلنا فتواكلنا الكلام قلیلا كلمته او كلمه الفضل قد شك فی
ذلك عبد الله قال كلمه بالامر الذی امرنا به ابوانا فسكت رسول الله صلی الله علیه وسلم ساعة ورفع بصره
قبل سقف البیت حتى طال علینا انه لا یرجع الینا شیئا حتى راینا زینب تلمع من وراء الحجاب بیدها ترید
ان لا تعجلا وان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امرنا ثم خفض رسول الله صلی الله علیه وسلم راسه
فقال لنا ان هذه الصدقة انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد ادعوا لی نوفل بن
الحرث فدعی له نوفل بن الحرث فقال یا نوفل انكح عبد المطلب فانكحنی نوفل ثم قال النبی صلی الله علیه
وسلم ادعوا لی محمیة بن جزء وهو رجل من بنی زبید كان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمله على الاخماس

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمحمية انكح الفضل فانكحه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم فاصدق عنهما من الخمس كذا وكذا لم يسمه لي عبد الله بن الحرث

ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ اون کے باپ ربیعہ بن الحارث نے اور عباس بن عبد المطلب نے اون کو اور فضل بن عباس کو کہا جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کرو آپ سے یا رسول اللہ اب ہمارا جو سن ہو گیا ہے اوسکو آپ جانتے ہیں (یعنی ہم بڑی شادی کی لائق ہو گئے ہیں) اور ہم چاہتے ہیں کہ نکاح کریں اور آپ یا رسول اللہ سب آدمیوں سے زیادہ نیکی پہونچانے والے ہیں اور سب سے زیادہ ناتے والوں کے ساتھ سلوک کرنیوالے ہیں اور ہمارے باپون کے پاس مہر دینے کیواسطے کچھ نہیں ہے تو آپ ہم کو عامل کر دیجیے صدقات وصول کرنے پر ہم آپ کو وہی دیا کرینگے جو اور عامل دیا کرتے ہیں اور جو فائدہ حاصل ہوگا وہ ہم پاوینگے عبد المطلب نے کہا ہم یہی گفتگو کر رہے تھے کہ علی بن ابی طالب آئے اونہون نے کہا کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم مین سے کسی کو صدقے کا عامل نہ کرینگے (کیونکہ آپ کی عادت شریف یہ تھی جو کسی کام کو سوال کرتا وہ کام اوسکو نہ دیتے) ربیعہ نے کہا یہ تم حسد سے کہتے ہو تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بن گئے اور ہم نے تم پر کچھ حسد نہیں کیا اس بات پر علی نے یہ سنکر اپنی چادر بچھائی اور اوسپر لیٹ رہے پھر کہا مین ابو الحسن ہون عقل مین سب سے زیادہ ہون (جیسے بڑا اونٹ اونٹون مین ہوتا ہے) قسم خدا کی مین یہین رہونگا جب تک تمہارے بیٹے اوس کام سے ناامید ہو کر نہ آوین جس کام کے لیے تم اون کو بھیجتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عبد المطلب نے کہا مین اور فضل بن عباس دونون گئے جب ہم پہونچے تو ظہر کی نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑھی لوگون کے ساتھ پھر مین اور فضل جلدی کر کے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے کیطرف آپ اوس دن زینب بنت جحش پاس تھے ہم دروازے پر کھڑے ہو رہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے آپ نے میرا اور فضل کا کان پکڑا (پیار سے) بعد اوسکے کہا جو تمہارے دل مین ہے کہو بعد اوسکے آپ گھر مین چلے گئے اور ہم کو دونون کو اجازت دی اندر آنے کی ہم اندر گئے اور ہم مین سے ہر ایک نے دوسرے کو کہنے کے لیے کہا پھر مین نے کہا یا فضل نے (یہ عبد اللہ کو شک ہے جو راوی ہے اس حدیث کا) وہی کہا جو ہمارے باپون نے حکم کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنکر ایک گھڑی تک چپ ہو رہے اور اپنی نگاہ اوٹھا کر چھت کیطرف دیکھا بڑی دیر تک یہانتک کہ ہم سمجھے آپ کچھ جواب نہ دینگے اور ہم نے زینب کو دیکھا وہ اشارہ کر رہی تھین پردے کی آڑ سے اپنے ہاتھ سے کہ جلدی نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مطلب کی فکر مین ہین بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو نیچے کیا اور فرمایا یہ صدقہ میل ہے لوگونکا (یعنی میل ہے مالونکا) اور وہ درست نہین ہے محمد کے لیے نہ محمد کی آل کے واسطے (یعنی بنی ہاشم کے واسطے) بلاؤ نوفل بن حارث کو وہ بلائے گئے آپ نے اون سے فرمایا تم نکاح کر دو اپنی بیٹی کا عبد المطلب سے تو نوفل نے میرے ساتھ نکاح کر دیا پھر فرمایا آپ نے بلاؤ محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک شخص تھا بنی زبید مین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو عامل کیا تھا خمس وصول کرنے پر آپ نے اوس سے فرمایا تم نکاح کر دو فضل کا اوس نے میرا نکاح کر دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑا ہو اور مہر ادا کر دے ان دونون کیطرف

اتر بیان نہیں ... مشہور مصر کی مسند ...
تو تحریف اس میں ... تھا ابن شہاب نے کہا سعید بن مسیب بن الحارث نے مشہور ...
بنی ہاشم و اولاد کی والی کے بیٹے درست نہیں ہے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے ہے کہ بنی ہاشم میں سے صدقہ لینا بنی ہاشم کو
درست ہے کیونکہ خمس اولاد حضور کے لیے معین تھا اب نہیں رہا اور ابو یوسف نے کہا کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوۃ لینا درست ہے

عن علی بن ابی طالب قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمة بنت رسول الله صلی الله
علیه وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع ان یرتحل معی فناتی باذخر اردت ان ابیعه من
الصواغین فاستعین به فی ولیمة عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال
وشارفای مناخان الی جنب حجرة رجل من الانصار اقبلت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفی
قد اجتبت سنمتهما وبقرت خواصرهما واخذ من اکبادهما فلم املك عینی حین رایت ذلك
المنظر فقلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو فی هذا البیت فی شرب من الانصار
غنته قینة واصحابه فقالت فی غنائها + الا یا حمز للشرف النواء ، فوثب الی السیف فاجتب اسنمتهما
وبقر خواصرهما واخذ من اکبادهما قال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وعنده زید بن حارثة قال فعرف رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی لقیت فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ما لك قال قلت یا رسول الله ما رایت کالیوم عدا حمزة علی ناقتی فاجتب اسنمتهما وبقر
خواصرهما وها هو ذا فی بیت معه شرب فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بردائه فارتداه ثم انطلق یمشی
واتبعته انا وزید بن حارثة حتی جاء البیت الذی فیه حمزة فاستاذن فاذن له فاذا هم شرب
فطفق رسول الله صلی الله علیه وسلم یلوم حمزة فیما فعل فاذا حمزة ثمل محمرة عیناه فنظر حمزة الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم ثم صعد النظر فنظر الی رکبتیه ثم صعد النظر فنظر الی سرته ثم صعد النظر فنظر الی وجهه فقال
حمزة وهل انتم الا عبید لابی فعرف رسول الله صلی الله علیه وسلم انه ثمل فنکص رسول الله صلی الله علیه
وسلم علی عقبیه القهقری فخرج وخرجنا معه ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
میرے پاس ایک اونٹنی تھی بہت عمدہ والی میرے حصے کی جو ملا تھا غنیمت سے دن بدر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
اور اونٹنی بہت عمدہ والی اسدن خمس میں سے مجھے دی تھی جب میں نے قصد کیا کہ ہم صحبت ہوں ساتھ فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی کے تو میں نے وعدہ کیا ایک سنار سے جو بنی قینقاع میں سے تھا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں ملکر اذخر
لاویں (گھانس ہے خوشبودار) لاویں اور اسکو سناروں کے ہاتھ بیچکر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں تو اسی خیال میں میں اپنی اونٹنیوں
کیلئے سامان اکٹھا کر رہا تھا جیسے پالان اور گھانس کے ٹوکرے اور رسیاں اور میری دونوں اونٹنیاں ایک مرد انصاری کے حجرے کے

پہلو میں جمع ہوتی تھیں تو میں سامان اٹھا کے جب لوٹ کر آیا تو اپنی دونو اونٹنیوں کو دیکھا اون کے کوہان کٹی ہوئی ہیں
اور کوکھیں پھٹی ہوئے ہیں اور جگر اون کے کسی نے نکال لیے ہیں جب میں نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا تو مجھ سے دیکھا نہ گیا اور میں نے
کہا کس نے کیا یہ انہوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب پی رہے
ہیں ایک گانے والی نے اونکے سامنے اور اونکے ساتھیوں کے سامنے یوں گایا آلا یا حمز للشرف النواء ف وہن معقلات بالفناء
ضع السکین فی اللبات منها ۔ وضرجهن حمزة بالدماء ۔ وعجل من اطایبها لشرب ۔ قدیرا من طبیخ او شواء ۔ یعنی اے حمزہ
اوٹھ اونچی موٹی اونٹنیاں جو بندھی ہیں دہی ہیں سیدان میں رکھ چھری کو ان کے حلق پر اور خون خون کردے انکو اے حمزہ
اور جلدی تیار کر اونکے پاکیزہ ٹکڑوں سے (یعنی کوہان اور جگر سے) پکا ہوا یا بھنا ہوا گوشت شراب پینے والوں کے لیے ف
حمزہ یہ سنکر دوڑا اوٹھے اور تلوار لیکر اونکے کوہانوں کو کاٹ ڈالا اور اونکے کمرون کو پہاڑ ڈالا اور کلیجے نکال لیا حضرت علی
نے کہا میں چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپکے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے منہ کو دیکھکر پہچان لیا (چہرہ کو دیکھکر پہچان لیا کہ مجھے صدمہ پہنچا ہے) آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھکو میں نے کہا
یا رسول اللہ میں نے آج کے دن کا سا کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا اونکے کوہان کاٹ ڈالے اونکے
پیٹ پہاڑ ڈالے اور وہ یہاں ایک گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں شراب پینے والوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی وہ اوڑھکر چلے میں بھی اون کے پیچھے چلا اور زید بن حارثہ بھی یہانتک کہ اوس گھر میں پہنچے جہاں حمزہ تھے
آپنے اون سے اذن مانگا انہوں نے اذن دیا جب اندر گئے تو دیکھا وہ سب شراب پئے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کو ملامت کرنے
لگے اس کام پر دیکھا تو حمزہ نشہ میں ہیں اون کی آنکھیں سرخ ہیں حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا
پھر نظر بلند کی تو آپکے گھٹنوں کو دیکھا پھر ذرا سی نظر بلند کی اور آپکے ناف کو دیکھا پھر تھوڑی نظر بلند کی اور آپکا
چہرہ مبارک دیکھا بعد اسکے حمزہ نے کہا تم تو میرے باپ کے غلام ہو ف حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تھے جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے دادا مجد تھے اور حضرت علی کی بھی دادا مجد تھے اور زید بن حارثہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے غلام
تھے حمزہ نے نشہ کی حالت میں ان تینوں کو اپنے باپ کا غلام کہا اوسوقت تک شراب حرام نہ ہوا تھا عرب کے محاورہ میں دادا کو
بھی باپ کہتے ہیں اس معنے سے تو بیٹا اپنے دادا کا غلام ہو سکتا ہے ایک حدیث میں ہے ہل انتم الا عبید لابی ف تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ حمزہ نشہ میں مست ہیں آپ الٹے پاؤں وہاں سے پھر کر نکلے ہم بھی آپکے ساتھ نکل کھڑے ہوئے

عن الفضل بن الحسن الضمری ان ام الحکم او ضباعة ابنتی الزبیر بن عبد المطلب حدثته عن احد
هما انها قالت اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سبیا فذهبت انا واختی فاطمة بنت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فشکونا الیه ما نحن فیه وسالناه ان یامر لنا بشیء من السبی فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم سبقکن یتامی بدر ولکن سادلکن علی ما هو خیر لکن من ذلک تکبرن الله علی اثر کل صلاة

ثلاثا وثلاثین تکبیرة وثلاثین تسبیحة ثلاثا وثلثین تحمیدة ولا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر قال عیاش وهما ابنتا عم النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام حکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبدالمطلب کے بیٹیاں تہین ان مین سے کسی ایک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اور میری بہن اور حضرت فاطمہ زہرا صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ پاس گئین اور شکوہ کیا اپنے حال کا یعنی بسبب مفلسی کے کوئی غلام لونڈی میسر نہین ہے سب کام اپنے ہاتہہ سے کرنا پڑتا ہے اور آپ سے چاہا کہ کوئی قیدی ہمکو دلواوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے مستحق ہین ان کی وہ لڑکیان جنکے باپ بدر کے روز شہید ہوئے یعنی تم سے پہلے اونہون نے آکر قیدیون کی درخواست کی اور اون کو لیا لیکن مین تم کو بتاتا ہون وہ بات جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر ایک بار سوین مرتبہ مین عیاش نے کہا یہ ضباعہ اور ام حکم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیان تہین **ف** زبیر کی جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے علما نے کہا ہے کہ اس عمل کا تجربہ ہو چکا ہے جسکے پاس نوکر یا غلام نہ ہو اور اوسکے ہاتھ سے سب کام اپنے نہ ہو سکتے ہون تو وہ ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہا کرے اللہ تعالے اوسکے اعضا مین طاقت دیگا اور وہ اپنے کام آپ کر لیگا عن ابن اعبد قال قال لی علی

رضی الله عنه الا احدثك عنی وعن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانت من احب اهله الیه قلت بلی قال انها جرت بالرحی حتی اثر فی یدها واستقت بالقربة حتی اثر فی نحرها وکنست البیت حتی اغبرت ثیابها فاتی النبی صلی الله علیه وسلم خدم فقلت لو اتیت اباك فسالتیه خادما فاتته فوجدت عنده حداثا فرجعت فاتاها من الغد فقال ماکان حاجتك فسکتت فقلت انا احدثك یا رسول الله جرت بالرحی حتی اثرت فی یدها وحملت بالقربة حتی اثرت فی نحرها فلما ان جاءك الخدم امرتها ان تاتیك فتستخدمك خادما یقیها حر ما هی فیه قال اتقی الله یا فاطمة وادی فریضة ربك واعملی عمل اهلك فاذا اخذت مضجعك فسبحی ثلاثا وثلاثین واحمدی ثلاثا وثلاثین وکبری اربعا وثلاثین فتلك مائة فهی خیر لك من خادم قالت رضیت عن الله عز وجل وعن رسوله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابن اعبد

سے روایت ہے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نے مجھسے فرمایا کیا مین حدیث نہ بیان کرون تجہسے اپنی اور فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبے والون مین اونکو سب سے زیادہ محبوب تہین مین نے کہا کیون نہین فرمایئے حضرت علی نے کہا فاطمہ زہرا کہ برابر آپ کسیکو نہین چاہتے تھے حضرت فاطمہ زہرا نے چکی پیسی یہانتک کہ اونکے ہاتہون مین نشان پڑ گیا اور پانی بہر کر مشک مین یہانتک کہ اونکے سینے مین درد ہونے لگا اور جہاڑو دی گھر مین یہانتک کہ اونکے کپڑے میلے ہو گئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈیون آئے تو مین نے

کہا کاش تم اپنے باپ پاس جاتین اور آپسے ایک خادم مانگتین وہ گئین تو دیکھا آپ پاس کئی آدمی بیٹھے باتین کر رہے ہین تو لوٹ آئین پہر دوسرے دن گئین تب آپنے پوچھا کیا کام ہے وہ چپ ہو رہین مین نے کہا یا رسول اللہ مین عرض کرتا ہون انہون نے چکی پیسی یہانتک کہ انکے ہاتہون مین نشان ہوگیا اور مشک اٹہائی یہانتک کہ سینے مین درد ہونے لگا اب آپ پاس خادم آئے ہین تو مین نے ان سے کہا کہ آپ پاس جاوین اور ایک خادم آپسے مانگ لاوین جو ان کو محنت سے بچالے آپ نے فرمایا اے فاطمہ خدا سے ڈر اور اپنے پروردگار کا حکم بجالا اور اپنے گھر کا کام کیا کر جب تو سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ سب سو بار ہوئے یہ تیری واسطے خادم سے بہتر ہے حضرت فاطمہ بولین مین خوش ہون اللہ اور اوسکے رسول سے **ف** شاید اسی مین کچھ مصلحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دنیا مین تکلیف ہے اور مصیبت تاکہ آخرت مین درجہ اونکا زیادہ ہو **عن** علی بن الحسین بھذہ القصۃ قال ولم یخدمھا امام زین العابدین سے بھی یہ حدیث منقول ہے اوسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خادم نہ دیا

عن عنبسۃ بن عبد الواحد القرشی قال ابو جعفر یعنی ابن عیسی کنا نقول انہ من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثنی الدخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعۃ عن ھلال بن سراج بن مجاعۃ عن ابیہ عن جدہ مجاعۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطلب دیۃ اخیہ قتلتہ بنو سدوس من بنی ذھل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت جاعلا لمشرک دیۃ جعلت لاخیک ولکن ساعطیک منہ عقبی فکتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل فاخذ طائفۃ منھا واسلمت بنو ذھل فطلبھا بعد مجاعۃ الی ابی بکر واتاہ بکتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکتب لہ ابو بکر باثنی عشر الف صاع من صدقۃ الیمامۃ اربعۃ الاف شعیر واربعۃ الاف تمر وکان فی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد النبی لمجاعۃ بن مرارۃ من بنی سلمی انی اعطیتہ مائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل عقبۃ من اخیہ ترجمہ عنبسہ بن عبد الواحد سے روایت ہے (ابو جعفر یعنی محمد بن عیسی نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ عنبسہ ابدال مین سے ہین لوجہ عبادت اور زہد عنبسہ کے) پہلے اس سے کہ سنین ہم کہ ابدال موالی مین سے ہوتے ہین) انہون نے سنا دخیل بن ایاس سے انہون نے ہلال بن سراج سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اوسکے دادا مجاعہ سے روایت کی وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے بھائی کی دیت مانگنے کو جسکو مار ڈالا تہا بنی سدوس نے جو بنی ذہل مین سے ہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تیری بھائی کی دیت دلاتا لیکن مین اوسکا بدلہ تجہے دلائے دیتا ہون پھر آپنے اوسکے واسطے سو اونٹ لکھدیے اول خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکین سے پہر مجاعہ کو ان اونٹون مین سے کچھ اونٹ ملے بعد اوسکے بنو ذہل مسلمان ہوگئے اور مجاعہ نے اپنی باقی اونٹون کو ابو بکر صدیق سے جب وہ خلیفہ ہوئے طلب کیا اور انکے پاس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب لیکر آئے ابو عبیدہ نے مجاعہ کو بارہ ہزار صاع کا ہمسکے حصے میں سے فی والا چار ہزار صاع گیہون کا
اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار کہجور کے دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب مجاعہ کو لکہدی تہی اوسکا یہ مضمون تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی
اعطیته مائة من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذہل عقبة من اخیه یعنی شروع کرتا ہون میں
اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنیوالا ہے بہت مہربان یہ کتاب ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے مجاعہ بن مرارہ
کے لیے جو بنی سلمی سے ہے میں نے اوسکو سو اونٹ دیے اول خمس میں سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکون سے بدلہ
اوسکے بہائی کا جو مارا گیا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کی کوئی دیت نہیں ہے جبکہ مارا جاوے کافرون
کے ہاتہ سے یا مسلمانون کے ہاتہ سے مگر جو مشرک ذمی ہو یعنی دار الاسلام میں رہتا ہو اور اوس سے جزیہ لیا جاتا ہو اوسکو
اگر کافر مار ڈالے تو قصاص ہوگا یا دیت اور جو مسلمان مار ڈالے تو دیت دینا ہوگا اور بعضون کے نزدیک قصاص واجب
ہوگا)

باب ما جاء فی سہم الصفی صفی کا بیان (جو رسول اللہ صلعم غنیمت میں سے کوئی چیز پسند کر کے لے لیتے

عن عامر الشعبی قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سہم یدعی الصفی ان شاء عبدا وان شاء امة وان
شاء فرسا یختاره قبل الخمس ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ مقرر تہا جسکو
صفی کہتے تہے آپ چاہتے تو غلام یا لونڈی یا گہوڑا پسند کر کے نکال لیتے مال غنیمت میں سے خمس سے پہلے عن ابن
عون سالت محمدا عن سہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصفی قال کان یضرب له بسہم مع المسلمین وان
لم یشہد والصفی یؤخذ له راس من الخمس قبل کل شیء ترجمہ ابن عون سے روایت ہے میں نے محمد سے پوچہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کو اور صفی کو انہون نے کہا سب مسلمانون کے ساتہ آپکا بہی ایک حصہ لگایا جاتا اگرچہ آپ
اوس لڑائی میں شریک نہ ہون اور صفی آپکے لیے لیا جاتا خمس میں سے سب سے پہلے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صفی خمس
میں سے ہوتا ہے اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ خمس نکالنے سے پہلے لیا جاتا اور وہی صحیح ہے عن قتادة قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا کان له سہم صاف یأخذه من حیث شاء فکانت صفیة من
ذلک السہم وکان اذا لم یغز بنفسه ضرب له بسہمه ولم یخیر ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب خود لڑائی میں شریک ہوتے تو ایک حصہ چہانٹ کر آپ جہان سے چاہتے لے لیتے صفیہ جو جنگ خیبر میں آپکو ملین اوسی حصے
میں آئین اور جب آپ خود لڑائی میں شریک نہ ہوتے تو ایک حصہ آپکے لیے لگایا جاتا مگر آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ جو چاہیں چہانٹ
لیوین عن عائشة قالت کانت صفیة من الصفی حضرت عائشہ نے کہا صفیہ صفی میں سے تہین عن انس بن
مالک قال قدمنا خیبر فلما فتح اللہ تعالی الحصن ذکر له جمال صفیة بنت حیی وقد قتل زوجہا وکانت
عروسا فاصطفاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسه فخرج بہا حتی بلغنا سد الصہباء حلت فبنی بہا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم آئے خیبر پر جب اللہ نے فتح کیا اوس قلعہ کو تو لوگون نے صفیہ بنت حیی کی حسن و
جمال آپ سے بیان کیا اونکا خاوند مارا گیا تھا وہ دلہن تھین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو چن لیا اپنے واسطے پھر آپ
اون کو لیکر نکلے یہانتک کہ پہونچے سد الصہبا میں وہان حلال ہوئین (یعنی حیض سے فارغ ہوئین) تو صحبت اون کی پہر ہو گئی
آپ نے اون سے صحبت کی ف صفیہ کا نام بعضون نے کہا پہلے زینب تھا جب آپ نے اونکو چنا تو اون کا نام صفیہ ہوا عن انس

بن مالک قال صارت صفیة لدحیة الکلبی ثم صارت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ انس بن مالک کہ روایت
ہے کہ پہلے صفیہ دحیہ کلبی کے حصے مین آ گئی تہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے مین آئین ف آپ نے اونکو
دوسری عورت دیکر صفیہ کو اپنے واسطے لے لیا اسواسطے کہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی تہین عن انس قال وقع فی سھم

دحیة جاریة جمیلة فاشتراها رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبعة ارؤس ثم دفعها الی ام سلیم
تصنعها وتهیئها ترجمہ انس سے روایت ہے کہ دحیہ کلبی کے حصے مین ایک لونڈی حسینہ آئی (صفیہ) آپ نے اوسکو
خرید لیا دحیہ سے سات بردے دیکر پہر اوس لونڈی کو حوالے کیا ام سلیم کے تاکہ اوسکا بناؤ اور سنوار کرے حماد نے کہا مین
سمجھتا ہون آپ نے فرمایا عدت کرے صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گھر مین عن انس قال جمع السبی یعنی بخیبر فجاء

دحیة فقال یا رسول الله اعطنی جاریة من السبی قال اذهب فخذ جاریة فاخذ صفیة بنت حیی فجاء
رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی الله اعطیت دحیة قال یعقوب صفیة بنت حیی سیدة

قریظة والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوه بها فلما نظر الیها النبی صلی الله علیه وسلم قال له خذ
جاریة من السبی غیرها وان النبی صلی الله علیه وسلم اعتقها وتزوجها ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قیدی
جمع کیے گئے خیبر مین تو دحیہ کلبی آیا اور بولا یا رسول اللہ ایک لونڈی مجھکو دیجیے ان قیدیون مین سے آپ نے فرمایا جا اور ایک لے لے
اوس نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا تو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ نے
دے دیا صفیہ بنت حیی کو جو سردار ہے قریظہ اور نضیر کے یہودیون کی وہ نہین لائق ہے مگر آپ کے واسطے آپ نے فرمایا بلاؤ دحیہ
کو مع صفیہ کے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا ف شاید یہ معاملہ دحیہ کلبی کے
رضامندی کے ساتھ ہوا ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اون کو ایک لونڈی لے لینے کی اجازت دی تھی عام لونڈیون مین سے نہ یہ کہ چھانٹ
کر سب سے بہتر ہو اوسکو لے لیوے تیسری یہ کہ صفیہ سردار تہین اپنی قوم مین اونکا رہنا ایک ادنے صحابی پاس مناسب نہ تھا
اور اون کو رنج ہوتا چوتھی یہ کہ اگر ایسی عورت دحیہ پاس رہتی تو وہ دحیہ کی عزت نہ کرتی آخر کار لڑائی ہوتی اور فساد ہوتا عن

قرة قال سمعت یزید بن عبد الله قال کنا بالمربد فجاء رجل اشعث الراس بیده قطعة ادیم احمر فقلنا
کانک من اهل البادیة فقال اجل قلنا ناولنا هذه القطعة الادیم التی فی یدک فناولناها فقرأناها فاذا
فیها من محمد رسول الله الی بنی زهیر بن اقیش انکم ان شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

ان اقمتم الصلاة وآتیتم الزکوٰة وادیتم الخمس من المغنم وسهم النبی صلی الله علیه وسلم وسهم الصفی انتم آمنون بامان الله ورسوله فقلنا من کتب لك هذا الکتاب قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمه یزید بن عبد الله سے روایت ہے ہم مربد میں تھے (ایک مقام کا نام ہے) ایک شخص آیا جسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک ٹکڑا لال چمڑے کا لیے ہوئے تھا ہم نے کہا شاید تو جنگل کا رہنے والا ہے بولا ہاں ہم نے کہا یہ ٹکڑا چمڑے کا ہم کو دے جو تیرے ہاتھ میں ہے اوس نے ہم کو دیا ہم نے اوس میں جو لکھا تھا پڑھا اوس میں یہ لکھا تھا محمد کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں بنی زہیر بن قیس کو معلوم ہو جبتک تم گواہی دو گے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرو گے تم نماز کو اور ادا کرو گے تم زکوٰة کو اور ادا کرو گے غنیمت کے مال میں سے پانچویں حصے کو (جو حق ہے اللہ اور رسول کا) اور ادا کرو گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ یعنی صفی یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کر لیں مال غنیمت میں سے) تو تم کو امان ہو گی اللہ کی امان اور اوسکے رسول کی امان ہم نے پوچھا یہ کتاب تجھکو کس نے لکھی بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفی خمس کے سوا ہوتا ہے تو پہلے کل مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا جو چیز چاہیں پسند کر لیں یہ صفی ہے پھر پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور یتامی وغیرہ کے لیے نکالا جاتا پھر غنیمت تقسیم ہوتی

باب کیف کان اخراج الیهود من المدینة یہود مدینے سے کیونکر نکالے گیے اوسکا بیان

عن کعب بن مالك وکان احد الثلاثة الذین تیب علیهم وکان کعب بن الاشرف یهجو النبی صلی الله علیه وسلم ویحرض علیه کفار قریش وکان النبی صلی الله علیه وسلم حین قدم المدینة واهلها اخلاط منهم المسلمون والمشرکون یعبدون الاوثان والیهود وکانوا یؤذون النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه فامر الله عز وجل نبیه بالصبر والعفو ففیهم انزل الله ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم الآیة فلما ابی کعب بن الاشرف ان ینزع عن اذی النبی صلی الله علیه وسلم امر النبی صلی الله علیه وسلم سعد بن معاذ ان یبعث رهطا یقتلونه فبعث محمد بن مسلمة وذکر قصة قتله فلما قتلوه فزعت الیهود والمشرکون فغدوا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا طرق صاحبنا فقتل فذکر لهم النبی صلی الله علیه وسلم الذی کان یقول وحاهم النبی صلی الله علیه وسلم الی ان یکتب بینه وبینهم کتابا ینتهون الی ما فیه فکتب النبی صلی الله علیه وسلم بینه وبینهم وبین المسلمین عامة صحیفة ترجمه کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ ان تین شخصوں میں سے ہیں جنکا گناہ معاف ہوا تھا (غزوہ تبوک میں جو سنہ ۹ ہجری میں واقع ہوا) اور کعب بن اشرف (ایک یہودی بڑا مالدار تھا) ہجو کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کے کافروں کو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیا کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تھے اوس وقت وہاں سب قسم کے لوگ ملے جلے تھے بعض اون میں مسلمان تھے بعض مشرکین جو بتوں کو پوجتے تھے بعضے یہود اور یہود بہت ستاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو تو

اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اپنے پیغمبر کو صبر کرنے کا اور درگزر کرنے کا اونہی کے شان مین یہ آیت اوتری ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا یعنے تم سنوگے ان لوگون سے جو دیے گئے
کتاب یعنے یہود ونصاری کا اور تم سے پہلے اور ان لوگون سے جو شرک کرتے ہین بہت مصیبت یعنے تم کو برا کہینگے اور ایذا پہونچاینگے
اگر تم صبر کرو اور ڈرو اللہ سے تو یہ ہمت کا کام ہے) تو جب کعب بن اشرف نے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے باز
نہ آیا تو آپ نے حکم کیا سعد بن معاذ کو کہ چند آدمی بھیجکر اوسکو قتل کرا دین انہون نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور بیان کیا قصہ اوسکے قتل
کا اور جو اوپر گزر چکا) جب کعب بن الاشرف کو ان لوگون نے مار ڈالا تو یہودی اور مشرکین سب ڈر گئے اور صبح کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارا صاحب رات کو مارا گیا یعنے کعب بن الاشرف) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے بیان کیا جو وہ کہا کرتا تہا (یعنے آپ کی برائیان اور ہجو جو وہ کیا کرتا تہا) بعد اوسکے آپ نے اون سے کہا
کہ اب ہماری اور تمہاری درمیان مین ایک عہدنامہ لکہا جاوے جسپر دونو فریق قائم رہا کرین پہر آپ نے ایک کتاب لکہی درمیان
اونکے اور اپنے اور سب مسلمانون کے عموما طور سے ف پہر اوسکے چند روز کے بعد سنہ ۷ ہجری مین جنگ خیبر ہوئے
جسمین یہودیون کی کمر ٹوٹ گئی بعد اوسکے حضرت عمر نے اپنی خلافت مین یہود کو خیبر سے بہی نکال دیا وہ شام کو چلے گئے
اور جزیرۂ عرب جو حجاز شام ہی کے کافرون اور مشرکون سے بالکل صاف کر دیا گیا سب مسلمان ہی مسلمان وہان ہو گئے

عن ابن عباس قال لما اصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا يوم بدر وقدم المدينة جمع اليهود في سوق
بني قينقاع فقال يا معشر يهود اسلموا قبل ان يصيبكم مثل ما اصاب قريشا قالوا يا محمد لا يغرنك
من نفسك انك قتلت نفرا من قريش كانوا اغمارا لا يعرفون القتال انك لو قاتلتنا لعرفت
انا نحن الناس وانك لم تلق مثلنا فانزل الله عز وجل في ذلك قل للذين كفروا ستغلبون قرا مصرف
الى قوله فئة تقاتل في سبيل الله ببدر واخرى كافرة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قریش پر فتح حاصل کی جنگ بدر مین اور آپ مدینہ مین لوٹ کر آئے تو آپ نے یہودیون کو اکٹھا کیا بنی قینقاع
کے بازار مین اور فرمایا ای گروہ یہودیون کے مسلمان ہو جاؤ قبل اسکے کہ تمہارا بھی وہی حال ہو جو قریش کا حال ہوا انہون نے
کہا یا محمد تم اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تم نے چند لوگون کو قریش کے قتل کیا جو ناتجربہ کار تہے لڑائی کے فن سے واقف نہ تہے اگر
ہم سے لڑتے تو البتہ تم کو معلوم ہوتا کہ ہم بہی کوئی آدمی ہین اور تم نے ہمارے مثل کسی کو نہ دیکہا ہوتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت
اتاری قل للذین کفروا ستغلبون ف وتحشرون الى جهنم وبئس المهاد قد كان لكم آية في فئتين التقتا فئة تقاتل
في سبيل الله واخرى كافرة يرونهم مثليهم رأي العين والله يؤيد بنصره من يشاء ان في ذلك لعبرة لاولي الابصار يعني
اے محمد کافرون سے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور ہانکے جاؤگے دوزخ کو اور کیا بری تیاری ہے ابہی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ
دو فوجون مین جو بہڑی تہین ایک فوج ہے جو لڑتی ہے اللہ کی راہ مین اور دوسری کافر ہے یہ اون کو دیکہتے ہین اپنے دو چند

آنکہون سے اور اللہ زور دیتا ہی اپنی مدد کا جسکو چاہتا ہی اسی مین خبر دار ہوجاوین جنکو آنکہین ہین یعنی کفار جہل اپنی تین برابر دیکہتے
تہی مگر اللہ نے دو برابر دکہائے تاکہ مسلمان گہبراوین نہین) عن محیصة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من
ظفرتم به من رجال یهود فاقتلوه فوثب محیصة علی شبیبة رجل من تجار یهود کان یلابسهم فقتله
وکان حویصة اذ ذالك لم یسلم وکان اسن من محیصة فلما قتله جعل حویصة یضربه ویقول یا عدو
الله اما والله لرب شحم فی بطنك من ماله ترجمہ محیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں
مین سے جس مرد کو تم پاؤ اوسکو مار ڈالو تو محیصہ نے حملہ کیا ایک شخص پر یہود کے سوداگرون مین سے جسکا نام شبیبہ تہا اور اوسکو
قتل کیا اوسوقت محیصہ یہودیون سے ملا جلا رہتا تہا جبتک حویصہ محیصہ کا بہائی مسلمان نہین ہوا تہا اور وہ بڑا تہا محیصہ سے
تو جب محیصہ نے اوس یہودی کو مار ڈالا حویصہ اوسکو مارتے تہے اور کہتے تہے اے دشمن خدا کے قسم اللہ کی بہت چربی ہی تیری
پیٹ مین اوسکے مال کی ف تو یہ قول حویصہ کا اوسحالت مین تہا جب وہ ایمان نہ لائے تہے ورنہ ایسا کیون کہتے اسلیے کہ
نی تو اوس یہودی کو بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالا تہا۔ شاید اسوجہ سے ملامت کرتے ہون گے کہ
محیصہ نے اوس یہودی کو فریب سے مارا ہوگا عن ابی هریرة انه قال بینا نحن فی المسجد اذ خرج الینا رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال انطلقوا الی یهود فخرجنا معه حتی جئناهم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
فناداهم فقال یا معشر یهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه
وسلم ذلك ارید ثم قالها الثالثة اعلموا انما الارض لله ورسوله وانی ارید ان اجلیکم من هذه
الارض فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه والا فاعلموا انما الارض لله ورسوله صلی الله علیه وسلم
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ہم مسجد مین تہے ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود
کیطرف نکلو تو ہم حضرت کے ساتہ نکلے یہانتک کہ ہم یہود کے مقام پر پہونچگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اور اونکو
بلایا اور فرمایا اے یہود کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تا سلامت رہو یعنی دنیا اور آخرت کی بلاؤن سے تو اونہون نے کہا کہ یا ابا القاسم
آپنے پیغام پہونچا دیا تو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا یہی اونہون نے ایسا ہی جواب دیا یعنی اوسکی آپنے
بہی مرا مقصد تہا پہر تیسری بار مین کہا جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہی یعنی وہ اوسکا خالق اور مالک ہی اور اوسکی رسول کیواسطی
یعنی نیابت اور خلافت اور مین تمہاری کو جلا وطن کرنے کا ارادہ کرتا ہون اس زمین سے یعنی جزیرہ عرب سے سو جو شخص پاوے
تم مین سے اپنے مال سے کچہہ الفت یعنی جانا اوسکا دشوار ہو جیسے زمین وغیرہ تو اوسکو بیچ ڈالے اور نہین تو یہ سمجہو کہ زمین اللہ کی
اور اسکے رسول کی ہی ف یعنی ابہی سے ہوسکے تو بیچ ڈالو پیچہے زمین متاع سب چہن جاوے گی اور افسوس کچہہ کام نہ آوے گا
باب فی خبر النضیر یہود بنی النضیر کا حال جو سنہ ۴ ہجری مین اپنی سے نکالے گئے عن عبد الرحمن بن کعب بن مالك
عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان کفار قریش کتبوا الی ابن ابی ومن کان یعبد معه

الاوثان من الاوس والخزرج ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة قبل وقعة بدر انكم اويتم
صاحبنا وانا نقسم بالله لتقاتلنه او لتخرجنه او لنسيرن اليكم باجمعنا حتى نقتل مقاتلتكم ونستبيح
نسائكم فلما بلغ ذلك عبد الله بن ابي ومن كان معه من عبدة الاوثان اجتمعوا لقتال النبي صلى الله عليه
وسلم لقيهم فقال لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ ما كانت تكيدكم باكثر مما تريدون ان تكيدوا
به انفسكم تريدون ان تقاتلوا ابناءكم واخوانكم فلما سمعوا ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم تفرقوا
فبلغ ذلك كفار قريش فكتبت كفار قريش بعد وقعة بدر الى اليهود انكم اهل الحلقة والحصون وانكم
لتقاتلن صاحبنا او لنفعلن كذا وكذا ولا يحول بيننا وبين خدم نسائكم شيء وهي الخلاخيل
فلما بلغ كتابهم النبي صلى الله عليه وسلم اجتمعت بنو النضير بالغدر فارسلوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخرج الينا في ثلاثين رجلا من اصحابك وليخرج منا ثلاثون حبرا حتى نلتقي بمكان المنصف فيسمعوا
منك فان صدقوك وامنوا بك امنا بك فلما كان الغد غدا عليهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالكتائب فحصرهم فقال لهم انكم والله لا تامنون عندي الا بعهد تعاهدوني عليه فابوا ان
يعطوه عهدا فقاتلهم يومهم ذلك ثم غدا الغد على بني قريظة بالكتائب وترك بني النضير ودعاهم
الى ان يعاهدوه فعاهدوه فانصرف عنهم وغدا على بني النضير بالكتائب فقاتلهم حتى نزلوا على
الجلاء فجلت بنو النضير واحتملوا ما اقلت الابل من امتعتهم وابواب بيوتهم وخشبها فكان نخل
بني النضير لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة اعطاه الله اياها وخصه بها فقال وما افاء الله على
رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب يقول بغير قتال فاعطى النبي صلى الله عليه وسلم اكثرها
للمهاجرين وقسمها بينهم وقسم منها لرجلين من الانصار وكانا ذوي حاجة لم يقسم لاحد من
الانصار غيرهما وبقي منها صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي في ايدي بني فاطمة رضي الله
عنها ترجمہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے انھون نے سنا ایک شخص سے جو صحابیون سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے قریش کے کافرون نے عبد اللہ بن ابی اور اوسکے ساتہیون کو جو بت پرستی کرتی تھے اوس اور خزرج مین سے لکھا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت مدینے مین تھے بدر کی لڑائی سے پہلے کہ تم نے جگہہ دی ہمارے ساتھی کو (یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو) اور ہم قسم کہا کر کہتے ہین کہ تم اوس سے لڑو یا اوسکو نکال دو نہین تو ہم سب ملکر تمہارے اوپر حملہ کرینگے
اور جو لوگ تم مین سے لڑنیوالے ہین اونکو قتل کرینگے اور تمہاری عورتون کو اپنے تصرف مین لاوینگے جب یہہ خط عبد اللہ بن
ابی کو پہونچا اور اوسکے ساتہیونکو جو بت پرستی کرتے تہے تو وے سب جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپنے اون سے جا کر ملاقات کی اور اون کو سمجہایا کہ قریش نے جو تم کو دہمکایا ہے وہ انتہا

کی ہے کہ بھی ہے تمھاری نزدیک نہ جانا کہ قریش تم کو اتنا ضرر نہیں پہونچا سکتی جتنا تم خود اپنی جانون میں ضرر پہونچا لیتے ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ تم
لڑو اپنے جتنے لئے اور بہادر ہو ف یعنی قریش نے تو تم کو بھی یہ کہی دی ہے کہ اگر تم محمدؐ سے لڑوگے تو ہم تم سے لڑین گے پس اگر تم
اونکا کہنا مان لوگے تو تمہارا زیادہ نقصان ہوگا اس وجہ سے کہ اپنے لوگون سے لڑنا ہوگا یعنی اپنے اون عزیزون سے جو تم مین
مسلمان ہو گئے ہین پھر تم بھی مارے جاؤگے اور تمہارے ہاتھ سے تمہارے عزیزون کا بھی خون ہوگا اور جو تم قریش کا کہنا نہ مانوگے
تو صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ تم سے لڑین گے ہمین چندان نقصان نہیں ہے حضرت جب بھی قریش سے لڑنے کو تیار ہون
ف جب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تقریر سنی تو وے جدا جدا اپنے گھر پھر کر متفرق ہو گئے اور جنگ کا
ارادہ فسخ کیا پھر یہ خبر قریش کے کافرون کو پہونچی انہون نے بعد جنگ بدر کے یہود کو لکھا کہ تم گھر بار والے اور قلعون والے ہو یعنی
ساز و سامان ہتھیار اور قلعہ رکھتے ہو) تو تم لڑو ہمارے ساتھی سے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) نہیں تو ہم ایسا کرینگے ایسا کرینگے
یعنی تم کو قتل کرینگے) اور تمہاری عورتون کی پازیبین ہم سے کوئی نہ بچا سکیگا (یعنی کوئی حائل نہ ہوگا) مطلب یہ کہ ہم
مردون کو تمھارے قتل کرین گے اور تمہاری عورتون کو اپنے تصرف مین لاوین گے۔ جب یہ کتاب بنی النضیر کے یہودیون کو پہونچی
انہون نے اتفاق کیا فریب کرنے کا اور عہد توڑنے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا کہ آپ اپنے اصحاب
مین سے تیس آدمی لیکر نکلیے اور ہم مین سے بھی تیس عالم نکلکر آپ سے ملاقات کرین گے ایک درمیانی مقام مین (یعنی دونون کے لوگ جدا
جدا دور پر رہین گے) وہ عالم ہمارے آپ کی گفتگو سنیگے اگر آپ کی تصدیق کرین اور آپ پر ایمان لاوین تو ہم بھی سب
آپ پر ایمان لاوین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر صحابہ سے بیان کی جب دوسرا دن ہوا تو آپ لشکر لیکر
اون کے پاس گئے اور اون سے کہا قسم خدا کی مجھے تمپر اطمینان نہ ہوگا جبتک تم مجھ سے عہد نہ کرو اونہون نے انکار کیا عہد
کرنے سے (کیونکہ اون کی نیت مین خیانت تھی) آپ اون سے لڑے دن بھر پھر دوسرے دن بنی قریظہ کی یہودیون پر لشکر لیکر گئے
اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا اون سے کہا تم عہد کرو انہون نے عہد کر لیا کہ ہم آپ سے نہ لڑینگے نہ آپ کے دشمن کی مدد کرینگے
پھر آپ دوسرے روز بنی نضیر پر گئے تو جنین لیکر اور لڑے اون سے یہانتک کہ وہ راضی ہوئی جلا وطن ہونے پر پھر وہ لوگ جلا
وطن ہو گئے اور جو کچھ اون کے اونٹون سے لدھ سکا اپنا اسباب اور کاٹھ کواڑ توڑ توڑ کر لیگئے اور اونکی درخت کھجور
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اللہ نے آپ کو عنایت کی خاص آپ ہی کو فرمایا اللہ تعالی نے وما افاء اللہ علی
رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب یعنی جو کچھ عنایت کیا اللہ نے اپنے رسول کو کافرون کے مال مین
سے تو نہین دوڑائے تم نے اون پر گھوڑے نہ اونٹ مطلب یہ ہے کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مین سے اکثر حصہ مہاجرین کو دیا اور اون مین تقسیم کر دیا اور دو انصاریون کو بھی دیا جو حاجتمند تھے اور انصار کو نہین دیا
اور جسقدر باقی رہا وہ صدقہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بنی فاطمہ کے ہاتھ مین ہے ف یہود کو درخت خرما کہ متصل اون
کی گڈھی کے تھے بہت محبوب تھے مثل اولاد کے یہ خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالی جاوین تو اون کی روح پر صدمہ ہوگا آپ نے

حکم درختونکے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع کیے بعضون نے عمدہ قسم کے درخت کاٹے باین نیت کہ اون کے کٹنے سے کافر ذلیل و رنجیدہ ہونگے بعض صحابیون نے برے قسم کے کاٹے باین نیت کہ اونکو یقین کامل اسبات کا تہا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضے مین آوین گے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونون فعل بمقتضا حسن نیت پسند ہوے اور دونون کو خدا تعالی نے اپنا حکم فرمایا ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین یعنی جو کاٹے تم نے ایک قسم درخت خرما کے یا چہوڑے تمام اپنی جڑ پر سو حکم خدا سے ہے اور اس لیے کہ رسوا کرے نافرمانونکو اور صحیح بخاری مین ہے کہ آپ نے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تہا چنانچہ کچہ درخت داخل جلائی بہی گئے اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے وهان علی سراة بنی لوی + حریق بالبویرة مستطیر + یعنی آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بویرہ مین کہ شرارے اوسکے اوڑتے تہے بویرہ اوس جگہہ کا نام ہے جہان درخت خرما بنی نضیر کے تہے اور لوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے ایک شخص ہین اللہ جل جلالہ نے سورہ حشر مین بنی نضیر کے نکالے جانیکا بیان فرمایا هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب وہی ہے جس نے نکالا اون کو جو کافر ہین اہل کتاب مین سے اون کے گہرون مین سے پہلے ہی بار کے لشکر جمع کرنے مین گمان نہ تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور اونکا یہ گمان تہا کہ اون کے قلعے اون کو اللہ سے بچا لیوینگے سو آیا اون پر عذاب اللہ کا اوس جگہہ جہاں انکا اونکو خیال نہ تہا اور ڈالا اون کے دلون مین رعب اوجاڑتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہون سے اور مسلمانون کے ہاتہون سے سو عبرت لو اے عبرت لینے والو یعنی غور کرو اور سمجھو کہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کا انجام یہی ہے) عن ابن عمر ان یهود النضیر وقریظة حاربوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی النضیر واقر قریظة ومن علیهم حتی حاربت قریظة بعد ذلک فقتل رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بین المسلمین الا بعضهم لحقوا برسول الله صلی الله علیه وسلم فامنهم واسلموا واجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم یهود المدینة کلهم بنی قینقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ویهود بنی حارثة وکل یهودی کان بالمدینة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ کے یہودیون نے جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے نکال باہر کیا بنی نضیر کو اور قائم رکہا بنی قریظہ کو اس لیے کہ انہون نے عہد کر لیا جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نے بدعہدی کی اور در پردہ کفار قریش کی اعانت کو تیار ہوئے اور آپ سے لڑنا چاہا آپ نے اون پر احسان کیا تہا تب کہیں بنی قریظہ لڑے آپ نے اون کے مردون کو قتل کیا اور اون کے عورتون اور بچون کو اور مالون کو مسلمانون مین تقسیم کیا مگر بعضون کو جو آپ سے آ کر مل گئے آپ نے اون کو امان دی وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے کل یہودیون کو نکال دیا بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تہی اور بنی حارثہ کو اور جو یہودی مدینے مین تہا ف کوئی نہ رہنے پایا مدینے مین سب مسلمان ہی مسلمان ہو گئے اور اسلام کو غلبہ ہوا یہ آپ کے

فرمایا جزیرہ عرب میں دو دین نہ رہیں اسواسطے میں تم کو نکالتا ہوں **عن** عبد اللہ بن عمر قال لما افتتحت خیبر
سألت یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرھم علی ان یعملوا علی النصف مما خرج منہا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیہا علی ذلک ما شئنا فکانوا علی ذلک وکان التمر یقسم علی السھمان من
نصف خیبر ویأخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اطعم کل امرأۃ من ازواجہ من الخمس مائۃ وسق تمرا وعشرین وسقا شعیرا فلما اراد عمر اخراج الیہود
ارسل الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھن من احب منکن ان اقسم لہا نخلا بخرصہا
مائۃ وسق فیکون لہا اصلہا وارضہا وماؤھا ومن الزرع مزرعۃ خرص عشرین وسقا
فعلنا ومن احب ان نعزل الذی لہا فی الخمس کما ھو فعلنا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب خیبر
فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہم کو رہنے دیں اس شرط پر کہ ہم محنت کریں گے
اور جو پیداوار ہوا اوسکا آدھا ہم لیں گے اور آدھا آپکو دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رکھینگے
اس شرط پر جبتک ہم چاہیں پھر وہ اسی شرط پر رہے تو خیبر کی کھجور کی حصے ہوتی اوس میں سے پانچواں حصہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عورت کو اپنی اوس خمس میں سے ایکسو وسق کھجور کے دیتے اور بیس وسق جو
دیتے جب حضرت عمر نے یہود کو نکالنا چاہا تو آپ کی بی بیوں سے کہلا بھیجا تم میں سے جسکا جی چاہے میں اوسکو اتنی درخت
دیدوں جن میں سے سو وسق کھجور نکلیں مع جڑ اور زمین اور پانی کے اسیطرح کھیتی میں سے اوسقدر جس میں
بیس وسق جو پیدا ہوں اور جو چاہے تو میں خمس میں سے اوسکا حصہ نکالا کروں **عن** انس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فاصبناھا عنوۃ فجمع السبی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر پھر ہم نے اوسکو حاصل کیا زبردستی تو اکٹھا کیا گیا قیدیوں کو تاکہ مسلمانوں میں تقسیم کیا جاوے اگرچہ
اون میں سے کیونکہ وہ حق تھی مسلمانوں کے **عن** سہل ابن ابی حثمۃ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خیبر نصفین نصفا لنوائبہ وحاجتہ ونصفا بین المسلمین قسمہا بینہم علی ثمانیۃ عشر سہما
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا تھا خیبر کو دو حصے پر ایک حصہ تو اپنی کاموں
اور ضرورتوں کیواسطے اور دوسرا حصہ مسلمانوں کیواسطے تقسیم کیا تھا اوس حصے کو اٹھارہ حصے پر کیونکہ لشکر کے لوگ ایک
ہزار پانسو تھے اون میں تین سو سوار تھے سواروں کو دوہرا حصہ ملتا تھا اور پیادوں کو اکہرا حصہ سب اٹھارہ سو حصے ہوے
عن بشیر بن یسار انہ سمع نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فذکر ھذا الحدیث قال فکان
النصف سہام المسلمین وسہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعزل النصف للمسلمین لما ینوبہ من
الامور والنوائب ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اونہون نے نقل کیا اسی حدیث کو کہا کہ نصف آمدنی مین سب مسلمانون کے حصے تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
بہی حصہ تہا اور جو نصف باقی رہتا وہ مسلمانون کے اون کامون کے لیے رکہا جاتا جو اون کو پیش آتے (یعنی حوادث اور ضرورت
کیواسطے جیسے مصارف جنگ وغیرہ) عن بشیر بن یسار مولی الانصار عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لما ظہر علی خیبر قسمہا علی ستۃ وثلاثین سہمًا جمع کل سہم مائۃ سہم فکان لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین النصف من ذلک وعزل النصف الباقی لمن نزل بہ من الوفود
والامور ونوائب الناس ترجمہ بشیر بن یسار سے جو انصار کا مولی (غلام آزاد) ہے اون نے سنا چند صحابہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہوئے خیبر پر تو تقسیم کیا اوسکو چہتیس حصون پر ہر ایک حصے
مین سو حصے تہے تو اوس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نصف ملا اور سب مسلمانون کے اور وہ جو نصف بچا
تو رکہا گیا اون لوگون کے خرچ کیواسطے جو آپ پاس آیا کرتے اپنی قومون کیطرف سے یعنی وفود کے لیے اور اور ضروری کامون اور
حاجتون کیواسطے عن بشیر بن یسار قال لما افاء اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر قسمہا علی ستۃ و
ثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فعزل نصفہا لنوائبہ وما ینزل بہ الوطیحۃ والکتیبۃ وما احیز
معہما وعزل النصف الاخر فقسمہ بین المسلمین الشق والنطاۃ وما احیز معہما ترجمہ بشیر بن
یسار سے روایت ہے جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکو چہتیس حصون پر تقسیم کیا ہر حصے مین سو حصے تہے
پہر آدہے حصے ان مین سے (یعنی اٹہارہ حصے) اپنی ضروری حادثون اور کامون کیواسطے رکہے اونہی حصون مین تہا وطیحہ
اور کتیبہ اور جو اون کی متعلق تہا (وطیحہ اور کتیبہ خیبر کے گانون ہین) اور آدہے باقی کو تقسیم کیا مسلمانون مین اون مین شق
تہا اور نطاۃ (جو گانون کے نام ہین) اور جو ان کے متعلق تہا ف مطلب یہ ہے کہ نصف زمین کی آمدنی خرابات کیواسطے
بیت المال مین رکہی اور نصف مسلمانون کو تقسیم کر دی عن بشیر بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما افاء اللہ علیہ خیبر قسمہا ستۃ وثلاثین سہما جمع فعزل للمسلمین الشطر ثمانیۃ عشر سہما یجمع
کل سہم مائۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہم لہ سہم کسہم احدہم وعزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ
عشر سہما وہو الشطر لنوائبہ وما ینزل بہ من امر المسلمین فکان ذلک الوطیح والکتیبۃ والسلالم
وتوابعہا فلما صارت الاموال بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین لم یکن لہم عمال یکفونہم عملہا
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہود فعاملہم ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو جب اللہ نے خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکے چہتیس حصے کیے ہر حصے کیے سو سو حصے (کہ ہر ایک حصہ سو حصون کو شامل تہا) پہر مسلمانو
کے واسطے اون مین سے آدہا جدا کیا یعنی اٹہارہ حصے نکالے ہر ایک حصے مین سو آدمی تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی شامل اور صحابہ
کے تہے یعنی آپ کو بہی ایک ہی حصہ ملا جیسے اور سب کو ایک ایک حصہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹہارہ حصے یعنی نصف

(ز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جدا کیے اپنی ضروری حاجتوں کے واسطے (یعنی مصارف اتفاقی کیواسطے جو پڑجاوین جیسے جنگ وغیرہ) اور جو حادثے مسلمانوں کو پیش آوین آپ پر اون کے لیے اس نصف مین رکھے اور کتیبہ اور سلالم اور اون کے متعلقات تھے (یہ خیبر کے دیہات کے نام ہین) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ مین یہ مال آئے اور مسلمانون کو کام کرنیوالے نہ ملے جو اون کیطرف سے محنت کرین آپ نے یہودیون کو قائم رکھا محنت مشقت پر اور بٹائی کر لی اون سے عن مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید الانصاری قال سمعت ابی یعقوب بن مجمع یذکر عن عمه عبد الرحمن بن یزید الانصاری عن عمه مجمع بن جاریة الانصاری وکان احد القراء الذین قرءوا القرآن قال قسمت خیبر علی اهل الحدیبیة فقسمها رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثمانیة عشر سهما وکان الجیش الفا وخمسمائة فیهم ثلثمائة فارس فاعطی الفارس سهمین واعطی الراجل سهما ترجمہ مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید انصاری سے روایت ہے انہون نے کہا سنا مین نے اپنے باپ یعقوب بن مجمع سے وہ نقل کرتے تھے اپنے چچا عبد الرحمن بن یزید انصاری سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے جو منجملہ قرآن کے قاریون کے ایک قاری تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا خیبر کو اون لوگون پر جو صلح حدیبیہ مین شریک تھے (کیونکہ یہی لوگ تھے جو اس کے بعد خیبر کی جنگ مین گئے تھے) اٹھارہ حصہ پر اور لشکر کی تعداد ایک ہزار پانسو تھی اون مین تین سو سوار تھے (اور بارہ سو پیادے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصے دیے (تو سب چھ سو حصے ہوئے سوارون کے) اور پیادے کو ایک حصہ دیا (اون کے بارہ سو حصے ہوئے سب ملکر اٹھارہ سو حصے ہوئے) عن الزهری وعبد الله بن ابی بکر وبعض ولد محمد بن مسلمة قالوا بقیت بقیة من اهل خیبر تحصنوا فسالوا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحقن دماءهم ویسیرهم ففعل فسمع بذلك اهل فدك فنزلوا علی مثل ذلك فكانت لرسول الله صلی الله علیه وسلم خاصة لانه لم یوجف علیها بخیل ولا ركاب ترجمہ ابن شہاب زہری سے اور عبد اللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بعض لڑکون سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو کچھ لوگ خیبر مین رہ گئے اور وہ ایک قلعہ مین بند ہو گئے انہون نے درخواست کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے جانون کو امن دیجے اور ہم کو روانہ کر دیجیے (یعنی ہم یہان سے چلے جاوین گے) آپ نے قبول کیا یہ خبر فدک والون کو پہونچی (وہ بھی ایک قلعہ تھا خیبر کے متعلقات مین سے) وہان کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنا جاتا اسوجہ سے کہ اس پر گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے گئے (یعنے بغیر جنگ کے حاصل ہوا اگر جنگ سے حاصل ہوتا تو سب مسلمانون کا حق اوسمین ہوتا) عن الزهری ان سعید بن المسیب اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم افتتح بعض خیبر عنوة قال ابو داود قری علی الحرث بن مسكین وانا شاهد اخبركم ابن وهب قال حدثنی مالك عن ابن شهاب ان خیبر كان بعضها عنوة وبعضها صلحا

قال ارض خیبر وهي اربعون الف
والكتيبة اكثرها عنوة وفيها صلح قلت لمالك وما الكتيبة
عذق ترجمہ زہری کو روایت ہی سعید بن المسیب نے اونکو خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیبر فتح کیا زور سے
اور کچھ فتح کیا صلح سے دیگر اکثر زور سے فتح کیا اور کتیبہ (جو ایک قریہ ہی خیبر کا) فتح ہوا زور سے اکثر اوس کا اور کچھ
اوسمین صلح سے بھی فتح ہوا۔ ابن سرح نے کہا مین نے مالک سے پوچھا کتیبہ کیا ہے اونہون نے کہا خیبر کی زمین میں
ایک زمین ہی جسمین چالیس ہزار کھجور کے درخت تھے ف خیبر مین اکثر اشجار کھجور ہی کے تھے اور شہر بھی اونکا
ہی تھی اور کچھ زراعت بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ اب تک مدینہ منورہ مین خیبر کی کھجور بکثرت آتی ہین اور بعض قسم
اون مین سے بہت عمدہ ہوتی ہین جیسے صیحانی وغیرہ عن ابن شهاب قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم افتتح خيبر عنوة بعد القتال ونزل من نزل من اهلها على الجلاء بعد القتال ترجمہ ابن شہاب
کو روایت ہی مجھکو پہنچا یہ امر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا خیبر کو زور سے لڑائی کرکے اور وہان کے لوگ جو قلعہ
سے اوترے تھے تو وطن سے نکلجانے کی شرط پر اوترے تھے ف پھر اونہون نے منت کی اور کہا ہم کو یہان رہنے دو
ہم زراعت کرینگے اور نصف پیداوار تم کو دینگے عن ابن شهاب قال خمس رسول الله صلى الله عليه وسلم
خيبر ثم قسم سائرها على من شهدها ومن غاب عنها من اهل الحديبية ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوان حصہ نکال لیا خیبر کے مال مین سے (جو غنیمت مین آیا) اور جو بچا اوسکو تقسیم
کیا اون لوگون پر جو حاضر تھے جنگ مین اور جو حاضر نہ تھے جنگ مین مگر صلح حدیبیہ مین موجود تھے (جو خیبر سے
ایک سال پہلے ہوئی) عن عمر قال لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية الا قسمتها كما قسم رسول الله صلى
الله عليه وسلم خيبر ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہی اگر مجھکو خیال نہ ہوتا اون مسلمانون کا جو پیچھے پیدا ہونگے
یعنی اونکی محتاجی کا تو مین جو گانو یا شہر فتح ہوتا اوسکو اوسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو
تقسیم کیا

باب ما جاء في خبر مكة (مکے کی فتح کا بیان جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا)

عن ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح جاءه العباس بن عبد المطلب بابي سفيان بن حرب فاسلم بمر الظهران
فقال له العباس يا رسول الله ان ابا سفيان رجل يحب هذا الفخر فلو جعلت له شيئا قال نعم
من دخل دار ابي سفيان فهو آمن ومن اغلق بابه فهو آمن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان بن حرب کو لیکر آئے وہ مسلمان ہوئے مر الظہران مین
(ایک مقام ہی قریب مکے کے) اوس وقت حضرت عباس رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایسا شخص ہے جو فخر
کو دوست رکھتا ہی آپ کچھ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد فرماوین جسمین اوسکو فخر ہو جاوے تو مناسب ہے آپ نے فرمایا جو شخص
ابو سفیان کے گھر مین چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے ف یعنی ہم اوسکو نہ مارینگے

عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم مر الظهران قال العباس قلت والله لئن دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة عنوة قبل ان یاتوه فیستامنوه انه لهلاک قریش فجلست علی بغلة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت لعلی اجد ذا حاجة یاتی اهل مکة فیخبرهم بمکان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیخرجوا الیه فیستامنوه فانی لاسیر سمعت کلام ابی سفیان وبدیل بن ورقاء فقلت یا ابا حنظلة فعرف صوتی فقال ابو الفضل قلت نعم قال مالک فداک ابی وامی قلت هذا رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس قال فما الحیلة قال فرکب خلفی ورجع صاحبه فلما اصبح غدوت به رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم قلت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل یحب هذا الفخر فاجعل له شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفیان فهو امن ومن اغلق علیه داره فهو امن ومن دخل المسجد فهو امن قال فتفرق الناس الی دورهم والی المسجد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مع لشکر کے جو مکے کے فتح کے لیے لائے تھے) مر الظہران میں اوترے تو عباس نے اپنے دل میں خیال کیا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کے زبردستی مکے میں داخل ہو جاوینگے اور قریش حاضر نہ ہوئے اور انہوں نے امان نہ لی تو وہ تباہ ہو جاوینگے پھر عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کام کاج کے لیے نکلا ہو اور مکے میں جاتا ہو وہ مجھ سے ملے تو اہل مکہ کو خبر کر دیوے (کہ آپ مع لشکر جرار تمہارے سر پر آن پہونچے ہیں) تاکہ وہ لوگ باہر نکلیں اور حضور اقدس میں حاضر ہو کر امان لیویں میں اسی خیال میں جا رہا تھا کہ میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقا کی آواز سنی میں نے پکار کر کہا اے ابا حنظلہ (کنیت ہے ابوسفیان کی) اوس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابو الفضل (یہ کنیت ہے حضرت عباس کی) میں نے کہا ہاں بولا تم کو کیا ہوا فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے ساتھ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کروں حضرت عباس نے اوسے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور اوسکا ساتھی بدیل بن ورقا لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں میں ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا وہ مسلمان ہو گیا (ف) حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت عباس نے کہا میں نے اوسکو امان دی ہے اور دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے حضرت عباس سے فرمایا تم رات کو ابوسفیان کو اپنے ڈیرے میں رکھو صبح کو لیکر آؤ جب صبح کو لیکر آئے تو ابوسفیان کو آپ نے نصیحت کی مسلمان ہونے کے لیے اوس نے تامل کیا عباس نے عمر سے ڈرایا کہ اگر مسلمان نہ ہوگا تو وہ تیرا سر کاٹ لینگے یہ سنکر ابوسفیان مسلمان ہو گیا (ف) حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر اور غرور چاہتا ہے اگر کوئی بات فخر کی اوسکے لیے کر دیجیے آپ نے فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے اور جو مسجد الحرام میں چلا جاوے اوسکو امن ہے

عن وهب قال سألت جابرا هل غنموا يوم الفتح
یہ سنکر لوگ اپنے اپنے گہرون مین چہپ گئے اور مسجد مین

شیئا قال لا ترجمہ وہب سے روایت ہے مین نے جابر سے پوچہا کیا کچہ غنیمت ملے مسلمانون کو جس دن مکہ فتح ہوا اونہون نے
کہا نہین کچہ نہین ملی

عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم لما دخل مكة سرح الزبير بن العوام و
ابا عبيدة بن الجراح وخالد بن الوليد على الخيل وقال يا ابا هريرة اهتف بالانصار قال اسلكوا
هذا الطريق فلا يشرفن لكم احد الا انمتموه فنادى مناد لا قريش بعد اليوم فقال رسول
الله صلی الله عليه وسلم من دخل دارا فهو آمن ومن القى السلاح فهو آمن وعمد صناديد قريش
فدخلوا الكعبة فغص بهم وطاف النبی صلی الله عليه وسلم وصلى خلف المقام ثم اخذ بجنبتی
الباب فخرجوا فبايعوا النبی صلی الله عليه وسلم على الاسلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے تو آپ نے (زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم
کو چہوڑ دیا گہوڑون پر اور فرمایا ابو ہریرہ سے تم پکار دو انصار کو کہ اس راہ مین سے جاوین اور جو سامنے سے آدمی اوسکو قتل کرین
اتنے مین ایک منادی نے آواز دی آجکے دن سے قریش نہین ہین رہے (یعنے آج اکثر اون کے قتل کر دیے جاوینگے اور اونکی شوکت اور
صولت مٹ جاویگی مراد قریش سے کفار قریش ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گہر مین ہتہیار ہو کر
امن ہے اور جو ہتہیار رکہدے اوسکو امن ہے اور قریش کے سردار کعبہ کے اندر چلے گئے کعبہ اون سے بہر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی مقام ابراہیم کے پیچہے پہر دروازہ کعبہ کے دو چوکہٹ پکڑ کر اوس وقت وہ لوگ جو اندر
تہے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر

باب ما جاء فی خبر الطائف

کا بیان عن وهب قال سألت جابرا عن شان ثقيف اذ بايعت قال اشترطت على النبی صلی الله عليه
وسلم ان لا صدقة عليها ولا جهاد وانه سمع النبی صلی الله عليه وسلم بعد ذلك يقول سيتصدقون
ويجاهدون اذا اسلموا ترجمہ وہب سے روایت ہے مین نے پوچہا جابر سے جب ثقیف نے بیعت کی تو کیا شرط کی تہی
اونہون نے کہا یہ شرط کی تہی کہ نہ ہم زکوۃ دینگے نہ جہاد کرینگے بعد اوسکے جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے قریب ہے کہ زکوۃ دینگے اور جہاد کرینگے جب مسلمان ہو جاوینگے ف جب پہلے پہل ثقیف کے کچہ لوگ آپکی خدمت
مین حاضر ہوئے اسلام کے واسطے تو انہون نے یہ شرط کر لی کہ زکوۃ اور جہاد ہم کو معاف ہو آپ نے قبول کیا اس خیال سے کہ زکوۃ
بالفعل واجب نہین ہے جبتک مال بقدر نصاب نہ ہو اور سال نہ گزر جاوے اسی طرح جہاد کے لیے نکلنا سب پر فرض عین نہین ہے
چونکہ یہ نئے مسلمان ہوئے ہین تو ان پر آسانی کرنا چاہیئے پہر جب اسلام انکا پورا ہو جاویگا تو آپ سے آپ سب ارکان ادا کرینگے عن

عثمان بن ابی العاص ان وفد ثقيف لما قدموا على رسول الله صلی الله عليه وسلم انزلهم المسجد ليكون ارق
لقلوبهم فاشترطوا عليه ان لا يحشروا ولا يعشروا ولا يجبوا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم لكم ان

لا تحشروا ولا تعشروا ولا خير في دين ليس فيه ركوع **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وفد ثقیف
(ایک قوم تھی طائف مین) جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو آپ نے اونکو اوتارا مسجد مین تاکہ اون کے دل نرم ہون
اُنہون نے آپ سے شرط کی کہ ہم جہاد کے لیے نہ نکالے جاوین اور ہم سے زکوۃ نہ لیجاوے (یا زکوۃ کے لیے ہم لوگون کے مال عامل تک
نہ لائے جاوین) اور ہم سے عشر نہ لیا جاوے) اور ہم کو نماز نہ پڑھنا پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یہ تو ہوسکتا ہے
کہ تم جہاد کے لیے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ اور لوگ جہاد کیواسطے موجود ہین) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم سے زکوۃ نہ لیجاوے (بالفعل کیونکہ
ابھی ایک سال نہین گزرا) لیکن وہ دین اچھا نہین ہے جسمین رکوع نہ ہو (یعنی نماز نہ ہو) **باب في حكم ارض اليمن**
یمن والونکا اور یمن کے زمین کا بیان **عن** عامر بن شهر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لي همدان
هل انت آت هذا الرجل ومرتاد لنا فان رضيت لنا شيئا قبلناه وان كرهت شيئا كرهناه قلت
نعم فجئت حتى قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضيت امره واسلم قومي وكتب رسول الله صلى
الله عليه وسلم هذا الكتاب الى عمير ذي مران قال وبعث مالك بن مرارة الرهاوي الى اليمن جميعا فاسلم
عك ذو خيوان قال فقيل لعك انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ منه الامان على قريتك ومالك
فقدم وكتب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله لعك
ذي خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة الله وذمة محمد رسول الله
وكتب خالد بن سعيد بن العاص **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو مجھسے ہمدان
(ایک قبیلہ کا نام ہے) کے لوگون نے کہا کیا تم سے یہہ ہوسکتا ہے کہ اس شخص کے پاس جاؤ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس)
اور ہمارے طرف سے گفتگو کرو اگر تم کسی بات پر راضی ہوجاؤگے ہم اوسکو قبول کر لینگے اور جس بات کو تم برا جانوگے ہم بھی اوس کو
برا جانینگے مین نے کہا ہان مین جاؤنگا پھر مین چلا یہانتک کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پسند کیا مین نے حکم آپکا اور
مسلمان ہوگئی میری قوم کے لوگ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن والون پاس بھیجا
(اسلام کا پیام پہونچانے کو) تو ایک شخص تھا ذو خیوان اوسکا نام عک تہا وہ مسلمان ہوگیا لوگون نے اوس سے کہا جا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے امان لیکر اپنی بستی کیواسطے تاکہ آیندہ پھر کوئی تجھپر اور تیری بستی والون پر زیادتی نہ کرے
اور اپنے مال کیواسطے وہ شخص (یعنی عک ذو خیوان) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکے لیے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین عک ذی خیوان کو لکھا جاتا ہے اگر وہ سچا ہے تو اوسکو امان ہے اوسکی زمین
مین اور مالون مین اور غلامون مین اور وہ ذمہ مین ہے اللہ کے اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانہ خالد بن سعید
بن العاص نے لکھا تہا **عن** ابيض بن حمال انه كلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصدقة حين وفد
عليه فقال يا اخا سبأ لا بد من صدقة فقال انما زرعنا القطن يا رسول الله وقد تبددت سبأ ولم يبق

منہم الا قلیل بمأرب فصالح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیٰ سبعین حلة من قیمة وفاء بز المعافر کل
سنة عمن بقی من سبأ بمأرب فلم یزالوا یؤدونها حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان
العمال انتقضوا علیهم بعد قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما صالح ابیض بن حمال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحلل السبعین فرد ذلك ابو بکر علی ما وضعه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی مات ابو بکر رضی اللہ عنه انتقض ذلك وصارت علی الصدقة ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی صدقے میں جب وفد میں آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے سبائی سبا کی (سبا ایک شہر تھا یمن میں) صدقہ دینا تو ضرور ہے ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہماری زراعت تو
صرف کپاس کی ہے اور سبا والے ادھر ادھر ہو گئے یعنی وہ شہر وہ آبادی اب نہیں ہے جیسے پہلے بلقیس کے زمانے میں تھی اب تو
لوگ وہاں کے متفرق ہو گئے اور سبا بالکل اجاڑ ہو گیا) البتہ کچھ تھوڑے سے لوگ سبا والوں میں سے مارب میں رہ گئے ہیں (مارب ایک شہر
کا نام تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ستر جوڑے کپڑے کے ٹھہرائے معافر کے کپڑوں میں سے ہر سال میں (معافر ایک شہر
تھا یمن میں جہاں پر کپڑے بنتے تھے غرض یہ لوگ روئی والے تھے تو آپ نے ان سے کپڑوں کے جوڑے لینا ٹھہرائے) اور ان لوگوں سے جو
رہ گئے تھے مارب میں پھر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کو ادا کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور
زکوٰة کے عامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تھا ستر جوڑے دینے کا اس کو ابو بکر نے
پھیر دیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ویسا ہی قرار دیا یعنی ستر جوڑے ہر سال کا ہر سال میں بعد اس کے جب ابو بکر
کی وفات ہوئی تو وہ عہد ٹوٹ گیا اور صدقہ جیسے اوروں سے لیا جاتا ان سے بھی لیا جانے لگا **باب** اخراج الیهود من جزیرة
العرب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی بثلاثة
فقال اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم قال ابن عباس وسکت
عن الثالثة او قال فانسیتها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت
فرمائی اپنی وفات کے وقت جزیرۂ عرب سے مشرکوں کو نکال دینا یعنی مکے اور مدینے سے اور تم ایلچیوں سے سلوک کرتے رہنا جیسا میں
ساتھ کرتا تھا اور تیسری چیز سے ابن عباس نے سکوت کیا یا ابن عباس نے کہا کہ میں اس کو بھول گیا **ف** یعنی تیسری چیز ذہن سے
نکل گئی بعضوں نے کہا شاید وہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تھا **عن** عمر بن الخطاب انه سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لاخرجن الیهود والنصاری من جزیرة العرب فلا اترك فیها الا مسلما ترجمہ عمر بن خطاب
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہود اور نصاریٰ کو میں جزیرۂ عرب سے ضرور نکال دوں گا
یہاں تک کہ مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ چھوڑوں گا یعنی عرب میں سوا مسلمان کے اور کوئی نہ رہے **عن** عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه والاول اتم ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی

لیکن پہلی کی حدیث سے زیادہ پوری ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکون قبلتان
فی بلد واحد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شہر میں دو قبلے نہیں ہو سکینگے (یعنی مسلمانوں
کا اور یہود اور نصاریٰ کا دونوں کا رہنا عرب میں نہ ہو سکیگا) عن سعید یعنی ابن عبد العزیز جزیرۃ العرب ما بین
الوادی الی اقصی الیمن الی تخوم العراق الی البحر ترجمہ سعید بن عبد العزیز سے روایت ہے جزیرہ عرب وادی القری سے لیکر انتہا
یمن تک ہے ایک جانب میں اور دوسری جانب میں عراق کی حدود تک سمندر تک (شاید یہ تحدید حجاز عرب کی ہے جس میں یمن کو
بھی داخل کر لیا ہے ورنہ عرب ایک جزیرہ تھا اس سے زیادہ وسیع جسکے شمال میں ایشیا ہے روم اور مغرب میں بحر قلزم اور جنوب
میں بحر ہند اور مشرق میں خلیج فارس ہے) عن مالک ان عمر اجلی اہل نجران ولم یجل من تیماء لانہا لیست من
بلاد العرب فاما الوادی فانی اری انما لم یجل من فیہا من الیہود انہم لم یروہا من ارض العرب ترجمہ
مالک سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جلا وطن کر دیا نجران والوں کو (نجران ایک موضع کا نام تھا درمیان شام اور حجاز کے) اور نہیں
جلا وطن کیا تیما سے جو ایک مقام ہے سمندر کے قریب شام کے نواحی میں کیونکہ تیما عرب کے شہروں میں سے نہیں ہے اور وادی القری
کی یہودی تو میرے نزدیک اسواسطے نہ نکالے گئے کہ ان لوگوں نے وادی القری کو عرب کی زمین نہ سمجھا) عن مالک قد اجلی
عمر رحمہ اللہ یہود نجران وفدک ترجمہ امام مالک سے روایت ہے حضرت عمر نے نکال دیا نجران اور فدک کے یہودیوں
کو (کیونکہ نجران اور فدک دونوں عرب کی سرحد میں ہیں) باب فی ایقاف ارض السواد وارض العنوۃ جو زمین
کافروں کے ملک میں جنگ سے ہاتھ آوے وہ مسلمانوں میں کیونکر تقسیم ہوگی) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منعت العراق قفیزہا ودرہمہا ومنعت الشام مدیہا ودینارہا ومنعت مصر اردبہا
ودینارہا ثم عدتم من حیث بدأتم ثم قالہا زہیر ثلاث مرات شہد علی ذلک لحم ابی ہریرۃ ودمہ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وہ وقت آویگا کہ عراق اپنے پیمانے اور درہموں کو
روک لیگا (یعنی وہاں کے لوگ اوس سے منحرف ہو جاوینگے اور تم اوس پر قابض ہو گئے ہو) اور شام اپنے مدوں اور اشرفیوں کو روک لیگا اور مصر
اپنے اردبوں اور اشرفیوں کو روک لیگا (یعنی ان سب ملکوں کے مال اور دولت تم کو ملیگی) پھر تم ویسے ہی ہو جاؤگے جیسے شروع میں تھے
(یعنی کفار سے چھین لینگے) تین بار زہیر نے کہا کہ گواہ ہے اس حدیث پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون عن ابی ہریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما قریۃ اتیتموہا واقمتم فیہا فسہمکم
فیہا وایما قریۃ عصت اللہ ورسولہ فان خمسہا للہ وللرسول ثم ہی لکم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گاؤں یا بستی میں تم آؤ اور وہاں رہو تو جو حصہ تمہارا ہے وہی تم کو ملیگا (یعنی غنیمت
کی طرح وہ گاؤں تم میں تقسیم نہ ہوگا کیونکہ بغیر جنگ کے حاصل ہوا ہے بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اوس میں سے جسقدر چاہے جسکو دیوے)
اور جس گاؤں یا بستی کے لوگوں نے اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی اوس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا نکالکر باقی تم کو ملیگا

بطور غنیمت کے تقسیم ہو جاوے گا سب مجاہدین میں)

باب فی اخذ الجزیة جزیہ لینے کا بیان

عن عثمان بن ابی سلیمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید الی اکیدر دومة فاخذ فاتوه به فحقن له دمه وصالحه علی الجزیة ترجمہ عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کی طرف روانہ کیا تو خالد نے اور اون کے ہمراہیوں نے اوسکو پکڑ کر حضرت کے پاس لے آئے حضرت نے اوسکا خون معاف کیا اور جزیہ پر اوس سے صلح کر لی ف اکیدر شہر دومہ کا بادشاہ تھا نصرانی اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ پکڑ لانے کا حکم دیا تھا جب وہ آیا تو اسپر جزیہ مقرر ہوا یا پھر وہ کامل مسلمان ہوا

عن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجهه الی الیمن امره ان یاخذ من کل حالم یعنی محتلما دینارا او عدله من المعافری ثیاب تکون بالیمن ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ کو یمن کی طرف متوجہ کیا یعنی قاضی یا حاکم کر کے تو اونکو یہ حکم فرمایا کہ ہر حالم یعنی ہر بالغ سے ایک دینار لیوین یا اوسکے برابر معافری جو ایک قسم کا کپڑا یمن میں ہوتا ہے ف روایت کیا اسکو ابن حبان نے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا کہ صحیح ہے بخاری مسلم کی شرط پر اور نہیں نکالا انہوں نے اوسکو اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے ومن کل حالم او حالمة دینارا یعنی ہر بالغ مرد اور بالغہ عورت سے ایک دینار لیا جاوے

عن زیاد بن حدیر قال قال علی لئن بقیت لنصاری بنی تغلب لاقتلن المقاتلة ولاسبین الذریة فانی کتبت الکتاب بینهم وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا ینصروا ابناءهم ترجمہ زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا اگر میں باقی رہا تو بنی تغلب کے نصاری میں سے لڑنے والوں کو قتل کرونگا اور اون کی اولاد کو قید کرونگا کیونکہ میں نے جو عہد نامہ اون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا لکھا تھا اوس میں یہ تھا کہ نہ کریں اپنی اولاد کو نصرانی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بھی اسکو منکر کہتے تھے اور بہت سخت انکار کرتے تھے اسکا اور بعضوں کے نزدیک یہ حدیث مثل متروک کے ہے اور لوگوں نے منکر جانا اسکو عبد الرحمن بن ہانی پر ابو علی لولوی نے کہا دوسری بار جب ابو داؤد نے اس کتاب کو سنایا تو اوس میں یہ حدیث نہیں پڑھی

عن ابن عباس قال صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل نجران علی الفی حلة النصف فی صفر والبقیة فی رجب یؤدونها الی المسلمین وعاریة ثلاثین درعا وثلاثین فرسا وثلاثین بعیرا وثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح یغزون بها والمسلمون ضامنون لها حتی یردوها علیهم ان کان بالیمن کید او غدرة علی ان لا یهدم لهم بیعة ولا یخرج لهم قس ولا یفتنوا عن دینهم ما لم یحدثوا حدثا او یاکلوا الربا قال اسماعیل فقد اکلوا الربا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی نجران کے نصاری سے دو ہزار جوڑوں پر کہ نصف ان جوڑوں کے ادا کریں صفر میں اور نصف رجب میں مسلمانوں کو اور تیس زرہیں اور تیس گھوڑے اور تیس اونٹ اور ہر ایک قسم کے ہتھیاروں میں سے تیس تیس ہتھیار دیا کریں جن سے جہاد کیا جاتا ہے بطور عاریت کے اور مسلمان ضامن ہیں ہتھیاروں کے کہ وہ ہتھیار (کام سے فراغت کر کے) اون کو پھیر دیں گے اور یہ عاریت دینا اوس وقت ہوگا جب یمن میں کوئی فریب

کرے یا عہد توڑے مسلمانوں سے اور وہاں جنگ پیش ہوا اس شرط پر کہ اونکا کوئی گرجا نہ گرایا جاوے گا اور کوئی پادری انکا
نہ نکالا جاوے گا اور اونکے دین میں مداخلت نہ ہوگی جبتک کوئی نئی بات نہ نکالیں یا سود نہ کہاویں اسمعیل نے کہا وہ سود
کہانے لگے تو اونکا عہد ٹوٹ گیا پھر وہ نکالے گئے عرب کے ملک سے) **باب فی اخذ الجزیة من المجوس** پارسیوں
آتش پرست لوگوں سے جزیہ لینے کا بیان عن ابن عباس قال ان اہل فارس لما مات نبیہم کتب لہم ابلیس
المجوسیة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب فارسیوں کا پیغمبر مر گیا تو ابلیس نے اونکو مجوسیت یعنی آتش پرستی پر لگا دیا
(اور گمراہ کر دیا) عن عمرو بن دینار سمع بجالة یحدث عمرو بن اوس وابا الشعثاء قال کنت کاتبا لجزء بن
معویة عم الاحنف بن قیس اذ جاءنا کتاب عمر قبل موته بسنة اقتلوا کل ساحر وفرقوا بین کل ذی
محرم من المجوس وانهوهم عن الزمزمة فقتلنا فی یوم ثلاثة سواحر وفرقنا بین کل رجل من المجوس
وحریمه فی کتاب الله وصنع طعاما کثیرا فدعاهم فعرض السیف علی فخذه فاکلوا ولم یزمزموا والقوا
وقر بغل او بغلین من الورق ولم یکن عمر اخذ الجزیة من المجوس حتی شهد عبد الرحمن بن عوف ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذها من مجوس هجر ترجمہ بجالہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں منشی تھا جزء بن معاویہ کا
جو چچا تھا احنف بن قیس کا ایکبار ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا نامہ آیا اونکی وفات سے ایکسال پہلے اوس میں یہ لکہا تھا مار ڈالو ہر جادوگر کو اور
جدائی کر دو درمیان میں محارم کے مجوسیوں میں ف یعنی جو پارسی اپنی بہن یا خالہ وغیرہ کسی محرم سے شادی کر لے تو جدائی کر دو درمیان اون
اسکی اور اوسکی عورت کے۔ شاید پارسی محارم سے شادی بیاہ کرتے ہوں گے ت اور منع کرو اونکو گنگنانے سے (جیسے گنگناتے ہیں
وہ کہانے کے بعد معلوم نہیں کیا بکتے ہیں) تو ہم نے ایکدن میں تین جادوگر کو قتل کیا اور جس مجوسی کے نکاح میں کوئی اوس
کی محرم عورت تھی اوسکو جدا کر دیا اور احنف بن قیس نے بہت سارا کہانا پکوایا پھر پارسیوں کو بلا بھیجا اور تلوار کو اپنی ران پر رکہا
انہوں نے کہانا کہایا لیکن گنگنایا نہیں اور ایک خچر کے بوجھ یا دو خچروں کے بوجھ کے برابر چاندی ڈالدی اور حضرت عمرؓ نے
پارسیوں سے جزیہ نہیں لیا یہانتک کہ عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا ہجر کے پارسیوں
سے ف ہجر ایک موضع تہا بحرین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے پارسیوں سے جزیہ لیا تہا عن ابن عباس
قال جاء رجل من الاسبذیین من اهل البحرین وهم مجوس اهل هجر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فمکث عنده ثم خرج فسالته ما قضی الله ورسوله فیکم قال شر قلت مه قال الاسلام او القتل قال
وقال عبد الرحمن بن عوف وترکوا ما سمعت انا من الاسبذی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک
شخص اسبذیین میں سے بحرین کے رہنے والوں میں سے جو ہجر کے مجوسیوں میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور تھوڑی
دیر آپ پاس ٹہرا پھر نکلا تو میں نے پوچھا اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ کیا تمہارا بولا برا فیصلہ کیا میں نے کہا چپ (ایسی بات
کہتا ہے) بولا فیصلہ کیا یہ کہ اسلام لاؤ نہیں تو قتل ہو جاؤ ابن عباس نے کہا لیکن عبد الرحمن بن عوف نے یہ کہا کہ رسول اللہ

الجزء العشرون

پارہ بیسوان

باب التشديد في جباية الجزية جزیہ وصول کرنے مین سختی کرنیکا بیان عن عروة بن الزبير ان هشام بن حكيم بن حزام وجد رجلا وهو على حمص يشمس ناسا من القبط في اداء الجزية فقال ما هذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے دیکھا ایک شخص کو جو عامل تہا حمص کا (ایک شہر کا نام ہی) وہ چند لوگون کو قبطیون مین سے دہوپ مین کہڑا کرتا تہا جزیہ ادا کرنیکے واسطے ہشام نے کہا کیا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بیشک اللہ تعالے عذاب کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون پر عذاب کرتے ہین ف یعنے ظلم کرتے ہین اور بندگان خدا کو قصور سے زیادہ سزا دیتے ہین یا بلا قصور ستاتے ہین۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی مین مکرر لکہی گیی ہی غلطی سے

باب في تعشير اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات جب کافر ذمی مال تجارت لیکر پہرین تو اون سے دسوان حصہ محصول لیا جاوے عن حرب بن عبيد الله عن جده ابي امه عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنی ناناسے انہون نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسوان حصہ یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون سے نہ لیا جاویگا ف یعنے مال تجارت مین سے بلکہ مسلمانون سے چالیسوان حصہ لیا جاویگا البتہ پیداوار زراعت مین مسلمانون سے دسوان حصہ لیا جاویگا عن حرب بن عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال خراج مكان العشور ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی انہون نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی جو اوپر گذرا یعنے دسوان حصہ خراج کا (مال تجارت مین سے) یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون کے اموال تجارت مین سے دسوان حصہ نہ لیا جاویگا عن عطاء عن رجل من بكر بن وائل عن خاله قال قلت يا رسول الله اعشر قومي قال انما العشور على اليهود والنصارى ترجمہ عطا سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو بکر بن وائل مین سے تہا اوس نے سنا اپنے مامون سے وہ کہتا تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دسوان حصہ لیا کرون اپنی قوم سے آپ نے فرمایا دسوان حصہ یہود اور نصاری پر ہی (اموال تجارت مین نہ مسلمانون پر اون پر چالیسوان حصہ ہی جیسا اوپر گذر چکا) عن حرب بن عبيد الله بن عمير الثقفي عن جده رجل من بني تغلب قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت وعلمني الاسلام وعلمني كيف اخذ الصدقة من قومي ممن اسلم ثم رجعت اليه فقلت يا رسول الله كل ما علمتني قد حفظته الا الصدقة افاعشرهم قال لا انما العشور

علی النصاریٰ والیہود ترجمہ حرب بن عبید اللہ سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے دادا سے جو ایک شخص تہا بنی تغلب مین سے وہ
بولا مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مسلمان ہوا آپنے مجہکو اسلام سکہایا اور یہہ بہی سکہایا کہ مین کسطرح صدقہ لیا کرون
اپنی قوم مین اون لوگون سے جو مسلمان ہو جاوین پہر جب مین دوبارہ لوٹ کر آپ پاس آیا تو مین نے عرض کیا یارسول اللہ جو کچہہ آپنے
مجہکو سکہایا تہا سب مجہے یاد ہی مگر صدقہ یاد نہ رہا کیا مین اپنی قوم سے وہ لیا کرون (یعنی دسوان حصہ اونکے مالون مین سے جو تجارت
کر لیا وین) آپنے فرمایا نہین دسوان حصہ تو یہود اور نصاریٰ پر ہے (اور مسلمانون پر دسوان حصہ پیداوار اور زراعت پر ہے نہ اموال تجارت
مین) عن العرباض بن سارية السلمي قال نزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ومعه من معه من
اصحابه وكان صاحب خيبر رجلا ماردا منكرا فاقبل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد الكم ان تذبحوا
حمرنا وتاكلوا ثمرنا وتضربوا نساءنا فغضب يعني النبي صلى الله عليه وسلم وقال يا ابن عوف اركب
فرسك ثم ناد الا ان الجنة لا تحل الا لمؤمن وان اجتمعوا للصلوة قال فاجتمعوا ثم صلى بهم النبي صلى
الله عليه وسلم ثم قام فقال ايحسب احدكم متكئا على اريكته قد يظن ان الله لم يحرم شيئا الا ما في
هذا القرآن الا واني والله قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل هذا القرآن او اكثر وان
الله عز وجل لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم
اذا اعطوكم الذي عليهم ترجمہ عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے ہم اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ خیبر مین اور آپکے ساتہہ آپکے اصحاب تہے اور خیبر کا رئیس ایک شخص تہا شریر اور سرکش وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا اوس نے یا محمد کیا تم کو یہہ درست ہے کہ ہماری گدہون کو کاٹ ڈالو اور ہمارے میوے کہا جاؤ اور ہماری عورتون
کو مارو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر غصے ہوئے اور فرمایا اے عبدالرحمن بن عوف سوار ہو گہوڑے پر پہر پکار دو یہ بات
کہ جنت نہین حلال ہے مگر مسلمان کے لیے اور جمع ہو جاؤ سب لوگ نماز کیواسطے پہر وہ سب لوگ جمع ہوئے آپنے نماز پڑہائی
پہر کہڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہہ سمجہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے نہین حرام کیا کسی چیز کو
مگر اون چیزونکو جنکا ذکر قرآن مین ہے آگاہ ہو جاؤ مین نے نصیحت کی اور حکم کیا چند باتون کا اور منع کیا چند باتون سے وہ باتین
بہی ایسے ہی ہین جیسی وہ باتین جنکا ذکر قرآن مین ہے یا اوس سے زیادہ ہین ف یعنی حدیث بہی مثل قرآن کے واجب العمل
ہے یہہ نہ سمجہو کہ جو حکم قرآن مین نہین ہے اوسپر عمل کرنا چندان ضرور نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم کیا
وہ اللہ ہی کا حکم ہے اور جس چیز سے منع کیا گویا اللہ نے اوس سے منع کیا من يطع الرسول فقد اطاع الله اس سے یہی مقصود ہے
اب اس زمانے مین بہت لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جنہون نے حدیث کو چہوڑ دیا ہے ف بیشک اللہ تعالیٰ نے نہین حلال کیا اہل کتاب کے
گہرون مین جانا مگر اذن سے اور نہین حلال کیا اون کی عورتون کو ستانا اور اونکے میوے کہانا جبتک وہ تم کو دیتے جاوین جو تمہارا
اونپر ہے یعنی جزیہ دیا کرین) عن رجل من جهينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلكم تقاتلون

قوما فتظهرون عليهم فيتقونكم باموالهم دون انفسهم وابنائهم قال سعيد في حديثه فيصالحونكم
على صلح ثم اتفقا فلا تصيبوا منهم فوق ذلك فانه لا يصلح لكم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ
جہینہ سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تم لڑو گے ایک قوم سے پھر غالب ہو گے اون پر وہ اپنے تئین بچاوین
گے تم سے اپنا مال دیکر یعنی اپنی جانون کو اور اپنی اولاد کو پھر صلح کر لین گے تم سے ایک مال پر تو نہ لینا زیادہ اوس سے
کیونکہ وہ درست نہین ہے تمہارے واسطے یعنی جب ایک مال معین ہو گیا اون سے اور صلح کر لی اوسپر تو پھر اوس سے زیادہ
لینا نادرست ہوگا) عن عدة من ابناء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن آبائهم دنية
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او
اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے
چند بیٹون سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپون سے جو ایک دوسرے کے عزیز تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ظلم کریگا کسی ذمی پر یا اوس کے حق مین کمی کریگا یا طاقت سے زیادہ اوسکو تکلیف دیگا یا بے اوسکی خوشی کے کوئی چیز
اوس سے لیگا تو مین حجت کرونگا اوس سے دن قیامت کے یعنی اوسکا دشمن ہو جاونگا اور اوس پر قصور ثابت کرونگا

باب في الذمي يسلم في بعض السنة هل عليه جزية جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال مین سے
گذر چکے ہین اوسکا جزیہ لیا جاویگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم
جزية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر جزیہ نہین ہے اور اس کی تفسیر آگے
آتی ہے عن محمد بن كثير قال سئل سفيان عن تفسير هذا فقال اذا اسلم فلا جزية عليه ترجمہ سفیان
سے کسی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہون نے کہا مطلب یہ ہے جب ذمی مسلمان ہو جاوے تو اوسپر جزیہ نہ ہوگا (اون دنون کا جو
سال مین سے گذر گئے)

باب في الامام يقبل هدايا المشركين امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہے یا نادرست اسکا
بیان عن عبد الله الهوزني قال لقيت بلالا مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلب فقلت يا بلال
حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كان له شيء كنت انا الذي الي ذلك منه منذ
بعثه الله الى ان توفي وكان اذا اتاه الانسان مسلما فرآه عاريا يامرني فانطلق فاستقرض فاشتري له
البردة فاكسوه واطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال يا بلال ان عندي سعة فلا تستقرض
من احد الا مني ففعلت فلما ان كان ذات يوم توضأت ثم قمت لاؤذن بالصلاة فاذا المشرك
قد اقبل في عصابة من التجار فلما راني قال يا حبشي قلت يا لباه فتجهمني وقال لي قولا غليظا وقال
اتدري كم بينك وبين الشهر قال قلت قريب قال انما بينك وبينه اربع فآخذك بالذي عليك
فاردك ترعى الغنم كما كنت قبل ذلك فاخذ في نفسي ما ياخذ في انفس الناس حتى اذا صليت العتمة

پوری ہو نہین کتنے دن باقی ہین مین نے کہا ہان قریب ہے (یعنی تہوڑے دن باقی ہین غرض اوسکی یہہ تہی کہ مہینہ پورا ہونے کی
قرض کا وعدہ آن پہونچا اور تو غافل ہے شاید تیری نیت دینے کی نہین ہے ہرچند ابھی وعدہ نہین گذرا تہا پر وہ کافر تہا
دل سے مسلمانون کا دشمن تہا خواہ نخواہ یہی قرضہ کا بہانہ کرکے لڑپڑا۔ اور حضرت بلال ؓ کو سخت سست کہنے لگا) وہ بولا دیکھ مہینے
مین چار دن باقی ہین مین اپنا قرض تجھسے لیکر چھوڑونگا اور تجھے ایسا ہی کر دونگا جیسے تو پہلے بکریان چرایا کرتا تہا (یعنی جیسے
تجھکو قرض نہ دونگا دوسرے سوداگرون کو بھی منع کر دونگا تیرا اعتبار کہوونگا پہر تو ویسا ہی مفلس اور خوار ہوجاویگا جیسے
پہلے تہا وہ مردود اپنے ذراسے قرضے پر ایسا مغرور تھا کہ خدا کو بالکل بہول گیا تہا) حضرت بلال کہتے ہین میرے دل مین ایسا ملال
گذرا جیسے لوگون کو گذرتا ہے یہانتک کہ جب مین عشا کی نماز پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین تشریف لیگئے مین
بھی گیا اور آپ سے اجازت چاہی اندر آنے کی آپ نے اجازت دی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدا ہون آپ کے پر ماں
باپ میرے وہ مشرک جس سے مین قرض لیا کرتا تہا مجھسے لڑا اور مجھکو ایسا ویسا بہت کچھ سنایا اور آپ پاس اتنا مال نہین ہے کہ میرا قرضہ
ادا کر دیجئے نہ میرے پاس ہے اور وہ مجھے ذلیل کریگا آپ مجھے اجازت دیجئے بہاگ جانیکی اون قومون مین سے کسی قوم پاس جو مسلمان
ہوگئی ہین (اور مدینہ سے باہر رہتے ہین) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ اپنے رسول کو عطا فرما دے اوسقدر مال جس سے میرا قرضہ ادا ہو جاوے
یہہ کہکر مین نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار اور موزہ اور جوتی اور ڈہال کو اپنے سرہانے رکہا کہ صبح ہوتے ہی یہان سے بہاگ جاؤن
جب پو پہٹی (یعنی صبح صادق کی روشنی نمود ہوئی) تو مین نے بہاگنے کا ارادہ کیا اتنے مین ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور بولا اے
بلال یاد فرمایا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین چلا اور آپ پاس آیا کیا دیکہتا ہون کہ چار جانور لدے ہوئے بیٹہے ہین (یعنی
اون کی پیٹہہ پر اسباب لدا ہوا ہے) تو مین نے اذن مانگا آپ سے اندر آنیکا آپ نے فرمایا خوش ہوجا اے بلال اللہ نے تیرے قرضے
کو ادا کرنیکے لیے مال بہیجا بعد اوسکے فرمایا کیا تو نے نہین دیکہے وہ چار جانور لدے ہوئے مین نے کہا کیون دیکہے کیون نہین آپ نے
فرمایا جا وہ جانور بھی تو لے لے اور جو اون پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لے اون پر کپڑا اور غلہ لدا ہے یہہ بہیجا ہے مجھکو فدک کے رئیس
نے تو اون کو لے لے اور اپنا قرض ادا کر دے مین نے ایسا ہی کیا (یعنی قرضہ اوس مردود کا ادا کر دیا) پہر بلال نے کہا مین مسجد مین آیا
دیکہا تو رسول اللہ مسجد مین بیٹہے ہوئے ہین مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا اوس مال سے کیا فائدہ ہوا تجھکو مین نے عرض کیا اللہ تعالی نے
ادا کر دیا سب قرضہ جو اوسکے رسول پر تہا کچھ باقی نہ رہا آپ نے فرمایا اوس مال مین سے کچھ بچا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا
جلدی جو بچا ہے اوسکو صرف کر ڈال مین اپنے گہر مین نہ جاؤنگا جبتک تو مجھے بے فکر نہ کریگا اوس مال سے (یعنی اوسکو صرف نہ
کر ڈالیگا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑہی تو مجھے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو بچا تہا تیرے پاس مین نے
کہا وہ میرے پاس ہے کوئی نہین آیا میرے پاس جسکو مین وہ مال دیتا (یعنی کوئی حاجت مند نہین ملا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو مسجد ہی مین رہے اور بیان کیا حدیث کو جب دوسری روز عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کیسا ہوا وہ مال جو
تیرے پاس بچ رہا تہا مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے بے فکر کر دیا آپ کو اوس مال سے یہہ سنکر آپ نے تکبیر کہی اور شکر کیا اللہ جل شانہ کا

اور تعریف کی اوسکی کہ اوس نے نجات دی ال سے) آپ کو ڈر تہا اسباب کا نہیں جاؤن اوسکے پیسے سے
مین ہو لیا آپ اپنے بی بیون پاس آئے اور ایک ایک کو سلام کیا یہانتک کہ پہنچے سونیکی جگہہ مین تشریف لیگئے تو مین نے
پوچہا مجہہ سے مجبور (اسی عبد اللہ ہوزنی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ہدایا لینے درست ہین
کیا ہدیہ مقوقس کا اور اکیدر دومہ کا۔ بعضون نے کہا اہل کتاب کے ہدایا لینے درست ہین اور مشرکین کے ہدایا درست نہین
دلیل دوسری حدیث کے جو آگے آتی ہی کیونکہ مشرکین کے نہ بہیجے بہی درست نہین ہین **عن** معویہ بمعنی اسناد ابی توبہ
وحدیثہ قال عند قولہ ما یقضی عنی فسکت عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتنمتہا ترجمہ
معاویہ سے بہی ایسا ہی ہی جیسے اوپر گزرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
پاس آپ پاس آتا مال ہی کہ میرا قرضہ ادا ہو تو آپ یہ سنکر چپ ہو رہے مجہے دل مین برا معلوم ہوا اور گران گزرا کہ شاید آپ
نے میری تقریر پر التفات نہین کیا **عن** عیاض بن حمار قال اھدیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ناقۃ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت قلت لا قال انی نھیت عن زبد المشرکین ترجمہ عیاض بن حمار سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مین ایک اونٹنی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو مسلمان ہو گیا مین نے کہا نہین آپ نے

کتاب القطائع کتاب قطعہ دینے کے بیان مین

فرمایا مجہکو ممانعت ہی مشرکون سے تحفہ لینے کی

باب اقطاع الارضین زمین مقطعہ دینا

عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اقطعہ ارضا بحضرموت ترجمہ علقمہ بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کو ایک زمین دی مقطعہ کے طور پر حضرموت مین **ف** حضرموت ایک شہر ہے یمن مین اس سے معلوم ہوا کہ
امام کو مقطعہ یا جاگیر کسیکو دینا درست ہی **عن** عمرو بن حریث قال خط لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارا
بالمدینۃ بقوس وقال ازیدک ازیدک ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
مین ایک گہر کیواسطے زمین مجہکو دی کمان سے لکیر کہینچکر اور فرمایا زیادہ دونگا زیادہ دونگا تجہکو یعنی اپنا فضل بیدا کر
پہر اور زیادہ دونگا **عن** ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن غیر واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع
بلال بن الحرث المزنی معادن القبلیۃ وھی من ناحیۃ الفرع فتلک المعادن لا یؤخذ منہا الا الزکاۃ
الی الیوم ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کئی لوگون سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالمقطعہ دین بلال
بن حارث کو کانین قبلیہ کے جو فرع کیطرف ہین (قبل ایک موضع ہی فرع کے متعلقات مین سے اور فرع ایک مقام ہی مکہ اور مدینہ
کے درمیان) تو ان کانون سے آج تک کچہہ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے **ف** اور یہہ زکوۃ بہی جبتک نہ ہے کہ آمدنی جاری ہی
جب آمدنی بند ہو جاوے تو زکوۃ بہی موقوف ہو جاویگی (مؤطا) **عن** کثیر بن عبد اللہ بن عوف المزنی
ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی معادن القبلیۃ جلسیہا وغوریہا

وقال غیرہ جلسہا وغورھا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم وکتب لہ النبی صلی اللہ

علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اعطی محمد رسول اللہ بلال بن الحرث المزنی اعطاہ معادن القبلیۃ

جلسیہا وغوریہا وقال غیرہ جلسہا وغورھا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم قال

ابو اویس وحدثنی ثور بن زید مولی بنی الدیل بن بکر بن کنانۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس

مثلہ ترجمہ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے روایت کیا اپنے باپ سے انہوں نے اونکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے بالمقطعہ دیدی تہیں بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کے جو بلندی پر تہیں اور جو پستی میں تہیں اور جو زمین زراعت

کی لائق تھی قدس میں (ایک پہاڑ کا نام ہی) نہ وہ زمین اونکو بالمقطعہ دی جسکا کوئی قابض نہ تہا) اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک سند اون کو لکہدی بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ کاغذ ہی جسکی رو سے محمد نے جو اللہ کے رسول ہیں بلال بن حارث

مزنی کو ہبہ کر دیا قبلیہ کے کانون کا جو بلندی میں ہیں اور جو پستی میں ہیں اور جہان پر کہیتی ہو سکتی ہی قدس میں اور

نہیں دیا اونکو کسی مسلمان کا حق - ابو اویس راوی نے کہا مجہسی ثور بن زید بنی دیل کے مولی نے ایسی ہی حدیث بیان کی

انہوں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے ف یہ جو فرمایا نہیں دیا کسی مسلمان کا حق اس سے مقصود یہ ہے کہ سند میں وہ

اراضی داخل نہیں ہیں جن سے کسی کی حقیت متعلق ہی یعنی اور کوئی رعیت اوسکو جوتی اور بوتے ہی بلکہ سند میں وہی اراضی داخل

ہیں جن سے کسی کی حقیت متعلق نہیں ہی اور وہ زراعت کے لائق ہیں یعنی شور اور سنگلاخ نہیں ہے - مالک نے کہا کان مثل

زراعت کے ہی جب تک مال اوس میں سے نکلے زکوۃ لیجاوے حدثنا محمد بن النضر قال سمعت الحنینی قال قرأتہ

غیر مرۃ یعنی کتاب قطیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داود حدثنا غیر واحد عن حسین بن محمد

انا ابو اویس حدثنی کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی

معادن القبلیۃ جلسیہا وغوریہا قال ابن النضر وجرسہا وذات النصب ثم اتفقا وحیث یصلح الزرع

من قدس ولم یعط بلال بن الحرث حق مسلم وکتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ما اعطی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بلال بن الحرث المزنی اعطاہ معادن القبلیۃ جلسہا وغورھا وحیث یصلح الزرع من

قدس ولم یعطہ حق مسلم زاد ابن النضر وکتب ابی بن کعب ترجمہ امام ابو داود نے سنا محمد بن النضر سے

انہوں نے سنا اسحق بن ابراہیم حنینی سے انہوں نے کہا میں نے کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑہا جس میں

مقطعہ کا مذکور تہا ابو داود نے کہا ہم سے حدیث بیان کی گئی لوگوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو اویس

نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اون کے دادا سے اعمرو بن عوف مزنی

سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کے کانونکا جو بلند مقاموں میں تہیں اور جو پست

مقاموں میں تہیں اور جرس اور ذات النصب کو ف جرس اور ذات النصب کے معنے معلوم نہیں ہوئی تعقیبوں نے کہا زمین کے

قسموں کے نام ہیں بعض لوگوں نے کہا جو ضلع کے نام ہیں واللہ اعلم **ف** اور اون الاراضی کو جو زراعت کے قابل تھیں قدس میں
(قدس ایک پہاڑ کا نام ہے یا ہر زمین جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو) اور نہیں دیا اونکو حق کسی مسلمان کا **ف** کہا
ابوداؤد نے حدیث بیان کی مجھسے ثور بن زید نے اونہوں نے عکرمہ سے اونہوں نے ابن عباس سے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اسکی ابن نضر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ سند ابی بن کعب نے لکھی تھی۔ امام مالک نے کہا کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اوس میں
سے کچھ نہ لیا جاوے جب تک قیمت اوس کی بیس دینار یا دو سو درہم کو نہ پہونچے البتہ جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اوس میں سے زکوۃ لیجاوے
اور جو اس سے بھی زیادہ ہو تو وہی حساب سے زکوۃ لی جاوے **عن** ابیض بن حمال انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاستقطعه الملح قال ابن المتوکل الذی بمارب فقطعه له فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما
قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزع منه قال وسالته عما یحمی من الاراک قال ما لم تنله خفاف
وقال ابن المتوکل اخفاف الابل ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت ہے وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چاہا کہ جاگیر دیں
آپ اوسکو نمک کے کان کی جو مارب میں تھی (مارب ایک موضع ہے یمن میں) آپ نے دیدی جب وہ چلا تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ
آپ جانتے ہیں کیا دیا آپ نے اوسکو آپ نے تیار پانی دیدیا اوسکو یعنی جو ہمیشہ نکلا کریگا کبھی بند نہ ہوگا بلا محنت اور مشقت
کے یہ سنکر آپ نے جاگیر پھیر لی اوس سے (کیونکہ آپ یہ سمجھتے تھے کہ وہاں نمک محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہوگا جیسا اور کانوں سے
مال تیار ہو کر نکلتا ہے) پھر پوچھا اوس نے آپ سے کونسی زمین گھیری جاوے پیلو کی درختوں کی (جسمیں اور لوگ نہ آسکیں نہ جانوروں
کو وہاں چرا سکیں) آپ نے فرمایا جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہونچیں یعنی الگ ہو چراگاہ اور آبادی سے) **عن** محمد
بن الحسن المخزومی ما لم تنله اخفاف الابل یعنی ان الابل تاکل منتهی رؤسها ویحمی ما فوقه ترجمہ محمد بن حسن
مخزومی نے کہا اونٹوں کے پاؤں نہ پہونچنے سے یہ غرض ہے کہ اوس قدر پیلو کا درخت تو روک سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کا منہ نہ پہونچ
سکے یعنی جہاں تک اونٹ کا منہ پہونچیگا وہ روک نہیں سکتا اونٹ اوسکو کہا دینگے البتہ اوس سے اوپر کو روک سکتا ہے (کیونکہ
چرنے کو ضرر نہ ہے) **عن** ابیض بن حمال انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حمی الاراک فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا حمی فی الاراک فقال اراکة فی حظاری فقال النبی علیه السلام لا حمی فی الاراک
قال فرج یعنی بحظاری الارض التی فیها الزرع المحاط علیها ترجمہ ابیض بن حمال سے روایت ہے اوس نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے روکنے کو (یعنی ایک احاطہ اپنا باندھنے کو جس میں پیلو کے درخت ہوں اور لوگ آن کر نہ کاٹیں نہ جانوروں
کو وہاں چراویں) آپ نے فرمایا پیلو میں روک نہیں ہو سکتی وہ بولا یہ وہ پیلو ہیں جو میرے کھیت کے اندر ہیں آپ نے فرمایا پیلو
میں روک نہیں ہو سکتی **ف** اسلیے کہ پیلو سے سب آدمیوں کو حاجت پڑتی ہے مسواک بنانے کے لیے اور اور کاموں کیواسطے تو اوسکا
روکنا درست نہ ہوگا مراد ان درختوں سے وہ درخت ہیں جو پہلے سے اوسکے کھیت میں تھے **عن** صخر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم غزا ثقیفا فلما ان سمع ذلک صخر رکب فی خیل یمد النبی صلی الله علیه وسلم فوجد نبی الله صلی الله علیه

وسلم قد انصرف ولم يفتح فجعل صخر يومئذ عهد الله وذمته ان لا يفارق هذا القصر حتى ينزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفارقهم حتى نزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب اليه صخر اما بعد فان ثقيفا قد نزلت على حكمك يا رسول الله وانا مقبل اليهم وهم في خيل فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلاة جامعة فدعا لاحمس عشر دعوات اللهم بارك لاحمس في خيلها ورجالها واتاه القوم فتكلم المغيرة بن شعبة فقال يا نبي الله ان صخرا اخذ عمتي ودخلت فيما دخل فيه المسلمون فدعاه فقال يا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا دماءهم واموالهم فادفع الى المغيرة عمته فدفعها اليه وسال نبي الله صلى الله عليه وسلم ماء لبني سليم قد هربوا عن الاسلام وتركوا ذلك الماء فقال يا نبي الله انزلنيه انا وقومي قال نعم فانزله واسلم يعني السلميين فاتوا صخرا فسالوه ان يدفع اليهم الماء فابى فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله اسلمنا واتينا صخرا ليدفع الينا ماءنا فابى علينا فاتاه فقال يا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا اموالهم ودماءهم فادفع الى القوم ماءهم قال نعم يا نبي الله فرايت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير عند ذلك حمرة حياء من اخذه الجارية واخذه الماء ۔ ترجمہ صخر بن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا ثقیف سے (قلعہ طائف پر) جب یہ خبر صخر کو پہونچی تو وہ چند سوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کو چلا دیکھا تو آپ وہاں سے پھر آئے ہیں اور فتح نہیں ہوئی (وہ قلعہ بڑا مضبوط اور مستحکم تھا ایک برس کی رسد اوس میں کافروں نے جمع کر لی تھی آپ نے پندرہ روز تک محاصرہ کیا جب دیکھا کہ بالفعل یہ قلعہ فتح نہیں ہو سکتا تو آپ نے وہاں سے مراجعت فرمائی) صخر نے اوسوقت عہد کیا اللہ سے اور اوسکا ذمہ لیا کہ میں اس قلعہ کو نہ چھوڑونگا جبتک فتح نہ کرونگا اور یہ لوگ قلعہ خالی نہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کر کے پھر ایسا ہی ہوا (وہ قلعہ فتح ہو گیا) اور لوگ اوتر آئے قلعے میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کر کے اوسوقت صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ ثقیف آپکا حکم مانکر قلعے سے اوتر آئے یا رسول اللہ اور میں ان کے پاس جاتا ہوں اور وہ گھوڑوں پر ہیں جب آپکو یہ خبر پہونچی تو حکم کیا نماز پڑھنے کا جماعت سے اور دعا کی احمس کے لیے (احمس ایک قبیلہ ہے جس میں سے صخر تھے) دس بار اور فرمایا الٰہی اللہ برکت دے احمس کے گھوڑوں اور مردوں میں پھر سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (یعنی صخر اور اوسکے ساتھی) اوسوقت مغیرہ بن شعبہ نے کہا یا نبی اللہ صخر نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہو گئی تھی آپ نے صخر کو بلایا اور فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہو جاوے تو اون کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں اسلیے دیدے مغیرہ کو پھوپھی اوسکی صخر نے دیدی مغیرہ کو پھوپھی اوسکی پھر صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے (یعنی چشمہ یا تالاب) وہ بھاگ گئے ہیں اسلام کے خوف سے اوس پانی کو چھوڑ کر تو اے نبی اللہ کے آپ مجھکو اور میری قوم کو اوس پانی پہ بٹھنی

کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہوئے اور صخر کے پاس آئے انہوں نے اپنا پانی طلب
کیا صخر نے اوسکے دینے سے انکار کیا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانی مجھکو اور میری قوم کو دے چکے ہیں
یہ سنکر بنی سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم مسلمان ہوگئے اور صخر پاس گئے تاکہ
ہمارا پانی ہمکو حوالہ کر دے مگر صخر نے اوسکو دینے سے انکار کیا آپ نے صخر کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو جاتی ہے تو وہ
اپنی جانوں کو اور مالوں کو محفوظ کر لیتا تو انکو انکا پانی دیدو صخر نے کہا بہت اچھا اے نبی اللہ کے صخر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اوسوقت رنگ بدل گیا سرخ ہو گیا شرم سے کہ میں نے اس سے لونڈی بھی لی لی اور پانی بھی لے لیا
ف لونڈی تو وہی مغیرہ کی پھوپھی اور پانی وہی بنی سلیم کا آپ کو حیا آئی کہ صخر نے اتنا بڑا کام کیا اور کوئی صلہ اوسکا دنیا میں
اونکو پاس نہ رہا

عن سبرة بن عبد العزيز بن الربيع الجهني عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم
نزل في موضع المسجد تحت دومة فاقام ثلاثا ثم خرج الى تبوك وان جهينة لحقوه بالرحبة فقال لهم
من اهل ذي المروة فقالوا بنو رفاعة من جهينة فقال قد اقطعتها لبني رفاعة فاقتسموها فمنهم
من باع ومنهم من امسك فعمل ثم سالت اباه عبد العزيز عن هذا الحديث فحدثني ببعضه ولم يحدثني
به كله ترجمہ سبرہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ عبد العزیز بن سبرہ سے انہوں نے
سنا اپنے دادا سبرہ بن معبد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب جہاں مسجد ہے (جہینہ کے موضع میں) ایک درخت کے
تلے اوترے تین دن وہاں ٹھہرے رہے پھر تبوک کو چلے (تبوک ایک موضع ہے شام میں جہاں پر سلسلہ ہجری میں لشکر اسلام گیا تھا)
تو جہینہ کے لوگ آپ سے جا کر ملے رحبہ میں (یعنی ایک وسیع میدان میں) آپ نے فرمایا یہاں کون لوگ رہتے ہیں لوگوں نے
کہا بنو رفاعہ جو ایک شاخ ہے قبیلہ جہینہ کی آپ نے فرمایا میں نے یہ زمین مقطعہ دیدی بنو رفاعہ کو تو تقسیم کر لیا انہوں نے
اوس زمین کو کسی نے اپنا حصہ بیچ ڈالا کسی نے رکھ لیا اور اوسمیں محنت مشقت کی (یعنی زراعت کی) ابن سبرہ نے کہا میں نے
پھر اس حدیث کو سبرہ کے باپ عبد العزیز سے پوچھا انہوں نے کچھ بیان کیا اور کچھ بیان نہیں کیا (یعنی پوری روایت نقل نہیں کی)
عن اسماء بنت ابي بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير نخلا ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا کھجور کے درختوں کا زبیر کو (جو خاوند تھے اسما کے) عن عبد الله بن حسان العنبري
حدثتني جدتاي صفية ودحيبة ابنتا عليبة وكانتا ربيبتي قيلة بنت مخرمة وكانت جدة ابيهما انها
اخبرتهما قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت تقدم صاحبي تعني حريث بن حسان وافد
بكر بن وائل فبايعه على الاسلام عليه وعلى قومه ثم قال يا رسول الله اكتب بيننا وبين بني تميم بالدهناء
لا يجاوزها الينا منهم احد الا مسافر او مجاوز فقال اكتب له يا غلام بالدهناء فلما رايته قد امر له بها
شخص بي وهي وطني وداري فقلت يا رسول الله انه لم يسالك السوية من الارض اذ سالك انما هي هذه

الدهنا عندك مقيد الجمل ومرعى الغنم ونساء بني تميم وابناؤها وراء ذلك فقال امسكت يا غلام صدقت المسكينة المسلم اخو المسلم يسعهما الماء والشجر ويتعاونان على الفتان **ترجمہ** عبد اللہ بن حسان عنبری سے روایت ہے بیان کی مجھسے میری دادی اور نانی نے جنکا نام صفیہ اور دحیبہ تہا جو بیٹیان تہین علیبہ کے اور وہ دونو پالی ہوئی تہین قیلہ بنت مخرمہ کی اور قیلہ اون دونوکے باپکی دادی تہی تو قیلہ نے اون سے بیان کیا کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہمارا ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کیطرف سے پیام لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیعت کی اسلام پر اپنی طرف سے اور اپنی قوم کیطرف سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور بنی تمیم کی سرحد دہنا پر کردیجیے اور دہنا ایک موضع کا نام ہے کہ وہان سے بڑہ کر ہمارے پاس کوئی اون میں سے نہ آوے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے لکہدے اسکیواسطے دہنا کو قیلہ نے کہا جب مین نے دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنا اوسکو دیدیا تو مجھے رنج ہوا کیونکہ دہنا میرا وطن تہا اور وہین میرا گھر تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے انصاف سے سچی سرحد آپ سے نہین کہی دہنا تو اونٹ باندہنے کی جگہہ ہے اور بکریون کا چراگاہ ہے اور بنی تمیم کے عورتین اور بچے اوسکے پیچھے ہین یہ سنکر آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے لڑکے سچ کہا اس ضعیفہ نے مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے ایک کے پانی اور درخت سے دوسرا نفع اٹہا سکتا ہے اور آپسمین ایکدوسرے کی مدد کرنا چاہیے فتنون مین **ف** یعنے جب غیر قوم کے لوگ کسی مسلمان کو ضرر پہونچانا چاہین تو سب مسلمانون کو اوسکا شریک ہونا اور اوسکے ضرر سے بچانا ضرور ہے **عن** اسمر بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال من سبق الى ما لم يسبقه اليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون **ترجمہ** اسمر بن مضرس سے روایت ہے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیعت کی آپ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے پانی پر پہونچ جاوے جہان اوس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہونچا ہو تو وہ اوسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیر کرتے ہوئے چلے تاکہ نشانی رہے یہانتک اوٹہو **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير حضر فرسه فاجرى فرسه حتى قام ثم رمى بسوطه فقال اعطوه من حيث بلغ السوط **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو جہان تک اونکا گہوڑا دوڑ سکے پھر انہون نے گہوڑا دوڑایا یہانتک کہ کہڑے ہوگئے اور کوڑا پہینکا آپ نے فرمایا دیدو اون کو جہانتک اونکا کوڑا پہونچا

باب في احياء الموات

بنجر لاوارث زمین کو آباد کرنیکا بیان **عن** سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو اوسی کا حق ہوگا اوسپر اور ظالم کی رگ کا کچھ حق نہوگا رگ سے مراد درخت ہے جو ظالم ظلم سے وہان لگاوے **عن** عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وذكر مثله قال فلقد خبرني الذي حدثني هذا الحديث ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم غرس احدهما نخلا في ارض الاخر فقضى لصاحب الارض بارضه

تبوك فلما اتى وادي القرى اذا امرأة في حديقة لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه
اخرصوا فخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق فقال للمرأة احصي ما يخرج منها فاتينا تبوك
فاهدى ملك ايلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردة وكتب له يعني ببحره
قال فلما اتينا وادي القرى قال للمرأة كم كان في حديقتك قالت عشرة اوسق خرص رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني متعجل الى المدينة فمن اراد منكم ان يتعجل
معي فليتعجل ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے کہا مین جہاد کو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تبوک تک جب آپ وادی القرے مین پہنچے تو ایک عورت کو دیکہا اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا اسکی باغ کی پہل انگور یعنی جتنی پہل درختون مین لگی ہین تخمینا کتنی ہو جاکے اوسکا
اندازہ کرو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا اندازہ کیا دس وسق کا (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے
اور ہر صاع پانچ رطل کا) بعد اوسکے عورت سے فرمایا جب میوہ نکلے تو اوسکو ناپ لینا ابو حمید نے کہا پہر ہم سب تبوک
مین آئے تو ایلہ (ایک بستی ہے شام مین) کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نقرہ رنگ کا خچر
بہیجا آپنے اوسکو ایک چادر دی اور اوسکو اوسکے ملک کی سند لکہدی (جزیہ کی شرط پر) پہر جب ہم لوٹ کر وادی القرے
مین پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے پوچہا کیون کتنا میوہ نکلا تیرے باغ مین اوسنے کہا دس
وسق جتنا اندازہ کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے آپنے فرمایا مین جلد مدینہ کو جاؤنگا تم مین سے
جسکا قصد جلدی میرے ساتھ چلنے کا ہو تو وہ چلے (اور جسکا جی چاہے ٹھہر کر آہستہ آوے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت کی حقیت قائم رکہی اور وہ باغ اوس سے چہین کر اور کو نہ دیا یہی تعلق اس
باب سے ہے) عن زينب انها كانت تفلي راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده امرأة عثمان بن عفان
ونساء من المهاجرات وهن يشتكين منازلهن انها تضيق عليهن ويخرجن منها فامر رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان تورث دور المهاجرين النساء فمات عبد الله بن مسعود فورثته امرأته دارا بالمدينة
ترجمہ زینب سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے جوئین نکالتی تہین اوسوقت آپ کے پاس حضرت
عثمان کی بی بی اور کئی عورتین مہاجرین کی بیٹھی ہوئی تہین اور شکایت کر رہی تہین مکانون کی ہم کو تنگی ہوتی
ہے مکانون کی اور ہم نکالے جاتے ہین مکانون سے (جب ہمارے خاوند مرجاتے ہین تو اوسکے وارث مکان لے لیتے ہین
اور ہم کو نکال باہر کرتے ہین پہر غربت مین ہم دوسرا مکان کہان سے لاوین کدہر جاوین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا کہ مہاجرین کی عورتین اون کے گہرون کی وارث ہون جب مرجاوین تو عبد اللہ بن مسعود جب مرے اون
کی عورت اون کے گہر کی وارث ہوئی جو مدینہ مین تہا (شاید یہ حکم مخصوص ہو مہاجرین سے یا وارث ہونے سے کچہ غرض ہے)

عدت تک خاوند کے گہر سے اوسکو ان سے نکال نہ سکین) **باب فی الدخول فی ارض الخراج** خراجی زمین ز
لینا کیسا ہی (یعنی جو زمین مسلمانون نے جنگ سے فتح کی) عن معاذ انه قال من عقد الجزية فی عنقه فقد برئ
مما علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ معاذ سے روایت ہی انہون نے کہا جس شخص نے اپنے اوپر جزیہ
مقرر کرایا (یعنی خراجی زمین کافر سے مول لے اور خراج دینا قبول کیا) تو وہ بری ہوا اوس طریقہ سے جسپر رسول الله صلی الله
علیه وسلم تہے (یعنی اچہا نہ کیا) عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخذ ارضا بجزیتها
فقد استقال هجرته ومن نزع صغار کافر من عنقه فجعله فی عنقه فقد ولی الاسلام ظهره قال فسمع
منی خالد بن معدان هذا الحدیث فقال اشبیب حدثك قلت نعم قال اذا قدمت فسله فلیكتب
الی بالحدیث قال فكتبه له فلما قدمت سالنی خالد بن معدان القرطاس فاعطیته فلما قراه ترك ما
فی یده من الارضین حین سمع ذلك ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہی فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
جس شخص نے زمین لیکر اوسکا جزیہ دینا قبول کیا تو اوس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کی ذلت کی بات کو
(یعنی جزیے کو) اوسکی گلے سے نکالکر اپنے گلے مین ڈالا (یعنی جزیے کی زمین مول لیکر زراعت کرنے لگا اور جزیہ دینا قبول کیا)
تو اوس نے اسلام کیطرف سے اپنی پیٹھ موڑ لی (سنان نے جو راوی اس حدیث کا ہے کہا) مین نے یہ حدیث خالد بن معدان سے
بیان کی انہون نے کہا کیا شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی مین نے کہا ہان انہون نے کہا جب شبیب پاس تو جاوے
تو اوس سے کہنا یہ حدیث مجھکو لکھ بھیجے سنان نے کہا پھر شبیب نے یہ حدیث خالد کے لیے لکھکر مجھکو دی جب مین آیا
تو خالد بن معدان نے مجھسے وہ پرچہ مانگا مین نے اون کو دیا انہون نے جب اوسکو پڑہا تو جتنی زمین خراجی اون کے پاس تہے
سب چھوڑ دی جب حدیث سنی ف شاید یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جبتک اسلام ملکون مین خوب پھیلا
نہتہا تو آپ نے کافرون کے ملک مین مسلمانون کا ہمیشہ کے لیے رہنا پسند نہین کیا بعضون نے کہا یہ حکم تہدیداً ہی ایسا نہو
کہ زمیندار ہوکر جہاد کو بہول جاوے **باب فی الارض یحمیها الامام او الرجل** کسی زمین کے گہانس یا پانی کو امام
روکے یا اور کوئی شخص روکے (یعنی اور کسی کو وہان کی گہانس نہ لینے دیوے نہ پانی تو کیسا ہے) عن الصعب بن جثامة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حمی الا لله ولرسوله قال ابن شهاب وبلغنی ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم حمی النقیع وقال لا حمی الا لله عز وجل ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه
وسلم نے فرمایا نہین ہے حمی (روند) مگر الله اور رسول کیواسطے (یعنی جہاد کے جانورون کیواسطے یا زکوۃ کے جانورون کے لیے)
ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ رسول الله صلعم نے نقیع کو حمی کیا اور فرمایا کہ حمی نہین ہی مگر الله کے واسطے (نقیع ایک مقام ہے
جہان پانی اکہٹا کیا جاتا تہا مطلب یہ ہی کہ الله ہی کیواسطے گہانس یا پانی روکنا درست ہی اگر ضرورت ہو) **باب
ما جاء فی الرکاز** رکاز کا بیان (جو مال گڑا ہوا لاوارث ملے) عن ابی هریرة یحدث ان النبی صلی الله

علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز میں سے پانچواں حصہ
لیا جاویگا اور باقی پانیوالیکا ہے۔ عن الحسن قال الرکاز الکنز العادی ترجمہ حسن سے روایت ہے انہوں نے کہا رکاز وہ خزانہ
ہے جو پرانا ہوا گلے وقت کا یعنی کافر کا۔ عن ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب بن هاشم انها
اخبرتها قالت ذهب المقداد لحاجته ببقيع الخبخبة فاذا جرذ يخرج من جحر دينارا ثم لم يزل
يخرج دينارا دينارا حتى اخرج سبعة عشر دينارا ثم اخرج خرقة حمراء يعني فيها دينار فكانت ثمانية عشر
دينارا فذهب بها الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره وقال له خذ صدقتها فقال النبي صلى الله عليه
وسلم هل هويت الى الجحر قال لا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم بارك الله لك فيها ترجمہ ضباعہ
بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم سے روایت ہے کہ مقداد کسی کام کو بقیع الخبخبہ (خبخبہ پہر بائی موحدہ پھر خاء معجمہ
پہر بائی موحدہ ہے ایک موضع کا نام ہے اطراف مدینہ میں) میں گئے تو دیکھا ایک چوہے کو اوسنے ایک سوراخ میں سے
ایک دینار نکالا پہر ایک اور نکالا پہر ایک اور یہانتک کہ سترہ دینار نکالے پہر ایک تہیلی سرخ نکالی جسمیں ایک دینار
تہا سب اٹھارہ دینار ہوئے مقداد اون دیناروں کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے حال بیان
کیا اور عرض کیا کہ اسکی زکوۃ لیجیے آپ نے فرمایا کیا تم نے سوراخ میں سے نکالا یا تم سوراخ پر متوجہ ہوئے تھے مقداد نے
کہا نہیں آپ نے فرمایا اللہ برکت دے تمکو اس میں ف یعنی آپ نے یہ پوچھا تم تو اس سوراخ کو دیکھکر اوسطرف
نہیں گئے تھے نہ تم نے اوس میں سے ہاتھ ڈالکر نکالا تو یہ مال رکاز نہیں ہوا اس لیے خمس اوسمیں واجب نہ ہوگا
بلکہ مثل لقطہ کی ہے اسکو چند روز تک بتانا چاہیے اگر اوسکا مالک ملے تو بہتر اوسی کو دیدینا چاہیے نہیں تو اپنے کام میں
لانا درست ہے۔ باب نبش القبور العادية پرانی قبریں کہودنیکا بیان یعنی کافروں کی جن میں روپیہ ہو

عن عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين خرجنا معه
الى الطائف فمررنا بقبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا قبر ابي رغال وكان بهذا الحرم يدفع
عنه فلما خرج اصابته النقمة التي اصابت قومه بهذا المكان فدفن فيه وآية ذلك انه دفن
معه غصن من ذهب ان انتم نبشتم عنه اصبتموه معه فابتدره الناس فاستخرجوا الغصن
ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے طائف کیطرف
تو راہ میں ایک قبر ملی آپ نے اوسکو دیکھکر فرمایا یہ قبر ہے ابو رغال کی (جو ثقیف کا جد اعلی اور قوم ثمود میں سے تہا)
اور وہ حرم میں رہتا تہا عذاب سے بچنے کے لیے (یعنی حرم کی حد سے باہر نہ نکلتا اس خیال سے کہ عذاب سے محفوظ رہونگا
کیونکہ حرم میں عذاب نہیں اوترتا) جب وہ حرم سے باہر نکلا (ایک مدت کے بعد) تو وہی عذاب اوسکو ہوا جو اوسکی قوم
کو اسی جگہہ ہوا تہا (یعنی زلزلہ) وہ اوسی جگہہ دفن کیا گیا اور نشانی اوسکی یہ ہے کہ جب وہ دفن ہوا تہا تو اوسکے ساتھ ایک

سونچ موتے کی کانوں کی تھی اگر تم قبر کہود ڈالو اوسکو پالوگے پس لوگ دوڑے قبر کی طرف اور اوس ساخ کو کہود کر نکال لیا ف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا کہ ہزاروں برس کی قبر کو بتا دیا اور اوسکی نشانی بھی بتا دی پھر جیسا آپنے فرمایا تھا

ویسا ہی نکلا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافرون کی قبرین کہود ڈالنا درست ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الجنائز

کتاب جنازون کے احکام کی

باب الامراض المكفرة للذنوب وہ کون سی بیماریاں ہیں جن سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عن عامر الرام اخي الخضر قال ابو داود قال النفيلي هو الخضر ولكن كذا قال قال اني لببلادنا اذ رفعت لنا رايات والوية فقلت ما هذا قالوا هذا لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته وهو تحت شجرة قد بسط له كساء وهو جالس عليه وقد اجتمع اليه اصحابه فجلست اليهم فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابه السقم ثم اعفاه الله منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم يدر لم ارسلوه فقال رجل ممن حوله يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم عنا فلست منا فبينا نحن عنده اذ اقبل رجل عليه كساء وفي يده شيء قد التف عليه فقال يا رسول الله اني لما رأيتك اقبلت اليك فمررت بغيضة شجر فسمعت فيها اصوات فراخ طائر فاخذتهن فوضعتهن في كسائي فجاءت امهن فاستدارت على راسي فكشفت لها عنهن فوقعت عليهن معهن فلففتهن بكسائي فهن اولاء معي قال ضعهن عنك فوضعتهن وابت امهن الا لزومهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخها قالوا نعم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فوالذي بعثني بالحق لله ارحم بعباده من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتى تضعهن من حيث اخذتهن وامهن معهن فرجع بهن

ترجمہ عامر رامی سے روایت ہے جو بہائی خضر کے تہا کہ میں اپنی ملک میں تہا ایکبارگی ہم کو جہنڈے اور نشان دکہائی دیے میں نے پوچہا کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے تو میں آپ پاس آیا آپ ایک درخت کے تلے بیٹہے تہے ایک کملی بچہائی گئی تہی آپ اوسپر بیٹہے اور آپکے اوپر جمع ہو گئی تہی آپکے اصحاب یعنی سب طرف سے اصحاب آپکے آپ کو گہیرے ہوئے تہے میں بہی جاکر اون میں بیٹہا ف یعنی اون کے حلقے میں شریک ہو گیا تاکہ آپکے وعظ اور نصیحت سنون اور دیکہوں آپ کیسی باتیں کیا فرماتے ہیں ت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کیا فرمایا مومن کو جب بیماری ہوتی ہے پہر اللہ عز و جل اوس بیماری سے اوسکو عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اوسکے گذرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے

النصیحت ہوتی ہے یعنی تنبیہ ہوتی ہے وہ گناہون گذشتہ سے توبہ کرتا ہے اور زمانہ آیندہ مین پرہیز کرتا ہے اور منافق جب
بیمار ہوتا ہے اور تندرستی دیا جاتا ہے تو وہ مانند اونٹ کے ہوتا ہے جیسے کہ اوسکے مالک نے اوسکو باندھا اور پھر چھوڑ دیا اور
اوس نے نہ جانا کہ کسلیے اوسکو باندھا اور کسلیے چھوڑ دیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے
خدا کی قسم مین کبھی بیمار نہین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوٹھ جا تو ہم مین سے نہین ہے ف
پھر آپ نے تہدیدًا فرمایا یعنی مومن پر ضرور کچھ نہ کچھ صدمہ آتا ہے دنیا مین تاکہ آخرت مین اوسکے گناہونکا کفارہ ہو اور کافر کو
دنیا مین اکثر راحت ملتی ہے کیونکہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ ہی نہین ہے جو کچھ ہے دنیا مین ہے فرمایا اللہ تعالے نے ما لہم فی الآخرۃ
من نصیب عامر نے کہا ہم آپکے پاس بیٹھے ہی تھے کہ ایک شخص کمل پوش آیا اوسکے ہاتھ مین کچھ دبا ہوا تھا عرض کیا
یا رسول اللہ جب مینے آپکو دیکھا تو آپکے پاس آنے لگا راہ مین ایک جھنڈ درختون کا دیکھا وہان چڑیا کی بچون کی آواز
سنی تو مینے اونکو پکڑ لیا اپنے کمل مین لپیٹ لیا پھر اون کی مان آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی مین نے اوسکے بچون کو
کھول دیا وہ بھی اون پر گر پڑی اور وہ بھی کے ساتھ قید ہوگئی اب اون سبکو مین اپنے ساتھ کمل مین لپیٹ کر لایا ہون آپ نے
فرمایا اونکو یہان رکھ تو مینے رکھا لیکن مان نے اپنے بچون کا ساتھ نہ چھوڑا یعنی یہ نہین کیا کہ بچون کو چھوڑ کر اودھر جاوے
تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کیا تم تعجب کرتے ہو چڑیا کی محبت پر اپنے بچون سے اونہون نے کہا
ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے مجھے بھیجا سچا پیغمبر کرکے بیشک اللہ جل جلالہ اپنے بندون پر اس سے
زیادہ محبت رکھتا ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچون سے رکھتی ہے لیجا انکو اور وہین رکھ آ جہان سے تو اونکو اوٹھا لایا ہے اور اون
کو بھی انکے ساتھ لیجا پھر وہ شخص لے گیا اونکو ف سبحان اللہ اللہ جل جلالہ اپنے بندون پر رحم نہ کرے تو پھر کون کرے
وہی ہم سب کا مالک اور مربی ہے عن ابی موسے قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ ولا مرتین یقول
اذا کان العبد یعمل عملا صالحا فشغلہ عنہ مرض او سفر کتب لہ کصالح ما کان یعمل وہو صحیح
مقیم ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار کچھ ایک دو بار نہین فرماتے تھے آپ
جب بندہ نیک عمل کیا کرتا ہے پھر کوئی وجہ سے اوس کام سے رکجاتا ہے جیسے بیماری یا سفر سے تو اوسکے لیے اوتنا ہی ثواب لکھا
جاتا ہے جیسے کہ وہ اچھی طرح عمل کرتا تھا صحت اور اقامت مین ف یعنی جتنا ثواب اوسوقت لکھا جاتا تھا اوتنا ہی اب
بھی ہوگا

باب عیادۃ النساء عورتون کی بیمارپرسی کو جانا

عن ام علاء قالت عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریضۃ فقال یا ام العلاء ابشری فان مرض المسلم یذہب اللہ بہ خطایاہ
کما تذہب النار خبث الذہب ترجمہ ام علاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور
مین بیمار تھی تو آپ نے فرمایا اے ام علاء خوش ہوجا کیونکہ مسلمان کے گناہونکو بیماری ایسا دور کردیتی ہے جیسے آگ سونے کی
میل کو دور کردیتی ہے جب سونے کو تپاؤ تو میل کچیل سے صاف ہوجاتا ہے اسی طرح مسلمان بھی جب بیمار ہوا اور صبر و شکر کرے

تو اوسکے گناہ معاف ہوجاوینگے عن عائشة قالت قلت یا رسول اللہ انی لاعلم اشد آیة فی القرآن قال
ایة آیة یا عائشة قالت قول اللہ تعالی من یعمل سوءا یجز به قال اما علمت یا عائشة ان المؤمن
تصیبه النکبة او الشوکة فیکافئ باسوء عمله ومن حوسب عذب قالت الیس اللہ یقول فسوف
یحاسب حسابا یسیرا قال ذاکم العرض یا عائشة من نوقش الحساب عذب ترجمہ حضرت ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جانتی ہون اوس آیت کو جو سب آیتون سے سخت
ہے کلام اللہ مین آپ نے فرمایا بہلا کون سی آیت ہے بتاؤ اے عائشہ انہون نے کہا آیت مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ یعنی
جو شخص برائی کریگا بدلہ دیا جاویگا (جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر بہت شاق گذری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برائی
کا بدلہ قیامت مین ضرور لیا جاویگا) آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تو نہین جانتی مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی
ہے تو وہ اوسکے برے کامونکا بدلہ ہوجاتی ہے البتہ جسکا حساب کیا جاویگا قیامت مین اوسکو عذاب ہوگا حضرت عائشہ
نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہے فسوف یحاسب حسابا یسیرا قریب ہے کہ آسان محاسبہ لیا جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کا پیش کرنا ہے اپنے بندے پر اے عائشہ جس سے جہگڑا ہوگا حساب مین اوسکو ضرور عذاب ہوگا

باب فی العیادة بیمار پرسی کا بیان

عن اسامة بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعود
عبد اللہ بن ابی فی مرضه الذی مات فیه فلما دخل علیه عرف فیه الموت قال قد کنت انهاك
عن حب یهود قال فقد ابغضهم اسعد بن زرارة فمه فلما مات اتاه ابنه فقال یا رسول اللہ ان عبد اللہ
بن ابی قد مات فاعطنی قمیصك اکفنه فیه فنزع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قمیصه فاعطاه
ایاه ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیمار پرسی کو عبد اللہ بن ابی کی اوس بیماری
مین جسمین وہ مرگیا (ہرچند عبد اللہ بن ابی منافق بلکہ منافقون کا سرگروہ تہا مگر آپنے اوسکی ساتھ ظاہرداری نہ
چہوڑی اور جہانتک ہوسکا احسان کیا اس خیال سے کہ یہ خود شرمندہ ہوکر نفاق چہوڑدے) جب آپنے اوسکو دیکہا تو معلوم
کرلیا کہ یہ مرجاویگا آپنے فرمایا مین تجہے منع کرتا تہا یہود کی دوستی سے عبد اللہ نے کہا اسعد بن زرارہ نے ان سے
بغض رکہا تو اوسکو کیا فائدہ ہوا (یعنے وہ بہی مرگیا وہ اپنی ذات مین بہی نفع سمجہتا تہا کہ آدمی موت سے بچ جاوے
یہی ضرر جانتا تہا کہ مرجاوے) جب عبد اللہ مرگیا تو اوسکا بیٹا آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عبد اللہ بن ابی مرگیا
آپ اپنا قمیص دیجیے تو مین اوسکا کفن کرون آپنے اپنا قمیص اوتار کر اوسکو دیدیا (سبحان اللہ کسی پیغمبر کے حسن اخلاق اس سے زیادہ
کیا ہونگے)

باب فی عیادة الذمی کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان

عن انس ان غلاما من الیهود کان
مرض فاتاه النبی صلی اللہ علیه وسلم یعوده فقعد عند راسه فقال له اسلم فنظر الی ابیه وهو عند
راسه فقال له اطع ابا القاسم فاسلم فقام النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو یقول الحمد للہ الذی انقذه بی من

النار ترجمہ انس سے روایت ہے ایک لڑکا یہودی بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کے لیے تشریف لائے اور اوسکے سر کے پاس بیٹھے اور اوسکو آپ نے فرمایا تو مسلمان ہوجا تو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور اوسکا باپ بھی اوسکے سرہانے تھا تو اوسکو باپ نے اوس سے کہا ابو القاسم کی اطاعت کر یعنے حضرت کی تو وہ مسلمان ہوا پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور کہتے تھے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ جسنے اوسکو آگ سے نجات دی میرے سبب سے ف اس سے معلوم ہوا کہ لڑکا جب عقل رکھتا ہو تو اوسکا اسلام صحیح ہے

باب المشي في العيادة عیادت یعنے بیمار پرسی کو پاپیادہ جانا

عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعودني ليس براكب بغل ولا برذون ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو آتے تھے نہ خچر پر سوار ہوتے تھے نہ ترکی پر ف بلکہ پاپیادہ تشریف لاتے تھے کیونکہ اسمین زیادہ ثواب ہے

باب في فضل العيادة عیادت یعنے بیمار پرسی کی فضیلت کا بیان

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة سبعين خريفا قلت يا ابا حمزة وما الخريف قال العام ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے یعنے پورا وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے بقصد ثواب کے تو وہ دوزخ سے مقدار ستر خریف کے دور کیا جاتا ہے ثابت نے کہا مین نے ابو حمزہ سے کہا خریف کسکو کہتے ہین انہون نے کہا سال کو (تو جو کوئی مسلمان کی بیمار پرسی کرے خدا کیواسطے وہ جہنم سے ستر برس کی راہ پر دور ہوگا)

عن علي قال ما من رجل يعود مريضا ممسيا الا خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ومن اتاه مصبحا خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى يمسي وكان له خريف في الجنة ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ نہین کوئی ایسا شخص جو آخر روز مین بیمار کی عیادت کرے یعنے دوپہر سے بعد مگر اوسکی ساتھ ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے نکلتے ہین اور اوس کے لیے دعا کرتے ہین مغفرت کی فجر تک اور اوس کے لیے بہشت مین ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول روز یعنے صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہے تو اوسکے لیے بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہین اور شام تک اوسکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت مین اوس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے

عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه لم يذكر الخريف ترجمہ حضرت علی سے دوسری روایت بھی ایسی ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اوسمین باغ کا ذکر نہین ہے)

باب في العيادة مرارا کئی مرتبہ ایک بیمار کی بیمار پرسی کو جانا

عن عائشة قالت لما اصيب سعد بن معاذ يوم الخندق رماه رجل في الاكحل فضرب عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب جنگ خندق میں سعد بن معاذ زخمی ہوئے اون کے ہاتھ کی رگ مین ایک تیر لگا تھا (ایسا کہ خون بند نہ ہوتا تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے لیے مسجد مین ایک خیمہ نصب کر دیا تھا تا کہ قریب سے اون کی بیمار پرسی کر لیا کرین ف مگر حضرت

سعد بن معاذ زخمی نہ ہوئے پر اونہون نے دعا کی کہ الٰہی مجھے زندہ رکھیو جب تک کہ قریظہ کی بدعہدی کی سزا نہ دیکھ
لون اون ہی نے بنی قریظہ کو سزا دینے کا حکم سنایا پھر بعد اوسکے اون کی وفات ہوئی **باب** العیادة من الرمد یعنی

مسلمان کی آنکھ دکھنے میں اوسکی عیادت کو جانا **عن** زید بن ارقم قال عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجع
کان بعینی ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے میری آنکھ دکھنے میں میری عیادت
کی **باب** الخروج من الطاعون جہان پر طاعون ہو وہان سے چلا جانا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن بن عوف

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض
وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ترجمہ عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے میں نے
سنا آپ فرماتے تھے جس زمین میں تم سنو کہ وہان طاعون ہے تو وہان مت جاؤ اور جس زمین میں تم ہو اور وہان طاعون واقع ہو
تو تم وہان سے بھاگ کر نہ نکلو **ف** طاعون کہتے ہیں وبا کو یعنے مرض عام کو جو ہوا کے فساد سے ہوتا ہے بعضون نے کہا طاعون
ایک درد ہے جو روح کو فنا کر دیتا ہے بعضون نے کہا طاعون ایک زخم ہے یا پھوڑا ہے جو اکثر بغل میں یا پشت میں نکلتا ہے
حفظنا الله منه **باب** الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادة جب بیمار پرسی کو جاوے تو اوس کے

واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی **عن** عائشة بنت سعد ان اباها قال اشتکیت بمکة فجاءنی النبی

صلی الله علیه وسلم یعودنی ووضع یده علی جبهتی ثم مسح صدری وبطنی ثم قال اللهم اشف سعدا
واتمم له هجرته ترجمہ عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ اون کے باپ سعد بن وقاص نے کہا میں بیمار ہوا مکے میں تو رسول
الله صلی الله علیه وسلم تشریف لائے میری عیادت کو اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا بعد اوسکے میرے سینے اور
پیٹ پر پھیر پھیر فرمایا الله شفا دے سعد کو اور پوری کر ہجرت اوسکی **ف** یعنے مدینے میں پہونچا دے ہر چند کہ مکہ فتح
ہو گیا تھا مگر جہان سے ہجرت کی وہان کا رہنا صحابہؓ اچھا نہ جانتے تھے الله نے ایسا ہی کیا سعد مدینے میں مرے **عن**

ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا
العانی ترجمہ ابی موسی اشعری سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور عیادت
کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے جو مسلمان کافرون کے پاس قید ہو جاوے یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اس باب میں ہے
باب الدعاء للمریض عند العیادة بیمار پرسی کے وقت بیمار کے واسطے دعا کرنا **عن** ابن عباس عن النبی

صلی الله علیه وسلم قال من عاد مریضا لم یحضر اجله فقال عنده سبع مرار اسأل الله العظیم رب
العرش العظیم ان یشفیک الا عافاه الله من ذلک المرض ترجمہ عبد الله بن عباس سے روایت ہے رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے اور اوسکی موت نہ آئی ہو اور یہ سات بار وہان بیٹھ کر کہے
اسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک یعنی میں خدا سے چاہتا ہون جو عظمت والا ہے عظمت والے تخت کا

الا اسے کہ تجکو شفا دیوے تو اسد جل جلالہ اوسکو ضرور شفا دیگا اُس بیماری سے عن ابن عمرو قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللھم اشف عبدک ینکا لک عدوا او یمشی لک الی جنازة
ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کو آوے تو چاہیے
کہ یوں کہے اے اسد شفا دے اپنے بندہ کو کہ زخمی کرے تیری راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے **باب**
کراھیة تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدعون احدکم بالموت لضر نزل بہ ولکن لیقل اللھم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت
الوفات خیرا لی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا موت کی بسبب تکلیف
کے جو پہنچے اوسکو ولیکن اگر کہے تو یہ کہے اے اسد جلا تو مجھکو جبتک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب میرے لیے موت
بہتر ہو عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت فذکر مثلہ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی پھر بیان کیا
اوسی طرح حدیث کو جیسی اوپر گزری **باب** موت الفجاة ناگہانی موت کا بیان (جو دفعةً آ جاوے) عن عبید
بن خالد السلمی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال موت
الفجاة اخذة اسف ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے جو ایک صحابی ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا کہ رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مر جانا غضب کی پکڑ ہے ف ناگہان مرنا اسد کے غضب کی نشانی ہے بندے
کے لیے اسلیے کہ اوسکو مہلت نہ دی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا **باب**
فضل من مات فی الطاعون جو شخص طاعون سے مر جاوے اوسکی فضیلت کا بیان عن جابر بن عتیک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب فصاح بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم
یجبہ فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال غلبنا علیک یا ابا الربیع فصاح النسوة وبکین فجعل ابن
عتیک یسکتھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھن فاذا وجب فلا تبکین باکیة قالوا وما
الوجوب یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ واللہ ان کنت لارجو ان تکون شھیدا فانک قد
کنت قضیت جھازک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ
وما تعدون الشھادة قالوا القتل فی سبیل اللہ تعالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھادة
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شھید والغرق شھید وصاحب ذات الجنب شھید والمبطون
شھید وصاحب الحریق شھید والذی یموت تحت الھدم شھید والمرأة تموت بجمع شھیدة
ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بیمار پرسی کو آئے عبد اللہ بن ثابت پاس سو پایا تو وہ بیہوش

صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اور

ہیں آپ نے زور سے اونکو پکارا انہون نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم مغلوب ہوگئے تیرے پاس ہین اے ابا الربیع یعنی ہم تو بہت چاہتے ہین کہ تم اچھے ہوجاؤ مگر اللہ کی تقدیر ہماری ارادے پر غالب
ہے سنکر عورتین چیختی لگین اور رونے لگین تو ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رہنے دو چپ ہو رہو اونکو جب واجب ہو جاوے تو اوسوقت کوئی رونیوالی نہ رووے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ واجب ہونیکے
کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب موت آجاوے اون کی بیٹی نے اپنے باپ (عبد اللہ بن ثابت) کو کہا قسم خدا کی ہم سمجھتی تھی کہ
تم شہید ہوگے کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا اسباب تیار کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ان کو ثواب دیا اونکی نیت
کے موافق (یعنی اب گنہگار پر قدا بہت سے دیگا جبتک گناہ نہ کرے پھر بھی بخشش کی امید ہے) ہمارا مالک کیسا رحیم وکریم ہے تم لوگ
شہید ہونا کسکو جانتے ہو انہون نے کہا اللہ کی راہ مین (جہاد مین کافرون کے ہاتھ سے) مارا جانا فے بھی شہید اور
معروف شہادت ہے اور مطلق شہادت سے بھی یہی مراد ہوتی ہے اور یہ شہادت سب قسمون کی شہادتون سے افضل ہے
انسان کے سوا اس سے بہتر موت نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا قتل فی سبیل اللہ کے سات شہادتین
ہین ایک تو طاعون زدہ شہید ہے دوسرا جو ڈوب کر مرجاوے وہ شہید ہے تیسرا ذات الجنب کی بیماری ہے جو مرجاوے
چوتھا جو پیٹ کی بیماری ہے یعنی دستون وغیرہ سے مرجاوے تو وہ شہید ہے پانچوان جو آگ مین جلکر مرجاوے تو شہید ہے
چھٹے جو دیوار یا چھت وغیرہ کے نیچے دب مرجاوے تو شہید ہے ساتوین وہ عورت جو پیٹ سے ہو یا کرہ مرجاوے شہید ہے
(یعنی زچگی مین مرجاوے مگران لوگونکو شہادت کا ثواب ہوگا نہ حکم شہید کا) باب الرجل یوخذ من اظفاره

وعانته موت کے قریب ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے عن ابی هريرة قال ابتاع بنو الحرث بن

عامر بن نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم اسيرا حتى

اجمعوا لقتله فاستعار من ابنة الحارث موسى يستحد بها فاعارته فدرج بني لها وهي غافلة حتى

اتته فوجدته مخليا وهو على فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها فقال اتخشين ان اقتله ما كنت

لافعل ذلك قال ابو داود روى هذه القصة شعيب بن ابي حمزة عن الزهري اخبرني عبيد الله

بن عياض ان ابنة الحارث اخبرته انهم حين اجتمعوا يعني لقتله استعار منها موسى يستحد بها فاعارته

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو خریدا (سو اونکو جنگ
بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تہا اسلئے حارث کے بیٹون نے اون کو خریدا تا کہ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لین
اونکے پاس قید رہے (کیونکہ جب یہ پہونچے تہے تو شہر حرم تہا انہون نے انتظار کیا کہ بعد گزر جانے ماہ حرام کے
قتل کرین گے) یہانتک کہ سب جمع ہوئے ان کو قتل کیلئے اوسوقت خبیب نے حارث کی بیٹی سے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے
لینے کو اوس نے استرہ دیا اوسی حالت مین ایک چھوٹا بچہ اوسکا خبیب پاس جا پہونچا اور اوسکی ماں کو خبر نہ تھی جب اوس

کہ خبیب کے ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے سو یہ دیکھکر اوسکی ماں سہم گئی یہانتک کہ خبیب نے اوسکا سہم جانا پہچانا
لیا تب خبیب نے کہا کیا تو خوف کرتی ہے کہ میں اسکو مار ڈالونگا میں ایسا کبھی نہ کرونگا ف اگرچہ تم میرے قتل کے
درپے ہو کیونکہ چھوٹے بچون کا قتل کرنا کسی طرح درست نہیں پھر اون کافرون نے خبیب کو سولی دی تنعیم میں
جو حرم سے خارج ہے خبیب نے کہا مجھکو اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لون کفار نے مہلت دی انہون نے
دو رکعت نماز پڑھکر یہ شعر پڑھے شعر ولست ابالی حین اقتل مسلما + علی ای شق کان لله مصرعی +
وذلک فی ذات الاله وان یشأ + یبارک علی اوصال شلو ممزع + مجھکو کچھ پرواہ نہیں جبکہ مارا جاتا ہون
مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور قتل میرا خدا کے لیے ہوا اور جو خدا چاہے تو برکت دے عضو پارہ
پارہ کے ٹکڑون میں باب حسن الظن بالله عند الموت مرنے کے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ
بخشدیگا عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قبل موته
بثلاث قال لا يموت احدكم الا وهو يحسن الظن بالله ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا جو آپ فرماتے تھے اپنی وفات سے تین دن پہلے نہ مرے کوئی تم میں سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا
گمان نیک رکھتا ہو یعنے اللہ تعالی کے کرم اور مغفرت کا امیدوار ہوکر مرے یہ نہیں کہ اوسکی رحمت سے مایوس ہوکر مرے
باب تطهير ثياب الميت عند الموت جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستھرے کپڑے پہنا دینا بہتر ہے عن
ابی سعید الخدری انه لما حضره الموت دعا بثياب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جب
اون کو موت آئی تو اونہون نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے
مردہ اونہیں کپڑون میں اوٹھایا جاتا ہے جنمیں مرتا ہے ف یعنی جو مرتے وقت اوسکے بدن میں ہوتے ہیں
مگر اکثر لوگون نے ان کپڑون سے کفن مراد لیا ہے اور کفن اچھے نئے کپڑونکا دینا بشرط استطاعت کے مستحب جانا ہے بعضون
نے کہا کپڑون سے اعمال مراد ہیں یعنی مرتے وقت اچھے عمل کرے باب ما يستحب ان يقال عند الميت من
الكلام جسوقت کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس والے لوگونکو کیا کہنا چاہیے عن ام سلمة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون فلما
مات ابو سلمة قلت يا رسول الله ما اقول قال قولي اللهم اغفر له واعقبنا عقبى صالحة قالت
فاعقبني الله تعالى به محمدا صلى الله عليه وسلم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم قریب المرگ یا میت کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو یعنی دعاء مغفرت وغیرہ اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اوسپر جو تم کہتے
ہو پھر جب ابو سلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند مر گئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہون تو آپ نے مجھسے فرمایا کہہ یا اللہ

بخشدے اوسکو اور اوسکا بدلہ بہتر عنایت فرما ہم کو ام سلمہ نے کہا اللہ نے مجہکو اوسکے بدلے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت
فرمایا **باب** فی التلقین مرتے وقت کونسا کلمہ سکہانا چاہیے **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کان اخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہووے وہ بہشت مین داخل ہوگا **ف** اللہم اجعل آخر کلامنا لا الٰہ الا اللہ یعنی خدا ہمارا آخر
کلام لا الٰہ الا اللہ کردے جب کسیکو سکرات شروع ہووے تو پاس والون کو چاہیے یہی کلمہ پڑہین اور بعض کو پڑہا دین تا کہ آخری کلام
اوسکا یہی ہوجاوے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم قول لا الٰہ
الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قریب ہو مرنے کے اوسکو یہ کلمہ تلقین کرو
لا الٰہ الا اللہ یعنی نہین ہے کوئی سچا معبود سوائے خدای عز وجل کے (کیونکہ توحید اصل ہے اسلام کی) **باب** تغمیض المیت میت کی
آنکہین بند کردینا **عن** ام سلمۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ فصیح الناس
من اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ
وارفع درجتہ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ رب العالمین اللہم افسح لہ فی قبرہ
ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ کے پاس اور تحقیق اوسکی آنکہین
کہلی رہ گئین تہین تو آپ نے اونکو بند کیا تو اون کے گہر والے چلائے یعنی اونکو معلوم ہوا کہ اب وہ مرگئی تب آنحضرت نے
اونسے کہا کہ اپنی جانون پر سوای بہلائی کے کوئی دعا مکرو اس لیے کہ تم جو کہتے ہو اوسپر فرشتے آمین کہتے ہین پہر حضرت نے
فرمایا ای اللہ ابو سلمہ کو بخشدے اور اوسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالون مین اور قائم مقام یعنی کارساز اور جانشین اوسکا
کر اوسکے باقیماندہ لوگون مین اور ہم کو اور اوسکو بخشدے ای سارے جہانون کے پالنے والے اور اوسکی قبر اوسکے لیے
کشادہ کر اور اوسکی قبر مین روشنی کردے **باب** الاسترجاع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان **عن** ام سلمۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابت احدکم مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا وابدل لی بہا خیرا منہا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو تم مین کچہ مصیبت یعنی تہوڑی یا بہت تکلیف پہونچے تو چاہیے کہے بیشک ہم
ہی کے ہین اور بیشک ہم اوسی کے پاس پہر کر جانیوالے ہین ای اللہ تیرے پاس مین اپنی مصیبت لاتا ہون مجہکو اوسمین ثواب
دے اور اوس سے بہتر بدلا مجہکو دے **باب** المیت یسجی جب آدمی مرجاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑہا دینا **عن** عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجی فی ثوب حبرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یمانی کپڑے سے ڈہانکے گئے یعنی جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت کو یمن کے کپڑے سے ڈہانکا **باب**
القراءۃ عند المیت سکرات کیوقت کونسی سورت پڑہنا **عن** معقل بن یسار قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اقرؤا يس على موتاكم ترجمہ معقل بن يسار سے روايت ہے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا تم اپنے مردون پر يس
پڑھو يعنی جو مرنے لگے تو اوسکے پاس سورۂ يس پڑھو تا اوسکی برکت سے تکليف مين تخفيف ہو **باب البكاء عند**
المصيبة مصيبت کے وقت رونيکا بيان عن عائشة قالت لما قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن
رواحة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد يعرف فى وجهه الحزن وذكر القصة ترجمہ حضرت
عائشہ سے روايت ہے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم کو جب زيد بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی
خبر پہونچی تو آپ مسجد مين بيٹھ گئے آپکے چہرے سے رنج معلوم ہوتا تہا **باب التعزية** ميت کے وارثون کو تعزيت دينا
عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعنى ميتا فلما فرغنا
انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وانصرفنا معه فلما حاذى بابه وقف فاذا نحن بامرأة مقبلة
قال اظنه عرفها فلما ذهبت اذا هى فاطمة عليها السلام فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اخرجك يا فاطمة من بيتك فقالت اتيت يا رسول الله اهل هذا البيت فرحمت اليهم ميتهم
او عزيتهم به فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك بلغت معهم الكدى قالت معاذ الله
وقد سمعتك تذكر فيها ما تذكر قال لو بلغت معهم الكدى فذكر تشديدا فى ذلك فسألت
ربيعة عن الكدى فقال القبور فيما احسب ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روايت ہے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ عليہ وسلم کے ساتھ ايک ميت کو دفنايا جب اوس سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم لوٹے اور ہم
بھی آپکے ساتھ لوٹے يہانتک کہ ہم ميت کے مکان تک پہونچے وہان آپ ٹہر گئے ديکھا تو ايک عورت سامنے سے چلی آتی ہے
راوی نے کہا مين سمجھتا ہون آنحضرت صلی اللہ عليہ وسلم نے اوس عورت کو پہچان ليا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا
کہ وہ سيدة النساء فاطمہ زہرا تہين رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے اونسے پوچھا تم کيون نکلين اپنے گہر سے انہون نے کہا يا رسول
اللہ مين اس گہر مين يہان ميت ہوگئی تھی تاکہ اوسکے لوگون کو تسکين دون اور تعزيت کرون رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے
فرمايا شايد تم اون لوگون کے ساتھ قبرستان تک گئی ہو انہون نے کہا معاذ اللہ ميں نے آپسے اسکا بيان سن ليا ہے
کہ عورتون کو قبرستان مين جانا نہين چاہيے آپنے منع کيا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا اگر تم اون کے ساتھ قبرستان تک جاتين
تو مين ايسا کرتا کچھ سختی سے آپنے ارشاد فرمايا ف مگر ابوداؤد واس سختی کی تصريح کی نسائی کی روايت مين کہ آپ نے
فرمايا اگر تو اون کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ ديکھ سکتی يہانتک کہ تيرے باپ کا دادا ديکھے يعنی عبد المطلب
جنت مين جاوے اور اوسکا جانا جنت مين مشکل ہے کيونکہ وہ مشرک ہوچکے ہين ۔ اس حديث سے عورتون کو قبرستان مين جانا منع ہوا
باب الصبر عند الصدمة صبر کا ثواب اوسی وقت ہے جب صدمہ ہو تبھی صبر کرے اسمين تو رفتہ رفتہ سب کو
صبر آجاتا ہے عن انس قال اتى نبى الله صلى الله عليه وسلم على امرأة تبكى على صبى لها فقال لها اتقى الله

واصبري فقالت وما تبالي انت بمصيبتي فقيل لها هذا النبي صلى الله عليه وسلم فاتته فلم تجد على بابه بوابين فقالت يا رسول الله لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولى او عند اول صدمة

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گئے وہ اپنے بچے کی قبر پر غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تھی
آپ نے اوس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنی نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیا جاوے گی اور صبر کر تو اوس عورت نے کہا میری جیسی مصیبت
ہی انمیں تم گرفتار نہیں ہوے ہو تو اوس سے کہا گیا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی اس عورت نے آپکو نہیں پہچانا
اور دیکھے جواب دیا تھا جب اوسکو آپکی خبر کی تو وہ عورت پھر حضرت پاس آئی آپکے دروازہ پر دربانوں کو نہ پایا یعنی
جیسے بادشاہوں اور امیروں کے دروازوں پر دربان ہوا کرتے ہیں پھر اوس نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے
آپکو پہچانا نہ تھا پھر آپنے اوس سے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہیں مگر صدمہ کے شروع میں یا پہلے صدمہ میں ف یعنی
جب صدمہ پہونچے اوسی وقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اوس صورت میں صبر کا ثواب حاصل ہوگا یہ
نہیں کہ صدمہ ہوتی ہی خوب رو دے پیٹے برا بھلا کہا پھر آخر مجبور ہو کر صبر کر لیا

باب البكاء على الميت

میت پر رونے کا بیان

عن اسامة بن زيد ان ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت اليه وانا معه وسعد و
احسب ابيا ان ابني قد حضر فاشهدنا فارسل يقرأ السلام وقال لله ما اخذ وما اعطى وكل
عنده الى اجل فارسلت تقسم عليه فاتاها فوضع الصبي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم ونفسه
تقعقع ففاضت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له سعد ما هذا قال انها رحمة وضعها
الله في قلوب من يشاء وانما يرحم الله من عباده الرحماء

ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنی حضرت زینب نے کسی کو آپکی طرف بھیجا اور میں اور سعد آپکے ساتھ تھے اور شاید ابی بھی تھے
حضرت زینب نے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع ہے ہم سب وہاں گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب کو
سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لے اور اوسی کے لیے ہے جو چیز کہ دے (یعنی اولاد وغیرہ
تو اون کے ہلاک ہونیمیں جزع فزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت اپنی لے لیتا ہے) اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ مدت معین کے ہے
یعنی زندگی تیری بیٹی کی بھی اتنے ہی مدت تک تھی پھر زینب نے آپکو بلا بھیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لاویں پھر حضرت
تشریف لائے اور آپ کی گود میں بچے کو رکھا اور بچہ کی روح حرکت کرتے تھے یعنی جان کنی کی حالت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے اوسکو اللہ نے
دل میں ڈالا ہے اور اللہ تعالے رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اپنے بندوں میں کسی پر مگر رحمت کرنیوالوں پر ف سعد نے گمان کیا
کہ رونیکی سب اقسام حرام ہیں اور حضرت بہوکر روئے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤں سے رونا مکروہ و حرام نہیں بلکہ
تو رحمت ہے البتہ چلا کر رونا اور نوحہ اور گریبان چیرنا اور منہ پیٹنا حرام ہے

عن انس بن مالك قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراہیم فذکر الحدیث قال انس لقد رأیتہ
یکید بنفسہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدمعت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا بک یا ابراہیم لمحزونون ترجمہ انس
مین انکسے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آجکی رات میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہین نے اوسکا نام اپنے دادا
کے نام پر ابراہیم رکہا ہی بیان کیا حدیث کو اخیر تک انس نے کہا مین نے دیکہا اوس لڑکے کو اوسکی جان نکل رہی تہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپکی آنکہون سے آنسو جاری ہوگئے ف بسبب رنج اور غم کے ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
بطن سے پیدا ہوئی تہی ت اور آپنے فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکہہ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب
کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین اے ابراہیم تیری جدائی سے ہم غمناک ہین ف آنکہہ سے آنسو کا
نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر
کے مخالف اور حرام ہی باب فی النوح چلا کر یا مردے کے اوصاف بیان کر کر رونا عن ام عطیۃ قالت اخذ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا عن النیاحۃ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا نوحہ کرنیسے عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ ترجمہ
ابی سعید خدری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سننے والی عورت کو ف
نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بہلائیان بیان کر کر رووے اور بعضون نے کہا کہ میت پر آواز کے ساتھ
رونیکو نوحہ کہتے ہین اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہی جو قصداً اوسپر راضی ہوکر سنے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ فذکر ذلک لعائشۃ فقالت وہل تعنی ابن عمر انما مر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر فقال ان صاحب ہذا لیعذب واہلہ یبکون علیہ ثم قرأت ولا
تزر وازرۃ وزر اخری قال عن ابی معویۃ علی قبر یہودی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی اوسکے گہر والون کے رونے کے سبب جو اوسپر روتے ہین حضرت عائشہ کے
پاس اسکا ذکر ہوا تو حضرت عائشہ نے کہا بہول گئے عبد اللہ بن عمر اور غلطی کی انہون نے سمجہنے مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قبر پر گزرے تو آپنے فرمایا یہ صاحب قبر یعنی مردہ عذاب کیا جاتا ہی اور اوسکے گہر والے اسپر روتے ہین پہر حضرت عائشہ
نے پڑہی یہ آیت ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہ دوسرے کا اور دوسری روایت مین ہے
کہ وہ قبر یہودی کی تہی ف یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجباً ارشاد فرمایا تہا کہ قبر مین تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اسکے
وارث یہان رو رہے ہین اس سے عبد اللہ بن عمر یہ سمجہے شاید وارثون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہی حالانکہ یہ غلط ہی کلام اللہ کے
عن یزید بن اوس قال دخلت علی ابی موسی وہو ثقیل فذہبت امرأتہ لتبکی او تہم بہ فقال لہا ابو موسی

اما سمعت ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی قال فسکت فلما مات ابو موسیٰ قال یزید لقیت

المرأۃ فقلت لہا ما قول ابی موسیٰ لک اما سمعت ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سکت قالت قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق **ترجمہ** یزید بن اوس سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ بیمار تہے تو اون کی عورت نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسیٰ نے اوس سے کہا تو نے نہیں سنا جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بولی کیون نہیں پہر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسیٰ مر گئے تو مین اون کی عورت سے ملا اور مین نے پوچہا وہ کیا تہا جو ابو موسیٰ نے تم سے کہا تہا کیا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت صلعم کا پہر تم چپ ہو رہی تہین اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے ہم مین سے وہ شخص جو میت کے غم مین اپنا سر منڈا ڈالے یا چلا کر روئے یا کپڑے پہاڑے **ف** کفر کی رسم تہی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم مین یہہ کام کرتے جیسے ہندؤن مین بال منڈانے کی رسم ہے اوسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین

عن امرأۃ من المبایعات قالت کان فیما اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المعروف الذی

اخذ علینا ان لا نعصیہ فیہ وان لا نخمش وجہا ولا ندعو ویلا ولا نشق جیبا وان لا ننشر شعرا

ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے جنہون نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون باتون مین جنکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تہا یہہ بہی تہے کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کرین اور منہ نہ نوچین اور خرابی اور تباہی نہ پکارین اور گریبان نہ پہاڑین اور بال نہ بکہیرین **ف** یعنی موتی مین یہہ حرکات نہ کرین اگر بے صبری کرین تو بہی کہ آہستہ آہستہ رو دین بغیر چلانے کے

باب صنعۃ الطعام لاہل البیت میت والون کے گہر مین کہانا بہیجنا **عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

اصنعوا لآل جعفر طعاما فانہ قد اتاہم امر شغلہم **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گہر والون کے لیے کہانا تیار کر دو اون پر ایسی مصیبت کا امر آیا ہے جو اوس سے اونکو فرصت نہ ہوگی **ف** یعنی وہ رنج اور مصیبت مین کہانا پکانے کی فرصت نہ پاوینگے اس سے معلوم ہوا کہ عزیزون اور دوستون اور ہمسایون کو میت کے گہر والون پاس کہانا بہیجنا بہتر ہے

باب فی الشہید یغسل شہید کو غسل نہ دینا **عن جابر قال رمی**

رجل بسہم فی صدرہ او فی حلقہ فمات فادرج فی ثیابہ کما ہو قال ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے مین یا حلق مین تیر لگا وہ مر گیا تو اوسی طرح اپنے کپڑون مین لپیٹا گیا جیسا وہ تہا اور ہم ساتہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنی اوس کے کپڑے نہ اوتارے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تہا

عن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا

بدمائہم وثیابہم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے حق مین یہہ فرمایا کہ اون کے

لوہا اوتارا جاوے یعنے زرہیں اور ہتھیار اور چمڑا یعنی پوستین وغیرہ جو لہو سے بھری تہیں اور وہ دفن کیے جاویں اپنے خون سمیت
اور کپڑوں سمیت یعنی جو کپڑے خون میں بھرے ہیں عن انس بن مالک ان شهداء احد لم یغسلوا ودفنوا
بدمائهم ولم یصل علیهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے شہداء احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور ان
پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی ف اور بعضی روایتوں میں ہے کہ پڑھی گئی مگر وہ روایتیں قوی نہیں ہیں واللہ اعلم عن
انس المعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مر علی حمزة وقد مثل به فقال لولا ان تجد صفیة فی نفسها
لترکته حتی تاکله العافیة حتی یحشر من بطونها وقلت الثیاب وکثرت القتلی فکان الرجل والرجلان
والثلاثة یکفنون فی الثوب الواحد زاد قتیبة ثم یدفنون فی قبر واحد فکان رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یسال ایهم اکثر قرآنا فیقدمه الی القبلة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم (جنگ احد میں) حمزہ بن عبد المطلب پر گزرے تو دیکھا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہیں (یعنی کفار نے اونکے ناک کان وغیرہ
کاٹے ہیں) آپ نے یہ دیکھکر فرمایا اگر صفیہ (بہن حمزہ کی) کو رنج نہ ہوتا تو میں حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے
اوسکو کہا جاتے پھر وہ حشر کیے جاتے اون کے پیٹوں سے نکلتا (اور شہادت کا انتہا کا مرتبہ اونکو حاصل ہو جاتا اگرچہ اب بھی
حاصل ہے) اوس وقت کپڑوں کی قلت بھی اور شہیدوں کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے میں کفن دیے
جاتے تہے قتیبہ نے زیادہ کیا پھر ایک ہی قبر میں دفن کیے جاتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ لیتے ان میں سے
کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تہا اوسکو آگے کرتے قبلے کی جانب میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایک
کفن یا ایک قبر میں کئی آدمیوں کو دفن کرنا درست ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم مر بحمزة وقد مثل
به ولم یصل علی احد من الشهداء غیره ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو
دیکھا اون کا مثلہ کیا تہا کافروں نے آپ نے کسی شہید پر نماز نہیں پڑھی سوا حمزہ کے اون پر پڑھی) عن جابر بن عبد اللہ
اخبره ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد ویقول ایهما اکثر
اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدهما قدمه فی اللحد وقال انا شهید علی هؤلاء یوم القیامة وامر بدفنهم
بدمائهم ولم یغسلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں دو دو
آدمیوں کو اکٹھا دفن کرتے تہے اور فرماتے تھے ان دونوں میں قرآن کا حافظ زیادہ کون ہے جب کوئی بتا دیتا کہ یہ زیادہ حافظ ہے
تو آپ اوسکو آگے کرتے قبر میں آپ نے فرمایا میں ان پر گواہ ہوں قیامت کے روز اور حکم کیا آپ نے اون کے دفن کر دینے کا خون
اور کپڑوں میں اور نہیں غسل دیا اونکو عن اللیث بهذا الحدیث بمعناه قال یجمع بین الرجلین من قتلی احد
فی ثوب واحد ترجمہ لیث سے اسی طرح روایت ہے یعنی آپ احد کے شہیدوں میں دو دو آدمیوں کو اکٹھا ایک ہی کپڑے میں دفن
کرتے تہے باب فی ستر المیت عند غسله غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپ دینا عن علی ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لا تبرز فخذک ولا تنظرن الی فخذ حی ولا میت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھول ران اپنی اور مت دیکھ ران زندہ یا مردہ کی اور مردے کو بھی غسل دیتے وقت ستر کا
ستر ایک کپڑے میں دینا چاہیے عن عبد اللہ بن زبیر قال سمعت عائشۃ تقول لما ارادوا غسل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالوا واللہ ما ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد
موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ
فی صدرہ ثم کلمہم مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ھو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ ثیابہ فقاموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون الماء فوق
القمیص ویدلکونہ بالقمیص دون ایدیہم وکانت عائشۃ تقول لو استقبلت من امری ما استدبرت
ما غسلہ الا نساؤہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو
انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کیا آپ کے ہم کپڑے اتاریں جیسے اپنی مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں یا کپڑے پہنے ہوئے
دیں اور کپڑوں ہی پر غسل دیں جب ان لوگوں نے اسمیں اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی
آدمی ان میں سے نہ تھا مگر اسکی ٹھوڑی اسکے سینے پر تھی یعنی اونگھ گیا اور سو گیا) اسوقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی
گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا کہ وہ کس نے بات کی وہ بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے ہوئے
پھر یہ سنکر لوگ اٹھے اور آپ کو غسل دیا کرتہ پہنے ہوئے تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپکا جسم مبارک کرتے سے نہ اپنے ہاتھوں
سے حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر پہلے سے مجھے یاد آتا جو بعد کو یاد آیا تو آپ کی بی بیاں آپ کو غسل دیتیں **ف** وہ یہ تھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مر جائے تو میں تجھکو غسل اور کفن دوں اور حضرت
فاطمہ کو حضرت علی نے غسل دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو عورت غسل دے سکتی ہے اور عورت کو خاوند غسل دے سکتا ہے
یہی جمہور علما کا قول ہے مگر اہل کوفہ کے نزدیک عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے لیکن خاوند عورت کو غسل دے نہیں سکتا ہے
اسپر کوئی دلیل قوی قائم نہیں ہوتی **باب کیف غسل المیت** میت کو کیونکر غسل دینا چاہیے **عن** ام عطیۃ
قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنہا ثلاثا او خمسا او اکثر
من ذلک ان رایتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنّنی
فلما فرغنا اٰذنّاہ فاعطانا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ قال عن مالک یعنی ازارہ ولم یقل مسدد دخل علینا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مناسب دیکھو تو پانی اور بیر کے پتے سے اور اخیر میں کافور
شریک کرو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند دیا

کہ پہناؤ ان کے تئیں پیٹ دو ہر تہ بند آپ نے تبرک کے طور پر دیا صاحبزادی زینب تہین) عن ام عطیة قالت
مشطناها ثلاثة قرون ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم نے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین کر دین عن ام عطیة
قالت ضفرنا راسها ثلاثة قرون ثم القیناها خلفها مقدم راسها وقرنیها ترجمہ ام عطیہ کی روایت
ہے کہ ہم نے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین گوندہ دین اور اونکو پیچھے ڈالدیا ایک لٹ سامنے کے بالون کی اور دو پیچھے
اوپر اور نیچے کے بالون کی عن ام عطیة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهن فی غسل ابنته ابدأن
بمیامنها ومواضع الوضوء منها ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے
فرمایا جو آپ کی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل میت دیتی تہین کہ اوسکے داہنے طرفون سے اور وضو کے مقامون سے
غسل دینا شروع کرو ف معلوم ہوا کہ میت کے داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقام
کو بعد ازان اورون کو مقدم کرے عن ام عطیة بمعنی حدیث مالک انتهی وفی حدیث حفصة عن ام عطیة
نحو هذا وزادت فیه او سبعا او اکثر من ذلك ان رأیتنه ترجمہ دوسری روایتین بھی ایسا ہی ہے
جیسا اوپر گذرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو حفصہ نے ام عطیہ سے روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے
غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ جتنا تم مناسب ہو عن محمد بن سیرین انه کان
یأخذ الغسل من ام عطیة یغسل بالسدر مرتین والثالثة بالماء والکافور ترجمہ محمد بن سیرین غسل میت
سیکھتے تھے ام عطیہ سے تو اونہون نے کہا پہلے دو بار بیری کی پانی سے غسل دیا جاوے پھر تیسری بار پانی اور کافور سے

باب فی الکفن کفن کا بیان عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه خطب یوما
فذکر رجلا من اصحابه قبض فکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلا فزجر النبی صلی الله علیه وسلم
ان یقبر الرجل باللیل حتی یصلی علیه الا ان یضطر انسان الی ذلك وقال النبی صلی الله علیه وسلم
اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه ترجمہ جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو مرگیا تھا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر اوسکو رات کو گاڑ دیا
تہا تو آپ نے منع کیا کسی کو دفنانے سے رات کو جب تک اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے (جماعت سے) مگر جس صورت مین لاچاری
ہو جیسے سفر وغیرہ مین تو رات کو بھی دفنا دینا برا نہین ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے کفن دیوے اپنے بہائی کو تو اچہا کفن دیوے یعنی پورا سنت کے موافق اور پاک صاف سفید ثابت ہو کپڑا ف اس سے مطلب یہ
نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اوسکے قدر ولیاقت سے کمتر نہ ہو عن عائشة قالت
ادرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثوب حبرة ثم اخرج عنه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ لپیٹے گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر یمانی مین جو مخطط تھی پھر نکال لی گئی وہ چادر اور سفید چادر مین کفن دیے گئے عن ابن

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا توفی احدکم فوجد شیئا فلیکفن فی ثوب حبرة ترجمہ
جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مرجاوے ہو اوسکو وسعت مال کی ہو
تو کفن دیوے حبرہ کا (حبرہ ایک قسم کا کپڑا تہا یمن کا بنا ہوا) عن عائشة قالت کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی ثلاثة اثواب یمانیة بیض لیس فیها قمیص ولا عمامة ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیئے گئے تین سفید کپڑوں میں جو یمن کے تھے نہ اون میں قمیص تہا نہ عمامہ (ف)
یمن ملک کا نام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے جیسا پہننا اوسکا زندگی میں ترمذی نے روایت کیا ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوسی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ تین کپڑوں سے زیادہ کپڑے کفن میں شریک کرنا مکروہ ہے علی الخصوص عمامہ جیسا کہ متاخرین حنفیہ اور مالکیہ نے تجویز
کیا ہے بالکل بدعت ہے عن عائشة مثله زاد من کرسف قال فذکر لعائشة قولهم فی ثوبین و برد حبرة
فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے
کہ وہ کپڑے روئی کے تھے پہر کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں دو سفید کپڑے تھے اور ایک حبرہ
تہا (یعنی مخطط چادر) انہوں نے کہا پہلے حبرہ آیا تہا لیکن صحابہ نے پھیر دیا اوسکو اور نہیں کفن دیا آپ کو اوس میں
(بلکہ تینوں کپڑے سفید رکھے) عن ابن عباس قال کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثلاثة اثواب نجرانیة
الحلة ثوبان وقمیصه الذی مات فیه قال ابو داود قال عثمان فی ثلاثة اثواب حلة حمراء
وقمیصه الذی مات فیه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں
کفن دیے گئے جو نجران (ایک موضع ہے) کے بنے ہوئے تھے اون تین کپڑوں میں ایک چادر اور ایک تہ بند اور ایک وہ
قمیص تہا جس میں آپ نے وفات پائی ابوداود نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یوں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفن دیے گئے تین کپڑوں میں دو کپڑے سرخ (یعنی چادر اور تہ بند) جوڑے کے اور ایک قمیص جس میں وفات پائے

باب کراهیة المغالاة فی الکفن

کفن بہت گراں قیمت لینا مکروہ ہے عن علی بن ابی طالب قال لا
تغالوا فی الکفن فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تغالوا فی الکفن فانه یسلبه سلبا
سریعا ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ کفن میں بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے
سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کفن میں زیادتی مت کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے (ف) یعنے جلدی گل جاتا او
خراب ہو جاتا ہے تو پھر کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرض کہ اسراف کرنا منع ہے کفن میں اور اوسط درجہ کا کفن
مستحب ہے عن خباب قال ان مصعب بن عمیر قتل یوم احد ولم یکن له الا نمرة کنا اذا غطینا بها راسه
خرج رجلاه واذا غطینا رجلیه خرج راسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا

علی رجلیہ من الاذخر ترجمہ خباب سے روایت ہے مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا
اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تھے تو پیر کھل جاتے تھے اور اگر پانوں پر ڈالتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کملی
اوس کے سر کو ڈھانک دو اور پیروں پہ گھاس رکھ دو ف معلوم ہوا جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے عن

عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ وخیر الاضحیۃ الکبش
الاقرن ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر کفن حلہ ہے اور بہتر
قربانی دنبہ ہے سینگ دار ف حلہ کہتے ہیں ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور دو سے
تین کپڑے بہتر ہیں اور دنبہ ہے سینگ دار اس لیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا تازہ ہوتا ہے باب فی کفن المرأۃ

عورت کے کفن کا بیان عن لیلی بنت قانف الثقفیۃ قالت کنت فیمن غسل ام کلثوم بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عند وفاتها فکان اول ما اعطانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقاء ثم الدرع
ثم الخمار ثم الملحفۃ ثم ادرجت بعد فی الثوب الآخر قالت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس
عند الباب معه کفنها یناولناها ثوبا ثوبا ترجمہ لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے میں بھی ان
عورتوں میں تھی جنہوں نے غسل دیا تھا ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو جب اونکا انتقال ہوا
تھا تو کفن کے کپڑوں میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار دی پھر کرتہ دیا پھر سربند دیا پھر
چادر دی پھر ایک اور کپڑا دیا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور
آپ پاس کفن کے کپڑے تھے آپ ہم کو ایک ایک کپڑا اون میں سے دیے جاتے تھے ف تو مرد کے لیے کفن مسنون یہ
ہے ایک کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کے لیے کفنی اور
اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑھنی دو ہاتھ کی لنبی اور ایک بالشت کی چوڑی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا
اور چوڑا بغلوں سے گھٹنوں تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی جیسے مرد کے لیے یعنی کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور
دو چادریں سر سے لیکر پانوں تک باب المسک للمیت میت کو مشک لگانا عن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب طیبکم المسک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب خوشبوؤں میں بہتر تمہاری مشک ہے (تو میت کو گویا کفن کو لگانا اوسکا بہتر ہوگا) باب التعجیل با

لجنازۃ جنازے کی تجہیز اور تکفین میں جلدی کرنا عن الحصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء مرض فاتاہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث فیہ الموت فاذنونی بہ
وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظهرانی اهله ترجمہ حصین بن وحوح سے روایت ہے
کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی عیادت کو آئے بعد اس کے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں

طلحہ مرنیکو ہو گئے تو خبر دو مجھکو اون کی اور جلدی کرو اون کی تجہیز اور تکفین مین اسلیے کہ مسلمان کی نعش کو نہین چاہیے
کہ پڑی رہے اپنے گھر مین **ف** یعنی بے گور و کفن بلکہ جہانتک ہو سکے جلدی کرنا چاہیے اوسکی تجہیز و تکفین مین البتہ اگر ضرورت
کیوجہ سے دیر ہو جاوے تو لاچاری اور مجبوری ہے **باب فی الغسل من غسل المیت** میت کو جو غسل دے وہ خود بھی غسل
کرے **عن** عائشة انها حدثته ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة
ومن الحجامة وغسل المیت **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے
تھے چار چیزون سے ایک تو جنابت سے دوسرے جمعہ کے دن تیسرے پچھنے لگا کر چوتھے میت کو غسل دیکر مگر سوا جنابت کے
اور کوئی غسل فرض نہین ہے بلکہ سنت ہے **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من غسل
المیت فلیغتسل ومن حمله فلیتوضا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت
کو نہلاوے تو اوسکو چاہیے کہ خود بھی غسل کر لیوے اور جو کوئی جنازہ اٹھاوے تو وہ وضو کر لے **عن** ابی هریرة عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه قال ابو داود وهذا منسوخ سمعت احمد بن حنبل وسئل عن الغسل
من غسل المیت فقال یجزئه الوضوء قال ابو داود ادخل ابو صالح بینه وبین ابی هریرة فی هذا
یعنی اسحاق مولی زائدة قال وحدیث مصعب فیه خصال لیس العمل علیه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
ایسا ہی مروی ہے۔ ابو داؤد نے کہا میت سے غسل کرنے کے حدیث منسوخ ہے مین نے سنا احمد بن حنبل سے جب اون سے
پوچھا گیا کہ میت کو غسل دیکر غسل کرنا کیسا ہے انہون نے کہا وضو کافی ہے۔ خطابی نے کہا مین نہین جانتا کسی فقیہ
نے واجب کہا ہو غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید یہ غسل اور وضو مستحب ہو۔ بعضون نے
کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعض سے وجوب بھی اسکا منقول ہے بہر حال احتیاط اسی مین ہے کہ غسل کر لیوے واللہ اعلم **باب**
فی تقبیل المیت میت کو بوسہ دینا **عن** عائشة قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن
مظعون وهو میت حتی رایت الدموع تسیل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اور وہ مر گئے تھے یہانتک کہ آنسو بہتے ہوئے آپکے مین نے دیکھے **ف**
عثمان بن مظعون مہاجرین مین سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے سب سے پہلے مہاجرین
مین اونکا انتقال مدینہ مین ہوا **باب فی الدفن باللیل** رات کو دفن کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال
رای الناس نارا فی المقبرة فاتوها فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر واذا هو یقول ناولونی
صاحبکم فاذا هو الرجل الذی کان یرفع صوته بالذکر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ لوگون
نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان مین۔ تو وہان گئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے ہین اور فرماتے ہین
دو تم مجھکو اپنے ساتھی کو یعنی نعش کو۔ معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ رات

دفن کرنا جائز نہیں ہے اور یہی قول ہے جمہور علما اور ائمہ اربعہ کا **باب في الميت يحمل من ارض الى ارض** مردے
کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا عن جابر بن عبد الله قال كنا حملنا القتلى يوم احد لندفنهم فجاء منادي
النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامركم ان تدفنوا القتلى في مضاجعهم
فرددناهم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز ہم نے چاہا بلکہ اٹھایا شہیدون کو دفن کرنے کیواسطے
(دوسری جگہہ مین لاکر) اتنے مین منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے ہین کہ دفن کرو مقتولین کو اونھی مقامون پر جہان وہ مارے گئے پھر ہم نے اون کی لاشون کو دہین گھیر دیا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا ناجائز ہے **باب في الصفوف على الجنازة**
جنازے کی نماز مین کتنی صفین کرے عن مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم
يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف من المسلمين الا اوجب قال فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة
جزأهم ثلاثة صفوف للحديث ترجمہ مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
کوئی مسلمان نہین کہ وہ مر جاوے اور اوسپر مسلمانون کی تین صفین نماز پڑہین مگر اللہ تعالے اوسپر جنت واجب کرتا ہے
اور حضرت مالک جسوقت کہ آدمیون کو کم جانتے تو اونکو تقسیم کرتے تین صفین بلحاظ اس حدیث کے ف اگرچہ ہر صف مین
تھوڑے تھوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہون تو تین صفون سے زیادہ بھی کرنا درست ہے **باب اتباع
النساء الجنائز** عورتون کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے عن ام عطية قالت نهينا ان نتبع الجنائز ولم يعزم
علينا ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے منع کیے گئے ہم جنازون کے پیچھے چلنے سے اور ہمپر تاکید بند کی گئی (اوسکی منع مین) **باب
فضل الصلوة على الجنائز وتشييعها** جنازے پر نماز پڑہنے کی فضیلت اور اوس کے ساتھ جانیکی فضیلت عن ابي هريرة
يرويه قال من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يفرغ منها فله قيراطان اصغرهما
مثل احد او احدهما مثل احد ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جنازہ کے پیچھے جاوے یعنی ہمراہ جاوے پھر اوس جنازے کی نماز پڑہے تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹھہرے کہ اوس کے
دفن و تجہیز سے فراغت پاوے تو اوس کے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اون دونون مین جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی مثل احد کے
پہاڑ کی ہے یا ایک قیراط اون مین سے احد کے برابر ہے (قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصے کو یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے)
عن ابي هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خرج مع جنازة من بيتها وصلى
عليها فذكر معنى حديث سفيان فارسل ابن عمر الى عائشة فقالت صدق ابو هريرة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص جنازے کے ساتھ اوس کے گھر سے نکلے پھر نماز پڑہے
(تو اوسکو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک ساتھ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت

عائشہ سے پوچھا بھیجا انہون نے کہا ابو ہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا یقین ہو گیا اسپر **عن** ابن عباس قال

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون

باللہ شیئا الا شفعوا فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے

تھے نہین کوئی ایسا مسلمان جو مر جاوے پھر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑہین کھڑے

ہون مگر یہہ کہ خدا اون کی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ چالیس موحد کا نماز جنازہ پڑہنا میت کی

مغفرت کا سبب ہے عبد اللہ بن عباس تلاش کرتے جنازہ کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے پوچھا ابن حدیث

کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمانونکا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے تو سو کے بدرجہ اولی قبول ہے اور

حدیث آگے گزر گئی اوسمین تین صفون کا ذکر ہے **باب** فی النار یتبع بہا المیت جنازہ کے ساتھ انگار لیجانا منع ہے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتبع الجنازۃ بصوت ولا نار زاد ہارون ولا یمشی بین

یدیہا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے نہ اوسکے پیچھے آواز

ہو (رونے چلانے والون کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے **ف** بعض لوگونکا قاعدہ ہے کہ جنازہ کے ساتھ انگار رکھتے ہین

اوسمین عود یا اگر جلاتے جاتے ہین اسکو منع کیا آپ نے **باب** القیام للجنازۃ جنازہ کو آتے دیکھکر کھڑے ہو جانا **عن**

عامر بن ربیعۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الجنازۃ فقوموا لہا حتی تخلفکم او توضع

ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو

یہان تک کہ وہ تم سے آگے بڑہ جاوے یا رکھدیا جاوے **ف** بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے بعضون کے نزدیک یہہ منسوخ

ہے **عن** ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا

حتی توضع قال ابو داود روی ہذا الحدیث الثوری عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال فیہ حتی توضع

بالارض ورواہ ابو معاویۃ عن سہیل قال حتی توضع فی اللحد سفیان احفظ من ابی معاویۃ **ترجمہ**

ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جبتک کہ وہ

زمین پر نہ رکھا جاوے یا قبر مین نہ رکھا جاوے **ف** سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ کے رکھے نہ بیٹھے کہ اگر جنازہ اٹھانیوالون کی مدد کی حاجت

ہوتی ہے بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکھدیا جاوے تو اوسوقت بیٹھ جانا برا نہین ہے یہہ حکم اوس شخص کے

لیے ہے جو جنازہ کے ساتھ ہو اور جو جنازہ کو آتا دیکھے تو وہ کھڑا ہو جاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد

اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کھڑا ہونا ضرور نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیث

منسوخ ہے دوسری حدیث سے **عن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ مرت بنا جنازۃ فقام لہا فلما

ذہبنا لنحمل اذا ہی جنازۃ یہودی فقلنا یا رسول اللہ انما ہی جنازۃ یہودی فقال ان الموت فزع فاذا رایتم

الجنازة فقوموا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ تھے اور راستے مین ایک جنازہ نکلا
تو آپ اوسکے لیے دیکھ کر کھڑے ہو لیے پھر جب ہم اوسکے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے حضرت سے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا البتہ موت ڈر لگنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھہ
کھڑے ہو **ف** بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا۔ اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہین **عن**
علی ابن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الجنائز ثم قعد بعد **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازون مین پھر بیٹھنے لگے (اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا) یہی دلیل ہے حنفیہ وغیرہ کی **عن**
عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الجنازة حتی توضع فی اللحد
فمر به حبر من الیهود فقال هکذا نفعل فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلسوا خالفوهم **ترجمہ** عبادہ
بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر مین نہ رکھا جاتا آپ
نہ بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسیطرح کیا کرتے ہین یعنے جبتک مردہ کو قبر مین رکھین
تب تک کھڑے رہتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی **ف** کیونکہ یہود بہت مبغوض
تھے اللہ کے اوس زمانے مین اور دشمن تھے مسلمانون کے تو اون کی مخالفت بہتر تھی) **باب الرکوب فی الجنازة**
جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنا منع ہے **عن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بدابة وهو مع الجنازة
فابی ان یرکبها فلما انصرف اتی بدابة فرکب فقیل له فقال ان الملائکة کانت تمشی فلم اکن لارکب
وهم یمشون فلما ذهبوا رکبت **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور
لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتھ تھے آپ نے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوئے لوگون
نے اوسکی وجہ پوچھی (کہ پہلے آپ کیون سوار نہین ہوئے تھے) آپ نے فرمایا پہلے جنازے کے ساتھ فرشتے پا پیادہ جا رہے تھے اسواسطے مین
سوار نہین ہوا جب وہ پانون سے چلتے تھے جب فرشتے چلے گئے تو مین سوار ہو گیا **عن** جابر بن سمرة قال صلی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ابن الدحداح ونحن شهود ثم اتی بفرس فعقل حتی رکبه فجعل یتوقص به ونحن نسعی حوله
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کے جنازے کی نماز پڑھی اور ہم حاضر تھے پھر آپ
کی سواری کے لیے گھوڑا آیا آپ نے اوسکو باندھ دیا یہانتک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم سب آپ کے گرد دوڑتے جاتے
تھے) **باب المشی امام الجنازة** جنازے کے آگے چلنے کا بیان **عن** سالم عن ابیه قال رایت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور عمر بن الخطاب جنازہ کے آگے چلتے تھے **ف** معارض ہے اوسکو جو روایت کیا ہے عبد الرزاق نے
طاوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی

جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان عن المغیرۃ بن شعبۃ قال واحسب ان اہل زیاد اخبرونی انہ رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازۃ والماشی یمشی خلفہا وامامہا وعن یمینہا وعن یسارہا قریبا منہا
والسقط یصلی علیہ ویدعی لوالدیہ بالمغفرۃ والرحمۃ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے یونس نے کہا میں گمان کرتا ہوں
کہ زیاد نے یون کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیادہ جنازہ کے پیچھے چلے اور آگے اور داہنے
اوسکی اور بائیں اوسکے اور پاس پاس اوسکے اور کچا بچہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوسکے ماں باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش
اور مغفرت کے ساتھ ف کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑ گئی ہو اور زندہ پیدا ہو اوسپر نماز
پڑہنا چاہیے اور جو جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو نماز پڑہنا ضرور نہیں ہے بلکہ یون ہی دفن کر دینا چاہیے

باب الاسراع بالجنازۃ

جنازے کو جلدی لیجانے کا بیان عن ابی ہریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ
فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی لیجایا کرو اس لیے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اوسکو بھلائی کی
طرف جلدی پہنچاتے ہو یعنی قبر میں جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے عن عبد الرحمن انہ کان فی جنازۃ عثمان بن ابی العاص و
کنا نمشی مشیا خفیفا فلحقنا ابو بکرۃ فرفع سوطہ قال لقد رایتنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نرمل رملا ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے ہم عثمان بن ابی العاص کے جنازے کے ساتھ تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے
اسمیں ابو بکرہ آن پہنچے اور انہوں نے اپنا کوڑا ہمارے مارنے کو اوٹھایا اور کہا تم نے دیکھا ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے جنازہ کو لیے ہوئے تو جلدی جلدی چلتے تھے (جنازہ کو لیکر نہ بہت دوڑے نہ آہستہ سے چلے بلکہ ذرا تیزی سے
چلے) عن عیینۃ بہذا الحدیث قالا فی جنازۃ عبد الرحمن بن سمرۃ وقال فحمل علیہم بغلتہ واہوی
بالسوط دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ عبد الرحمن بن سمرہ کا جنازہ تھا اور ابو بکرہ نے اپنی خچر کو دوڑایا
اور کوڑے سے اشارہ کیا کہ جلدی جلدی چلو) عن ابن مسعود قال سالنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عن المشی
مع الجنازۃ فقال ما دون الخبب ان یکن خیرا تعجل الیہ وان یکن غیر ذلک فبعدا لاہل النار والجنازۃ
متبوعۃ ولا تتبع لیس معہا من تقدمہا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ جنازے کے ساتھ کیونکر چلنا چاہیے اونہوں نے کہا خبب سے کچھ کم (خبب دوڑنے کی ایک قسم ہے) اگر وہ جنازہ نیک آدمی کا ہے
تو جلدی پہونچا نیکی کو اور اگر نیک نہیں ہے تو جہنم والوں کا دور رہنا بہتر ہے اور جنازہ آگے رہنا چاہیے (یعنے لوگوں کو اوسکے
پیچھے چلنا چاہیے) نہ پیچھے اور جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ گویا اوسکے ساتھ ہی نہیں ہے (یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور اوزاعی
کی)

باب الامام یصلی علی من قتل نفسہ

جو شخص خودکشی کرے یعنے اپنے تئین آپ مار ڈالے اوسپر امام نماز جنازہ کی نہ پڑہے عن

جابر بن سمرة قال مرض رجل فصیح علیه فجاء جاره الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انه قد مات
قال وما یدریك قال انا رایته قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لم یمت قال فرجع فصیح علیه
فقالت امراته انطلق الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال الرجل اللهم العنه قال ثم انطلق الرجل
فراه قد نحر نفسه بمشقص فانطلق الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره انه قد مات فقال ما یدریك
قال رایته ینحر نفسه بمشقص معه قال انت رایته قال نعم قال اذا لا اصلی علیه **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے

روایت ہی ایک شخص بیمار ہوا پہر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اوسکا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ فلان شخص مرگیا آپنے فرمایا تجہکو کیسی معلوم ہوا بولا مین خود اوسکو دیکہکر آیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پہر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
فلان شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر وہ لوٹ آیا بعد اوسکی پہر خبر مشہور ہوئی اوسکی
موت کی تو اوسکے بی بی نے (یعنی مریض کی بی بی نے) اوسی شخص سے (یعنی ہمسایہ سے جو دوبار آچکا تہا) یہ کہا جا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا الہی خدا لعنت کرا اوسپر راوی نے کہا پہر وہ شخص آیا اُس مریض پاس اور دیکہا اوسکو کہ ہنے
گلے کو کاٹ لیا ہی تیر کی پیکان سے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مرگیا آپ نے
فرمایا تجہی کیونکر معلوم ہوا وہ بولا مین خود اوسکو دیکہکر آیا ہون اوسنے اپنا گلا کاٹ لیا ہی تیر ون سے آپنے فرمایا تو نے دیکہا
وہ بولا ہان آپنے فرمایا پہر تو مین اوسپر نماز نہ پڑہونگا **باب الصلوة علی من قتلته الحدود** جو شخص کسی حد شرعی
مین مارا جاوی اوسپر نماز جنازہ پڑہنا

عن ابی برزة الاسلمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یصل علی
ماعز بن مالك ولم ینه عن الصلاة علیه **ترجمہ** ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز
بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کیے گئے تہے زنا کی حد مین) نہ منع کیا اور لوگون کو اون کے جنازے پر نماز پڑہنے سے **باب
الصلاة علی الطفل** نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ پڑہنا

عن عائشة قالت مات ابراهیم بن النبی صلی الله علیه وسلم
وهو ابن ثمانیة عشر شهرا فلم یصل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی
جب حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز
جنازہ کی نہین پڑہی (اس خیال سے کہ وہ معصوم ہین بالغون کے ساتہ نہ پڑہی اکیلے پڑہ لی جیسا دوسری روایت مین ہی)

عن وائل بن داود قال سمعت البهی قال لما مات ابراهیم بن النبی صلی الله علیه وسلم صلی علیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی المقاعد قال ابو داود قرات علی سعید بن یعقوب الطالقانی حدثکم ابن المبارك
عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی ابنه ابراهیم وهو ابن سبعین
لیلة **ترجمہ** وائل بن داود سے روایت ہی مینے سنا بہی سے جب ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال

ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز پڑہی اپنے بیٹہنے کی جگہہ مین کہا ابو داؤد نے مین نے پڑہا سعید بن یعقوب
الطالقانی پر تم سے حدیث بیان کی - عبد اللہ بن المبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہون نے عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے فرزند حضرت ابراہیم پر اور اون کی عمر ستر رات کی تہی یعنی دس دن اور دو مہینے کی اس حدیث
ابو داؤد نے پڑہ کر سنائی اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو) **باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد** (مسجد کے اندر جنازے
کی نماز پڑہنا) **عن** عائشۃ قالت واللہ ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سہیل بن البیضاء الا
فی المسجد ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر
نہین نماز پڑہی مگر مسجد مین یعنی نماز جنازہ (تو مسجد مین نماز پڑہنا درست ہوا) **عن** عائشۃ قالت واللہ لقد صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
خدا کی قسم ہے مقرر نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضا کی دونون بیٹون پر مسجد مین یعنی سہیل اور اوسکے بہائی
پر جنازہ کی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا شیء
علیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد مین جنازہ کی نماز پڑہے اوسپر کچہہ
گناہ نہین (دوسری روایت مین ہے اوسکو کچہہ اجر نہین تو مسجد مین نہ پڑہنا افضل ٹہرا) **باب الدفن عند الطلوع**
وعند غروبہا (آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن کرنا) **عن** عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع و
حین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب او کما قال ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تہے اون وقتون مین نماز پڑہنے اور دفن
کرنے اپنے مردونکے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ وہ بلند ہو جاوے اور دوسرے جب سایہ ٹہیک کہڑا ہو دوپہر کا
کہڑا ہونیوالا یہانتک کہ ڈہل جاوے سورج اور تیسرے جس وقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جہکے **ف** دفن سے مراد اس حدیث مین نماز جنازہ ہے اور
بعضون نے دفن میت کہا ہے تو نہی اس سے ہوگی جو عمدا ان وقتون مین دفن کرے اور اگر اتفاق سے ایسے وقتون مین دفن میت
کا موقعہ ہو جاوے تو بالاتفاق جائز ہے (مسک الختام) **باب اذا حضر جنائز الرجال والنساء من یقدم** (جب
مرد اور عورت دونون کے جنازے آجاوین تو کسکو آگے کرین) **عن** عمار مولی الحرث بن نوفل انہ شہد جنازۃ ام کلثوم
وابنہا فجعل الغلام مما یلی الامام فانکرت ذلک وفی القوم ابن عباس وابو سعید الخدری وابو قتادۃ
وابو ہریرۃ فقالوا ہذہ السنۃ ترجمہ عمار سے جو مولی ہے حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوا ام کلثوم کے جنازے
مین اور اونکے لڑکے کے جنازے مین تو لڑکا امام کے پاس رکہا گیا اور عورت امام سے دور رکہی گئی قبلے سے قریب مین نے اسپر انکار کیا
(یعنی اسکو خلاف سنت جانا) اور وہان بیٹہے تہے لوگون مین عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری اور ابو قتادہ اور ابوہریرہ تو اون سب نے

یہی سنت ہے ف یعنی بیٹے لڑکوں کو رکھنا پھر عورتوں کو اوس کے بعد **باب** این یقوم الامام من المیت اذا صلی

علیہ جب امام نماز جنازہ کی پڑہاوے تو میت کے کس عضو کے مقابل کہڑا ہووے **عن** نافع ابی غالب قال کنت

فی سکۃ المربد فمرت جنازۃ معہا ناس کثیر قالوا جنازۃ عبد اللہ بن عمیر فتبعتہا فاذا انا برجل

علیہ کساء رقیق علی بریذینۃ علی راسہ خرقۃ تقیہ من الشمس فقلت من ہذا الدہقان قالوا

ہذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازۃ قام انس فصلی علیہا وانا خلفہ لا یحول بینی وبینہ

شیء فقام عند راسہ فکبر اربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذہب یقعد فقالوا یا ابا حمزۃ

المرأۃ الانصاریۃ فقربوہا وعلیہا نعش اخضر فقام عند عجیزتہا فصلی علیہا نحو صلاتہ

علی الرجل ثم جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزۃ ہکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصلی علی الجنازۃ کصلاتک یکبر علیہا اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزۃ المرأۃ قال نعم

قال یا ابا حمزۃ غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم غزوت معہ حنینا فخرج

المشرکون فحملوا علینا حتی راینا خیلنا وراء ظہورنا وفی القوم رجل یحمل علینا فیدقنا ویحطمنا

فہزمہم اللہ وجعل یجاء بہم فیبایعونہ علی الاسلام فقال رجل من اصحاب النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ان علی نذرا ان جاء اللہ بالرجل الذی کان منذ الیوم یحطمنا لاضربن عنقہ

فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجیء بالرجل فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال یا رسول اللہ تبت الی اللہ فامسک رسول اللہ لا یبایعہ لیفی الآخر بنذرہ قال فجعل

الرجل یتصدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیامرہ بقتلہ وجعل یہاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان یقتلہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یصنع شیئا بایعہ فقال الرجل یا رسول

اللہ نذری فقال انی لم امسک عنہ منذ الیوم الا لتوفی بنذرک فقال یا رسول اللہ الا اومضت

الی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس لنبی ان یومض قال ابو غالب فسالت عن صنیع انس

فی قیامہ علی المرأۃ عند عجیزتہا فحدثونی انہ انما کان لانہ لم تکن النعوش فکان یقوم الامام

حیال عجیزتہا یسترہا من القوم **ترجمہ** نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے میں سکۃ المربد (ایک موضع

ہے) میں تہا اتنے میں ایک جنازہ نکلا اوس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگون نے کہا عبد اللہ بن عمیر کا جنازہ ہے یہ سنکر میں

بہی اوسکے پیچہے چلا تو میں نے ایک شخص کو دیکہا باریک کمل اوڑہے ہوئے ایک چہوٹے راس کے گہوڑے پر سوار ہے اور اوسکے سر پر

ایک کپڑا کا ٹکڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہے میں نے پوچہا یہ زمیندار کون ہے لوگون نے کہا انس بن مالک ہیں (یہ

آنحضرت کے خادم تھے دس برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ میں اونکا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ اون

کی عمر ہوئی) جب جنازہ رکہا گیا تو انس کہڑے ہوئی اور انہون نے نماز پڑہائی مین نے اون کے پیچہے تہا میری اور ان
کے بیچ مین کچہ آڑ نہ تہی انہون نے چار تکبیرین کہین نہ بہت دیر مین نماز پڑہی نہ جلدی پہر جانے لگے بیٹہنے کو لوگون نے کہا
اے ابا حمزہ (کنیت ہے حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پہر اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت پر
تہی تو انس کہڑے ہوئے اوسکی کوکہ کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کہڑے نہین ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے
تہے) پہر نماز پڑہی اوسپر اوسی طرح جیسے مرد پر نماز پڑہی تہی بعد اوس کے بیٹہے تو علاء بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے پر اسی طرح نماز پڑہتے تہے جیسے تم نے پڑہی اور چار تکبیرین کہتے تہے اور مرد کے سر کے سامنے
کہڑے ہوتے تہے اور عورت کی کوکہ کے سامنے انس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم اسی طرح نماز پڑہتے تہے اور اسیطرح ہوتے مین
کہڑے ہوتے تہے پہر علاء بن زیاد نے کہا اے ابا حمزہ کیا تم نے جہاد کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ انہون نے
کہا ہان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا غزوہ حنین مین (جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے
نواح طائف مین آپ وہان کے کفار پر جو بقصد جنگ جمع ہو کر نکلے تہے لشکر لیکر بارہ ہزار آدمی ہو کے بہادرون مین تہے) پہر
مشرکین نکلے اور انہون نے ہمپر حملہ کیا یہانتک کہ ہم نے اپنے گہوڑون کو اپنے پیٹہ کے پیچہے دیکہا (یعنی بہاگ نکلے) اور کافرون
مین ایک شخص تہا جو ہمپر حملہ کرتا تہا اور تلوار سے زخمی کرتا تہا اور مارتا تہا پہر اللہ نے اونکو شکست دی ف جب آپ
نے مسلمانون کا یہ حال دیکہا تو اپنی خچر کو آگے بڑہایا اور کہنا شروع کیا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب عباس
نے مسلمانونکو آواز دی وہ لوٹ کر آئے اور کافرون پر سخت حملہ کیا آپ نے ایک مٹہی خاک اور کنکرون کی کافرون پر ماری اور فرمایا
شاہت الوجوہ یعنی برے ہوئے منہ کافرون کے تب کافرون کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ کہڑے ہوئے بیشمار مال غنیمت مسلمانون
کے ہاتہ مین آیا ف اور اونکو لانا شروع کیا وہ آکر بیعت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر ایک شخص
جو آپ کی صحابہ مین سے تہا نذر کی کہ اگر اللہ اوس شخص کو لاویگا جو اوس دن ہم کو زخمی کرتا تہا تو مین اوسکی گردن مارونگا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور وہ شخص حاضر کیا گیا جب اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا
تو کہا یا رسول اللہ مین نے توبہ کی اللہ سے آپ نے توقف کیا اوس سے بیعت کرنے مین اس خیال سے کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری
کرے (یعنی جلد اوسکو مار ڈالے) مگر وہ صحابی اس انتظار مین تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو حکم کرین اوس کے قتل کا
تو مین قتل کرون اور ڈرتا تہا ایسا نہو مین اوسکو قتل کر ڈالون اور آپ خفا ہون جب آپ نے دیکہا کہ وہ صحابی کچہ نہین کرتا (یعنی کسی طرح
اوسکو قتل نہین کرتا) تو مجبور ہو کر آپ نے اوس سے بیعت کر لی تب وہ صحابی بولا یا رسول اللہ میری نذر کیسی پوری ہوگی آپ نے
فرمایا مین جو اب تک کارہا اور اوس سے بیعت نہ کی تو اسی خیال سے کہ تو اپنی نذر پوری کرے وہ بولا یا رسول اللہ آپ نے مجہے اشارہ
کیون نہ کر دیا آپ نے فرمایا پیغمبر کو اشارہ کرنا لائق نہین ہے (اس لیے کہ اشارہ ایک چوری کی بات ہے اور ایسے افعال پیغمبرون کی شان کے
نہین مین) پہر ابو غالب نے کہا مین نے لوگون سے پوچہا کہ انس عورت کے کولہے کے پاس کیون کہڑے ہوئے لوگون نے بیان کیا اسو

کہ اگلے زمانے مین تابوت نہ تھی تو امام عورت کے کولہے پاس کھڑا ہوتا تاکہ مقتدیون سے اوسکی نعش چھپی رہے اور جب کہ کفن مین
چھپی رہتی ہے مگر پردہ پوشی جہانتک ہوسکے بہتر ہے عن سمرة بن جندب قال صليت وراء النبي صلى الله عليه
وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام عليها للصلوة وسطها ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے مین نے رسول
الله صلی الله علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت کے جنازہ پر جو وہ اپنے حالت نفاس مین مر گئی تھی تو آپ اوس کے جنازہ کے بیچ مین
کھڑے ہوئے باب التكبير على الجنازة جنازہ کی نماز مین تکبیرین کہنے کا بیان عن الشعبي ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم مر بقبر رطب فصفوا عليه وكبر عليه اربعا فقلت للشعبي من حدثك قال الثقة
من شهده عبد الله بن عباس ترجمہ شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گزرے تو آپ آگے
کھڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندھی آپ نے چار تکبیرین کہین ابو اسحاق نے کہا مین نے شعبی سے پوچھا تم سے یہ حدیث کس نے
بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنی عبد اللہ بن عباس سے سنا جو اوس وقت موجود تھے عن ابن ابی لیلی قال کان
زید یعنی ابن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانه کبر علی جنازة خمسا فسالته فقال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يكبرها ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے زید بن ارقم جو صحابی ہین وہ ہمارے جنازون پر چار تکبیرین کہا کرتے
تھے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہون نے پانچ تکبیرین کہین تو ہم نے اون سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیرین کہتے تھے آج پانچ کیون
کہین تو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین کہا کرتے تھے ف کبھی اور کبھی چار کہتے جب پانچ تکبیرین
کہی تو پہلے تکبیر کے بعد ثنا پھر دوسری کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچوین کے بعد سلام باب
ما يقرأ على الجنازة جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ پڑھنا عن عبد الله بن عوف قال صليت مع ابن عباس
على الجنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقال انها من السنة ترجمہ عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے نماز پڑھی
مین نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر تو سورہ فاتحہ پڑھی یعنی تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہ سنت ہے ف یہی مذہب ہے
محققین علما کا یعنی چار تکبیرین کہے اور سورہ فاتحہ پڑھے مع ایک سورت کے بعد تکبیر اولی کے باب الدعاء للميت
میت کیواسطے دعا کرنے کا بیان عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صليتم
على الميت فاخلصوا له الدعاء ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے
آپ فرماتے تھے جب تم میت پر نماز پڑھو تو اوس کے لیے اخلاص سے دعا کرو یعنی کسی کے کہنے سننے کے لیے نہو محض اللہ
کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرے عن علي بن شماخ قال شهدت مروان سال ابا هريرة كيف سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة قال امع الذي قلت قال نعم قال كلام كان بينهما
قبل ذلك قال ابو هريرة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها للاسلام وانت قبضت
روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئناك شفعاء فاغفر له ترجمہ علی بن شماخ سے روایت ہے مین موجود تھا

مروان پاس اوس نے پوچھا ابوہریرہ سے تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازہ کی نماز میں کون سی دعا پڑھتے تھے ابوہریرہ
نے کہا کیا تو مجھ سے ان باتوں کے ساتھ پوچھتا ہے جو کچھ کہ ہوچکا ہے (یعنی مروان میں اور ابوہریرہ میں کچھ سخت کلامی ہوگئی تھی) مروان نے
کہا ہاں۔ ابوہریرہ نے کہا آپ یہ کہا کرتے تھے اللھم انت ربہا آخیر تک یعنی تو اوسکا رب ہے اور تو نے اوسکو پیدا کیا اور تو نے اوسکو راہ دکھائی
اسلام کی طرف اور تو نے اوس کی جان کھینچ لی اور تو خوب جانتا ہے اوسکے ظاہر اور باطن کو ہم اوس کی سفارش کرنے آئے ہیں حاضر ہوئے ہیں تو
اوسکو بخشدے عن ابی ھریرة قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازة فقال اللھم اغفر لحینا ومیتنا
وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا وشاھدنا وغائبنا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الایمان
ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الاسلام اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی پڑھی تو فرمایا الٰہی بخشدے ہمارے زندوں اور مردوں کو اور ہمارے چھوٹوں
کو اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو الٰہی ہمارے میں جسکو تو زندہ رکھے تو اوسکو ایمان
پر زندہ رکھ اور ہمارے میں جسکو تو مارے تو اوسکو اسلام پر مار الٰہی ہمکو تو اوس کے ثواب سے محروم مت کر اور بعد اوسکے ہم کو فتنے میں مت
ڈال عن واثلة بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول
اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک فقہ فتنة القبر قال عبد الرحمن فی ذمتک وحبل جوارک
فقہ من فتنة القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللھم فاغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور
الرحیم قال عبد الرحمن عن مروان بن جناح ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے نماز پڑھی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک شخص پر تو میں نے حضرت سے سنا آپ فرماتے تھے الھم ان فلان بن فلان آخیر تک یعنی
فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان میں ہے یعنے اسلیے کہ وہ تجھپر ایمان رکھتا تھا اور قرآن کے ساتھ چنگل مارنیوالا تھا کہ وہ امن دینیوالا
ہے تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچالے یعنے اوسکے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا کا ہے کہ بندوں کے ساتھ جو
عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہے اور تو صاحب حمد کا ہے الٰہی بخشش کر اوسکے واسطے اور اوسپر رحم کر مقرر تو بخشنے والا اور مہربان
ہے اوسکے گناہوں کو معاف کردیگا باب الصلوٰة علی القبر قبر کے اوپر جاکر جنازے کی نماز پڑھنا عن ابی ھریرة
ان امرأة سوداء او رجلا کان یقم المسجد ففقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنہ فقیل مات فقال الا
آذنتمونی بہ قال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک کالی عورت یا ایک مرد مسجد
میں جھاڑو دیا کرتا تھا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہ پایا تو پوچھا اوسکو لوگوں نے کہا وہ شخص مرگیا آپ نے فرمایا
تم نے مجھکو خبر نہ کی ابھی مجھے اوسکی قبر بتاؤ لوگوں نے قبر بتادی آپ نے جاکر اوسکی قبر پر نماز پڑھی ف جمہور علما کا یہی قول ہے کہ قبر پر
نماز جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی صحیح ہے باب فی الصلاة علی المسلم یموت فی بلاد الشرک جو مسلمان کافروں
کے ملک میں جاوے اوس کی نماز جنازہ پڑھنا عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی

فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصفهم وکبر اربع تکبیرات ترجمه

ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جس دن وہ مرا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کیطرف نکلے پھر اون کے ساتھ صف باندہی اور چار تکبیرین کہین ف نجاشی لقب ہی حبشہ کے بادشاہ کا اور اوس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر حضرت نے نماز پڑہی وہ اول نصاری کے دین پرتہا پھر حضرت پر ایمان لایا اور جو صحابہ وہان گئے اون کی خوب طرح سے خدمت کی پھر جب وہ مرا تو حضرت نے خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی **عن** ابی بردة عن ابیه

قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننطلق الی ارض النجاشی فذکر حدیثه

قال النجاشی اشهد انه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه الذی بشر به عیسی بن

مریم ولولا ما انا فیه من الملك لاتیته حتی احمل نعلیه ترجمه ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے جانیکا جب کافرون نے ایذا دی اور تکلیف پہونچائی پھر بیان کیا قصہ اوسکا نجاشی نے کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہین اور محمد ہے وہ شخص ہین جن کی بشارت دی عیسی بن مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت کے کامون مین مشغول نہ ہوتا تو اون کے پاس جاتا اور اون کی جوتیان اوٹہاتا **ف** حالانکہ نجاشی حبش کی ملک مین مرا تہا لیکن مدینے مین آپ نے اوسکے جنازے کی نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میت غائب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا **باب** فی جمع الموتی

فی قبر والقبر یعلم کئی آدمیون کو ایک قبر مین دفن کرنا اور قبر کیطرف خطاب کرنا **عن**

المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبی صلی الله علیه وسلم

رجلا ان یاتیه بحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وحسر عن

ذراعیه قال کثیر قال المطلب قال الذی یخبرنی ذلك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین حسر عنهما ثم حملها

فوضعها عند راسه وقال اتعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات من اهلی

ترجمه مطلب سے روایت ہے عثمان بن مظعون جب مرے تو اونکا جنازہ نکالا گیا اور دفن کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو آپ کے پاس پتہر لاوے کہ اونکے سر پر نشان علامت کے لیے رکہا جاوے تو وہ شخص اوس پتہر کو نہ اوٹہا سکا پہر اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور آپ نے اپنے دونون ہاتہون کے آستینین چڑہائین مطلب راوی نے کہا اوس شخص نے مجھکو

خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا کہ مین دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون کی سفیدی کی طرف جس وقت آپ نے دونون ہاتھون کو کھولا اور اوسکو اوٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا اس قبر تو جانتی ہے یہہ میرا بہائی ہے اور اوسکے پاس اوس شخص کو دفن کرونگا جو میرے اہل مین سے مریگا ف عثمان بن مظعون کو آپ نے اپنا بہائی فرمایا اس لحاظ سے کہ اونسے اخوت ایمانی تھی بعضون نے کہا درحقیقت بھائی تہے کیونکہ وہ قریش مین سے تھے بعضون نے کہا آپ کے رضاعی بھائی تہے عثمان بن مظعون نے ساری عمر کبھی شراب نہین پیا نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین[۲] اور سب سے پہلے مہاجرین مین وہ دفن کیے گئے بقیع مین راضی ہوا اون سے اللہ جل جلالہ اور سب صحابہ اور تابعین سے اور اون کی طفیل سے ہم گنہگارون کا بھی بیڑا پار کرے + شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس[۳۲] پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اکیسوان اوس کے فضل اور احسان اور مدد پر توکل اور اعتماد کرکے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

۲ اور سب سے پہلے عثمان بن مظعون انتقال کیا مہاجرین مین سے مدینہ مین

تم الجزء العشرون ویتلوہ الجزء الحادی والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بستم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت بعونہ تعالیٰ

الجزء الحادي والعشرون

پارہ اکیسوان

باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان قبر کھودنے والا اگر مردے کی ہڈی دیکھے تو اوسکو نہ توڑے
بلکہ چھوڑ دے اور دوسری جگہ کھودے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت
ككسره حيا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کی ہڈی توڑنا
ایسا ہے جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا باب في اللحد لحدی قبر بنانیکا بیان عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لحد ہمارے واسطے ہے اور شق غیروں کے لیے ہے ف یعنی غیر نبیا کے واسطے یا غیر اہل اسلام کیواسطے شق کہتے
ہین صندوقی قبر کو اور لحد بغلی قبر کو تو بغلی فضل ہے اور صندوقی بھی درست ہے باب كم يدخل القبر
کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکھنے کے لیے عن عامر قال غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم علي
والفضل وأسامة بن زيد وهم ادخلوه قبره قال وحدثني مرحب او ابن ابي مرحب انهم ادخلوا
معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علي قال انما يلي الرجل اهله ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا حضرت علیؓ اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے اور انہوں نے قبر
کے اندر رکھا راوی (یعنی شعبی نے) نے کہا مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ ان لوگوں نے اپنے ساتھ عبد الرحمن بن عوف کو بھی شریک
کرلیا جب فارغ ہوئے دفن سے تو حضرت علی نے کہا آدمی کے کام اوسی کے گھر والے کیا کرتے ہین ف یہ اوسواسطے
کہا کہ اور صحابہ کو جو حضرت علی سے سن اور عمر مین زیادہ تھے ناگوار نہ ہو کہ ہم سے یہ کام کیون نہ لیا گیا علی اور ابن عباس حضرت
کے بھائی تھے اور اسامہ ان کے بیٹے تھے عن ابي مرحب ان عبد الرحمن بن عوف نزل في قبر النبي
صلى الله عليه وسلم قال كاني انظر اليهم اربعة ترجمہ ابو مرحب سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اوترے تھے گویا کہ مین دیکھ رہا ہون ان چارون آدمیون کو (علی اور فضل بن عباس اور اسامہ اور
عبد الرحمن بن عوف) باب في الميت يدخل من قبل رجليه میت قبر مین پائنتی کیطرف سے لایا جاوے عن
ابي اسحق قال اوصى الحرث ان يصلي عليه عبد الله بن يزيد فصلى عليه ثم ادخله القبر من قبل
رجلي القبر وقال هذا من السنة ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہے حارث نے وصیت کی تھی کہ اون پر عبد اللہ
بن یزید نماز پڑھین تو عبد اللہ بن یزید نے اون پر نماز پڑھی اور اون کو قبر مین داخل کیا پائنتی کی طرف سے اور کہا یہ سنت
ہے ف یہی قول ہے شافعی اور اکثر علما کا باب الجلوس عند القبر قبر کے پاس کیونکر بیٹھنا چاہیے

وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص انصاری کے جنازہ میں جب قبر پر پہونچے تو ابھی کھدی نہ تھی پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف مونھ کر کے بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے

باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ میت کو جب قبر میں رکھنے لگیں تو کیا دعا پڑھیں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا وضع المیت فی القبر قال بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لفظ مسلم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو جب قبر میں رکھتے تھے تو فرماتے تھے میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کی شریعت پر یعنی بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ فرماتے یہ لفظ مسلم بن ابراہیم نے نقل کیے

باب الرجل یموت لہ قرابۃ مشرک مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مر جاوے تو کیا کرے **عن** علی علیہ السلام قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عمک الشیخ الضال قد مات قال اذھب فوار اباک ثم لا تحدثن شیئا حتی تاتینی فذھبت فواریتہ وجئتہ فامرنی فاغتسلت ودعا لی

ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کا بوڑھا چچا گمراہ گذر گیا (یعنی ابو طالب حضرت علی کے باپ) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ پیچھے میں اور کوئی کام کرنا جب تک میرے پاس لوٹ کر نہ آ میں گیا اور ابو طالب کو مٹی میں چھپا کر آیا آپ نے حکم فرمایا مجھکو غسل کرنے کا تو میں نے غسل کیا اور آپ نے میرے لیے دعا کی (اس سے غسل میت ثابت ہوا)

باب فی تعمیق القبر قبر کو گہرا اور چوڑا کھودنا **عن** ہشام بن عامر قال جاءت الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقالوا اصابنا قرح وجھد فکیف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجعلوا الرجلین والثلاثۃ فی القبر قیل فایھم یقدم قال اکثرھم قرانا قال اصیب ابی یومئذ عامر بین اثنین او قال واحد ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار آئے اور کہا ہم زخمی ہیں اور تھکے ہوئے (تو آپ نے فرمایا قبریں کشادہ کھودو اور دو دو تین تین کو ایک ایک قبر میں رکھو لوگوں نے کہا کسکو آگے کریں آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو ہشام نے کہا میرا باپ عامر بھی اسی دن شہید ہوا اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوا **ف** دوسری روایت میں آگے آتی ہے کہ قبر کو گہرا کھودو محمد بن الحسن نے کہا قبر کا گہراؤ اتنا چاہیے کہ اندر قبر کے متوسط قد کا آدمی کھڑا ہو تو سینہ تک آوے اور اس سے زیادہ افضل ہے **عن** حمید بن ھلال باسناد ومعناہ زاد فیہ واعمقوا ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ قبر کو گہرا کرو قبر کے گہرا کرنے میں بھی منفعت ہے کہ مردہ کی خوشبو زمین سے باہر نہ آوے اور زندوں کو اس کی تکلیف نہ ہو

آگے باب ہے فی تسویۃ القبر قبر کو برابر کرنا ... [illegible] ... قال

قال بعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته ترجمہ ابی الہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی نے بھیجا اور فرمایا کہ کیا بھیجوں میں تجھکو اوس کام پر جس کام پر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہہ کام ہے کہ تو کسی قبر بلند کو بغیر برابر کیے کے مت چھوڑیو اور کسی تصویر کو بغیر مٹا ڈالے کے نہ چھوڑیو ف مراد تصویر سے ذی روح کی تصویر ہے مجسم ہو یا منقش اور بعضوں نے صرف مجسم میں نفی کو خاص کیا ہے ز اس حدیث سے قبر کے اونچا کرنے کی یا اوس پر عمارت بنانے کی ممانعت نکلتی ہے)

عن ابی علی الهمدانی قال كنا مع فضالة بن عبيد برودس من ارض الروم فتوفی صاحب لنا فامر فضالة بقبره فسوى ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها قال ابوداؤد رودس جزيرة في البحر ترجمہ ابو علی ہمدانی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے رودس میں (جو ایک جزیرہ ہے اسکندریہ کے سامنے) جو ملک روم میں ہے وہاں ہمارا ایک رفیق گزر گیا تو فضالہ نے حکم کیا اوسکی قبر زمین کے برابر بنائی گئی بعد اوس کے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے قبروں کے برابر کرنیکا (یعنی زمین کے ساتھ برابر کرنیکا اونچا نہ بنانے کا لیکن اگر نشان کیواسطے کوئی پتھر رکھ دیں یا بلند کر دیوے یا وہاں پتھر رکھدیوے تو درست ہے)

عن القاسم قال دخلت على عائشة فقلت يا امه اكشفي لي عن قبر النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه رضي الله عنهما فكشفت عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء قال ابو علي يقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر عند راسه وعمر عند رجليه راسه عند رجلي رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ قاسم سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس جا کر میں نے کہا اے میری ماں کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اون کے دونوں یاروں کی یعنی حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی تو کھولدیں میرے لیے تینوں قبریں تو نہ بہت بلند تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھیں (یعنی بلکہ بالشت بالشت بھر بلند تھیں) اور سرخ کنکریاں میدان کی اونپر بچھی ہوئی تھیں جو مدینہ منورہ کے گرد ہے - ابو علی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہیں اور آپ کے سر مبارک پاس حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور آپ کے دونوں پاؤں کے پاس حضرت عمر فاروق ہیں تو سر حضرت عمر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے برابر ہے (تینوں صاحب ایک ہی حجرہ شریفہ میں مدفون ہیں)

باب الاستغفار عند القبر للميت

جب دفن کرکے فارغ ہوں اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لیے استغفار کریں

عن عثمان قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم وسلوا له بالتثبيت فانه الان يسئل قال ابوداؤد بحير ابن ريسان ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فراغت کر چکتے تھے تو وہاں توقف کرتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے بخشش

مانگو اور اوسکے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اسوقت وہ پوچھا جاتا ہے یعنے ابھی تمہاری حاجتی ہے منکر اور نکیر آوینگے اور سوال
کرینگے) باب كراهية الذبح عند القبر قبر کے پاس ذبح کرنیکی ممانعت عن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا عقر في الاسلام قال عبد الرزاق كانوا يعقرون عند القبر بقرة او شاة ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں عقر نہیں ہے عبدالرزاق نے کہا جاہلیت میں لوگ
قبروں کے پاس جاکر گائی یا بکری کاٹا کرتے تھے (اسکو عقر کہتے ہیں اسلام میں اس سے ممانعت ہوئی اب جو کوئی ایسا کام کرے یعنے
قبر پر لیجا کے کوئی جانور کاٹے تو اوسنے مشرکوں کا فعل اختیار کیا) باب الميت يصلى على قبره بعد حين
میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازہ کی پڑھنا عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج
يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت ثم انصرف ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک دن مدینے سے نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جسطرح میت پر نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ آئے ف نماز جنازہ
حقیقت میں دعا اور استغفار ہے میت کیواسطے تو جب چاہے پڑھ سکتا ہے کوئی وقت یا مدت مقرر نہیں) عن یزید بن
حبيب بهذا الحديث قال ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد بعد ثمان سنين كالمودع للاحياء
والاموات ترجمہ یہ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر آٹھ برس کے بعد گو
آپ جیسے کہ رخصت ہوتے تھے زندوں اور مردوں سے ف گویا یہ آخری ملاقات تھی اسلیے کہ غزوہ احد ۳ھ میں ہوا اور سن
آٹھ برس بعد آپ کی وفات ہوئی) باب البناء على القبر قبر پر عمارت بنانیکی ممانعت عن جابر يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يقعد على القبر وان يقصص ويبنى عليه ترجمہ
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ منع فرماتے تھے قبر پر بیٹھنے سے اور قبر کو پختہ کرنے سے اور
قبر پر عمارت بنانے سے ف قبر پر بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ حاجت کے لیے اوس پر بیٹھے یا ہمیشہ وہاں بیٹھے رہے بعضوں نے کہا مطلق
بیٹھنے سے ممانعت کی کیونکہ اسمیں صاحب قبر کا استخفاف ہے بعضوں نے کہا بیٹھکر حدث کرنا اوس پر ممنوع ہے اور بیٹھنا درست ہے
عن جابر بهذا الحديث قال ابو داود وقال عثمان او يزاد عليه وزاد سليمان بن موسى او ان
يكتب عليه ولم يذكر مسدد في حديثه او يزاد عليه قال ابو داود خفي علي من حديث مسدد حرف وان
ترجمہ دوسری روایت بھی جابر سے اسی طرح ہے اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ منع فرمایا آپنے قبر پر زیادہ کرنے سے یا کسی اور لکھنے
سے ف قبر پر لکھنے سے مراد وہ کتبہ ہے جو بعضے لوگ قبر پر لگاتے ہیں جسمیں میت کا نام اور اوس کے اوصاف اور تاریخ وفات
ہوتے ہیں بعضوں نے کہا مراد اللہ یا رسول کا نام لکھنا ہے قبر پر کیونکہ اسمیں خوف ہے اوسپر پاؤں لگنے کا یا کسی حیوان کے پیشاب
پاخانہ کرنے کا اور وہ موجب ہے استخفاف کا) عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله
اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

کرے اللہ یہود پر جنہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا اور وہان سجدہ کرنے لگے یا بیٹھکر عبادت کرنے لگے یا مسجد کیطرح وہان ہر وقت آنے لگے **باب** کراهیة القعود علی القبر قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان **عن** ابی هریرة

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابه حتی تخلص الی جلده خیر له

من ان یجلس علی قبر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے آگ کی چنگاری پر بیٹھے اور اوس کے کپڑے جلکر کہال تک آگ پہونچے تو اوس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا گناہ ہے **عن** بسر بن عبد اللہ قال سمعت واثلة بن الاسقع

یقول سمعت ابا مرثد الغنوی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا

تصلوا الیها **ترجمہ** بسر بن عبد اللہ سے واثلہ بن اسقع سے اور اوس نے ابا مرثد غنوی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھا کرو اور اون کی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو کہ اوس پر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بنا کر اوسپر نماز پڑھو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین **باب** المشی فی النعال قبرون مین جوتا پہنکر جانا کیسا ہے **عن** بشیر مولی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وکان اسمه فی الجاهلیة زحم بن معبد فهاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمك

قال زحم قال بل انت بشیر قال بینما انا امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبور المشرکین فقال

لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین فقال لقد ادرك هؤلاء خیرا کثیرا

وحانت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرة فاذا رجل یمشی فی القبور علیه نعلان فقال یا

صاحب السبتیتین ویحك الق سبتیتیك فنظر الرجل فلما عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعهما

فرمی بهما **ترجمہ** بشیر سے روایت ہے جو مولی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے پوچہا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہین تو بشیر ہے **ف** زحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تہی کہ بری نام کو بدل دیتے اور اچہا نام رکہدیتے **ت** بشیر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تہا اتنے مین آپ مشرکین کے قبرون پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ بڑی بہلائی کے پہلے چلے گئے تین بار فرمایا یعنی دین اسلام کے ساتھ مشرف ہونے سے پہلے مر گئے پہر مسلمانون کی قبر پر گزرے تو فرمایا ان لوگون نے بہت بہلائی پائی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعۃً ایک شخص کو دیکہا جو قبرون کے بیچ مین ہوکر جا رہا ہے جوتیاں پہنے ہوئے آپ نے فرمایا اے جوتیا والے افسوس ہے تجہپر اوتار جوتیاں اپنی اوس نے دیکہا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے اپنی جوتیاں اوتار پہینکدین **ف** شاید اوسکی جوتیون مین نجاست ہوگی یا وہ تکبر کی راہ سے جوتیاں پہنکر چلتا ہوگا ورنہ نماز مسجد مین جوتیاں پہنکر درست ہے تو قبرستان مین کیونکر اوس سے ممانعت ہوسکتی تہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم انہ قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہین تو وہ
اونکی جوتیون کی آواز سنتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جوتیان پہنی ہوئی جانا درست ہے بعضون نے
کہا جوتیان اوتارنا بہتر ہے مسلمانون کی قبرستان مین اون کے احترام کیواسطے) باب تحویل المیت من
موضعہ للامر یحدث میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کیواسطے کیسا ہے عن جابر قال دفن
مع ابی رجل فکان فی نفسی من ذلک حاجۃ فاخرجتہ بعد ستۃ اشہر فما انکرت منہ شیئا
الا شعیرات کن فی لحیتہ مما یلی الارض ترجمہ جابر رض سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک شخص اور
دفن ہوا تہا اس سبب سے میرے دل مین یہہ تہا کہ اونکو وہان سے نکال لون پھر مین نے چھہ مہینے بعد اپنے باپ کو
وہان سے نکالا تو کوئی چیز بین اون کے فرق نہین ہوا تہا البتہ چند بال داڑہی کے جو زمین سے لگی ہوئی تہے اون کی حالت
بدل گئی تہی (یعنے رنگ بدل گیا تہا یا گل گئی تہی) باب الثناء علی المیت میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری
بیان کرنا عن ابی ہریرۃ قال مروا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا
فقال وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیہا شرا فقال وجبت ثم قال ان بعضکم علی بعض شہداء
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ گزرے ایک جنازہ پر پھر اوسکی بھلائی کی تعریف کی
آپنے فرمایا واجب ہوئی پھر ایک اور دوسرے جنازہ پر گزرے اور اوسکے برائیونکا ذکر کیا آپ نے فرمایا واجب ہوئی بعد
اوسکے فرمایا تم مین سے ہر ایک دوسرے پر گواہ ہے ف تو جسکے لیے تمنے گواہی دی بہتری کی وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے
اوسکے لیے جنت واجب ہوئی اور جسکے لیے تمنے گواہی دی برائی کی وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے اوسکے لیے دوزخ واجب ہوئی باب
فی زیارۃ القبور قبرون کی زیارت کرنیکا بیان عن ابی ہریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ
فبکی وابکی من حولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت ربی تعالی علی ان استغفر لہا فلم یؤذن
لی فاستاذنت ان ازور قبرہا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکر بالموت ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھ والون کو بھی رولایا پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی
پھر مین نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا
کرو اسلیے کہ اوس سے موت یاد پڑتی ہے ف اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا منع ہے پہر حضرت
نے کیون اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگنے کا ارادہ کیا اوسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص سے امید ہوگی یعنے ہر چند
اور مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص جب کہ حضرت کی سبب سے ابو طالب کے

عذاب مین تخفیف ہوتی تھی یا یہہ کہ یہہ اجازت مانگنا منع ہونیسے قبل ہوا ہو عن بریدۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فان فی زیارتہا تذکرۃ ترجمہ
بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تم کو قبرون کی زیارت سے منع کیا تھا سو اب
زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے ف ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوے تھے اسواسطے
حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا پہر کہین شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور
توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو پہر آپ نے اجازت دیدی اور اوسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت اور موت یاد پڑتی ہے
حضرت نے یہہ فائدہ اسواسطے بتلایا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین **باب فی زیارۃ**
النساء القبور عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہے عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قبرون کی زیارت کرنیوالیون کو یعنے عورتون کو لعنت کی اور اون لوگون پر بھی لعنت کی جو قبر پر مسجد
بناوین اور وہان چراغ جلاوین اس حدیث سے عرس اور چراغان کی صاف ممانعت ثابت ہوئی **باب ما یقول**
اذا زار القبور او مر بہا جب قبرون کی زیارت کو جاوے یا قبرون کے اوپر سے ہو کر گزرے تو کیا کہے عن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا
ان شاء اللہ بکم لاحقون ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کیطرف
تشریف لائے تو فرمایا سلام ہے تمپر ای مومنون کے گھروالو اور ہم خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہین **باب المحرم**
یموت کیف یصنع بہ جو آدمی احرام کیحالت مین مر جاوے تو اوس سے کیا کرین عن ابن عباس قال اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم برجل وقصتہ راحلتہ فمات وہو محرم فقال کفنوہ فی ثوبیہ واغسلوہ بماء و
سدر ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ یلبی قال ابوداود سمعت احمد بن حنبل
یقول فی ہذا الحدیث خمس سنن کفنوہ فی ثوبیہ ای یکفن المیت فی ثوبین واغسلوہ بماء وسدر
ای ان فی الغسلات کلہا سدرا ولا تخمروا راسہ ولا تقربوہ طیبا وکان الکفن من جمیع المال
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جسکی گردن اوس کی اونٹنی نے
توڑ ڈالی تھی اور وہ مر گیا تھا احرام کیحالت مین آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو اوسکے دو کپڑون مین یعنے تہبند اور چادر
مین جو احرام کیحالت مین پہنا تھا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتے سے اور اوسکا سر مت ڈھانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ
قیامت کے روز اوسکو اٹھاویگا لبیک کہتا ہوا ابوداود نے کہا مین نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے اس حدیث کے
پانچ سنتین ہین ایک تو دو کپڑون مین کفن دینا دوسری پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا یعنی ہر غسل مین بیری کا پتہ

شریک ہی تیسری محرم کا سر نہ ڈہانپنا جو تہے اوسی خوشبو نہ لگانا پانچوین کل مال مین سے کفن دینا یعنی کفن اور دفن وارثون
کے حق پر مقدم ہی پہلے کل مال مین سے تجہیز وتکفین کرینگے پہر قرض ادا کرینگے پہر ثلث سے وصیت پوری کرینگے باقی
وارثون مین تقسیم ہوگا عن ابن عباس نحوہ قال وکفنوہ فی ثوبین قال ابو داؤد قال سلیمان قال
ایوب ثوبیہ وقال عمرو ثوبین وقال ابن عبید قال ایوب فی ثوبین وقال عمرو فی ثوبیہ
زاد سلیمان وحدہ ولا تحنطوہ ترجمہ دوسری روایت مین ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی آپ نے
فرمایا کفن دو اوسکو دو کپڑون مین سلیمان نے زیادہ کیا کہ خوشبو نہ لگاؤ اوسکے ف اسی روایت کی بنا پر
امام احمد نے چوتھی سنت جو اس حدیث سے نکلی خوشبو نہ لگانا بیان کیا ہے ورنہ پہلی روایت مین خوشبو لگانے کا ذکر
نہین ہی اور وہ جو روایت ابو داؤد آگے نقل کرتے ہین اوس مین بھی یہ مذکور ہی کہ خوشبو نزدیک نہ لیجاؤ اوسکے
کیونکہ وہ اوٹھیگا لبیک کہتا ہوا عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقتہ فقتلتہ فاتی بہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ ولا تغطوا راسہ ولا تقربوہ طیبا فانہ یبعث
یہل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک شخص محرم کو اوسکی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ لایا گیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن دو مت ڈہانپو سر اوسکا اور نہ لیجاؤ خوشبو کو نزدیک اوسکے
کیونکہ وہ اوٹھیگا قیامت کے روز لبیک پکارتا ہوا سبحان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان والنذور

شروع ہوئی کتاب قسمون کی اور نذرون کی اور تمام ہوئی کتاب جنائز کی

باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ جہوٹی قسم کہانے کا گناہ بہت بڑا ہی اوسکے فدیہ کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین وہو فیہا فاجر لیقطع بہا مال
امرئ مسلم لقی اللہ وہو علیہ غضبان فقال الاشعث فی واللہ کان ذلک کان بینی وبین
رجل من الیہود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ویذہب بمالی فانزل اللہ
تعالی ان الذین یشترون بعہد اللہ الی اخر الایہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے کسی بات پر اور وہ جہوٹا ہو اوس مین کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے تو ملیگا اللہ سے غصے
کی حالت مین یعنی پروردگار اوس پر غصے ہوگا اشعث نے کہا قسم خدا کی یہ حدیث میرے مقدمہ مین آپ نے ارشاد فرمائی میری
اور ایک یہودی کے بیچ مین ایک زمین مشترک تھی اوس نے انکار کیا اور مکر گیا میرے حصے سے تو مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آیا آپ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہین مین نے کہا نہین پہر آپ نے یہودی سے کہا تو حلف کر مین نے

عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو حلف کر لیگا اور میرا مال اوڑا لیگا اوسوقت اللہ جل شانہ نے یہ آیت اوتاری ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا یعنے جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کر کے یا قسم کہا کے تہوڑا سا مال کہاتے ہین ون کو آخرت مین کچہ حصہ نہین ہی اللہ جل جلالہ ایسے لوگون سے آخرت مین نہ بات کریگا نہ اون کی طرف دیکہیگا بلکہ ان کو دکہ کی مار دیگا اس سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ جب منکر ہو تو مدعی کو گواہ لانا چاہیے ورنہ مدعی علیہ سے قسم لیجاوی گی عن

الاشعث بن قیس ان رجلا من الکندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ارضی اغتصبنیہا ابو ہذا وہی فی یدہ

قال ہل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی

للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وہو اجذم فقال

الکندی ہی ارضہ ترجمہ اشعث بن قیس سی روایت ہی کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ سے جہگڑا کیا ایک شخص کے ساتہ جو حضرموت کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک زمین مین جو یمن مین تہی حضرموت والے نے کہا یا رسول اللہ یہ زمین میری تہی اسکے باپ نے مجہہ سے غصب کر لی تہی اب وہ زمین اسکے پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تیرے پاس گواہ ہین وہ بولا نہین لیکن وہ قسم کہا وے اس طور سے کہ قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ یہ زمین اسکی ہو اور اس سے میری باپ نے غصب کر لی ہو) یہہ سنکر کندی مستعد ہوا قسم کہانے کو تو وہ اللہ سے ملے گا اوس حال مین کہ اوسکے ہاتہہ پانون کٹی ہونگے یعنے لنجا ہوگا) جب کندی نے یہہ سنا تو کہنے لگا بیشک وہ زمین اسی کی ہے ف جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہوٹی قسم کی سزا سنی تو ڈر گیا اور اقرار کر لیا عن وائل بن حجر الحضرمی

قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا

رسول اللہ ان ہذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ہی ارضی فی یدی ازرعہا

لیس لہ فیہا حق قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال

یا رسول اللہ انہ فاجر لا یبالی ما حلف لیس یتورع من شئ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لک

منہ الا ذاک فانطلق لیحلف لہ فلما ادبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان حلف علی

مال لیاکلہ ظالما لیلقین اللہ عز وجل وہو عنہ معرض ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی ایک شخص حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص کندہ کا دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرموت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے زبردستی ہی میری زمین چہین لی ہی جو میرے باپ کے پاس تہی کندی نے کہا واہ وہ زمین میری ہی میرے قبضہ مین ہی مین خود اوس مین کہیتی کرتا ہون اسکا کچہ حق اوس زمین مین نہین ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرموت والی سے کہا کیا تیرے پاس گواہ ہین اوسنے کہا نہین آپنے فرمایا تو تجہے تیرے واسطے اوس کی قسم ہے حضرموت

والے نے کہا یا رسول اللہ وہ فاجر ہے اوسکو باک نہیں قسم کہانے مین وہ کسی بات سے پرہیز نہین کرتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تیرے واسطے سوا اسکے کچہہ نہین ہو سکتا یعنے وس سے صرف قسم لے سکتا ہی اگرچہ وہ فاجر ہو پہر کندی چلا قسم کہانیکو جب اوس نے پیٹہہ پہیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو اگر جہوٹی قسم کہا دیگا یہ اپنا مال مارنے کیلئے ظلم سے تو جب اللہ سے ملیگا اللہ اوس سے منہ پہیر لیگا یعنے اوسکی طرف النفات نہ کریگا نہ توجہ بندہ کیونکہ اس نے کیا غضب ہوگا کہ اوسکا مالک اوسکی طرف متخاطب نہو۔ **عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین مصبورۃ کاذبا فلیتبوء بوجہہ مقعدہ من النار **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حاکم کی مجلس مین محبوس ہوکر یا دیدہ دانستہ جہوٹی قسم کہا لیوی تو وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیوے **ف** یعنی دنیا مین اوسکا کچہہ کفارہ نہین ہی بلکہ آخرت مین اوسکا بدلہ یہی ہی کہ جہنم مین جاوے **باب فی تعظیم الیمین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر جہوٹی قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلف احد عند منبری ھذا علی یمین اثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوأ مقعدہ من النار ووجبت لہ النار **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہین ہی جو میرے منبر کے پاس جہوٹی قسم کہاوے اگرچہ ایک تازی سواک کے لیے ہو مگر اوس نے اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیا یا واجب ہوگیا اوس کیلئے جہنم **ف** اگرچہ جہوٹی قسم کہانا ہپا وہ سجدہ ہر وقت اور ہر جگہہ گناہ عظیم ہی یہ عمدہ اور بہتر وقت جیسے رمضان یا جمعہ اور بزرگ مقام مین جیسے مسجد نبوی صلعم اور منبر شریف اور کعبہ اور مقام ابراہیم مین اور زیادہ گناہ ہے **باب الحلف بالانداد** سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کہانا بڑا گناہ ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فقال فی حلفہ واللات فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق بشیء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کہاوے کوئی شخص اور اپنی قسم مین وہ یون کہے کہ مین لات کی قسم کہاتا ہون۔ (لات ایک بت کا نام ہی) تو اوسکو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لیوے اور جو کسی نے اپنے یار سے کہا آؤ ہم تجہسے جوا کہیلین تو اوسکو چاہیے کہ کچہہ تصدق کرے **ف** تاکہ وہ کفارہ ہو جاوے اس قصد فاسد کا اور لا الہ الا اللہ کہنے کو اسواسطے فرمایا کہ مدار اسلام کلمہ طیبہ ہے پس جب اوس نے حلف کی غیر اللہ کے نام پر تو خوف ہے زوال ایمان کا اسلیے تجدید ایمان مناسب ہے **باب فی کراھیۃ الحلف بالآباء** اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بآبائکم ولا بامھاتکم ولا بالانداد ولا تحلفوا الا باللہ ولا تحلفوا باللہ الا وانتم صادقون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت قسم کہاؤ اپنی باپون کی اور ماؤن کی اور بتون کی اور نہ قسم کہاؤ مگر اللہ کے نام کی اور نہ قسم کہاؤ اللہ کے نام کی

مگر اوس عورت میں جب تم سچے ہو۔ اور یہ ساری حدیث نسخہ مرتب وغیرہ مصریہ میں نہیں ہے۔ **عن** عمر بن الخطاب ان
رسول الله صلی الله علیہ وسلم ادرکه وهو فی رکب وهو یحلف بابیه فقال ان الله ینهٰکم
ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیسکت **ترجمہ** عمر بن خطابؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے عمر بن خطاب سے اور وہ ایک قافلے میں تھے سواروں کے اور اپنے باپ کے
قسم کہا رہے تھے تو آپ نے اونسے فرمایا اللہ جل جلالہ اس بات سے تم کو منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم کہاؤ جو شخص قسم
قسم کہانا چاہیے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے سوا خدا کے اور کسیکی تو اوس نے کفر کیا اور شرک کیا۔ غیر اللہ کے
قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور حنابلہ اور ظاہریہ کے نزدیک حرام ہے۔ اگر سوا اللہ کے اور کسی کے
قسم کہاوے جیسے نبی یا کعبہ یا فرشتوں کی پھر قسم توڑ ڈالی تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے قال
عمر فوالله ما حلفت بهذا ذاکرا ولا آثرا عمر نے قسم خدا کی پھر میں نے حلف نہ کی ان چیزوں کی نہ اپنی نہ حکایۃ
عن سعید بن ابی عبیدة قال سمع ابن عمر رجلا یحلف لا والکعبة فقال له ابن عمر انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حلف بغیر الله فقد اشرک **ترجمہ** سعید بن ابی عبیدہ سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر نے سنا ایک شخص کو حلف کہاتی ہوئی کعبے کی تو اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے جس نے حلف کی سوا خدا کے اور کسی کے نام پر تو اوس نے شرک کی یعنی مشرکوں کے مشابہ کام کیا وہ بھی قسم
کہاتے ہیں غیر اللہ کی یا درحقیقت شرک کی اگر غیر اللہ کے نام کو مثل اللہ کے واجب التعظیم سمجہا پر اگر اتفاق سے زبان سے نکلجاوے
تو گناہ لازم نہ ہوگا جیسا آگے حدیث میں آتا ہے **عن** طلحة بن عبید الله یعنی فی حدیث قصة الاعرابی قال
النبی صلی الله علیه وسلم افلح وابیه ان صدق دخل الجنة وابیه ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے
اعرابی کی قصے میں روایت ہے جب آپ نے اوسکو دین اسلام تعلیم کیا تہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مراد پائی اوس نے قسم
اوسکے باپ کی اگر سچا ہے اور داخل ہوگا جنت میں قسم اوس کے باپ کی اگر سچا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی
قبل ممانعت کے پھر آپ نے صاف منع کر دیا ماں باپ کے نام قسم کہانے سے جیسی اوپر گزر چکا پھر دونوں حدیثیں نسخہ مطبوعہ مصر
میں نہیں ہیں **باب** فی کراهیة الحلف بالامانة امانت پر قسم کہانیکا بیان یعنی یوں کہنے کا امانت
کی قسم **عن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف بالامانة فلیس منا **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم کہاوے تو وہ ہم لوگوں میں سے نہیں ہے
ف اسلیے کہ امانت اللہ جل جلالہ کے اسما اور صفات میں سے نہیں ہے تو اوس کی قسم ناجائز ہوگی اور اوس میں کفارہ نہ ہوگا
(خطابی) اور ابو حنیفہ کے نزدیک امانت کی قسم صحیح ہے اور اوس میں کفارہ واجب ہوگا کیونکہ امین اللہ کا نام ہے **باب**

لغو الیمین لغو قسم کا بیان اور جسمین گناہ نہین ہے اسکا عن عطاء اللغو فی الیمین قال قالت عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کلام الرجل فی بیتہ کلا واللہ وبلی واللہ قال ابو داود ابراہیم الصائغ قتلہ
ابو مسلم بعرندس قال وکان اذا رفع المطرقۃ فسمع النداء سیبہا قال ابو داود روی ہذا الحدیث داود
بن ابی الفرات عن ابراہیم الصائغ موقوفا علی عائشۃ ترجمہ عطاء نے بیان کیا کہ لغو قسم وہ ہے جو ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جو اپنے گھر مین ایسی باتین کہتا ہے نہین واللہ اور
واللہ یعنے عادت کی طور پر تکیہ کلام ہو جاتا ہے ف تو اکثر منہ سے واللہ اور باللہ نکلجاتا ہے اور قصد قسم کہانیکا نہین
ہوتا یہی قسم لغو ہے اسمین نہ کفارہ ہے نہ گناہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک لغو وہ قسم ہے کہ کہائی جاوے سچ سمجھکر حالانکہ واقع مین
ایسا نہ ہوا اور منعقدہ وہ قسم ہے کہ قسم کہاوے ایک کام کے آیندہ کرنے یا نہ کرنے پر اسمین اگر خلاف کریگا تو کفارہ واجب ہوگا
اور غموس وہ قسم ہے کہ عمدا کسی بات کو جہوٹ بیان کر قسم کہاوے اور سیدہے جہنم مین لیجاوے گی

باب المعاریض فی الیمین قسم کہانے مین اپنا بچاو کر لینا فائدہ نہین بخشتا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یمینک علی ما یصدقک علیہ صاحبک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری قسم کا اعتبار اوس چیز پر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم معتبر ہے قسم کہانے والا اگر
کوئی لفظ آہستہ یا پکار کر اپنی بچاو کا کہہ لیوے تو مفید نہ ہوگا اور گناہ اوسکے ذمے سے نہ جاویگا عن سوید بن حنظلۃ
قال خرجنا نرید رسول اللہ ومعنا وائل بن حجر فاخذہ عدو لہ فتحرج القوم ان یحلفوا وحلفت
انہ اخی فخلی سبیلہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ ان القوم تحرجوا ان یحلفوا و
حلفت انہ اخی قال صدقت المسلم اخو المسلم ترجمہ سوید بن حنظلہ سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جانے کے لیے اور ہمارے ساتہہ وائل بن حجر تہے اونکا ایک دشمن تہا اوس نے اون کو پکڑ لیا تو اور ساتہیون نے
برا جانا جہوٹی قسم کہانے کو اور مین نے قسم کہائی کہ وہ میرا بہائی ہے (یہ جہوٹ بہی سچ ہوا اور اون کی جان بچ گئی کیونکہ دشمن سمجہا
کہ یہ وائل بن حجر نہین ہین ورنہ اسکی بہائی کیونکر ہوتے) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے تو آپ سے بیان کیا
اور ذکر کیا کہ لوگون نے قسم نہ کہائی لیکن مین نے قسم کہائی کہ یہہ میرا بہائی ہے آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا مسلمان بہائی ہے
دوسرے مسلمان کا

باب ماجاء فی الحلف بالبراءۃ من ملۃ غیر الاسلام سوا اسلام کے اور کسی دین پر ہونے پر حلف کرنا

عن ثابت بن الضحاک انہ بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر ملۃ الاسلام کاذبا فہو کما قال ومن قتل نفسہ
بشیء عذب بہ یوم القیمۃ ولیس علی رجل نذر فیما لا یملکہ ترجمہ ثابت بن الضحاک سے روایت ہے
وہ بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ الرضوان کے تلے آپ نے فرمایا جو شخص قسم کہاوے سوا اسلام

اور کسی دین مین داخل ہونے کی (مثلا یون کہے اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہوون) پھر جو کچھ کہا ہو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا اوس نے کہا (یعنے معاذ اللہ کافر ہو جاویگا) اور جو شخص اپنے تئین نذر دیکے بغیر دنیا مین تو آخرت مین آوے چیز سے اوسکو فائدہ ہوگا اور نہین لازم آتی آدمی پر وہ نذر جسکا اختیار اوسکو نہین ہے (جیسی پرائی غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کی یا مثل اسکے) عن بریدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف فقال انی بریء من الاسلام فان كان كاذبا فهو كما قال وان كان صادقا فلن يرجع الى الاسلام سالما ترجمہ بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے قسم کہائی اسلام سے نکل جانے پر (مثلا یون کہے اگر مین نے فلان کام کیا ہو تو مین مسلمان نہین ہون) پہر در حقیقت وہ جہوٹا ہے تو سچ ہے وہ مسلمان در ہوگا اور اگر سچا ہو تو بہی اسلام مین سلامتی سے نہ آسکے گا (یعنے اسپر کچھ نقصان ضرور ہوگا گنہ گار ہوگا) یہ سارا باب کا باب اور اوسکی دو تین حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے باب في الایمان لا یاتدم جو شخص قسم کہاوے ادام نہ کہانے پر عن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع تمرة على كسرة فقال هذه ادام هذه ترجمہ عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑی پر کہجور رکہی اور فرمایا یہ اسکا ادام ہے (ادام کہتے ہین عرب مین نانخورش کو یعنے سالن کو جس سے روٹی کہائی جاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کہجور بہی نانخورش ہے اگر کوئی قسم کہاوے کہ ادام نہ کہانے پر پہر کہجور کہا لیوے تو اوسکی قسم ٹوٹ جاویگی) باب الاستثناء في الايمان قسم کے بعد انشاء اللہ کہدینا

عن ابن عمر يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف على يمين فقال ان شاء الله فقد استثنى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کہائی پہر کہا اگر اللہ نے چاہا تو اوس نے استثنا کیا (اب وہ قسم مین جہوٹا نہین ہو سکتا کیونکہ قسم معلق ہو گئی اللہ کی مشیت پر) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف فاستثنى فان شاء رجع وان شاء ترك غير حنث ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرکے کہے انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پورا کرے چاہے نہ کرے وہ حانث نہ ہوگا باب في القسم هل يكون يمينا قسم کا لفظ بہی یمین مین داخل ہے عن ابن عباس ان ابا بكر اقسم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم لا تقسم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے قسم کہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قصہ اسکا آگے کی روایت مین آتا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہا عن ابن عباس قال كان ابو هريرة يحدث ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انی اری الليلة فذكر رؤيا فعبرها ابو بكر فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا فقال اقسمت عليك يا رسول الله بابی انت لتحدثنی ما الذی

اخطأت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ابوہریرہ کہتے تھے کہ ایک
شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا مین نے ایک خواب دیکھا ہے رات کو پھر اوس نے خواب بیان کیا تو
ابوبکر صدیق نے اوسکی تعبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تم نے ٹھیک کہا کچھ غلطی کی ابوبکر صدیق نے کہا
یا رسول اللہ مین قسم کہاتا ہون آپ پر فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ مجھے بتایئے مین نے کون سی غلطی کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قسم نہ کہاؤ **ف** حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ قسم کو پورا
کرا دیتے مگر آپ نے اس قسم کو پورا نہ کیا شاید کچھ مصلحت ہوگی اس خواب مین اصلی تعبیر بیان نہ کرنی مین **عن ابن عباس**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا لم یذکر القسم زاد فیہ ولم یخبرہ **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی
ہے دوسری روایت میں لیکن اوسمین قسم کا ذکر نہین ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اوسکی غلطی بیان
نہ کی **باب** فیمن حلف علی طعام لا یاکلہ جو شخص قسم کہاوے کسی چیز کی نہ کہانے پر **عن عبد الرحمن**
بن ابی بکر قال نزل بنا اضیاف لنا قال وکان ابو بکر یتحدث عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باللیل فقال لا ارجعن الیک حتی تفرغ من ضیافۃ ھؤلاء ومن قراھم فاتاھم بقراھم فقالوا لا
نطعمہ حتی یاتی ابو بکر فجاء فقال ما فعل اضیافکم افرغتم من قراھم قالوا لا قلت قد اتیتھم بقراھم
فابوا قالوا واللہ لا نطعمہ حتی یجیء فقالوا صدق قد اتانا بہ فابینا حتی یجیء قال فما منعکم
قالوا مکانک قال واللہ لا اطعمہ اللیلۃ قال فقالوا ونحن واللہ لا نطعمہ حتی تطعمہ قال ما رایت
فی الشر کاللیلۃ قط قال قربوا طعامکم قال فقرب طعامھم قال بسم اللہ فطعم وطعموا فاخبرت انہ
اصبح فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی صنع وصنعوا قال بل انت ابرھم و
اصدقھم **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہے ہمارے پاس کچھ لوگ مہمان اگر اوترے اور ابوبکر رات کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا کرتے تھے تو بولے مین نہین آونگا جبتک تو فارغ نہ ہو جاویگا مہمانون کی ضیافت
سے یعنی تو اونکو کہانا دانا کھلا دیجیو مین رات گئی آونگا میرا انتظار نہ کرنا) عبد الرحمن نے ایسا ہی کیا اور کہانا لائے مہمانو
کیواسطے انہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوین گے اتنے مین ابوبکر آئے اور پوچھا مہمانون کا کیا حال ہوا
کیا تم فارغ ہوئے اونکی مہمانی سے لوگون نے کہا نہین عبد الرحمن نے کہا مین اونکے سامنے کہانا لیکر آیا مگر انہون نے انکار
کیا اور قسم کہا کر کہا ہم کبھی نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوین۔ مہمانون نے عبد الرحمن کی تصدیق کی اور کہا ٹھیک ہے
کہانا لیکر آئے تھے مگر ہم نے انکار کیا کہانیسے جبتک آپ نہ آوین ابوبکر نے کہا کیون تم نے کہانا نہین کہایا مہمانون نے کہا
آپ ہی تھے نہین بغیر آپ کے کیونکر کہاتے ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہم بھی نہین کہاوینگے جبتک آپ نہ کہاوینگے ابوبکر نے کہا مین
نے ایسی بری رات کبھی نہین دیکھی پھر کہا کہانا لاؤ تو کہانا لایا گیا ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا اور لوگون نے بھی کہایا

پہر مجہی معلوم ہوا کہ صبح کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے ذکر کیا جو اونہون نے کیا اور جو مہمانون نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اون سب مین زیادہ سچی اور درست گو ہو یعنے کفارہ قسم دہل ست و واز دون دل دوستان جہل) عن عبد الرحمن بن ابی بکر بہذا الحدیث نحوہ زاد عن سالم فی حدیثہ قال و لم یبلغنی کفارۃ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے سالم سے اتنا زیادہ ہے کہ مجہے خبر نہین پہونچی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو (کیونکہ یہ لغو قسم تہی) باب الیمین فی قطیعۃ الرحم ناتا توڑنے پر قسم کہانے کا بیان عن سعید بن المسیب ان اخوین من الانصار کان بینہما میراث فسال احدہما صاحبہ القسمۃ فقال ان عدت تسالنی عن القسمۃ فکل مالی فی رتاج الکعبۃ فقال لہ عمر ان الکعبۃ غنیۃ عن مالک کفر عن یمینک و کلم اخاک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یمین علیک و لا نذر فی معصیۃ الرب و فی قطیعۃ الرحم و فیما لا تملک ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ انصار مین دو بہائی تہے اور ان دونون مین میراث تہی یعنے ان دونون کو کسی کی میراث پہونچی تہی جسکو بانٹنا چاہیے تہا تو ایک بہائی نے دوسری بہائی سے اوسکے بانٹنے کی درخواست کی اوس نے کہا اپنے بہائی سے اگر تو دوبارہ پہر مجہسے میراث کے بانٹنے کی درخواست کریگا تو میرا سب مال کعبہ پر وقف ہے تو حضرت عمر نے اوس سے کہا کعبہ تیری مال سے بے پرواہ ہے یعنے کعبے کو تیری مال کے نذر کرنے کی کچہ حاجت نہین اور یہ امر واجب اور ضروری نہین تو تو اپنے قسم کا کفارہ دے اور اپنے بہائی سے بات چیت کر یعنے اگر تیرا بہائی تقسیم میراث کی درخواست کرے تو اوس کے سوال کا جواب دے اور میراث کے مال کو تقسیم کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تہے نہ قسم ہے تجہپر نہ نذر اوس بات کی جسمین اللہ کی نافرمانی ہو نہ ناتا توڑنے مین نہ اوس امر مین جسکا تجہے اختیار نہین ف بلکہ ایسی صورتون مین یا تو قسم لغو ہے یا اوسکا کفارہ دیکر قسم کو توڑنا چاہیے جیسا دوسری حدیث مین ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر و لا یمین فیما لا یملک ابن ادم و لا فی معصیۃ اللہ و لا فی قطیعۃ رحم و من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیدعہا و لیات الذی ہو خیر فان ترکہا کفارتہا ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے نذر اور نہ قسم اوس بات مین جسکا مالک نہین ہے آدمی (جیسے پرایے غلام لونڈی کو آزاد کرنے کی نذر کرنا) اور جسمین نافرمانی ہے پروردگار کی اور جسمین ناتا توڑا جاوے اور جو شخص قسم کہاوے کسی بات پر پہر اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجہے تو قسم کو چہوڑ دے اور جو کام بہتر معلوم ہو اوسکو کرے کیونکہ چہوڑ دینا قسم کا یہی اوسکا کفارہ ہے (یعنی بری بات پر قسم کہانا درحقیقت لغو ہے اوس سے کچہ نہین ہوتا) باب فیمن یحلف کاذبا متعمدا جو شخص قصدا جان بوجہکر جہوٹی قسم کہاوے عن ابن عباس ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الطالب البینۃ فلم تکن لہ بینۃ فاستحلف المطلوب فحلف باللہ الذی
لا الہ الا ہو فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد فعلت ولکن غفر لک باخلاص قول لا الہ الا
اللہ قال ابو داؤد یراد من ہذا الحدیث انہ لم یامرہ بالکفارۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
دو شخص جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ مانگے اوس کے پاس
گواہ نہ تھے لہذا آپ نے مدعی علیہ سے قسم چاہی اوس نے قسم کھائی اللہ کی جسکی سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے کیا ہے لیکن اللہ نے تجھے بخشدیا ہے تیری خلوص کے سبب سے چونکہ تو نے خلوص سے کہا
لا الہ الا اللہ کہا ابو داؤد نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کفارہ کا حکم نہیں کیا **باب الرجل**
یکفر قبل ان یحنث قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان عن ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرہا خیرا منہا الا کفرت عن یمینی
واتیت الذی ہو خیر او قال الا اتیت الذی ہو خیر وکفرت یمینی ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے جو خدا نے چاہا تو میں کسی چیز پر قسم کھا ونگا اور جو میں
اپنی قسم کے خلاف میں بہتری دیکھوں تو اوس قسم کا اپنے کفارہ دونگا اور جو بہتر ہے اوسکو کرونگا یا بہتر کام کرونگا
اور قسم کا کفارہ دونگا **ف** حاصل یہ ہے کہ اگر ایک کام پر میں قسم کھاؤں کہ اوسکو نکروں گا اور پھر معلوم ہو کہ اوس کام
کا کرنا بہتر ہے تو کفارہ دیکر قسم توڑ کر اوس کام کو کرونگا عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ اذا حلفت علی یمین فرایت غیرہا خیرا منہا فات الذی ہو خیر
وکفر عن یمینک قال ابو داؤد وسمعت احمد یرخص فیہا الکفارۃ قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن
بن سمرہ سے روایت ہے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ جب کسی چیز پر تو قسم کھاوے پھر
تو اوسکے خلاف میں اپنی بہتری دیکھے تو اوس کام کو کر جس میں تیری بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے کہا ابو داؤد نے
میں نے امام احمد سے سنا وہ کفارہ کو جائز رکھتے تھے قسم توڑنے سے پہلے عن عبد الرحمن بن سمرۃ نحوہ قال فکفر
عن یمینک ثم ائت الذی ہو خیر قال ابو داؤد احادیث ابی موسی الاشعری وعدی بن حاتم
وابی ہریرۃ فی ہذا الحدیث روی عن کل واحد منہم فی بعض الروایۃ الحنث قبل الکفارۃ
وفی بعض الروایۃ الکفارۃ قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے ایسا ہی مروی ہے اس روایت میں یہ ہے
کہ کفارہ دے اپنی قسم کا پھر اس کام کو کر جو بہتر ہو کہا ابو داؤد نے ابو موسی اشعری اور عدی بن حاتم اور ابو ہریرہ کی بعض
روایتوں میں قسم توڑنا کفارہ سے پہلے ہے اور بعضوں میں کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہے **ف** مگر قسم توڑنے کے بعد
بالاتفاق کفارہ درست ہے اور قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہوگا اور شافعی اور مالک کے

نزدیک درست ہوگا اور قیاس اسکو مقتضی ہے کہ کفارہ حنث (قسم توڑنے) کے بعد ہو **باب کم الصاع**

فی الکفارۃ کفارہ قسم مین کونسا صاع معتبر ہے عن ام حبیب بنت ذویب بن قیس المزنیۃ وکانت

تحت رجل منہم من اسلم ثم کانت تحت ابن اخ لصفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن

حرملۃ فوھبت لنا ام حبیب صاعا حدثتنا عن ابن اخی صفیۃ عن صفیۃ انہ صاع النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال انس فجربتہ او قال فحزرتہ فوجدتہ مدین ونصفا بمد ھشام ترجمہ

ام حبیب بنت ذویب سے روایت ہے جو ایک شخص کے نکاح مین تہین قبیلہ مزن سے بنی اسلم مین سے پہر نکاح مین آئین

ام المومنین صفیہ کے بہتیجے کے ابن حرملہ نے کہا ام حبیب نے ہم کو ایک صاع دیا اور نقل کیا اپنے شوہر ثانی یعنی صفیہ

کے بہتیجے سے انہون نے صفیہ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے انس بن عیاض نے کہا

مین نے اسکو ناپا تو وہ ڈہائی مد کا تہا ہشام بن عبد الملک کی مد سے (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع

پانچ رطل کا ہوئے یہی صاع حجازی ہے جو تمام کفارات اور صدقہ فطر مین دینا چاہئے اور صاع عراقی آٹھ رطل کا ہوتا

ہے یعنی چار مد کا) **باب فی الرقبۃ المؤمنۃ** مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارے مین آزاد کرنے کے لائق ہو

عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ جاریۃ لی صککتہا صکۃ فعظم ذلک

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت افلا اعتقہا قال ائتنی بہا قال فجئت بہا قال این

اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مومنۃ ترجمہ معاویہ بن

حکم سلمی سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے اسکو مین نے طمانچہ مارا یہ نہایت شاق

گزرا آپ پر مین نے کہا مین اوسکو آزاد کیون نہ کرون آپ نے فرمایا اوسکو میری پاس لیکر آ مین لیکر گیا آپ نے پوچھا اللہ جل جلالہ کہان ہے وہ

بولی آسمان پر ہے پہر آپ نے پوچھا مین کون ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین آپ نے فرمایا آزاد کرو اسکو کیونکہ

وہ مومنہ ہے **ف** خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مومنہ فرمایا اس سے زیادہ صحت ایمان کی کیا دلیل

ہوگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ اوپر ہے اپنے عرش معلے پر **عن الشرید** ان امہ اوصتہ ان یعتق عنہا

رقبۃ مؤمنۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی اوصت ان اعتق عنہا

رقبۃ مؤمنۃ وعندی جاریۃ سوداء نوبیۃ فذکر نحوہ ترجمہ شرید سے روایت ہے اون کی ماں نے

اون کو وصیت کی تہی اپنی طرف سے ایک مومنہ لونڈی آزاد کرنے کی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور

عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں نے وصیت کی ہے ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنے کی اور میری پاس ایک کالی لونڈی نوبہ

(ایک ملک ہے حبش کے پاس) کی ہے پہر بیان کیا مثل اسکے (اس روایت مین یہ ہے آپ نے پوچھا تیرا رب کون ہے بولی

اللہ ہے آخر تک) **باب الاستثناء فی الیمین بعد السکوت** قسم کہا کر چپ رہنا اور پہر انشاء اللہ کہنا

عن عکرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والله لاغزون قریشا والله لاغزون قریشا ثم قال
ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پر
جہاد کرونگا مین قسم خدا کی قریش پر پھر فرمایا ان شاء اللہ ف ابن عباس کا عمل ہے حدیث پر کہ استثنا منفصل بھی صحیح
ہی اور جمہور کے نزدیک متصل ہونا ضرور ہے عن عکرمة یرفعه قال والله لاغزون قریشا ثم قال ان شاء
الله ثم قال والله لاغزون قریشا ان شاء الله ثم قال والله لاغزون قریشا ثم سکت ثم قال
ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا
قریش پر پھر فرمایا اگر اللہ چاہے پھر فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پر پھر چپ ہو رہے پھر فرمایا ان شاء اللہ

باب النهي عن النذر نذر کرنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله
صلی الله علیه وسلم ینهی عن النذر و یقول لا یرد شیئا وانما یستخرج به من البخیل ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا اسلیے کہ آپ فرماتے
تھے نذر تقدیر کے کسی چیز کو دور نہین کرتی سوا اس کے نہین کہ نذر کے سبب سے بخیل سے نکالا جاتا ہے یعنی کچھ مال اوس کے
قبضے سے نکلتا ہے اور فقیرون کے کام مین آتا ہے بس یہی فائدہ نذر سے سمجھنا چاہیے

باب ما جاء فی النذر فی المعصیة گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتون کی جو شرع مین منع ہین

عن عائشة رضی الله عنها قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعصی الله فلا یعصه
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی طاعت کی نذر
کرے تو اوسکو چاہیے کہ طاعت کرے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے اللہ کی تو وہ گناہ نہ کرے ف اور ایسی نذر کو لغو
سمجھے کیونکہ اللہ گناہ سے خوش نہین ہوتا عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نذر
فی معصیة وکفارته کفارة یمین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور اوسکا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے عن عائشة علیها السلام قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور کفارہ اوسکا وہی ہے جو قسم کا
کفارہ ہے عن عقبة بن عامر انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن اخت له نذرت ان تمشی حافیة
غیر مختمرة فقال مروها فلتختمر ولترکب ولتصم ثلاثة ایام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ انہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے باب مین پوچھا کہ اون کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ ننگے پانون ننگے سر پیدل حج کرے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈہانپین اور سوار ہون اور تین روزے رکہہ لیوین

اس لیے کہ [illegible]

ف سر ڈہانکنے کا حکم اسلیے فرمایا کہ عورت کو سر کھلا رکھنا گناہ ہی کیونکہ وہ نذر مین مخل ہے اور سواری کا حکم
اسلیے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے اور مشقت اوٹھانے سے عاجز تہین تو نذر کا پورا کرنا ضرور نہ ہوا صرف کفارہ کافی
ہوا عن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اختی
نذرت ان تحج ماشیة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک
شیئا فلتحج راکبة ولتکفر عن یمینها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ نے اوس سے فرمایا
مقرر اللہ تعالے کو تیری بہن کی مشقت کی کچھ پرواہ نہین یا صرف مشقت پر ثواب نہیں دیتا یعنے صرف تکلیف اوٹھانے
پر ثواب نہین دیتا جو خواہ مخواہ پیادہ چلنا اپنے پر واجب کرے) تو وہ سواری پر جاکر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے
عن ابن عباس ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تمشی الی البیت فامرها النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان ترکب وتهدی هدیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی پیادہ بیت اللہ
کو جانے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم فرمایا کہ سوار ہووے اور ہدی ذبح کری ایسی کفارہ ہے
اوس نذر کا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بلغه ان اخت عقبة بن عامر نذرت
ان تحج ماشیة قال ان اللہ لغنی عن نذرها مرها فلترکب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہونچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ
نے فرمایا مقرر اللہ اوسکے نذر سے بے پرواہ ہے۔ یعنے ایسی پیادہ پا چلنے کی نذر سے۔ اوسکو حکم کر کہ وہ سوار ہو
عن عقبة بن عامر الجهنی قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت اللہ فامرتنی ان استفتی لها
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتمش ولترکب
ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی پیدل بیت اللہ کو جاکر حج کرنے کی میری بہن نے نذر مانی اور مجھسے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اسکے لیے پوچہون تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو
پوچھا آپ نے فرمایا پیادہ جاوے اور سوار بھی ہووے (یعنے جب تھک جاوے تو سوار ہی ہو لے) عن ابن عباس
قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا هو برجل قائم فی الشمس فسال عنه قالوا
هذا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم قال مروه
فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہی لوگون مین خطبہ فرماتے تہے کہ ناگاہ ایک شخص نظر پڑا دہوپ مین چپکا کہڑا ہے تو آپ نے اوسکا سبب
پوچھا لوگون نے عرض کیا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اور اوس نے نذر مانی ہے کہ کہڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ میں آوے

اور نہ کلام کرے یعنے مطلقا اور روزہ رکہے آپ نے فرمایا اس سے کہو کلام کرے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے
ف روزہ عبادت تہا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تہا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا
کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نہ چاہیے نہ اوسکے پورا کرنے مین کچہ ثواب ہے بلکہ گناہ کا ڈر ہے **عن** انس بن مالک ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يهادى بين ابنيه فسال عنه فقالوا نذر ان يمشى فقال ان الله لغنى
عن تعذيب هذا نفسه وامره ان يركب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
کو دیکہا جو بیچ دونون بیٹون کے چلتا ہے یعنے بسبب ضعف کے اون پر تکیہ کیے ہے تو آپ نے اوسکا حال پوچہا تو لوگون
نے عرض کیا کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ یعنے بیت اللہ کو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تو اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنی
جان پہ عذاب کرے اور اوسکو سوار ہونیکا حکم فرمایا **ف** دوسری روایت مین ہے آپ نے دیکہا ایک شخص کے ناک
مین ڈوری ڈالکر طواف اوسکو کراتا ہے مین آپ نے فرمایا ہاتہ پکڑکے کراؤ **باب** من نذر ان يصلى فى بيت
المقدس جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑہنے کی **عن** جابر بن عبد الله ان رجلا قام يوم الفتح
فقال يا رسول الله انى نذرت لله ان فتح الله عليك مكة ان اصلى فى بيت المقدس ركعتين
قال صل ههنا ثم اعاد عليه قال صل ههنا ثم اعاد عليه فقال شانك اذن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے فتح مکے کے دن ایک شخص کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اللہ جل جلالہ کے لیے نذر مانی ہے کہ
اگر مکے کو اللہ تعالے آپکے لیے فتح کر دیگا یعنے آپ مکے کو فتح کر لینگے تو دو رکعت نماز مین بیت المقدس مین پڑہونگا
آپ نے فرمایا اسی جگہہ پڑہ لے یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہ اوس سے افضل اور سہل تر ہے اوس نے پہر دوبارہ آپ سے وہی بات
پوچہی تو حضرت نے یہی فرمایا کہ اسی جگہہ نماز پڑہ لے پہر سائل نے حضرت سے سہ بارہ وہی بات پوچہی تو تیسری بار آپ نے
فرمایا اب تو مختار ہے۔ یعنے اگر تو یہان کی نماز پڑہنے سے انکار کرتا ہے تو تو بیت المقدس مین ہی پڑہ کہان تک تجہے سمجہایا
جاوے **عن** عمر بن عبد الرحمن بن عوف عن رجال من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر
زاد فقال النبى صلى الله عليه وسلم والذى بعث محمدا بالحق لو صليت ههنا لاجزأ عنك صلاة
فى بيت المقدس ترجمہ عمر بن عبد الرحمن بن عوف نے چند صحابہ سے سنا اسی حدیث کو اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے محمد کو سچا پیغمبر بنا کے بہیجا اگر تو اسجگہہ نماز پڑہتا تو کافی ہوتا بیت المقدس
مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی پہر بیت المقدس کو جانے اور وہان نماز پڑہنے کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ کعبہ بیت المقدس سے
زیادہ بہتر ہے مگر تو خود اپنے لیے تکلیف چاہتا ہے **باب** فى النذر فيما لا يملك جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے
اوسکی نذر کرنا **عن** عمران بن حصين قال كانت العضباء لرجل من بنى عقيل وكانت من سوابق
الحاج قال فاسر فاتى النبى صلى الله عليه وسلم وهو فى وثاق والنبى صلى الله عليه وسلم على حمار عليه

ثقيفة فقال يا محمد علام تأخذني وتأخذ سابقة الحاج قال أخذتك بجريرة حلفائك ثقيف
قال وكان ثقيف قد أسروا رجلين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال وقد قال فيما قال وأنا
مسلم أو قال وقد أسلمت فلما مضى قال أبو داود فهمت هذا من محمد بن عيسى ناداه يا محمد
يا محمد قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم رحيما رفيقا فرجع إليه قال ما شأنك قال إني مسلم
قال لو قلتها وأنت تملك أمرك أفلحت كل الفلاح قال أبو داود ثم رجعت إلى حديث سليمان
قال يا محمد إني جائع فأطعمني إني ظمآن فاسقني قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذه
حاجتك أو قال هذه حاجته قال ففودي الرجل بعد بالرجلين قال وحبس رسول الله صلى
الله عليه وسلم العضباء لرحله قال فأغار المشركون على سرح المدينة فذهبوا بالعضباء قال
فلما ذهبوا بها وأسروا امرأة من المسلمين قال فكانوا إذا كان الليل يريحون إبلهم في أفنيتهم
قال فنوموا ليلة وقامت المرأة فجعلت لا تضع يدها على بعير إلا رغا حتى أتت على العضباء
قال فأتت على ناقة ذلول مجرسة قال فركبتها ثم جعلت لله عليها إن نجاها الله لتنحرنها
قال فلما قدمت المدينة عرفت الناقة ناقة النبي صلى الله عليه وسلم فأخبر النبي صلى الله عليه
وسلم بذلك فأرسل إليها فجيء بها وأخبر بنذرها فقال بئسما جزيتيها أو جزتها إن الله
أنجاها عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن آدم قال أبو داود والمرأة
هذه امرأة أبي ذر۔ ترجمہ عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ عضباء (ایک اونٹنی کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری میں تھی نہایت تیز رو تھی) بنی عقیل میں سے ایک شخص کے تھی اور یہ اونٹنی اون جانوروں میں سے تھی جو حاجیوں کے
آگے جاتے پھر وہ شخص (یعنے مالک عضباء کا) پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا بندھا ہوا اس وقت
آپ ایک گدھے پر سوار تھے ایک چادر اوڑھے تھی وہ شخص (یعنے عضباء کا مالک) بولا اے محمد تم کس بات پر مجھکو پکڑتے ہو
اور اوس جانور کو جو حجاج کے آگے رہتا ہے (اونکا انتظام کرنے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تجھکو پکڑتے
ہیں تیرے حلفا ثقیف کے جرم میں ف ثقیف ایک قبیلے کا نام ہے جو طائف کی نواح میں رہتا تھا اور یہ شخص اونکا حلیف تھا یعنے
معاہد اور دوست ف اور ثقیف نے یہ جرم کیا تھا کہ دو شخصوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قید کر لیا
تھا اس شخص نے یہہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں یا مسلمان ہو گیا لیکن آپ آگے چلے گئے جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص
نے پکارا یا محمد یا محمد عمران نے کہا آپ بہت رحیم اور کریم تھے یہہ آواز سنکر آپ لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ شخص بولا میں
مسلمان ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ پیشتر سے کہتا جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنے گرفتار نہ ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا
ف یعنے تجھسے بالکل مواخذہ نہ ہوتا اور اب جو تو کہتا ہے تو شبہ ہوتا ہے اس بات کا کہ چھوٹ جانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے

ف اوس شخص نے کہا یا محمد مین بہوکا ہون مجہے کہانا کہلاؤ اور مین پیاسا ہون مجہے پانی پلاؤ عمران نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا یہی تیرا مقصد ہے یا یہی اوسکا مقصد ہے راوی نے کہا پہر وہ شخص فدیہ دیا گیا اون دو شخصون کے بدلے مین جو ثقیف کے پاس قید تہے یعنی ثقیف نے اس شخص کو لے لیا اور اوس کے بدلے مین اون دو مسلمانون کو چہوڑ دیا اور عضبا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے لیے رکہہ چہوڑا راوی نے کہا پہر مشرکون نے مدینے کے جانورون پر ڈاکہ مارا اور عضبا کو لے گئے اور مسلمانون مین سے ایک عورت کو بہی قید کر لے گئے جب رات ہوئی تو اپنے اونٹون کو آرام کے لیے میدانون مین چہوڑ دیتے ایک رات کو وہ سب سو گئے تو وہ عورت کہڑی ہوئی راس خیال سے کہ چپکی کسی اونٹ پر سوار ہو کے چل دے) پہر وہ جس اونٹ پر اپنا ہاتہہ رکہتے تہے وہ آواز کرتا تہا ریعنی سوار نہ ہونے دیتا چلاتا اور چلانے مین یہہ خوف تہا کہ کہین مشرک جاگ نہ اوٹہین) یہانتک کہ عضبا پاس آئی دیکہا تو وہ نہایت غریب اور سواری مین مشاق ہے پہر وہ سوار ہو گئے اوسپر بعد اوسکے اللہ کے لیے نذر کی کہ اگر خدا مجہکو نجات دیگا تو مین اس اونٹنی کو نحر کرونگی راوی نے کہا جب وہ عورت مدینے مین آن پہونچی تو لوگون نے دیکہکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچانا آپ کو خبر دیکے آپ نے اوس عورت کو بلا بہیجا وہ آئی اور اپنی نذر بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا بدلہ دینا چاہا تو نے اونٹنی کو اگر خدا نے تجہکو اوسکی پشت پر نجات دی تو اوسکا یہی بدلہ ہے کہ تو اوسکو نحر کرے جو نذر گناہ کے لیے ہو یا اوس چیز مین جسکا آدمی مالک نہین ہے تو وہ نذر پوری نہ کیجاوے گی ف ابو داؤد نے کہا یہہ عورت ابوذر رضی کی تہی آونٹنی کا نحر کرنا اگرچہ گناہ نہ تہا مگر وہ اوس عورت کی ملک نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک تہی پہر پرائی چیز مین اوس کی نذر کیونکر ہو سکتی تہی

باب مایؤمر به من الوفاء بالنذر
نذر کا پورا کرنا ضرور ہے اوسکے پورے کرنے کی تاکید کا بیان

عن ثابت بن الضحاك قال نذر رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينحر ابلا ببوانة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني نذرت ان انحر ابلا ببوانة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل كان فيها وثن من اوثان الجاهلية يعبد قالوا لا قال هل كان فيها عيد من اعيادهم قالوا لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك فانه لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن ادم

ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ بوانہ (ایک جگہ کا نام ہے) مین اونٹ ذبح کرے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ مین نے بوانہ مین اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی صحابہ سے کیا جاہلیت کے بتون مین سے کوئی بت اوس مین تہا جو وہ پوجا جاتا تہا صحابہ نے عرض کیا کہ نہین پہر آپ نے فرمایا کیا کفار کے عیدون مین سے کوئی عید اوسمین تہی عرض کیا نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی سائل کیطرف متوجہ ہو کر کہ اپنی نذر پوری کر اسلیے کہ گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور نذر اوس چیز مین لازم نہین ہوتی ہے جس کا ابن آدم مالک نہین ف عید سے مراد یہہ

اونکا وہان کوئی میلہ ہوتا تہا جو وہان جاکر سیر و تماشا مین مشغول ہوتے تہے یا کوئی بت وہان تہا جسکی عبادت کو لیے وہان جاتے تھی اور اوس مقام کو متبرک سمجہتی تہی جب یہہ دونون باتین نہین ہین تو نذر کے پوری کرنے مین کیا قباحت ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان امرأة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی نذرت ان اضرب علی راسك بالدف قال اوفی بنذرك قالت انی نذرت ان اذبح بمكان كذا وكذا مكان كان یذبح فیه اهل الجاهلیة قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا قال اوفی بنذرك ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے سر پر یعنی روبرو دف بجانے کی نذر مانی ہی یعنے جب آپ جہاد سے آوین تو آپکے روبرو دف بجاؤن تو آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرلے پہر اوس نے عرض کیا میں نے فلانے فلانے مکان مین ذبح کرنے کی نذر مانی ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اوس مکان مین ذبح کرتے تہے حضرت نے فرمایا کیا اوس مکان مین کسی بت کے لیے ذبح کرتے تہے اوس عورت نے کہا کہ نہین پہر آپنے پوچہا کیا کسی غیر اللہ کے واسطے اوس نے کہا نہین پہر آپنے اوس سے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر ف یعنی اگر اوس مکان مین ذبح کرنے سے کسی بت کی یا اور کسی کی تعظیم سوا اللہ کے منظور ہی تو وہان ذبح نہ کر اور جو خدا ہی کے لیے وہان ذبح ہوا کرتا تہا تو ذبح کرکیا قباحت ہی اگرچہ زمانہ جاہلیت مین لوگ وہان ذبح کیا کرتے تہے

باب فيمن نذر ان يتصدق بماله جو شخص اپنا سب مال خدا کی راہ مین دینے کی نذر کرے

عن كعب بن مالك قال قلت يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك قال فقلت اني امسك سهمي الذي بخيبر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مقرر میری توبہ یہہ ہی کہ مین اپنے ساری مال سے الگ ہو جاؤن اور مال کو اللہ اور اوسکے رسول کے لیے صدقہ کردون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس مین سے کچہ مال تو اپنے لیے بہی رکہہ لے تیرے لیے اسمین بہتری ہی مین نے عرض کیا کہ خیبر مین جو میرا حصہ ہی اوسکو رکہہ لیتا ہون ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہہ نہ گئی تہی خدا اور رسول کا اون پر پچاس روز تک غصہ رہا جب اون کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب عن ابيه عن جده في قصته قال قلت يا رسول الله ان من توبتي الى الله ان اخرج من مالي كله الى الله والى رسوله صدقة قال لا قلت فنصفه قال لا قلت فثلثه قال نعم قلت فاني سامسك سهمي من خيبر ترجمہ کعب سے روایت ہی عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یعنی تمام کمال توبہ یہہ ہی کہ اللہ جل جلالہ کے لیے مین اپنے ساری مال سے نکل جاؤن یعنے دست بردار ہوکر سب مال اپنا اللہ اور اوس کے رسول کے لیے خیرات کردون تو آپنے فرمایا

کہ نہیں تو پہر میں نے عرض کیا آدہا مال آپ نے فرمایا نہیں تیسری بار پہر میں نے عرض کیا تہائی مال اپنی خیرات کے لیے
آپ نے فرمایا ہاں یعنے تیسرے حصے خیرات کے لیے حضرت نے رضامندی ظاہر فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ خیبر میں
جو میرا حصہ ہے اوسی کو میں رکھ لیتا ہون ف شاید وہ ثلث مال کے مقدار ہوگا دوسری روایت میں ہے کہ انہوں
نے کہا میری توبہ جب پوری ہوگی کہ جب میں اپنی قوم کے گہر چہوڑ دونگا جسمیں میں نے گناہ کیا ہے اور کل مال کو نکال دونگا

باب فی قضاء النذر عن المیت مردے کی نذر پورا کرنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت وعلیها نذر لم تقضه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضه عنها ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ میری ماں مرگئی اور اوسپر ایک نذر واجب تہی اوس نے ادا نہیں کی آپ نے فرمایا اوسکی طرف سے تو ادا کردے

عن ابن عباس ان امرأۃ رکبت البحر فنذرت ان اللہ نجاها ان تصوم شهرا فانجاها اللہ فلم تصم حتی ماتت فجاءت بنتها او اختها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تصوم عنها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت سمندر میں سوار ہوئی اور منت نذر کی کہ اگر اللہ مجہکو اوس سے نجات دیگا تو میں ایک مہینہ بہر روزے رکہونگی پہر اللہ نے اوسکو نجات دی لیکن اوس نے روزے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی بعد اوسکے اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی طرف سے روزے رکہہ لے ف معلوم ہوا کہ میت کیطرف سے روزہ رکہہ سکتا ہے

عن بریدۃ ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدۃ وانها ماتت وترکت تلک الولیدۃ قال قد وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر فذکر نحو حدیث عمرو ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تہی پہر وہ مرگئی اور لونڈی کو چہوڑ گئی آپ نے فرمایا تجہکو ثواب واجب ہوگیا اور لونڈی لوٹ آئی تیری پاس میراث کے رو سے پہر اوس عورت نے کہا میری ماں ایک مہینے کے روزے تہے (اور اوس نے نہ رکہے یہانتک کہ مرگئی) پہر بیان کیا اسی طرح پہلے حدیث کے (یعنی آپ نے حکم کیا تو اپنی ماں کیطرف سے روزے رکہہ لے جیسا اوپر کی حدیث میں گزرا)

باب من نذر نذرا لا یطیقه جو شخص ایسی بات کی نذر کرے جو پوری ہو سکے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمه فکفارته کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیة فکفارته کفارۃ یمین ومن نذر نذرا لا یطیقه فکفارته کفارۃ یمین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر معین نذر مانے۔ یعنی یوں کہے کہ خدا کے لیے مجہپر نذر ہے اور اوسمیں روزہ یا صدقہ وغیرہ کا کچہہ نام مقرر نہ کرے تو جو قسم کا کفارہ ہے وہی اوسکا کفارہ ہے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی تو اوسکا بہی کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر

جسکے ادا کرنے کی طاقت نہ رکہی تو کفارہ اوسکا قسم ہے کا کفارہ ہے ف ایک نسخہ میں اتنا زیادہ ہے ومن نذر نذرا
اطاقه فليف به یعنی جو شخص ایسی نذر کری جسکے پورا کرنے کی طاقت ہو تو اوسکو پورا کرے ابو داؤد نے کہا وکیع وغیرہ
نے اسکو موقوف کیا ابن عباس پر عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفارة النذر
كفارة اليمين ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم
کا کفارہ ہے ف یعنی دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا اونکو کپڑے پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہو سکیں تو تین
روزے رکہنا عن عمر رضي الله عنه انه قال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف في
المسجد الحرام ليلة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی ہے کہ مسجد حرام میں رات بہر اعتکاف کرون
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو ف اگرچہ یہ نذر جاہلیت کی زمانہ کی ہے پر اچہا کام ہے ایسی نذر کا پورا کرنا مستحب ہے

آخر كتاب الايمان والنذور

تمام ہوئی کتاب قسموں اور نذروں کی اور بڑا اختلاف ہے اور تقدیم و تاخیر بہت ہے اس کتاب میں درمیان نسخہ مطبوعہ دہلی
اور مطبوعہ مصر کے لیکن اس کتاب کے ترجمہ میں زیادہ تر مصر کے نسخہ کی پیروی کی گئی -

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

شروع ہوئی کتاب خرید و فروخت کی یعنی بیچنے اور مول لینے کی باب في
التجارة يخالطها الحلف واللغو سوداگری میں جہوٹ سچ ہوتا ہے عن قيس بن ابي غرزة
قال كنا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نسمى السماسرة فمر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسمانا باسم هو احسن منه فقال يا معشر التجار ان البيع يحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة
ترجمہ قیس ابن ابی غرزہ سے روایت ہے تہا ہمارا یعنی گروہ تجار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سماسرہ
نام تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام پہلے نام سے بہتر رکہا اور آپ نے فرمایا ای
معشر تجار یعنی سوداگروں کے گروہ مقرر بیع میں لغو اور قسم ہوتی ہیں تو بیع کو صدقہ کے ساتہ ملاؤ ف یعنی بیع و شرا
کے معاملات میں اکثر لغو اور بے فائدہ قسم وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اوس کے کفارہ کے لیے کچہ صدقہ بہی دیا کرو عن
قيس بن ابي غرزة بمعناه قال يحضره الحلف والكذب وقال عبد الله الزهري اللغو والكذب
ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے یہاں بہی یہی ہے اسمیں یہ ہے کہ بیع میں حلف کہانیکا اور جہوٹ بولنے کا اتفاق ہو جاتا ہے
یا بیہودہ اور جہوٹ بولنے کا اتفاق ہوتا ہے تو صدقہ دیا کرو باب في استخراج المعادن معدن نکالنے کا بیان عن
ابن عباس ان رجلا لزم غريما له بعشرة دنانير فقال والله لا افارقك حتى تقضيني او تاتيني بحميل

فتحمل بها النبي صلى الله عليه وسلم فاتاه بقدر ما وعده فقال له النبي صلى الله عليه وسلم من اين اصبت
هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فيها ليس فيها خير فقضاها عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے قرضدار کو پکڑا جسپر دس دینار آتے تھے قرضخواہ
نے کہا قسم خدا کی مین تجھے کبھی نہ چھوڑونگا جبتک میرے دینار ادا کرے یا ضمانت نہ دے راوی نے کہا یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار کی ضمانت کرلی پھر وہ اپنے وعدے پر سونا لیکر آیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سونا
تو نے کہانسے پایا اوس نے کہا مین کان مین سے نکالا آپنے فرمایا ہم کو اسکی حاجت نہین ہی نہ اوس مین بھلائی ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف سے قرضہ ادا کردیا ف شاید وہ کان کان نہ ہوگی کان یعنے دفینہ ہوگا
جو کسی کے ملک مین ہوگا ورنہ کان نکالنا اور اوس سے فائدہ اوٹھانا درست ہی جیسا اوپر گذر چکا

باب فی اجتناب الشبہات

شبہات سے بچنا بہتر ہے عن نعمان بن بشير يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما امور مشتبهات احيانا يقول مشتبهة و
ساضرب لكم في ذلك مثلا ان الله حمى حمى وان حمى الله ما حرم وانه من يرع حول الحمى يوشك
ان يخالطه وانه من يخالط الريبة يوشك ان يجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے مقرر حلال بھی کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی اور شبہ ان دونوں کے
درمیان مین ہے (جسکی حلت اور حرمت مین شک ہے) تو مین تم سے اسکی ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک
حد باندھی ہے اور وہ حد محارم ہین (یعنے جن امور کو اللہ تعالی نے حرام کیا) اور بیشک جو شخص اپنے جانورون کو حد کے
گرد چراویگا تو قریب ہے کہ حد کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص شبہ کا کام کرے تو خوف ہے جرات بڑھ جائیگا (یعنی
جب شبہ کی رغبت اوسکو دل سے کم ہوجاوے تو حرام کرنے مین کیا دیر ہے عن نعمان بن بشير قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول بهذا الحديث قال وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس
فمن اتقى الشبهات استبرأ عرضه ودينه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہی اور حرام کھلا ہی (یعنی سب کو
معلوم ہے) لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئی شبہ کی چیزین ہین اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو
شبہے سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لگیا اور جو شبہ مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا ف یہ حدیث بڑے
کام کی ہے اسمین شریعت اور طریقت سب جو وہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح کی ہین حلال
اور حرام اور مشتبہ جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلے ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین
جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوہ اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب

سود جوا حرام کاری چوری دغا بازی جہوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بہی اور مشتبہ
وہ ہے جو کچھ حلال سے بہی میل رکہتی ہو اور حرام سے بہی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گہر مین پاوے لیکن تجہکو کچھ معلوم نہین
کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین
شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالمون کا اوس مین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چہوڑ دیوے
ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاو ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین ہی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے جو آدمی شبہون کی چیزون سے بچے

عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لياتين على الناس زمان لايبقى احد الا اكل
الربا فان لم ياكله اصابه من بخاره قال ابن عيسى اصابه من غباره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آویگا جو بغیر سود کہائے کوئی باقی نہ رہیگا اور جو سود نہ کہاویگا
تو اوسکا بخار یعنی سود کا اثر ہی اوسکو پہنچیگا یعنے اگر ربوا مین مبتلا نہ ہوگا تو شبہہ ربوا مین مبتلا ہوگا عن رجل
من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم فی جنازة فرايت رسول الله صلی الله عليه
وسلم وهو على القبر يوصی الحافر اوسع من قبل رجليه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعی
امرأة فجاء وجیء بالطعام فوضع يده ثم وضع القوم فاكلوا فنظر اباؤنا رسول الله صلی الله عليه
وسلم يلوك لقمة فی فمه ثم قال اجد لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها فارسلت المرأة
يا رسول الله انی ارسلت الى النقيع يشتری لی شاة فلم اجد فارسلت الى جار لی قد اشترى شاة
ان ارسل بها الی بثمنها فلم يوجد فارسلت الى امرأته فارسلت الی بها فقال رسول الله
صلی الله عليه وسلم اطعميه الاسارى ترجمہ ایک شخص انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہ نکلے ایک جنازہ مین تو مین نے دیکہا آپ قبر پر کہڑے ہوئے قبر کہودنے والے کو تعلیم کررہے ہین پائینتی
کیطرف ذرا اور کہول سرہانے کیطرف اور کہول (یعنی کشادہ کر) جب آپ لوٹے فراغت پاکر تو کسی عورت کیطرف سے کوئی بلانیوالا
آیا آپ وہان تشریف لیگئے کہانا سامنے آیا پہلی آپنے ہاتہہ ڈالا پہر اور لوگون نے ہاتہہ ڈالا اور کہانا شروع کیا ۔ ہمارے بزرگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ لقمہ کو چبا رہے ہین لیکن اوتارتے نہین (یعنی حلق کے نیچے) پہر اوسکے
آپنے فرمایا مجہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گوشت اوس بکری کا ہے جو لیلی گئی ہے بغیر اجازت اوسکے مالک کے یعنے یہ مشتبہ گوشت
ہے مغصوبہ بکری کا اسی واسطے اوسکا کہانا آپ پر گران گزرا اور گلے سے نیچے نہ اوترا سکا اللہ نے اپنے نبی کو مشتبہ مال کے کہانے سے
بچالیا اور آگاہ کردیا پہر اوس عورت نے کہلا بہیجا یا رسول اللہ ہم نے بقیع مین اپنا آدمی ایک بکری خریدنے کیلیے
بہیجا تو بکری نہ ملی پہر مین نے اپنے ہمسایہ کے پاس کہلوا بہیجا جو اونہنے بکری خریدی ہے وہ اوسی قیمت پر مجہکو دیدو اتفاقی

سو وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر میں نہ تھا میں نے اوسکی عورت سے کہلا بھیجا اوس نے بکری میرے پاس بھیجدی رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دے ف جو بیچارے مجبور ہیں کسب سے عاجز ہیں قید ہونے یا تو حقیقت ہی کے
مراد ہیں جو قید ہیں یا فقرا اور مساکین وہ بھی مثل قیدیوں کے قوت کے ذریعے حاصل کرنے سے عاجز ہیں اس سے معلوم ہوا
کہ مشتبہ مال کا خیرات کر دینا درست ہے باب فی آکل الربا و موکلہ سود کھانیوالے اور سود کھلانیوالے کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ و شاهدیہ و
کاتبہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود
کھلانے والے پر اور اوسکے گواہ پر اور اوسکے لکھنے والے پر باب فی وضع الربا سود کا معاف کر دینا عن

عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع یقول الا ان کل ربا من ربا الجاہلیۃ
موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون الا وان کل دم من دم الجاہلیۃ موضوع
واول دم اضع منہا دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ ہذیل
ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آگاہ ہو
جتنے سود تھے زمانہ جاہلیت کے وہ سب لغو ہو گئے (یعنے ساقط اور معاف ہو گئے) تم اپنا اصل مال وصول کر لو نہ ظلم کرو
نہ ظلم کیے جاؤ (یعنے نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لیوے) اور جتنے خون تھے جاہلیت کے زمانے میں وہ سب معاف ہو گئے
اور سب سے پہلے اون خونوں میں سے میں حارث بن عبد المطلب کا خون معاف کرتا ہوں جو وہ دودھ پیتے تھے بنی لیث
میں پھر اونکو ہذیل کے لوگوں نے مار ڈالا ف تو میں اب ہذیل کے لوگوں سے اپنے چچا حارث کے خون کا بدلہ نہ لونگا

باب فی کراہیۃ الیمین فی البیع خرید فروخت میں قسم کہانیکی ممانعت (یعنے جہوٹی قسم کہانے کے

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ
للبرکۃ قال ابن السرح للکسب وقال عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم اسباب کے رواج کے
لیے سبب ہے اور برکت کے مٹنی کا بھی سبب ہے ف یعنے قسم کہانے سے گو مال زیادہ بکتا ہے لوگ دہوکا کھاتے ہیں لیکن برکت
جاتی رہتی ہے باب فی الرجحان فی الوزن بالاجر تول میں جھکتا ہوا دینا اور مزدوری لیکر مال تولنا

عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ہجر فاتینا بہ مکۃ فجاءنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ وثم رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر (قریب مدینہ کے ایک
مکان کا نام ہے) سے کپڑا لائے بیچنے کے لیے پھر اوسکو ہم مکہ میں لائے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے

بیادہ پا تشریف لائے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ چکایا تو ہم نے اوسکو آپکے ہاتھ بیچا اور اوسجگہ ایک شخص مزدوری پر
تول رہا تھا۔ یعنے تولنے کی مزدوری لیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو تول دیا کر لیکن جھکتا ہوا
تولا کر ف یعنی اگر ماشہ یا تولہ بھر جھکتا تولے تو کچھ قباحت نہیں مالک بھی ناراض نہ ہوگا اور تولنے والا بھی گنہ گار نہ
ہوگا برابر تولنے میں کمی کا خوف ہے جو بڑا گناہ ہے عن ابی صفوان بن عمیرة قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکة قبل ان یہاجر بہذا الحدیث ولم یذکر یزن باجر ترجمہ شعبہ نے اس حدیث کو روایت
کیا ابو صفوان سے لیکن اوس میں مزدوری پر تولنے کا ذکر نہیں ہے ابو داؤد نے کہا پہلی روایت سفیان کی ہے اور قیس نے
بھی سفیان کے موافق روایت کیا اور سفیان کی روایت زیادہ معتبر ہے اور دونوں سے عن ابن ابی رزمة سمعت
ابی یقول قال رجل لشعبة خالفك سفیان قال دمغتنی وبلغنی عن یحیی بن معین
قال کل من خالف سفیان فالقول قول سفیان ترجمہ ابو رزمہ سے روایت ہے ایک شخص نے شعبہ سے
کہا سفیان نے تمہاری خلاف روایت کیا انہوں نے کہا تو نے میرا دماغ کھا لیا ابو داؤد نے کہا مجھے یحیی بن معین
سے پہنچا وہ کہتے تھے جو شخص خلاف کرے سفیان کا تو قول سفیان کا قول ہوگا یعنے مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا اور محمد
سے احمد بن حنبل نے کہا انہوں نے وکیع سے سنا کہ شعبہ کہتے تھے سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں باب
قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال المدینة ناپ میں مدینے والوں کا اعتبار ہے اور تول میں مکہ والوں کا
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوزن وزن اہل مکة والمکیال مکیال
المدینة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول میں مکہ والوں کی تول ہے اور ناپ میں
مدینہ والوں کی ناپ ہے ف خطابی نے کہا کہ مراد سونے اور چاندی کا وزن ہے یعنے زکوٰۃ میں دراہم کے گنے کے وزن
کا اعتبار ہے کہ ہر دس درم سات مثقال کے ہوں کیونکہ اوس زمانے میں دراہم مختلف وزن کے رائج تھے اور ناپ سے مراد
صاع ہے یعنی کفارات میں اور صدقہ فطر میں مدینہ والوں کا صاع معتبر ہے بعضوں نے کہا اہل مدینہ کاشتکار
لوگ تھے تو ناپ میں اونکا اعتبار کیا گیا اور اہل مکہ اصحاب تجارت تھے تو وزن میں اونکا اعتبار کیا گیا باب
فی التشدید فی الدین قرضے کی سختی کا بیان اور اوسکی ادا کرنے کی تاکید عن سمرة قال خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہاہنا احد من بنی فلان فلم یجبه احد ثم قال ہاہنا
احد من بنی فلان فلم یجبه احد ثم قال ہاہنا احد من بنی فلان فقام رجل فقال انا یا رسول
اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما منعك ان تجیبنی فی المرتین الاولیین اما انی لم انوه بكم
الا بخیر ان صاحبكم مأسور بدینه فلقد رأیته ادی عنه حتی ما احد یطلبه بشیء ترجمہ سمرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا یہاں وہ شخص ہے فلانے قوم والا یعنی کسی

کسی شخص کا نام لیکر اوسکو پوچھا تو کسی نے آپکو جواب نہ دیا پھر فرمایا یہان وہ شخص ہے فلان قوم والا جب[14] ایک شخص کھڑا ہوا
اور عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار مین کیون مجھکو جواب نہ دیا مین تو تمہاری بہتری کرنا
چاہتا ہون فلان شخص جو تمہاری قوم مین ہے اپنے قرضے کے بدلے مین قید ہے یعنی جنت مین جا نہین سکتا بوجہ قرض نہ ادا کرنے کے
روکا گیا ہے یعنی وہ شخص تھا جسکے اعمال نیک تھے مگر قرضدار مرا تھا اور اوس کے ادا کرنے کے لیے مال نہین چھوڑ گیا تھا سمرہ نے کہا
پھر اوس شخص نے (جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہوتے تھے) ادا کیا قرضہ اوس شخص کا (جو قرضدار مرا تھا) یہان
تک کہ کوئی اپنا قرض مانگنے والا اوس کا نہ رہا) **عن** ابی بردة بن ابی موسی الاشعری یقول عن ابیه عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقاه بها عبد بعد الکبائر
التی نهی الله عنها ان یموت رجل و علیه دین لا یدع له قضاء **ترجمہ** ابا بردہ بن ابی موسی اشعری نے اپنے
باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب سے بڑا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس گناہ کبیرہ کے
بعد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی سے ملے اوس گناہ کے ساتھ جس سے اوس نے منع فرمایا ہے اپنے بندہ کو یعنی قرضدار ہو کر مر جاوے اور اوس
کے ادا کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑے۔ یعنی جس سے اوس کے مرنے کی بعد اوسکا قرض ادا کیا جاوے **ف** اس حدیث سے
بی ضرورت قرض لینے کی قباحت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زندگی مین قرض ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چھوڑ جانا
ضرور ہے **عن** جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلی علی رجل مات و علیه دین فاتی
بمیت فقال علیه دین قالوا نعم دیناران قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادة الانصاری
هما علی یا رسول الله قال فصلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما فتح الله علی رسوله صلی الله
علیه وسلم قال انا اولی بکل مؤمن من نفسه فمن ترک دینا فعلی قضاؤه و من ترک مالا فلورثته
ترجمہ جابر سے روایت ہے جو قرضدار شخص مر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازہ کی نماز نہ پڑھتے
یعنی دوسرون سے کہتے کہ تم پڑھ لو پھر آپ پاس ایک جنازہ آیا تو آپنے صحابہ سے پوچھا کیا اسپر کچھ قرض ہے لوگون نے عرض کیا
کہ ہان دو دینار ہین آپنے فرمایا تم اپنے یار پر نماز پڑھ لو پھر ابو قتادہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مجھپر ہین
یعنے اوسکو مین ادا کرونگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ پر نماز پڑھی پھر جب اللہ نے اپنے رسول پر فتح کو کھول
دیا یعنی فتوحات اور غنائم حاصل ہوئی تو آپنے فرمایا مین اولی ہون مومنون کے ساتھ اون کی جانون سے تو جو کوئی قرضدار مر جاوے
تو اوسکا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مالدار مر جاوے تو اوسکے مال کو اوس کے وارث لیوین سبحان اللہ کیا عنایت
ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله قال اشتری من عیر بیعا و لیس عنده ثمنه
فاربح فیه فباعه فتصدق بالربح علی ارامل بنی عبد المطلب و قال لا اشتری بعدها شیئا الا و عندی
ثمنه **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز خریدی مگر آپ پاس

[14] [illegible] فلان موجود والا جنت سے ١٤

دام نہ تھے بعد اوسکو آپنے نفع سے اوسکو بیچا اور جو نفع ہوا وہ بنی عبد المطلب کے بیودن اور محتاجون کو دیدیا اور فرمایا اب
مین کوئی چیز نہ خریدونگا جبتک اوسکو دام میسر نہ ہون اسکیوجہ آپنے قرضے کو برُا جانا اور اوس کے نفع کو بھی اسمجہا)

باب فی المطل قرضہ ادا کرنے مین دیر کرنا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیٍ فلیتبع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے ف یعنے جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو وہ
وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنے گناہ کبیرہ ہے ت اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص کے
تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے ف حوالہ کہتے ہین قرض کے اوتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے کے ذمہ پر مثلاً زید مدیون
تہا عمرو کا تو زید نے عمرو کا متعاملہ کروادیا اوس دین کے وصول کے لیے بکر پر عن ابی رافع قال استسلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ فامرنی ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لم اجد فی
الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنہم
قضاء ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقہ کی اونٹ آپ
پاس آئے تو آپنے مجہکو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو مین نے عرض کیا یارسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ
اچہے بڑے بڑے ہین چہہ چہہ برس کے آپنے فرمایا اوسی مین سے دیدے اچہے وہ لوگ ہین جو قرض اچہے طور سے ادا کردین
عن جابر بن عبد اللہ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تہا تو آپنے مجہکو زیادہ دیکر ادا کیا۔ یعنے میری قرض
سے زیادہ مجکو آپنے دیا اگر قرضدار اپنی خوشی سے بغیر شرط کے زیادہ دیوے تو لینے مین کچہ قباحت نہین ہے باب
فی الصرف بیع صرف کا بیان عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب
بالورق ربا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربا الا
ھاء وھاء ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکا بیچنا چاندی کے بدلے مین
ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور کہجور بیچنا کہجور کے بدلے ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بدلے
جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب با
لذھب تبرھا وعینھا والفضۃ بالفضۃ تبرھا وعینھا والبر بالبر مدی بمدی والشعیر
بالشعیر مدی بمدی والتمر بالتمر مدی بمدی والملح بالملح مدی بمدی فمن زاد او ازداد فقد
اربی ولا باس ببیع الذھب بالفضۃ والفضۃ اکثرھما یدا بید واما نسیئۃ فلا ولا باس
ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرھما یدا بید واما نسیئۃ فلا ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے مین برابر بیچو تولا ہو یا سکہ دار اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے
مین برابر بیچو تولا ہو یا سکہ دار (کمی یا دتی درست نہین اگرچہ ایک طرف عمدہ ہو دوسری طرف خراب) اور گیہون کو
گیہون کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی ایک مدی کے بدلے مین (مدی ایک پیمانہ ہے شام اور مصر مین جو پندرہ مکوک کا ہوتا ہے
اور ہر مکوک ڈیڑہ صاع کا) اسی طرح کھجور کھجور کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی کے بدلے مین ایک مدی اور نمک نمک کے عوض
مین برابر بیچو جو شخص زیادہ دیگا یا زیادہ لیگا اوس نے سود دیا یا لیا اور سونے کو چاندی کے بدلے مین بیچنا کمی بیشی کے ساتھ
برا نہین جب نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین اور گیہون کو جو کے بدلے مین کمی بیشی کے ساتھ بیچنا برا نہین جب
نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین حاصل یہہ کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی بیشی درست ہے مگر نقدا نقد ہونا ضرور
ہے۔ عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الخبر یزید وینقص وزاد قال فاذا
اختلف هذه الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید ترجمہ عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہے کچھ
کمی بیشی سے اتنا اس حدیث مین زیادہ ہے کہ جب اقسام مختلف ہون (جیسے سونا چاندی کے بدلے مین یا گیہون جو کے بدلے
مین) تو جسطرح چاہو بیچو (یعنے ایک طرف زیادہ ہو دوسری طرف کم) مگر یہہ ضرور ہے کہ معاملہ نقدا نقد ہو (اس ہاتہ دے
اوس ہاتہ لے اودہار درست نہین اگرچہ تہوڑی مدت کا ہو)

باب فی حلیة السیف تباع بالدراهم

تلوار کی کوٹھی یا قبضے کو جو چاندی کا ہو روپیون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے۔ عن فضالة بن عبید قال اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر بقلادة فیها ذهب وخرز قال ابو بکر وابن منیع فیها خرز معلقة تباع
بذهب ابتاعها رجل بتسعة دنانیر او بسبعة دنانیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز
بینه وبینه فقال انما اردت الحجارة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حتی تمیز بینهما قال فرده حتی
میز بینهما وقال ابن عیسی اردت التجارة قال ابو داود وکان فی کتابه الحجارة ترجمہ فضالہ بن عبید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال خیبر فتح ہوا ایک ہار آیا جس مین سونا تہا اور نگ (یعنے جوہر
کسی پتہر کے) بہی تہے ابوبکر اور ابن منیع نے کہا اوس مین نگ تہے جو ٹانکے ہوئے تہے سونے سے ایک شخص نے اوسکو نو دینار
یا سات دینار کے بدلے مین خرید کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ خرید درست نہین ہے جبتک کہ سونے کو
نگون سے علیحدہ نہ کرے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے پتہر لینے کا قصد کیا تہا (یعنے جو دام مین نے دیے وہ پتہر کے بدلے
مین ہے یعنی میری نیت یہی تہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین یہہ خرید درست نہین جبتک کہ سونے کو علیحدہ
نہ کرے نگون سے یہہ سنکر اوس نے وہ ہار واپس کر دیا یہانتک کہ سونا علیحدہ کیا گیا نگون سے (اسواسطے کہ جو دینار اوس نے دیے تہے
وہ برابر ہون یا کم ہون اوس سونے سے جو اوس ہار مین ہے اس صورت مین ربا ہو جاویگا) عن فضالة بن عبید قال
اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی

نفصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے خیبر کی لڑائی کے دن میں نے بارہ دینار کو ایک ہیکل خریدا اوس میں سونا اور نگینہ
جواہر تھا یعنے جڑاؤ تھا میں نے اوسکے سونے کو جدا کیا تو بارہ دینار سے زیادہ پایا پھر اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیا
تو آپ نے فرمایا بغیر جدا کیے نہ بیچا جاویگا عن فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر
نبايع اليهود الاوقية من الذهب بالدينار قال غير قتيبة بالدينارين والثلاثة ثم اتفقا فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے خیبر کی
لڑائی کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور یہود سے خرید و فروخت کرتے تھے ایک اوقیہ سونے کا ایک
دینار کے بدلے میں یا دو یا تین دینار کے بدلے میں فروخت کرتے تھے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے سے مت بیچو جبتک وزن میں دونوں طرف برابر نہ ہوں حاصل یہ ہے کہ سونے
کو سونے سے بیچے تو کمی زیادتی درست نہیں

باب فی اقتضاء الذهب من الورق چاندی کے عوض میں سونا لینا

عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير وآخذ الدراهم وابيع بالدراهم وآخذ
الدنانير آخذ هذه من هذه واعطي هذه من هذه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو في بيت حفصة فقلت يا رسول الله رويدك اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع
بالدنانير وآخذ الدراهم وابيع بالدراهم وآخذ الدنانير آخذ هذه من هذه واعطي هذه
من هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس ان تأخذها بسعر يومها ما لم تفترقا
وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) میں میں اونٹ بیچتا تھا تو دینار کے
حساب سے بیچتا اور اون کے بدلے میں دراہم لیتا اور دراہم کے حساب سے بیچتا اور اون کے عوض میں دینار لیتا غرض دینار
کے بدلے دراہم لیتا اور دراہم کے بدلے دینار لیتا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپ بی بی حفصہ کے مکان
میں تشریف رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا تامل کیجیے میں یہ پوچھتا ہوں کہ میں جو بقیع میں اونٹ بیچتا
ہوں تو دینار کے حساب سے بیچتا ہوں اور اون کے بدلے دراہم لیتا ہوں اور دراہم کے حساب سے بیچتا ہوں اور اون کے بدلے
دینار لیتا ہوں تو اسکو اوسکے بدلے میں لیتا ہوں اور اوسکو اسکے بدلے میں دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کچھ
مضایقہ نہیں اگر اوس دن کے نرخ سے لے اور تم دونوں میں جبتک جدائی نہ ہو کوئی چیز تم دونوں میں موجود ہو یعنے
تمہارا اوسپر کچھ آتا ہو یا اوسکا تمپر مطلب یہ ہے کہ جدا ہونے سے پیشتر معاملہ صاف اور علیحدہ ہو جاوے عن سماك باسناده
ومعناه والاول اتم لم يذكر بسعر يومها ترجمہ سماک سے یہ حدیث اسی اسناد سے اسیطرح مروی ہے لیکن جو روایت اوپر
گذری وہ زیادہ پوری ہے اسمین اوس دن کا نرخ مذکور نہیں

باب فی الحیوان بالحیوان نسیئة

ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے میں ادھار بیچنا منع ہے عن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان

نقیع

بالحیوان نسیئة ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانور کے بدلے مین جانور ادہار
بیچنے سے یعنی جیتے جانور کو **باب** فی الرخصة اسکی جواز کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجہز جیشا فنفدت الابل فامرہ ان یاخذ فی قلاص الصدقة فکان
یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اونٹ تمام ہو گئے تو آپنے اونکو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اونٹون کے آنے کی شرط پر اونٹ
لیوین تو وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک کی شرط پر دو اونٹ کے عوض مین ایک اونٹ لیتے **باب** فی ذلک اذا
کان یدا بید ایک جاندار کو دوسرے جاندار کے بدلے مین نقد بیچنا درست ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اشتری عبدا بعبدین ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلامون کے بدلے
ایک غلام مول لیا **باب** فی التمر بالتمر کہجور کو کہجور کے بدلے مین بیچنا **عن** زید ابی عیاش انہ سال سعد
بن ابی وقاص عن البیضاء بالسلت فقال لہ سعد ایہما افضل قال البیضاء قال فنہاہ عن ذلک و
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عن شراء التمر بالرطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہاہ عن ذلک ترجمہ زید ابی عیاش سے روایت ہے اونہون نے سعد بن ابی
وقاص سے پوچھا گیہون کو سُلت (ایک غلہ ہے مشابہ گیہون کے جو تاثیر جو کی رکھتا ہے) کے بدلے مین برابر بیچنا کیسا ہے سعد نے
کہا کون بہتر ہوتا ہے ان دونون مین زید نے کہا گیہون اُنہون نے منع کیا اس سے اور کہا مین نے سنا آنحضرت صلعم سے
آپ پوچھے گئے تر کہجور کے بدلے سوکھی کہجور کے خریدنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تر کہجور جب سوکھ جاتی
ہے تو کم ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا البتہ تو آپنے اوس سے منع فرمایا **ف** جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک
برابر برابر بیچنا درست ہے **عن** سعد بن ابی وقاص یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع
الرطب بالتمر نسیئة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تر کہجور کو
سوکھی کہجور کے ساتھ ادہار بیچنے سے (اور اگر نقد ہو تو بھی منع ہے پہلی حدیث سے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک وہ محمول ہے ادہار
پر) **باب** المزابنة مزابنہ کا بیان (وہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کر کے اوسی قدر ٹوٹے ہوئے میوے کو بدلے
مین بیچڈالے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع التمر بالتمر کیلا وعن بیع العنب بالزبیب
کیلا وعن بیع الزرع بالحنطة کیلا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کہجور کو کہجور کے بدلے مین بیچنے سے اندازہ کر کے اسیطرح انگور کو (جو بیلون پر ہو) سوکھے انگور کے بدلے مین بیچنے سے اندازہ کر
کے اور کہیتی کے اناج کو (جو درختون پر ہو کچے ہوئے غلے کے بدلے مین بیچنے سے اندازہ کر کے کیونکہ اسمین احتمال ہے کمی بیشی کا **باب**
فی بیع العرایا عرایا کا بیان اوسکی تفسیر آگے آتی ہے **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی

بیع العرایا بالتمر والرطب ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا
کی بیع مین خشک یا تر کہجور کے بدلے مین ف عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اوسکو کہتے مین کہ باغ مین سے ایک درخت
یا دو درخت کسی مسکین کو دیدیوے پہر اوسکی آنیسے باغ مین تکلیف ہو تو مالک باغ اوس درخت کے پہلون کا اندازہ
کرکے پہر وہ درخت اوس سے خرید لیوے اور اوسکے بدلے مین تر یا سوکہا میوہ اوسکی حوالے کرے ہر چند یہ بہی مزابنہ ہے مگر آپنے
مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کو جائز رکہا کیونکہ عرایا کے جائز رکہنے مین مسکینونکا فائدہ تہا اگر آپ اس سے منع کردیتے تو
لوگ مسکینون کو درخت دینا موقوف کردیتے اس لیے کہ اونکا پہر خرید نا تخمین نہ ہوتا میوہ کی عوض مین عن سہل بن
ابی حثمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع التمر بالتمر ورخص فی العرایا ان تباع بخرصها
یاکلها اهلها رطبا ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت
کے پہلا خرما بیچنے سے سوکہا خرما لیکر اور عرایا مین آپنے رخصت دی کہ اوسکو اندازہ کرکے بیچین تمر کے بدلے مین تاکہ لینے
والا رطب کہاوے ف مثلاً ایک شخص کے پاس سوکہی کہجور ہے پر رطب یعنی تر کہجور کہانیکو نہ تہے اوس نے کسی باغ
والے سے ایک درخت کی کہجورین اندازہ کرکے خرید لین سوکہی کہجور کے بدلے مین باب فی مقدار العریة عرایا کی
بیع کس مقدار تک درست ہے عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا دون
خمسة اوسق او فی خمسة اوسق شک داؤد بن الحصین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریون کے بیچنے مین بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہون یا پانچ وسق کے اندر ہون ف وسق
ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے۔ داؤد بن حصین راوی نے شک کیا ہے اسمین اس سے زیادہ کی ضرورت اکثر کہانے کو نہین
پڑتی باب تفسیر العرایا عرایا کا بیان یعنی اوسکے معنی عن عبد ربہ بن سعید الانصاری انه قال
العریة الرجل یعری الرجل النخلة او الرجل یستثنی من ماله النخلة او الاثنتین یاکلها فیبیعها
بتمر ترجمہ عبد ربہ بن سعید انصاری نے کہا عریہ یہہ ہے ایک شخص کسی شخص کو کہجور کا درخت دیوے یا سارے باغ مین سے
ایک یا دو درخت مستثنی کرلے کہانیکے لیے پہر اوسکو خرید لے سوکہی کہجور کے عوض مین یا بیچ ڈالے اوسکی عوض مین ف مثلاً
مالک باغ نے سارے باغ کا میوہ کسی شخص کے ہاتہہ بیچا اور دو ایک درخت اپنے کہانے کے لیے نکال لیے اب مشتری کو مالک کا آنا
باغ مین گہڑی گہڑی دشوار ہوا مالک نے اون درختونکا میوہ اندازہ کرکے سوکہے میوے کے بدلے مین مشتری کے ہاتہہ بیچ ڈالا عن
ابن اسحق قال العرایا ان یهب الرجل للرجل النخلات فیشق علیه ان یقوم علیها فیبیعها بمثل
خرصها ترجمہ ابن اسحاق سے روایت ہے عرایا اسکو کہتے ہین ایک شخص دوسرے شخص کو چند درختونکا میوہ ہبہ کر دے کہانیکے لیے
پہر مالک کو اوسکا آنا اور درختون پر رہنا ناگوار گذرے تو وہ شخص مالک کے ہاتہہ میوے کا اندازہ کرکے اون درختونکا میوہ بیچ ڈالے
سوکہے یا تر میوے کے بدلے مین باب فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها میوے کا بیچنا اوسکے پختگی ظاہر ہونے

کہ لوگ پہلون اور میون کی خرید فروخت کیا کرتے تہے اوسکی پختگی اور بہتری معلوم ہونیسے پہلے جب میوہ کاٹنے لگتے اور وقت
وصول کرنیکا آتا تو خریدار کہتا میوے کو دمان ہوگیا یا قشام یا مراض (یہ تینون آفتون کے نام ہین جو کہجور پر ہوا کرتی ہین)
اسی قسم کی آفتون پر حجت کرتے اور خریدار مول مین تخفیف چاہتا یا بالکل نہ لینا چاہتا اور بائع اسپر راضی نہوتا تو جب
جہگڑے آنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہت سے تو آپ نے فرمایا مشورے کے طور پر لوگون سے کہ میوے کو نہ
بیچا کرو جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہ ہو کیونکہ وہ لوگ بہت جہگڑتے تھے اور بڑا اختلاف کرتے تھے اسمین اس
لیے آپنے تمام جہگڑون اور اختلافون کے موقوف کرنیکو یہہ فرمایا کہ میوہ کا بیع نہ کرے جبتک اوسکی پختگی اور بہتری کا حال
معلوم نہ ہو جب حال معلوم ہوجاویگا تو پہر کوئی جہگڑا نہ ہوگا) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع الثمر
حتی یبدو صلاحه ولا یباع الا بالدینار او الدرهم الا العرایا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا میوے کے بیچنے سے جبتک کہ اوسکا پکنا ظاہر نہو وے اور فرمایا نہ بیچا جاوے میوہ مگر روپیہ یا
اشرفی کے بدلے مین مگر عرایا کہ اوسکا بیچنا میوے کے بدلے مین درست ہے **باب** فی بیع السنین کئی برس کو درخت
کا میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نهی عن بیع السنین ووضع الجوائح **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درختون
کا میوہ بیچنے سے کئی سال تک جیسے دو یا تین سال تک کا میوہ بیچ ڈالے اور مجرا دیا آفت اور نقصان کو (یعنے خریدار کو
یہہ نقصان مجرا دیا) **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن المعاومة وقال احدهما
بیع السنین **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے معاومہ سے یعنے کئی سال تک درخت کا میوہ بیچنے کو اس
لیے کہ یہہ بیع ہے معدوم کی معلوم نہین کہ ان برسون مین میوہ آوے یا نہ آوے اور آوے تو بچے یا نہ بچے تباہ ہوجاوے تو دہوکا ہوا)
عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع الغرر زاد عثمان والحصاة **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دہوکے کی بیع سے اور بیع حصاۃ سے یعنے بائع مشتری سے یا مشتری بائع
سے یہہ کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پہینکدون تو بیع لازم ہوجاوے گی یا بکریون کے گلے مین جس بکری پر کنکر پڑے وہ مین
دیدونگا یا لے لونگا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیعتین وعن لبستین
اما البیعتان فالملامسة والمنابذة واما اللبستان فاشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد
کاشفا عن فرجه او لیس علی فرجه منه شیء **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا دو طور کے خرید فروخت سے اور دو طور کے کپڑا پہننے سے وہ خرید و فروخت کے تو دونون طور یہہ ہین ایک
ملامسہ ملامسہ اوسکو کہتے ہین آدمی ایک کپڑا چہوکر خرید لیوے نہ اوسکو کہولے اور نہ اندر سے دیکہے یا اندہیری رات مین خرید لے
یا بغیر دیکہے خریدے یعنی بیع ہوجاوے اور بعضون نے کہا ملامسہ یہہ ہے کہ بائع اور مشتری کہیں جب ہم تیرا کپڑا چہوئین یا تو میرا کپڑا چہولے یا وہ اوسکا

تو بیع لازم ہو جاوے - اور دوسرا طور منابذہ - منابذہ اسکو کہتے ہیں کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پھینک دیوے
اور مشتری اپنا کپڑا بائع کیطرف نہ سوچیں نہ بچاریں بلکہ اوسکے بدلے میں اور دو اوسکو بدل لیتے ہیں - یہہ دونو بیع ممنوع ہیں
اور دو طور کے کپڑا پہننے سے ایک تو بطور صماء کے مراد صماء سے یہہ ہے کہ بدن پر ایک ہی کپڑا سے ہاتھ پاؤن تک لپیٹ لیوے
اور دوسری اسطرح کہ ایک کپڑا اوڑھ کے گوٹ مار کر بیٹھے اسطرح سے کہ شرمگاہ کھلی رہے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو عن

ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث زاد و اشتمال الصماء ان یشتمل فی ثوب
واحد یضع طرفی الثوب علی عاتقہ الایسر ویبدو شقہ الایمن والمنابذۃ ان یقول اذا نبذت
ھذا الثوب فقد وجب البیع والملامسۃ ان یمسہ بیدہ ولا ینشرہ ولا یقلبہ اذا مسہ وجب

البیع ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ اشتمال صماء سے یہہ مراد ہے
کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیوے اور دونو کنارے اوس کپڑے کے بائیں کندھے پر ہوں اور داہنا جانب کھلا رہے اور
منابذہ یہہ ہے کہ بائع یہہ کہے جب میں اس کپڑے کو تیری طرف پھینکدوں تو بیع لازم ہو گئی اور ملامسہ یہہ ہے کہ جب ہاتھ
سے چھو لیوے تو بیع لازم ہو جاوے نہ اوسکو کھول سکے نہ اولٹ سکے ف ان بیعوں سے منع فرمایا کیونکہ اسمیں دھوکا
ہوتا ہے یا بیع متعین نہیں ہوتی پھر جب کوئی نقصان نکلتا ہے تو بائع اور مشتری میں ناحق جھگڑا اور فساد ہوتا ہے اور جس بیع کا انجام فساد
ہو تو اوسکا موقوف ہی کرنا بہتر ہے عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث

سفیان و عبد الرزاق جمیعاً ترجمہ ابو سعید خدری سے ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گزرا ف اشتمال صماء اسلیے منع ہوا
کہ اوسمیں آدمی مجبور ہو جاتا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے نہ اچھی طرح چل سکتا ہے بلکہ گر پڑنے کا خوف ہوتا ہے عن عبد اللہ بن

عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے - یہہ بیع ایام جاہلیت میں مروج تھی آدمی اونٹ خریدتا تھا اس وعدہ پر کہ جب
اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پھر بچہ کا بچہ اوسوقت میں دام دونگا ف تو یہہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی
اور مالک نے اس حدیث کی معنی یہی بیان کیے ہیں اور عبد اللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ
کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہہ معنی ہیں ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے میں تیرے ہاتھ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہوں عن

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقال حبل الحبلۃ ان تنتج الناقۃ ثم تحمل التی نتجت ترجمہ
ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور کہا کہ حبل الحبلہ سے یہہ مراد ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ
بچہ حاملہ ہو جو پیدا ہوا تھا باب فی بیع المضطر مضطر یعنی لاچار ہو کر بیع کرنا عن علی بن ابی طالب قال

سیاتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علی ما فی یدیہ ولم یومر بذلک قال اللہ تعالی
ولا تنسوا الفضل بینکم ویبایع المضطرون وقد نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر

وبیع الغنم وبیع الثمرة قبل ان تدرک ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی نے فرمایا ایک زمانہ ایسا
آویگا جسمین لوگ کاٹنے لگیں گے ایکدوسرے کو دیعنی ستاوینگے اور ایذا دینگے) اور جو شخص مالدار ہوگا وہ اپنے مال کو دانتون
سے پکڑے رہیگا دیعنے کسی کو نہ دیگا نہ قرض دیگا نہ صدقہ دیگا بلکہ بخیلی کریگا اور اپنا مال ہمیشہ اپنے قبضے مین رکھیگا)
حالانکہ ایسا حکم نہین ہے اللہ تعالے فرماتا ہے مت بہولو احسان کو آپس مین اور لاچار ہی سے بیع کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا مضطر کا مال خریدنے سے دیعنے ضرورتمند بیکس کا مال کو ارزان خریدنے سے یا زبردستی سے کسی کا مال
خریدنے سے اور دہوکے کی بیع سے اور پختگی سے پہلے میوہ بیچنے سے باب فی الشرکة شرکت کا بیان عن ابی ہریرة

رفعہ قال ان اللہ تعالی یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہم تیسرے ہین دو شریکون کے جبتک
اون دونون مین سے ایک اپنے رفیق کی خیانت نکرے اور جب کسی نے دونون مین سے خیانت کی سو اون دونون مین سے مین نکل
جاتا ہون باب فی المضاربة وکالت وکیل ایسا تصرف کرے جس سے موکل کو فائدہ ہو تو درست ہے عن عروة یعنے

البارقی قال اعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دینارا یشتری بہ اضحیة او شاة فاشتری شاتین

فباع احدہما بدینار فاتاہ بشاة ودینار فدعا لہ بالبرکة فی بیعہ فکان لو اشتری ترابا لربح
فیہ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین ایک دینار دیا تاکہ آپکے لیے قربانی خریدین
انہون نے ایک دینار کی دو بکریان خریدین پھر ایک بکری کو ایک دینار کے بدلے مین بیچا اور ایک بکری اور ایک دینار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپنے دعا کی کہ برکت ہو اوکے اون کی بیع مین تو ایسا ہی ہوا اگر عروہ مٹی بہی خریدتے اوس مین
نفع کماتے ف اس حدیث سے تجارت کی بڑی خوبی ثابت ہوئی عمدہ سے عمدہ ذریعہ دولت کا بہی تجارت ہے عن حکیم

بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار یشتری لہ اضحیة فاشتراہا بدینار وباعہا

بدینارین فرجع فاشتری لہ اضحیة بدینار وجاء بدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتصدق بہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ودعا ان یبارک لہ فی تجارتہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونہین دینار دیکر بہیجا جو وہ آپکے لیے قربانی خریدین تو اونہون نے ایک دینار کو قربانی خریدی اور ایک دینار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دینار کو خیرات کیا اور اون کی تجارت
کو لیے برکت کی دعا فرمائی (آپنے وہ دینار نہ لیا صدقہ کر دیا) باب فی الرجل یتجر فی مال الرجل بغیر اذنہ
کوئی شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوسکی بہتری کے لیے اچھی نیت سے بے اوسکے پوچھے تو درست ہے عن عبد اللہ

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استطاع منکم ان یکون مثل صاحب فرق الارز

فلیکن مثلہ قالوا ومن صاحب فرق الارز یا رسول اللہ فذکر حدیث الغار حین سقط علیہم

الجبل فقال كل واحد منهم اذكر واحسن عملكم قال و قال الثالث اللهم انك تعلم اني استأجرت اجيرا بفرق ارز فلما امسيت عرضت عليه حقه فأبى ان يأخذه و ذهب فثمرته له حتى جمعت له بقرا و رعاءها فلقيني فقال اعطني حقي فقلت اذهب الى تلك البقر و رعاءها فخذها فذهب فاستاقها ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم مین سے چاہے کہ ہوجاوے اُس شخص کے مثل جسکے پاس ایک فرق (پیمانہ ہے سولہ رطل کا) چانول تھی تو ہوجاوے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کیا قصہ ہے آپ نے غار کی حدیث بیان کی جب اون لوگون پر پہاڑ گر پڑا تو اونہون نے کہا ہم مین سے ہر شخص اپنا اچھا کام اور عمل بیان کرے (تاکہ اللہ تعالے اوسکی طفیل ہمیں اس آفت سے نجات دیوے) تو تیسری شخص نے بیان کیا کہ ای پروردگار تو جانتا ہے کہ مین نے ایک شخص سے مزدوری کرائی تھی ایک فرق چانول پر جب شام ہوئی تو مین اوسکو اوسکی مزدوری دینے لگا اوس نے نہ لی اور چلا گیا مین نے اوسکے چانولون سے زراعت کی اور بڑہاتے بڑہاتے اوسمین سے بیل اور چرواہے اکٹھا کیے بعد اوسکے وہ شخص مجھسے ملا اور کہنے لگا لاؤ دیدو میرا حق مین نے کہا جا اور لے لے اپنے بیلون اور چرواہون کو وہ گیا اور ہانک لے گیا اپنے جانورون کو اور چرانے والون کو۔ خیر خواہی اور دیانت داری ہی کا نام ہو جو اس نے کی اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی مسلمان کے مال مین بےاوسکے پوچھے تجارت کرسکتا ہے اوسکی بہتری اور خیر خواہی کے لیے)

باب في الشركة على غير راس المال

بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان عن عبد الله قال اشتركت انا وعمار وسعد فيما نصيب يوم بدر قال فجاء سعد باسيرين ولم اجئ انا وعمار بشئ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے مین اور عمار اور سعد باہم شریک ہوئے اوسمین جو ہم بدر کے دن پاوین تو سعد دو قیدی لائے اور مین اور عمار کچھ نہ لائے ف یہ شرکت ہوئی بغیر راس المال کے محنت اور مزدوری مین اور یہ درست ہے

باب في المزارعة

مزارعت کا بیان (یعنی بٹائی پر زمین دینا) عن ابن عمر يقول ما كنا نرى بالمزارعة باسا حتى سمعت رافع بن خديج يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنها فذكرته لطاوس فقال قال ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينه عنها ولكن قال يمنح احدكم ارضه خير من ان ياخذ خراجا معلوما ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم مزارعت کو برا نہ جانتے تھے یہانتک کہ ہم نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے تو مین نے یہہ طاؤس سے بیان کیا اوس نے کہا ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہین کیا مزارعت سے لیکن آپ نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے اپنی زمین یون ہی کسی کو زراعت کے لیے دیدے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک محصول لگا کر دیوے ف پس معلوم ہوا کہ مزارعت درست ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اصحاب حدیث کا عن عروة بن الزبير قال قال زيد بن ثابت يغفر الله لرافع بن خديج انا والله اعلم بالحديث منه انما اتاه رجلان قال مسدد من الانصار ثم

انفقا قد اقتتلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کان هذا شانکم فلا تکروا المزارع زاد مسدد فسمع قوله لا تکروا المزارع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو مین قسم خدا کی اونسے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہون اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص انصاری آئے جو لڑ لیے تھے آپنے فرمایا اگر تمہارا یہہ حال ہے تو زمین کو کرایہ نہ دیا کرو رافع بن خدیج نے یہی سنا کہ زمین کو کرایہ نہ دیا کرو فف یعنی پیداوار کے ایک حصہ پر ابو حنیفہ اور مالک نے اسی واسطے مزارعت کو ناجائز قرار دیا البتہ زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہی دوسری روایت مین اسکی تصریح موجود ہے عن سعد قال کنا نکری الارض بما علی السواقی من الزرع وما سعد بالماء منها فنهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك وامرنا ان نكريها بذهب او فضة ترجمہ سعد سے روایت ہی ہم زمین کو کرایہ دیا کرتے تھے اوسقدر پیداوار کے بدلے مین جو نالیون کے کنارون پر ہو اور جسپر خود بخود پانی پہونچ جاوے تو منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور حکم کیا ہم کو زمین کے کرایہ دینے کا سونے یا چاندی کے بدلے مین عن حنظلة بن قيس الانصاري قال سالت رافع بن خديج عن كراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس بها انما كان الناس يؤاجرون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بما على الماذيانات واقبال الجداول واشياء من الزرع فيهلك هذا ويسلم هذا ويسلم هذا ويهلك هذا ولم يكن للناس كراء الا هذا فلذلك زجر عنه فاما شیء مضمون معلوم فلا باس به ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہی مین نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کرایہ پر دینے کے باب مین سونے چاندی کے بدلے تو اونہون نے جواب دیا اسمین کچھ مضایقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لوگ اجارہ کرتے تھے پانی کے رو اور نالون کے سرے کی کھیتی کے بدلے اور کچھ کھیتی کے بدلے پھر کبھی یہہ ہلاک ہوتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی وہ ہلاک ہوتا اور یہہ سلامت رہتا ف یعنی جب پانی کی طغیانی ہوتی تو جو زمین نیچے اور نہرون کے کنارہ پر ہوتے وہ ڈوب جاتی اور جو اونچی مین ہوتی وہ بچ رہتی اور جب خشکی ہوتی تو پہلے کے خلاف نیچے سو بچتے اور اونچی خراب ہو جاتی ت سوا اسکے لوگون مین اور کرایہ جاری نہ تھا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو چیز محفوظ اور مامون ہو اوسمین کچھ مضایقہ نہین عن حنظلة بن قيس انه سال رافع بن خديج عن كراء الارض فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كراء الارض فقلت بالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا باس به ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہی اونہون نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینے کے باب مین تو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے ـ یعنے کہیتی کے لیے پھر حنظلہ نے کہا رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے اونہون نے کہا کچھ قباحت نہین ـ شکر خدا کا تمام ہوا پارہ

اکیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بائیسوان اوسکی فضل اور انعام پر اتمام کرے

تم الجزو الحادی والعشرون ویتلوه الجزء الثانی والعشرون انشاء الله تعالی

فہرست پارہ بست و یکم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

قد تم بالخیر

الجزؤ الثانی والعشرون

پارہ بائیسوان

باب التشدید فی ذلک مزارعت کی ممانعت کا بیان عن ابن عمر انہ کان یکری ارضہ حتی بلغہ ان رافع بن خدیج الانصاری حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہی عن کراء الارض فلقیہ عبد اللہ فقال یا ابن خدیج ماذا تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کراء الارض قال رافع لعبد اللہ بن عمر سمعت عمی وکانا قد شہدا بدرا یحدثان اہل الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کراء الارض قال عبد اللہ واللہ لقد کنت اعلم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد اللہ ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدث فی ذلک شیئا لم یکن علمہ فترک کراء الارض ترجمہ عبد اللہ بن عمر اپنی زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہانتک کہ اونکو یہ خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے اس سے تو عبد اللہ بن عمر نے ملاقات کی رافع بن خدیج سے اور کہا اے ابن خدیج تم کیا حدیث روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کی کرایہ دینے مین رافع نے کہا مین نے اپنے دونو چچاؤن سے سنا جو جنگ بدر مین حاضر تھے وہ حدیث بیان کرتے تھے گھروالون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ دینے سے عبد اللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین زمین کرایہ پر دی جاتے تھے پھر عبد اللہ نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین کوئی نیا حکم دیا ہو جسکی خبر عبد اللہ کو نہ ہوئی ہو تو اونہون نے چھوڑ دیا زمین کا کرایہ دینا **ف** یعنی پیداوار کے ایک حصہ پر جیسا طے کی راہ ہو اور چاندی سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے جیسا اوپر گزر چکا بعضون نے کہا کہ جس مزارعت سے آپنے منع کیا تھا وہ وہی تھی جس مین شرط فاسد داخل ہے جیسے کسی خاص مقام کی پیداوار لینا یا اور کوئی شرط مثل اسکے اور لیکن نصف یا ثلث پیداوار پر معاملہ زراعت کرنا تو اس کی ممانعت ثابت نہ ہوئی اور صحابہ اسکو کرتے ہے عن

رافع بن خدیج قال کنا نحاقل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنکریہا بعض عمومتہ اتاہ فقال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیۃ اللہ ورسولہ انفع لنا وانفع قال قلنا وما ذاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیزرعہا اخاہ ولا یکاریہا بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمی ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم مزارعت کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ایک بار ہمارا کوئی چچا آیا اور بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت کی اوس معاملے سے جسمین ہمارا نفع

تہا لیکن اسد اور اوس کے رسول کی اطاعت کرنا بہتر ہے ہمارے واسطے بہت بہتر ہے ہم نے کہا وہ کونسا معاملہ تہا انہون نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جسکی پاس زمین ہو تو وہ خود اوسکو جوتے بوئے یا اپنے بہائی کو دیوے جو تنے بونے کے لیے اور کرایہ پر اوسکو ثلث یا ربع پیداوار پر نہ معین غلہ پر **ف** جیسے ایک من یا دو من یا بیس من غلہ پر اسواسطے کہ احتمال ہے اسقدر غلہ پیدا نہ ہو یا اسی قدر پیدا ہو تو کاشتکار کی محنت کا کچھہ عوض باقی نہ رہے گا

عن رافع بن خدیج قال جاءنا ابو رافع من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر كان يرفق بنا وطاعة اللہ وطاعة رسوله ارفق بنا نهانا ان يزرع احدنا الا ارضا يملك رقبتها او منيحة يمنحها رجل **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہمارے پاس ابو رافع آیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس سے اور بولا منع کیا ہم کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس شے سے جسمین ہمارا فائدہ تہا لیکن اسد کی اطاعت اور اوسکے رسول کی اطاعت بہتر ہے ہمارے واسطے منع کیا آپنے ہم کو زراعت کرنے سے مگر اوس زمین مین جسکے ہم مالک ہون یا ہم کو کوئی دیوے زمین عاریۃ بونے جوتنے کے لیے مفت دیوے پیداوار زمین سے کوئی حصہ نہ لیوے نہ ٹہرا دے جسکو مزارعت اور مخابرت اور کراء الارض کہتے ہیں

عن مجاهد ان اسيد بن ظهير قال جاءنا رافع بن خديج فقال ان رسول اللہ ينهاكم عن امر كان لكم نافعا وطاعة رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم انفع لكم ان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ينهاكم عن الحقل وقال من استغنى عن ارضه فليمنحها اخاه او ليدع **ترجمہ** اسید بن ظہیر سے روایت ہے ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہنے لگے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو اوس امر سے جسمین تمہارا نفع تہا لیکن اطاعت اسد کی اور اطاعت اوسکے رسول اسد کی زیادہ نفع پہنچانے والی ہے تم کو بیشک رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو حقل سے یعنی مزارعت سے اور فرمایا آپنے جو شخص اپنی زمین کے جوتنے اور بونے کی حاجت نہ رکہے تو وہ شخص اوس زمین کو اپنے بہائی کی سپرد کر کر یعنی مفت بطور عاریت کر دیدیوے یا چہوڑ دیوے

عن ابی جعفر الخطمی قال بعثنی عمی انا وغلاما له الی سعيد بن المسيب قال فقلنا له شيء بلغنا عنك في المزارعة قال كان ابن عمر لا يرى بها باسا حتى بلغه عن رافع بن خديج حديث فاتاه فاخبره رافع ان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم اتى بني حارثة فراى زرعا في ارض ظهير فقال ما احسن زرع ظهير قالوا ليس لظهير قال اليس ارض ظهير قالوا بلى ولكنه زرع فلان قال فخذوا زرعكم وردوا عليه النفقة قال رافع فاخذنا زرعنا ورددنا اليه النفقة قال سعيد افقر اخاك او اكره بالدراهم **ترجمہ** ابی جعفر خطمی سے روایت ہے میرے چچا نے مجہکو اور ایک اور لڑکے کو سعید بن المسیب پاس بہیجا ہم نے یہ کہا کہ مزارعت کے باب مین تمہاری طرف سے ایک خبر ہمکو پہونچی ہے سعید نے کہا عبداسد بن عمر مزارعت مین کچہہ قباحت نہین جانتے تہے یہان تک کہ اون کو رافع بن خدیج کی حدیث پہونچی تو وہ رافع پاس گئے اور اون سے پوچہا رافع نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بنی حارثہ پاس آئے تو ایک کہیت دیکہا ظہیر کی زمین مین فرمایا کیا اچہا کہیت ہے ظہیر کا لوگون نے کہا یہ ظہیر کا نہین ہے آپنے پوچہا کیا یہ زمین

ظہیر کی نہیں ہے لوگون نے کہا ہان زمین تو ظہیر کی ہے لیکن کہیت دوسری کا ہے آپ نے فرمایا اپنا کہیت لیلو
اور محنت کرنیوالے کو اوسکی مزدوری دیدو رافع نے کہا پس ہم نے کہیت لیلیا اور محنت کرنیوالے کو (یعنی جس نے
جوتا بویا تہا) اوسکی مزدوری دیدی سعید نے کہا اپنا دوصدقہ مین یا تو اپنے بہائی کی محتاجی کو رفع کر دینے عاریتہ بغیر
کرایہ کے زمین اوسکو دیدے کہ وہ جوتے اور بووے پھر جب فارغ ہو تو زمین اپنی لے لے) یا دو بیون کے عوض مین زمین کرایہ
دے (یعنی زمین کے بدلے مین پیداوار کا کوئی حصہ نہ لے نقد روپیہ اوس سے ٹہرا لے) **عن** رافع ابن خدیج قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وقال انما يزرع ثلاثة رجل له ارض فهو يزرعها
ورجل منح ارضا فهو يزرع ما منح ورجل استكرى ارضا بذهب او فضة قرأت على سعيد بن
يعقوب الطالقاني قلت حدثكم ابن المبارك عن سعيد بن ابي شجاع حدثني عثمان بن سهل بن رافع
بن خديج قال اني ليتيم في حجر رافع بن خديج وحججت معه فجاءه اخي عمران بن سهل فقال اكرينا
ارضنا فلانة بمائتي درهم فقال دعه فان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض **ترجمہ**
رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے (محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ گیہونکا کہیت بدلے
مین خشک گیہون کے بیچے۔ سو گیہون کے درخت اناج ہین سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنی یہی ہین جو بیان ہوئے)
(اور مزابنہ اسکو کہتے ہین کہ درخت پر پہل کہجور یا انگور اندازہ کر کے خشک کہجور یا انگور کے بدلے مین فروخت کیے جاوین لیکن
یہان محاقلت سے مزارعت مراد ہے) منع کیا اور کہا زراعت تین طرح پر ہوتی ہے۔ ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہے جسکی زمین
ذات کی ہے۔ دوسری وہ شخص جسنے زمین کو مستعار لیا تو وہ زراعت کرتا ہے اپنی مستعار زمین مین تیسری وہ شخص جسنے
سونا یا چاندی دیکر زمین کرایہ لی۔ ابوداؤد نے کہا مین نے پڑہ کر سنایا سعید بن یعقوب طالقانی کو کہ تم سے حدیث بیان
کی عبداللہ بن مبارک نے انہون نے سنا سعید بن ابی شجاع سے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن سہل بن
رافع بن خدیج نے کہ مین یتیم تہا پرورش پاتا تہا رافع بن خدیج کی گود مین اور اون کے ساتہہ مین نے حج کیا تو میرا بہائی عمران
بن سہل آیا اور بولا کہ مین نے فلان شخص کو اپنی زمین دو سو درم کے بدلے مین کرایہ دی رافع نے کہا چہوڑ دی اس معاملے
کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کرایہ دینے سے لیکن شاید یہ جبہی ہے ہے کہ لودی ہے ورنہ سونا چاندی کے بدلے
مین کرایہ دینا بالاتفاق درست ہے **عن** رافع بن خديج انه زرع ارضا فمر به النبي صلى الله عليه وسلم وهو
يسقيها فساله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشطر ولبني فلان الشطر
فقال اربيتما فرد الارض على اهلها وخذ نفقتك **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے اونہون نے کہیتی کی
ایک زمین مین وہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رافع اوس وقت اپنے کہیت مین پانی سینچا رہے تہے
تو آپ نے پوچہا یہ کسکا کہیت ہے اور زمین کس کی ہے رافع نے کہا کہیت میرا ہے اور تخم بھی میرا ہے اور محنت بھی میری ہے

اس شرط پر کہ نصف پیداوار مجھکو ملے اور فلاں شخص کو جو مالک ہے زمین کا نصف پیداوار ملے آپ نے فرمایا تم
نے ربا کی (یعنی عقد ناجائز کیا) تو زمین پھیر دو اوسکے مالک کو اور اپنی محنت کا خرچ لے لو **باب** فی زرع الارض
بغیر اذن صاحبہا بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوس زمین کو کوئی محنت کرے تو کیا حکم ہے **عن** رافع بن خدیج
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کے زمین میں اوسکی بے اجازت
کھیتی کی تو کھیتی میں اوسکا کچھ حصہ نہیں اوسکی لاگت اوسکو ملیگی **ف** یعنی خرچہ اور محنت کا جو عوض قرار پایا ہے وہ
ملیگا **باب** فی المخابرۃ مخابرہ یعنے مزارعت کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ قال عن حماد وقال احدہما والمعاومۃ
وقال الآخر بیع السنین ثم اتفقوا وعن الثنیا ورخص فی العرایا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لگے ہوئے کھیت کو بیچنے سے اور پھل کو درخت پر بیچنے سے اور مخابرہ سے (یعنی بٹائی سے
جو خیبر والوں سے آپ نے کیا تھا) اور معاومہ (کئی سال تک کا میوہ بیچنے سے) اور استثنا کرنے سے (یعنی ساری باغ یا کھیت
بیچا اور اوسمیں سے ایک مقدار نکال لیا) اور رخصت دی آپ نے عرایا میں (اور ان سب کا بیان مفصل گذر چکا)
عن جابر بن عبد اللہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمحاقلۃ وعن الثنیا
الا ان تعلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھل کو درخت پر بیچنے سے
اور لگے ہوئے کھیت کو بیچنے سے اور استثنا کرنے سے مگر جب اوسکا مقدار معلوم ہو **ف** یعنی اگر یوں کہے کہ میں نے اس باغ
کے پھل بیچے مگر ایک حصہ نہیں بیچا تو نادرست ہے بسبب جہالت بیع کے البتہ اگر حصہ مستثنی معلوم و معین ہو جیسے ثلث یا ربع
تو درست ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یذر المخابرۃ
فلیؤذن بحرب من اللہ ورسولہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جس نے مخابرہ کو نہ چھوڑا تو وہ آگاہ رہے کہ اللہ اور اوسکے رسول سے لڑتا ہے **ف** بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ
ہے خیبر کی حدیث سے آپ نے اون لوگوں سے مخابرہ یعنی بٹائی پر فیصلہ کیا **عن** ابن ثابت قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المخابرۃ قلت وما المخابرۃ قال ان تاخذ الارض بنصف او ثلث او ربع ترجمہ ابن ثابت
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مخابرہ سے میں نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا زمین کو
نصف یا تہائی یا چوتھائی حصہ پر بٹائی لینا **باب** فی المساقاۃ مساقاۃ کا بیان (وہ بھی بٹائی ہے مگر مزارعت
کھیت میں اور مساقاۃ درختوں میں ہوتی ہے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل اہل خیبر بشطر
ما یخرج من ثمر او زرع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے نصف کی شرط پر معاملہ

کیا جو میوہ یا کھیتی اوس زمین سے پیدا ہو **عن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر
نخل خیبر وارضہا علی ان یعملوہا من اموالہم وان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرہا ترجمہ
نافع نے ابن عمر سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والونکو خیبر کی زمین اور درخت کھجور کے اس شرط پر دیے
کہ وہ اوس زمین اور درختوں کو آباد کریں اور اوسکی پیداوار زمین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصف ہو وے (اس سے
جواز مزارعت اور مساقات کا نکلا) **عن** ابن عباس قال افتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر واشترط ان
لہ الارض وکل صفراء وبیضاء قال اہل خیبر نحن اعلم بالارض منکم فاعطناہا علی ان لکم
نصف الثمرۃ ولنا نصف فزعم انہ اعطاہم علی ذلک فلما کان حین یصرم النخل بعث الیہم عبد اللہ
بن رواحۃ فحزر علیہم النخل وہو الذی یسمیہ اہل المدینۃ الخرص فقال فی ذہ کذا وکذا قالوا
اکثرت علینا یا ابن رواحۃ فقال فانا الی حزر النخل واعطیکم نصف الذی قلت قالوا ہذا الحق وبہ
تقوم السماء والارض قد رضینا ان ناخذہ بالذی قلت ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا اس شرط پر کہ زمین ہم لے لیں گے اور جو کچھ سونا چاندی نکلے وہ بھی ہمارا
ہے تب خیبر کے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوب جانتے ہیں زمین کو (یعنی زراعت کو) بہ نسبت آپ کے تو زمین
ہم کو سپرد کر دیجیے اس شرط پر کہ نصف پیداوار آپکو دیں گے اور نصف ہم لیویں گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسی شرط پر وہ زمین اون کو دیدی جب کھجور کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبد اللہ بن رواحہ کو بھیج دیتے وہ جا کر کھجور کا اندازہ
کر لیتے یعنے خرص کر لیتے اہل مدینہ کی اصطلاح میں درخت پر پھلونکو اٹکنا کہ کتنے ہونگے خرص کہلاتا ہی تو عبد اللہ بن
رواحہ کہتے اس باغ میں اتنی کھجوریں نکلیں گی خیبر والے کہتے تم نے بہت کہا ای ابن رواحہ (یعنے ٹھیک اندازہ سے زیادہ اٹکا)
عبد اللہ بن رواحہ کہتے اچھا تو میں پھل توڑنیکا کام کرونگا اور جو اندازہ میں نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا خیبر
والے یہ سنکر کہتے بیشک تم سچ کہتے ہو اسی حق سے آسمان زمین قائم ہیں ہم راضی ہیں تمہاری اندازہ پر ان پھلونکے لینے
کو (یعنے تمہارے اندازہ کے موافق نصف دیجیے) **عن** جعفر بن برقان باسنادہ ومعناہ قال [illegible]
قال عنہ قولہ وکل صفراء وبیضاء یعنی الذہب والفضۃ ترجمہ دوسری روایت میں جو جعفر بن برقان
نے نقل کی ایسا ہی ہے **ف** یہودی لیجا کر عبد اللہ بن رواحہ کو دینے لگے اپنی عورتوں کا زیور رشوت کے طور پر دینے لگے
تا کہ تخفیف کریں اون پر انہوں نے نہ لیا اور کہا یہ حرام ہے **عن** مقسم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح
خیبر فذکر نحو حدیث زید قال فحزر النخل فقال فانا الی جذاذ النخل واعطیکم نصف الذی قلت
ترجمہ اس روایت میں بھی ایسا ہی ہے جیسے اوپر گذر چکا عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اچھا تو میں درختوں سے پھل خود کاٹونگا
اور جو اندازہ میں نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا جب یہ کہا تو یہود سے اور مانا کیونکہ اندازہ وہ ٹھیک تھا بالکل

باب فی الخرص پہلونکا انداز و کرنا ورختونپر (یعنے اٹکنا اون کے مقدار کا) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ فیخرص النخل حین یطیب قبل ان
یؤکل منہ ثم یخیر الیہود یاخذونہ بذلک الخرص او یدفعونہ الیہم بذلک الخرص لکی تحصی الزکاۃ
قبل ان تؤکل الثمار وتفرق **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر سال) عبد اللہ بن رواحہ کو
خیبر میں) بہیجتے وہ انداز و کیا کرتے کہجور کا جب پکنے کے قریب ہوتی قبل اسکے کہ کہانے کے قابل ہو پہر اختیار دیتے یہودیونکو
کہ تم اس اندازے کا آدہا قبول کر کے ان پہلونکو اپنے قبضے مین رکہو یا ہمارے قبضے مین دیدو تاکہ زکوۃ پوری پوری نکل آوے قبل
اسکے کہ لوگ پہلونکو کہاوین یا متفرق ہو جاوین رہنے اگر پہلے سے اندازہ نہ کر لیتے تو لوگ کہا پی کر جو پہل بچتے اتنا ہی پیداوار
بتاتے اور اوسی کا نصف ادا کرتے) **عن** جابر قال انہ افاء اللہ علی رسولہ خیبر فاقرھم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کما کانوا وجعلہا بینہ وبینہم فبعث عبد اللہ بن رواحۃ فخرصہا علیہم **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو خیبر دیا تو آپنے وہین کے لوگون کو اوسپر قائم رکہا اور پیداوار زمین کی اپنے اور
پہر آپنے عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا اونہون نے جاکر پہلونکا اندازہ کر لیا اور اوسی اندازہ کا نصف اون سے لیا گیا **عن**
جابر بن عبد اللہ یقول خرصہا ابن رواحۃ اربعین الف وسق وزعم ان الیہود لما خیرہم ابن
رواحۃ اخذوا الثمر وعلیہم عشرون الف وسق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن رواحہ نے
انداز و کیا کہجورون کا چالیس ہزار وسق (ایک وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے) پہر یہودیون کو جب اختیار دیا گیا تو انہون
نے پہل اپنے قبضے مین رکہے اور بیس ہزار وسق دینا قبول کیے (بعد کہجورین کٹنے کے کیونکہ اندازہ سر بسر درست تہا) **باب**
کسب المعلم معلم کو تعلیم کی اجرت لینا کیسا ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال علمت ناسا من اہل الصفۃ
الکتاب والقرآن فاھدی الی رجل منہم قوسا فقلت لیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ عز وجل
لآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاسالنہ فاتیتہ فقلت یا رسول اللہ رجل اھدی الی قوسا ممن
کنت اعلمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلہا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین نے چند لوگون کو اصحاب صفہ مین سے قرآن پڑہایا
اور لکہنا سکہایا تو میرے شاگردون میں سے ایک شخص نے مجہکو ایک کمان تحفہ بہیجی مین نے خیال کیا کہ یہہ تو کچہہ مال نہیں
ہے اور مین اللہ کی راہ مین اسسے تیر مارونگا مگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاونگا اور آپسے پوچہونگا تو مین آپ
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص نے جسکو مین نے قرآن پڑہایا اور لکہنا سکہایا مجہے ایک کمان تحفہ دی ہے وہ کچہ
مال نہیں ہے مین اوس سے جہاد کرونگا اللہ کی راہ مین آپ نے فرمایا اگر تو انگار کا ایک طوق پہننا چاہے تو اوس کمان کو
لے لے **ف** ظاہر حدیث سے ابو حنیفہ نے تمسک کیا اور مکروہ کہا اجرت لینے کو تعلیم قرآن پر لیکن بعض نے حدیث خیر ما اخذتم

جمہور علما نے اجازت دی اسکی بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ بہتر اون کاموں میں جنپر تم اجرت لیتے ہو اللہ کی کتاب ہے
اور ظاہر کیا آپ نے ایکھورتا کا بعوض تعلیم قرآن کے مگر احتیاط ابو حنیفہ کے قول میں ہے عن عبادة بن الصامت
نحو هذا الخبر والاول اتم فقلت ما ترى فيها يا رسول الله فقال جمرة بين كتفيك تقلدتها
او تعلقتها ترجمہ عبادہ بن صامت سے اسیطرح ہے مروی ہے لیکن پہلی روایت بہت پوری ہے اسمین یہہ ہے کہ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ کیا فرماتے ہیں اسمین آپنے فرمایا ایک انگارا ہے جسکو تونے لٹکالیا اپنے دونوں مونڈھوں
کے بیچ میں یعنے یہہ کمان کیا ہی آگ ہے) باب فی کسب الاطباء دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے عن
ابی سعید الخدری ان رهطا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها
فنزلوا بحي من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان يضيفوهم قال فلدغ سيد ذلك الحي فشفوا له بكل
شيء لا ينفعه شيء فقال بعضهم لو اتيتم هؤلاء الرهط الذين نزلوا بكم لعل ان يكون عند بعضهم
شيء ينفع صاحبكم فقال بعضهم ان سيدنا لدغ فهل عند احد منكم يعني رقية فقال رجل من القوم اني
لارقي ولكن استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من
الشاء فاتاه فقرأ عليه بام الكتاب ويتفل حتى برأ كانما انشط من عقال فاوفاهم جعلهم الذي
صالحوهم عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا
له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين علمتم انها رقية احسنتم واضربوا لي معكم بسهم
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے چند صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں گئے اور عرب کے کسی قبیلے
پر اوترے اون سے مہمانی چاہی (یعنے یہ چاہا کہ ہماری ضیافت کریں کھانا کھلاویں جیسا دستور ہوتا ہے) مگر انہوں نے
ضیافت سے انکار کیا پھر اوس قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچھونے) کاٹ کھایا (اور اونہوں نے علاج کیا جہانتک
ہوسکا مگر کسی طرح فائدہ نہ ہوا تب اون میں سے بعض لوگوں نے کہا چلو انہی لوگوں کے پاس چلو جو یہاں آکر اترے
ہیں شاید اون کے پاس کوئی دوا ہو جس سے کچھ فائدہ ہو پھر اون میں سے چند لوگ ان صحابہ پاس آئے اور بولے کہ
ہمارے سردار کو (سانپ یا بچھونے) کاٹ کھایا ہے تو تمہارے پاس کوئی منتر ہے ان میں سے ایک شخص بولا ہاں ہمارے
پاس منتر ہے لیکن تمنے تو ہماری ضیافت بھی نہ کی باوجودیکہ ہم نے تم سے ضیافت چاہی اب میں کبھی منتر نہ پڑہوں گا
جبتک تم مجھے اجرت نہ دو انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا دینا کیا تب وہ شخص آیا اور سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تہوکنا
شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چھٹ گیا (یعنی پہلے ایسا بے حس و حرکت تہا گویا رسیوں میں جکڑا ہوا تہا
سورہ فاتحہ کی برکت سے تندرست ہوگیا اور چلنے پھرنے لگا) پھر اون لوگوں نے جو اجرت ٹھرائی تھی دیدی صحابہ نے
آپس میں کہا لاؤ اسکو تقسیم کرلیں مگر جس شخص نے منتر پڑہا تہا اوس نے کہا نہیں ٹھرو جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

جا دین اور آپسے پوچھہ لین پہر صبح کو آپ پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے کہان سے جانا کہ سورۂ فاتحہ
منتر ہے خیر اچھا کیا تم نے پھیر اسمین ایک حصہ اپنے ساتھہ لگا لو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا درست ہے جب اوسمین
کوئی مضمون برا نہو خصوصاً آیت یا حدیث سے اور ایسا ہی اجرت لینا دوا اور علاج اور منتر پر درست ہے اور یہ اجرت
حلال ہے جب آیت یا حدیث کو منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا دارو کی اجرت لینا بطریق اولی درست ہوگا **عن**

خارجة بن الصلت عن عمه انه مر بقوم فاتوه فقالوا انك جئت من عند هذا الرجل بخير فارق لنا هذا
الرجل فاتوه برجل معتوه في القيود فرقاه بام القرآن ثلاثة ايام غدوة وعشية كلما ختمها جمع بزاقه
ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره له فقال النبي صلى الله عليه
وسلم كل فلعمري لمن اكل برقية باطل لقد اكلت برقية حق **ترجمہ** خارجة بن الصلت نے اپنے چچا علاقہ بن صحار تمیمی
بن عشیر اسے سنا وہ ایک قوم پر سے گزرے تو اوس قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم اون کے پاس سے لائے ہو یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہتری اور برکت کو تو منتر پڑھو ہماری فلان شخص پر پہر وہ لوگ اوس شخص کو لیکر آئے
جو دیوانہ تہا رسیون مین بندہا ہوا انہون نے اوسپر سورۂ فاتحہ پڑہی تین روز تک صبح اور شام جب پڑھ چکتے تو منہ مین
تہوک جمع کرکے تہوک دیتے پہر وہ شخص ایسا ہوگیا گویا قید سے چہوٹ گیا یعنی خوش اور خرم صحیح اور تندرست اون لوگون
نے اونکو (میرے چچا کو) کچھ دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہا اوس میں
قسم ہے میری عمر کی (یعنی اوس شخص کی جسکو اختیار مین میری بقا ہے) لوگ تو جہوٹے منتر کرکے کہاتے ہین تو نے سچا منتر کیا
ہے (یعنے درحقیقت سورۂ فاتحہ منتر ہے ہر مرض کی) **باب في كسب الحجام** پچہنے لگانیکی اجرت کا بیان **عن**

رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسب الحجام خبيث وثمن الكلب خبيث
ومهر البغي خبيث **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگہی لگا کر مزدوری
لینے کا پیشہ برا ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زناکار عورت کی خرچی پلید ہے **ف** مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پچہنی لگائی اور لگانے والی کو مزدوری دی **عن** محيصة استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في اجارة الحجام
فنهاه عنها فلم يزل يساله ويستاذنه حتى امره ان اعلفه ناضحك ورقيقك **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے
کہ اوس نے سینگہی لگا کر مزدوری لینے کی اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اوسکو منع کیا پہر وہ آپ سے
ہمیشہ اجازت مانگتا رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوس سے اپنے اونٹ کو گہاس کہلا یا غلام کو دیدے **ف** مگر تو خود اپنے خرچ
مین نہ لا جانورون کے چارے یا غلامون کی خوراک مین خرچ کر امام احمد کا یہی قول ہے **عن** ابن عباس قال احتجم رسول
الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره ولو علمه خبيثا لم يعطه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگہی لگوائی اور سینگہی لگانیوالے کو اوسکی مزدوری دی اگر آپ اوسکو برا جانتے تو مزدوری نہ دیتے

نرجئے عن انس بن مالک انہ قال حجم ابو طیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہ بصاع من تمر
وامر اھلہ ان یخففوا عنہ من خراجہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ
نے سینگھی لگائی آپ نے اوسکو ایک صاع خرما دینے کا حکم فرمایا اور اوس کے مالکون کو حکم کیا کہ اوسکے خراج مین کچھ کم کر دین
یعنی اوسکی کمائی مین سے جو لیتے ہین کسیقدر اوسمین کمی کرین باب فی کسب الاماء لونڈیون کی کمائی لینا
کیسا ہے اوسکا بیان عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الاماء ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے لونڈیون کی کمائی سے جبتک معلوم نہ ہو جاوے کہ کہان سے اوس
نے کمایا علما نے کہا آپ نے لونڈیون کی کمائی سے اسواسطے منع کیا کہ لوگ اون پر محصول مقرر کرتے تھے پس وہ لاتین جہان سے
ہو سکتا اگر کچھ کام نہ ہو سکتا تو زنا کرتین اور خرچی کماتین اسواسطے منع فرمایا اون کی کمائی لینے سے جبتک تحقیق نہ ہو جاوے
بعضون نے کہا کمائی سے مراد وہی زنا کی خرچی ہے عن طارق بن عبد الرحمن القرشی قال جاء رافع بن رفاعۃ
الی مجلس الانصار فقال لقد نھانا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم فذکر اشیاء و نھی عن کسب الامۃ
الا ما عملت بیدھا وقال ھکذا باصابعہ نحو الخبز والغزل والنفش ترجمہ طارق بن عبد الرحمن قرشی
سے روایت ہے رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس مین آئے اور کہا ہم کو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج چند چیزون سے
پھر بیان کیا اونکو کہا کہ منع کیا ہم کو لونڈی کی کمائی سے مگر جو وہ اپنے ہاتھون سے محنت کر کے کمادے آپ نے اونگلیون سے اشارہ کیا
جیسے روٹی پکانا چرخہ کاتنا روئی دھنا (یا اور کام اور صنعت جو شرع مین حلال ہین) عن رافع بن خدیج قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کسب الامۃ حتی یعلم من این ھو ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے جبتک اوسکا حال معلوم نہ ہووے کہ کہان اور کیونکر کمائی
ہو سکی اگر حلال ذریعہ سے ہو تو اوسکا لینا درست ہے) باب فی عسب الفحل نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت لینا
عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کے مادہ پر چھوڑ کر اوسکی مزدوری لینے سے باب فی الصائغ سنار کا بیان
عن ابی ماجدۃ قال قطعت من اذن غلام او قطع من اذنی فقدم علینا ابو بکر حاجا فاجتمعنا الیہ فرفعنا
الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال عمر ان ھذا قد بلغ القصاص ادعوا لی حجاما لیقتص منہ فلما دعی
الحجام قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی وھبت لخالتی غلاما وانا ارجو ان یبارک لھا
فیہ فقلت لھا لا تسلمیہ حجاما ولا صائغا ولا قصابا ترجمہ ابی ماجدہ سے روایت ہے مین نے کسی لڑکے کا کان کاٹ ڈالا
یا میرا کان کسی نے کاٹ ڈالا (راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پھر ابو بکر ہمارے پاس حج کے لیے آئے ہم سب اون کے پاس
جمع ہوئے انہون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاس بھیجدیا عمر نے کہا اسمین تو قصاص ہو سکتا ہے بلاؤ کسی حجام کو تا کہ قصاص لیوے اسکے

وجس نے کان کاٹا ہے جب حجام آیا تو حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے اپنی
خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا ہے مجھے امید ہے کہ اونکو برکت ہوگی اوس غلام میں اور وہ خالہ آنحضرت کی فاختہ بنت عمرو تہیں
لیکن میں نے کہدیا ہے کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا ف جو اوسکو حجامت یا سناری یا قصابی کا
کام سکہا دے۔ آپ نے ان پیشوں کو برا جانا اسلیے کہ حجام اور قصاب رات دن خون کے نزدیک رہتے ہیں طہارت اون سے
نہیں ہوسکتی اور سنار اکثر جہوٹے وعدہ خلاف ہوتے ہیں دوسری یہ کہ ہمیشہ کہرے میں کہوٹ ملاتے ہیں اور وزن میں
کمی کرتے ہیں حقیقت میں ہزاروں سناروں میں کوئی ایک سنار ایسا ہوگا جو وعدے کا سچا اور ایماندار ہو **باب**
فی العبد یباع وله مال ایک غلام بیچا جاوے اور اوسکے پاس مال ہو تو مال کسکا ہوگا **عن** سالم عن ابیه عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع نخلا
قد ابرت فالثمرة للبائع الا ان یشترط المبتاع ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہووے تو غلام کا مال بائع ہی لیویگا مگر جبکہ خریدار شرط کر لے اور جس نے
کہجور کا درخت بیچا ہو تابیر کیا ہوا (یعنی نر کو مادے کے ساتھ پیوند کیا ہوا) تو اوسکے پہل بائع لیویگا مگر جب خریدار بائع سے
شرط کر لیوے ف کہ مال یا پہل میں لونگا اور بائع منظور کر لے تو خریدار ہی لیگا **عن** ابن عمر عن النبی صلی الله
علیه وسلم بقصة النخل ترجمہ عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی روایت ہے جو اوپر گزری جسمیں کہجور کا قصہ مذکور ہے **عن**
جابر بن عبدالله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان
یشترط المبتاع ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور
اوسکے پاس ہے مال تو اوس غلام کے مال کا بائع مستحق ہے مگر خریدار اگر بائع سے شرط کر لیوے کہ یہ مال میں لونگا تو لے سکتا ہے **باب**
فی التلقی تاجروں سے بازار میں آنے سے پہلے جا کر ملنا **عن** عبدالله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تلقوا السلع حتی یهبط بها الاسواق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کے بکری پر اپنی چیز نہ بیچے۔ یعنی ایک کے خریدار کو دوسرا نہ بلا لے
اور جبتک تاجر اپنا مال بازار میں نہ اوتارے اوسکے مال کو آگے سے جا کر نہ ٹہرالو ف اس خیال سے کہ بازار میں آویگا تو مال
سستا بیچیگا **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن تلقی الجلب فان تلقاه متلق فا
شتراه فصاحب السلعة بالخیار اذا وردت السوق قال ابو علی سمعت ابا داود یقول قال سفیان لا
یبع بعضکم علی بیع بعض ان یقول ان عندی خیرا منه بعشرة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا آگے بڑھ کر خرید لینے سے۔ یعنی تاجر کے بازار میں آنے سے پہلے ہی راہ میں جا کر اوسکا مال خرید لینے سے اور بیچنے
سے پس اگر خرید لیا یعنی راہ میں تو جلب کے مالک کو بازار میں آنے کے بعد اختیار ہے ف جب اوسکو معلوم ہو کہ نرخ بازار

گران ہی اور اسنے دہوکا دیکر مجھ سے سستا لیا تو اوس مال کو پہیر سکتا ہی ف سفیان نے کہا جیسے ایک تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے مثلاً خریدار گیارہ روپے کو ایک چیز خریدتا ہی پہر اوس سے میری پاس سے دس روپیہ کو اوس سے بہتر لو

باب ما فی النہی عن النجش نجش کا بیان اور اسکی تفسیر آگے آتی ہی) **عن** ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تناجشوا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجش مت کرو (یعنی خود کو خریدنا منظور نہ ہو فقط دوسرے خریدار کے دہوکا دینے کے لیے نرخ نہ بڑہا دو)

باب فی النہی ان یبیع حاضر لباد شہر والا باہر دیہات والے کا اسباب نہ بیچے (مہنگا کرنے کے لیے) **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر لباد فقلت ما یبیع حاضر لباد قال لا یکون له سمسارا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شہر والے کو بدو یعنی گانون والے کی چیز بیچنے سے تو مین نے عرض کیا شہر والا بدو کی چیز نہ بیچے تو آپ نے فرمایا کہ اوسکی دلالی نہ کرے یعنی اپنی آڑہت رکھکر اوسکی دلالی نہ کرے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وان کان اخاہ او اباہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی کی چیز شہر کا رہنے والا نہ بیچے اگرچہ اوسکا بہائی ہو یا باپ ہو (بلکہ اوسکو خود بیچنے دیوی) **عن** انس بن مالک قال کان یقال لا یبیع حاضر لباد وھی کلمۃ جامعۃ لا یبیع له شیئا ولا یبتاع له شیئا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی لوگ کہا کرتے تہے بستی کا رہنے والا باہر والی کے لیے نہ بیچے یہ ایک جامع کلام ہی یعنی نہ باہر والے کے ہاتہ کوئی شی بیچے (اس خیال سے کہ وہ گران خریدیگا اور شہر والے ارزان لین گے یا شہر والون کے ہاتہ گران بیچ کر نفع لے) نہ اوسکے واسطے کوئی شی خریدے (اپنی دلالی سے مار کہانے کے لیے) **عن** سالم المکی ان اعرابیا حدثه انه قدم بحلوبۃ له علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزل علی طلحۃ بن عبید اللہ فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع حاضر لباد ولکن اذھب الی السوق فانظر من یبایعک فشاورنی حتی امرک او انہاک **ترجمہ** سالم مکی سے روایت ہی ایک اعرابی نے اون سے بیان کیا مین حلوبہ لایا یا حلوبہ بیچا (حلوبہ تو دوہنے والی اونٹنی اور حلوبہ وہ مال جو لایا جاتا ہی فروخت کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو اوترا طلحہ بن عبید اللہ کے پاس انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی بستی والے کو دیہات والے کے لیے بیچنے سے تو خود تو بازار میں جا اور دیکہ کون بیچتا ہے تیری ہاتہ پہر مشورہ کر مجہہ سے مین اجازت دونگا یا منع کرونگا (مگر یہ نہین ہو سکتا کہ مین تیرے ساتہ چلون اور تیرا دلال بن جاؤن اور بستی والون کا نقصان کرون) **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد ودعوا الناس یرزق اللہ بعضہم من بعض **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر والا دیہاتی کی چیز نہ بیچے اور لوگون کو چہوڑ دو تا اللہ تعالی بعضون کی طرف سے بعضون کو روزی دیوے (یعنی کسی کو نفع کسی کو نقصان اٹہانے دو کیونکہ تجارت میں دخل دو)

باب من اشتری مصراۃ فکرھہا کوئی شخص ایسی بکری

خریدی جسکے تہن مین کئی دنکا دودہ اکٹہا کیا ہو **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تلقوا الرکبان للبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک
فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ردھا وصاعا من تمر ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑہ کر قافلہ سے تم لوار زان خرید کر گران بیچنے کو لیے
یعنی قافلہ کو شہر مین آنیسے پہلی اون سے ملکر غلہ نہ خریدو اور کسی کی خرید و فروخت مین کوئی اپنی چیز نہ بیچے یعنی ایک
خریدار کو دہمرا نہ بلا لیوے اور اونٹنی اور بکری بیچنے مین تصریہ نکرو یعنی ایک دن یا دو دنکا دودہ اونکی تہنون مین جمع کر کے نہ
پھر جو کوئی ایسی بکری یا اونٹنی خرید کریگا تو اوسکو دودہ دوہنے کے بعد اختیار ہی اوسکی لینے اور پہیر دینے مین اگر پسند کرے تو رکہ لے
اور نا پسند ہو تو پہیر دی ایک صاع خرما دیکر **ف** وہ اوسکی دودہ کا بدلہ ہو جاویگا جو خریدار نے لیا **عن** ابی ھریرۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشترى شاۃ مصراۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام ان شاء ردھا وصاعا
من طعام لا سمراء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تصریہ کی ہوئی بکری کو خرید
کیا (تصریہ کا بیان آگے گزر چکا) تو وہ اوسکی پہیرنیکا اختیار رکہتا ہی تین دن تک اگر پہیر دی تو اوسکی ساتہہ ایک صاع
اناج دیوے نہ گیہون یعنی کچہہ گیہون کا دینا ضرور نہین کوئی اناج دیدے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اشترى غنما مصراۃ احتلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ففی حلبتھا صاع
من تمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خرید کر اوسکا
دودہ دوہا پہیر چاہے اوسکو رکہہ لے ورنہ ناپسند ہو تو ایک صاع کہجور اوسکی دودہ کے بدلے دیکر اوسکو پہیر دے **عن** عبد اللہ
بن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع محفلۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردھا رد
معھا مثل او مثلی لبنھا قمحا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تہن
مین دودہ بہری بکری خریدے تو اوسکو تین دن تک اختیار ہی اگر اوسکو پہیر دے تو اوسکی ساتہہ جتنا دودہ دوہا ہو اوسکی
یا اوس سے دونے گیہون دیوے **باب فی النھی عن الحکرۃ** آدمیون یا جانورون کی قوت اور ضروریات کو روکنا اور
رکہہ چھوڑنا **عن** معمر بن ابی معمر احد بنی عدی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتکر
الا خاطئ فقلت لسعید فانک تحتکر قال ومعمر کان یحتکر قال ابو داود کان سعید بن المسیب یحتکر
النوی والخبط والبزر سمعت احمد بن یونس یقول سالت سفیان عن کبس القت فقال کانوا یکرھون الحکرۃ
وسالت ابا بکر بن عیاش فقال اکبسہ ترجمہ معمر بن ابی معمر سے جو اولاد مین سے ہی عدی بن کعب کے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار یعنی نرخ مہنگا کرنیکو غلہ نہین جمع کرتا سوا گنہگار کے محمد بن عمرو نے کہا مین نے سعید بن المسیب
کہا تم احتکار کرتے ہو انہون نے کہا معمر بھی احتکار کرتے تہے ابو داود نے کہا سعید بن المسیب احتکار کرتی تہی کہجور کی گٹہلیان

اور چارے کا اور اون تخمون کا جن سے تیل نکلتا ہے یا جو مصالحہ مین پڑتی ہین۔ احمد بن یونس نے کہا مین نے سفیان سے پوچھا چارہ
جانور ولکا روکنا کیسا ہے انہون نے کہا اگلے لوگ برا جانتے تھے احتکار کو اور مین نے ابا بکر بن عیاش سے پوچھا تو انہون نے کہا
روک کہا اوسکو عن قتادة قال لیس فی التمر حکرة قال ابن المثنی قال عن الحسن فقلنا له لا تقل عن
الحسن قال ابو داؤد قال الاوزاعی المحتکر من یعترض السوق ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ کھجور مین احتکار
نہین ہے۔ راوی نے کہا یہ حدیث حسن بصری سے مروی ہے ہم نے کہا حسن کا نام نہ لی (نسخہ مطبوعہ دہلی مین ہے ابو داؤد نے
کہا ہمارے نزدیک یہ حدیث باطل ہے) ابو داؤد نے کہا اوزاعی نے کہا (جو شام کے مجتہد تھے) کہ محتکر وہ ہے جو بازار مین مداخلت
کرے یعنی غلہ آنے کو روکے باب فی کسر الدراھم روپیون کا توڑنا بے ضرورت منع ہے عن عبد الله
قال نھی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تکسر سکة المسلمین الجائزة بینھم الا من باس ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کا سکہ توڑنے سے جو اون مین رائج ہو مگر کسی ضرورت
کی وجہ سے ہو تو درست ہے باب فی التسعیر نرخ مقرر کرنا درست نہین ہے عن ابی ھریرة ان رجلا جاء
فقال یا رسول الله سعر فقال بل ادعو ثم جاءه رجل فقال یا رسول الله سعر فقال بل الله یخفض
ویرفع وانی لارجو ان القی الله ولیس لاحد عندی مظلمة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ کر دیجیے آپ نے فرمایا نہین بلکہ مین دعا کرونگا (غلہ ارزان ہونیکیو اسطے) پھر ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نرخ گھٹاتا ہے اور بڑھاتا ہے اور مین امید رکھتا ہون کہ اللہ سے
ملون اور میری پاس کوئی مظلمہ نہو یعنی کوئی ایسا امر نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جاوے عن انس قال قال
الناس یا رسول الله غلا السعر فسعر لنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله ھو المسعر القابض الباسط
الرازق وانی لارجو ان القی الله ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمة فی دم ولا مال ترجمہ انس سے روایت
ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نرخ گران ہو گیا ہے آپ ہمارے لیے نرخ باندھ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مقرر اللہ وہ ہے نرخ باندھنا ہے تنگی کرتا ہے کشایش کرتا ہے روزی دیتا ہے اور مجھکو امید ہے اللہ تعالی سے اس حالت پر ملنے
کی کہ کوئی تم مین سے میرا مدعی نہو کسی طرح کا بسبب ظلم کے اور نہ خون کے اور نہ مال کے ف تحفظ مین ہے دوستی
نرخ باندھنا ظلم ہے مال مین مالک کو اختیار ہے جسطرح چاہے بیچے باب فی النھی عن الغش برا مال اچھے مال مین ملا دینا
گناہ ہے عن ابی ھریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر برجل یبیع طعاما فساله کیف تبیع
فاخبره فاوحی الیه ادخل یدک فیه فادخل یده فیه فاذا ھو مبلول فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لیس منا من غش ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف
لیگئے وہ اناج بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کیسے بیچتا ہے اوس نے بیان کیا اور پھر آپ پر وحی آئی کہ اپنا ہاتھ ڈالکر دیکھو آپ نے

ناہتہ ڈالکر دیکہا تو وہ اناج اندر سے تر لیعنی گیلا ہتہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فریب کے ہی اور اچھی مال اوپر
برا مال چہپاوے تو وہ ہم مین سے نہین ہی (یعنی اسلام کے شیوہ کے خلاف ہی کہ مکر اور فریب کرے) **باب خیار المتبایعین**
بائع اور مشتری کے خلتیار کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان
کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ مالم یفترقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپسمین خرید و فروخت کرنیوالے جبتک جدا نہون ایکدوسرے پر اختیار رکہتے
ہین یعنی جبر پہیر دینے کا سوای بیع خیار کے **ف** وہ بیع جسمین جدا ہونے کے بعد بھی اختیار باقی ہی یعنی پسند
ناپسند کی شرط کر لی ہو **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال او یقول احدہما لصاحبہ
اختر **ترجمہ** ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ایسا ہی یعنی جبتک جدا نہون یا ایکدوسرے
سے کہدے کہ بیع کو نافذ کر **عن** عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان بالخیار
مالم یفترقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ **ترجمہ**
عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونون جبتک جدا نہون اختیار
رکہتے ہین یعنی جبر پہیر دینے کا مگر جبکہ بیع کہ خیارہ ہو یعنی بیع خیارہ مین بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ اور بائع و مشتری
دونون مین کسیکو حلال نہین کہ جبر پہیر دینے کے ڈر سے اپنے ساتھی سے جدا ہو جاوے (یعنے اوٹھ کر چلدیوے) **عن** ابی الوضی قال
غزونا غزوۃ لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم اقاما بقیۃ یومہما ولیلتہما فلما اصبحا
من الغد حضر الرحیل قام الی فرسہ یسرجہ فندم فاتی الرجل واخذہ بالبیع فابی الرجل ان یدفعہ الیہ
فقال بینی وبینک ابو برزۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیا ابا برزۃ فی ناحیۃ العسکر فقالا لہ ہذہ القصۃ فقال
اترضیان ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان
بالخیار مالم یتفرقا قال ہشام بن حسان حدث جمیل انہ قال ما اراکما افترقتما **ترجمہ** ابو الوضی عباد بن نسیب سے
روایت ہی مین نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل مین اوترے وہان ہمارے ایک ساتھی نے ایک گہوڑا فروخت کیا غلام لیکر پھر بائع
اور مشتری سارے دن اور رات وہین رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی اور کوچ کا وقت آیا تو گہوڑا جس نے بیچا تہا وہ زین کسنے
لگا اپنے گہوڑے پر اوسوقت شرمندہ ہوا (یعنی گہوڑا پسند آیا اور بیچنا اچہا نہ معلوم ہوا) اور مشتری پاس گیا گہوڑا واپس لینے
کو اوس نے انکار کیا واپس دینے سے تب اوس نے کہا اچھا ابو برزہ صحابی جو فیصلہ کرین پھر دونوں ابو برزہ کے پاس آئے لشکر
کی ایک جانب مین اور یہ قصہ اون سے بیان کیا انہون نے کہا تم راضی ہو اس بات پر مین تمہارا فیصلہ کرون جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی آپنے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہی جبتک جدا نہون تو مین دیکہتا ہون تم دونون جدا نہین
ہوئے **ف** یعنی اوسی مقام مین رہے جہان بیع کی تھی پھر آئی ہی تو دونون ساتھ ہی اسوجہ سے اختیار باقی ہی مطلب یہ ہی

کہ بعد ایجاب اور قبول کے جبتک بائع اور مشتری جدا نہ ہو جاوین یعنی بائع اپنی راہ لے اور مشتری اپنی راہ لے تب تک ہر ایک کو اختیار
رہیگا کہ بیع فسخ کر ڈالین یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک بعد ایجاب اور قبول کے فسخ کا اختیار نہ رہیگا
مگر جب شرط ہو جاوے اختیار کی اور یہ احادیث ان پر حجت ہین **عن** ابن ایوب قال کان ابو زرعة اذا بایع رجلا
خیره قال ثم یقول خیرنی و یقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفترقن
اثنان الا عن تراض **ترجمہ** یحیی بن ایوب سے روایت ہے ابو زرعہ جب خرید و فروخت کرتے تو اختیار دیتے دوسرے کو پھر کہتے
مجھے بھی اختیار دے اور وہ کہتے تھے کہ مین نے ابا ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ جدا ہوں دونوں
یعنی بائع اور مشتری سوا رضامندی کے (یعنی راضی ہو کر الگ ہوں) **عن** حکیم بن حزام ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يفترقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كتما
وكذبا محقت البركة من بيعهما قال ابو داود وكذلك رواه سعيد بن ابي عروبة وحماد واما همام
فقال حتى يتفرقا او يختار ثلاث مرات **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع
اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں آپس مین سچ کہین اور جو عیب ہو بیان کر دین یعنی بکنے کی چیز کا
تو خرید و فروخت مین دونوں کو برکت ہوگی اور اگر جھوٹ کہین اور چیز کا عیب چھپا دین تو انکی خرید و فروخت مین برکت
کم ہوگی یا مٹ جاویگی **ف** ہمام کی روایت مین ہے حتى يتفرقا او يختار ثلاث مرات یعنی بائع اور مشتری کو اختیار
ہے جبتک دونوں جدا نہ ہوں اور اختیار کی شرط کر لین تین بار یہ ارشاد فرمایا

باب فی فضل الاقالة

بیع فسخ کر ڈالنے کی فضیلت **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقال مسلما اقاله الله عثرته **ترجمہ**
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان سے اقالہ کرے قیامت کے دن اللہ اوسکا قصور
معاف کریگا **ف** یعنی ارزان خرید کرکے پھیر دے یا گراں بیچا پھیر لیوے اور بائع مشتری سے اور مشتری بائع سے سلوک کرے
تو ثواب ہے تا کہ اپنے بھائی مسلمان کا نقصان نہ ہو

باب فيمن باع بيعتين في بيعة

ایک بیع مین یعنی ایک عقد مین دو بیعین کرنا منع ہے **عن** ابی هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من باع بيعتين في بيعة
فله اوكسهما او الربا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بیع مین دو بیع کیا
تو جو اوسمین کم ہو اوسکو اختیار کرنا چاہیے اور نہین تو سود ہو گا **ف** جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے
اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونوں مین سے ایک لینا پڑے بعضوں نے کہا اسکی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے مین نے
تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس روپیہ کو اور ادھار بیس روپیہ کو بیچا بعضوں نے کہا بائع مشتری سے کہے مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ بیچا
اس شرط سے کہ تو اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ مگر دوسری صورت اس حدیث کے مضمون سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دو قیمتین کم و بیش
اوسمین ہین اور کم کو اگر اختیار نہ کرے تو سود لازم آتا ہے

باب النهي عن العينة

بیع عینہ کی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا تبايعتم بالعينة واخذتم اذناب البقر ورضيتم بالزرع وتركتم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لا ينزعه حتى ترجعوا الى دينكم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم بیع عینہ کرو گے (یہ سود خواروں نے ایجاد کی ہے مثلا زید عمرو کے ہاتھ ایک تھان دس روپیہ کا بیچے ایک مہینے کی میعاد پر پھر آٹھ روپیہ نقد دیکر وہ تھان عمرو سے خرید لیوے) اور گائے بیل کی دمیں تھاموگے اور کھیتی سے خوش ہوگے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالے ڈالدیگا تمہاری اوپر ذلت کو پھر دور نہ کریگا ذلت تمہاری یہانتک کہ پھر جاؤ اپنے دین کیطرف (یعنی پھر دین پر قائم ہو جاؤ اور جہاد شروع کرو تو عزت دیگا خدا تعالی اور غالب کریگا کفار پر ورنہ روز بروز ذلیل ہوتے جاؤ گے یہی حال ہے مسلمانوں کا اس زمانے میں اللہ رحم کرے)

باب فی السلف

سلف (یعنی سلم کا) بیان اور اسکی تفسیر آتی ہے عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يسلفون في التمر السنة والسنتين والثلاثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگ میووں میں ایک ایک برس دو دو برس تین تین برس کا سلف کرتے تھے ف سلف اور سلم اسکو کہتے ہیں کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جائے جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے میں ایک پلہ گیہوں ٹھہرے دس روپیہ نقد اسکو دیدے اور گیہوں دینے کی میعاد ایک مہینہ مقرر ہووے تو آپ نے فرمایا جو میوہ خریدنے کیلیے قیمت پیشگی دے اسکو چاہیے کہ اسکی مدت اور وزن یا ناپ مقرر کرے اگر مدت مجہول ہوگی یا وزن نا معلوم ہوگا تو سلم درست نہ ہوگی عن محمد او عبد الله بن مجالد قال اختلف عبد الله بن شداد وابو بردة في السلف فبعثوني الى ابن ابي اوفى فسالته فقال ان كنا نسلف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر في الحنطة والشعير والتمر والزبيب زاد ابن كثير الى قوم ما هو عندهم ثم اتفقا وسالت ابن ابزى فقال مثل ذلك ترجمہ محمد سے یا عبد اللہ بن مجالد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے آپس میں سلف کے باب میں اختلاف کیا تو مجھ کو یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے ابن ابی اوفی پاس بھیجا میں نے اونسے پوچھا اونہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور خشک میں سلف کیا کرتے تھے اور ان لوگوں سے جنکے پاس یہ میوے نہ ہوتے پھر میں نے ابن ابزی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا (جیسا ابن ابی اوفے نے کہا) عن ابن ابي المجالد بهذا الحديث قال عند قوم ما هو عندهم ترجمہ دوسری روایت میں ابن ابی المجالد سے ایسا ہی ہے کہ ان لوگوں سے سلم کرتے تھے جنکے پاس یہ مال نہ ہوتے ابو داؤد نے کہا ابن ابی المجالد صحیح ہے عن عبد الله بن ابي اوفى الاسلمي قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الشام فكان ياتينا انباط من انباط الشام فنسلفهم في البر والزيت سعرا معلوما واجلا معلوما

فقيل له من له ذلك قال ما كنا نسئلهم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفے اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کیطرف ہم نے سفر کیا جہاد کے لیے تو ہمارے پاس شام کے ملک کے کھیتی والے آئے اور ہم اون سے
گیہون اور تیل مین سلف کرتے یعنے پہلی قیمت دیدیتے تہے اون کی کہاو اور مدت ٹھہراکر کسی نے اون سے پوچہا اون
لوگون سے سلم کرتے ہوگے جنکے پاس یہہ مال ہوتا ہوگا انہون نے کہا ہم پوچہتے تہوڑے تھے **باب** في السلم في ثمرة
یعنے کسی خاص درخت کی میوے مین سلم کرنا درست نہین ہے **عن** ابن عمران رجلا اسلف رجلا في نخل
فلم تخرج تلك السنة شيئا فاختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم قال بم تستحل ماله اردد عليه
ماله ثم قال لا تسلفوا في النخل حتى يبدو صلاحه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سلم کیا
خاص ایک درخت کے میوے پر اوس سال اوس درخت مین میوہ نہ نکلا تو دونون نے جہگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپ نے بائع سے کہا تو کس چیز کے بدلے اوسکا مال لیتا ہے پہیر دے اوسکا مال یعنے جب میوہ نہین نکلا تو اوسکا راس المال پہیر دے
پہر آپ نے فرمایا مت سلم کیا کرو کہجور کے درختون کے میوے مین جبتک پہل پختگی پر نہ آوین **باب** السلف يحول لبيع
مین مسلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے **عن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اسلف في
شئ فلا يصرفه الى غيره ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیع سلم
کرے کسی چیز کو خریدے سو وہ چیز کسی اور چیز سے نہ بدلے یعنے جبتک اوس چیز کو اپنے قبضہ اور اختیار مین نلاوے
اوسکا بدلنا درست نہین مثلا سلم کی گیہون لینے پر اور گیہون لینے سے پہلے اوس کے بدلے مین چاول ٹہرالیے تو یہہ نادرست ہے
باب في وضع الجائحة اگر کہیت یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے **عن**
ابي سعيد الخدري انه قال اصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها فكثر
دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه فلم يبلغ ذلك وفاء
دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك ترجمہ ابی سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے میوہ خریدا پہر اوس میوے پر کوئی آفت
آگئی اور اوس پر بہت سارا قرض ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اوسکے لیے خیرات دینے کا حکم فرمایا
تو لوگون نے اوسکو خیرات دی وہ مال خیرات کا بہی اوسکے قرض ادا ہونے کے قابل نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یعنے اوسکے قرض خواہون سے جو کچہہ اوس کے پاس ہے تم کو ملے تم وہی لے لو اور سوا اسکے تم کو اور کچہہ نہ ملیگا یعنے
ابہی یا فی الحال کچہہ نہین ہوسکتا البتہ جب آیندہ اور کچہہ مال کماوے تو اوس سے لے سکتے ہو **عن** جابر بن عبد الله ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بعت من اخيك ثمرا فاصابتها جائحة فلا يحل لك ان تاخذ
منه شيئا بم تاخذ مال اخيك بغير حق ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میوہ بیچے تو اپنے بہائی مسلمان کے ہاتھ اور اوسپر یعنے میوہ پر کوئی آفت پہونچے تو تجہے خریدار سے ایک کوڑی بھی
لینا حلال نہین **ف** یہہ حکم اوسوقت ہی کہ میوہ بالکل خراب ہو جاوے خواہ بعد پختگی کے لے یا نادانی سے قبل پختگی کے اور اگر کچہ
رہے اور کچہ جاتا رہے تو اوسوقت بقدر نقصان قیمت کے تخفیف چاہیے خواہ بعد پختگی کے لے یا جہالت سے قبل پختگی کے **ف**
تو ناحق اپنے بہائی کا مال کیوں کہے گا **باب** فی تفسیر الجائحۃ آفت کسکا نام ہی اور کیا چیز ہے **عن** عطاء
قال الجوائح کل ظاہر مفسد من مطر او برد او جراد او ریح او حریق **ترجمہ** عطاء سے روایت ہی آفت وہ ہے
جو کہلی کہلی ہو جس سے تباہی ہو جیسے بارش یا پالا یا ٹیری یا آندہی یا انگار (جس کا انکار کسیکو نہو سکے) **عن** یحیی بن سعید
انہ قال لا جائحۃ فیما اصیب دون ثلث راس المال قال یحیی وذلک فی سنۃ المسلمین **ترجمہ** یحیی بن سعید
سے روایت ہی انہون نے کہا اگر تہائی سے کم مال پر آفت آوے تو اوسکو آفت نہ کہینگے یحیی نے کہا یہ مسلمانون کا طریقہ ہی یعنے
اون کی رواجی بات ہی کہ تہائی سے کم اگر نقصان ہو تو مشتری کو مجرا نہین دیتی کیونکہ ایسا ہوا کرتا ہے **باب** منع الماء
پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لیے منع ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل الماء
لیمنع بہ الکلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچی ہوئی پانی سے کوئی منع نہ کرے
تا کہ گہاس بچ رہے۔ عرب مین قاعدہ تہا کہ کنوون سے پانی بہر کر ایک حوض یا گڈہے مین ڈالتے اور اپنے جانورون کو پانی پلاتے
جو بچ رہتا اوس سے اور لوگون کے جانور بھی نفع اوٹہاتے بعضون نے اوس بچے ہوئے پانی سے روکنا شروع کیا اس خیال سے
کہ جب پانی نہ ملیگا تو لوگ اپنے جانورون کو گہاس چرانے کے لیے بہی نہ لاوینگے تو گہاس محفوظ رہیگی آنحضرت نے اس سے منع
کیا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ رجل منع ابن
السبیل فضل ما عندہ ورجل حلف علی سلعۃ بعد العصر یعنی کاذبا ورجل بایع اماما فان اعطاہ وفی
لہ وان لم یعطہ لم یف لہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین
شخصون سے بات نہ کریگا ایک تو وہ شخص کہ اوسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا
شخص جو جہوٹی قسم بعد عصر کے کہاوے اپنا اسباب بیچنے کے لیے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سے بیعت کی پہر امام نے اگر کچہ اوسکو
دیا تو اوس نے بہی اپنے عہد کو پورا کیا۔ یعنی دنیا ہی کے لیے بیعت کی **عن** الاعمش باسنادہ ومعناہ قال ولہم
ولہم عذاب الیم وقال فی السلعۃ باللہ لقد اعطی بہا کذا وکذا فصدقہ الاخر فاخذہا **ترجمہ** دوسری روایت
مین بھی ایسا ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ اللہ اون تینون آدمیون سے نہ بات کریگا نہ اون کو گناہون سے پاک کریگا اور اونکو دکہ کا عذاب
ہوگا اور اسباب پر قسم کہانا یہ ہی کہ قسم خدا کی فلان شخص اسکو اتنی روپیہ کو خریدتا تہا یہ سنکر مشتری سچ جانے اور لے لیوے **عن**
امرأۃ یقال لہا بہیسۃ عن ابیہا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل
یقبل ویلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یا نبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل

نے اوسکو کچھ نہ دیا

منعه قال الملح قال یا نبی الله ما الشیء الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لک ترجمہ بہیسہ سے روایت ہی کہ میری باپ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ایکا کرتہ اوٹہا کر اندر منہ ڈالا اور چومنے لگا اور لپٹنی لگا پہر فرمایا پانی پہر اوس نے پوچہا ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پہر اوس نے پوچہا ای نبی اللہ کے وہ کون سی شی ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا جتنی تو نیکی کرے اوسی قدر بہتر ہی (یعنی پانی اور نمک کا تو روکنا کسی طرح درست نہین باقی اور چیزون کو بہی تو اگر نہ روکے گا دیگا تو زیادہ ثواب ہی) عن رجل من المهاجرین من اصحاب

النبی صلی الله علیه وسلم قال غزوت مع النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا اسمعه یقول المسلمون شرکاء فی ثلاث فی الکلاء والماء والنار ترجمہ مہاجرین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص سے روایت ہی مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تین بار مین نے سُنا آپ فرماتے تہی مسلمان شریک ہین تین چیزون مین گہانس مین اور پانی اور آگ مین (یعنے نہر اور چشمی اسی طرح جلانے کی لکڑی جو جنگل مین ہو کسی کے ملک نہو یا آگ سلگانے کے پتہر جو پہاڑون مین ہوتے ہین اسیطرح گہانس جو بنجر لاوارث زمین مین اُگے اوسپر کسیکا اجارہ نہین ہوسکتا ہر شخص ان چیزون سے نفع اوٹہا سکتا ہے

باب فی بیع فضل الماء بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان عن ایاس بن عبد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سی روایت ہی مقرر منع فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو حاجت سے زیادہ بچ رہا ہے ف یعنی پینے کے لیے ورنہ کہیتی کے لیے بیچنا درست ہی

باب فی ثمن السنور بلی کو بیچنا کیسا ہے عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب والسنور ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سی منع فرمایا ہی (تو کتے کی قیمت حرام ہی شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک) عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الهرة ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہی

باب فی اثمان الکلاب کتون کی قیمت لینا کیسا ہی عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن ترجمہ ابی مسعود نے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سی ف کتے کی قیمت لینا حرام ہی جمہور علما کے نزدیک اونہین مین سے ہین ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ ت اور فاحشہ زانیہ کی خرچی لینے سے ف زانیہ کی خرچی حرام ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی۔ موطا مین امام مالک نے لکہا ہی مہر بغی سے وہ چیز مراد ہی جو کہ زنا پر عورت کو دی جاوے اور اسی طرح لکہا ہی امام نووی نے اور شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے ت اور کاہن فال نکالنے والے کی کمائی سے ف کاہن اوسکو کہتے ہین جو زمانہ آیندہ کی خبر دے کہ ایسا ہوگا تو ایسی خبر دینے پر اوسکو کچہہ نقد یا کپڑا مٹہائی وغیرہ دینا حرام ہی اور عربی مین اسکو حلوان کہتے ہین حلوان کے معنے شیرینی کے ہین اور

ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا

کہا بغوی نے اور قاضی عیاض نے کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے اوپر حرام ہونے حلوان کاہن کے اسلیے کہ وہ بدلہ ہے حرام چیز کا اور اس لیے
کہ وہ کہاتا ہے مال ساتہہ باطل کے عن عبد الله بن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وقال
ان جاء يطلب ثمن الكلب فاملأ كفيه ترابا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے کتے کی قیمت لینے سے اور فرمایا جو کوئی کتے کی قیمت لینے آوے تو اوسکی مٹھی مین مٹی بھر دے عن عون بن ابی جحیفة
ان اباه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ترجمہ عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے ف مگر عطا اور ابو حنیفہ اور اونکے صاحبون
نے جائز رکہا ہے اون کتون کی قیمت لینے کو جن سے منفعت ہوتی ہے جیسے شکاری کتا۔ طحاوی نے کہا یہ نہی اوس وقت
تھی جب کتون کے قتل کا حکم ہوا تہا پھر اونکا قتل منع ہوا اور نفع لینا اون سے درست ہو گیا عن ابی هريرة يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل ثمن الكلب ولا حلوان الكاهن ولا مهر البغي ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کتے کی قیمت اور فال نکالنے والے کی کمائی اور زنا کے
خرچی

باب في ثمن الخمر والميتة

شراب اور مردار کی قیمت لینا حرام ہے جیسے اوسکا کہانا حرام ہے عن ابی هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم الخمر وثمنها وحرم الميتة وثمنها وحرم الخنزير
وثمنه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ جل جلالہ نے حرام کیا شراب کو
اور اوسکی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اوس کی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اوس کی قیمت کو عن جابر بن
عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة ان الله حرم بيع
الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا رسول الله ارأيت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن و
يدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
ذلك قاتل الله اليهود ان الله لما حرم عليهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاكلوا ثمنه ترجمہ جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکے مین تھے
مقرر اللہ نے حرام کیا خرید فروخت شراب کی اور مردے کی اور سور کی اور بتون کی سو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے
ہین کہ مردہ کی چربی سے ناؤ کو روغن کرتے ہین اور کہال اوس سے چربی دیجاتی ہے اور لوگ اوس سے روشنی کرتے ہین تو
آپ نے فرمایا نہین وہ تو حرام ہے پھر اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے لے یہود پر لعنت کرے جب اللہ جل جلالہ
نے اون پر جانورون کی چربی حرام کی تو اونہون نے اوس چربی کو پگھلا کر بیچا اور اوسکے دام کہالئے ف تو آپ نے فرمایا
حرام کی قیمت بھی کہانا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو کہانا عن يزيد بن ابی حبيب قال كتب الى عطاء عن جابر
نحوه لم يقل هو حرام ترجمہ دوسری روایت مین بھی جابر سے ایسا ہی ہے مگر اس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا

نہیں وہ تو حرام ہے ربا فی سبب ہی ہی) عن ابن عباس قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم جالسا
عند الرکن قال فرفع بصره الی السماء فضحک فقال لعن الله الیهود ثلاثا ان الله حرم علیهم الشحوم
فباعوها واکلوا اثمانها وان الله اذا حرم علی قوم اکل شیء حرم علیهم ثمنه ولم یقل فی حدیث
خالد بن عبد الله رأیت وقال قاتل الله الیهود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے رکن حجر اسود یا کعبہ کا اور کوئی کونا کے پاس بیٹھے دیکھا راوی کہتا ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہنسکر
تین بار آپ نے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے مقرر اللہ جل جلالہ نے جانوروں کی چربی حرام کی تو اونہوں نے اوسے بیچکر
اوسکی قیمت لیکر کھائی اور مقرر اللہ جل جلالہ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو اوس کی قیمت بھی اونپر حرام کی
اور خالد بن عبد اللہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ میں نے حضرت کو کعبے کے رکن کے پاس دیکھا اور اسمیں یہ ہے کہ تباہ کرے
اللہ یہود کو عن المغیرة بن شعبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من باع الخمر فلیشقص الخنازیر
ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے شراب بیچا اوس نے سور کا گوشت صاف کیا
یعنی سور کھانے کو بھی درست سمجھا کیونکہ شراب اور سور حرمت میں برابر ہیں عن عائشة قالت لما نزلت الآیات
الاواخر من سورة البقرة خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأهن علینا وقال حرمت التجارة
فی الخمر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی آخر کی آیتیں اتریں یعنی یسألونک عن الخمر والمیسر تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اون آیتوں کو پڑھ کر سنایا ہمکو اور فرمایا حرام ہوئی سوداگری شراب کی اللہ نے فرمایا
کہہ تو ای محمد شراب اور قمار بازی میں نفع ہیں لوگوں کو لیکن گناہ اون میں نفع سے زیادہ ہے

باب فی بیع الطعام قبل ان یستوفی

غلے کو بیچ ڈالنا اوسپر قبضہ کرنے سے پہلے درست نہیں ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعه حتی یستوفیه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کھانے کا مال مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول کر اپنے قبضہ میں نہ لاوے ف چاروں اماموں کا یہی مذہب ہے
کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ
بیچنا درست نہیں اور امام اعظم کہتے ہیں سوا زمین اور باغ اور گھر میں قبضہ ہونا شرط نہیں باقی سب منقولات میں قبضہ شرط
ہے منقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ عن ابن عمر انه قال کنا
فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یأمرنا بانتقاله من المکان الذی
ابتعناه فیه الی مکان سواه قبل ان نبیعه یعنی جزافا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم اناج خریدتے تھے پھر ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہم کو حکم کرتا تھا کہ غلہ اوس جگہ سے
اوٹھا لیجاویں جہاں خریدا ہے قبل اسکی کہ ہم اوسکو بیچا کریں ف تاکہ وہ غلہ اون کے قبضہ میں بخوبی آ جاوے اسکے بعد بیچے

اگر ہو عن ابن عمر قال كانوا يتبايعون الطعام جزافا باعلى السوق فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يبيعوه حتى ينقلوه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ غلہ خرید کرتے تہے اٹکل پچو مین ڈھیر کے ڈھیر جو بازار کی بلندی پر
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوسکو بیچنے سے جب تک اوس غلہ کو وہانسے دوسری جگہہ نہ لیجاوین (یعنے
مشتری کا قبضہ ہو جاوے) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يبيع احد طعاما
اشتراه بكيل حتى يستوفيه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کوئی شخص اناج
بیچے جو اوس نے ناپ یا تول کر خریدا ہے جب تک اوسپر قبضہ کر لے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ابتاع طعاما فلا يبيعه حتى يكتاله زاد ابو بكر قال قلت لابن عباس لم قال الا ترى انهم يتبايعون
بالذهب والطعام مرجأ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
پہر اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول نہ لیوے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیونکو تنخواہ مین چٹھیان کہہ دیتا تہا کہ اتنا
اناج فلانے پرگنہ فلانے گاؤن سے لے لو سپاہیون نے بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھہ وہان بیچنا اختیار کیا تب مروان سے یہ حدیث
بیان کی پہر مروان نے منع کر دیا اسسے ت ابوبکر نے اتنا زیادہ کیا ہے مین نے ابن عباس سے کہا کیون یہ ممانعت ہوئی
اونہون نے کہا لوگ اناج کو بیچ ڈالتے تہے اشرفیان لیکر حالانکہ اناج ایک میعاد پر ملنے والا ہوتا رہتا ابہی تک بائع کے پاس
مشتری تک آیا بہی نہ ہوتا اور مشتری قبل قبضہ کے اوسکو بیچ ڈالتا پہر دوسرا مشتری اور کسی کے ہاتھہ بیچ ڈالتا عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشترى احدكم طعاما فلا يبعه حتى يقبضه قال سليمان
بن حرب حتى يستوفيه زاد مسدد قال قال ابن عباس واحسب ان كل شيء مثل الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اناج خریدے تو اوسکو جب تک اپنے قبضہ مین نہ لاوے کسی کے
ہاتھہ نہ بیچے ابن عباس نے کہا میری نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے یعنے جو چیز کوئی خریدے تو جب تک اوسپر قبضہ کر لے اوسکو دوسرے
کے ہاتھہ نہ بیچے اناج ہو یا جانور یا مکان عن ابن عمر قال رأيت الناس يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان يبيعوه حتى يبلغه الى رحله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے
لوگون کو دیکھا مار پڑتی تھی اونپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب اناج کے ڈھیر خریدتے پہر اوسکو بیچ ڈالتے اپنے گھر
لیجانے سے پہلے (یعنے وہین کے وہین قبضہ سے پہلے بیچ ڈالتے) عن ابن عمر قال ابتعت زيتا في السوق فلما استوجبته
لقيني رجل فاعطاني به ربحا حسنا فاردت ان اضرب على يده فاخذ رجل من خلفي بذراعي فالتفت فاذا زيد
بن ثابت فقال لا تبعه حيث ابتعته حتى تحوزه الى رحلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تباع السلع
حيث تبتاع حتى يحوزها التجار الى رحالهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مین نے بازار مین تیل خریدا اور اوسمین بیع کو واجب
کر لیا (قائل کر لیا) تو مجہہ کو ایک شخص ملا اور اوس مین خاطر خواہ فائدہ دینے لگا سو مین نے چاہا کہ اس خریدار کو وہ تیل دیدین اتنے مین

ایک شخص نے میرا ہند بیچو سے پکڑ لیا مین لوٹ کر دیکھا تو زید بن ثابت ہین اوہنون نے کہا جبتک اوسکو اپنے ٹہکانے پر نہ لیجاوے خرید نیکے بعد بہہ مت بیچ۔ یعنے جہان خریدا ہے وہین مت بیچ بلکہ اپنے ٹہکانے پر لا کر بیچ اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جہان پر چیز خریدی جاوے وہین پر بیچے جبتک سوداگر اپنے ٹہکانے پر نہ لیجاوے نہ بیچے **باب فی الرجل یقول فی البیع لاخلابة** جو شخص بیچتے وقت یہ کہدے کہ اسمین حیلہ اور فریب نہین ہے تو اوسکو اختیار ہوگا

عن ابن عمر ان رجلا ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بایعت فقل لاخلابة فکان الرجل اذا بایع یقول لاخلابة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت مین لوگ اوسکو دہوکہا دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کرجانے کی اوسکو کسی چیز مین نقصان معلوم ہوتا تو وہ اوس معاملے کو فسخ کر دیتا)

عن انس بن مالک ان رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبتاع وفی عقدتہ ضعف فاتی اہلہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ احجر علی فلان فانہ یبتاع وفی عقدتہ ضعف فدعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ عن البیع فقال یا نبی اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت غیر تارک البیع فقل ہا وہا ولاخلابة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے (حبان بن منقذ بن عمرو انصاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین خرید و فروخت کیا کرتا تہا اوس کے عقل مین فتور تہا تو اوسکے عزیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اوس شخص پر حجر کیجیے (تاکہ اوسکا کوئی تصرف صحیح نہو یعنے لوگون کو اطلاع کر دیجیے کہ اس سے کوئی معاملہ نہ کرے) کیونکہ وہ سوداگر تا ہے اور اوسکی عقل مین فتور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سنکر اوسکو بلا بہیجا اور خرید و فروخت سے منع کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہہ سے صبر نہین ہوسکتا کہ مین خرید و فروخت نہ کرون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا تو اگر خرید و فروخت کو چہوڑ نہین سکتا تو معاملہ کرتے وقت یہ کہا کر آگاہ رہو اس معاملے مین فریب اور حیلہ نہین ہے **ف** دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تجہکو اختیار ہے تین دن تک یعنے سوچنے سمجہنے کیلیے اگر نقصان معلوم ہو تو معاملے کو فسخ کر دونگا **باب فی العربان** بیع عربان کے بیان مین (اسکی تفسیر آتی ہے)

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع العربان **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع عربان سے **ف** امام مالک نے کہا ہمارے نزدیک اوسکے معنے یہہ ہین کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے یا جانور کو کرایہ لے پہر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ مین تجہے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہون اس شرط پر کہ اگر مین غلام یا لونڈی کو خرید لونگا تو وہ دینار اوسکی قیمت مین سے سمجہنا یا جانور پر سواری کرونگا تو کرایہ مین سے خیال کرنا اور مین اگر غلام یا لونڈی تجہے پہیر دون یا جانور پر سوار نہ ہون تو دینار مفت تیرا مال ہو جاویگا اوسکو واپس نہ لونگا (ہندی مین اسکو بیعانہ کہتے ہین)

بیاناً اور سانی کہتے ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہے اور لغو) **باب** فی الرجل یبیع مالیس عندہ جو چیز
اپنے پاس نہو اوسکا بیچنا نا درست ہے **عن** حکیم بن حزام قال یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیریدُ منی البیع
لیس عندی افابتاعہ له من السوق قال لاتبع مالیس عندک ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ بعض آدمی میرے پاس آتا ہے اور وہ چیز مجھہ سے مانگتا ہے جو میرے پاس موجود نہین تو مین اوسکو بازار
سے خرید کر لادون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیرے پاس موجود نہین اوسکو مت بیچ **عن** عبداللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایحل سلف و بیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح مالم تضمن
ولا بیع مالیس عندک ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اودہار کی
شرط پر بیچنا حلال نہین یا ادہار کی شرط پر بیچنا یعنے کسی کے ہاتہہ کچہہ بیچنا اور اوس سے شرط کرنا کہ اسقدر روپیہ یا چیز مجھکو قرض
دینا ہہ درست نہین۔ یا یہہ معنی ہین۔ کہ ایک شخص کسیکو کچہہ قرض دے اور اپنی کوئی چیز اوسکے ہاتہہ گران قیمت سے بیچے)
اور نہ ایک بیع مین دو شرطین) مثلاً بائع مشتری سے کہے یہہ کپڑا مین نے تیرے ہاتہہ اس شرط پر بیچا کہ دہلوائی بھی دونگا اور
سلوائی بھی دونگا اور علما نے لکہا ہے دو شرطون کی قید اتفاقی ہے ورنہ ایک شرط بھی جائز نہین) اور نہ نفع اوس چیز کا
کہ جسمین اپنا ذمہ نلیا جاوے اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو اپنے پاس موجود نہو یعنے اپنے قبضے مین نہو **باب** فی اشتراط
فی بیع بیع مین شرط کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبداللہ قال بعتہ یعنی بعیرہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
واشترطت حملانہ الی اھلی قال فی اٰخرہ ترانی انما ماکستک لاذھب بجملک خذ جملک و ثمنہ فھما لک
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے مین نے اپنا اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ بیچا اور شرط لگالی مین نے اسپر
سوار ہونیکی اور بوجہہ لادنے کی اپنے گہر تک پہر بیان کیا قصہ اوسکا اخیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کیا تو سمجہتا ہے
مین خریدنے مین تامل اسلیے کرتا ہون کہ تیرا اونٹ لیجاؤن جا اپنا اونٹ بھی لے لے اور قیمت بھی اوسکی لے دونو تیرے لیے ہین
باب فی عھدۃ الرقیق غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہے **عن** عقبۃ بن عامر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عھدۃ الرقیق ثلاثۃ ایام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہے یعنے تین روز تک مشتری اگر چاہے تو بغیر عیب
ثابت کیے ہوئے واپس کر سکتا ہے بعد تین دن کے عیب کو ثابت کرنا ضرور ہے گواہون سے یا بائع کے اقرار سے اہل مدینہ کا یہی قول ہے
اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہین کیا کیونکہ یہہ حدیث ضعیف ہے **عن** قتادۃ باسنادہ و معناہ زاد ان وجد
داءً فی الثلث لیالی رد بغیر بینۃ وان وجد داءً بعد الثلاث کلف البینۃ انہ اشتراہ وبہ ھذا الداء
ترجمہ دوسری روایت قتادہ سے ایسی ہی ہے یعنی اگر تین دن کے اندر غلام لونڈی مین کوئی عیب نکلے تو مشتری بغیر گواہون کے واپس کرسکتا ہے
اور تین دن کے بعد عیب نکلے تو مشتری سے گواہ طلب ہونگے اس بات پر کہ جب اوس نے خریدا تہا تو یہ عیب موجود تہا ابوداؤد نے کہا ہے

قتادہ کا کلام ہی) **باب** فیمن اشتری عبدا فاستعمله ثم وجد عیبا ایک شخص نے غلام خریدا اور اوسکو
کام مین لگایا پہر اوسمین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی **عن** عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم الخراج بالضمان ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محاصل
کا وہی مستحق ہے جو ضامن ہو (تو مشتری اوس غلام کا ضامن تھا کیونکہ اگر غلام مرجاتا یا تلف ہوجاتا تو مشتری کا نقصان
ہوتا اسی طرح محنت مزدوری کی اجرت بہی وہی لیگا اور بائع کو نہ دیگا اگرچہ غلام عیب کی وجہ سے پہیر دیگا) **عن**
مخلد الغفاری قال کان بینی وبین اناس شرکة فی عبد فاقتویته وبعضنا غائب فاغل علی غلة
فخاصمنی فی نصیبه الی بعض القضاة فامرنی ان ارد الغلة فاتیت عروة بن الزبیر فحدثته فاتاه عروة
فحدثه عن عائشة علیها السلام عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الخراج بالضمان ترجمہ مخلد غفاری سے
روایت ہے میری اور چند لوگون مین ایک غلام مشترک تہا مین نے اوس غلام سے کچہ کام لینا شروع کیا (بغیر اجازت اور اطلاع
اور شرکا کے تو یہہ ضامن ہوگئی اوس غلام کی) اوس نے روپیہ کمایا ایک شریک غائب تہا اوس نے مجہ سے جہگڑا کیا کہا
میرا بہی حصہ اسمین سے دو اور نالش کی ایک قاضی پاس اوس نے حصہ دلانے کا حکم کیا پہر مین عروہ بن الزبیر پاس آیا
اور اون سے بیان کیا تو عروہ نے اون سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عائشہ سے سنی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا منافع اوس کے ہون گے جو ضامن ہوگا (البتہ اگر مخلد اور شرکا کی رضامندی اور اطلاع سے یہہ کام کرتے تو
ہر ایک ضامن ہوتا پہر ہر ایک کو نفع بہی ملتا) **عن** عائشة رضی الله عنها ان رجلا ابتاع غلاما فاقام عنده
ما شاء الله ان یقیم ثم وجد به عیبا فخاصمه الی النبی صلی الله علیه وسلم فرده علیه فقال الرجل
یا رسول الله قد استغل غلامی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخراج بالضمان ترجمہ حضرت
ام المومنین عائشہ رض سے مروی ہے ایک شخص نے ایک غلام خریدا پہر جبتک خدا کو منظور تہا وہ غلام اوسکے پاس رہا پہیر اوس
مین عیب نکلا تو جہگڑا کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے وہ غلام بائع کو پہروا دیا بائع بولا یا رسول
اللہ اس نے میری غلام سے روپیہ کمایا ہے (محنت کراکر) آپ نے فرمایا منافع اوسی کو ملینگے جو ضامن ہے (یعنی مشتری جبتک
غلام اوس کے پاس تہا اوسکا ضامن تہا اس لیے جو روپیہ حاصل ہوا ہے وہ بہی وہی لیوے گا) **باب** اذا اختلف
البیعان والبیع قائم جب اختلاف ہو بائع اور مشتری مین قیمت کا اور مبیع موجود ہو **عن** محمد بن الاشعث
قال اشتری الاشعث رقیقا من رقیق الخمس من عبد الله بعشرین الفا فارسل عبد الله الیه فی ثمنهم
فقال انما اخذتهم بعشرة آلاف فقال عبد الله فاختر رجلا یکون بینی وبینک قال الاشعث انت بینی
وبین نفسک قال عبد الله فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس
بینهما بینة فهو ما یقول رب السلعة او یتتارکان ترجمہ محمد بن اشعث سے روایت ہے کہ اشعث نے چند غلام

عبداللہ بن مسعود سے بیس ہزار روپیہ کو خرید سے جو خمس میں اونکو ملے تہے عبداللہ بن مسعود نے اون کی قیمت اشعث سے
منگا بھیجی اشعث نے کہا میں نے دس ہزار کو خریدا ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا اچہا تو کسی شخص کو تجویز کرو جو میری اور تمہارے
درمیان فیصلہ کرے اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو جاؤ (یعنے جو انصاف سے سچا فیصلہ کر دو سبحان
اللہ صحابہ کیسے خوش اور نیک نفس تہے) عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے
جب خریدنے والا اور بیچنے والا دونو آپس میں جہگڑا کریں اور دونوں میں کوئی گواہ نہ ہو تو جو بات صاحب مال کہے
وہی مشتری تسلیم کرے یا دونوں ملکر بیع کو فسخ کر ڈالیں عن ابن مسعود عن ابیہ عن الاشعث بن قیس بقیا قد کر
معناہ والکلام یزید وینقص ترجمہ دوسری روایت میں بھی یہی قصہ مذکور ہی کہ عبداللہ بن مسعود نے
چند غلام اشعث بن قیس کے ہاتہ بیچے کچہ الفاظ کی کمی بیشی ہی

باب فی الشفعۃ شفعہ کا بیان (جو مشہور ہی)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح ان یبیع
حتی یؤذن شریکہ فان باع فہو احق بہ حتی یؤذنہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفعہ ف شفعہ کہتے ہیں اوس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہی زمین یا مکان کے بکنے کی وقت مثلاً
ایک مکان یا باغ چار آدمیوں میں مشترک تہا اب ایک شخص نے اون میں سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتہ بیچا تو
باقی شریکوں کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا اگر وہ چاہیں تو مشتری کو اوتنے دام جتنے کو اوس نے خریدا ہی دیکر جبراً وہ حصہ لے
لیں) ہر مشترک چیز میں گہر ہو یا باغ جبتک اپنے شریک کی اجازت نہو اوسکا بیچنا خوب نہیں اور جو بلا اجازت اسکی
بیچ ڈالا تو اوسکے لینے کا وہی شریک بہت مستحق ہی جبتک کہ وہ اجازت نہ دیوے عن جابر بن عبد اللہ قال انما
جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق
فلا شفعۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ہر چیز میں ہی جو تقسیم نہیں ہوئی
اور جب کہ حدیں بند گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہیں ہی کیونکہ کچہ شرکت ہی نہیں رہی سب الگ ہو گئی عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قسمت الارض وحدت فلا شفعۃ فیہا ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین کی تقسیم ہوکر حد بندہ گئی تو پہر اوسمیں شفعہ نہیں عن
ابی رافع سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجار احق بسقبہ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہی آپ فرماتی تہی ہمسایہ زیادہ ترحقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنے جب جگہ کے
تو ہمسایہ کے ہوتے ہوئے اجنبی آدمی اوسکو مول نہیں لے سکتا اوسکو بہی حق شفعہ کہتے ہیں ح ابو حنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کو
بہی حق شفعہ ہی اور بعض کے نزدیک نہیں ہی عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق
بدار الجار او الارض ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ کے

گھر یا زمین کے لینے کا زیادہ مستحق ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعة جاره ینتظر بها وان کان غائبا اذا کان طریقهما واحدا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا زیادہ حقدار ہے اپنے ہمسایہ والے کے شفعہ کا۔ اگر ہمسایہ والا موجود نہ ہوگا تو شفعہ میں اوسکا انتظار کیا جاویگا جب اون دونوں کے گھر کا ایک ہی راستہ ہوگا

باب فی الرجل یفلس فیجد الرجل متاعه بعینه ایک شخص کوئی چیز کسی سے لیکر مفلس ہو جاوے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہوگا اور دوسروں سے **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما الرجل افلس فادرک الرجل متاعه بعینه فهو احق به من غیره **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال ہو بہو پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضخواہوں کی نسبت **ف** یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بجنسہ پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضخواہوں کا اوس میں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب قرضخواہوں کے برابر ہے بانٹ لیوین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل باع متاعا فافلس الذی ابتاعه ولم یقبض الذی باعه من ثمنه شیئا فوجد متاعه بعینه فهو احق به وان مات المشتری فصاحب المتاع اسوة الغرماء **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا پھر خریدار مفلس ہو گیا اور بیچنے والے نے اپنے مال کی کچھ قیمت نہ پائی اور بجنسہ اپنے مال کو خریدار پاس پایا تو اوس مال کے لینے کا وہی بائع زیادہ تر حقدار ہے اور اگر خریدار مر گیا ہو تو مال والا اور قرضخواہوں کی مثل ہے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی حدیث مالک زاد وان کان قد قضی من ثمنها شیئا فهو اسوة الغرماء فیها **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن سے دوسری روایت بھی ایسی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر مشتری اوس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مال والا سب قرضخواہوں کے برابر ہوگا یعنی اور قرضخواہوں پر مقدم نہ سمجھا جاویگا بلکہ اوس مال میں سے تمام قرضخواہوں کو حصہ رسد کے طور پر حصہ ملیگا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه قال فان کان قضاه من ثمنها شیئا فما بقی فهو اسوة الغرماء وایما امرئ هلک وعنده متاع امرئ بعینه اقتضی منه شیئا او لم یقتض فهو اسوة الغرماء **ترجمہ** دوسری روایت ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی ہے اوس میں یہ ہے کہ اگر مشتری کسیقدر قیمت بائع کو دے چکا ہے تو وہ اور قرضخواہوں کے مثل ہوگا اور جو کوئی شخص مر گیا اور اوسکے پاس کوئی چیز بجنسہ کسی کی نکلی (یعنی اوس سے خریدی ہوئی) تو خواہ بائع نے یعنی صاحب مال نے میت سے کچھ قیمت پا لی ہو خواہ نہ پائی ہو ہر حال میں وہ سب قرضخواہوں کے برابر ہوگا (اور مقدم جب ہوتا تھا کہ

مفلس ہو جاوے یا مر جاوے عن عمر بن خلدة قال اتينا ابا هريرة في صاحب لنا افلس فقال لاقضين فيكم

بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم من افلس او مات فوجد رجل متاعه بعينه فهو احق به ترجمہ عمر بن خلدہ سے

روایت ہے ہم ابو ہریرہ کے پاس آئے اپنے ایک صاحب کے مقدمہ میں جو مفلس ہو گیا تھا انہوں نے کہا میں تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق فیصلہ کرتا ہوں جو مفلس ہو گیا یا مر گیا پھر صاحب مال نے اپنی چیز کو بجنسہ پایا تو وہ زیادہ حقدار ہے نسبت

اور قرضخواہوں کے **باب فيمن احيى حسيراً** جو شخص بیکار نکالے ہوئے جانور کو درست کرے کھلا پلا کر تازہ کرے عن

عامر الشعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من وجد دابة قد عجز عنها اهلها ان يعلفوها فسيبوها

فاخذها فاحياها فهي له قال في حديث ابان قال عبيد الله فقلت عمن قال عن غير واحد من اصحاب

النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پاوے

جسکے لوگوں نے عاجز ہو کر اوسکو چھوڑ دیا ہو (یعنی بیکار سمجھ کر نکال دیا ہو اوسکا دانہ چارہ اون پر دشوار ہو) پھر اوسکو لیکر دوبارہ

زندہ کرے اوسکو (یعنی کھلاوے پلاوے دوا علاج کرے کہ وہ چنگا بھلا ہو جاوے) تو وہ جانور اوسی کا ہو جاویگا۔ ابان نے

کہا میں نے عامر شعبی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ایک چھوڑ کئی صحابہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

عن الشعبي يرفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من ترك دابة بمهلك فاحياها

رجل فهي لمن احياها ترجمہ عامر شعبی سے دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی

جانور کو تباہی کی حالت میں چھوڑ دے پھر کوئی شخص اوسکو لیکر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اوسی کا ہو گا جس نے دوبارہ زندہ

کیا ہے **باب في الرهن** گروی کا بیان (یعنی گرو رکھنے کا) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللبن

يحلب بنفقته اذا كان مرهونا والظهر يركب بنفقته اذا كان مرهونا وعلى الذي يركب ويحلب

النفقة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والے جانور کا دودھ دوہوے جب جانور گرو

ہو اور اسی طرح اوس پر سوار ہو اور جو دودھ دوہوے یا سوار ہو اوسی پر جانور کا کھانا ہے ف احادیث سے معلوم ہوا کہ گرو کی چیز پر

سواری کرنا اور اوسکا دودھ پینا دانہ گھاس کے لیے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن

کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہیں درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اوسی پر خرچ

ہے اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسی ہی اوسکا نفع بھی مرتہن اگر منافع لیوے تو اپنے اصل قرض میں وصول کر

جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہے **باب في الرجل ياكل من مال ولده** کوئی شخص اپنی اولاد کی کمائی کھا

سکتا ہے عن عمارة بن عمير عن عمته انها سالت عائشة رضي الله عنها في حجري يتيم افاكل من

ماله فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اطيب ما اكل الرجل من كسبه وولده

ترجمہ عمارہ بن عمیر سے اپنی پھوپھی سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا میں ایک یتیم کو پالتی ہوں کیا میں اوسکا مال کھاؤں

ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پاکیزہ خوراک آدمی کی وہ ہے جو اوس کے کسب سے ہو اور بیٹے
کا کسب باپ ہی کا کسب ہے ف اسی لیے بیٹے پر ماں باپ کا نفقہ لازم ہے جب کہ عاجز ہوں اور محتاج اگر بیٹا حاضر نہ ہو یا
نہ دیوے تو بقدر خرچ کے ماں باپ کو اوسکی مال میں سے لینا درست ہے عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال ولد الرجل من كسبه من اطيب كسبه فكلوا من اموالهم ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی اولاد بھی اوسکی کمائی ہے بلکہ بہتر کمائی ہے تو اولاد کے مال میں سے
کھاؤ اگر احتیاج ہو تو بقدر احتیاج اونکا مال خرچ کرو) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رجلا اتى
النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مالا وولدا وان والدي يحتاج مالي قال انت ومالك
لوالدك ان اولادكم من اطيب كسبكم فكلوا من كسب اولادكم ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس
مال بھی ہے اور اولاد بھی ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے تو آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونو تیرے باپ ہی کے ہیں یعنی
خبرگیری باپ کی تجھ پر واجب ہے) اسلیے کہ اولاد بہتر کمائی تمہاری ہے تو اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ کیونکہ وہ کمائی
کی کمائی ہے) **باب فی الرجل یجد عین ماله عند رجل** ایک شخص اپنی چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پاوے
تو وہ لے لے عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجد عين ماله عند
رجل فهو احق به ويتبع البيع من باعه ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے اپنا مال بجنسہ کسی کے پاس پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ تر حقدار ہے اور جسنے اس مال کو خریدا ہے وہ بائع پر
اور اپنے دام کا دعوی کرے) **باب فی الرجل یاخذ حقه من تحت یده** کوئی شخص اپنا مال میں سے
اپنا حق کے مقدار لیوے تو کیسا ہے عن عائشة رضي الله عنها ان هندا ام معاوية جاءت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقالت ان ابا سفيان رجل شحيح وانه لا يعطيني ما يكفيني وبني فهل علي من جناح
ان اخذ من ماله شيئا قال خذي ما يكفيك وبنيك بالمعروف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہند ام معاویہ
کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے عرض کیا کہ ابوسفیان تو بخیل آدمی ہے اور وہ مجھے اسقدر نفقہ نہیں دیتا
ہے جو مجھو اور میری اولاد کے لیے کافی ہو تو کیا میری پر گناہ ہے جو میں اوسکی مال میں سے کچھ لے لوں آپ نے اوس سے فرمایا
اسقدر لے لے جو تجھکو اور تیری بیٹوں کے لیے کفایت کرے (موافق دستور کے زیادہ نہ لے) عن عائشة رضي الله عنها
قالت جاءت هند الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابا سفيان رجل ممسك فهل
علي من حرج ان انفق على عياله من ماله بغير اذنه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا حرج عليك ان
تنفقي عليهم بالمعروف ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہندہ کہ ابی سفیان کی زوجہ

عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان تو بخیل شخص ہے تو کیا اس مین مجھپر کچھ حرج ہے جو بین لیے اجازت اوسکے اوسکے مال
سے اوسکی اولاد کے کہانے پینے مین خرچ کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے کچھ حرج نہین اگر تو موافق
کیموافق اون بچون پر خرچ کرے عن یوسف بن ماھک المکی قال کنت اکتب لفلان نفقة ایتام
کان ولیھم فغالطوہ بالف درھم فاداھا الیھم فادرکت لھم من مالھم مثلیھا قال قلت اقبض الالف
الذی ذھبوا بہ منک قال لا حدثنی ابی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادّ الامانة الی من ائتمنک
ولا تخن من خانک ترجمہ یوسف بن ماہک مکی سے روایت ہے مین ایک شخص کا حساب لکھا کرتا تھا جو وہ خرچ کرتا تھا چند یتیمون
پر جو اوسکی پرورش مین تھی (جب یتیم بڑے ہوئے) انہون نے مغالطہ دیا اوس شخص کو ہزار درہم (فریب اور مغالطہ کر کے)
اوس سے لے لیے پھر مجھکو اون یتیمونکا مال اسیقدر ملا مین نے اوس شخص سے کہا تم اپنے ہزار لے لو جو مغالطہ دیکر تم سے لیگئے تھے
نے کہا نہین مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو تیری پاس امانت رکہا دے تو اوسکی امانت ادا
کر دے اور جو تیری مال مین خیانت کرے تو اوسکے مال مین خیانت مت کر ف یہہ آپنے حسن اخلاق کے طور پر فرمایا علماء نے
کہا ہے کہ اگر اپنے حق کے جنس مین سے پاوے تو لے سکتا ہے بدلیل حدیث ام معاویہ کے جو اوپر گذری

باب فی قبول الھدیۃ

ہدیہ اور تحفہ قبول کرنیکا بیان عن عائشة رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل الھدیة ویثیب
علیھا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تھے اور اوسکا عوض دیتے تھے عن
ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وایم اللہ لا اقبل بعد یومی ھذا من احد ھدیة الا ان
یکون مھاجرا قرشیا او انصاریا او دوسیا او ثقفیا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم خدا کی مین آج سے کسی کا ہدیہ نہ لونگا مگر قریشی مہاجر کا یا انصاری کا یا دوسی کا یا ثقفی کا (چونکہ یہہ لوگ مہذب اور معقول تھے) مین ایک اعرابی
نے اپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکے بدلے مین چھ اونٹ اوسکو دیے جب بہی وہ ناراض رہا اوسوقت آپ نے یہہ حدیث فرمائی

باب الرجوع فی الھبة

کوئی چیز دیکے پھر پھیر لے تو کیسا ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال العائد فی الھبة کالعائد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی ہوئی
چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسے اپنی قے کو آپ کہانے والا قتادہ نے کہا ہم تو قے کو حرام سمجھتے ہین تو دی کر پھیر لینا بہی حرام ہوا
حالانکہ حرام نہین ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یعطی عطیة او یھب
ھبة فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیھا کمثل الکلب اکل
فاذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حلال نہین مرد کو لیے کوئی چیز دیکر یا کوئی چیز ہبہ کر کے
پھر اوسمین رجوع کرے (یعنی پھیر لے) مگر باپ اوس چیز مین جو بیٹے کو دیتا ہے اور مثال اوسکی جو کوئی چیز دیکر پھیر لے جیسی مثال
کتے کی ہے جب نے پیٹ بہر کر کہایا اور قے کی پھر اوس قے کو لوٹ کر کہالیا عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال مثل الذی یسترد ما وهب کمثل الکلب یقی فیاکل قیئه فاذا استرد الواهب فلیوقف
فلیعرف بما استرد ثم لیدفع الیه ما وهب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جو دیکر پھیر لیتا ہے اوس شخص کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر اوسی قے کو کھا لیتا ہے پس جو شخص ہبہ کرے اور
پھیر لیا چاہے تو موہوب لہ کو سبب پھیرنے کا پوچھنا چاہیے (اگر بدلا نہ ملنا سبب ہو تو بدلہ دیوے) جب معلوم ہو جاوے تب
اوس وقت پھیر لیوے **باب فی الهدیة لقضاء الحاجة** کوئی کام کردینے پر ہدیہ لینا کیسا ہے عن ابی امامة
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من شفع لاخیه بشفاعة فاهدی له هدیة علیها فقبلها فقد
اتی بابا عظیما من ابواب الربا ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش
کرے پھر وہ ہدیہ بھیجے اسکے بدلے میں اور یہ لے تو ایک بڑے دروازے میں سود کے داخل ہوا (یعنے برا کیا کیونکہ بھائی مسلمان
کی دستگیری اور مدد کرنا ثواب ہے پھر ثواب کے کام پر بدلہ لینا اچھا نہیں ہے) البتہ اگر کافر سے لیوے تو درست ہوگا **باب**
فی الرجل یفضل بعض ولده فی النحل کوئی شخص اپنے بیٹوں میں سے زیادہ ایک بیٹے کو دیوے تو کیسا ہے عن
نعمان بن بشیر قال انحلنی ابی نحلا قال اسماعیل بن سالم من بین القوم نحله غلاما له قال فقالت
له امی عمرة بنت رواحة ایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاشهده فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاشهده
فذکر ذلك له فقال انی نحلت ابنی النعمان نحلا وان عمرة سالتنی ان اشهدك علی ذلك قال فقال
الك ولد سواه قال قلت نعم قال فکلهم اعطیت مثل ما اعطیت النعمان قال لا قال فقال بعض هؤلاء
المحدثین هذا جور وقال بعضهم هذا تلجئة فاشهد علی هذا غیری قال مغیرة فی حدیثه الیس
یسرك ان یکونوا لك فی البر واللطف سواء قال نعم قال فاشهد علی هذا غیری وذکر مجالد فی
حدیثه ان لهم علیك من الحق ان تعدل بینهم کما ان لك علیهم من الحق ان یبروك قال ابوداود
فی حدیث الزهری قال بعضهم اکل ولدك وقال ابن ابی خالد عن الشعبی فیه الك بنون سواه وقال ابو
عن النعمان بن بشیر الك ولد غیره ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میرے باپ نے مجھکو کچھ دیا (اسماعیل بن سالم
نے جو سند حدیث کے راویوں میں ہے یہ کہا ایک غلام دیا تھا) نعمان نے تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میرے باپ سے کہا جا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرے وہ حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز
دی ہے عمرہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کو گواہ کردوں اس بات کا (اسلیے میں آپ پاس حاضر ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تیرا اور بھی کوئی لڑکا ہے سوا نعمان کے وہ بولا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو نے سب لڑکوں کو ایسا ہی کچھ دیا ہے جیسا نعمان
کو دیا ہے وہ بولا نہیں (اب بعضی روایتوں میں یہ ہے) آپ نے فرمایا یہ تو جور ہے (یعنے ظلم جو ممنوع ہے کہ ایک کو دیا اور دوسرے
کو نہ دیا) بعض روایتوں میں ہے سب اولاد کو دیتا کیونکہ ضرورت کیوجہ سے کرتا ہے تو میرے سوا کسی اور کو گواہ کرے اس معاملے کا مغیرہ

نے اپنی روایت مین کہا کہ آپ نے فرمایا کیا تجھے بھلا معلوم نہین ہوتا کہ سارے تیری اولاد نیکی مین سب برابر ہون وہ بولا ہان
آپ نے فرمایا کسی اور کو اس معاملے پر گواہ کرلے مجالد کی روایت مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر ان سب کا حق ہے
کہ تو ان مین انصاف کرے جیسا تیرا حق ان سب بیٹون پر ہے کہ تیرے ساتھ بھلائی کرین **ف** یعنی تو خبر ہی چاہتا ہے
کہ تیرے دوست تجھے لائق اور سارے متنبہ ہون کہ حاجت کیوقت تیرے ساتھ اچھا سلوک کرین پھر تجھکو بھی چاہیے کہ سب بیٹون
کے ساتھ برابر سلوک کرے ہرچند یہ امر کچھ واجب یا فرض نہین ہے پر آپ نے جو فرمایا وہ حسن اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہے کہ
ظاہر مین سب کے ساتھ یکسان برتاؤ کرے تاکہ کوئی دل شکستہ نہ ہو اور دل پر تو کچھ زور نہین چلتا یہ خدا کیطرف سے ہے کہ کسی
بیٹے یا بی بی سے زیادہ محبت و الفت ہوتی ہے **عن** نعمان بن بشیر قال اعطاہ ابوہ غلاما فقال له رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ما ہذا الغلام قال غلامی اعطانیہ ابی قال فکل اخوتک اعطی کما اعطاک قال لا قال
فاردده **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے اونکے باپ نے ایک غلام دیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
غلام کا حال پوچھا اونہون نے عرض کیا یہ میرا غلام ہے جو مجھے میرے باپ نے دیا ہے تو آپ نے فرمایا کیا تیرے سب بیٹون کو بھی
یہی غلام دیا ہے جیسا تجھے دیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پھیر دے اس غلام کو **عن** نعمان بن بشیر یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعدلوا بین اولادکم اعدلوا بین ابنائکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد مین برابری کیا کرو اور اپنے لڑکون مین برابری کیا کرو **ف** یعنی سبکو
برابر دیا کرو بعضون کو زیادہ و بعضونکو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین **عن** جابر قال قالت امراۃ بشیر انحل ابنی
غلامک واشہد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان
سالتنی ان انحل ابنہا غلاما وقالت اشہد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اخوۃ فقال نعم
قال فکلہم اعطیت مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ہذا وانی لا اشہد الا علی حق **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے بشیر کی بی بی نے بشیر سے کہا کہ تو اپنا غلام میرے بیٹے کو یعنی جو اوس کے پیٹ سے تھا اوسکو غلامی مین دیدے اور
اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے گواہ کردے تو بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا کہ
فلانے کی بیٹی نے مجھ سے میرا غلام اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہے اور کہا ہے کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کردے تب حضرت
نے فرمایا کیا اوسکے اور بھائی بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین پھر آپ نے فرمایا کیا اون سبہون کو تو نے دیا ہے یعنی غلام
جیسا اسکو دیا تو اوس نے کہا نہین تو آپ نے فرمایا یہ مناسب نہین ہے اور مین تو سوا حق کے گواہ نہین ہوتا یعنی جو کام سچا
اور انصاف کا ہو اوسی پر گواہ ہوتا ہون)

باب فی عطیۃ المراۃ بغیر اذن زوجہا

عورت خاوند کے مال مین
سے بے اوسکے پوچھے کسیکو دیوے تو درست نہین ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامراۃ امر فی مالہا اذا ملک زوجہا عصمتہا **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے

اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو جائز نہین اپنے خاوند کے مال مین سے دینا جو اوسکے پاس ہی جب خاوند اوسکی عصمت کا مالک ہے (یعنے جبتک اوسکے نکاح مین ہی) عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامراۃ عطیۃ الا باذن زوجہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر حکم خاوند کے اوسکے مال مین سے کچہ دیدینا عورت کو درست نہین

باب فی العمرے عمر بہر مین چیز دینا درست ہے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرے جائزۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بہر کو چیز دینا درست ہی ف یعنے اگر کوئی اپنا گہر یا باغ کسی کو دیوے اسطرح کہ یہہ مینے تجہکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہون گے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظم رح کا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول العمری لمن وھبت لہ ترجمہ جابر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے عمر بہر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی ف یعنے عمری مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر عمری فھی لہ ولعقبہ یرثہا من یرثہ من عقبہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسیکو کوئی چیز دی عمر بہر کو تو وہ اوسی کی ہوگی جسکو دی ہی جبتک وہ زندہ ہی پہر اوسکی وارثون کو ملیگی ف مگر امام مالک کے نزدیک بعد اوسکو مرنے کے پہر اوس کے پاس آجاوے گی جس نے دی تہی کیونکہ اوس نے منفعت کا اختیار دیا تہا نہ اوس کے ذات کا مالک کردیا تہا)

باب من قال فیہ ولعقبہ جو شخص عمر بہر کو دیوے اور وارثون کا بہی ذکر کردے

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما الرجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطا عطاء وقعت فیہ المواریث ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جسکو لیے عمری کیا یعنے عمر بہر کو کوئی چیز دی اور یہہ کہا کہ اوسکو اور اوس کے وارثون کو عمری دیا تو وہ عمری اوس کے واوس کے اولاد کے لیے ہی اور وہ اوسکی ایسی ملک ہے کہ دینے والے کو نہ پہریگا اس لیے کہ اوس نے ایسا دینا دیا ہی جس مین میراثین ٹہر گیئن ف ایسا عمری تو بالاتفاق دینے والے کیطرف نہ آویگا کیونکہ یہہ ہبہ ہوا جب معمر لہ نے اوسپر قبضہ کرلیا تو اوس کے ملکیت ثابت ہوگئی عن جابر بن عبد اللہ قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ھی لک ولعقبک فاما اذا قال ھی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی جس عمری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ یہہ ہی (یعنے دینے والا جسکو دیتا ہی اوس سے اسطرح کہے) کہ یہ تیری لیے اور تیری اولاد کے لیے ہی اور جو یون کہا بلکہ کہا یہ تیری لیے ہے جبتک تو زندہ رہے تو وہ اپنے مالک کیطرف ہی پہر جاویگا (جب معمر لہ مرجاوے یہی حدیث دلیل ہے امام مالک کی) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمرہ

فهو لورثته ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبی اور عمری سے نکرو ف
رقبی یہ ہی کہ کہے یہہ گہر رکہہ مجبی مین نے اس شرط پر دیا کہ اگر تو پہلے مرا تو پہر مین لے لونگا اور اگر مین پہلے مرا تو تیرا ہو جاویگا
ت اگر کوئی رقبے یا عمری سے دیوی تو اوسی کی ہو جاوے گا جسکو دیا ہی اور اوس کے وارثون کا عن جابر بن عبد اللہ
قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امراۃ من الانصار اعطاها ابنها حدیقة من نخل فماتت فقال ابنها انما
اعطیتها حیاتها وله اخوة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هی لها حیاتها وموتها قال کنت تصدقت
بها علیها قال ذلک ابعد لک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک انصار کے عورت کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اسطرح پر اوسکے بیٹے نے اوسکو ایک باغ دیا تہا جب وہ مر گئی تو بیٹے نے کہا مین نے اوسکی زندگی تک دیا
تہا اوسکی بہائی موجود تھی (یعنے لڑکے کے ماموں) آپ نے فرمایا وہ زندگی اور موت دونون مین اوس عورت کا ہی لڑکا بولا مین
نے صدقہ دیا تہا آپ نے فرمایا تو یہہ تو پہر بڑی تعجب کی بات ہی تجہہ سے باب فی الرقبی رقبی کا بیان اوسکی تفسیر
گزر چکی عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزة لاهلها والرقبی جائزة لاهلها
ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی اور رقبی اوس کے اہل کا ہو جاتا
ہی ف یعنی معمر له اور مرقب له کا ہو جاتا ہی دینے والے کو پہر نہین ملسکتا عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیا فهو لمعمره محیاه ومماته ولا ترقبوا فمن ارقب شیا فهو سبیله
ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کچہہ عمری کیا تو وہ چیز اوسی کے لیے ہی
جس شخص کے لیے عمری کیا گیا جیتے اور موئے اور رقبی نہ کرو اس لیے کہ جسکو کچہہ رقبے مین دیا تو وہ اوسی کا ہو جاویگا (دینے
والے کو نہ ملیگا) عن مجاهد قال العمری ان یقول الرجل للرجل هو لک ما عشت فاذا قال ذلک فهو له
ولورثته والرقبی ان یقول الانسان هو للآخر منی ومنک ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عمری یہہ ہی جو کوئی
شخص کسی شخص سے کہے یہہ چیز تیری ہی جبتک تو زندہ رہے جب ایسا کہا تو وہ چیز اوسکی ہو گئی اوس کے مرنے کے بعد اوس کے
وارثون کو ملیگی اور رقبے یہہ ہے ایک شخص کہے یہہ چیز تیری ہی اگر تو میری بعد مرے نہین تو میری ہی مین لے لونگا باب
فی تضمین العاریة جو شخص مانگے کے چیز لیوے پہر تلف ہو جاوی عن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
علی الید ما اخذت حتی تؤدی ثم ان الحسن نسی قال هو امینک لا ضمان علیه ترجمہ سمرہ سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمہ ہی ہاتہہ کا جو لیا یہانتک کہ ادا کرے ف یہ غصب اور قرض اور خرید مین ہے
ت پہر حسن نے کہا جب تو مانگے پر چیز دیوے تو وہ امین ہی اوس پر تاوان نہین (اگر خود بخود تلف ہو جاوے) عن صفوان
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعار منه ادراعا یوم حنین فقال اغصب یا محمد فقال لا بل عارية
مضمونة ترجمہ صفوان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اوس سے زرہین عاریت لین تو اوس نے

کہا یا محمد کیا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی سے نہین لیتا ہون بلکہ یہہ تو پہیر دیجاوینگے **ف** یعنی عاریت لیتا ہون اگر محفوظ رہین تو بعینہٖ رہین پہیر دونگا ورنہ قیمت اوسکی دیجاوے گی- یہ قول ہے شافعی اور احمد کا کہ عاریت اگر تلف ہوجاوے تو تاوان دینا ہوگا **عن** اناس من آل صفوان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا صفوان هل عندك من سلاح قال عاريةً او غصبًا قال لا بل عارية فاعاره ما بين الثلاثين الى الاربعين درعا وغزا رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فلما هزم المشركون جمعت دروع صفوان ففقد منها ادراعا فقال لصفوان ان شئت غرمناها لك قال لا يا رسول الله لان في قلبي اليوم ما لم يكن يومئذ **ترجمہ** آل صفوان کے بعض لوگون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا اے صفوان کیا تیرے پاس کچہہ ہتہیار ہین اوس نے عرض کیا آپ عاریت چاہتے ہین یا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی نہین بلکہ عاریت چاہیے تو اوس نے تیس سے چالیس تک (یعنے کچہہ کم وبیش) زرہین آپ کو عاریت دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی کی پہر جب مشرکین کو شکست ہوئی تو صفوان کی زرہین اکٹہا کی گئین اوس مین سے چند زرہین کہودی گئین آپ نے صفوان سے فرمایا کہ وہ زرہین کہودی اگر تم کہو تو ہم اوسکا تاوان دین صفوان نے کہا نہین یا رسول اللہ اب میرے دل مین وہ بات نہین ہے جو پہلے تہی **ف** یعنے پہلے تو مین کافر تہا مجہے آپ سے دشمنی تہی- اب مسلمان ہوگیا ہون بہلا مین آپ سے کاہے کو تاوان لینے لگا- دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے **عن** ابی امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث لا تنفق المرأة شيئا من بيتها الا باذن زوجها فقيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذاك افضل اموالنا ثم قال العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضي والزعيم غارم **ترجمہ** ابا امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے مقرر اللہ جل جلالہ نے ہر حق والے کو اوسکا حق دیدیا تو اب وارث کیواسطے وصیت درست نہین ہے (یعنے اللہ جل جلالہ نے کلام اللہ مین وارثونکا حصہ مقرر کردیا جب اون کو حصہ ملتا ہے تو وصیت اون کے لیے درست نہین ہے) عورت اپنے گہر مین سے کچہہ خرچ نکرے مگر اپنی خاوند کی اجازت سے کسینے کہا یا رسول اللہ کہانا بہی نہ دیوے بغیر اجازت کے آپ نے فرمایا اناج تو سب مالون مین بہتر ہے پہر آپ نے فرمایا عاریت کو واپس دینا چاہیے (یعنے اگر سلامت ہے ورنہ قیمت) اور منحہ پہیری جاویگی (یعنے دودہیلا جانور اگر کوئی دودہ پینے کے لیے کسیکو دیوے تو بعد دودہ موقوف ہوجانیکے جسکا جانور ہے اوسکو دینا چاہیے) اور قرض ادا کرنا تو فرض ہے اور ذمہ لینے والا ضامن ہے) یعنے جس چیز کا ذمہ لیا اوسکا ادا کرنا ضرور ہے) **عن** يعلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتتك رسلي فاعطهم ثلاثين درعا وثلاثين بعيرا قال فقلت يا رسول الله اعارية مضمونة او عارية مؤداة قال بل مؤداة **ترجمہ** یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس میرے قاصد آوین تو اون کو تیس زرہین اور تیس اونٹ دیجیو راوی کہتا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اوسکا عاریت کے طور پر دون جسکا ضمان لازم آتا ہے یا اوس عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دلائی جاتی ہے آپ نے فرمایا

باب فیمن افسد شیئا یغرم مثلہ جو شخص دوسرے کی چیز تلف کر دیوے تو ویسی ہی چیز تاوان دیوے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند بعض نسائہ فارسلت احدی امہات المؤمنین مع خادمہا قصعۃ فیہا طعام قال فضربت بیدہا فکسرت القصعۃ قال ابن المثنی فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسرتین فضم احداہما الی الاخری فجعل یجمع فیہا الطعام ویقول غارت امکم زاد ابن المثنی کلوا فاکلوا حتی جاءت قصعتہا التی فی بیتہا ثم رجعنا الی لفظ مسدد وقال کلوا وحبس الرسول والقصعۃ حتی فرغوا فدفع القصعۃ الصحیحۃ الی الرسول وحبس المکسورۃ فی بیتہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی پاس تھے پھر ایک اور مومنون کی ماں نے اپنے خادم کے ہات آپ کے پاس ایک پیالہ میں کہانا بہیجا اوس بی بی نے پیالہ توڑ دیا اپنا ہاتہ مار کر (جنکے گہر میں تہے) ابن المثنی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو ٹکڑون کو لیکر جوڑا اور اوس میں پہر کہانا اکٹہا کیا اور آپ فرماتے تھے (یعنی سامعین صحابہ سے) تمہاری ماں کو برا معلوم ہوا (یعنی اون کو غیرت آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر میں ہین اور کہانا اور جگہ سے پکا کر آوے) آپ نے فرمایا کہاؤ سب نے کہانا شروع کیا یہانتک کہ اوس بی بی (جس نے پیالہ توڑ دیا تہا) کے گہر کا پیالہ آیا آپ نے فرمایا کہاؤ اور خادم کو ٹہرائے رکہا اور پیالے کو بہی پہر دیا جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے ثابت پیالے کو اوس خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا اپنے گہر مین رکہہ لیا (یعنی جس بی بی کے گہر مین تہے وہین رکہہ لیا) **عن** جسرۃ بنت دجاجۃ قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ما رایت صانعا طعاما مثل صفیۃ صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فبعثت بہ فاخذنی افکل فکسرت الاناء فقلت یا رسول اللہ ما کفارۃ ما صنعت قال اناء مثل اناء وطعام مثل طعام **ترجمہ** جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا مین نے کسی کو ایسا کہانا پکاتے نہین دیکہا جیسا صفیہ پکاتی تہین (جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ایک روز انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کہانا پکا کر بہیجا مجہے طیش آیا (یعنی برا معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری باری مین کیون کہانا بہیجتی ہین) مین نے برتن توڑ ڈالا پہر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ایسا ہی دوسرا برتن ہے اور کہانے کا بدلہ ایسا ہی دوسرا کہانا ہے

باب المواشی تفسد زرع قوم کسی شخص کے جانور دوسری کی زراعت کو پامال کرین تو کیا حکم ہوگا **عن** محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت حائط رجل فافسدتہ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل الاموال حفظہا بالنہار وعلی اہل المواشی حفظہا باللیل **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ مین گہسی اور وہاں باغ کو تباہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطور پر کیا دن کو تو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمہ ہے اور رات کو جانورون کی حفاظت اون کے مالک کے ذمہ ہے (اگر رات کو جانورون نے باغ تباہ کیا تو وہ جانور والے سے لیا جاویگا) **عن**

البراء بن عازب قال كانت له ناقة ضارية فدخلت حائطا فافسدت فيه فكلم رسول الله صلى
الله عليه وسلم فيها فقضى ان حفظ الحوائط بالنهار على اهلها وان حفظ الماشية بالليل على اهلها وان
على اهل الماشية ما اصابت ماشيتهم بالليل ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ اون کے پاس ایک اونٹنی ضاریہ
(اوسکو کہتے ہین جسکو عادت ہو لوگون کے کھیت یا باغ اجاڑنیکی) تھی سو وہ ایک باغ مین گھسی اور باغ کو تباہ کر دیا اوسکی گفتگو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلا اسطرح پر کیا کہ باغونکی حفاظت دن کو تو باغ والون کے
ذمہ پر ہے اور حفاظت جانورون کی رات کو جانور والے کے ذمہ پر ہے اگر رات کو انہون نے اپنے جانورون کو چھوڑ دیا
اور وہ گئے کسی باغ یا کھیت چر گئے تو جو نقصان ہوگا وہ جانورون سے لیا جاویگا بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الاقضية

کتاب قاضی بننے کے اور حکمون اور فیصلون کی (یعنی عدالت کے اصول کا بیان) **باب فی طلب القضاء**
عہدہ کی درخواست کرنا کیسا ہے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ولي القضاء
فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قاضی بنایا گیا تو وہ
بغیر چھری کے ذبح ہوا (یہ چھری سے ذبح ہونیسے بھی زیادہ دشوار ہے) عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی لوگون مین قاضی بنایا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یعنی عاقبت بگڑنیکا خوف ہے) **باب فی القاضی
یخطی** قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیا حکم ہے عن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القضاة ثلاثة واحد
في الجنة واثنان في النار فاما الذي في الجنة فرجل عرف الحق فقضى به ورجل عرف الحق فجار في
الحكم فهو في النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قاضی تین طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو آگ مین سو جو جنت مین ہے وہ تو وہ شخص ہے جسنے حق کو پہچانا
اور اوسی کے موافق فیصلہ کیا۔ اور ایک وہ شخص ہے کہ اوس نے حق پہچانا پھر اپنے حکم مین ظلم کیا تو وہ آگ مین ہے اور ایک
وہ شخص ہے جس نے نادانی سے لوگونکا فیصلہ کیا تو وہ بھی آگ مین ہے عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر فحدثت به
ابا بكر بن حزم فقال هكذا حدثني ابو سلمة عن ابي هريرة ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم نے عقل کو مقدور بھر سوچ سمجھ کر حکم دیا اور اوس کے سمجھ ٹھیک پڑی تو اوسکے لیے دوہرا ثواب ہے اور جب عقل خوب
سوچکر حکم کیا اور سمجھ اوس کی ٹھیک نہ پڑی تو اوسکے لیے اکہرا ثواب ہے ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنے مین خوب
غور کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ ٹھیک ہے تو اوسکو دونا ثواب ہے اور اگر چوک گیا تو ایک ثواب ہے

بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور
نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹہیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین
اور اگر چوک ہی تو اوس مین ایک ثواب ہی بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکہتا ہو اور اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین **عن**
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من طلب قضاء المسلمین حتے یناله ثم غلب عدله جوره فله
الجنة ومن غلب جوره عدله فله النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمانون کا قاضی
بننا چاہی یہانتک کہ قاضی ہوجاوے پہر اوسکے ظلم پر اوسکا عدل غالب ہوجاوے تو اوسکے لیے بہشت ہی اور جسکی عدل پر اوسکا ظلم غالب
ہو تو اوسکے لیے آگ ہی **عن** ابن عباس قال ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون الی قوله الفاسقون
هؤلاء الآیات الثلاث نزلت فی الیهود خاصة فی قریظة والنضیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
یہ جو تین آیتین ہین ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون فاولئک ہم الظالمون فاولئک ہم الفاسقون یعنی جو اللہ کے
حکم کیموافق فیصلہ کرے وہ کافر ہے اور ظالم ہے اور فاسق ہی یہ تینون آیتین خاص بنی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کے شان
مین اتری (پس مسلمان اگر خلاف قرآن و حدیث فیصلہ کرے تو کافر نہوگا مگر ظالم اور فاسق ہوسکے بلکہ قریب کفر ہونے
مین کیا شک ہے) **باب** فی طلب القضاء والتسرع الیه فیصلہ کرنے مین جلدی کرنا بہت برا ہی بلکہ خوب سمجہنا اور غور
کرنا چاہی **عن** عبد الرحمن بن بشیر الازرق قال دخل رجلان من ابواب الکندة وابو مسعود الانصاری
جالس فی حلقة فقالا الا رجل ینفذ بیننا فقال رجل من الحلقة انا فاخذ ابو مسعود کفا من حصی فرماه
به وقال مه انه کان یکره التسرع الی الحکم **ترجمہ** عبد الرحمن بن بشیر ازرق سے روایت ہی دو شخص کندہ کے
آئے جہگڑتے ہوئے اسوقت ابو مسعود انصاری ایک حلقے مین بیٹھے تہے اون دونون نے کہا کوئی ہی جو ہم دونو کا فیصلہ کردیوے
ایک شخص حلقے والون مین سے بول اٹہا ہان مین فیصلہ کردونگا ابو مسعود نے ایک مٹھی کنکریان لیکر اوسکو مارین اور کہا ٹہر تو ابو مسعود برا
جانتے تہے فیصلے اور قضا مین جلدی کرنیکو کیونکہ جلدی اور اضطراب مین اکثر غلطی ہوجاتی ہی برخلاف اطمینان اور سہولت کے
عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من طلب القضاء واستعان علیه وکل الیه
ومن لم یطلبه ولم یستعن علیه انزل الله ملکا یسدده **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تہے جو شخص قضا کے عہدے مین درخواست کریگا اور اوس عہدے کے لیے مدد چاہیگا لوگون سے (یعنے
سفارش کرادیگا) تو اللہ تعالے اوسکی مدد نہ کریگا اور جو درخواست نہ کریگا نہ سفارش کراویگا تو اللہ جل جلالہ ایک فرشتے کو اوتاریگا
جو اوسکی مدد کرے **عن** ابی موسی قال النبی صلی الله علیه وسلم لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من اراده **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی ایسے کو کام پر مقرر نکرینگے جو اوسکی درخواست دیوے **باب**
کراهیة الرشوة رشوت کی برائی کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے رشوت دینے والے اور لینے والے پر

باب فی ھدایا العمال عاملوں اور قاضیوں کو جو تحفے اور ہدیے ملیں **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غل

یاتی بہ یوم القیامۃ فقام رجل من الانصار اسود کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما

ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ

فما اوتی منہ اخذ وما نھی عنہ انتھی **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے لوگو ہماری طرف سے جو شخص عامل مقرر ہو تم میں سے کسی کام پر پھر ہم سے اوس نے چھپایا محاصل میں سے ایک سوئی برابر یا

اوس سے بھی کم سو وہ چوری میں داخل ہے اور قیامت کے دن چوری ہوئے چیز کے ساتھ آویگا اتنے میں ایک شخص انصار میں سے کالے رنگ کا

کھڑا ہوا راوی کہتا ہے گویا میں اوسکی طرف دیکھ رہا ہوں اور اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا عمل مجھ سے لیجیے تو آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے

اوس نے عرض کیا میں نے آپ سے سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے پھر آپ نے فرمایا میں تو یہ کہتا ہوں کہ جسکو ہم کسی کام پر بھیجا تو چاہیے تھوڑا

یا بہت جو کچھ اوسکو ملے وہ حاضر کرے (یعنے حاصل اوسکا) اور جو اجرت اوسکام کی اوسکو ملے وہ لے لے اور جس سے منع ہوا

کہ تحصیل اور یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری

ہے جسکو قیامت میں خلق کو مونہہ دکھانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اوسکو آسان نہ جانے **باب** کیف القضاء قضا

کرنیکا کیا طریقہ ہے **عن** علی علیہ السلام قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا

رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک

فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانہ احری ان

یتبین لک القضاء قال فما زلت قاضیا او ما شککت فی قضاء بعد **ترجمہ** حضرت علی رضی سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی کر کے بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے قاضی بنا کر بھیجتے ہیں

اور میں کم عمر نوجوان ہوں اور قضا کا علم بھی مجھے نہیں ہے تو آپ نے مجھ سے فرمایا تیری دل کو اللہ راہ دکھاویگا

اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جب دو شخص تیری پاس کوئی مقدمہ لاویں تو جبتک تو دونوں کا اظہار نہ سن لینا تب تک اول

ہی کا حال سنکر اوسی پر فیصلہ نہ کر دینا کیونکہ اسمیں بہت اچھے طور سے تیرے لیے مقدمہ کی حقیقت کھلجاویگی حضرت علی رض

کہتے ہیں پھر میں نے کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں شک نہ کیا اسکے بعد **ف** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تدبیر

بتائی اور میں نے اوسپر عمل کیا **باب** فی قضاء القاضی اذا اخطا اگر قاضی غلطی سے فیصلہ کر دیوے تو جسکا اسمیں فائدہ

ہو وہ اپنے تئیں بچاوے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر وانکم تختصمون

الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو مما اسمع منہ فمن قضیت لہ من حقہ

بشیٔ فلا یاخذن منه شیا فانما اقطع له قطعة من النار ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی آدمی ہی ہوں ف یعنی مجھ میں بشریت ہے اور بشر کام کی حقیقت اور باطن کو
کچھ جانتا نہیں ہے تو میں بموجب کتاب اللہ کے ظاہر کیموافق لوگوں میں حکم کرونگا اور باطن کے بھیدوں کو اللہ جل جلالہ ہی
خوب جانتا ہے ف اور تم اپنے مقدمات کو میری پاس لاتے ہو اور شاید کہ تم دونوں میں سے (یعنے مدعی و مدعا علیہ)
ایک شخص خوش تقریر اور تیز زبان ہو اپنے اظہار میں دوسرے شخص سے اور میں فیصلہ کروں اوسی کی مرضی موافق اوسکا
حال سنکر سو جسکے لیے میں نے حکم کیا اوسکے بھائی کے کسی چیز پر تو چاہیے کہ اوسکو نہ لیوے اسلیے کہ اوسکو ایک آگ کا ٹکڑا دیتا
ہوں ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی شخص خوش تقریری سے دہوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور دوسرے کا
حق چہینے تو وہ مال اوسکے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر میں درست ہے اور اس حدیث
سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے اور لوگوں کو غیب کا حال معلوم نہیں ظاہر پر حکم کرتے ہیں ویسا ہی مجھکو بھی ہر ایک بات
غیب کی معلوم نہیں اس حدیث سے رد ہوگیا اون لوگوں کا جو جانتے ہیں کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تھی عن

ام سلمة قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان یختصمان فی مواریث لہما لم تکن لہما بینة الا
دعواہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ فبکی الرجلان وقال کل واحد منہما حقی لک
فقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما اذ فعلتما ما فعلتما فاقتسما وتوخیا الحق ثم استہما ثم تحالا ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص میراث کے مقدمہ میں جہگڑتے ہوئے آئے ف
یعنی ہر ایک نے مال میں دعوے کیا کہ یہہ مجھے میراث میں ملا ہے اور اون دونوں میں کسی کا گواہ نہ تہا لیکن صرف دعوے
کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھی جو گذرا کہ میں ایک آدمی ہوں مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے کیونکہ میں ظاہر پر
فیصلہ کرتا ہوں یہ سنکر دونوں شخص رونے لگے اور ہر ایک آپس میں کہنے لگا میں نے اپنا حق تجھکو دیا یعنے میں اپنے دعوے سے درگذرا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں سے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو مال کو آپس میں تقسیم کر لو اور حق کو ڈھونڈھ کر دونوں
عمل کرو اور قرعہ ڈالکر حصے لیلو اور ایک دوسرے کو معاف کر دو ترجمہ وعنہا ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث

قال یختصمان فی مواریث واشیاء قد درست فقال انی انما اقضی بینکم برای فیما لم ینزل علی فیہ ترجمہ
ام سلمہ سے روایت ہے یہی حدیث انہوں نے کہا دو شخص تھے ترکے میں لڑتے ہوئے اور پرانی دہرانی چیزوں میں جہگڑا کرتے
ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ کرونگا اپنی راے سے اوس مقدمے میں جسمیں کوئی
حکم مجھے نہیں اوترا عن ابن شہاب ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس ان الرأی

انما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبا لان اللہ کان یریہ وانما ہو منا الظن والتکلف
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر کے اوپر فرمایا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راے

ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ جل جلالہ اون کو سوجھاتا تہا (لتحکم بین الناس بما اراک اللہ) اور ہمارے ہی ایک گمان ہو اور
محنت ہو (یعنی ہم محنت اور خوض کرکے ایک بات نکالتے ہیں پہر اوسپر بھی بھروسا نہ چاہیے کہ ہمیشہ صحیح اور درست ہوتی ہو) باب
کیف یجلس الخصمان بین یدی القاضی مدعی اور مدعی علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹہین عن عبد اللہ بن
الزبیر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمان یقعدان بین یدی الحکم ترجمہ عبد اللہ
بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں حاکم کے روبرو بیٹہین (یعنی بروقت
مقدمہ دریافت کرنے کے) باب القاضی یقضی وهو غضبان قاضی غصے کیوقت قضا نکرے عن ابی بکرة
انه کتب الی ابنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضی الحکم بین اثنین
وهو غضبان ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے اپنے بیٹے کو لکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غصے کیحالت مین قاضی دو آدمیوں کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے ف یعنے جب حاکم
اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت حکم نہ کرے اسلیے کہ قضیہ فیصل کرنیکو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹا
کو پہچانے اسی طرح جب بہت بہوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بہرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت
جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہیں کہ ان حالتوں مین ہوش نہیں رہتا جیسا غصے مین
باب الحکم بین اهل الذمة کافروں کا مقدمہ کسطرح فیصل کرنا عن ابن عباس فان
جاؤک فاحکم بینهم او اعرض عنهم فنسخت قال فاحکم بینهم بما انزل اللہ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے پہلے یہ حکم تہا فان جاؤک فاحکم بینهم یعنے جب کفار تیرے پاس
آوین تو اون کا فیصلہ کر یا نہ کر یہ منسوخ ہوا پہر حکم ہوا کہ فیصلہ کر اونکا اللہ کی کتاب کے موافق
عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة فان جاؤک فاحکم بینهم او اعرض
عنهم وان حکمت فاحکم بینهم بالقسط الآیة قال کان بنو النضیر اذا
قتلوا من بنی قریظة ادوا نصف الدیة واذا قتل بنو قریظة من بنی النضیر
ادوا الیهم الدیة کاملة فسوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینهم ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری فان جاؤک فاحکم بینهم او اعرض عنهم یعنے جب کافر تیرے
پاس آوین تو اونکا فیصلہ کر یا نہ کر اگر فیصلہ کر تو انصاف سے کر تو پہلے یہ دستور تہا کہ بنو نضیر
جب بنی قریظہ کے لوگوں مین سے کسی کو مار ڈالتے تو آدہی دیت دیتے اور جب بنو قریظہ بنی نضیر کے
کسی آدمی کو مار ڈالتے تو پوری دیت دیتے اس آیت کے اوترتے ہی آپ نے دیت برابر کردی

الحمد للہ

تمام ہوا پارہ بائیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے - اب شروع ہوتا ہے پارہ تیئیسوان اوسکے فضل اور انعام پر توکل کر کے - ھو الموفق

ھو المعین و بہ نستعین

فقط

تم الجزء الثانی والعشرون ویتلوہ الجزء الثالث والعشرون

ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست و دوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

عبداللہ بن مسعود کا قول اختیار کرنا بہتر ہے اگر صحابہ سے بھی کچھ اوس مسئلہ میں منقول نہ ہو تو بہ شرط لیاقت قرآن حدیث
مین غور کرکے اپنی رای پر عمل کرے اگر اپنی رای پر بھی اطمینان نہ ہو تو اہل الرای کے اقوال کو دیکھے خصوصًا ائمہ اربعہ اور داود ظاہری
اور سفیان ثوری اور وکیع اور اوزاعی وغیرہم کے اقوال کو ان لوگون کے اقوال مین سے جو قول مناسب اور عمدہ معلوم ہو اوس پر
عمل کرے اگر اوس مسئلہ مین احادیث مختلف ہون تو ائمہ حدیث نے جس حدیث کو ترجیح دی ہو اوس پر عمل کرے یہی طریقہ محققین سلف
کا باب فی الصلح صلح کرنیکا بیان کونسی صلح درست ہے اور کون سی نادرست عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین زاد احمد الا صلحا احل حراما او حرم حلالا وزاد سلیمان
بن داود وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون علی شروطھم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جو حلال کر دیوے حرام کو یا حرام کر دیوے حلال کو سلیمان بن داود
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرطون پر عمل کرین ف مگر ایسی شرط
ہی کا ہے کو کرین جو شریعت مین ناجائز ہو جس کی وجہ سے آیندہ قباحت واقع ہو عن کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی
حدرد دینا کان لہ علیہ فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتھما
حتی سمعھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیتہ فخرج الیھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک فقال یا کعب فقال لبیک یا رسول اللہ فاشار
الیہ بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم
فاقضہ ترجمہ عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ کعب بن مالک اون کے باپ کا قرض ابن ابی حدرد پر آتا تہا انہون
نے تقاضا کیا اوس پر رسول اللہ صلعم کے زمانے مین مسجد کے اندر تو بلند ہوئین آوازین اون دونون کی یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ اوس وقت گہر مین تھے تو گہر سے نکل آئے اور پردہ اٹہایا کعب بن مالک کو پکارا کعب نے کہا
حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے ہاتہ سے اشارہ کیا کہ آدہا قرضہ معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ تب
آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اوٹہ اور قرض ادا کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا حاکم کو سمجہا بجہا کر مدعی اور مدعی علیہ مین
صلح کرا دینا اور مدعی سے کچہ معاف کرا دینا درست ہے مگر اوس مین زبردستی نہین ہو سکتی اگر مدعی معاف نہ کرے تو قاضی اوس کو
پورا حق دلا دیگا۔ کعب بن مالک بن ابی کعب انصاری ہین راوی اس حدیث کے مشہور صحابی ہین اور اون تین لوگون مین سے ہین جو
غزوہ تبوک مین پیچہے رہ گئے تہے پہر اللہ نے اونکا قصور معاف کیا باب فی الشہادات گواہیونکا بیان عن
زید بن خالد الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ
او یخبر بشھادتہ قبل ان یسالھا شک عبداللہ بن ابی بکر ایتھما قال قال ابو داود قال مالک الذی یخبر بشھادتہ
ولا یعلم بھا الذی ھی لہ قال الھمدانی ویرفعھا الی السلطان قال ابن السرح او یاتی بھا الامام والاخبار فی

سے حدیث الجهنی قال ابن السرح ابن ابی عمرة لم یقل عبد الرحمن ترجمہ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر کردون مین تم کو سب سے بہتر گواہ کے جو گواہی دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ مین گواہ ہون
قبل اوس کے کہ پوچھا جاوے اوس سے ف یعنی حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہو اور اوسکو گواہ نہ ملتا
ہو اور کسی شخص کو اوسکی حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جا کر حاکم کے پاس گواہی دیوے تا کہ اوسکا حق تلف نہ ہو اس قسم
کی گواہی ثواب ہے اور یہ حدیث اوس حدیث کے مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے قبل پوچھے
جانے کے کیونکہ اوس حدیث مین مراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنے قسم کھاوینگے قبل قسم لینے کے بعضون
نے اس حدیث کے معنی یہ کہے ہین کہ بمجرد پوچھے جانے کے گواہی دین اور یہ جو کہا قبل پوچھے جانے کے گواہی دین مبالغہ و مجاز
کے طور پر ہے ت ابو داؤد نے کہا امام مالک نے کہا وہ گواہ مراد ہے جو اپنی گواہی ظاہر کر دیوے اور یہ نہ معلوم ہو اوس کو
کہ یہ گواہی کس کے مفید ہے ف یعنی وہ گواہ اظہار شہادت سے اظہار حق کا قصد رکھتا ہو نہ دنیا کی بھلائی کا یا کسی دوستی
کا علما نے کہا بعض اوقات مین حق کی شہادت دینا فرض ہو جاتا ہے جیسے رمضان کا چاند دیکھا یا ذیحجہ کا اور معلوم ہے کہ دوسرا
گواہ بھی ہمارے ساتھ ہے یا کسی شخص کا حق ڈوبا جاتا ہے اگر یہ گواہی نہ دی اسی واسطے فرمایا ولا تکتموا الشهادة باب
فیمن یعین علی خصومة من غیر ان یعلم امرها کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کے مدد کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے
یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے عن یحیی بن راشد قال جلسنا لعبد الله بن عمر فخرج الینا فجلس فقال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حالت شفاعته دون حد من حدود الله فقد ضاد الله ومن
خاصم فی باطل وهو یعلمه لم یزل فی سخط الله حتی ینزع ومن قال فی مؤمن ما لیس فیه اسکنه الله
ردغة الخبال حتی یخرج مما قال ترجمہ یحیی بن راشد سے روایت ہے ہم بیٹھے عبد اللہ بن عمر کے انتظار مین تو وہ نکلے
اور بیٹھ کر بولے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے سفارش کی اللہ کی کوئی حد روکنے کو ل
جیسے چور کے ہاتھ کٹنے سے بچالی کر لیوے یا زانی کی رجم یا جلد سے بچنے کے لیے بعد اوس کے کہ مقدمہ قاضی تک پہونچ گیا
تو اوس نے ضد کی اللہ سے اور جس نے جھگڑا کیا ناحق جانکر تو وہ ہمیشہ اللہ کے غصے مین رہیگا یہانتک کہ چھوڑ دے اوس جھگڑے
کو اور توبہ کرے اور جسنے کسی مومن کے حق مین وہ بات کہی جو اوسمین نہ تھی تو وہ جہنمیون کی پیپ لہو اور کیچڑ مین رہیگا یہانتک کہ توبہ
کرے اوس سے عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال ومن اعان علی خصومة بظلم فقد باء
بغضب من الله عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص مدد کرے کسی فساد
مین ناحق اور ظلم پر تو وہ پھر جاویگا اللہ جل جلالہ کے غصے مین دنیا مین ذلیل ہو گا نہین تو آخرت مین ضرور ہو گا باب
فی شهادة الزور جھوٹی گواہی دینے کا بیان عن خریم بن فاتك قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم
صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت شهادة الزور بالاشراك بالله ثلاث مرات

ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به ترجمہ
خریم بن فاتک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہوکر آپ کھڑے ہوگئے اور تین
بار فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے پھر آپ نے پڑھا بچے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ
ہی کی طرف ہوکر نہ اوس کے ساتھ ساجھی بنا کر یعنی یہ آیت فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ الآیة

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رد شهادة الخائن والخائنة
وذی الغمر علی اخیه ورد شهادة القانع لاهل البیت واجازها لغیرهم قال ابو داود الغمر الحقد و
الشحناء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت
کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی کو رد کیا اور اپنے بھائی سے کینہ رکھنے والے کی گواہی کو رد کیا۔ اور اپنے گھر والوں
پر قناعت کرنیوالے کی گواہی کو گھر والوں کے فائدہ کے لیے رد کیا اور اوروں کے لیے جائز رکھا ف قناعت کرنیوالے سے مراد یہ ہے
کہ ایک شخص خادم ہو یا ملازم قدیمی ہو کسی گھر کا تو اوس کی گواہی اون گھر والوں کے فائدے کے لئے درست نہیں عن
سلیمان بن موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا زان ولا
زانیة ولا ذی غمر علی اخیه ترجمہ سلیمان بن موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنے
والے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ بدکار مرد اور بدکار عورت کی گواہی جائز ہے اور جو اپنے بھائی کا
کینہ رکھے اوسکی گواہی بھی جائز نہیں یعنے دنیا کے وجہ سے عداوت رکھے باب شهادة البدوی علی اهل الامصار
جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں ہے عن ابی هریرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا
تجوز شهادة بدوی علی صاحب قریة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے شہر والے پر دیہاتی کی گواہی درست نہیں (کیونکہ دیہاتی اکثر بیوقوف اجڈ ہوتے ہیں) باب
الشهادة فی الرضاع دودھ پلانے کی گواہی کا بیان عن ابن ابی ملیکة قال حدثنی عقبة بن الحارث وحدثنیه
صاحب لی عنه وانا لحدیث صاحبی احفظ قال تزوجت ام یحیی بنت ابی اهاب فدخلت علینا امرأة سوداء
فزعمت انها ارضعتنا جمیعا فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلك له فاعرض عنی فقلت یا رسول
الله انها لکاذبة قال وما یدریك وقد قالت ما قالت دعها عنك ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجھ سے عقبہ بن حارث نے اور حدیث بیان کی مجھ سے میرے ایک دوست نے عقبہ سے اور مجھے اپنے دوست کی روایت خوب
یاد ہے عقبہ نے کہا میں نے ام یحیی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک بار ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ
پلایا ہے (یعنی خاوند اور جورو دونوں کو) میں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تجھ کو کیا معلوم ہے اور وہ تو ایسا کہتی ہے چھوڑ دے تو اپنی بی بی کو ف

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت کی گواہی ثبوت رضاعت کیلیے کافی ہے امام احمد کا یہی
قول ہے اور جمہور علما کے نزدیک یہ محمول ہے ورع اور احتیاط پر **باب** شهادة اهل الذمة وفي الوصية في
السفر کافر ذمی کی شہادت کا بیان سفر مین وصیت کرنے پر **عن** الشعبي ان رجلا من المسلمين حضرته
الوفاة بدقوقا هذه ولم يجد احدا من المسلمين يشهده على وصيته فقال الاشعري هذا امر لم
يكن بعد الذي كان في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحلفهما بعد العصر بالله ما خانا
ولا كذبا ولا بدلا ولا كتما ولا غيرا وانها لوصية الرجل وتركته فامضى شهادتهما ترجمہ
شعبی سے روایت ہے ایک مسلمان مرنے لگا دقوقا مین (دقوقا کسی بستی کا نام ہے) اور کوئی مسلمان اوسکو نہ ملا جسکو گواہ
کرے اپنی وصیت پر تو اوسنے گواہ کر دیا دو شخصون کو اہل کتاب مین سے پھر وہ دونو شخص کوفہ مین آئے اور ابو موسی
اشعری سے بیان کیا اور اوسکا ترکہ بھی لیکر آئے اور وصیت بھی بیان کی ابو موسے نے کہا یہ تو ایسا امر ہے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین ایکبار ہوا تھا پھر نہین ہوا بعد اوسکے ابو موسے نے اون دونون کو حلف دی عصر کے بعد
کہ قسم خدا کی ہم نے خیانت نہین کی نہ جھوٹ بولا نہ بات بدلی نہ چھپایا نہ تغیر کیا اور بیشک اوس شخص کی یہی وصیت تھی
یہی ترکہ تھا پھر اون کی گواہی پر حکم کر دیا **عن** ابن عباس قال خرج رجل من بني سهم مع تميم الداري وعدي بن بداء
فمات السهمي بارض ليس بها مسلم فلما قدما بتركته فقدوا جام فضة مخوصا بالذهب فاحلفهما رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثم وجد الجام بمكة فقالوا اشتريناه من تميم وعدي فقام رجلان من اولياء
السهمي فحلفا لشهادتنا احق من شهادتهما وان الجام لصاحبهم قال فنزلت فيهم يا ايها الذين امنوا
شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت الاية ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک مسلمان شخص بنی سہم
مین سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا (دونون نصرانی تھے) پھر وہ مر گیا ایسے ملک مین جہان کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ دونون
اوسکا ترکہ لیکر آئے تو اوسمین چاندی کا گلاس جسپر سونیکے پتر جڑے تھے نہ ملا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون دونون کو حلف دی پھر وہ گلاس مکے مین ملا جنکے پاس ملا انہون نے کہا ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا بعد اوسکے دو شخص
اوس سہمی کے وارثون مین کھڑے ہوئے اور انہون نے حلف کی ہماری گواہی اون دونون کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور گلاس
ہمارے صاحب (یعنی سہمی) کا تھا اوسوقت یہ آیت اتری۔ يا ايها الذين امنوا شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت. اخیر تک پھر
وہ گلاس میت کی فہرست مین بھی نکلا اور خیانت کا جرم اون پر ثابت ہوا۔ لہذا اون سے پھر لیا گیا (سورہ مائدہ کے اخیر
مین یہ قصہ مذکور ہے) **باب** اذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز له ان يحكم به جب ایک
شخص کے گواہی پر حاکم کو یقین ہو جاوے کہ سچا ہے تو اوسپر فیصلہ کر سکتا ہے **عن** عمارة بن خزيمة ان عمه حدثه
وهو من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ابتاع فرسا من اعرابي فاستتبعه النبي صلى الله عليه وسلم

ليقضيه ثمن فرسه فاسرع رسول الله صلى الله عليه وسلم المشي وابطأ الاعرابي فطفق رجال يعترضون
الاعرابي فيساومونه بالفرس ولا يشعرون ان النبي صلى الله عليه وسلم ابتاعه فنادى الاعرابي رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال ان كنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع
نداء الاعرابي فقال اوليس قد ابتعته منك فقال الاعرابي يقول لا والله ما بعتكه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم بلى قد ابتعته منك فطفق الاعرابي يقول هلم شهيدا فقال خزيمة بن ثابت انا اشهد انك
قد بايعته فاقبل النبي صلى الله عليه وسلم على خزيمة فقال بم تشهد فقال بتصديقك يا رسول الله فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادة خزيمة شهادة رجلين **ترجمہ** عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے انہون
نے اپنی چچا سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گہوڑا خریدا
ایک اعرابی سے پہر آپ اوسکو اپنی ساتہہ لیچلے تا کہ گہوڑی کی قیمت ادا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلے اور
اعرابی نے دیر کی اسمین اور چند لوگون نے اعرابی کے سامنے آنا شروع کیا اور گہوڑا چکانے لگے اون کو یہ معلوم نہ تہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس گہوڑے کو بیچ چکے ہین تب اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا اگر آپ خریدتے ہین اس
گہوڑی کو تو خرید لیجیے نہین تو مین بیچ ڈالتا ہون یہ سنکر آپ کہڑے ہو گئے اور فرمایا کیا مین تجہ سے اس گہوڑی کو خرید نہین چکا اعرابی
کہا نہین قسم خدا کی مین نے نہین بیچا آپکے ہاتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین تو بیچ چکا ہے پہر تو اعرابی
کہنا شروع کیا اچہا گواہ لاؤ اوسوقت خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ آپ گہوڑا مول لے چکے ہین اور وہ
بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسی گواہی دیتے ہو انہون نے کہا اسوجہ سے کہ مین
آپکو سچا جانتا ہون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو گواہون کے قائم مقام کیا **ف** جمہور علماء کے
نزدیک یہ امر مخصوص تہا خزیمہ سے اور کے لیے نہین ہو سکتا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے جب زید بن ثابت
کلام اللہ جمع کرتے تہے تو اون کے پاس لوگ آیتین لیکر آتے وہ ہر ایک آیت کے لیے دو گواہ عادل طلب کرتے مگر سورۂ براءت کی آخیر
صرف خزیمہ بن ثابت پاس ملا انہون نے کہا لکہہ لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو مردون کی گواہی کے
برابر رکہا تہا پہر خزیمہ کی انتقال تک یہی طریقہ رہا **باب القضاء باليمين والشاهد** ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ
کرنا عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا **ف** یعنی مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تہا آپ نے مدعی سے قسم لیکر
یہ قسم ایک گواہ کے قائم مقام ہوئی۔ عمرو نے تنہا یاد کیا کہ یہ فیصلہ حقوق یعنی معاملات مین تہا نہ حدود مین وان دکہ دونون کا
گواہی ضروری عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ فیصلہ کیا **ف** یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کا

اور اوداعی کے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہیں ہو سکتا جبتک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ نہ ہوں جیسا کلام اللہ میں وارد ہے

عن الزبیب یقول بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا الی بنی العنبر فاخذوہم برکبۃ من ناحیۃ الطائف فاستاقوہم الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکبت فسبقتہم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اتانا جندک فاخذونا وقد کنا اسلمنا وخضرمنا اذان النعم فلما قدم بلعنبر قال لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لکم بینۃ علی انکم اسلمتم قبل ان تؤخذوا فی ھذہ الایام قلت نعم قال من بینتک قلت سمرۃ رجل من بنی العنبر ورجل اخر سماہ لہ فشھد الرجل وابی سمرۃ ان یشھد فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابی ان یشھد لک فتحلف مع شاھدک الاخر قلت نعم فاستحلفنی فحلفت باللہ لقد اسلمنا یوم کذا وکذا وخضرمنا اذان النعم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا فقاسموھم انصاف الاموال ولا تمسوا ذراریھم لولا ان اللہ لا یحب ضلالۃ العمل ما رزیناکم عقالا قال الزبیب فدعتنی امی فقالت ھذا الرجل اخذ زربیتی فانصرفت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فاخبرتہ فقال لی احبسہ فاخذت بتلبیبہ وقمت معہ مکاننا ثم نظر الینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمین فقال ما ترید باسیرک فارسلتہ من یدی فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للرجل رد علی ھذا زربیۃ امہ التی اخذت منھا فقال یا نبی اللہ انھا خرجت من یدی قال فاختلع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف الرجل فاعطانیہ وقال للرجل اذھب فزدہ اصعا من طعام قال فزادنی اصعا من شعیر **ترجمہ** زبیب عنبری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کی طرف بھیجا لشکر کے لوگوں نے اون کو گرفتار کیا رکبہ میں (جو ایک موضع ہے نواح طائف میں) اور پکڑ لائے اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو میں سوار تھا سو جلدی سے آگے آیا اور سلام کیا میں نے آگے میں نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہماری پاس آیا اور ہم کو گرفتار کیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان کاٹ ڈالے تھے (خطابی نے کہا شاید یہ علامت تھی اگلے زمانے میں کہ مسلمانوں کے جانوروں کے کان پھٹے ہوتے تھے) جب بنو العنبر کے لوگ آئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے اس بات کا کہ تم مسلمان ہو چکے تھے گرفتار ہونے سے پہلے میں نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا سمرہ جو ایک شخص تھا بنی العنبر میں سے اور ایک اور شخص جس کا زبیب نے نام لیا پھر اوس شخص نے تو گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ نے تو گواہی دینے سے انکار کیا اب تو حلف کریگا اپنے ایک گواہ کے ساتھ میں نے کہا ہاں کرونگا پھر آپ نے مجکو حلف دلائی میں نے قسم کھائی اللہ کی بیشک ہم فلاں فلاں روز مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے جانوروں کے کان چیر دیے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے لوگوں سے فرمایا جاؤ تقسیم کر دو ان کا آدھا مال **ف** یعنی اگر انکا کفر ثابت رہتا تو ان کے سب مال مسلمانوں کے

مالک ہوجاتے اور ان کی اولاد لونڈی غلام ہوجاتی اور جو اسلام پورے دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہوجاتا تو بالکل آزاد رہتی
اس وقت ان کے مال میں سے ایک تہائی کا لینا بھی درست نہ ہوتا مگر چونکہ ثبوت درمیانی ہے نہ کامل ہے نہ معدوم اس لیے حکم بھی بیچ کا
دیا گیا کہ نصف مال انکا تم لے لو اور نصف انکو دیدو دیت اور ان کی اولاد کو کا ہے نہ لگاؤ اگر اللہ تعالی چاہے یہ ان کی بہتری
بیکار ہونا برا نہ جانتا تو ہم تمہارے مالوں میں سے ایک رسی بھی نہ لیتے زبیر نے کہا مجھکو میری ماں نے بلایا اور کہا اس
شخص نے میری توشک چھین لی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیٹھ جا میں نے
اوسکو گلے میں کپڑا ڈال کر پکڑا اور میں اوس کے ساتھ کھڑا ہوا اپنی جگہہ میں آپ نے ہم دونوں کو کھڑا دیکھکر فرمایا تو اپنی قیدی
سے کیا چاہتا ہے میں نے اسکو چھوڑ دیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اوس شخص سے اس کی ماں کی توشک دیدے جو تو نے
لی لی ہے وہ بولا اے نبی اللہ کہ وہ جاتی رہی میری پاس سے آپ نے اوس کی تلوار لیکر مجھکو دیدی اور اوس شخص سے کہا
جا اور کئی صاع اناج کے اسکو اور دے (یعنے صلح کرادی آپ نے توشک کے بدلے میں تلوار اور کئی صاع دیئے) اوس شخص نے مجھکو چند صاع
جو کے دیئے (علاوہ تلوار کے)

باب الرجلان یدعیان شیئا ولیست لہما بینۃ

دو شخص ایک چیز کا دعوی کرین اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا
بعیرا او دابۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لواحد منہما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما
ترجمہ سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا ابو موسی اشعری سے روایت کی دو شخصوں نے دعوی کیا ایک اونٹ یا
اور کوئی جانور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اون دونوں میں کسیکے پاس گواہ نہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس جانور کو یا اونٹ کو ان دونوں میں تقسیم کردیا نصفا نصف (یعنی دونوں میں وہ جانور یا اونٹ تقسیم کردیا سوا
اسکے کیا چارہ تھا) عن قتادۃ بمعنی اسنادہ ان رجلین ادعیا بعیرا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فبعث کل واحد منہما شاہدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما نصفین ترجمہ قتادہ سے بھی یہی
اسناد روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک اونٹ میں دو شخصوں نے دعوی کیا اور ہر ایک نے دو دو گواہ
اپنے دعوی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گزرانے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اونٹ کو دونوں میں آدھوں آدھ
تقسیم کردیا عن ابی ہریرۃ ان رجلین اختصما فی متاع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لواحد منہما
بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین ما کانا احبا ذلک او کرہا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے دو شخص ایک چیز میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اون دونوں میں ایک کے پاس گواہ نہ تھا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے قرعہ ڈالنے کو کہا قسم پر خواہ اسکو اچھا جانیں یا برا جانیں (یعنے پہلے قرعہ ڈالو
جسکا نام نکلے وہ قسم کھا کر اس چیز کو لے لے) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کرہ الاثنان
الیمین او استحباہا فلیستہما علیہا قال سلمۃ قال اخبرنا معمر وقال اذا اکرہ الاثنان علی الیمین ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دونو آدمی قسم کہانے کو برا جانین یا قسم کہانا چاہین تو قرعہ ڈالین اوس پر
یعنی قرعہ ڈالین قسم کہانے پر جسکا نام پر قسم کہانا نکلے وہ قسم کہا کر اوس چیز کو لے لیوے عن سعید بن ابی عروبة باسناد
ه نحوه مثله قال فی دابة ولیس لهما بینة فامرهما رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستهما علی الیمین
ترجمہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہو دو شخص لڑے ایک جانور کیلئے مین اور اون دونون مین کسی پاس گواہ نہ تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے قسم کہانے پر قرعہ ڈالنے کا حکم دیا باب الیمین علی المدعی علیہ یعنی مدعی
علیہ قسم کہا دی جب مدعی پاس گواہ نہ ہون عن ابن ابی ملیکة قال کتب الی ابن عباس ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قضی بالیمین علی المدعی علیه ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہو ابن عباس نے مجھکو لکہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ پر قسم کا فیصلہ کر دیا ہے جب وہ منکر ہوا اور مدعی پاس گواہ نہ ہون باب کیف
الیمین قسم کیونکر دینا چاہیے عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یعنی لرجل حلفه احلف بالله
الذی لا اله الا هو ماله عندك شیء یعنی للمدعی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک شخص کو قسم کہلائی تو آپنے اوس سے یون فرمایا کہ اللہ کی قسم کہا جو سوا اوسکے کوئی بندگی کے لائق نہین
کہ تیری پاس مدعی کی کوئی چیز نہین ہو آپنے یہہ قسم مدعی علیہ کو کہلائی باب اذا کان المدعی علیه ذمیا
ایحلف جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اوسکو حلف دیا جاوے یا نہ دیا جاوے عن الاشعث قال کان بینی و بین رجل
من الیهود ارض فجحدنی فقدمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم الك بینة قلت لا قال
للیهودی احلف قلت یا رسول الله اذا یحلف ویذهب بمالی فانزل الله ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم
الی آخر الآیة ترجمہ اشعث سے روایت ہو میری اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین تہی سو یہودی نے مجہہ سے انکار کیا مین اوسکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے مجہسے فرمایا تیری پاس کوئی گواہ ہو مین نے عرض کیا کہ نہین پہر آپ نے یہودی سے فرمایا
تو قسم کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو قسم کہا کر میرا مال اوڑا لیگا پہر اللہ جل جلالہ نے اوتارا مقرر جو لوگ اللہ کا عہد
اور قسم کہا کر تہوڑا مال خریدتے ہین انکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہو اخیر آیت تک باب یحلف الرجل علی علمه
فیما غاب عنه علم پر قسم دینا جب وہ فعل مدعی علیہ کا نہو عن الاشعث بن قیس ان رجلا من کندة و رجلا
من حضرموت اختصما الی النبی صلی الله علیه وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول الله ان
ارضی اغتصبنیها ابو هذا وهی فی یده قال هل لك بینة قال لا ولکن احلفه والله ما یعلم انها ارضی
اغتصبنیها ابوه فتهیا الکندی یعنی للیمین ترجمہ اشعث بن قیس سے روایت ہو کہ ایک شخص کندی اور ایک
حضرموتی ایک زمین کے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جہگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ
میری زمین کو اسکے باپ نے غصب لیا ہو اور وہی زمین اسکے قبضہ مین ہو آپنے اوس سے فرمایا بہلا تیرا کوئی گواہ بہی ہے

اوس نے عرض کیا کہ نہیں مگر مین کندیکو قسم دیتا ہون اللہ جل جلالہ کی اسبات پر کہ یہ اسکو نہیں جانتا کہ یہہ میری زمین ہو جو
اسکو باپ نے اوسکو غصب سے لیا ہو سو کندی قسم کہانے پر تیار ہو گیا ایسا ہی بیان پر علم کی قسم آئی کیونکہ غصب اوسکو باپ کا فعل تہا **عن**

وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی ازرعہا
لیس لہ فیہا حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ فقال یا رسول اللہ
انہ فاجر لیس یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال لیس لک منہ الا ذلک **ترجمہ** وائل بن حجر حضرمی سے
روایت ہی ایک شخص حضرموتی اور ایک کندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے
میری باپ کی زمین لے لی ہی کندی نے عرض کیا کہ وہ میری زمین ہے میں اوس میں کہیتی کیا کرتا ہون اسکا اوس میں
کچھ حق نہیں ہے حضرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کوئی گواہ بھی ہی اوس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے
اوس سے فرمایا تجھی اوس کے قسم ملیگی یعنے جب گواہ نہیں ہین تو یہی ہوسکتا ہی کہ کندی سے قسم لے لے حضرمی نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہہ تو بدکار ہے قسم کی کچھ پرواہ نہیں رکہتا اور یہ پرہیزگار شخص نہیں ہے آپ نے اوس سے فرمایا سو قسم کے تیرا
اوسپر کچھ حق و دعوی نہیں **ف** یعنے اور کوئی تدارک نہیں ہوسکتا جب تیری پاس گواہ نہیں ہین پس یہی ہوسکتا ہی
کہ اوس سے حلف لے لے

باب کیف یحلف الذمی

کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے **عن** ابی ھریرۃ قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی للیھود انشدکم باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ما تجدون فی التوراۃ علی
من زنی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے کہا قسم دیتا ہون مین تم کو اوس اللہ
کی جس نے موسی علیہ السلام پر توریت اوتاری کیا حکم پاتے ہو تم توریت مین اوس شخص کا جو زنا کری (یہ جب آپ نے فرمایا کہ یہود
نے انکار کیا کہ رجم کی سزا توریت مین نہیں ہی) **عن** عکرمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یعنی لابن صوریا
اذکرکم باللہ الذی نجاکم من آل فرعون واقطعکم البحر وظلل علیکم الغمام وانزل علیکم المن والسلوی
وانزل علیکم التوراۃ علی موسی اتجدون فی کتابکم الرجم قال ذکرتنی بعظیم ولا یسعنی ان اکذبک وساق
الحدیث **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا (یہودیوں کے عالم سے) کہا مین تم کو یاد دلاتا ہون
اوس اللہ کی جس نے نجات دی تم کو فرعون کی قوم سے اور رستہ کر دیا تمہارا لیے سمندر مین (بحر قلزم مین) اور سایہ کیا تمہاری اوپر
ابر کا اور اوتارا تمپر من اور سلوی کو اور اوتارا توریت تمہاری کتاب کو موسی علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب مین رجم (یعنے زانی کو پتھر
کر مار ڈالنے کا) ذکر ہے ابن صوریا نے کہا تم نے بہت بڑا حوالہ دیا اب مجہہ سے جہوٹ نہیں بولا جاتا پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک
(یعنی پہر رجم کا حکم توریت مین نکلا اور زانی یہودی رجم کیا گیا)

باب الرجل یحلف علی حقہ

آدمی سچی بات مین
کو قسم کہا کر ہر چند کہ شبہہ ہی **عن** عوف بن مالک انہ حدثہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بین رجلین

فقال المقضی علیه لما ادبر حسبی الله ونعم الوکیل فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله یلوم علی العجز ولکن علیک بالکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی الله ونعم الوکیل **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کا فیصلہ کیا تو جو مقدمہ ہار گیا اوس نے بعد فیصلے کے پیٹھ پھیر کر کہا مجھ کو اللہ بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ ملامت کرتا ہے آدمی کو بیوقوفی پر مگر تجھکو ہوشیاری لازم ہے پھر اگر تو کسی وجہ سے ہار جاوے تو کہہ اللہ جل جلالہ مجھے بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے **ف** یہ حدیث اس زمانے کے مسلمانوں کو ایک اچھا سبق ہے آدمی کو ہوشیاری اور بندوبست ہر کام کا پہلے ضرور ہے یہ نہیں کہ تہک کر بیٹھ رہے کسی کام کا انتظام نہ کرے پھر جب مصیبت سر پر آوے تو لگے رونے پیٹنے

باب الحبس فی الدین وغیرہ قرض وغیرہ کی وجہ سے کسی کو قید کرنا

عن الشرید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی الواجد یحل عرضه وعقوبته قال ابن المبارک یحل عرضه یغلظ له وعقوبته یحبس له **ترجمہ** شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا قرض نہ ادا کرنا اوسکی عزت ریزی اور سزا کو درست کر دیتا ہے ابن المبارک نے کہا عزت ریزی سے مراد اوس سے سخت کلامی اور تنبیہ ہے اور سزا سے قید کرنا مقصود ہے (یعنی جب مقدور ہو اور قرض نہ ادا کرے تو اوسکی سزا دینی درست ہے) **عن** هرماس بن حبیب رجل من اهل البادیة عن ابیه عن جده قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بغریم لی فقال لی الزمه ثم قال لی یا اخا بنی تمیم ما ترید ان تفعل باسیرک **ترجمہ** ہرماس بن حبیب ایک شخص تہا جنگل کا رہنے والا اوس نے اپنے باپ سے روایت کیا اوس نے دادا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اپنی قرضدار کو لایا آپ نے فرمایا اوسکی ساتھ ساتھ رہ پھر فرمایا کیا چاہتا ہے تو اپنی قیدی سے (یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے) **عن** بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم حبس رجلا فی تهمة **ترجمہ** بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنی دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت میں قید کیا (یعنی ثبوت کامل نہ تہا صرف گمان پر قید کیا تاکہ آیندہ حقیقت معلوم ہو) **عن** بهز بن حکیم عن ابیه عن جده انه قام الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یخطب فقال جیرانی بما اخذوا فاعرض عنه مرتین ثم ذکر شیئا فقال النبی صلی الله علیه وسلم خلوا له عن جیرانه لم یذکر مؤمل وهو یخطب **ترجمہ** بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنی دادا سے روایت کیا کہ وہ یا اوسکا بھائی یا چچا جیسا ابن قدامہ کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہڑا ہوا اور آپ خطبہ پڑہ رہی تھے

باب فی الوکالة کسی کو اپنی طرف سے وکیل کرنیکا بیان

عن جابر بن عبد الله انه سمعه یحدث قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلمت علیه وقلت له انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منه خمسة عشر وسقا فان ابتغی منک آیة فضع یدک علی ترقوته **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا زندگی کی طرف خیبر کی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ میں خیبر کے جانیکا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا

جب تو ہماری وکیل سے ملیو تو سنڈر وہ وسق کہجور کے اوس سے لے لیجیو اگر وہ تجہ سے نشانی مانگی تو اپنا ہاتہہ اوسکی گلے پر رکہہ دینا

ف شاید یہی نشانی آپ نے اوس وکیل سے بیان کردی ہوگی

ابواب من القضاء

قضا کے متعلق حدیثیں

بابو لکا بیان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا تدارأتم فی طریق فاجعلوه سبعة اذرع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رستے میں جھگڑا کرو تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دو کیونکہ اسقدر کافی ہوتا ہے راہ چلنے والوں اور جانوروں کے لیے) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم اخاه ان یغرز خشبة فی جداره فلا یمنعه فنکسوا فقال ما لی اراکم قد اعرضتم لالقینها بین اکتافکم وهذا حدیث ابن ابی خلف وهو اتم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا کوئی بھائی تم سے تمہاری دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت چاہے تو اوسکو منع نکرو یہ سنکر لوگون نے سر جھکا لیا ف اگر پڑوسی دیوار میں کڑیاں رکھنا چاہے تو اوسکو نہ روکو یا میخ وغیرہ گاڑنے سے نہ روکو کہ ہمسایہ کا حق ہے جمہور علما کے نزدیک یہ امر استحبابا ہے اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک وجوبا اونکے نزدیک جب ہمسایہ کسی کے دیوار میں لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ف پھر ابوہریرہ نے کہا کیا وجہ ہے جو تم اس حدیث کو متوجہ ہوکر نہیں سنتے ہو اور بخدا تو اسکو خوب مشہور کرونگا یہ تو حاصل ترجمہ تہا اور لفظی یہ ہے کہ کیا ہے واسطے میرے دیکھتا ہوں میں تم کو اس حدیث سے منہ پھیرے ہوئے اور میں تو اس حدیث کو تمہاری کندہوں کے بیچ میں ڈالونگا یعنی سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی سے عمل کراونگا

عن ابی صرمة صاحب النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من ضار اضر الله به ومن شاق شاق الله علیه ترجمہ ابو صرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہونچاویگا یعنی بے سبب شرعی تو اللہ اوسکو ضرر پہونچاویگا اور جو کسی سے دشمنی کریگا تو اللہ اوس سے دشمنی کریگا عن سمرة بن جندب انه کانت له عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار قال ومع الرجل اهله قال فکان سمرة یدخل الی نخله فیتاذی به ویشق علیه فطلب الیه ان یبیعه فابی فطلب الیه ان یناقله فابی فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر له ذلک فطلب الیه النبی صلی الله علیه وسلم ان یبیعه فابی فطلب الیه ان یناقله فابی قال فهبه له ولک کذا وکذا امرا رغبه فیه فابی فقال انت مضار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للانصاری اذهب فاقلع نخله ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں اونکی بھی کئی ایک درخت خرما کے تھے اور اس انصاری کے ہمراہ زنانہ بھی تہا تو سمرہ جب اپنی درختوں کے لیے جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی۔ یعنی بے سبب زنانہ کے اور انکا آنا اوس پر دشوار ہوتا اسلیے انصاری نے وہ درخت سمرہ سے خریدنا چاہے مگر سمرہ نے انکار کیا پھر مبادلہ پر مانگی تو بھی سمرہ نے انکار کیا پھر اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سمرہ سے کہا بیچ ڈال وس نے نمانا پھر کہا بدل لے جب بھی نمانا پھر کہا ہبہ کردے اور اسکے عوض میں یہ پہلے بہت رغبت دلائی مگر سمرہ نے نمانا نہ مانا جب آپ نے فرمایا تو مضار ہے یعنے ایذا دینے والا پھر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تو جا کر اوس کے درختوں کو اوکھیڑ ڈال **ف** اسلیے کہ ضد کرتا ہے اسکو صلاح منظور نہیں ہے
پس جو ایسا کرے اوسکی یہی سزا ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان رجلا خاصم الزبیر فی شراج الحرۃ التی یسقون بها فقال
الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ الزبیر ثم ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم
ارسل الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قال اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر فواللہ انی لاحسب ھذہ الآیۃ
نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ زبیر سے ایک شخص نے نالیوں کے
مقدمہ میں جھگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تہین اور اون سے کہیتوں کو پانی پلایا جاتا تہا انصاری نے کہا پانی کو بہنے دو تو زبیر
نے اوس سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ زبیر تو اپنے کہیت کو سینچ لے پہر پانی کو چہوڑ دے
اپنے ہمسایہ کیطرف انصاری کو اسپر غصہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر تو آپ کے پہپہی کا بیٹا تہا تو اوسوقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہوگیا اور زبیر سے پہر آپ نے فرمایا کہ اپنے کہیت کو سینچ کر پانی کو بند
کر دے یہانتک کہ کہیت کے مینڈہ تک پانی بہر جاوے زبیر نے کہا خدا کی قسم ہے میں سمجہتا ہوں یہ آیت اسی باب میں
اوتری ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے قسم تیرے رب کی نہ مومن ہونگے جبتک تجکو حاکم نہ بناوین اپنے جہگڑون میں پہر جو تو
فیصلہ کر دے اوس سے دل نہ چراوین اور مان لین **عن** ثعلبۃ بن ابی مالک انہ سمع کبراءھم یذکرون ان رجلا
من قریش کان لہ سہم فی بنی قریظۃ فخاصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مہزور یعنی السیل الذی
یقتسمون ماءہ فقضی بینہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء الی الکعبین لا یحبس الاعلی
علی الاسفل **ترجمہ** ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے اوس نے اپنے بزرگون سے سنا بیان کرتے تہے کہ ایک شخص قریشی شریک
تہا بنی قریظہ کا (پانی میں) پہر اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی میں جسکا پانی سب
تقسیم کر لیتے تہے آپ نے یون فیصلہ کیا کہ جبتک پانی ٹخنون تک نہ ہو جاوے تب تک اوپر والا اپنے کہیت والی پر پانی نہ چہوڑے
ف کیونکہ ٹخنے ٹخنے برابر جب پانی جمع ہو جاتا ہے اوسوقت کہیت سیراب ہو جاتا ہے جب اتنا ہو جاوے تو اب پانی کو نہ روکے
بلکہ نیچے کہیت والی کیطرف چہوڑ دیوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فی السیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے
اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور (ایک میدان ہے) کے نالہ کے پانی میں
یہ حکم فیصلہ کیا کہ پانی روکا جاوے جبتک کہ ٹخنے برابر ہو جاوے پہر اوپر والا نیچے والی کے لیے پانی چہوڑ دے **ف**
یعنے اوپر کے کہیت والا جب ٹخنے برابر پانی کہیت میں سینچ لیوے تو پہر اپنے سے نیچے والے کہیت کے لیے چہوڑ دے اسی طرح دوسرے

کرے جب جھگڑا برابر ہو جاوے تو دوست کے کہیت میں چھوڑ دی **عن ابی سعید الخدری** قال اختصم الی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم رجلان فی حریم نخلة فی حدیث احدھما فامر بھا فذرعت فوجدت سبعة اذرع وفی

حدیث الآخر فوجدت خمسة اذرع فقضی بذلک قال عبد العزیز فامر بجریدة من جریدھا فذرعت

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درخت کے تہالے مین آپ

نے حکم دیا اوس کے ناپنے کا تو وہ سات ہاتہہ نکلا پھر آپ نے اسی کا حکم کر دیا دوسری روایت مین ہے کہ وہ پانچ ہاتہہ نکلا آپ

نے ایسا ہی حکم کیا عبد العزیز نے کہا آپ نے اوسی درخت کی ایک ٹہنی سے ناپنے کو کہا تو ناپا گیا **ف** تو درخت کی تہالی کی

حد اپنی سات ہاتہہ تک قرار دی یہ کہجور کے درخت مین تہا اور درختون مین اوسکی بڑائی چھوٹائی کے لحاظ سے تہالی کا اندازہ کر لینا چاہیے

اخر کتاب الاقضیة

تمام ہوئی کتاب قضا اور فیصلون کی یا اللہ جس طرح تمام کر دا وسے ساتھی کتاب کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب العلم

شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا علم کی کتاب کو **باب**

الحث علی طلب العلم علم حاصل کرنیکی فضیلت اور اوسطرف رغبت دلانا **عن** کثیر بن قیس قال کنت جالسا

مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینة الرسول صلی اللہ

علیہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جئت لحاجة قال فانی

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من

طرق الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتھا رضا لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات

ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر

الکواکب وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ورثوا العلم فمن اخذہ

اخذ بحظ وافر **ترجمہ** کثیر بن قیس سے روایت ہے کہ مین ابی الدرداء کے ساتھ دمشق کی مسجد مین بیٹھا تھا اتنے مین

اونکے پاس ایک شخص آیا اور اونسے کہا مین تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے آیا ہون ایک حدیث کے

واسطے مجھے خبر پہونچی ہے جو تم اوس حدیث کو نقل کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مین کسی اور غرض کے لیے نہین آیا ہون

ابو الدرداء نے کہا مقرر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص علم حاصل کرنے کو کوئی راہ چلے

اللہ تعالے اوسکو سبب سے اوسکے بہشت کی راہ چلاتا ہے اور طالب علم کی خوشی کے لیے فرشتے اوسکو اپنے پر بچھاتے ہین اور بیشک

عالم کے لیے بخشش چاہتی ہین جو کچھ آسمان اور زمین مین ہین ولے مین یہانتک کہ مچھلیان پانی مین اور عابد کے اوپر عالم کی فضیلت

ایسی ہی ہے جیسے چودھوین رات کے چاند کی بزرگی تمام تارون پر ہے اور مقرر پیغمبرون کے وارث عالم ہی ہین اور پیغمبرون نے کسی کو اپنا

وارث درہم و دینار کا نہ کیا بجز علم کے اپنی میراث مین کچھہ چہوڑا تو جسنی علم حاصل کیا اوسنے کامل حصہ لیا **ف** یعنی وہ حصہ
جو پیغمبرون نے حاصل کیا تہا دنیا مین علم سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے اس نعمت کو روز بروز ترقی ہے کبھی زوال نہین جسقدر علم کو خرچ
کرو اوسی قدر بڑہتا جاتا ہے برخلاف مال کے کہ خرچ کرنیسے کم ہوتا جاتا ہے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من رجل یسلك طریقا یطلب فیہ علما الا سھل اللہ لہ بہ طریق الجنۃ ومن ابطا
بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہین
ہے جو وہ علم دین کا سیکہنے کیلیے راہ چلے لیکن اللہ تعالی اوس کی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کریگا **ف**
یہہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر و حدیث و فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر حدیث مین کام
آوے جیسے صرف و نحو وغیرہ اور جس سے مسلمانون کو فیض و ہدایت ہو وہ سب علم دین مین داخل ہے مگر نیت خالص ہونا چاہیے
ت اور جسکی ساتہہ اوس کے عمل نے دیرلگائی تو اوسکی ساتہہ اوسکا نسب کچھہ شتابی نکریگا **ف** یعنی بدون نیک عمل کے ذات
کچھہ کام نہ آویگی ۔ مصرع ۔ بندگی بایدنہ پیرزادگی منظور نیست **باب** روایۃ حدیث اھل الکتاب اہل
کتاب یعنی یہود اور نصاری سے روایت کرنا کیسا ہے **عن ابی نملۃ الانصاری** انہ بینما ھو جالس عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ رجل من الیھود مر بجنازۃ فقال یا محمد ھل تتکلم ھذہ الجنازۃ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اعلم فقال الیھودی انھا تتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ ورسلہ فان کان باطلا
لم تصدقوہ وان کان حقا لم تکذبوہ **ترجمہ** ابونملہ انصاری جنکا نام عمارہے یا عمرو یا عمارہ بن معاذ بن زرارہ
سے روایت ہے وہ بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت ایک یہودی بھی تہا اتنے مین ایک جنازہ گزرا
تو یہودی نے کہا یا محمد کیا یہہ جنازہ بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تب یہودی نے کہا
یہہ بات کرتا ہے (مگر دنیا کے لوگ نہین سنتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو باتین اہل کتاب تم سے کہین تم اونکو
نہ سچ کہو نہ جہوٹہہ (کیونکہ دونون صورتون مین خوف ہے غلطی کا اگر جہوٹہہ کہین اور وہ سچ ہو یا سچ کہین اور وہ جہوٹ ہو)
بلکہ یون کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اس صورت مین اگر وہ بات جہوٹ ہوگی تو تم نے اوسکو سچ نہین کہا
اور اگر سچ ہوگی تو بھی تمنے اوسکو جہوٹ نہین کہا (غرض ہر طرح سے گناہ سے محفوظ رہے) **عن زید بن ثابت** امرنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتعلمت لہ کتاب یھود وقال انی واللہ ما امن یھود علی کتابی فتعلمتہ فلم یمر بی
الا نصف شھر حتی حذقتہ فکنت اکتب لہ اذا کتب واقرا لہ اذا کتب الیہ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت
ہے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہودیون کی تحریر سیکہنے کا اور فرمایا قسم خدا کی مجہکو یہودیون پر بہروسا نہین کہ وہ
ٹہیک طرح سے درست لکہتے ہون زید نے کہا آدہہ مہینہ نہین گزرا تہا کہ مین نے اون کی تحریر خوب سیکہہ لی پہر جب آپ کچہہ لکہوانا چاہتے

تو میں لکھ دیتا اور جب کہیں کوئی ایسی بات ہوتی تو میں مسکرا دیتا **باب فی کتاب العلم** علم کی باتوں کو لکھنا
ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارید حفظہ
فنھتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیء تسمعہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضی فامسکت عن الکتاب
فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومی باصبعہ الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ
ما یخرج منہ الا حق ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اوس کو
لکھ لیتا اپنی یاد کرنے کے لیے پھر قریش کے لوگوں نے مجھ کو منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بشر ہیں باتیں کرتے ہیں غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں یہ سنکر میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے انگلیوں سے اپنے مونہہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر قسم اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ
میں میری جان ہے نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب
قال دخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسالہ عن حدیث فامر انسانا یکتبہ فقال لہ زید ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان لا نکتب شیئا من حدیثہ فمحاہ ترجمہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے زید بن
ثابت معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور اون سے ایک حدیث پوچھی پھر معاویہ نے حکم کیا ایک شخص کو اوس حدیث کے لکھنے کا
زید نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو حدیث کے لکھنے سے اور مٹا دیا اوسکو جو لکھا گیا تھا (شاید اول
اسلام میں ہو جب بانی یاد رکھنا بہتر معلوم ہوا) **باب فی التشدید فی الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے عن عبد اللہ بن الزبیر قال قلت للزبیر ما یمنعک
ان تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث عنہ اصحابہ فقال اما واللہ لقد کان لی منہ وجہ
ومنزلۃ ولکنی سمعتہ یقول من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ زبیر سے میں نے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کس لیے روایت نہیں کرتے ہو مثل اور صحابہ کے اونہوں
نے کہا خبردار ہو قسم ہے خدا کی مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرح کا تقرب تھا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی جان بوجھ کر قصدا میری پر جھوٹ باندھے اوسکو چاہیے اپنی جگہ دوزخ میں ٹھہرا لے (اس
وجہ سے میں بہت احتیاط کرتا ہوں نقل حدیث میں) **باب الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم** اللہ کی کتاب میں بغیر سمجھے
بوجھے معنے لگانا کیسا ہے عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی کتاب اللہ عز وجل برایہ فاصاب
فقد اخطا ترجمہ جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ عز وجل کی کتاب یعنی قرآن مجید میں
اپنی عقل سے کچھ کہا تو اوس نے ٹھیک ہی کہا تو خطا کیا (بلکہ صحابہ اور تابعین کی اور حدیث کی پیروی ضرور ہے) **باب**
تکریر الحدیث ایک بات کو کئی کئی مرتبہ کہنا عن ابی سلام عن رجل خدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حدث حدیثا اعادہ ثلاث مرات ترجمہ ابو سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک خادم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے باتین کرتے تھے تو ایک ایک بات کو تین تین بار دوہرا کر سمع کو سمجھاتے
تاکہ بخوبی اوسکی سمجھ مین یاد سے **باب فی سرد الحدیث** جلدی جلدی باتین کرنا اچھا نہین ہے **عن عروۃ** قال جلس ابو ہریرۃ
الی جنب حجرۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا وھی تصلی فجعل یقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ مرتین فلما قضت صلاتھا
قالت الا تعجب الی ھذا وحدیثہ ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحدث الحدیث لو شاء العاد
ان یحصیہ احصاہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ حضرت عائشہ کے حجری کے پاس بیٹھے وہ نماز پڑھ رہی تہین اور
یہ کہہ رہے تھے سنو ای حجری والی دو بار نماز پڑھ کر انہون نے کہا تم کو تعجب نہین آتا ان پر اور ان کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کلام کرتے تو اوسکو اگر سننے والا گننا چاہتا تو آپ کی کلام کو گن سکتا۔ یعنی آپ ایسی صاف اور کہلی ہوئی باتین
کرتے کہ کوئی چاہے تو گن لیوے **عن عائشۃ** زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لعروۃ الا یعجبک ابو ہریرۃ
جاء فجلس الی جنب حجرتی یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام
قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لرددت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث
مثل سردکم ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے ان سے کہا کیا تمکو تعجب نہین آتا ابو ہریرہ پر وہ آئی اور میرے
حجری کی ایکجانب بیٹھے اور حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سنانیکو مین نماز پڑھ رہی
ہی جبتک مین نماز پوری کرون وہ کہڑے ہو کر چلدیے اگر مین انکو پاتی تو یہ کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری
طرح تر تر باتین نہین کرتے تھے بلکہ نہایت نرمی اور آہستگی سے ہر ہر لفظ کو جدا کرکے باتین فرماتے تھے تاکہ سننے والے
سمجھ جاوین **باب التوقی فی الفتیا** فتوی دینے مین بڑی احتیاط کرنا چاہیے **عن معاویۃ** ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نہی عن الغلوطات ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع کیا ہے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ زاد
سلیمان المہری فی حدیثہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ وھذا لفظ
سلیمان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اوسکا گناہ اوسپر ہوگا
جس نے اوسکو فتوی دیا سلیمان مہری نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا اور جس نے اپنے بہائی کو جان بوجھکر اوسکو نقصان کا مشورہ
دیا تو مقرر اوس نے خیانت کی یعنی امانت اور خیر خواہی کے خلاف کیا **باب کراھیۃ منع العلم** علم کی بات چہپانا برا گناہ
ہے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم فکتمہ الجمہ اللہ بلجام من نار یوم القیامۃ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور جان بوجھکر اس مسئلہ کو اوس نے
نہ بتایا تو قیامت کے دن وہ شخص آگ کی لگام دیا جاویگا **باب فی فضل نشر العلم** علم پہیلانے اور مشہور کرنیکی فضیلت **عن**

ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن یسمع منکم ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنینگے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ہے اون سے
اور لوگ سنینگے (یعنے حدیث اور قرآن کو) **عن** زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ
امرا سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ فرب حامل الفقہ الی من ھو افقہ منہ ورب حامل الفقہ لیس بفقیہ
ترجمہ زید بن ثابتؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوس شخص کو تر و تازہ رکھے
جسنے میری بات سنکر یاد رکھا اور اوسکو پہونچا دیا (یعنے دوسرے لوگوں کو بھی سنا دیا) کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سمجھ کی
بات اپنے سے زیادہ سمجھدار کو سنا دینگے **ف** یعنے جیسے حضرت سے سنا ہوے اوسکو بجنسہ ویسا ہی سنا دیوے علم والا حضرت کی
بات سے اپنی فہم کے لائق مسئلہ نکال لیویگا اور جو کوئی خطا کریگا تو اصل کلام حضرت کا باقی رہیگا اوس سے دوسرا عالم والا سمجھ لیویگا
غرضکہ حضرت کا کلام پاک لفظ بلفظ نگاہ رکھنا چاہیے اور بجنسہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ اونکی فہم و سمجھ اوس سے بہتر
ہے جس سے سنا **ت** اور بہت سے فقہ کے اٹھانیوالے ایسے ہیں کہ وہ فقیہ نہیں ہیں (یعنے خود سمجھدار نہیں ہیں) پر اون کو نقل کرنا
چاہیے **عن** سھل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ لان یھدی بھداک رجل واحد خیر
لک من حمر النعم **ترجمہ** سھل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیری رہنمائی سے اللہ جل جلالہ ایک
آدمی کو ہدایت دیوے تو وہ بہتر ہے تیرے واسطے سرخ اونٹوں سے (جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتے ہیں) **باب** الحدیث عن بنی
اسرائیل بنی اسرائیل سے روایت کرنیکی اجازت **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن
بنی اسرائیل ولا حرج **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو اسکے
اسمیں کچھ گناہ نہیں ہے **ف** یعنے اگر اون سے سند صحیح کے ساتھہ کوئی بات کام کی سن لو یا اونکے دین کا حال دریافت کرنیکو لیے
سن لو تو کچھ گناہ نہیں سب کام نیت سے علاقہ رکھتے ہیں مثلاً حضرت کی نبوت کا ذکر اگر اون کی کتاب سے دریافت کریں کہ توراۃ
کتاب کو کسطرح سے بدل دیں گے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا عن بنی اسرائیل
حتی یصبح ما یقوم الا الی عظم صلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے بنی اسرائیل کے
باتیں اسقدر کرتے کہ فجر ہو جاتے پھر نہیں اوٹھتے مگر نماز کے خیال سے (یعنے نماز ادا کرنیکے لیے) **باب** فی طلب العلم لغیر
اللہ تعالی جو شخص علم دین کو خالصا للہ حاصل نکرے بلکہ اور غرض سے اوسکی برائی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ عز وجل لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا
من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحھا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے علم کو (یعنے دین کے) دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اوسکو جنت کی بو بھی نہ
آویگی **باب** فی القصص قصے اور حکایتیں بیان کرنا کیسا ہے **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقص الا امیر او مامور او مختال **ترجمہ** عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی جواب فرماتے تہے قصے اور حکایتین (وعظ مین) وہ کہیگا جو حاکم ہو یا محکوم ہو یعنے حاکم اوسکو حکم کرے اسطرح کہ وعظ کہیگا) یا مکار فریبی ہو یعنے دنیا کے کمانے کے لیے خواہ نخواہ بے سند باتین اور موضوع حدیثین جہوٹ سچ قصے وعظ مین بیان کرے جیسے اس زمانے کی عادت ہے واعظون کی **عن** ابی سعید الخدری قال جلست

فی عصابۃ من ضعفاء المہاجرین وان بعضہم لیستتر ببعض من العری وقاری یقرأ علینا اذ جاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکت القاری فسلم ثم

قال ما کنتم تصنعون قلنا یا رسول اللہ انہ کان قاری لنا یقرأ علینا فکنا نستمع الی کتاب اللہ تعالی قال

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الذی جعل من امتی من امرت ان اصبر نفسی معہم قال

فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطنا لیعدل بنفسہ فینا ثم قال بیدہ ہکذا فتحلقوا وبرزت

وجوہہم لہ قال فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرف منہم احدا غیری فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیامۃ تدخلون الجنۃ

قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ مین غریب مہاجرین کی جماعتین جا بیٹہا اور برہنگی کے سبب سے اون مین بعض بعض سے پردہ کرتا تہا (یعنی غربت کے سبب اسقدر اونکو کپڑا میسر تہا جو کماحقہ ستر پوشی کرتے) اور ایک قاری ہمارے بیچ مین قرآن پڑہ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعتہ تشریف لائے اور آپ ہمارے روبرو کہڑے ہو گئے پھر جب کہ آپ کہڑے ہوئے تو قاری قرآن پڑہنے سے چپ ہو رہا پھر آپ نے ہم سے سلام کیا (یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑہنے والے پر سلام کرنا نہ چاہیے) اور پوچھا کہ تم کیا کر رہے تہے ہمنے عرض کیا کہ اللہ جل جلالہ کی کتاب کو سن رہے تہے۔ پہر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہے جسنے میری امت مین ایسے لوگون کو پیدا کیا کہ مجہے بہی انکے ساتہ صبر کرنیکا ہوا (اسمین اشارہ ہے اس آیت کیطرف **وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ**) راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بیچون بیچ اپنی ذات مبارک سے آ بیٹہے جماعت کے برابر کرنے کے لیے (یعنے اپنے تئین برابر بٹہایا کہ ہر شخص سے فاصلہ برابر رہا اور بعضون نے کہا کہ سب سے برابر یعنی حضرت مین اور دوسرون مین امتیاز باقی نرہی آپ اسطرح سے جماعت مین ملگئے) پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے حلقہ ہو کر بیٹہنے کا اشارہ فرمایا سو سب حلقہ ہو گئے اور آپکی طرف سب کے چہرے ظاہر ہوئے ابو سعید خدری نے کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلعم نے اون مین کسی کو نہ پہچانا سوا میرے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای فقرا مہاجرین کی جماعت خوش ہو جاؤ قیامت کے دن تم تونگرون سے آدہے دن پہلے نور کامل کے ساتہ بہشت مین جاؤگے اور وہ آدہا دن بہی پانچسو برس کا ہوگا **ف** یہان سے معلوم ہوا کہ ایسے فقرا کا مرتبہ اغنیا سے زیادہ ہوگا اور قیامت کے دن کے طول مین جو خلاف آیات واحادیث مین ہے سو لوگون کے اختلاف حال پر محمول ہے یعنی جتنی جسپر سختی

اور شدت قیامت کا دن تو تنہا ہی اسکا معلوم ہوگا اور سبب حسب قدر تکلیف کم معلوم ہوگی وہی تنہا ہی کم معلوم ہوگا عن انس بن
مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله تعالى من صلاة الغداة حتى
تطلع الشمس احب الي من ان اعتق اربعة من ولد اسماعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر الى ان
تغرب الشمس احب الي من ان اعتق اربعة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے ہیں تو مجھے بہت پیارا ہے
(یعنی ساتھ ذکر کرنا) اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی اور مقرر بیٹھوں اگر اس قوم کے ساتھ جو
عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہیں تو مجھے بہت پیارا ہے چار غلام آزاد کرنے سے ف اللہ تعالی کے ذکر کی فضیلت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے چار بردہ آزاد کرنے سے بھی اسکو عزیز فرمایا عن عبد الله قال
قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ علي سورة النساء قال قلت اقرأ عليك وعليك انزل قال اني احب ان
اسمعه من غيري قال فقرأت عليه حتى اذا انتهيت الى قوله فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد الآية فرفعت
رأسي فاذا عيناه تهملان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے روبرو سورۃ نساء پڑھنے کو فرمایا
میں نے عرض کیا آپ پر تو قرآن ہی اترتا ہے پھر میں کیا پڑھوں آپ نے فرمایا مجھے اوروں سے سننا بہت پیارا معلوم ہوتا ہے پھر
میں نے آپ کے روبرو پڑھا یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ یعنی کیسا ہوگا جب لاویں گے ہم ہر امت سے
ایک گواہ آخر آیت تک پھر میں نے اپنا سر جو اٹھایا تو حضرت کی چشم مبارک سے آنسو جاری تھے اس خیال سے کہ مجھ کو بھی اپنی امت
کا گواہ ہونا ہوگا اور معلوم نہیں کہ میری امت کیسے عمل کرے

آخر کتاب العلم

اللہ کے فضل سے تمام ہوئی کتاب علم کی اسی طرح اللہ تعالی سب کتابوں کو تمام کراوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاشربۃ شروع ہوتی ہے اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بڑا رحم والا کتاب شرابوں کی باب

في تحريم الخمر خمر یعنی شراب کے حرام ہونیکا بیان عن عمر قال نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة
اشياء من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم لم يفارقنا حتى يعهد الينا فيهن عهدا ننتهي اليه الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا
ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے شراب کی حرمت میں جب آیت اتری اوس وقت پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی انگور سے اور کھجور سے اور شہد سے
اور گیہوں اور جو کی اور جو عقل کو زائل کرے وہ شراب ہے ف اس پہلی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب انہیں پانچ چیزوں کی
نہیں بلکہ انکے سوا اور چیزوں سے بھی ہوتی ہے جس کے پینے سے عقل جاتی رہے ف اور میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جیدا نہون جناب نے تین باتون کا حال ہم سے اچھی طرح بیان نکرین ایک تو دادا کا حصہ دوسری کلالہ کا حال تیسری چند باتین ربا کی یعنی سود کے جنہین خرخشہ رہ گیا اور مجتہدین نے بہت اختلاف کیا عن عمر بن الخطاب قال لما نزل تحریم الخمر

قال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الایة التی فی البقرة یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما

اثم کبیر قال فدعی عمر فقرئت علیہ قال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت الایة التی فی النساء یایہا

الذین امنوا لاتقربوا الصلوة وانتم سکاری فکان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیم الصلوة

ینادی الا لایقربن الصلوة سکران فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت

ھذہ الایة فھل انتم منتہون قال عمر انتہینا ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے جب شراب کی حرمت اوتری تو اونہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے جب وہ آیت اوتری جو سورۂ بقرہ مین ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر یعنے پوچھتے مین تجھسے شراب اور جوئے کا حال تو کہہ دونون بڑے گناہ ہین اور لوگون کو فائدہ بھی ہے اون مین لیکن گناہ اونکا اون کے فائدہ سے زیادہ ہے تو حضرت عمر بلائے گئے اور یہ آیت اونکو سنائی گئی انہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہمکو صاف صاف حکم بیان کردے تب وہ آیت اوتری جو سورۂ نسا مین ہے یا یہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة الآیة اے ایمان والو مت نزدیک ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکارتا پھرتا تہا جب نماز کی تکبیر ہوتے دیکھو کوئی نشے کیحالت مین نماز مین شریک نہو پہر حضرت عمر بلائے گئے اور اون کو یہ آیت سنائی گئی انہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے تب یہ آیت اوتری انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الآیة ہسکی اخیر مین یہ ہے کہ اب بھی تم باز آتے ہو یا نہین تب حضرت عمر نے کہا ہم باز آئے (شراب اور جوئے سے) عن علی علیہ السلام

ان رجلا من الانصار دعاہ وعبد الرحمن بن عوف فسقاھما قبل ان تحرم الخمر فامہم علی فی المغرب

نقرأ قل یا یہا الکفرون فخلط فیہا فنزلت لاتقربوا الصلوة وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اون کو ایک شخص انصاری نے بلا بہیجا اور عبد الرحمن بن عوف کو اور دونون کو شراب پلایا اوس وقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا پہر حضرت علی نے امامت کی اون لوگون کی مغرب کی نماز مین اور قل یا یہا الکافرون پڑہا معلوم نہین کیا گڑ بڑ کر گئے (بعضون نے کہا بہول گئی بعضون نے کہا لا کا لفظ چہوٹ گئے) تب یہ آیت اوتری لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری یعنے نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے مین ہو یہانتک کہ جو منہ سے کہو اوسکو سمجھنے لگو عن ابن عباس یا یہا الذین امنوا لاتقربوا

الصلوة وانتم سکاری ویسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس نسختہا فی المائدة

انما الخمر والمیسر والانصاب الآیة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہ دو آیتین۔ یا یہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری۔ اور۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر جن سے شراب کی حرمت ثابت نہین ہوتی منسوخ ہو گئین اوس آیت سے جو سورۂ مائدہ مین ہے انما الخمر والمیسر الآیة یعنے شراب اور جوا وغیرہ ناپاکی ہین شیطان کے کام سے تو پرہیز کرو اون سے تاکہ تم نجات پاؤ جہنم سے

عن انس قال كنت ساقي القوم حيث حرمت الخمر في منزل ابي طلحة وما شرابنا يومئذ الا الفضيخ
(شارب) فدخل علينا رجل فقال ان الخمر قد حرمت ونادى مناد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا هذا منادي
رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب شراب حرام ہوا تو اوسوقت میں ساقی تھا لوگوں کا ابو طلحہ کے گھر
میں اوسوقت ہمارا شراب بھی تہا کہجور کا ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
منادی نے پکارا ہم لوگوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہے (اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب انگور سے
خاص نہیں ہے) **باب العنب يعصر للخمر** کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے **عن** ابن عمر يقول قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها و
حاملها والمحمولة عليه **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے شراب پر اور اوسکے
پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اوس کے بیچنے اور خریدنے والے پر اور اوس کے نچوڑنے والے پر اور نچوڑنیوالے پر اور اوٹھانیوالے پر اور جسکی لیے
اوٹھایا جاوے **باب في الخمر تخلل** شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے **عن** انس بن مالك ان ابا طلحة سال النبي
صلى الله عليه وسلم عن ايتام ورثوا خمرا قال اهرقها قال فلا اجعلها خلا قال لا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یتیموں کے باب میں جنہوں نے میراث میں شراب کو پایا تہا آپ نے فرمایا کہ اوسکو
بہادو پھر عرض کیا کہ اوسکا سرکہ نہ بنا لوں تو آپ نے فرمایا سرکہ بھی مت بنا **باب الخمر مما هو** شراب کن کن چیزوں سے
بنتا ہے **عن** نعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان
من العسل خمرا وان من البر خمرا وان من الشعير خمرا **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا شراب انگور سے بنتا ہے اور کہجور سے اور شہد سے اور گیہوں سے اور جو سے **ف** اکثر انہیں چیزوں سے شراب بنتا تہا اسلیے
انکا ذکر فرمایا ورنہ کچہ انہیں چیزوں پر منحصر نہیں بلکہ اور چیزوں سے بھی شراب بنتا ہے **عن** نعمان بن بشير قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الخمر من العصير والزبيب والتمر والشعير والذرة و
اني انهاكم عن كل مسكر **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے
تھے شراب انگور کے شیرہ سے ہوتا ہے اور سوکھی انگور سے اور کہجور سے اور گیہوں سے اور جو سے اور کنگنی سے اور میں منع کرتا
ہوں ہر ایک نشہ کی چیز سے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخمر من هاتين الشجرتين
النخلة والعنبة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے بنتا ہے کہجور
اور انگور سے **باب النهي عن المسكر** ہر نشہ لانیوالے چیز سے ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن مات وهو يشرب الخمر يدمنها لم يشربها في الاخرة **ترجمہ** ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشے والی چیزیں حرام ہیں اور

شخص سدا شراب پیتا رہا اور اوسی حالت پر مرگیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیویگا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردی اور نشہ لاوی وہ شراب ہے اور حرام ہے پھر وہ خواہ انگور سے بنے خواہ کہجور سے خواہ منقی یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرہ یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندہی یا کوئی گہاس ہو جیسے بہنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اوسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس اور حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکر گاڑہی ہوکر جہاگ لاوے اور جو اور چیزون سے بنے جیسے گیہون جو جوار انجیر سے اوسکا پینا اسقدر درست ہے جس سے نشہ نہو لیکن یہ قول امام اعظم کا ضعیف اور مرجوح ہے از روی لغت اور از روی احادیث دونون کے کیونکہ اہل لغت کے نزدیک خمر عام ہے شامل ہے ہر اوس چیز کو جو عقل زائل کرے اور احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جیسا آگے آویگا شاید امام ابو حنیفہ کو وہی حدیثین نہ پہونچی ہون گی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مخمر خمر و کل مسکر حرام ومن شرب مسکرا بخست صلاتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال قیل وما طینۃ الخبال یا رسول اللہ صلعم قال صدید اہل النار ومن سقاہ صغیرا لا یعرف حلالہ من حرامہ کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک عقل بگاڑنیوالا شراب ہے اور ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے اور جس نے نشے دار چیز پی تو گہٹ جاوینگے چالیس دن کے نمازین اوسکی **ف** بسبب شرابی کی باوجود ہونے افضل عبادت بدن کے ضائع ہو جاوے تو اوسکی اور عبادتون کا پھر کیا حال ہوگا **ف** پھر اگر اوس نے توبہ کرلیا تو اللہ تعالے اوسکے توبہ کو قبول فرما دیگا اور اگر وہ اسیطرح چوتہی بار تک پیتا رہا تو اللہ تعالی پر حق ہے جو اوسکو طینۃ الخبال پلادے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا طینۃ الخبال جہنمیون کی پیپ ہے پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسی کم سن لڑکے کو جسکو حلال حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلاوے تو اللہ کو ضرور ہوگا کہ اوسکو جہنمیون کی پیپ پلاوے (اس سے معلوم ہوا کہ چوتھی بار جو شراب پیا اوسکا گناہ معاف ہونا دشوار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین ہے کہ پھر اللہ معاف نہ کریگا) **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہت سے چیز نشہ لاتی ہے وہ تہوڑی سی بہی حرام ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا بتع (شہد کی شراب) کا حکم آپنے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے **ف** وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسے دوسری حدیث مین ہے انگور کی ہو یا کہجور کی یا شہد کی یا گیہون کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہین کیونکہ خمر مشتق ہے خامرت سے جسکے معنے چہپانے کے ہین پس جسمین نشہ ہو عقل چہپ جاوے وہ خمر کہی جاویگی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر رضہ نے بہی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث صحیحہ متعددہ

ہیں دالان ہین کہ خمر انگور سے خاص نہین بلکہ شہد اور گیہون اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہین اور مدینہ مین جب حرمت خمر کی اتری
تو اوس زمانے مین انگور کی شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسیو سطے ائمہ ثلاثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علما اسطرف گئے
ہین کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے اور اوسکا قلیل ہو یا کثیر وہ بالکل حرام ہے صرف ابوحنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی
شراب اسقدر حلال ہے جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہے مگر دلیل ابوحنیفہ کے از روی لغت اور از روی حدیث کے
دونون طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہین ہے۔ اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان
کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کے حدیث ابن عباس ہے جسکو نسائی نے مرفوعا روایت کیا ہے خمر قلیل و کثیر حرام ہے اور باقی
شرابون مین سے مسکر حرام ہے اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہے اوسکے وصل اور انقطاع مین دوسرے الفاظ بھی ہین کہ محتمل ہین
تو دوسرے احادیث صحیحہ متعددہ کے معارض کیونکر ہو سکتی ہے عن الزهری بهذا الحديث باسناد كان زاد البتع
نبيذ العسل كان اهل اليمن يشربونه قال ابوداود سمعت احمد بن حنبل يقول لا اله الا الله ما كان اثبت
ما كان فيهم مثله يعني في اهل حمص يعني الجرجسي ترجمہ دوسری روایت بھی ابن شہاب زہری سے ایسی ہی ہے اتنا زیادہ
ہے کہ بتع شہد کے شراب کو کہتے ہین راوی نے کہا کہ یمن کے لوگ اس شراب کو پیا کرتے تھے یہ حدیث کو ابوداؤد نے یزید بن عبد ربہ
جرجسی سے نقل کیا امام احمد نے کہا لا الہ الا اللہ کیسا معتبر شخص تھا اور کہا حمص ایک شہر کا نام ہے اور والون مین کوئی جرجسی کے
مثل نہ تھا (یعنے وثوق اور اعتبار مین) عن ديلم الحميري قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
يا رسول الله انا بارض باردة نعالج فيها عملا شديدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوى به على
اعمالنا وعلى برد بلادنا قال هل يسكر قلت نعم قال فاجتنبوه قال قلت فان الناس غير تاركيه قال فان
لم يتركوه فقاتلوهم ترجمہ دیلم حمیری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سرد زمین
مین رہتے ہین (یعنے ہمارا ملک بہت ٹھنڈا ہے) اور اوسمین محنت اور مشقت کے کام کیا کرتے ہین اور ہم اپنے حصول طاقت
اور دفع سردی کے لیے جو ہمارے شہرون مین پڑتی ہے اس قسم کی گیہون کے شراب بنایا کرتے ہین آپنے فرمایا بھلا نشہ کرتی ہے
وہ شراب مینے عرض کیا ہان (یعنے کرتی ہے) پھر آپنے فرمایا کہ اوس سے بچو مین نے عرض کیا لوگ تو کبھی اوسکو چھوڑنے والے نہین
آپنے فرمایا اگر اوسکو نہ چھوڑین تو اُنسے لڑو (کیونکہ وہ کفر کی بات پر اڑتے ہین انسے جہاد کرنا چاہیے) عن ابي موسى
قال سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب من العسل فقال ذاك البتع قلت وينتبذون من الشعير و
الذرة فقال ذاك المزر ثم قال اخبر قومك ان كل مسكر حرام ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شہد کی شراب کا مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا شہد کی شراب بتع ہے مین نے کہا جو اور جوار سے بھی شراب بنتا ہے آپنے
فرمایا ہان جسکو مزر کہتے ہین تم اپنی قوم کو خبر کر دو کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور غنا کو مقتدیٰ نے مسکر اسکی علت
اور حرمت مین خلاف ہے اور راجح کراہت ہے واللہ اعلم عن عبد الله بن عمرو ان نبي الله صلى الله عليه وسلم نهى

عن الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء وقال کل مسکر حرام ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی شراب اور جوئے سے اور کوبہ اور غبیراء سے ف کوبہ وہ باجا کو کہتے ہیں جو دونوں طرف سے مشتا ہوتا ہی جیسے ڈھولک مردنگ وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بھنگ تاڑی سیندھی وغیرہ حرام ہی ویسے ہی ڈھولک کے قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے۔ اور غبیراء جوار کی شراب کو کہتے ہیں ف اور فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہی عن

ام سلمۃ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی ہر ایک نشہ دار چیز سے اور مفتر یعنی سستی لانیوالی چیز سے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام وما اسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک نشہ لانیوالی چیز حرام ہی اور جو چیز فرق بھر کر نشہ لاتی ہی اوسکا ایک چلو بھی حرام ہے باب فی الداذی داذی ایک قسم کی شراب ہی اوسکی حرمت کا بیان عن مالک بن ابی مریم قال دخل علینا عبد الرحمن بن غنم فتذاکرنا الطلاء

فقال حدثنی ابو مالک الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا ترجمہ مالک بن ابی مریم سے روایت ہی عبد الرحمن ابن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا طلاء کا (طلاء انگور کا شیرہ جسکے دو حصے پکا کر خشک کر دیے جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے) عبد الرحمن نے کہا کہ ابو مالک اشعری نے مجھسے حدیث بیان کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے مقرر میری امت کے بعض لوگ شراب پیوینگے اور اوسکا نام کچھ اور رکھ لینگے ف یعنی جیسے اس زمانے کے لوگ تاڑی وغیرہ پیتے ہین اور اوسکو شراب نہین جانتے حالانکہ جو نشہ لانیوالی چیز ہے وہ خمر ہے عن ابن عمر وابن عباس قالا نشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ ابن عمر اور ابن عباس دونوں سے روایت ہی ہم گواہی دیتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی استعمال کرنیسے کدو کے تونبے سے اور سبز لاکھی برتن سے اور رال لگے ہوئے مرتبان سے اور لکڑی کے برتن سے عن سعید بن جبیر قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فخرجت علی ابن عباس فقلت اما تسمع ما یقول ابن عمر قال وما ذاک قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر قال صدق حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر قلت ما الجر قال کل شیء یصنع من مدر ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہی جو نبیذ جر مین بنایا جاوے تو مین ابن عباس پاس گیا اور اون سے کہا تم نے سنا عبد اللہ بن عمر کیا کہتے ہین انہون نے پوچھا کیا مین نے کہا وہ کہتے ہین جر کا نبیذ حرام ہی ابن عباس نے کہا سچ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا جر کی نبیذ کو مین نے کہا جر کیا چیز ہے انہون نے کہا جو برتن مٹی سے بنایا جاوے عن ابن عباس قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقالوا یا رسول اللہ انا ھذا الحی من ربیعۃ قد حال بیننا وبینک کفار مضر ولسنا نخلص الیک الا
فی شھر حرام فمرنا بشیء ناخذ بہ وندعو الیہ من وراءنا قال آمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان
باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وعقد بیدہ واحدۃ وقال مسدد الایمان باللہ ثم فسرھا لھم شھادۃ
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلاۃ وایتاء الزکاۃ وان تؤدوا الخمس مما غنمتم
وانھاکم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس عبد القیس کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک قبیلہ ہیں ربیعہ کے اور ہمارے اور آپ کے بیچ
میں مضر کے کفار ہیں تو ہم نہیں پہونچ سکتے آپ تک مگر حرام مہینوں میں یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب یا ہیں
اسلیے حکم فرمایئے ہم کو اوس چیز کا کہ ہم خود اوس پر عمل کریں اور اپنے اوپر جو لوگ رہتے ہیں انکو بھی اوس پر عمل کرنیکے لیے کہیں
آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (جنکا حکم کرتا ہوں وہ یہ ہیں) ایمان لانا
اللہ پر یعنے گواہی دینا اس بات کی کہ نہیں کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور آپنے ایک کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور گواہی دینا
اس بات کی کہ محمد بھیجے ہوئے ہیں اور قائم کرنا نماز کو اور دینا زکوۃ کا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور منع کرتا ہوں
میں تم کو چار باسنوں کے استعمال کرنیسے ۔ تونبے کدو کے ۔ اور لاکھی برتن ۔ اور رال لگی ہوئی برتن ۔ اور چوبی برتن
ف یہ ممانعت اوائل اسلام میں تھی جب شراب نیا نیا حرام ہوا تو شراب کے برتنوں کا بھی استعمال منع ہوا تاکہ شراب کا خیال
کھینچ لاوے پھر آپ نے فرمایا کہ برتنوں سے کیا ہوتا ہے اور سب طرح کے برتنوں کا استعمال درست کردیا گیا عن ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس انھاکم عن النقیر والمقیر والحنتم والدباء و
المزادۃ المجبوبۃ ولکن اشرب فی سقائک واوکہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبد القیس کے لوگوں کو منع کیا چوبی برتن سے جو درخت کی جڑ سے بنتا ہے اور قیر لگی ہوئی برتن سے (یعنے روغنی) اور لاکھی اور کدو کے
تونبے اور کٹی ہوئی مشک سے (یعنے جسمیں نیچے کیطرف منہ ہو کیونکہ اوسمیں نبیذ کا حال معلوم نہیں ہوتا اور وہ تیز ہو جاتا
ہے) بلکہ فرمایا پیا کرو اسی مشک میں اور منہ اوسکا باندھ دیا کرو عن ابن عباس فی قصۃ وفد عبد القیس قالوا فیم
نشرب یا نبی اللہ فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم باسقیۃ الادم التی یلاث علی افواھھا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے وفد عبد القیس کے قصہ میں ان لوگوں نے کہا ہم کس برتن میں پئیں آپ نبی اللہ کے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑوں کی مشکوں میں پیا کرو جنکا منہ باندھا جاتا ہے ف یہ قید ابتدائے اسلام میں تھی جیسا کہ اوپر گزرا
زمانے میں شراب کے برتنوں میں نبیذ ہو بگڑ جاتا تھا عن ابی القموص زید بن علی قال حدثنی رجل کان من الوفد الذین
وفدوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عبد القیس یحسب عوف ان اسمہ قیس بن النعمان فقال لا تشربوا
فی نقیر ولا مزفت ولا دباء ولا حنتم اشربوا فی الجلد الموکأ علیہ فان اشتد فاکسروہ بالماء فان اعیاکم

فاهريقوه ترجمہ ابو القموص زید بن علی سے روایت ہے بیان کیا ایک شخص نے جو عبد القیس کے لوگون مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تہا عوف خیال کرتے تہے کہ اوسکا نام قیس بن نعمان تہا وہ کہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا مت پیو چوبی برتن مین ڈال کے روغنی برتن مین اور تونبے مین کدو کے نہ لاکھی برتن مین بلکہ پیو چمڑی کی مشک مین جسپر
ڈاٹ لگا ہو یعنی سر بند ہو مین اگر نبیذ مین تیزی آجاوے تو پانی ڈالکر اوس کی تیزی توڑدو اور اگر جب بہی تیزی نہ جاوے
تو اوسکو بہادو عن ابن عباس ان وفد عبد القیس قالوا یا رسول اللہ فیما نشرب قال لا تشربوا فی الدباء
ولا فی المزفت ولا فی النقیر وانتبذوا فی الاسقیة قالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیة قال
فصبوا علیہ الماء قالوا یا رسول اللہ فقال لہم فی الثالثة او الرابعة اهریقوه ثم قال ان اللہ حرم علی او
حرم الخمر والمیسر والکوبة قال وکل مسکر حرام قال سفیان فسالت علی بن بذیمة عن الکوبة قال الطبل
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کس برتن مین نبیذ پیئین آپنے فرمایا مت
پیو کدو کے تونبے مین اور نہ رال لگے ہوئے برتن مین اور نہ چوبی برتن مین بلکہ نبیذ بہگویا کرو مشکون مین اون لوگون نے کہا یا رسول
اللہ اگر مشکون مین تیز ہو جاوے آپنے فرمایا پانی ڈالدو پہر اون لوگون نے ایسا ہی کہا آپنے تیسری یا چوتہی بار مین فرمایا
اوسکو بہادو بعد اوسکے فرمایا بیشک اللہ نے حرام کیا مجہپر یا حرام کیا گیا مجہپر شراب اور جوا اور ڈہول اور فرمایا نبی نے ہر نشہ لانیوالی چیز حرام
ف نبیذ اتنے دنون تک پینا درست ہے کہ تیز نہ ہو جاوے اور اوسمین جہاگ نہ اوٹہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن
دو دن تک نبیذ کا بہگویا ہوا پیتے پہر اگر تیز ہو جاتا تو اوسکو پہینک دیتے عن علی علیہ السلام قال نہانا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والجعة ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا
ہے تونبے کے برتن اور لاکہی برتن اور چوبی برتن سے اور جو کی شراب سے ف اسیطرح گیہون اور جوار کی شراب بہی ممنوع ہے قلیل ہو
یا کثیر یہی قول ہے ائمہ ثلثہ کا عیلوہ گزرا عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن ثلاث
وانا امرکم بہن نہیتکم عن زیارة القبور فزوروها فان فی زیارتها تذکرة ونہیتکم عن الاشربة ان تشربوا
الا فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی ان تاکلوها
بعد ثلاث فکلوا واستمتعوا بها فی اسفارکم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
تین چیزون سے تم کو منع کیا تہا اب مین ہی اونکے کرنے کا تم کو حکم دیتا ہون قبرون کی زیارت کرنیسے مینے تم کو منع کیا تہا سو تم اب
اونکی زیارت کیا کرو اسلیے کہ قبرون کی زیارت کرنیسے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد حاصل ہوتی ہے اور منع کیا تہا مینے تم کو
سوائے چمڑے کے اور برتنون مین نبیذ استعمال کرنیسے سو اب تم ہر ایک برتن مین پیو مگر نشہ کی کوئی چیز مت پیو اور منع کیا تہا مینے تم کو
تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانیسے سو اب اسکو بہی جب تک چاہو کہایا کرو اور سفر مین اوس سے فائدہ اوٹہایا کرو ف ابتداء اسلام
مین لوگ بت پرستی چہوڑکر مسلمان ہوئے تہے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا تم کہین گرفتار نہ ہو جاوین جب

لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو آپ نے اجازت دی اور بلکہ زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ
اوس مین عبرت حاصل ہوتی ہی اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہہ فائدہ اسلیے بتلایا تھا تاکہ لوگ اہل قبور سے دینی حاجت
روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہ ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنونکا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد
پڑے اور جب کہ اوسکی بھی برائی دلون مین جم گئی اور بالکل عادت چھوٹ گئی تو اون برتنونکے استعمال کی بھی اجازت دیدی

جابر بن عبد اللہ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاوعیة قال فقالت الانصار انه لابد لنا قال
فلا اذن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان برتنون کے استعمال کی ممانعت فرمائی تو
راوی کہتا ہی کہ انصار نے آپ سے عرض کیا کہ ہم کو تو اون کی بہت ہی ضرورت ہوتی ہی تو آپ نے اوسسے فرمایا اچھا تو مین ممانعت
نہین کرتا عن عبد اللہ بن عمرو قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاوعیة الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر فقال اعرابی انه لا ظروف لنا فقال اشربوا ما حل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے برتنون کو بیان کیا (جن سے منع کیا) ایک تونبا کدو کا دوسری لاکھی برتن تیسری روغنی برتن چوتھی چوبی برتن
درخت کی جڑ کا ایک اعرابی بولا پھر اور کوئی برتن ہماری لیے نہین آپ نے فرمایا اچھا جو حلال ہے اوسکو پیو (کسی برتن مین ہو)
عن شریک باسنادہ قال اجتنبوا ما اسکر ترجمہ دوسری روایت مین ایسا ہی ہی آپ نے فرمایا نشہ لانیوالی چیز سے
بچو عن جابر قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجدوا سقاء نبذ له فی تور
من حجارة ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ڈالا جاتا تھا مشک مین اور جو مشک نہ ملتی تو پتھر کے
برتن مین نبیذ ڈالا جاتا باب فی الخلیطین (ملی ہوئی چیزین کی ہائے کا بیان) عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انه نهی ان ینتبذ الزبیب والتمر جمیعا ونهی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا ترجمہ جابر بن عبد اللہ
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور اور کھجور ملا کر اوسکو بھگو کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا گدر کھجور اور پکی
کھجور ملا کر بھگوئی جاوین ف کیونکہ احتمال ہے کہ دونون کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جاوے مگر جب نہین تیز ہی اگر تیزی
نہو تو اوسکا پینا درست ہی عن قتادة انه نهی عن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط البسر والتمر وعن خلیط الزهو
والرطب وقال انتبذوا کل واحد علی حدة ترجمہ قتادہ سے روایت ہی منع کیا اونہون نے انگور اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے
سے اور گدر کھجور اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور گدر کھجور اور تازی پختہ کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا جدا جدا
نبیذ بناؤ یحیی نے کہا یہہ حدیث ابو سلمہ نے ابو قتادہ سے مرفوعا روایت کی ہی عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نهی عن البلح والتمر والزبیب والتمر ترجمہ ایک صحابی ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روایت ہی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازی پختہ کھجور اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور انگور اور کھجور
ملا کر بھگونے سے عن کبشة بنت ابی مریم قالت سألت ام سلمة ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینهی عنه

قالت كان بنينا ان نعجم النوى طبخا او نخلط الزبيب والتمر ترجمہ کبشہ بنت ابی مریم سے روایت ہے میں نے ام سلمہ سے پوچھا ان چیزوں کا حال جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ام سلمہ نے کہا آپ منع کرتے تھے کھجور کو اتنا پکانے سے کہ گٹھلی اوس کی ضائع ہو جاوے (یعنے جانوروں کے کھلانے کے لائق نہ رہے) اور منع کیا آپ نے انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينبذ له زبيب فيلقي فيه تمرا وتمر فيلقي فيه الزبيب ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا انگور کا تو اوس میں کھجور پڑتی اور کھجور کا نبیذ ہوتا تو اوس میں انگور پڑتی (اس سے جواز ملانے کا ثابت ہوا) عن صفية بنت عطية قالت دخلت مع نسوة من عبد القيس على عائشة فسالناها عن التمر والزبيب فقالت كنت اخذ قبضة من تمر وقبضة من زبيب فالقيه في اناء فامرسه ثم اسقيه النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ صفیہ بنت عطیہ سے روایت ہے کہ میں عبد القیس کی عورتوں کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ سے کھجور اور انگور کے نبیذ کا حال پوچھا تو اونہوں نے کہا ہم ایک مٹھی کھجور اور ایک مٹھی منقی لیکر ایک برتن میں نبیذ کے لیے ڈالدیتے تھے پھر اونکو ہاتھوں سے ملتے پھر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلاتے

باب تبيين البسر گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے عن جابر بن زيد وعكرمة انهما كانا يكرهان البسر وحده وياخذان ذلك عن ابن عباس وقال ابن عباس اخشى ان يكون المزاء الذي نهيت عنه عبد القيس فقلت لقتادة ما المزاء قال النبيذ في الحنتم والمزفت ترجمہ جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت ہے وہ دونوں گدر کھجور کے نبیذ کو مکروہ جانتے تھے جب صرف گدر کھجور ہی ہوا اور نقل کرتے تھے یہ ابن عباس سے ابن عباس نے کہا میں ڈرتا ہوں کہیں یہ مزاء نہ ہو جس سے ممانعت ہوئی تھی۔ عبد القیس کے لوگوں میں نے قتادہ سے کہا مزاء کیا چیز ہے انہوں نے کہا نبیذ بھگونا لاکھی یا روغنی برتن میں (نہایہ میں ہے مزاء وہ ہے جس شراب میں ترشی نہ ہو تعضوں نے کہا وہ گدر اور سوکھی کھجور سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

باب في صفة النبيذ نبیذ کا بیان کہ کتنا پیا جاوے عن الديلمي قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله قد علمت من نحن ومن اين نحن فالى من نحن قال الى الله والى رسوله فقلنا يا رسول الله ان لنا اعنابا ما نصنع بها قال زببوها قلنا ما نصنع بالزبيب قال انبذوه على غدائكم واشربوه على عشائكم وانبذوه على عشائكم واشربوه على غدائكم وانبذوه في الشنان ولا تنبذوه في القلل فانه اذا تاخر عن عصره صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں ہم کون ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں اور کس کے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول کے پاس پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے یہاں انگور پیدا ہوتا ہے ہم اوسکو کیا کریں آپ نے فرمایا سکھا لو ہم نے کہا سوکھے انگور کو کیا کریں آپ نے فرمایا صبح کو اوسکو بھگو دو اور شام کو اوسکو پیو اور شام کو جو بھگو تو صبح کو اوسکو پیو

اور بہگو یا کرو اور ان کو مشکوں میں چمڑے کے اور مت بہگو و گہڑوں میں اور شہودوں میں کیونکہ اگر دیر ہو جاوے گی نچوڑ نے میں تو وہ سڑ جاوے گا اگر نرمی کے شہودوں میں بہگو نیسے جلدی تیزی آجاتی ہے اسواسطے منع فرمایا اور چمڑے میں یہ بات نہیں۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت كنا ننبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء يوكأ اعلاه وله عزلاء ننبذه غدوة فيشربه عشاء وننبذه عشاء فيشربه غدوة ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مشک میں نبیذ ڈالا جاتا تھا تو اوسکا اوپر کا مونہہ بند کیا جاتا تھا اور اوس کے لیے عزلا تھا

ف یعنے اوس مشک کی نیچی طرف سے بھی مونہہ تھا اوپر کے مونہہ کو بند کر کے نیچے کی طرف سے پیتے ت جو نبیذ صبح کو بنایا جاتا آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو نبیذ عشا کو بنایا جاتا آپ اوسکو غدوہ میں پی لیتے ف امین نحر کی نماز اور بلند ہونے آفتاب کے جو وقت ہے اوسکو غدوہ اور بعد زوال سے غروب تک کو عشا بولتے ہیں عن عائشة رضي الله عنها انها كانت تنبذ للنبي صلى الله عليه وسلم غدوة فاذا كان من العشي فتعشى شرب على عشائه وان فضل شيء صببته او فرغته ثم ينبذ له بالليل فاذا اصبح تغدى فشرب على غدائه قالت يغسل السقاء غدوة وعشية فقال لها ابي مرتين في يوم قالت نعم ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ نبیذ ڈالتی تہیں غدوہ کو پھر جب عشا کا وقت ہوتا تو آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو زیادہ بچ رہتا تو اوسکو بہا دیتے یا تمام کر دیتے پھر جو نبیذ رات کو تیار کیا جاتا وہ جب صبح ہوتی تو آپ اوسکو پیتے صبح کا کہانا کہا کر اور مشک کو صبح شام دہویا کرتے مقاتل نے کہا میرے باپ حیان نے اون سے کہا ایکدن رات میں دو بار دہوتے انہوں نے کہا ہان دوبار دہوتے عن ابن عباس قال كان ينبذ للنبي صلى الله عليه وسلم الزبيب فيشربه اليوم والغد وبعد الغد الى مساء الثالثة ثم يامر به فيسقى الخدم او يهراق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ کشمش کا بنایا جاتا آپ اوسکو دن بہر پیتے اور دوسرے دن بہی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک پھر حکم کرتے تو جو بچتا وہ خدمتگاروں کو پلا دیا جاتا یا پھینک دیا جاتا (اگر اوس میں تیزی ہو جاتی) باب في شراب العسل شہد کا شربت پینا عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش فيشرب عندها عسلا قالت فتواطيت انا وحفصة ان ايتنا ما دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل اني اجد منك ريح مغافير فدخل على احداهما فقالت له ذلك فقال بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن اعود له فنزلت لم تحرم ما احل الله لك تبتغي الى ان تتوبا الى الله لعائشة وحفصة رضي الله عنهما واذ اسر النبي الى بعض ازواجه حديثا لقوله بل شربت عسلا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش (جو آپ کی بی بی تہیں) پاس ٹہرا کرتے اور شہد پیا کرتے ایک روز میں نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ان دونوں میں سے جسکے پاس آپ جاویں وہ کہے

آپ مین سے مغافیر کی بو آتی ہے (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے اوس مین بدبو ہوتی ہے) آپ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ بدن مین او
دوسری کو کسی قسم کی بو آتی ہو) پہر آپ دونون مین سے کسیکے پاس گئے انہون نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہین تو مین نے
شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اب سے ہرگز نہ پیونگا جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ
لک الآیۃ ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو حلال کیا اللہ نے تیرے لیے تو اپنی بیبیون کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور حکم ہوا حضرت عائشہ اور حفصہ کو کہ توبہ کرو اللہ سے تمہارے دل ڈگمگا گئے ہین حق سے نہین تو اللہ اپنے
پیغمبر کو تم سے بہتر بیبیان دیگا ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء
والعسل فذکر بعض ہذا الخبر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشتد علیہ ان توجد منہ الریح وفی الحدیث
قالت سودۃ اکلت مغافیر قال لا بل شربت عسلا سقتنی حفصۃ فقلت جرست نحلہ العرفط
نبت من نبت النحل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد
کو بہت چاہتے تھے پہر یہی حدیث تھوڑی سی بیان کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوتا تھا یہ امر کہ آپ مین
سے بو معلوم ہو حدیث مین ہے کہ سودہ نے کہا آپ نے مغافیر کہایا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے
حفصہ نے مجھکو شہد پلا دیا مین نے کہا شاید اوسکی مکھی نے عرفط کو چاٹا ہو گا (عرفط ایک گہانس ہے کانٹے دار اوس مین بدبو
ہوتی ہے) حضرت عائشہ نے کہا شاید شہد مین بو ہونے کی یہی وجہ ہو گی کہ اوسکی مکھی نے عرفط کہایا کر شہد اوگلا) باب
فی النبیذ اذا غلی جب نبیذ مین تیزی پیدا ہو جاوے تو اوسکا پینا درست نہین عن ابی ہریرۃ قال علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم فتحینت فطرہ بنبیذ صنعتہ فی دباء ثم اتیتہ بہ
فاذا ہو ینش فقال اضرب بہذا الحائط فان ہذا شراب من لا یومن باللہ والیوم الآخر ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے مین جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزہ رکہا کرتے ہین سو دیکھتا رہا کہ کسدن آپ روزہ نہین
رکہتے اوسدن مین آپ پاس نبیذ لیگیا جو کدو کے تونبے مین تہا جب مین اوسکو لے گیا تو وہ جوش مارتا تہا آپ نے فرمایا پہینک
دے اسکو دیوار پر یہ تو وہ شخص پیے گا جو ایمان نہین لاتا اللہ پر اور قیامت پر (جب نبیذ مین تیزی آجاوے تو اوسکا پینا
درست نہین) باب فی الشرب قائما کہڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یشرب الرجل قائما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہڑے ہو کر پانی
پینے سے آدمی کو عن النزال بن سبرۃ ان علیا دعا بماء فشربہ وہو قائم قال ان رجالا کان یکرہ
احدہم ان یفعل ہذا وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ما رایتمونی افعلہ ترجمہ
نزال بن سبرہ سے روایت ہے حضرت علی نے پانی منگوایا اور کہڑے ہوکر پیا اور کہا کہ بعض آدمی اسکو برا جانتے ہین اور مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکہا جیسا تم نے مجھکو دیکھا عن ابن عباس قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الشرب من فی السقاء وعن رکوب الجلالة والمجثمة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے سے پانی پینے سے اور نجاست خوار جانور کی سواری سے اور مجثمہ کے کہانے سے ف مجثمہ
اوسکو کہتے ہیں کہ تیروں کے نشانے لگا کر مارے اور اوسکو ذبح نہ کرے **باب** فی اختناث الاسقیة مشک کا
منہ موڑ کر اوسمین سے پانی پینا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اختناث الاسقیة
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مشک کے دہانے کو موڑ کر پانی پینے سے تاکہ
کیڑے وغیرہ نہ پہنچیں یا مشک کا منہ بدبودار نہ ہو جاوے **عن** عبد اللہ رجل من الانصار ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعا باداوة یوم احد فقال اخنث فم الاداوة ثم شرب من فیہا ترجمہ عبد اللہ انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ منگوایا احد کے دن پھر فرمایا موڑ منہ اوسکا اور پیا آپ نے اوس کے
منہ سے (ضرورت کے وقت) **عن** ابی سعید الخدری انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من
ثلمة القدح وان ینفخ فی الشراب ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پیالہ
کے سوراخ سے پانی پینے سے اور پانی میں پھونکنے سے (اس لیے کہ پھونکنے میں منہ سے کوئی چیز نکلکر پانی میں نہ پڑے) **باب**
الشرب فی آنیة الذہب والفضة سونے یا چاندی کے برتن میں پینا اور کہانا کیسا ہے **عن** ابن ابی لیلی قال
کان حذیفة بالمدائن فاستسقی فاتاہ دہقان باناء فضة فرماہ بہ وقال انی لم ارمہ بہ الا انی
قد نہیتہ فلم ینتہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحریر والدیباج وعن الشرب فی آنیة
الذہب والفضة وقال ہی لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرة ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے حذیفہ مدائن میں تھے
(مدائن ایک شہر ہے) انہوں نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن میں پانی لیکر آیا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں نے
اسواسطے اسکو پھینک دیا کہ اس زمیندار کو مین اس سے منع کر چکا ہوں لیکن وہ باز نہیں آیا مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے استعمال سے ریشمی کپڑے اور دیباج کے کپڑے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے اور آپ نے فرمایا کہ یہ چیزیں
کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت میں ملینگی **ف** دیباج ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے
ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں سونے چاندی کے برتن میں کہانا پینا درست ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے لیکن پہننا چاندی کا منع
ہے مرد اور عورت دونوں کو اور سونے کا پہننا عورت کو مختلف فیہ ہے بعضوں کے نزدیک درست نہیں اور اکثر علما کے نزدیک
درست ہے **باب** فی الکرع منہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہیں **عن** جابر بن عبد اللہ قال دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل من اصحابہ علی رجل من الانصار وہو یحول الماء فی حائط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان کان عندک ماء بات ہذہ اللیلة فی شن والا کرعنا قال بل عندی ماء بات فی شن ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک شخص انصار کے پاس تشریف لیگئے اور وہ انصاری اپنے باغ کو

پانی دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تیرے پاس پرانی مشک میں رات کا باسی پانی ہو تو بہت
اچھا ورنہ ہم منہ لگا کر نہر ہی سے پانی پی لیتے ہیں اوس نے عرض کیا کہ ہاں میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے مشک
مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ لگا کر پانی پی لینا دریا نہر سے درست ہے جب کوئی برتن پاس نہ ہو مگر ہاتھ مین لیکر
پیو تو بہتر ہے **باب فی الساقی متی یشرب** جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے اخیر مین پیے **عن** عبد اللہ
بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم آخرہم شربا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی کو آخر مین سب کے پینا چاہیے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلبن قد شیب بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ آیا اوس مین پانی ملا تھا اور آپ کے داہنی طرف ایک
دہقانی تھا اور بائین طرف ابو بکر صدیق رض تھے آپ نے دودھ پی کر دہقانی کو پیالہ دیا اور فرمایا داہنی طرف پھر داہنی الا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ہر چیز کا شروع کرنا بہتر ہے اگرچہ بائین طرف کے لوگ عالی درجہ اور زیادہ معزز ہون **عن** انس
بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس ثلاثا وقال ہو اہنأ وامرأ وابرأ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دم مین پانی پیتے تھے یعنی ہر بار جب پانی پیکر دم لیتے تو برتن کو منہ سے جدا کرتے پھر دم
لیکر پانی پیتے **ف** اور آپ فرماتے کہ یہ دم لینا پیاس کو خوب بجھاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اور تندرستی لاتا ہے **باب**
فی النفخ فی الشراب پانی مین پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی مین نہ گرے **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے برتن مین سانس لینے اور پھونکنے سے اور اوس مین پھونکنے سے **ف** ایسا نہو پانی دماغ مین چلا جاوے یا پانی مین
کوئی چیز منہ سے گرے **عن** عبد اللہ بن بسر من بنی سلیم قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی فنزل علیہ
فقدم الیہ طعاما فذکر حیسا اتاہ بہ ثم اتاہ بشراب فشرب فناول من علی یمینہ واکل تمرا فجعل یلقی النوی
علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی فلما قام قام ابی فاخذ بلجام دابتہ فقال ادع اللہ لی فقال اللہم بارک
لہم فیما رزقتہم واغفر لہم وارحمہم **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے جو بنی سلیم مین سے تھے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
باپ کے گھر تشریف لائے انہون نے حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے پیش کیا آپ نے کھایا پھر وہ شربت
لیکر آئے آپ نے پیا اور پیکر داہنی طرف والے کو دیدیا پھر آپ نے کھجورین کھائین اور اوسکی گٹھلیان بیچ کی انگلی یا کلمہ کی انگلی کی
پشت پر رکھتے تھے جب آپ چلنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میرا باپ بھی کھڑا ہو گیا اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ میرے
لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے آپ نے فرمایا اے اللہ برکت دے اونکو اوس چیز مین جو روزی دی ہے تو نے اونکو اور بخش دے اونکو اور اون پر رحم کر
باب ما یقول اذا شرب اللبن دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور اور کھانا کھا کر کیا کہنا چاہیے **عن** ابن عباس

قال كنت في بيت ميمونة فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه خالد بن الوليد فجاؤا بضبين
مشويين على ثمامتين فتبزق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خالد اخالك تقذره يا رسول الله
قال اجل ثم اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل
احدكم طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه واذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا
منه فانه ليس شيء يجزئ من الطعام والشراب الا اللبن هذا لفظ مسدد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے میں میمونہ کے گھر میں تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولید کے ساتھ وہاں تشریف لائے آپ کے سامنے دو گوہ بھنی ہوئی
دو لکڑیوں پر رکھی ہوئے لائی گئی آپ نے ان کو دیکھکر تہوک دیا خالد نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہے یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا ہاں (اسلیے کہ یہ گوہ میری ملک میں نہیں ہوتا ہے وہاں میں نے اسکو کہایا ہی) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
دودہ لایا گیا تو آپ نے اوسکو پی کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کہانا کہاوے تو چاہیے کہ کہے اے اللہ اس کہانے میں برکت دے اور
کہانے سے بہتر کہانا تو ہم کو کہلا اور جب دودہ پیوے تو کہنا چاہیے اے اللہ اس میں ہم کو برکت دے اور اس سے بھی زیادہ دے اس لیے کہ کوئی چیز ایسی
نہیں جو کہانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے سوا دودہ کے **ف** تو دودہ سب سے بہتر ہے اسواسطے اوسی کو زیادہ مانگنا چاہیے **باب**
ایکاء الآنیة رات کو سوتے وقت برتنوں کو بند کر دینا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغلق بابك
واذكر اسم الله فان الشيطان لا يفتح بابا مغلقا واطف مصباحك واذكر اسم الله وخمر اناءك ولو بعود
تعرضه عليه واذكر اسم الله واوك سقاءك واذكر اسم الله **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ کا نام لیکر دروازہ کو بند کر دے اسلیے کہ بند دروازے کو شیطان کہول نہیں سکتا ہے (یعنی جو بسم اللہ کے ساتھ بند ہو) اور
اللہ کا نام لیکر اپنے چراغ کو بجہا دے اور اپنے برتن کو بھی چھپاوے اگرچہ ایک لکڑی ہی ہو اللہ کا نام لیکر اور اپنی مشکیزہ میں ڈاٹ
لگا دے اللہ کا نام لیکر **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر وليس بتمامه قال
فان الشيطان لا يفتح بابا غلقا ولا يحل وكاء ولا يكشف اناء وان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم او بيوتهم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا یہ حدیث پوری نہیں ہے فرمایا کہ شیطان بند
دروازہ کو نہیں کھولتا ہے اور نہ بند مشک کو کہولتا ہے اور نہ کسی ڈہنپے برتن کو کہولتا ہے اور (چراغ بجہانے کی وجہ یہ ہے) چوہیا
چوہیا لوگون کے گھر جلا دیتی ہے (بتی کو منہ میں پکڑ کے لیجاتی ہے اوس سے آگ لگ جاتی ہے) **عن** جابر بن عبد الله رفعه
قال واكفتوا صبيانكم عند العشاء وقال مسدد عند المساء فان للجن انتشارا وخطفة **ترجمہ** جابر سے روایت
ہے آنحضرت نے فرمایا عشا کی وقت بچوں کو اپنے پاس بٹہا لو یا شام کے وقت (باہر پہرنے نہ دو) کیونکہ جن اوسوقت پہیلتے ہیں اور اچک لیتے
ہیں **عن** جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فاستسقى فقال رجل من القوم الا نسقيك نبيذا قال بلى
قال فخرج الرجل يشتد فجاء بقدح فيه نبيذ فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا

ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا
آپ نبیذ نہیں پیتے ہیں آپ نے فرمایا ہان پی تے ہیں راوی کہتا ہے وہ شخص نکلا دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے آیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پیالے کو تو نے کیوں نہ ڈہانکا اگر تو اسکی چوڑائی پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتا تو کافی تھا یعنے
بہرحال ڈہانپنا ضرور اور مناسب ہے | **عن** عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستعذب له
الماء من بيوت السقيا قال قتيبة عين بينها وبين المدينة يومان **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا سقیا کے گھروں میں سے **ف** سقیا ایک کوئیں کا نام ہے وہاں کا پانی شیریں
ہوتا ہے قتیبہ نے کہا سقیا ایک چشمہ ہے مدینے سے دو دن کی راہ پر اس سے معلوم ہوا کہ شیریں اور عمدہ پانی دور سے منگانا درست ہے +

آخر کتاب الاشربة

تمام ہوئی کتاب پینے کی اور شرابوں کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاطعمة

شروع ہوتی ہے کتاب کھانوں کی اللہ کے نام سے جو رحمت الٰہی ہے بہت مہربان **باب**
ما جاء في اجابة الدعوة دعوت قبول کرنا ضرور ہے **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اذا دعي احدكم الى الوليمة فليأتها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی بلایا جاوے ولیمہ کے دعوت میں تو حاضر ہو **ف** ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک
واجب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه زاد فان كان مفطرا فليطعم وان كان
صائما فليدع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو گزرا اتنا زیادہ ہے اگر روزہ دار نہ ہو
تو کھانا کھا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو صرف دعا کرے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا
احدكم اخاه فليجب عرسا كان او نحوه **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھائی
تمہارا تمہیں دعوت دیکر بلا دے تو چاہیے اوسکی دعوت قبول کر لیوے خواہ ولیمہ ہو یا مثل ولیمہ کے اور کچھ تقریب ہو (بشرطیکہ کوئی کام
خلاف شرع نہ ہو) **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعي فليجب فان شاء طعم وان شاء ترك **ترجمہ**
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعوت میں بلایا جاوے تو چاہیے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانا کھاوے
اور چاہے تو نہ کھاوے (اگر روزہ دار ہو مگر جاوے ضرور رد نہ کرے) **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعي فلم
يجب فقد عصى الله ورسوله ومن دخل على غير دعوة دخل سارقا وخرج مغيرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دعوت ہوا اور وہ اس دعوت کو نہ قبول کرے تو مقرر اوس نے اللہ کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی اور جو
کوئی بن دعوت کے چلا گیا تو گویا وہ چور بنکر گھر میں گیا اور لوٹ مار کر نکلا **عن** ابي هريرة انه كان يقول شر الطعام

طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء و یترک المساکین و من لم یأت الدعوة فقد عصی اللّٰہ و رسولہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے اوس ولیمہ کا کہانا سب کہانون سے بُرا ہے جسمین امیر بلائے جاتے ہین اور فقیر چہوڑ دیئے جاتے ہین ف یعنی جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر
ہی اوسمین بلائے جاوین اور محتاج نہ آنے پاوین وہ بُرا ہے نہ یہ کہ مطلقاً ولیمہ بُرا ہے ۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے
اور جو شخص دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللّٰہ اور رسول کی **باب** فی استحباب الولیمة للنکاح
جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے **عن** ثابت قال ذکر تزویج زینب بنت جحش عند انس بن مالک فقال ما
رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اولم علی احد من نسائہ ما اولم علیہا اولم بشاة ترجمہ ثابت سے روایت ہے
زینب بنت جحش ام المؤمنین کے نکاح کا ذکر آیا انس بن مالک پاس انہون نے کہا مین نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو نہین دیکہا
آپ نے ولیمہ کیا ہو ایسا کسی اور بیوی کے نکاح مین جیسا زینب کے نکاح مین کیا آپ نے ایک بکری کا ولیمہ کیا **عن** انس بن مالک
ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اولم علی صفیة بسویق و تمر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
نے صفیہ کے نکاح مین ولیمہ کیا ستو اور خرمے سے (اس سے معلوم ہوا کہ گوشت ہونا ضرور نہین) **باب** فی کم تستحب الولیمة
کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہیے **عن** رجل اعور من ثقیف کان یقال لہ معروفا ای یثنی علیہ خیرا ان لم یکن
اسمہ زہیر بن عثمان فلا ادری ما اسمہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الولیمة اول یوم حق والثانی معروف
والیوم الثالث سمعة و ریاء ترجمہ عبد اللّٰہ بن عثمان نے کہا ایک کانے شخص سے مین نے سنا جو ثقیف کے قبیلے مین سے تہا
اوسکو لوگ معروف کہا کرتے تہے یعنی بوجہ اوسکی بہلائی کے ہونہار اوسکا نام زہیر بن عثمان تہا اگر یہ نام نہو تو مجہکو معلوم نہین کیا نام تہا وہ کہتا تہا کہ
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کا اول دن کا کہانا ضرور ہے اور دوسرے دن کا بہتر ہے اوسمین بہی بلایا جاوے اور دعوت
قبول کیجاوے اور تیسرے دن دعوت نہ قبول کرے ریا اور سمعہ ہے (یعنی دکہلانے کو لیتے ہین) **عن** سعید بن المسیب بهذه القصة
قال دعی اول یوم فاجاب و دعی الیوم الثانی فاجاب و دعی الیوم الثالث فلم یجب و قال اہل سمعة و ریاء و
فی روایة و دعی الیوم الثالث فلم یجب و حصب الرسول ترجمہ سعید بن المسیب پہلے دن بلائے گئے ولیمہ کی دعوت مین تو گئے پہر
دوسرے دن بلائے گئے تو گئے تیسرے دن بلائے گئے تو نہ گئے اور کہا ریا اور سمعہ کے لوگ ہین دوسری روایت مین ہے کہ بلانیوالے
کو کنکریون سے مارا **باب** الاطعام عند القدوم من السفر جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کہانا کہلانا بہتر ہے
عن جابر قال لما قدم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینة نحر جزورا او بقرة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا بیل ذبح کیا **باب** ما جاء فی الضیافة مہمان
کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہیے **عن** ابی شریح الکعبی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من کان
یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم و لیلة الضیافة ثلاثة ایام وما بعد ذلک فہو
صدقة ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ترجمہ ابی شریح کعبی سے روایت ہے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا

جوکوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کے ایک دن اور ایک رات اچھی طرح سے تعظیم کرے اور
جائزہ مہمان کا ایک دن ایک رات ہے اور تین دن تک تو مہمانداری ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے **ف** نہایہ مین اس
حدیث کے معنی یون لکھا ہے کہ تین روز مہمانداری کرے تو پہلی روز تکلف کرے اور جو کچھہ کہ ہو سکے بھلائی اور احسان سے
پیش آوے اور دوسری تیسری دن جو کچھہ موجود ہے بے تکلف حاضر کرے اور بعد اس کے کچھہ اسقدر دیدے کہ جس سے مہمان
ایک روز شب طے کر سکے اور مراد جائزہ سے کچھہ دیدینا ہے مگر یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اب مہمانی کا وجوب منسوخ ہو گیا مسنون
رہ گیا **ف** اور میزبان کو مشقت مین ڈالنے کے لیے۔ اوسکے پاس ٹھہرنا مہمان کو حلال نہین **ف** اگر کسی مرض یا عذر کے
سبب سے تین دن سے زیادہ رہنے کا اتفاق ہو تو اپنے مال سے کہاوے اور میزبان کو تشویش مین نہ ڈالے **عن** اشہب
سئل مالک عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جائزته یوم و لیلة فقال یکرمه ویتحفه ویحفظه
یوم ولیلة وثلاثة ایام ضیافة **ترجمہ** اشہب سے روایت ہے امام مالک سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا مہمان کا جائزہ ایک دن رات ہے اس سے کیا مراد ہے انہون نے کہا یہی مراد ہے کہ ایک دن رات
تک اوسکی عزت کرے تحفہ دے حفاظت کرے اور تین دن تک ضیافت کرے **عن** ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الضیافة ثلاثة ایام فما سوی ذلک فھو صدقة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت کی حد تین دن تک ہے پھر اس کے بعد خیرات ہے **عن** ابی کریمة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الضیف حق علی کل مسلم فمن اصبح بفنائه فھو علیه
دین ان شاء اقتضی وان شاء ترک **ترجمہ** ابوکریمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
رات مہمان کا حق ہر مسلمان پر ہے جو کسی مسلمان کے مکان مین اوترے تو ایک دن کی مہمانی گویا اوسکا قرض ہے
چاہے وصول کرے چاہے نہ وصول کرے چھوڑ دے **عن** المقدام ابی کریمة قال قال رسول اللہ ایما رجل
اضاف قوما فاصبح الضیف محروما فان نصره حق علی کل مسلم حتی یاخذ بقری لیلة
من زرعه وماله **ترجمہ** مقدام ابوکریمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم پاس مہمان
ہوکر جاوے اور وہ فجر تک ویسا ہی بے نصیب رہے یعنے رات کو کسی نے اوس کی مہمانداری نہ کی تو اوس کی مدد کرنا
سب مسلمانون پر لازم ہو جاتا ہے یہان تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانی اوس قوم کی زراعت اور مال مین سے لے سکتا ہے
(یعنی اس قدر جس مین اوس کی آسودگی ہو) یہہ دو نو حدیثین ابتدائے اسلام کی ہین جب مہمانی واجب تھی۔ مگر اب بھی
مہمانی کرنا سنت مؤکدہ اور ضروری ہے) **عن** عقبة بن عامر انه قال قلنا یا رسول اللہ انک تبعثنا
فننزل بقوم فلا یقروننا فما ترٰی فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم
فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی

ینبغی لھم ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین (یعنی جہاد یا دوسرے
کام کے لیے) اور ہم ایسی قوم مین جاکر اوترتے ہین کہ وہ ہماری مہمانی نہین کرتے ہین تو اس مین آپ ہماری لیے کیا مناسب
جانتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کسی قوم مین جاؤ تو پھر وہ تمہاری لیے اسباب
سامان کردین جیسا کہ مہمان کیواسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نہ کرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اون کو
چاہیے لیلو **ف** بعضے کافرون سے حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول و قرار ہی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے
ملک مین آوین جاوین تو اون کی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہہ مطلب نہین کہ مسافر
بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ بہتر ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے **باب** نسخ
الضیف یاکل من مال غیرہ دوسری کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس
قال لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم فکان
الرجل یحرج ان یاکل عند احد من الناس بعد ما نزلت ھذہ الایۃ فنسخ ذلک الایۃ التی
فی النور قال لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم الی قولہ اشتاتا کان
الرجل الغنی یدعو الرجل من اھلہ الی طعام قال انی لاجنح ان اکل منہ والتجنح
الحرج ویقول المسکین احق بہ منی فاحل فی ذلک ان یاکلوا مما ذکر اسم اللہ
علیہ واحل طعام اھل الکتاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری ولا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم یعنے نہ کہاؤ ایک دوسری کا مال
فریب اور جہوٹ سے البتہ تجارت مین رضامندی سے ایک دوسرے کا مال لے سکتا ہے۔ اوس وقت سے
ہر ایک آدمی دوسرے کے یہان کہانا کہانے کو بھی گناہ سمجہتا پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اوس آیت سے جو سورہ
نور مین اوتری لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم الایۃ یعنے
تم پر کچھہ گناہ نہین ہے اگر تم اپنے گہرون مین کہانا کہاؤ یا اپنی باپ کے گھر مین یا اپنے بیٹون کے گہر مین یا بہائیو
کے یا بہینون کے گھر مین یا چچا یا پوپہی کے گھر مین یا ماموں یا خالہ کے گھر مین یا جن گہرون کی کنجی قفل
کے تم مالک ہو یا دوست آشنا کے گہر مین اخیر تک۔ پہلے لوگون کا یہہ حال تہا کہ مالدار آدمی اپنے لوگون
کو کہانا کہلانے کے لیے بلاتا تو وے کہتے ہم کو کہانا اس مین سے گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ مسکین اسکا زیادہ
حقدار ہے بعد اوس کے یہ درست ہوگیا یعنے دوسری مسلمان کا کہانا کہانا جب اوس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
درست ہوا اہل کتاب کا کہانا فقط۔ الحمد للہ تمام ہوا چھبیسوان پارہ سنن ابی داؤد کے ستیسویں پارہ مین سے
اب شروع ہوتا ہے چوبیسوان پارہ اوسکی فضل اور انعام پر توکل کرکے ہوا لناصر والمعین +

تم الجزء الثالث والعشرون ويتلوه الجزء الرابع والعشرون ان شاء الله

فہرست پارہ بست وسوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

الجزء الرابع والعشرون

چوبیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب في طعام المتباريين جوایک دوسری کی ضد سے فخر کے لیے کہانا کہلاوین ونکا کہانا نہ کہانا بہتر ہے

عن ابن عباس يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن طعام المتباريين ان يوكل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو فخر کرنیوالون کے کہانے سے ف ہر ایک یہ چاہے کہ مین دوسرے سے بڑہ کر رہون اور اوسکو مغلوب کردون ایسے لوگونکا کہانا منع ہوا کیونکہ وہ خدا کیواسطے نہین ہے، باب اجابة الدعوة اذا حضرها مكروه جب دعوت کے گہر مین کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت قبول نکرنا عن سفينة ابي عبد الرحمن ان رجلا اضاف علي بن ابي طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمة لو دعونا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكل معنا فدعوه فجاء فوضع يده على عضادتي الباب فرأى القرام قد ضرب به في ناحية البيت فرجع فقالت فاطمة لعلي الحقه فانظر ما رجعه فتبعته فقلت يا رسول الله ما ردك فقال انه ليس لي اولنبي ان يدخل بيتا مزوقا ترجمہ سفینہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے ایک شخص نے دعوت کی امیر المومنین علی بن ابی طالب کی اور ان کے لیے کہانا تیار کیا (اور بسبب یا اون کے مکان پر) تو حضرت فاطمہؓ نے کہا کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتے اور وہ بھی ہمارے ساتھ کہاتے پھر بلایا انہون نے آنحضرتؐ کو آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکہٹ پر رکہا پھر دیکھا تو گھر کے ایک طرف پردہ لگا ہوا ہے (جسمین نقش و نگار تہا) یہ دیکھکر آپ لوٹے حضرت فاطمہؓ نے علی سے کہا جاؤ دیکھو آپ کیون لوٹے جاتے ہین علیؓ آپکے ساتھ ہو لیے اور پوچھا یا رسول اللہ آپ کیون لوٹے آپنے فرمایا میرو یا علی یا کسی نبی کیواسطے درست نہین ایسے گہر مین جانا جہان نقش و نگار ہو ف یعنی وہ گہر مزین اور منقش ہو یہ تو دنیا دارون کا طریقہ ہے انبیا ایسے گہرون مین جانے سے بچتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہر کو نہایت آراستہ کرنا اور بیکار زینت دینا اچہا نہین ہے طریقہ نبوی کے برخلاف ہے اور جہان کوئی کام خلاف شرع ہو وہان دعوت قبول کرنا ضرور نہین باب اذا اجتمع داعيان ايهما احق جب دو آدمی ایک ساتھ دعوت کرین تو کہان جاوے عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اجتمع داعيان فاجب اقربهما بابا فان اقربهما جوارا وان سبق احدهما فاجب الذي سبق ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص ایک ساتھ دعوت کرین تو جسکا مکان قریب ہو اوسکو ہان جا کیونکہ جسکا مکان قریب ہے وہ ہمسائگی کے حق سے زیادہ نزدیک ہے (یعنی اوسکی ہمسائگی کا حق مقدم ہے) اور اگر کسی نے پہلی دعوت کی ہو تو وہی زیادہ حقدار ہے (دوسری سے جسنے بعد دعوت سنائی) یعنے جب ایک شخص دعوت کر چکے

پھر دوسرا کرے تو پہلا زیادہ حقدار ہے **باب اذا حضرت الصلاة والعشاء** جب شام کا کھانا سامنے آوے اور نماز عشاء
بھی تیار ہو تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاة
فلا یقوم حتی یفرغ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی رات کا کھانا تیار
ہوا اور اقامت نماز کی بھی ہو تو جب تک کھانے سے فراغت نہ ہو لے نہ اٹھے **ف** یعنی اول کھانے سے فراغت حاصل کرے پھر نماز پڑھے
تاکہ تسکین سے نماز ادا ہو کھانے کی طرف دل لگا نہ رہے زاد مسدد وکان عبد اللہ اذا وضع عشاءہ او حضر عشاءہ
لم یقم حتی یفرغ وان سمع الاقامة وان سمع قراءة الامام یعنی عبد اللہ بن عمر کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا
تو نہیں اٹھتے جب تک فارغ نہ ہو لیتے کھانے سے اگرچہ تکبیر کی یا امام کی قرارت کی آواز سنتے **عن** جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤخر الصلاة لطعام ولا لغیرہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں دیر نہیں ہو سکتی نہ کھانے کی وجہ سے نہ اور کسی کام کی وجہ سے (جب کھانے کی زیادہ احتیاج نہ ہو یا دیر سے
مراد قضا کرنا ہے) **عن** عبد اللہ بن عبید بن عمیر قال کنت مع ابی فی زمان ابن الزبیر الی جنب عبد اللہ
بن عمر فقال عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سمعنا انہ یبدأ بالعشاء قبل الصلاة فقال عبد اللہ بن عمر ویحک
ما کان عشاؤہم اتراہ کان مثل عشاء ابیک ترجمہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے میں اپنے باپ کے
ساتھ عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا تو عباد بن عبد اللہ نے کہا ہم نے سنا ہے کہ شام کا کھانا مقدم کیا
جاتا تھا نماز پر عبد اللہ بن عمر نے کہا افسوس ہے تجھ پر کیا سمجھے لوگوں کا کھانا تم اپنے باپ کا سا کھانا سمجھتے ہو **ف** یعنی تمہارے
باپ عبد اللہ بن زبیر جو اب حاکم ہیں مکے کے ان کے کھانے میں طرح طرح کے تکلفات ہوتی ہیں اور کھانے سے فراغت
ہونے کے لیے بہت دیر لگتی ہے تو نماز پہلے ادا کر لینا چاہیے برخلاف آنحضرت کے وقت کھانا کیا تھا یہی تھجے جو سد رمق
کو کافی ہوں **باب فی غسل الیدین عند الطعام** کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونے کا بیان **عن** عبد اللہ بن
عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء فقال
انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ
سے نکلے پھر آپ کے سامنے کھانا لایا گیا لوگوں نے کہا کیا ہم وضو کے واسطے پانی لاویں آپ نے فرمایا مجھے وضو کا حکم نماز کے
لیے ہوا ہے **ف** شاید یہاں وضو سے مراد پورا وضو ہے اور وہ کھانے سے پہلے مسنون نہیں لیکن ہاتھوں کا دھونا تو وہ بہتر ہے
آپ نے دھو لیے ہوں گے لوگوں نے نہ دیکھا ہو گا **عن** سلمان قال قرأت فی التوراة ان برکة الطعام الوضوء قبلہ
فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال برکة الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ
ترجمہ سلمان سے روایت ہے میں نے توریت میں دیکھا تھا کہ کھانے کی برکت وضو کرنے سے ہوتی ہے کھانے سے پہلے تو میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کھانے کی برکت اس سے ہوتی ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرے

باب فی طعام الفجاءة جلدی کیوقت بغیر ہاتہہ دہوئے بہی کہانا درست ہے عن جابر بن عبد الله انه قال
اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من شعب من الجبل وقد قضى حاجته وبين ايدينا تمر على ترس او حجفة
فدعوناه فاكل معنا وما مس ماء ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کی گہاٹی سے نکلے حاجت
سے فارغ ہوکر اوسوقت ہمارے سامنے ڈہال پر کہجوریں کہیں تہیں ہم نے آپکو بلایا آپ نے ہمارے ساتہہ اون کہجوروں کو کہایا اور
پانی کو ہاتہہ بہی نہیں لگایا باب فی کراہیة ذم الطعام کہانے کی برائی کرنا منع ہے اگرچہ جی چاہے تو نہ کہاوے عن
ابی هريرة قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط ان اشتهاه اكله وان كرهه تركه
ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی کہانے کی برائی بیان نہیں کی بلکہ اگر آپ کا جی چاہتا
تو اپنا کہانے کو کہا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو نہ کہاتے (پر اوسکو برا نہ کہتے) باب فی الاجتماع علی الطعام سب ملکر ایک
جگہہ کہانا موجب برکت کا ہے عن وحشی بن حرب عن ابیه عن جده ان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
قالوا یا رسول الله انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم
واذکروا اسم الله یبارك لکم فیه ترجمہ وحشی بن حرب نے اپنے باپ حرب سے سنا اوس نے اوس کے دادا وحشی بن حرب سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بہرتا آپ نے فرمایا شاید تم الگ
الگ کہاتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سب ملکر ایک جگہہ کہایا کرو اور اللہ کا نام لیکر کہایا کرو برکت ہوگی ف
جب کئی آدمی اپنا اپنا کہانا لیکر آویں اور اکٹہے ملکر کہاویں تو اکثر برکت ہوتی ہے اس لیے کہ کوئی کم کہانے والا اگر اوسکا کہانا زیادہ
ہوتا ہے وہ کافی ہوجاتا ہے اوس شخص کے لیے جو زیادہ کہانے والا اور اوسکا کہانا کم ہوتا ہے باب التسمیة علی الطعام
کہانا شروع کرنیسے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے عن جابر بن عبد الله سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا دخل الرجل
بیته فذکر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم
یذکر الله عند دخوله قال الشیطان ادرکتم المبیت فاذا لم یذکر الله عند طعامه قال ادرکتم المبیت
والعشاء ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص اپنے
گہر میں جاتے وقت بسم اللہ کہتا ہے اور کہاتے وقت بہی بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے تو یہاں نہ تمکو جگہہ ہے نہ کہانے کو کچہہ
ملیگا اور جب گہر میں جاتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو شیطان کہتا ہے چلو رہنے کا تو ٹہکانا ہوگیا پہر اگر کہاتے وقت بہی بسم
اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے کہ جگہہ ملے اور کہانا بہی ملا ف یعنی اوسوقت تو نہایت خوش ہوتا ہے کہ پوری پوری سمانے
اوسکی ہوگئی آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع پر اللہ جل جلاله کا نام لیا کرے تا کہ شیطان اوس میں دخل نہ پاوے یہ بات تجربے سے
بہی معلوم ہوئی ہے کہ اکثر اوقات بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا موجب برکت اور خوشی کا ہوتا ہے عن حذیفة قال کنا اذا حضرنا
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما لم یضع احدنا یده حتی یبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا حضرنا

معه طعاما فجاء اعرابي كانما يدفع فذهب ليضع يده في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه
وسلم بيده ثم جاءت جارية كانما تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه
وسلم بيدها وقال ان الشيطان ليستحل الطعام الذي لم يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذا الاعرابي
ليستحل به فاخذت بيده وجاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فو الذي نفسي بيده
ان يده لفي يدي مع ايديهما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کو بیٹھتے
تو ہم میں سے کوئی ہاتھ نہ ڈالتا جبتک آپ شروع نہ کرتے ایکبار ہم آپ کے ساتھ کھانے کو بیٹھے تو ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا
جیسے کوئی اوسکو پیچھے سے ڈھکیل رہا ہو اور اوس نے قصد کیا ہاتھ ڈالنے کا کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو پیچھے سے ڈھکیل رہا ہے اوس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا شیطان کو اوس کھانیکا اختیار ہوجاتا ہے جسپر اللہ جل جلالہ کا نام نہ لیا جاوے
اور وہی شیطان پہلے اس اعرابی کو لیکر آیا تاکہ کھانا اپنے لیے درست کرلے اوسکے سبب سے میں نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس لڑکی
کو لیکر آیا شاید اسی کیوجہ سے کھانے کو اپنے لیے درست کرلے (یعنے کھانیکی قدرت حاصل کرے) کیونکہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے
تو شیطان اوس کھانیکو کھا نہیں سکتا میں نے اوسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا اب قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ
شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے ف یعنے ان دونوں کے رکنے کے سبب سے شیطان بھی
رکا ہوا ہے اگرچہ بے بسم اللہ کے کھانے لگتے تو شیطان شریک ہو جاتا عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله تعالى فان نسي ان يذكر اسم الله تعالى في اوله
فليقل بسم الله اوله واخره ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی کھانے لگے تو پہلے اللہ کا نام لیوے اگر اوس وقت اللہ کا نام لینا بھول جاوے تو یوں کہے بسم اللہ اولہ واخرہ یعنے
اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع میں اور اخیر میں عن مثنى بن عبد الرحمن الخزاعي عن عمه امية بن مخشي و
كان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ورجل ياكل
فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى فيه قال بسم الله اوله واخره فضحك النبي
صلى الله عليه وسلم ثم قال ما زال الشيطان ياكل معه فلما ذكر اسم الله عز وجل استقاء ما في بطنه
ترجمہ مثنے بن عبد الرحمن خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے روایت کیا جو صحابہ میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص کھا رہا تھا اوس نے بسم اللہ نہیں کہی یہانتک کہ کھانے میں سے
ایک لقمہ رہ گیا جب اوسکو اوٹھایا کھانے کو تو بولا بسم اللہ اولہ واخرہ (یعنے اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع سے اخیر تک) یہ سنکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا یہ شیطان اسکے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اوسنے قے کر دی

اور اوگل دیا جو کچھ اوس کے پیٹ میں تہا اور مرقاۃ میں ہے کہ قے کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو برکت اوسکی شریک ہونے سے جاتی رہی
تھی پھر لوٹ آئی گویا وہ برکت شیطان نے اپنے پیٹ میں رکھ لی تھی) **باب ماجاء فی الاکل متکئا**
تکیہ لگا کر کہانا یا ٹیکا لگا کر کہانا خلاف سنت ہے **عن** ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل
متکئا ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تکیہ لگا کر نہیں کہاتا ہوں کیونکہ یہ
متکبرین کا فعل ہے یا اس طرح کہانا مضر ہے بہر حال اچھا نہیں) **عن** عبد اللہ بن عمرو ما رئی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یاکل متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کبھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا کر کہاتے نہیں دیکھا اور کبھی دو آدمیوں کو آپ کے پیچھے چلتے نہیں دیکھا بلکہ آپ خود بیچ میں
یا سب کے پیچھے چلتے تھے) **عن** انس یقول بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجعت الیہ فوجدتہ یاکل تمرا
وھو مقع ترجمہ انس سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں بہیجا جب میں لوٹ کر گیا تو میں نے دیکھا
آپ کہجوریں کہا رہے ہیں اور بیٹھے ہیں اقعا کے طور پر (اقعا یعنی دونو سرین زمین پر لگا کر بیٹھنا اور دونو پانوں کہڑے کر دینا

باب ماجاء فی الاکل من اعلی الصحفۃ پیالے یا رکابی کے بیچ میں سے نہ کہاوے بلکہ ایک کنارے سے کہاوے
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفۃ
ولکن لیاکل من اسفلھا فان البرکۃ تنزل من اعلاھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کہانا کہاوے تو پیالے کے بیچ میں سے نہ کہاوے بلکہ ایکطرف سے کہاوے اس لیے
کہ برکت بیچ میں اوترتی ہے اور کناروں پر آتی جاتی ہے اگر پہلے بیچ میں سے ہی کہالے گا تو برکت کا منبع جاتا رہیگا **عن**
عبد اللہ بن بسر قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ یقال لھا الغرا یحملھا اربعۃ رجال
فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیھا فالتفوا علیھا فلما کثروا
جثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ھذہ الجلسۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیھا
ودعوا ذروتھا یبارک فیھا ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کٹرہ تہا
جسکو چار آدمی اوٹھاتے تھے اوسکا نام غرا تہا جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگوں نے اشراق کی نماز ادا کی تو وہ کٹرہ لایا گیا
اوسمیں ثرید بہرا ہوا تہا (ثرید ایک کہانا ہے یعنی روٹی توڑ کر شوربے میں بہگو دی جاتی ہے) جو سب لوگ اوسپر جمع ہو گئے جب
کثرت ہوئی لوگوں کی تو آپ گہٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے (تاکہ جگہ ہو جاوے اور لوگ سما جاویں) ایک اعرابی بولا یہ بیٹھنا کیسا
بیٹھنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے مجھے نیک بندہ بنایا اور نہیں بنایا مجھکو متکبر و سرکشی کرنیوالا
بعد اوس کے فرمایا کہاؤ کناروں میں سے اوسکو اور چھوڑ دو بیچ میں سے اوسکے برکت ہوگی اوس میں **تمت** الاحادیث

باتین معلوم ہوئین۔ ایک یہ کہ اکٹھا جمع ہو کر ایک برتن مین کہانا بہتر ہے دوسری یہ کہ کنارے سے کہانا بہتر ہے تیسری یہ کہ کہانا اگر بہجوم ہو تو پہیل کر بیٹہنا چاہیے کہ اور لوگون کو جگہ ملے **باب ما جاء فی الجلوس علی مائدۃ علیہا بعض ما** یکرہ جس دسترخوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو وہان بیٹہنا نہ چاہیے **عن** سالم عن ابیہ قال نہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن مطعمین عن الجلوس علی مائدۃ یشرب علیہا الخمر وان یاکل وھو علی بطنہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کہانون سے ایک اوس دسترخوان پر بیٹہ کے کہانے جس پر شراب کا استعمال ہوا اگرچہ خود نہ پیے کیونکہ شراب خوارون کے ساتھ بیٹہنا بھی منع ہے جبکہ شراب وہان موجود ہو دوسری اوندہے لیٹ کر کہانے سے **ف** ابو داؤد نے کہا یہ حدیث نہین سنا جعفر بن برقان نے زہری سے اور یہ حدیث منکر ہے اور زہری سے نہین سنا۔ شراب کے حکم مین ہر ایک چیز داخل ہے جیسے سودا اور مردار خون اور تاڑی اور بہنگ وغیرہ جن چیزون مین نشہ ہو۔ **باب الاکل بالیمین** داہنے ہاتہ سے کہانا **عن** ابن عمر عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیأکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہا وے تو اپنے ہاتہ سے کہاوے اور جب پانی پیوے تو داہنے ہاتہ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتہ سے کہاتا ہے اور بائین ہاتہ سے پیتا ہے پس شیطان کی مخالفت کرنا بہتر ہوگا **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال قال النبی صلی الله علیہ وسلم ادن منی فسم الله وکل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہو جا مجہسے اور بسم اللہ کہکر داہنے ہاتہ سے کہا اور کہا اپنی طرف سے (یعنی ایک کنارے سے جو اپنے پاس ہے نہ دوسری طرف سے) **باب فی اکل اللحم** گوشت کہانے کا بیان **عن** عائشۃ رضی الله عنہا قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانہسوہ فانہ اھنأ وامرأ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کاٹو گوشت کو چہری سے کیونکہ یہ عجم کے لوگون کا طریقہ ہے بلکہ دانتون سے نوچکر کہاؤ کیونکہ اسمین لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے (اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین لکہا ہے اور اسکے خلاف رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے) **عن** صفوان بن امیۃ قال کنت آکل مع النبی صلی الله علیہ وسلم فآخذ اللحم من العظم فقال ادن العظم من فیک فانہ اھنأ وامرأ **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہانا کہا رہا تہا اور گوشت کو ہڈی مین سے چہڑا رہا تہا آپ نے فرمایا ہڈی اوٹہا کر منہ سے لگاؤ اور گوشت منہ سے نوچ نوچ کر کہاؤ کیونکہ اسطرح کہانے سے لذت زیادہ ہوتی ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے **عن** عبد الله بن مسعود قال کان احب العراق الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم عراق الشاۃ **ترجمہ**

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے سب ہڈیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی ہڈی زیادہ پسند تھی ف
عراق اوس ہڈی کو کہتے ہیں جس پر سے گوشت اوتار لیا جاوے یعنے بہت گوشت اوسپر نہو اگرچہ تھوڑا اسا لگا ہو وبھذا
الاسناد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان
الیہود ھم سموہ ترجمہ اسی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستا
کا گوشت بہت بہاتا ایکبار دست کے گوشت میں زہر ملا دیا گیا آپ سمجھتے تہے کہ یہودیوں نے اوسمیں زہر ملایا تہا باب
فی اکل الدباء کدو یعنے لنبا کدو لوکی کہانے کا بیان حدثنا انس بن مالک یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذھبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید
قال انس فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء
بعد یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانا کہلانے کے لیے
بلایا جو آپکے لیے تیار کیا تہا انس کہتے ہیں کہ میں بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلا گیا اوس دعوت میں
تو جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور خشک گوشت نمک چہڑکا ہوا آپکے پاس رکہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے دیکہا آپ رکابی کے کنارون میں کدو کے ٹکڑے ڈہونڈہتے تہے ف اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت رکابی کے
چارون طرف کدو تلاش کرکے کہاتے تہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب کہانا کسی کے ساتہہ کہاوے تو اپنے آگے سے کہاوے
تو دونوں کی موافقت اسطرح سے ہی کہ یہہ حکم وہان ہے کہ جب ساتھی ناراض ہووے اور حضرت کیواسطے یہہ بات نہ تھی بلکہ صحابہ
کو اسبات کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے آگے سے کہا دین تاکہ ہم کو دین کی برکت حاصل ہو اور اس حدیث سے یہہ بہی مسئلہ
نکلا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اگرچہ کہانا تہوڑا اسا ہو سے یا ہڈی کو چہوڑ ملادی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ درزی کا پیشہ اچہا ہے
اور کدو کی محبت سنت ہے اور اسیطرح جس چیز کو حضرت دوست رکہیں اوس کی محبت مسلمانوں کو لازم ہے ف پہر انس
کہتے ہیں میں ہمیشہ کدو کو دوست رکہتا ہوں باب فی اکل الثرید ثرید کا بیان اوس کی تفسیر آگے آتی ہے حدثنا
ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من الحیس ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کہانوں میں روٹی کا ثرید ف ثرید اوسکو کہتے ہیں روٹی کے
ٹکڑے شوربے میں تر کر دیے لیتے اور حیس کا ثرید بہت پیارا تہا ف حیس کا ثرید اوسکو کہتے ہیں کہ روٹی کے ٹکڑون میں
کہجور اور گہی بطور مالیدہ کے ملاتے باب فی کراھیۃ التقذر للطعام کسی کہانے سے گہن کرنا برا ہے ترجمہ حدثنا
[illegible] عن ہلب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ رجل فقال ان من الطعام طعاما اتحرج
منہ فقال لا یتخلجن فی صدرک شیء ضارعت فیہ النصرانیۃ ترجمہ ہلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کھانے کی چیزوں میں کوئی ایسی چیز ہے کہ میں اس کے کھانے سے حرج
کروں تو آپ نے فرمایا تیرے دل میں کچھ شک خطرہ نہ کرے تو مشابہ کیا جاتا ہے اپنے کو نصاریٰ کے
ساتھ یعنی نصرانیت سے کہ وہ شک کیا کرتے ہیں ہر چیز میں **باب النہی عن اکل الجلالۃ** جلالہ یعنی نجاست خوار
کا کھانا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے سے اور اوسکا دودھ پینے سے ف مراد
جلالہ سے وہ جانور ہے جو نجاست کھاوے اسقدر کہ اوس کے گوشت اور پوست میں نجاست کی بو آنے لگی۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبن الجلالۃ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ نجاست کھاتا ہے **عن** ابن عمر
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا او یشرب من البانہا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے غلیظ خوار اونٹ کی سواری اور اوسکا دودھ پینے
سے کیونکہ سواری میں اوسکا پسینا لگیگا اور وہ نجس ہے **باب فی اکل لحوم الخیل** گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن لنا
فی لحوم الخیل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم کو منع کیا گدہوں
کے گوشت سے اور گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت دی ف یہی قول ہے شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کا اور
ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبحنا یوم خیبر
الخیل والبغال والحمیر فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البغال والحمیر ولم ینہنا عن الخیل
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے دن ہم نے گھوڑے اور خچر اور گدہے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خچر اور گدہے سے ہم کو منع کیا اور گھوڑے سے نہ منع کیا اس لیے کہ گھوڑا لطیف اور شریف ہے اوس کی حرمت کی
کوئی وجہ نہیں ہے برخلاف گدہے کے **عن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل
لحوم الخیل والبغال والحمیر زاد حیوۃ وکل ذی ناب من السباع قال ابو داود وہذا منسوخ قد اکل
لحوم الخیل جماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن الزبیر وفضالۃ بن عبید وانس بن
مالک واسماء ابنۃ ابی بکر وسوید بن غفلۃ وعلقمۃ وکانت قریش فی عہد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تذبحہا ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور خچر اور گدہے
کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حیوۃ نے اتنا زیادہ کیا کہ منع فرمایا آپ نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے ابو داود
نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے اور گھوڑے کے گوشت کو ایک جماعت صحابہ نے کھایا اون میں سے ہیں عبد اللہ بن الزبیر اور فضالہ بن عبید

اور انس بن مالک اور اسماء بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور قریش کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
کہوڑے کا گوشت کہاتے تہے **ف** علاوہ برین اس حدیث کا اسناد ضعیف ہے قابل احتجاج نہین ہے اور معارض ہے اسکو حدیث
جابر کی جو اس سے پہلی گزری اور اسناد اوسکا صحیح ہے پہر ابو حنیفہ کے نزدیک بہی کراہت کہوڑے کی تنزیہی ہے بعضون
نے کہا تحریمی ہے واللہ اعلم **باب فی اکل الارنب** خرگوش کہانیکا بیان **عن** انس بن مالک قال کنت
غلاما حزورا فصدت ارنبا فشویتها فبعث معی ابو طلحۃ بعجزها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاتیتہ بہا فقبلہا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین ایک مضبوط لڑکا تہا تو مین نے شکار کیا خرگوش کا اور بہونا اسکو
ابو طلحہ نے اوسکا پچہلا دہڑ میری ساتہہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا مین لیکر آیا اور دوسری روایت مین
ہے کہ آپ نے اوسکو قبول کیا اور لے لیا **عن** عبد اللہ بن عمرو وکان بالصفاح قال محمد مکان بمکۃ وان
رجلا جاء بارنب قد صادها فقال یا عبد اللہ بن عمرو ما تقول قال قد جیء بہا الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فلم یاکلہا ولم ینہ عن اکلہا وزعم انہا تحیض ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو صفاح مین تہے جو ایک مقام ہے مکے مین اون کے پاس ایک شخص خرگوش لایا شکار کر کے اور کہا ای عبد اللہ بن عمرو
کیا کہتے ہو اس کے بارے مین) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا اور مین بیٹہا ہوا تہا
آپ نے اوسکو نہین کہایا نہ اوس کے کہانے سے منع فرمایا آپ نے یہ کہا کہ اسکو حیض آتا ہے (اسواسطے آپ نے مکروہ جانا مگر
کہایا یہ نہین کہ خرگوش کہانا حرام تہا ورنہ آپ اور صحابہ کو بہی اوس کے کہانیسی ممانعت کرتے (باتفاق ائمہ اہل سنت خرگوش
حلال ہے) **باب فی اکل الضب** گوہ کہانا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان خالتہ اهدت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واضبا واقطا فاکل من السمن ومن الاقط وترک الاضب تقذرا واکل علی
مائدتہ ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے اون کی خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور گوہ اور پنیر بہیجا آپ نے گھی اور پنیر کہایا اور گوہ کو گہن کہا کر چہوڑ دیا
لیکن وہ کہایا گیا آپ کے دسترخوان پر اور جو حرام ہوتا تو کبہی نہ کہایا جاتا آپ کے دسترخوان پر **ف** دسترخوان سے مراد وہ
کپڑا ہے یا بوریے کا ٹکڑا جو بچہایا جاتا ہے کہانا کہاتے وقت تاکہ کہانا زمین پر نہ گرے نہ لکڑی وغیرہ کا خوان جسکی نفی دوسری
حدیث مین وارد ہے **عن** خالد بن الولید انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونۃ
فاتی بضب محنوذ فاهوی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فقال بعض النسوۃ اللاتی فی بیت
میمونۃ اخبروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل منہ فقالوا هو ضب فرفع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یدہ قال فقلت احرام هو قال لا ولکنہ لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ قال خالد
فاجتررتہ فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے گھر گئے وہاں بھونا ہوا ایک گوہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف
والا چاہا ان میں بعض عورتون نے جو میمونہ کے گھر مین تھین کہا کہ بیان کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس
چیز کو جسکے کہانے کا آپ قصد کرتے ہین انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ گوہ ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ
لیا خالد نے کہا مین نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہین حرام نہین ہے بلکہ یہ میری ملک مین نہین تھا
اسواسطے مجھے اس سے نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر مین نے اوسکو کھینچا اور کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ
رہے تھے **ف** اس حدیث سے گوہ کی حلت ثابت ہوئی اور یہی قول ہے اکثر اہل علم جیسے شافعی اور مالک کا اور بعضون نے
گوہ کو مکروہ جانا ہے بعضون نے حرام کہا ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ حلال ہے اگرچہ آپ نے اوسکو نہین کہایا **عن ثابت بن**
ودیعة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جیش فاصبنا ضبابا قال فشویت منها ضبا
فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضعته بین یدیه قال فاخذ عودا فعد به اصابعه ثم
قال ان امة من بنی اسرائیل مسخت دواب فی الارض وانی لا ادری ای الدواب هی قال فلم یاکل ولم ینه
ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لشکر مین تو ہم نے کئی گوہ پکڑی ایک کو بھونکر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور آپ کے سامنے رکھا آپ نے ایک لکڑی لیکر اوسکی انگلیون کو گنا اور فرمایا کہ ایک گروہ بنی
اسرائیل کا مسخ ہو کر جانور بنگیا تھا لیکن مین نہین جانتا کہ وہ کونسا جانور ہے راوی نے کہا پھر آپ نے نہ کہایا اوس کو نہ منع کیا
اوس کے کہانے سے **ف** تو نہ کہایا آپ نے برطریق احتیاط اور تورع کے نہ بوجہ حرمت کے ۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو گروہ مسخ ہوا تھا وہ سب تین دن مین گزرگئے پھر یہہ شبہہ جاتا رہا) **عن عبد الرحمن بن شبل ان رسول الله صلی**
الله علیه وسلم نهی عن اکل لحم الضب **ترجمہ** عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا
گوشت کہانے سے منع فرمایا ہے **باب فی اکل لحم الحباری** حباری (ایک چڑیا کا نام ہے) کا گوشت درست ہے **عن سفینة**
قال اکلت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لحم حباری **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کہایا (حباری ایک پرند ہے جسکو تغدری کہتے ہین) **باب فی حشرات الارض** حشرات الارض
یعنی جو جانور زمین کے اندر رہتے ہین اونکا بیان **عن تلب قال صحبت النبی صلی الله علیه وسلم فلم اسمع لحشرات**
الارض تحریما **ترجمہ** تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا آپ نے حشرات الارض
کی حرمت بیان نہین کی (جیسے گوہ ساہی وغیرہ) **عن نمیلة قال کنت عند ابن عمر فسئل عن اکل القنفذ فتلی**
قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الآیة قال شیخ عنده سمعت ابا هریرة یقول ذکر عند النبی صلی الله علیه
فقال خبیثة من الخبائث فقال ابن عمر ان کان قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو کما قال **ترجمہ**
نمیلہ سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص نے پوچھا ساہی کا کہانا کیسا ہے انہون نے یہ آیت پڑھی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایۃ ایک بوڑھا شخص اولا میں ؓ ابو ہریرہ ؓ کے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
اوسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا ایک ناپاک جانور ہی بری جانوروں میں سے عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا فرمایا ہے تو بیشک ایسا ہی ہی **ف** اسی واسطے حشرات الارض کی حرمت میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک حرام
ہیں کیونکہ وہ خبیث ہیں بعضوں کے نزدیک درست ہیں کیونکہ وہ بھی حشرات الارض ہیں اور وہ کہا گیا سامنے
رسول اللہ صلعم کے **باب** ما لم یذکر تحریمہ جن جانوروں کی حرمت قرآن اور حدیث میں نہیں ہی **عن**
ابن عباس قال کان اہل الجاہلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ تعالی نبیہ
وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فہو حلال وما حرم فہو حرام وما سکت عنہ
فہو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الی آخر الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جاہلیت کے
لوگ بعضی چیزیں کہاتے تھے اور بعضی نہیں کہاتے تہے برا جانکر پہر اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو بہیجا اور کتاب اوتاری اور حلال
کو حلال بتلایا اور حرام کو حرام کیا پہر جو آپ نے حلال کہا وہ حلال ہی اور جو حرام کہا وہ حرام ہے اور جس سے آپ نے سکوت کیا
وہ معاف ہی بعد اوس کے یہ آیت پڑہی قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الایۃ **ف** یعنی کہہ دی تو ای محمد میں نہیں پاتا
ہوں حرام اوس چیز میں جو وحی کی گئی ہی میری طرف کسی کہانیوالے پر جو کہاوی اوسکو مگر مردار اور خون بہتا ہوا اور سور کا گوشت
کیونکہ وہ ناپاک ہی اور جو جانور سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوی **باب** فی اکل الضبع کفتار (یعنی بہنڈار یا) کے
کہانیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع فقال ہی
صید ویجعل فیہ کبش اذا صادہ المحرم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے پوچہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا کفتار کو آپ نے فرمایا وہ تو شکار ہی (نسائی اور ترمذی کی روایت میں ہی کہ وہ کہایا جاوی) اور دیوی اوس میں
محرم ایک دنبہ جب شکار کرے اوسکا احرام کی حالت میں اس سے معلوم ہوا کہ کفتار حلال ہی یہی قول ہی شافعی اور محققین علما
کا **باب** النہی عن اکل السباع درندی جانوروں کے گوشت کہانیکی ممانعت **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل کل ذی ناب من السبع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے سے یعنی اوس کے گوشت کہانے سے (جیسے شیر بہیڑیا چیتا بچہ وغیرہ)
عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السبع وعن کل ذی مخلب
من الطیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والی درندے کے کہانے سے اور ہر پنجے
والے پرندے کے کہانے سے (یعنی جو پنجے سے شکار کرے جیسے باز شکرہ بحری گدہ وغیرہ) **عن** المقدام بن معدیکرب
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا لا یحل ذو ناب من السباع ولا الحمار الاہلی ولا اللقطۃ
من مال معاہد الا ان یستغنی عنہا وایما رجل ضاف قوما فلم یقروہ فان لہ ان یعقبہم بمثل قراہ

ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ نہیں حلال ہے دانت والا درندہ
اور نہ بستی کا گدہا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اوس کا فر نے خود چہوڑ دیا ہو۔ یعنی بیکار جانکر پہینک ہی کر کے
اور جو شخص مہمان ہوا کسی قوم کا پہر اوس قوم نے اوسکی مہمانداری نہ کی تو اوسکو درست ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے
جبر ا اون سے وصول کرے (یہ حکم ابتداء اسلام مین تہا جب کافرون سے مہمانی کرنیکا عہد لیا گیا تہا) عن ابن عباس
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب
من الطير ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہر ایک درندے دانت
پہاڑنیوالے جانور سے اور ہر ایک چنگل گیر پرندہ جانور سے ف درندے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار
کرے جیسا کہ شیر اور بہیڑیا اور جو بات ند اسکی ہو اور چنگل گیر پرندے سے وہ مراد ہے جو پرند چنگل سے شکار کرے جیسے باز چرغ وغیرہ
عن خالد بن الوليد قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاتت اليهود
فشكوا ان الناس قد اسرعوا الى حظائرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا تحل اموال
المعاهدين الا بحقها وحرام عليكم حمر الاهلية وخيلها وبغالها وكل ذي ناب من السباع
وكل ذي مخلب من الطير ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا
خیبر مین سو یہودی آپ پاس آئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگون نے جلدی کر کے اون کی مندی جانورون کے لئے
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو خبردار ہو جو کافر تم سے عہد کر لین اون کے مال لوٹنا درست نہین ہے مگر حق سے
اور حرام ہین تمپر بستی کے گدہے اور گہوڑے اور خچر اور ہر دانت والا درندہ اور ہر پنجے والا پرندہ ف جو کافر تم سے عہد
کر لین یعنے تمہاری امان مین آجاوین جسکو ذمی کہتے ہین پہر اونکا مال محفوظ ہو جاویگا مثل مسلمانون کے ناحق لینا
درست نہین عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهر قال ابن عبد الملك
عن كل الهر واكل ثمنها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے
منع فرمایا ہے اور ابن عبد الملک نے کہا کہ بلی کے کہانے سے اور اوسکی قیمت کہانے سے منع فرمایا یعنے جیسے بلی کا گوشت حرام ہے
ویسی ہی اوسکو بیچنا بھی نادرست ہی باب فى لحوم الحمر الاهلية بستی اور آبادی کے گدہون کا گوشت کہانا
کیسا ہے عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ان تاكل لحوم الحمر
وامرنا ان ناكل لحوم الخيل قال عمرو فاخبرت هذا الخبر ابا الشعثاء فقال قد كان الحكم الغفاري فينا
يقول هذا وابى ذلك البحر يريد ابن عباس ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو گدہون کا گوشت کہانے سے اور حکم کیا ہم کو گہوڑون کا گوشت کہانیکے لیے عمرو بن دینار جو اس حدیث کا راوی ہے
اوس نے کہا مین نے یہہ حدیث ابو الشعثاء سے بیان کی انہون نے کہا حکم غفاری بھی ہم مین ایسا ہی کہتے تہے لیکن ابن عباس

نے اسکا انکار کیا یعنی ابن عباس نے اونکو متبحر کہا ہے یعنے بڑے عالم تہے گویا دریا تہے علم کے انہون نے انکار کیا یعنی گہوڑی کے
حلت سے کیونکہ اسنے گہوڑون خچر گدہون کو فرمایا کہ ہمنے اون کو سواری کے لیے بنایا **عن غالب بن ابجر قال اصابتنا**
سنة فلم یکن فی مالی شیئ اطعم اهلی الا شیئ من حمر وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم
لحوم الحمر الاهلیة فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله اصابتنا السنة ولم یکن
فی مالی ما اطعم اهلی الا سمان الحمر وانک حرمت لحوم الحمر الاهلیة قال اطعم اهلک من سمین حمرک
فانما حرمتها من اجل جوال القریة یعنی الجلالة ترجمہ غالب بن ابجر سے روایت ہے ہم قحط مین مبتلا ہوئے
تو میرے پاس کچہ نہ تہا جو اپنے لوگون کو کہلاؤن سوا چند گدہون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کر چکے تہے بستی
کے گدہون کے گوشت کو یعنے پالو گدہون کے گوشت کو جو آبادی مین رہتے ہین لیکن جنگلی گدہا جسکو گور خر کہتے ہین وہ
بالاتفاق حلال ہے) تو مین آپکے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم قحط مین مبتلا ہین اور میرے پاس کچہ مال نہین ہے
جو کہلاؤن مین اپنے لوگون کو مگر چند موٹے گدہے ہین اور حرام کر دیا ہے آپنے گدہون کے گوشت کو یہ سنکر آپنے فرمایا کہ کہلا
اپنے لوگون کو موٹے گدہے اپنے کیونکہ مینے گانون کے گدہون کو حرام کر دیا تہا بسبب ناپاکیون کے یعنی آبادی مین
اور شہر مین اکثر نجاستین پڑی رہتی ہین اور گدہے اوسکو کہا لیتے ہین اسوجہ سے مینے آبادی اور شہر کے گدہون کے گوشت
سے منع کیا ورنہ اصل مین گدہا حلال ہے یہی قول ہے بعض مجتہدین کا نووی نے کہا یہ حدیث مضطرب مختلف الاسناد
ہے **عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر عن**
لحوم الحمر الاهلیة وعن الجلالة وعن رکوبها واکل لحمها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اوس جانور کے گوشت سے
جو نجاست خوار ہو اور ایسے جانور پر سواری کرنے سے یا اوسکا گوشت کہانے سے کیونکہ سواری کرنے مین پسینا اوسکا لگیگا اور وہ
نجس ہے **باب فی اکل الجراد** ٹڈی کا گوشت کہانا کیسا ہے **عن ابی یعفور قال سمعت ابن ابی اوفی**
وسالته عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ست او سبع غزوات فکنا ناکله
معه ترجمہ ابی یعفور سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفی سے پوچہا ٹڈی کے گوشت کو اونہون نے کہا کہ مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہوکر چہہ یا سات لڑائیان لڑا اور آپکے ساتہہ ہم اوسکو کہاتے رہے یعنے آپ بھی کہاتے
تہے جیسا ابو نعیم نے روایت کیا طب مین) **عن سلمان قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الجراد فقال**
اکثر جنود الله لا آکله ولا احرمه ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈی کہانے کے
حکم سے پوچہی گئی تو آپنے فرمایا اللہ کے بہت سے لشکر ہین نہ مین اوسکو کہاتا ہون اور نہ اوسکو حرام کرتا ہون (جنبک صاف
صاف اوسکا حکم نہ اوترے) **عن سلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل فقال مثله فقال اکثر**

عند الله قال علی اسمہ فاشد قد یعنی ابا العوام ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال
ہوا ٹیری کے گوشت کا آپ نے ایسا ہی فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آیا گو تردد تہا ٹیری کی حلت میں مگر
دوسری حدیثون سے معلوم ہوا کہ حلت اسکی متحقق ہو گئی آپ نے فرمایا دو مرد ہے ہم کو حلال ہین ایک ٹیری دوسری
مچہلی باب فی الطافی من السمك جو مچہلی دریا مین مرکر پانی پر تیر آوے اوسکا کہانا کیسا ہے عن جابر بن عبد
الله قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما القی البحر او جزر عنہ فکلوہ وما مات فیہ
وطفا فلا تاکلوہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا جس مچہلی کو باہر ڈالدے
یا دریا کا پانی کم ہو جاوے تو اوسکو کہالو اور جو مچہلی کہ دریا مین مرا اور پر تیر آوے تو اوسکو مت کہاؤ ف کیونکہ معلوم ہوا وہ
خود بخود مر گئی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث موقوفا صحیح ہے اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اسی طرح مالک اور شافعی اور احمد اور علماء
کے نزدیک ایسی مچہلی کا کہانا درست ہے باب فی المضطر الی المیتۃ جو شخص لاچار ہو جاوے مردار کہانے پر اوسکا
بیان عن جابر بن سمرۃ ان رجلا نزل الحرۃ ومعہ اہلہ وولدہ فقال رجل ان ناقۃ لی ضلت فان
وجدتہا فامسکہا فوجدہا فلم یجد صاحبہا فمرضت فقال امراتہ انحرہا فابی فنفقت فقالت
اسلخہا حتی نقدد شحمہا ولحمہا وناکلہ فقال حتی اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ فسالہ
فقال ہل عندک غنی یغنیک قال لا قال فکلوہا قال فجاء صاحبہا فاخبرہ الخبر فقال ہلا کنت
نحرتہا قال استحییت منک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص اوترا حرہ مین (حرہ ایک موضع ہے مدینہ
کے قریب) اوس کے ساتہہ اوس کے گہر کے لوگ اور بال بچے تہے ایک شخص اوس سے بولا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تو اوس کو
پاوے تو پکڑ رکہیو اوس نے پایا اونٹنی کو لیکن مالک نہ ملا یہانتک کہ وہ اونٹنی بیمار ہوئی تو اوسکی عورت بولی اسکو کاٹ ڈالو
مگر اوس نے نہ مانا وہ مر گئی تب اوس کی عورت نے کہا اسکی کہال نکالو تاکہ ہم اوس کی چربی اور گوشت جدا کر کے کہا وین وہ بولا
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہہ لون تب آپ پاس آیا اور آپ سے پوچہا آپ نے فرمایا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو
بے پرواہ کرے تجہکو (مردار کہانے سے) وہ بولا نہین میرے پاس کچہہ نہین ہے آپ نے فرمایا تو کہالو اوسکو اتنے مین اوس
اونٹنی کا مالک آگیا اوس نے سب حال اوس سے بیان کیا مالک نے کہا تو نے کاٹ کیون نہ ڈالی وہ بولا مین نے شرم کی تجہ سے
(کہ تیری بے حکم کیونکر بیرا مال کہا جاؤن) عن الفجیع العامری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما
یحل لنا المیتۃ قال ما طعامکم قلنا نغتبق ونصطبح قال ابو نعیم فسرہ لی عقبۃ قدح غدوۃ وقدح
عشیۃ قال ذاک وابی الجوع فاحل لہم المیتۃ علی ہذہ الحال قال ابو داؤد الغبوق من آخر النہار
والصبوح من اول النہار ترجمہ فجیع عامری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ کیا ہم کو مردار حلال ہے آپ نے فرمایا کیون تم کو کتنا کہانا ملتا ہے اوس نے کہا شام کو ایک پیالہ دودہ کا اور صبح کو

ایک پیالہ دودھ کا اسمین قسم ہے میرے باپ کی میں بالکل بھوکا رہتا ہوں تب آپ نے حلال کیا مردار کو اوسکے لیے اس حال میں
ف مردار اضطرار کی حالت میں درست ہو۔ اضطرار کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اسلیے کہ ہر ایک آدمی قوت اور ضعف میں مختلف ہے
تھوڑی ہی کوئی ایک دن کے فاقے سے مضطر ہو جاتا ہے کوئی تین دن تک ضبط کر سکتا ہے باب فی الجمع بین
لونین من الطعام کئی قسم کے کھانے پکانا اور کھانا ایک وقت میں درست ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم وددت ان عندی خبزة بیضاء من برة سمراء ملبقة بسمن و لبن فقام رجل من القوم فاتخذه
فجاء به فقال فی ای شیء کان هذا قال فی عکة ضب قال ارفعه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید روٹی سفید گیہوں سمراء کی (سمراء ایک قسم کا بہتر گیہوں ہے) دودھ اور گھی میں نرم کی ہوئی مجھے
بہت پیاری ہے تنبیہ میں قوم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اوسکو تیار کر کے آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا یہ گھی کس برتن
میں تھا عرض کیا گوہ کے مشک میں تھا تو آپ نے فرمایا اسکو اوٹھا لو ف گوہ کے چمڑے کے مشک میں گھی رکھا تھا تو آپ نے
کراہت طبعی کے سبب سے فرمایا کہ اوسکو اوٹھا لو اگر نجاست کے سبب سے فرماتے تو اوسکو بہا دینے کو فرماتے اور لوگوں کو اوسکے
کھانے سے منع فرماتے باب فی اکل الجبن پنیر کھانے کا بیان عن ابن عمر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بجبنة فی تبوک فدعا بسکین فسمی وقطع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک پنیر کی ٹکیا آئی تو آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ کہکر اوسکو تراشا باب فی الخل سرکے کا بیان عن
جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے (روٹی اوس کے ساتھ کھا سکتے ہیں) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام
الخل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ اچھا سالن ہے ف حضرت نے ایکبار گھر میں
روٹی کے ساتھ سالن مانگا لوگوں نے کہا اور تو کچھ موجود نہیں ہے سرکہ حاضر ہے حضرت نے اوسکو منگوایا اور آپ اوسکو کھاتے
جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول تو سرکہ کم خرچ ہے اوسمیں
لیے زیادہ سامان کا نہیں ایکبار بنا لیا مدت کو کفایت ہو دوسری یہ کہ سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کر دیتا ہے باب فی
اکل الثوم لہسن کے کھانیکا بیان عن جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل
ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا و لیقعد فی بیته وانه اتی ببدر فیه خضرات من البقول
فوجد لها ریحا فسال فاخبر بما فیها من البقول فقال قربوها الی بعض اصحابه کان معه فلما راه کره
اکلها قال کل فانی اناجی من لا تناجی قال احمد بن صالح ببدر فسره ابن وهب طبق ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے
اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور ایکبار آپ کے پاس ایک تھالی لائی گئی جس میں ساگ سبزی کی ترکاریاں تھیں تو آپ نے اوسکی بو پائی اور

اوسکو پوچہا لوگون نے کچہہ نذر کا زیان اوسمین تہین بیان کہین آپ نے فرمایا فلان شخص کو دیدو تو فرمایا ہون پہر
کسی کو اوس شخص نے دیکہا کہ آپ نہین کہاتے تو برا جانا اوسکو کہانے کو آپنے فرمایا تو کہالے مین تو اوس شخص سے سرگوشی
کرتا ہون جس سے تو سرگوشی نہین کرتا (یعنے خداوند کریم سے یا ملائکہ سے یا ارواح مقدس سے سو جسکے نہین کہاسکتا) **عن**

ابی سعید الخدری رضی الله ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الثوم والبصل قیل یارسول الله واشد
ذلك کله الثوم افتحرمه فقال النبی صلی الله علیه وسلم کلوه ومن اکل منکم فلا یقرب هذا المسجد
حتی یذهب ریحه منه **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس ذکر ہوا لہسن اور پیاز کا
لوگون نے کہا یارسول الله اور ان سب مین زیادہ تیز لہسن ہے کیا آپ اوسکو حرام کرتے ہین رسول الله صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا کہاؤ اوسکو لیکن جو کہاوے وہ اس مسجد مین نہ آوے جبتک بو اوس کے منہ سے جاتی نہ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کچی لہسن یا پیاز کہانا حلال ہے لیکن اوسکو کہاکر مسجدون مین جانا کہ لوگون کو اوس کی بو سے تکلیف پہنچے مکروہ ہے **عن**
حذیفة اظنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تفل تجاه القبلة جاء یوم القیامة تفله بین عینیه
ومن اکل من هذه البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا ثلاثا **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی راوی نے کہا مین سمجہتا ہون
وہ رسول الله صلی الله علیه وسلم سے نقل کرتے تہے آپنے فرمایا جس نے تہوکا قبلے کیطرف (نماز مین یا مسجد مین) تو قیامت کے
دن اوسکا تہوک اوسکی دونو آنکہون کے درمیان لگا ہوگا اور جو شخص اس بری سبزی کو کہاوے (یعنی لہسن یا پیاز یا گندنا) تو ہماری
مسجد کے پاس نہ پہٹکے تین بار یہ ارشاد فرمایا **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اکل من هذه
الشجرة فلا یقربن المساجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو اس درخت سے (یعنی لہسن)
کہاوے وہ مسجدون مین نہ آوے (تاکہ لوگون کو اوسکی بو سے تکلیف نہو) **عن** المغیرة بن شعبة قال اکلت
ثوما فاتیت مصلی النبی صلی الله علیه وسلم وقد سبقت برکعة فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی
الله علیه وسلم ریح الثوم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاته قال من اکل من هذه الشجرة
فلا یقربنا حتی یذهب ریحها او ریحه فلما قضیت الصلاة جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یارسول الله والله لتعطینی یدك قال فادخلت یده فی کم قمیصی الی صدری فاذا انا معصوب
الصدر قال ان لك عذرا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی مین لہسن کہاکر مسجد مین آیا جہان رسول الله صلی الله علیه وسلم
نماز پڑہتے تہے ایک رکعت ہوچکی تہی جب مین مسجد کے اندر گیا تو رسول الله صلی الله علیه وسلم کو لہسن کی بو معلوم ہوئی آپ نے نماز
پڑہکر فرمایا جو شخص اس درخت مین سے کہاوے تو وہ ہمارے پاس نہ آوے جبتک اوسکی بو جاتی نہ رہے مین جب نماز پڑہ چکا تو رسول
الله صلی الله علیه وسلم پاس آیا اور عرض کیا یارسول الله آپکو قسم خدا کی اپنا ہاتہہ مجہے دیجیے مین نے آپکا ہاتہہ پکڑکے اپنی کرتے
کے اندر کیا سینے تک تو میرا سینہ بندہا نکلا آپ نے فرمایا تو معذور ہے **ف** سینہ بندہا ہوا نکلا یعنی ماری بہوک کے باندہ لیا تہا

مطلب یہ ہے کہ مغیرہ نے کہا میں مفلس تھا اور بھوکا تھا مجھے لہسن ملی تو غنیمت سمجھکر اوسی کو کھا لیا بعضون نے کہا یہ مراد نہیں ہے بلکہ مغیرہ کے سینے میں درد تھا یا کوئی عارضہ تھا اسوجہ سے انہوں نے لہسن کھائی تھی آپ نے اونکو معذور رکھا

عن قرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن هاتین الشجرتین وقال من اکلهما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم لا بد آکلیهما فامیتوهما طبخا قال یعنی البصل والثوم ترجمہ قرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو اون کو کھا دے تو ہماری مسجد نزدیک نہ آوے اور یہ فرمایا کہ جو تمہیں اونکے کھانے کی ضرورت ہو تو اون کو پکا کر مار ڈالو یعنی بو کہود و مراد بھی لہسن اور پیاز ہے

عن علی علیہ السلام قال نہی عن اکل الثوم الا مطبوخا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے مگر پکی ہوئے کا کچھ مضایقہ نہیں عن خیار بن مسلمة انہ سأل عائشة عن البصل فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل ترجمہ خیار بن سلمہ سے روایت ہے اونہوں نے حضرت عائشہ سے پیاز کہانے کے لیے پوچھا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کہانا کھایا تو اوس میں پیاز تہی لیکن پکی ہوئی اور وہ منع نہیں ہے

باب فی التمر

کہجور کا بیان عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرة من خبز شعیر فوضع علیها تمرة وقال هذه ادام هذه ترجمہ یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑہ لیکر اوسپر کہجور کو رکہا اور فرمایا کہ یہ سالن ہے اوسکا یعنی کہجور بھی ایک نان خورش ہے عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت لا تمر فیہ جیاع اهلہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں خرما نہیں اوس کے لوگ بھوکے ہیں اونکو آسودگی نہیں ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا اسواسطے کہ اون کی غذا اکثر خرما تہا

باب تفتیش التمر عند الاکل

کہانے وقت کہجور کو دیکھتے جانا اور صاف کرتے جانا عن انس بن مالک قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمر عتیق فجعل یفتشہ یخرج السوس منہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پرانی کہجور آئے تو آپ اوسمیں سے کیڑے چن چن کر پہینکتے تھے ف معلوم ہوا کہ کیڑے دار ہونے کے سبب سے طعام نجس نہیں ہوتا عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالتمر فیہ دود فذکر معناہ ترجمہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجورین آتی تھیں جن میں کیڑے ہوتے تھے اور آگے وہی مضمون بیان کیا حدیث کو اوسی طرح

باب الاقران فی التمر عند الاکل

دو دو تین تین کہجورین ایک بار ملا کر کہانا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاقران الا ان تستاذن اصحابک

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں کھانے سے مگر یہ کہ اپنے رفیق سے
اون چاہیے (اگر وہ اجازت دے تو ایسا کرے) **باب فی الجمع بین لونین فی الاکل** دو قسم کے کھانوں کو
ملا کر کھانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل القثاء بالرطب ترجمہ
عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی خرمے کے ساتھ کھایا کرتے تھے **عن** عائشة
رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر هذا
ببرد هذا و برد هذا بحر هذا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تربوز یا خربوزے کو گدر کھجور کے ساتھ کھاتے اور فرماتے اسکی گرمی یعنی خرمے کی اوس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے
ہیں اور اوس کی سردی یعنی تربوز کی اوس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں **عن** سلیم بن عامر عن ابنی بسر
السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر
ترجمہ سلیم بن عامر نے بسر کے دونوں لڑکوں سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سو ہم نے
مکھن اور کھجور آپ کے روبرو حاضر کیا اور آپ کو مکھن اور کھجور بہت پیارا تھا کیونکہ بہت لذیذ اور مقوی ہے **باب**
الاکل فی آنیة اهل الکتاب اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کے برتنوں میں کھانا کیسا ہے **عن** جابر قال
کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من آنیة المشرکین واسقیتهم فنستمتع بها
فلا یعیب ذلک علیهم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم جہاد کے سفر کیا
کرتے اور ہم کو مشرکوں کے برتن مل جاتے تو ہم اون سے پیتے اور اپنے کام میں لاتے تو اسپر کچھ عیب آپ نہ کرتے (جب
مشرکوں کے برتن درست ہوئے تو اہل کتاب کے ضرور درست ہو گئے) **عن** ابی ثعلبة الخشنی انه سال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا نجاور اهل الکتاب وهم یطبخون فی قدورهم الخنزیر ویشربون فی
آنیتهم الخمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتم غیرها فکلوا فیها واشربوا وان لم تجدوا
غیرها فارحضوها بالماء وکلوا واشربوا ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس میں ہیں اور وہ اپنے ہانڈیوں میں سور کا گوشت پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں
میں شراب پیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کو اون کے سوائے اور برتن ملیں تو تم ان میں
کھاؤ پیو اور جو سوائے اون کے اور برتن نہ ملیں تو تم اون برتنوں کو دھو ڈالو پانی سے پھر اون میں کھاؤ (اور دیکھو جب معلوم ہو جاوے
کہ اس برتن میں شراب یا سور کا گوشت تھا تو وہ نجس ہو گیا بن دھوئے پاک نہیں ہو سکتا) **باب فی دواب البحر**
سمندر کے جانور کھانا درست ہے **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدة
نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد له غیره فکان ابو عبیدة یعطینا تمرة تمرة کنا

نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا الى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة الكثيب الضخم فاتيناه فاذا هو دابة تدعى العنبر فقال ابو عبيدة ميتة ولا تحل لنا ثم قال بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم اليه فكلوا فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلثمائة حتى سمنا فلما قدمنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له قال هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو ہمپر امیر کر کے ہم کو روانہ کیا قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کو اور ایک تھیلہ کھجور کا راہ کی توشہ کے لیے ساتھ کر دیا اور کچھ ہمارے پاس نہ تہا تو ابو عبیدہ ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور دیا کرتے ہم اوس کو اسطرح چوستے جیسا لڑکا چوستا ہے پہر پانی پی لیتے وہ سارے دن کو رات تک کفایت کرتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جہاڑتے پہر پانی میں تر کرکے اوسکو کہا لیتے یہانتک کہ ہم سمندر کے کنارے پہونچے تو ایک ٹیلہ سا ریت کا معلوم ہوا جب اوسکے قریب آئے تو وہ ایک جانور تہا جسکو عنبرہ کہتے ہین (وہ ایک قسم کی مچھلی ہے جسکی کہال سے ڈہال بنائی جاتی ہے اور عنبر اوس کے پیٹ ہوتی ہے) ابو عبیدہ نے کہا یہ میتہ ہے یعنی مردار اور وہ حلال نہین ہے پہر کہا نہین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے ہوئے ہین اور اللہ کی راہ مین نکلے ہین اور تم لاچار ہوگئے ہو تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینے تک ٹہرے رہے اور لشکر مین سب تین سو آدمی تہے اوسی کو کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہوگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹکر آئے تو ہم نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ رزق تہا تمہارا جو اللہ نے تمہارے لیے بہیجا تہا اب کچھ گوشت اوسکا تمہارے پاس باقی ہے تو وہ ہم بہی کہلا دین تو ہم نے اوسکا گوشت آپ پاس بہیجا آپ نے کہایا **ف** امام مالک کے نزدیک دریا کے سب جانور درست ہین اور اسی طرح امام شافعی کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور سب جانور نادرست ہین اور امام احمد کے نزدیک جسکو عرب کے لوگ طیب سمجہین وہ حلال ہے اور جسکو خبیث سمجہین وہ حرام ہے واللہ اعلم

باب في الفارة تقع في السمن چوہا گھی مین گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے **عن** ميمونة ان فارة وقعت في سمن فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم قال القوا ما حولها وكلوا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ گھی مین چوہا گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو آپنے فرمایا چوہے کے آس پاس کے گھی کو پہینک کر باقی گھی کو کہا لو یہ جب ہے کہ گھی جما ہوا ہو **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الفارة في السمن فان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھی مین چوہا گرے تو گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہے کو اور اوس کے گرد کے گھی کو پہینک دو اور اگر گھی پگہلا ہوا ہو تو پہر اوس کے پاس نہ جاؤ **ف** یعنے اوسکو استعمال مین نہ لاؤ نہ اوسکو بیچو اور نہ اوس سے چراغ وغیرہ روشن کرو یہی حکم تیل کا

میں ہے جنہوں نے کہا ہے کہ نفع اٹھانا درست ہے مثلاً کشتیوں میں لگانا چراغ روشن کرنا امام ابو حنیفہ کا بھی قول یہی
نے کہا ہے میں اوسکی بیع بھی درست نہیں ہے **باب فی الذباب یقع فی الطعام** مکھی کھانے میں گر پڑے
تو کیا کرنا چاہیے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی اناء احدکم
فان فی احد جناحیه داء وفی الآخر شفاء وانه یتقی بجناحه الذی فیه الداء فلیغمسه کله
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گرے تو ڈبو دو
اوسکو کیونکہ اوسکے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے بازو میں شفا ہے مقرر وہ ڈالتی ہے اپنے اوس بازو کو جس میں بیماری
ہے تو چاہیے کہ سب کو غوطہ دیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کا حیوان جیسے پانی ناپاک نہیں کرتا **باب**
فی اللقمۃ تسقط نوالہ کھانے میں گر جاتا ہے ہاتھ سے گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعه الثلاث وقال اذا سقطت لقمة احدکم فلیمط
عنها الاذی ولیاکلها ولا یدعها للشیطان وامرنا ان نسلت الصحفة وقال ان احدکم لا یدری
فی ای طعامه یبارک له ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو اپنی تینوں
انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوس پر کا گرد و غبار دور کرکے اوسکو کھا
لو اور اوسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا ہم کو پیالہ یا رکابی صاف کرنیکا اور یہ بھی فرماتے تم میں کوئی نہیں جانتا کہ
کونسے کھانے میں اوس کے لیے برکت ہے ف گرا لقمہ لینا عاجزی کی دلیل ہے کہ ناحق خدا کا شکر ادا ہو اور انگلیوں
کے چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی امید علاوہ ہے **باب فی الخادم یاکل مع المولی** نوکر اور غلام کو
اپنے ساتھ کھلانا بہتر ہے عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم
خادمه طعاما ثم جاءه به وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان الطعام
مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه اکلة او اکلتین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے لیے اوسکا خدمتگار کھانا تیار کرے پھر کھانا لیکر آوے اور وہ اوٹھا چکا ہو
گرمی اوس کی اور دھواں اوسکا تو چاہیے کہ اپنے ساتھ اوسکو بٹھا کر کھلاوے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو اوس کے ہاتھ میں
ایک لقمہ یا دو لقمے دیدیوے یعنی بالکل اوسکو محروم نہ کرے کیونکہ اوس نے محنت کی ہے تکلیف اوٹھائی ہے اس لیے اوسکی خاطر
کرنا ضرور ہے **باب فی المندیل** رومال سے کب ہاتھ پونچھے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلا یمسح یده بالمندیل حتی یلعقها او یلعقها ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ رومال میں نہ پونچھے
جبتک کہ اپنی انگلیاں نہ چاٹ لے یا کسی اور کو نہ چٹوا دے یعنی صاف کرلے عن کعب بن مالک قال کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل بثلاث اصابع ولا یمسح یدہ حتی یلعقھا ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے اور اپنے ہاتھ کو نہ پونچھتے جب تک اوسکو چاٹ نہ لیتے

باب ما یقول الرجل اذا طعم کھانا کھا کر جو دعا پڑھنا چاہیے عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت المائدۃ قال۔ الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے جب دسترخوان اوٹھایا جاتا تو آپ فرماتے کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستھرا بابرکت شکر ایسا شکر جو ایکبار کفایت کری اور چھوڑ دیا جاوے اور اوس کی کچھ حاجت نہ ہو اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے

دعا بعد دسترخوان سے اوٹھنے کے پڑھنا سنت ہے عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ من طعامہ قال۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فراغت پاتے تو فرماتے شکر اللہ کا ہے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کیا ہم کو تابعداروں میں سے (یعنے مسلمانوں میں کیا نہ کافروں اور سرکشوں میں سے) عن ابی ایوب الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال۔ الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا پیتے تو فرماتے شکر اللہ کو ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اوسکو پچایا (پہنچایا) اور اوس کے لیے نکلنے کے راہ کی (یعنے پیشاب یا پاخانہ سے)

باب فی غسل الید من الطعام کھانا کھا کر ہاتھ اچھی طرح صاف کرکے سوے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام وفی یدہ غمر ولم یغسلہ واصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو جاوے اور اوس کے ہاتھ میں چکنائی ہو اور دھویا اوسکو پھر اوسکو کچھ نقصان پہونچے تو اپنے تئیں برا کہے (یعنے کیسا کیا قصور اپنا ہی قصور ہے کہ ہاتھ اچھی طرح سے دھو کر نہ سویا)

باب ما جاء فی الدعاء لرب الطعام کھانا کھا کر کھانا کھلانے والے کے واسطے دعا کرنا عن جابر بن عبد اللہ قال صنع ابو الھیثم بن التیھان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ فلما فرغوا قال اثیبوا اخاکم قالوا یا رسول اللہ وما اثابتہ قال ان الرجل اذا دخل بیتہ فاکل طعامہ وشرب شرابہ فدعوا لہ فذلک اثابتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو الہیثم بن تیہان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا تیار کیا تو آپ کو بلایا اور آپ کے اصحاب کو بھی بلایا جب سب کھا کر فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا اپنے بھائی کو اسکا عوض دو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا عوض کیا ہے آپ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی کے گھر میں جاوے اور کھانا کھاوے اور پانی پیوے پھر اوس کے واسطے دعا کرے تو یہی اوسکا عوض ہے کہا اور دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے دعا کی اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی یا اللہ کھلا اوسکو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اوسکو جس نے مجھے پلایا عوض

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی سعد بن عبادة فجاء بخبز و زیت فاکل ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ پاس گئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لیکر آئے آپ نے کہایا بعد اسکے فرمایا روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاویں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں

آخر کتاب الاطعمة

تمام ہوئی کتاب کھانوں کی شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الطب شروع ہوئی کتاب دوا اور علاج کی باب

الرجل یتداوی آدمی دوا اور علاج کرتا کیسا ہے عن اسامة بن شریک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابه کانما علی رؤسهم الطیر فسلمت ثم قعدت فجاء الاعراب من ههنا وههنا فقالوا یا رسول الله انتداوی فقال تداووا فان الله عز وجل لم یضع داء الا وضع له دواء غیر داء واحد الهرم ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے صحابہ اسطرح بیٹھے تھے گویا اون کے سروں پر چڑیاں ہیں (یعنی چپ چاپ کمال ادب سے) تو میں نے سلام کیا اور بیٹھا اتنے میں عرب کے لوگ ادہر ادہر سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا ہم دوا کریں ف یعنی دوا کریں یا توکل کریں ف آپ نے فرمایا تم دوا کرو اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں پیدا کی کہ اوس کے لیے دوا نہ ہو سوا ایک بیماری کے اور وہ بڑھاپا ہے (یعنی بڑھاپا پھر نہیں جا سکتا ضرور ایک نہ ایک روز موت آوے گی) باب فی الحمیة پرہیز کرنیکا بیان عن ام المنذر بنت قیس الانصاریة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه علی علیه السلام وعلی ناقه ولنا دوالی معلقة فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل منها وقام علی لیاکل فطفق رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی مه انک ناقة حتی کف علی علیه السلام قالت وصنعت شعیرا وسلقا فجئت به فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی اصب من هذا فهو انفع لک ترجمہ ام منذر بنت قیس انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور آپ کے ساتھ علی تھے لیکن علی نقیہ تھے (یعنی بیماری سے ابھی چنگے ہوئے تھے تو ضعف اوسکا باقی تھا) اور ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اونکو کھانے لگے اور علی بھی کھڑے ہوئے کھانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہنا شروع کیا باز آؤ کھانے سے تم ابھی نقیہ ہو یہانتک کہ علی رک گئے ام منذر نے کہا میں نے جو اور چقندر پکائے تھے تو میں اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئی آپ نے فرمایا اے علی اسمیں سے کھاؤ یہ مفید ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا اور علاج میں جن چیزوں سے طبیب منع کرے اون سے پرہیز کرنا بہتر ہے بدپرہیزی سے دوا کا فائدہ جاتا رہتا ہے اور مرض عود کرتا ہے

باب فی الحجامۃ پچھنی لگانے کا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کان فی شیء مما تداویتم بہ خیر فالحجامۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت یعنی پچھنی لگانا ہے عن سلمی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اخضبھما **ترجمہ** سلمی سے روایت ہے جو خادمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھین کوئی اپنے سر کی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ لاتا مگر آپ اوسکو سینگی لگانے کو فرماتے اور جو کوئی آپ پاس پیرون کے درد کی شکایت لاتا آپ اوسکو مہندی لگانے کو فرماتے یعنی مہندی کا

باب فی موضع الحجامۃ پچھنی کس مقام پر لگاوے عن ابی کبشۃ الانماری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ھامتہ وبین کتفیہ ویقول من اھراق من ھذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء لشیء **ترجمہ** ابوکبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگی کھچواتے اپنی فرق سر پر (سر مین بالون کے بیچ مین جو راہ نکالتے ہین اوسکو فرق بولتے ہین) اور دو نون مونڈھون کے درمیان اور آپ فرماتے جو کوئی ان جگہون کا خون نکالے سو اوسکو کسی بیماری کے لیے کوئی دوا کرنا ضرر نہین کرتا عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم ثلاثا فی الاخدعین والکاھل قال معمر احتجمت فذھب عقلی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی صلاتی وکان احتجم علی ھامتہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونو مونڈھون کے بیچ مین اور اخدعین (گردن کے دونو طرف جو دو رگین ہین اونکو اخدعین بولتے ہین جنکو ہندی مین گردنکا شہا بولتے ہین) کے بیچ مین تین سینگی کھچواتی۔ معمر نے کہا مین نے پچھنے لگوائی چندیا پر تو میری عقل جاتی رہی یہانتک کہ سورہ فاتحہ نماز مین لوگون کے بتانے سے پڑھتا

باب متی تستحب الحجامۃ پچھنی کن تاریخون مین لگانا مستحب ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سینگی کھچوائی سترہوین یا انیسوین اور اکیسوین تاریخ مین تو اوس کے لیے ہر بیماری سے شفا ہوگی (کیونکہ یہ دن ہر مہینہ کے وسط مین ہین خون ان دنون مین اعتدال کی حالت پر ہوگا) عن کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباھا کان ینھی اھلہ عن الحجامۃ یوم الثلاثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلاثاء یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقا **ترجمہ** کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اوسکا باپ اپنے گھر کے لوگون کو منگل کے دن سینگی کھچوانے سے منع کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتا کہ منگل کا دن لہو کا

ہے اور اوس مین ایک ساعت ایسی ہی کہ اوس مین خون منتشر نہین رہتا یعنے منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اوس مین خون نہ
چلنے پہرنے سے باز نہین رہتا اگر وہ ساعت موافق پڑجاوے تو نوبت ہلاکت کی پہونچی عن جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ورک (سرین) پر سینگی کہچوائے درد کی وجہ سے باب فی قطع العرق رگ کاٹنا یعنے فصد لینے کا بیان عن جابر
قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی طبیبا فقطع منہ عرقا ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک طبیب کو ابی بن کعب کیطرف بہیجا سو طبیب نے ایک رگ اون کی کاٹ ڈالی باب فی الکی داغ دینے
کا بیان عن عمران بن حصین قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکی فاکتوینا فما افلحن ولا انجحن ترجمہ
عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع کیا لیکن ہمکو داغ تو کچہ فائدہ نہ دیا اور کام
آیا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن معاذ من رمیۃ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ایک زخم کی وجہ سے (معلوم ہوا ضرورت کیوقت داغ دینا درست ہی) باب
فی السعوط ناک مین دوا ڈالنے کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعط ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک مین دوا ڈالی باب فی النشرۃ نشرہ ایک منتر ہی شیطانون
کے کام کا کی بابت عن جابر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال
ہو من عمل الشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے نشرہ (ایک قسم کا
منتر ہے) کو ان سے پوچہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہی باب فی التریاق تریاق جو
زہر کی سمیت کو دفع کرتا ہی اوسکا بیان عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما ابالی ما اتیت ان انا شربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی قال
ابو داود ہذا کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ وقد رخص فیہ قوم یعنے التریاق ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تہے مین خوف و اندیشہ نہین رکہتا اور پروا نہین
کرتا اگر مین تریاق پی لون یا گنڈا لٹکا لون یا خواہش نفسانی کے اشعار کہون (یعنے اگر مجہسے اس قسم کے کام ہوجاوین
تو مین بہی اوسی قسم کے لوگون مین سے ہوجاؤن جو خوف و اندیشہ نہین رکہتے خلاف شرع کام کرنے سے جو جی مین آتا ہے
کرتے ہین) ابو داود نے کہا یہ خاص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تریاق کہانے کی اجازت دی ہی ایک قوم
ف آپنے تریاق کو برا جانا کیونکہ اوسمین بچہو اور سانپ کے گوشت اور شراب ہوا کرتے ہین اگر یہ چیزین نہون تو تریاک
کی استعمال مین قباحت نہین ہے) باب فی الادویۃ المکروہۃ جن دواؤن کا استعمال مکروہ ہی اون کا
بیان عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے یعنی نجس یا حرام سے مثل شراب یا شراب کی (عن عبد

الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی

صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها **ترجمہ** عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے

مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے لیے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ

وہ حرام ہے پھر کیا اس کے قتل سے کیا فائدہ **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسا

سما فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زہر پیویگا تو قیامت کے دن وہی زہر اوس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کے انگار میں اوس کو پیا

کریگا ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہ نکلے گا **ف** جب وہ خودکشی کو حلال اور عمدہ جانتا ہوگا اور جائز سمجھ کر ایسا فعل کیا ہوگا **عن**

وائل ذکر طارق بن سوید او سوید بن طارق سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنهاه فقال

له یا نبی اللہ انها دواء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ولکنها داء **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے طارق

بن سوید نے یا سوید بن طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کے لیے پوچھا سو آپ نے اوس کو منع فرمایا

تو اوس نے عرض کیا ای نبی اللہ کے وہ تو دوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوا تو نہیں وہ تو بیماری ہے

ف اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور جو اس قسم کی حرام اور نجس دوا ہو اوسکو استعمال میں نہ لانا چاہیے **عن** ابی

الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء

فتداووا ولا تداووا بحرام **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے

بیماری اور دوا دونوں اوتارے اور ہر ایک بیماری کے لیے دوا ٹھرائی سو تم دوا کرو مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو یعنی دوا

کرکے یوں جانو کہ اللہ شفا دیگا تو صحت ہوگی **باب** فی تمرة العجوة عجوہ (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) کی فضیلت

عن مجاهد عن سعد قال مرضت مرضا اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یده

بین ثدیی حتی وجدت بردها علی فؤادی فقال انك رجل مفؤد ائت الحارث بن کلدة اخا

ثقیف فانه رجل یتطبب فلیأخذ سبع تمرات من عجوة المدینة فلیجاهن بنواهن ثم لیلدك

بهن **ترجمہ** سعد سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو آئے اور اپنا ہاتھ میری دونوں

چھاتیوں کے بیچ میں رکھا یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک میری دل تک پہونچی پھر آپ نے فرمایا تیرے دل میں بیماری ہے

جا تو حارث بن کلدہ پاس جو قبیلہ ثقیف میں سے ہے وہ دوا علاج کرتا ہے اوسکو چاہیے سات کھجوریں مدینے کی عجوہ کھجوروں

میں سے لیکر اونکو کوٹ ڈالے گٹھلیوں سمیت پھر اونکا لڈو بنا کر تیرے منہ میں ڈالے **ف** لدود دوا ہے جو منہ کے

کنارے سے منہ میں ڈالی جاتی ہے ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکا معالجہ معلوم تھا مگر طبیب کی طرف رجوع کرنیکو تعلیما فرمایا

اوس سے بچی تو ولی لی جاوے اور بعض نے کہا ہے عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلک الیوم سم ولا سحر ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص کہ صبح دم مدینہ میں ایک بہتر قسم کی کھجور سے سیاہ رنگ اور گٹھلی اوس کی چھوٹی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی اوس کی جڑ ہے سات کھجوریں ناشتہ کرے تو اوس کو اوس روز جادو اور زہر ضرر نہ
کریگا باب فی العلاج انگلی سے حلق دبانا بچون کا عن ام قیس بنت محصن قالت دخلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرة فقال علام تدغرن اولادکن بهذا العلاق
علیکم بهذا العود الہندی فان فیہ سبعة اشفیة منها ذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات
الجنب ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اپنے بچے کو لیکر آئی میں نے اوسکا
حلق دبایا تھا عذرہ کی وجہ سے (عذرہ ایک بیماری ہے جو بچوں کو اکثر گرمی کے موسم میں ہو جاتی ہے درد ہوتا ہے اور حلق ...)
آپ نے فرمایا تم اپنے لڑکون کے حلق کو کس لیے دباتی ہو اس بیماری میں بلکہ اپنے لڑکون کے لیے تم اس عود ہندی کو لازم کرو
اس لیے کہ اوس میں سات شفا ہیں (یعنی سات بیماریوں کے لیے شفا ہے) ذات الجنب بھی اوس سے جاتا رہتا ہے ناک کے راہ
سے ڈالا جاوے عذرہ میں اور لدود بنا کر دیا جاوے ذات الجنب میں ف ذات الجنب ایک ورم حار ہوتا ہے جو پسلی کی
صدر میں اکثر ہلاک کر دیتا ہے باب فی الامر بالکحل سرمہ لگانے کا حکم اور اوس کے فوائد کا بیان عن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم
وکفنوا فیها موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہارا بہتر کپڑا اسی رنگ
میں ہے اور اپنے مردوں کو اوس میں کفنایا کرو اور تمہارے لیے اثمد بہت اچھا سرمہ ہے آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اور پلک
کے بالوں کو اوگاتا ہے (اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہیں) باب ما جاء فی العین نظر لگنا صحیح ہے شرع کے رو سے
اسکی اصل ہے عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہے (یعنی نظر لگنے سے ضرر ہوتا ہے اور نقصان پہنچتا ہے)
عن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان یؤمر العائن فیتوضأ ثم یغتسل منه المعین ترجمہ حضرت ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے نظر لگانے والیکو حکم ہوتا وہ وضو کرتا پھر اوس پانی سے غسل دیا جاتا وہ شخص جسکو نظر لگی ہے باب
فی الغیل جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اوس سے جماع نہ کرے عن اسماء بنت یزید بن السکن قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثره عن
فرسه ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت قتل کرو اپنے

اولاد کو حکمی ہے کیونکہ دودہ پینے کے دنون مین جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہوجاتا ہے پھر جب وہ بچہ بڑا ہوجاتا ہے (یعنی
اور گہوڑے پر چڑہتا ہے تو گہوڑے پر سے گر پڑتا ہے (اوسوقت ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے) عن جدامة الاسدیة
انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان الروم
وفارس يفعلون ذلك فلا يقتل اولادهم قال مالك الغيلة ان يمس الرجل امرأته وهي ترضع
ترجمہ جدامہ اسدیہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے کہ میرا قصد ہوا کہ منع
کرون غیلہ سے (یعنی حالت رضاعت مین جماع کرنے سے) یہانتک کہ مجھکو معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہین
اور اونکی اولاد کو کچھہ ضرر نہین ہوتا **ف** پہلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوئی تہی دوسری حدیث سے جواز
نکلتا ہے مگر یہہ اوسی صورت مین ہے کہ اولاد کی مضرت کا خوف نہو اگر ضرر ہو تو غیلہ ناجائز ہوگا **باب تعلیق**
التمائم تعویذ لٹکانے کا بیان عن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان الرقى والتمائم والتولة شرك قال قلت لم تقول هذا والله لقد كانت عيني تقذف
وكنت اختلف الى فلان اليهودي يرقيني فاذا رقاني سكنت فقال عبد الله انما ذاك الشيطان
كان ينخسها بيده فاذا رقاها كف عنها انما كان يكفيك ان تقولي كما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك
شفاء لا يغادر سقما ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے
منتر اور گنڈا اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے تاگے یا کاغذ مین عورتین مرد کی دوستی کے لیے کرتی مین) شرک ہین زینب
نے کہا کیا کہتے ہو خدا کی قسم ہے میری آنکھہ شدت درد سے نکلی جاتی تہے اور مین فلانے یہودی پاس آیا جایا کرتی دم
کروانے کے لیے تو جب مجھے وہ دم کرتا تو میرا درد ٹہر جاتا عبد اللہ نے کہا یہہ کام تو شیطان ہی کا تہا شیطان اپنے
ہاتہہ سے آنکھہ مین چہوتا تہا جب آ دم کیا یا زور تہا اوس سے تیری لیے تو یہی کفایت تہا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے دور کر بیماری کو اے رب آدمیون کے اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا وہ شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چہوڑے **ف**
منتر اور گنڈا جب شرک ہوگا کہ اونکو بالاستقلال موثر جانے لیکن جو تعویذ جسمین اسماء الٰہی ہون اوسکا لٹکانا بچونکو درست ہے
عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة ترجمہ عمران بن
حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر تو کچھہ نہین ہے سوا بد نظر یا زہر وار زخم کے (جیسے بچہو یا
سانپ کے کاٹنے سے) **باب ماجاء في الرقى** منتر کرنے کا بیان (اور اوسکا جواز دہی منتر جنمین شرک کے الفاظ
نہون) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه دخل على ثابت بن قيس قال احمد وهو مريض
فقال اكشف الباس رب الناس عن ثابت بن قيس ثم اخذ ترابا من بطحان فجعله في قدح ثم نفث

...عليه بماء وصبه عليه ترجمہ ثابت بن قیس بن شماس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
گئے اور وہ بیمار تھے تو آپ نے فرمایا دور کر دے بیماری کو اے پالنے والے سب لوگوں کے ثابت بن قیس سے پھر آپ نے مٹی لی
بطحان (ایک وادی ہے مدینے میں) کی اوسکو ایک پیالہ میں رکھی اوس پر پانی پھونک کر ڈالا پھر وہ پانی ثابت بن قیس پر
ڈال دیا ف یہ بھی شاید ایک قسم کی دوا تھی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا تھی تو دعا اور دوا دونوں
کا کرنا درست ہوا عن عوف بن مالك قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في
ذلك فقال اعرضوا على رقاكم لا بأس بالرقى ما لم تكن شركا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ زمانہ
جاہلیت میں ہم جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے
ہیں اس بارے میں آپ نے فرمایا تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کیونکہ جب تک منتر کی مضمون میں شرک نہ ہووے اوسکا
کچھ مضایقہ نہیں عن الشفاء بنت عبد الله قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عند حفصة
فقال لي الا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتيها الكتابة ترجمہ شفا بنت عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں اوس وقت حفصہ پاس تھی تو آپ نے مجھے فرمایا یہ نملہ کا منتر حفصہ کو تو
کیوں نہیں سکھاتی جیسا تو نے اوسکو لکھنا سکھایا ف نملہ ایک بیماری ہے جو پہلو میں مثل پھوڑے کی نکلتی ہے اس حدیث سے
عورتوں کو لکھنا پڑھنا علوم کا حاصل کرنا درست نکلا اور معلوم ہوا کہ عوام جو کہتے ہیں عورتوں کو لکھنا سکھانا بہتر نہیں محض بے
اصل ہے عن سهل بن حنيف يقول مررنا بسيل فدخلت فاغتسلت فيه فخرجت محموما فنمى ذلك الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مروا ابا ثابت يتعوذ قالت فقلت يا سيدي والرقى صالحة فقال
لا رقية الا في نفس او حمة او لدغة قال ابو داود الحمة من الحيات وما يلسع ترجمہ سہل بن حنیف سے
روایت ہے ہم ایک ندی پر ہو کر گزرے تو میں نے اوس میں غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو مجھے بخار چڑھا ہوا تھا پھر اسکی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی گئی آپ نے فرمایا حکم کرو اوسکو شیطان سے پناہ مانگے کہا میں نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے
[illegible] منتر تین آفتوں کے لیے ہوتا ہے ایک نظر دوسرے زہر کے کاٹنے کے لیے تیسرے بچھو کے ڈنک مارنے کے لیے ف
سوا اس کے اور جو امراض ہیں اور ان مرضوں میں بھی دوا یا دعا بہتر ہے پھر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بد نظر یا سانپ بچھو کے کاٹنے
میں منتر بہت تاثیر کرتا ہے عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رقية الا من عين او حمة
او دم يرقأ لم يذكر العباس العين وهذا لفظ سليمان بن داود ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بری نظر کے سوائے منتر نہیں ہے یا زہر دار کے کاٹنے سے یا خون بہنے سے ف یعنی اکثر ان تینوں چیزوں میں
منتر مفید ہوتا ہے دین اسلام میں منتر کیا ہے آنحضرت کی دعائیں یا اسماء اور آیات کتب الٰہی۔ باب كيف الرقى منتروں کا
بیان عن انس يعني لثابت الا ارقيك برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى قال فقال اللهم رب...

الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشفه شفاء لا یغادر سقما ترجمہ انس بن
مالک نے ثابت سے کہا کیا مین تجھپر وہ منتر نہ کردن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ثابت نے کہا کیون
نہین کرو انس نے کہا اللہم رب الناس آخر تک ای خداوند پالنے والی سب لوگون کے دور کر دے اس بیماری کے تندرستی
دی سوا تیرے کوئی تندرست کرنیوالا نہین تندرست کر دی اوسکو ایسا کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے یعنی شفای کامل
عنایت فرما یہ دعا مجرب ہے واسطی دفع ہر مرض کے عن عثمان بن ابی العاص انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال عثمان وبی وجع قد کاد یھلکنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحہ بیمینک
سبع مرات وقل اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد قال ففعلت ذلک فاذھب اللہ عزوجل
ما کان بی فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گئے اور اپنی جسم کے درد کی حضرت سے شکایت کی کہ درد نے مجھکو ہلاکت کے قریب پہونچایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جسم مین جہان درد ہے وہان پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ پڑہ مین
پناہ چاہتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اوس چیز کی بدی سے جو مین پاتا ہون راوی کہتا ہے مین نے اسی طرح سے
کیا تو اللہ عزوجل نے میری درد کو دور کیا پھر مین ہمیشہ اپنے گھر والونکو اور لوگون کو اسیکا حکم کیا کرتا عن
ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاہ
اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک
فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ
من رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع فیبرأ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا کوئی دوسرا بہائی اپنی بیماری اوس سے بیان
کرے تو یہ کہے رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے پاک ہے نام تیرا ای خدا اختیار تیرا ہے زمین اور آسمان مین جیسی رحمت تیری
آسمان مین ہے ویسی ہی زمین مین رحمت کر اور بخشدے ہمارے گناہون اور خطاؤن کو تو پروردگار ہے پاک لوگون کا
اوتار ایک رحمت اپنی رحمتون مین سے اور ایک شفا اپنی شفاؤن مین سے اس دکھ پر پھر وہ دکھ جاتا رہیگا انشاء
اللہ تعالی یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع بتلائی جو سب دکھون اور بیماریون کے لیے مفید ہے عن عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الفزع کلمات
اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین ان یحضرون وکان
عبد اللہ بن عمرو یعلمھن من عقل من بنیہ ومن لم یعقل کتبہ فاعلقہ علیہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکہاتے

اعوذ بکلمات الله التامات اخیر تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پوری کلمون کے ساتھ اوس کے غصے سے اور اوس کے بندون کی
شر سے اور شیاطین کے وسوسون سے اور میری پاس آنے سے عبداللہ بن عمرو اپنے بیٹون مین سے جو سیانا ہوتا اوسکو یہ دعا سکھاتے
اور جو سیانا نہ ہوتا تو یہ دعا لکھکر اوسکے گلے مین لٹکا دیتے عن یزید بن ابی عبید قال رأیت اثر ضربة فی ساق
سلمة فقلت ما هذه قال اصابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمة فاتی بی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فنفث فیه ثلاث نفثات فما اشتکیتها حتی الساعة ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے مین نے
سلمہ کی پنڈلی مین ایک چوٹ کا نشان دیکھا تو مین نے پوچھا یہ کیا ہے انہون نے کہا یہ صدمہ مجھے خیبر مین پہونچا لوگ کہنے
لگے سلمہ تمام ہوا پھر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے تین بار پھونکا اوس روز سے مجھکو آج تک
اسکا شکوہ نہین ہوا ف اس حدیث سے جھاڑ پھونک یا دعا پڑھ کر دم کرنیکا جواز معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ اوس مین فائدہ ہے عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول للانسان اذا اشتکی
یقول بریقه ثم قال به فی التراب تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا ترجمہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی بیمار کچھ شکایت کرتا تو آپ اپنا تھوک
پھر خاک لگا کر فرماتے یہ خاک ہے ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے تھوک کے ساتھ بعض ہمارے کے تاکہ بیمار اسکا ہمارے رب
کے حکم سے شفا پاوے عن خارجة بن الصلت التمیمی عن عمه انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم
ثم اقبل راجعا من عنده فمر علی قوم عندهم رجل مجنون موثق بالحدید فقال اهله انا حدثنا ان
صاحبکم هذا قد جاء بخیر فهل عندک شیء تداویه فرقیته بفاتحة الکتاب فبرأ فاعطونی
مائة شاة فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال هل الا هذا وقال مسدد فی موضع
آخر هل قلت غیر هذا قلت لا قال خذها فلعمری لمن اکل برقیة باطل لقد اکلت برقیة حق
ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبداللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوئے پھر لوٹ کر ایک قوم پر آئے جن مین ایک شخص دیوانہ تھا لوہے سے جکڑا ہوا تھا اوس کے گھر والون
نے کہا ہم نے سنا ہے تمہاری مین یہ شخص (یعنے رسول اللہ صلعم) برکت اور بہتری لیکر آئے ہین تو کوئی چیز تمہارے پاس بھی ہے
جس سے علاج کرو اس شخص کا مین نے سورہ فاتحہ منتر اوسپر کیا وہ اچھا ہو گیا انہون نے مجھے سو بکریان دین مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بس تو نے یہی سورت پڑھی مین نے کہا جی ہان فقط یہی سورت پڑھی آپ نے
لے لے اون بکریون کو قسم میری عمر کے لوگ تو جھوٹے منتر پر روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچے منتر پر کہایا ف یعنے سورہ فاتحہ
تو در حقیقت جملہ امراض و بیماری کی دوا ہے اسی واسطے اسکو سورۂ شفا بھی کہتے ہین جیسے معوذتین دوا ہے واسطے دفع ضرر سحر کے
عن خارجة بن الصلت عن عمه انه قال فرقاه بفاتحة الکتاب ثلاثة ایام غدوة وعشیة

كلما ختمها جمع بزاقه ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم

ثم ذكر معنى حديث مسدد ترجمہ دوسری روایت میں ہے کہ خارجہ بن الصلت کے چچا نے اوس مجنون پر تین دن

تک سورۂ فاتحہ صبح و شام پڑھی جب سورۂ فاتحہ پڑھ چکتے تو اپنا تھوک جمع کرکے تھوک دیتے پھر وہ اچھا ہوگیا جیسے کوئی

رسیوں میں جکڑا ہوا ہو اور وہ کھل جاوے اون لوگوں نے اوسکو کچھ دیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

آنکر آپ سے بیان کیا بعد اوسکے اوسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گزر چکی عن ابی صالح قال سمعت رجلا من اسلم

قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رجل من اصحابه فقال يا رسول الله لدغت

الليلة فلم انم حتى اصبحت قال ماذا قال عقرب قال اما انك لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات

الله التامات من شر ما خلق لم تضرك ان شاء الله ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے میں نے سنا ایک شخص سے

جو قبیلہ اسلم سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک آپکا صحابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے

کسی نے کاٹا تو رات بھر نیند نہیں آئی آپ نے فرمایا کس چیز نے عرض کیا بچھو نے آپ نے فرمایا خبردار ہو اگر تو

شام یا سوتے وقت) کو کہہ لیتا میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کلمات سے جو پورے ہیں اور کامل ہیں سب مخلوقات کی بدی سے

تو تجھکو کچھ نقصان نہ کرتا اگر خدا چاہتا یہ دعا مجرب ہے اسطرح دفع موذیات کے عن ابی هريرة قال اتى النبي

صلى الله عليه وسلم بلديغ لدغته عقرب قال فقال لو قال اعوذ بكلمات الله التامة من شر

ما خلق لم يلدغ او لم تضره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص بچھو کا

کاٹا ہوا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تو کہتا میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات سے

سب مخلوقات کی بدی سے تو نہ کاٹتا یا کاٹتا تو کچھ ضرر نہ ہوتا عن ابی سعيد الخدري ان رهطا من اصحاب النبي

صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها فنزلوا بحي من احياء العرب فقال بعضهم ان سيدنا

لدغ فهل عند احد منكم شيء ينفع صاحبنا فقال رجل من القوم نعم والله اني لارقي ولكن

استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من الشاء فاتاه

فقرأ عليه ام الكتاب ويتفل حتى برأ كانما انشط من عقال قال فاوفاهم جعلهم الذي صالحوهم

عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى ناتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنستامره

فغدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين

علمتم انها رقية احسنتم اقتسموا واضربوا لي معكم بسهم ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک جماعت

صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سفر میں گئے تو عرب کے ایک قبیلے پر اوتری اون میں سے ایک نے کہا

ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹ کھایا ہے تو تمہارے پاس کوئی دوا ہے جو اوسکو فائدہ پہونچاوے ایک شخص

ہم میں سے بولا ہاں قسم خدا کی میرے پاس اسکا منتر ہے لیکن ہمنے تمسے ضیافت چاہی تمنے ہماری ضیافت نہ کی اب میں
کبھی منتر نہ پڑہونگا جبتک تم مجھکو اجرت نہ دو انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا مقرر کیا اسکے عوض میں وہ شخص گیا اور اسپر
سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تھوکنا شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چھوٹ گیا راوی نے کہا پھر ان لوگوں نے جو
مزدوری ٹہرائی تھی وہ ادا کی صحابہ نے آپسمیں کہا اسکو تقسیم کرو جسنے منتر کیا تہا وہ بولا ابھی تقسیم نہ کرو جبتک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس نہ چلیں اور آپ سے پوچھہ نہ لیں پھر وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے بیان
کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نے کہاں سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بہت اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھہ لگاؤ
ف سنن ابن ماجہ میں ہے کہ یہ جماعت تیس صحابہ کی تہی اور ترمذی نے بھی یہی روایت کیا ہے اور بعض روایات میں ہے
کہ مزدوری بھی تیس بکریاں ٹہریں تہیں اس حدیث سے منتر کرنیکا جواز اور اوس پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا یہی قول اکثر
ائمہ اربعہ کا لیکن وہی منتر مراد ہے جسمیں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں عن خارجة بن الصلت التميمي
عن عمه قال اقبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتينا على حي من العرب فقالوا انا انبئنا
انكم جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء او رقية فان عندنا معتوها في
القيود قال فقلنا نعم قال فجاءوا بمعتوه في القيود قال فقرأت عليه فاتحة الكتاب
ثلاثة ايام غدوة وعشية اجمع بزاقي ثم اتفل فكانما انشط من عقال قال فاعطوني جعلا
فقلت لا حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري من اكل برقية باطل لقد اكلت
برقية حق ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلہ پر آئے اون لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے تم اس شخص کے نزدیک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھہ بہتری لیکر آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا منتر ہے کیونکہ ہمارے
یہاں ایک شخص ہے جو پاگل ہوگیا ہے بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے ہم نے کہا ہاں ہمارے پاس ہے وہ لوگ اوس پاگل دیوانے
کو لیکر آئے جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تہا راوی نے کہا میں نے اوسپر تین دن تک صبح شام سورہ فاتحہ پڑہی میں اپنے
منہ میں تہوک جمع کرتا تہا پھر اوسکو تہوک دیتا تہا راوی نے کہا پھر وہ ایسا چنگا ہوگیا جیسے کوئی قید سے چھوڑ دیا جاتا ہے ان لوگوں
نے اسکے بدلے میں مجھے اجرت دی میں نے کہا میں نہ لونگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ نہ لوں جب میں نے
آپسے پوچھا تو آپنے فرمایا قسم ہے میری عمر کی لوگ جہوٹا منتر کرکے روٹی کہاتے ہیں تو نے تو سچا منتر کرکے کہائی لیجا اوسکی
مزدوری لینے میں کچھہ قباحت نہیں ہے یہہ تو تیری محنت کا بدلہ ہے عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا اشتكى يقرأ في نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأ عليه وامسح عليه
بيده رجاء بركتها ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے

تو آپ کے پاس امید وین پڑھکر پہونکتی جب آپ بہت بیمار ہوئے تو مین معوذتین پڑھکر آپکے دونون ہاتہون پر پہونکتی) اور آپکے ہاتہ
آپ پر پہیرتی برکت کے لیے باب فی السمنة عورتون کے موٹا کرنے کی تدبیر عن عائشة رض قالت ارادت امی
ان تسمننی لدخولی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم اقبل علیها بشیء مما ترید حتی اطعمتنی القثاء با
لرطب فسمنت علیه کاحسن السمن ترجمه حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میری ماں نے چاہا کہ مین موٹی
ہو جاؤن کیونکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتی تھی (منظور یہ تہا کہ موٹی تازی ہو کر جلد جوان ہو جاوین تاکہ رسول
اللہ صلعم آپ سے فائدہ اٹہاوین) انہون نے سب تدبیرین کین مگر مین موٹی نہین ہوئی یہانتک کہ انہون نے تازی کہجور کے ساتھ
ککڑی ملا کر مجہکو کہلانا شروع کی اوسوقت مین اچھی طور سے موٹی تازی ہو گئی) باب فی الکاهن جو شخص غیب
یا آیندہ کی باتین بتلاوے اوسکا بیان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اتی کاهنا
قال موسی فی حدیثه فصدقه بما یقول او اتی امراة قال مسدد امراته حائضا او اتی امراة قال مسدد
امراته فی دبرها فقد بریء مما انزل الله علی محمد صلی الله علیه وسلم ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہن (یعنے غیب یا آیندہ کی بات بتانیوالے) پاس آوے اور جو وہ بتاوے
اوسکو سچا جانے یا جماع کرے کسی عورت سے یا اپنی عورت سے حیض کیحالت مین (خواہ شروع حیض ہو یا اوسط یا آخر حیض)
یا اپنی عورت کے پچھلی راہ سے جماع کرے تو مقرر وہ بیزار ہوا اوس دین سے جو محمد پر اوتارا گیا ہے (یعنے قرآن کے خلاف
اوس نے کیا) باب فی النجوم علم نجوم کا بیان (یعنے وہ نجوم جس سے غیب یا آیندہ کی بات بیان کیا کرے) عن ابن
عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد
ترجمه ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نجوم کا علم سیکہا تو اوس نے ایک راہ جادو
کی سیکہا پھر جتنا زیادہ کیا اوتنا زیادہ کیا (یعنے جتنا علم نجوم زیادہ سیکہا اوتنا جادو زیادہ سیکہا) ف مراد علم نجوم سے
جو مذموم ہے وہی علم ہے جس سے آیندہ کی جہوٹی سچی باتین بتلانا سیکہے جیسے پنڈت وغیرہ کیا کرتے ہین لیکن نجوم کا پہچاننا اور
انکی شناخت حاصل کرنا واسطے سفر بحر اور بر کے بالکل درست ہے فرمایا اللہ تعالی نے وبالنجم هم یهتدون و هو الذی جعل لکم النجوم
لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر عن زید بن خالد الجهنی انه صلی الله علیه وسلم صلی صلوة الصبح بالحدیبیة
فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله
ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل الله وبرحمته فذلک
مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب
ترجمه زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ (جگہہ کا نام ہے) مین فجر کی نماز پڑہی پانی
برسنے کے بعد جو رات ہو کو برسا چکا تہا پہر آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگون کی طرف منہ کر کے بیٹہے اور متوجہ ہو کر فرمایا جانتے ہو

سو تم کہ تمہاری رب نے کیا کہا لوگون نے عرض کیا اللہ و رسول خوب جانتا ہی تو آپ نے فرمایا کہ کہا میرے بعض بندے آج صبح کو مومن
ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے سو جس نے یہہ کہا کہ ہم کو پانی اللہ کے فضل سے ملا اور اوسکی رحمت سے سو وہ تو مجھ پر یقین لایا اور ستارون کا
منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو فلانے فلانے نچھتر کے سبب سے پانی ملا سو وہ ہمارا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا **ف** یعنی جو کوئی
عالم کا کاروبار ستارون کی تاثیر سے سمجھتا ہے سو اوسکو اللہ تعالی اپنے منکرون مین جانتا ہی اور ستارہ پوجنے والون مین
شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کو اللہ تعالی کی طرف سے سمجھتا ہے تو اللہ اوسکو اپنے مقبول بندون مین گنتا ہی اور حدیث
سے معلوم ہوا کہ نیک بد ساعت کا ماننا اور چھینکی پی تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کی بات پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ یہہ سب
نجوم سے علاقہ رکہتی ہین اور نجوم کو ماننا آیندہ کی بات معلوم کرنے کے لیے ستارہ پرستون کا کام ہے

باب فی الخط وزجر الطیر رمل کی باتون پر یقین کرنا اور جانورون کی آوازون سے شگون لینا منع ہے **عن** قبیصة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول العیافة والطیرة والطرق من الجبت الطرق الزجر والعیافة الخط **ترجمہ**
قبیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہے شگون لینے کے لیے جانور اوڑانا اور فال نکالنے کے
لیے کنکر ڈالنا اور رمل پر یقین کرنا کفر کی رسمون سے ہے (اسلام مین اسکی اصل نہین) **عن** محمد بن جعفر قال عوف
العیافة زجر الطیر والطرق الخط یخط فی الارض **ترجمہ** محمد بن جعفر نے کہا عیافہ تو ہی جانورون کو ڈانٹ
کر اوڑانا ہے اور طرق وہ لکیرین ہین جو زمین پر کیجاتی ہین (یعنے جیسے رمل کہتے ہین) **عن** معویة بن الحکم
السلمی قال قلت یا رسول الله ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاک
ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کئی آدمی ہم مین ہین جو وہ خط کہینچتے ہین آپ نے فرمایا
انبیا مین ایک نبی تہے وہ خط کہینچا کرتے تہے پہر جسکا خط اوس نبی کے خط کے موافق پڑا تو وہ ٹہیک ہے **ف** راوی نے
رمل کا حال پوچہا تہا تو آپ نے فرمایا کہ ایک نبی یعنے ادریس یا دانیال علیہما السلام خط کہینچتے تہے اگر کوئی ٹہیک ٹہیک ویسا
ہی خط کہینچے تو درست ہی سو اوس خط کا حال حضرت اور صحابہ سے ثابت نہوا تو رمل منع ٹہرا یعنی اگر اوس خط کے موافق ہو جیسا
اگلے نبی کہا کرتے تہی

باب فی الطیرة شگون یعنے فال بد لینا منع ہے **عن** عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الطیرة شرک ثلاثا وما منا الا ولکن الله یذهبه بالتوکل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا شگون لینا شرک ہے مگر اللہ دور کرتا ہے اوسکو بسبب توکل کے **ف**
یعنی اگر بشریت کے سبب سے کسی کی خاطر مین کچہ وہم آجاوے تو چاہیے کہ خدا پر توکل کرے اور اوس وہم کے خلاف کرے **عن**
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا طیرة ولا صفر ولا هامة فقال اعرابی
ما بال الابل تکون فی الرمل کانها الظباء فیخالطها البعیر الاجرب فیجربها قال فمن اعدی الاول
ثم قال [illegible] فحدثنی [illegible] عن ابی هریرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یوردن

يمرض على مصح قال فراجعه الرجل فقال أليس قد حدثتنا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى

ولا صفر ولا هامة قال لم أحدثكموه قال الزهري قال ابو سلمة قد حدث به وما سمعت ابا هريرة

نسي حديثا قط غيره **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کسی کا مرض کسیکو لگتا ہے اور نہ کسی
چیز میں نامبارکی ہوتی ہے اور نہ صفر کا مہینا نحوس ہے اور نہ کسی دیکھے اُلو پری میں سے الو کی شکل نکلے ہے تو ایک بدوی نے
عرض کیا یا رسول اللہ پھر ریگستان کے اونٹوں کا کیا حال ہے وہ تو مثل ہرن کے رہتے ہیں تندرست اور چالاک ہوتے ہیں اور
جب ان میں کوئی خارشتی اونٹ جا ملتا ہے تو اون کو بھی خارشتی کر ڈالتا ہے تو آپ نے اوس سے فرمایا بھلا پہلے اونٹ کو
کسنے خارشتی کیا زہری نے کہا مجھ سے ایک شخص نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست
اونٹوں کے ساتھ پانی پلانے کو نہ لایا جاوے پھر وہ شخص ابوہریرہؓ پاس گیا اور کہا تم نے کیا حدیث بیان نہیں کی ابو سلمہ نے کہا
حالانکہ ابوہریرہؓ نے خود اس حدیث کو بیان کیا تہا اور میں نے اونکو کبھی بھولتے نہیں سنا سو اس حدیث کے **ف** عرب لوگ سمجھتے تھے
کہ الو ایک منحوس جانور ہے جو مردے کی کھوپڑی میں سے پیدا ہوتا ہے آپ نے اسکو رد کیا اور بیان کر دیا کہ الو بھی ایک جانور ہے اللہ

کے جانوروں میں سے اسیطرح صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے **عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه**

وسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں
ہے عدوی (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ (الو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہیں یا مردے کی روح جانور کی شکل) اور
نہ صفر کا مہینا جسکو لوگ منحوس جانتے ہیں تیرہ تیزی میں کوئی کام کرنا بہتر نہیں جانتے **ف** بخاری کی روایت میں ہے اور
شگون برا اور نہ دیو بھوت جنگل کا کفار عرب کو یہ عقیدا ونتہا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا
یہ غلط خیال ہے اور یہ بھی گمان تہا کہ الو کسی مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اوجاڑ ہو جاوے گا یا صفر کے مہینے میں کوئی کام کریں تو اوس میں
بہتری نہ ہوگی یا جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ضرر پہونچانے کی قدرت
رکھتے ہیں یہ سب خیالات شرع میں غلط کہے گئے ہیں کسی سے کچھ ہو نہیں سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان

دے سکتا ہے **عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا غول قال ابو داود قرئ على الحارث بن**

مسكين وانا شاهد اخبركم اشهب قال سئل مالك عن قوله لا صفر قال ان اهل الجاهلية كانوا

يحلون صفر يحلونه عاما ويحرمونه عاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیو بھوت پریت ضرر دینے کا کچھ مالک نہیں **ف** حدیث میں غول
کا لفظ وارد ہے غول ایک قسم ہے جنوں میں سے جو جنگل میں مسافروں کو ستاتا ہے راہ سے بہکا دیتا ہے اس حدیث سے غول کا انکار
مقصود نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ بدون خدا کے حکم کے وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اس لیے اوس سے ڈرنا فضول ہے خدا سے ڈرنا کافی ہے
ابو داود نے کہا امام مالک کہتے ہیں جاہلیت کے لوگ کبھی صفر کو حلال کرتے تھے کبھی صفر کو محرم بنا کر حرام کر دیتے تھے اور محرم کو حلال کر لیتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا صفر نہیں ہے عن بقية قال قلت لمحمد يعني ابن راشد قوله هام قال كانت
الجاهلية تقول ليس احد يموت فيدفن الا خرج من قبره هامة قلت فقوله صفر قال سمعت اهل
الجاهلية يستشئمون بصفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر قال محمد وقد سمعنا من يقول هو وجع
ياخذ في البطن فكانوا يقولون هو يعدي فقال لا صفر ترجمہ بقیہ سے روایت ہے میں نے محمد بن راشد سے پوچھا
یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہام نہیں ہے اسکے کیا معنے ہیں انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے جو شخص مرجاتا ہے
پھر قبر میں گاڑا جاتا ہے تو اوسکی روح قبر میں سے ایک جانور کی شکل بنکر نکل آتی ہے پھر میں نے پوچھا صفر کیا ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ صفر
کو منحوس جانتے تھے اسلیے رسول اللہ نے فرمایا صفر کچھہ نہیں ہے یعنی اوسکی منحوس سمجھنے کی کوئی اصل نہیں ہے محمد بن راشد نے کہا میں نے بعض لوگوں
سے سنا وہ کہتے تھے صفر ایک درد ہوتا ہے پیٹ میں عرب کے لوگ کہا کرتے تھے وہ درد متعدی ہوتا ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگجاتا ہے آپ نے فرمایا صفر
کچھہ نہیں ہے یعنے یہ بیماری متعدی نہیں ہے جیسا لوگ سمجھتے ہیں واللہ اعلم عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى
ولا طيرة ويعجبني الفال الصالح والفال الصالح الكلمة الحسنة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگجاتی اور بدشگون لینا بے حقیقت بات ہے اور نیک فال لینا بہتر ہے اور فال نیک بھلی بات ہے ف
کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگجاتی ہے سو فرمایا کہ یہہ غلط بات ہے اور عرب کا دستور تھا کہ پرندوں اور
جانوروں کی آوازوں پر بدشگون لیتے تھے سو اوسکو بھی آپ نے منع کیا کہ نرا وہم و خیال ہے بحکم خدا کے کچھہ نہیں ہو سکتا اور فال نیک اوسکو کہتے
ہیں کہ کسی سے نیک لفظ سنکے بہتر گمان کرنا خدا کی بہتری پر جیسے بیمار سالم کا لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح سالم ہوا اور یہ
جو فال عاملوں میں مشہور ہے یہہ فال دیکھنا ہرگز درست نہیں بلکہ اوسمیں تو خوف کفر ہے غیب کی بات سو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع كلمة فاعجبته فقال اخذنا فالك من فيك ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک بات سنی جو آپکو بھلی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لے لی یعنی
انجام بخیر ہے انشاء اللہ تعالی) عن عطاء قال يقول الناس الصفر وجع ياخذ في البطن قلت الهامة قال تقول
ناس الهامة التي تصرخ هامة الناس وليست بهامة الانسان انما هي دابة ترجمہ عطا سے روایت ہے لوگ کہا
کرتے تھے صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے ابن جریج نے کہا پھر میں نے پوچھا ہامہ کیا ہے عطا نے کہا لوگ کہا کرتے تھے کہ ہامہ جانور
ہے اور بولا کرتا ہے وہ لوگوں کی روح ہے حالانکہ وہ انسان کی روح نہیں ہے بلکہ ایک جانور ہے اگلے لوگ جہالت سے اوسکو انسان
کی روح سمجھا کرتے تھے عن احمد القرشي قال ذكرت الطيرة عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال احسنها الفال
ولا ترد مسلما فاذا راى احدكم ما يكره فليقل اللهم لا ياتي بالحسنات الا انت ولا يدفع السيئات الا انت
ولا حول ولا قوة الا بك ترجمہ احمد قرشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شگون کا ذکر ہوا یعنی شگون لینے
کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اوسکی بہتر قسموں میں فال ہے اور کسی مسلمان کو باز نہ رکھے شگون یعنے جس کام کا قصد کیا ہے اوس سے

نہ دیکھے اور تم مین سے جب کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسکو بری لگتی ہے تو کہے اے اللہ سوا تیرے کوئی بہلائی نہین پہونچا سکتا ہے
اور سوا تیرے کوئی برائیکو روک نہین سکتا اور نہین ہے طاقت بدی سے پہرنے کی اور نہ نیکی کرنیکی قوت ہے مگر مدد اور توفیق سے
اللہ کے عن بریدة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء وکان اذا بعث عاملا سأل عن
اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورؤی بشر ذلک فی وجهه وان کره اسمه رؤی کراهیة
ذلک فی وجهه واذا دخل قریة سأل عن اسمها رؤی کراهیة ذلک فی وجهه ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز مین شگون بد نہین لیا کرتے تہے اور جب عامل کرکے کسیکو روانہ کرتے تو آپ اوسکا نام پوچھتے
پھر اگر اوسکا نام آپکو بھلا معلوم ہوتا تو اوس سے خوش ہوتے اور وہ خوشی آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتی اور اگر اوسکا نام آپکو
برا معلوم ہوتا تو اوسکی رنجش آپکے چہرہ مبارک سے نظر آتی اور جب آپ کسی بستی کا نام دریافت کرتے اگر اوسکا نام بھلا معلوم ہوتا
تو آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکے چہرہ مبارک مین معلوم ہوتی اور اگر اوس کا نام برا ہوتا تو آپ رنجیدہ ہوتے اور رنجیدگی آپکے چہرہ مبارک
مین معلوم ہوتی عن سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا هامة ولا عدوی
ولا طیرة وان تکن الطیرة فی شیء ففی الفرس والمرأة والدار ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے نہین ہے ہامہ (الّو کی نحوست یا مردیکی روح جانور کی شکل) اور نہین ہے عدوی (ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہین
ہے شگون اور جو نامبارکی کچھ ہوتی تو تین چیز مین ہے ایک گھوڑی مین دوسری عورت مین اور تیسری گھر مین ف نحوست
کوئی چیز نہین ہے صرف خیال ہی خیال ہے اگر ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی اکثر محدثین اور علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون کے نزدیک
ان چیزون مین نحوست اور برکت ہوا کرتی ہے اور تفصیل اسکی کتاب نیل المطالب علی ارجح المطالب مین لکھی ہے عن عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشؤم فی الدار والمرأة والفرس سا قرئ علی الحرث بن مسکین
وانا شاهد اخبرک ابن القسم قال سئل مالک عن الشؤم فی الفرس والدار قال کم من دار سکنها ناس فهلکوا
ثم سکنها اخرون فهلکوا فهذا تفسیره فیما نری والله اعلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے ایک گھر مین دوسری عورت مین تیسری گھوڑی مین۔ ابو داؤد نے
کہا امام مالک سے سوال ہوا کہ گھوڑی اور گھر مین نحوست ہوتی ہے انہون نے کہا کئی ایک گھر ایسے ہین جنہین لوگ رہے پھر وہ مر گئے
اور لوگ رہے وہ بھی گئے تو گھر کی نحوست یہی ہے ف راقم الحروف نے بھی تجربہ کیا ہے ایک گھر مین ہماری عزیز واقربا جاکر رہے
ایک یا دو سال کے عرصے مین سات آٹھ آدمی تندرست مر گئے اور اوسکے مرنے سے گھر کا گھر بالکل تباہ ہو گیا بعضون نے کہا کہ پہلے
ہم اس گھر مین رہتے تھے ہمارا بھی یہی حال ہوا اللہ اوسکے سبب کو خوب جانتا ہے دانشمند لوگ کہتے ہین کہ بعض گھر ایسا تیرہ و تاریک ہر
طرف سے مسدود رہتا ہے کہ وہین ہوائے تازہ نہین آسکتی اور عفونت سے صحت کا بیدا ہو جاتی ہے عن فروة بن مسیک
قال قلت یا رسول اللہ ارض عندنا یقال لها ارض ابین هی ارض ریفنا ومیرتنا وانها وبئة او قال

وباؤها شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعها عنك فان من القرف التلف ترجمہ فروہ بن مسیک سے روایت
ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک زمین ہمارے پاس ہے اور اوسکو ابین کہتے ہیں اور وہ زمین ہماری کھیت کی ہے اور وہ اناج کی جگہ ہے
اوس غلہ کو کہتے ہیں کہ اپنے گھر کی کھانے کی لیے یا بیچنے کے لیے دوسری جگہ سے لاتے ہیں) ہمیشہ وہاں وبا رہتی ہے اور وبا اوسکی سخت ہے تو
آپ نے فرمایا تو اپنے پاس سے اوس زمین کو چھوڑ دے اسلیے کہ وبا کے ساتھ ملے ہوئے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ ہوا کی سمیت
اچھی تندرست شخص میں تاثیر کرتی ہے اور وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بری اور بخس متعفن مقاموں میں رہنا
جہاں امراض کی کثرت ہو خوب نہیں ہے اور نہ یہ توکل کا مقتضی ہے توکل یہ ہے کہ انسان مقدور بھر کوشش کرے اپنی صحت اور حفاظت کے
لیے پھر اگر کوئی مصیبت پیش آوے تو اوس پر صبر کرے اللہ سے دعا کرے یہ بات یاد رکھنا چاہیے فقط عن انس بن مالک قال قال رجل
یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثیر فیها عددنا وکثیر فیها اموالنا فتحولنا الی دار اخری فقل فیها عددنا وقلت
فیها اموالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذروها ذمیمة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک گھر میں تھے تو اوس میں ہمارے پاس مال بھی بہت تھا اور لوگ بھی ہمارے بہت تھے پھر ہم وہاں سے دوسرے
مکان میں آئے تو اوس میں ہمارا مال بھی گھٹ گیا اور ہمارے لوگ بھی کم ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ میں
کہ وہ گھر برا ہے تو تم اوسکو چھوڑ دو اوس میں رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہو کہ تم شرک میں پڑ جاؤ اور گھر کو منحوس سمجھنے لگو عن جابر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعها معه فی القصعة وقال کل ثقة باللہ
وتوکلا علیہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی میں رکھ
دیا اور آپ نے اوس سے فرمایا اللہ پر بھروسا اور اعتماد ہے تو کھالے ف یعنی ہمکو اللہ جل جلالہ پر اعتقاد ہے اور اوسی پر بھروسا کرتے
ہیں وہ جسکو چاہے بیمار کرے اور جسکو چاہے تندرست رکھے بیمار کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور بیماری کا لگنا نہیں مانتے
دوسری حدیث میں ہے کہ جذامی اور کوڑھی سے ایسا بھاگ جیسے شیر سے تو بھاگتا ہے موافقت اسطور پر ہے کہ جو آدمی پکے ایمان اور
متوکل علی اللہ ہو جیسے رسول اللہ تھے وہ اگر کوڑھی یا جذامی سے خلط ملط کرے تو کچھ مضایقہ نہیں اوسکا عقیدہ بگڑ نہیں سکتا جو
درجہ کا نہو اوسکا علیحدہ رہنا بہتر ہے ایسا نہو کہ اوسکو مرض اللہ کی مشیت سے لاحق ہو اور وہ سمجھے کہ یہ اسی جذامی کی وجہ سے ہوا
بہر حال ہم جیسے ضعیف الایمان لوگوں کو الگ رہنا ٹھیک ہے + اللہ کا شکر ہے اور اوسکا احسان کہ ربع ثالث سنن ابی داؤد چوبیسویں
پارہ کے پوری ہونے پر تمام ہوا ذیحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۱۳۱۸ ہجری میں خدا قبول فرماوے اور ربع رابع کی تمام کرنیکی جلد توفیق دیوے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

تم الجزء الرابع والعشرون وبتمامه كمل الربع الثالث من كتاب سنن ابي داود ويتلوه الجزء الخامس والعشرون من الربع الرابع ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ چوبیسواں سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

اول الربع الرابع

بسم الله الرحمن الرحيم

الجزء الخامس والعشرون

پچیسوان پاره

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب العتاق

شروع ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی اسکے نام سے جو مہربان ہے بڑی رحمت والا باب

فی المکاتب یوءدی بعض کتابته فیعجز او یموت مکاتب اپنی بدل کتابت مین سے کچھہ ادا کرے پھر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المکاتب عبد ما بقی علیه من مکاتبته درهم ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا مکاتب ف مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی سے زر ہزار وغیرہ اوس کو اقرار اور نوشتہ کر دیوی کہ ہر مہینے مین اسقدر پہونچایا کرے جب اتنے روپیہ وہ پہونچا دیگا تو وہ آزاد ہے جبتک اوس لکھے مین ایک درہم بھی باقی رہتا ہے وہ آزاد نہ ہوگا ت غلام ہے جبتک لکھے مین سے ایک درہم بھی باقی رہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما عبد کاتب علی مائة اوقیة فاداها الا عشرة اواق فهو عبد و ایما عبد کاتب علی مائة دینار فاداها الا عشرة دنانیر فهو عبد ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے غلام کو سو اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) پر مکاتب کیا پھر ان سب کو ادا کیا مگر دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے اور جسنے اپنے غلام کو سو دینار پر مکاتب کیا پھر اوس نے سب ادا کیے مگر دس دینار باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے ر یہ نہوگا کہ جسقدر روپیہ اوس نے ادا کیا ہے اوتنا حصہ اوسکا آزاد ہو جاوے)

عن نبهان مکاتب ام سلمة قال سمعت ام سلمة تقول قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان لاحدکن مکاتب فکان عنده ما یوءدی فلتحتجب منه ترجمہ نبہان سے روایت ہے جو مکاتب تہا ام سلمہ کا کہا میں نے سنا ام المومنین ام سلمہ سے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم ہم سے فرماتی تھی جب تم مین سے کسی پاس مکاتب ہو اور اوس مکاتب کے پاس اسقدر مال ہو جس سے کہ وہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہے تو اوس سے اوس کے مالکہ کو چہپنا چاہیے داسوسطے کہ وہ مثل آزاد کے ہے) حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ ضرور نہین ہے اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ کا لیکن ابو حنیفہ سے پردہ کرنا منقول ہے باب فی بیع المکاتب اذا فسخت الکتابة جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے تو مکاتب کو بیچنا درست ہے عن عروة ان عائشة رضی الله عنها اخبرته ان بریرة جاءت عائشة تستعینها

فی کتابتہا ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت لہا عائشۃ ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اقضی
عنک کتابتک ویکون ولاؤک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاہلہا فابوا وقالوا ان شاءت ان
تحتسب علیک فلتفعل ویکون لنا ولاؤک فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فان الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال
اناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ وان شرط مائۃ
شرط شرط اللہ احق واوثق **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ بریرہ ان کے پاس آئی مدد مانگنے کو اپنی [illegible]
بدل کتابت کی ادا کرنے میں اور اوس نے اپنی بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا تو حضرت عائشہ نے بریرہ سے کہا تو اپنے لوگوں سے
جاکر دریافت کر کہ اگر تیری لوگوں کو یہ منظور ہو کہ تیری مکاتبت کو ادا کر کے تیری ولا اور ولا اوس شے کا نام ہے جو غلام آزاد کیا
ہوا چھوڑ کر مر جاوے) میں لیلوں تو میں کرتی ہوں پھر بریرہ نے اپنے لوگوں سے جاکر یہہ بیان کیا انہوں نے ولا دینے سے انکار
کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ کو ثواب منظور ہو تو دیویں (ولا لینے کی توقع نہ رکہیں) تیری ولا ہم لیویں گے حضرت عائشہ
نے یہہ حال رسول اللہ صلعم سے عرض کیا رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا کہ تم بریرہ کو لیکر آزاد کر دو اسلیے کہ جو آزاد کریگا وہی
کو ولا ملیگی **ف** یعنی شرع کے رو سے ولا کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پھر جو شرط اسکے خلاف کیجاوے وہ لغو ہے تم شرط منظور
کر لو ولا تمہیں کو ملے گی **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوگئے اور لوگوں کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ لوگوں کا
کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں پھر جو کوئی ایسی شرط کرے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ
ہو تو اوس کے لیے وہ شرط صحیح نہ ہو گی اگرچہ ایسی شرط سو بار لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اوسی کی شرط مضبوط ہے (یعنے
جو شرط اوس نے درست کی) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت بریرۃ لتستعیننی فی کتابتہا فقالت انی
کاتبت اہلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی فقالت ان احب اہلک ان اعدہا عدۃ
واحدۃ واعتقک ویکون ولاؤک لی فعلت فذہبت الی اہلہا وساق الحدیث نحو الزہری
زاد فی کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخرہ ما بال رجال یقول احدہم اعتق یا فلان والولاء لی انما
الولاء لمن اعتق **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رض پاس بریرہ آئی اپنی ادائی میں مدد لینے کو اور کہا کہ مجھکو میری لوگوں نے
مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے **ف** تو میری مدد کر حضرت عائشہ نے
کہا اگر تیری لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک ہی دفعہ سب گن دیتی ہوں اور تجھکو آزاد کر دیتی ہوں اور تیری ولا میں لونگی تو پھر بریرہ اپنے
لوگوں پاس گئے اور ذکر کیا پھر بیان کیا حدیث کو جیسا جس طرح اوپر گزر چکی اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پھر بھی فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے دوسری سے کہتے ہیں تو آزاد کر دے ولا ہم لیویں گے (یہہ کیسی لغو بات ہے) ولا تو اوسی کو ملتی ہے جو آزاد
کرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے مثلا مکاتب عاجز ہو کر اپنی عاجزی بیان کرے تو پھر غلام ہو جاتا ہے

پس اوسکا بیچنا درست ہوگا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت وقعت جویریۃ بنت الحرث بن المصطلق
فی سہم ثابت بن قیس بن شماس او ابن عم لہ فکاتبت علی نفسہا وکانت امرأۃ ملاحۃ تاخذہا العین قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا فجاءت تسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کتابتہا فلما قامت علی الباب
فرأیتہا کرہت مکانہا وعرفت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیری منہا مثل الذی رأیت فقالت
یا رسول اللہ انا جویریۃ بنت الحرث وانما کان من امری ما لا یخفی علیک وانی وقعت فی سہم ثابت
بن قیس بن شماس وانی کاتبت علی نفسی فجئت اسألک فی کتابتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فہل لک الی ما ہو خیر منہ قالت وما ہو یا رسول اللہ قال اؤدی عنک کتابتک واتزوجک
قالت قد فعلت قالت فتسامع تعنی الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد تزوج جویریۃ فارسلوا
ما فی ایدیہم من السبی فاعتقوہم وقالوا اصہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأینا امرأۃ کانت اعظم
برکۃ علی قومہا منہا اعتق فی سببہا مائۃ اہل بیت من بنی مصطلق ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ جویریہ حارث بن مصطلق کی بیٹی ثابت بن قیس بن شماس یا اون کے چچازاد بہائی کے حصے مین آئین (یعنے
لڑائی مین پکڑی گئین جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو یہہ بھی ثابت کے حصے مین آگئین) اوس نے بدل کتابت دینا قبول کیا کیونکہ
جویریہ ایک خوبصورت نمکین عورت تہین ہر شخص کی آنکہہ اون پر پڑتی تہی۔ حضرت عائشہ نے کہا جویریہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئین اپنی بدل کتابت مانگنے کو (یعنے کچہہ آپ اعانت کرین تو وہ روپیہ کتابت کا ادا کرکے آزادی حاصل
کرین) جب وہ دروازے پر کہڑی ہوئین تو مین اونکو دیکہکر اونکا آنا برا سمجہا (ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو
دیکہین اور آپ رغبت کرین اونسے نکاح کرنیکی) مین نے اپنے دلمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وہی چیزین
دیکہینگے جو مین نے دیکہی ہین (یعنے صورت اور تناسب اعضا) آخر مین وہ بولین یا رسول اللہ مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی
اور جو میرا حال پہلے تہا اوسکو آپ جانتے ہین (یعنے مین ایک رئیس کی بیٹی ہون قسمت کیوجہ سے ایک بلا مین پڑ گئی) اب مین
ثابت بن قیس کے حصے مین آئی ہون تو مین نے اپنے تئین مکاتب کیا ہے اور آپ پاس آئی ہون اپنا بدل کتابت مانگنے کو رسول
اللہ صلعم نے فرمایا مین تجہہ سے ایک بہتر بات کہتا ہون جویریہ بولین وہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مین تیرا زر کتابت ادا کرکے تجہہ سے
نکاح کرلیتا ہون جویریہ نے کہا مین کر چکی (یعنے مجہے منظور ہے آپ سے بخوشی نکاح کر چکی) حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے جب سنا
کہ رسول اللہ صلعم نے جویریہ سے نکاح کیا تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے تہے اون کو ہاتہون مین سے اون سب کو آزاد کر دیا اس خیال سے
کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال والے ہوگئے تو ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہین دیکہی جسکی وجہ سے اپنی قوم
کو اتنا فائدہ پہونچا ہو جیسے جویریہ تہین اونکے ساتہہ سو قیدی اون کی قوم کے بہی بنی مصطلق مین سے (ف غزوۂ بنی مصطلق
جسکو غزوۂ مریسیع بہی کہتے ہین چھٹے سال مین ہجرت کے ہوا اس غزوے مین بہت سے بندی پکڑ کر آئے تہے جویریہ بنت حارث

بھی نہیں میں نہیں آپ نے اونکو آزاد کر کے اونسے نکاح کر لیا انتقال ہوا اونکا سنہ ہجری میں اور تفصیل اسکی کتب سیر اور تاریخ میں موجود ہے **باب** فی العتق علی الشرط ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کرنا کیسا ہے **عن** سفینۃ قال

کنت مملوکا لام سلمۃ فقالت اعتقک واشترط علیک ان تخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عشت

فقلت ان لم تشترطی علی ما فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عشت فاعتقتنی واشترطت علی ترجمہ

سفینہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کا غلام تہا سو وہ مجھسے بولیں کہ میں تجھے آزاد کر دیتی ہوں اس شرط پر کہ تو اپنی زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت کیا کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ام سلمہ کو جواب دیا اگر تم مجھسے یہ شرط نہ کرتی تو بہی میں اپنے جیتے جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے جدا نہ ہوتا **ف** یعنی تمہاری شرط کرنیکی کیا حاجت ہے میں خود آنحضرت کی خدمت کو سعادت جانتا ہوں **ف** پھر ام سلمہ نے یہی شرط لیکر آزاد کر دیا مجھے **باب** فیمن اعتق نصیبا لہ من مملوک جو شخص غلام میں سے کچھ حصہ آزاد کر دیوے **عن** ابی الولید عن ابیہ ان رجلا اعتق شقصا لہ من غلام فذکر

ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لیس للہ شریک زاد ابن کثیر فی حدیثہ فاجاز النبی صلی

اللہ علیہ وسلم عتقہ ترجمہ ابو الولید نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک حصے کو آزاد کر دیا کسی غلام میں سے پھر اوسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے **ف** یعنی جو کام اللہ کی رضامندی کے لیے عبادت کے قسم سے ہو اوس میں دوسرے کی شراکت نہ چاہیے **ف** ابن کثیر نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے آزاد کر دینے کی رخصت دی یعنی اوس غلام کے بالکل آزادی کا حکم فرمایا **عن**

ابی ھریرۃ ان رجلا اعتق شقصا لہ من غلام فاجاز النبی صلی اللہ علیہ وسلم عتقہ وغرمہ بقیۃ

ثمنہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا جو کسی غلام میں تہا (یعنے وہ غلام مشترک تہا ۱۲) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اوس کے آزاد کرونیکی اور تاوان دلایا اوس سے باقی قیمت کا اوس شریک کو جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا

عن قتادۃ باسنادہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق مملوکا بینہ وبین اخر فعلیہ

خلاصہ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے بردے کو آزاد کرے جس میں دوسرا شخص بہی شریک ہے تو اوسی پر چھوڑانا اوس کا لازم ہوگا یعنے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہوگی اگر آزاد

کرنیوالا مالدار ہو جیسا آتا ہے **عن** قتادۃ باسنادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا لہ

فی مملوک عتق من مالہ ان کان لہ مال ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا حصہ مشترک غلام میں سے آزاد کر دیا تو وہ غلام پورا آزاد ہو گیا اوسکے مال میں سے اگر وہ مالدار ہے **ف** پہر وہ اپنے شریک کے حصے کے دام بھر دیگا اور جو وہ آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوسی قدر حصہ اوسکا آزاد رہیگا ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک غلام سے محنت مشقت کراکے دام ادا کرا دینگے **باب** من ذکر السعایۃ فی ھذا الحدیث جس شخص کے نزدیک

آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اوسکی دلیل عن ابی ھریرة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اعتق شقیصا فی مملوکہ فعلیہ ان یعتقہ کلہ ان کان لہ مال والا استسعی العبد غیر مشقوق
علیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنے حصہ کو آزاد کردیا جو مشترک غلام مین تہا
تو لازم ہے اُسپر پورا آزاد کرنا اوسکو پہر اگر اُس کے پاس مال نہین ہے تو بغیر مشقت ڈالنے کے اوسپر اس سے سعی طلب
کیجاویگی ف یعنی اس غلام سے دوسری شریک کیینچیگی کہ ہماری حصہ کی قیمت دیکر تو بالکل آزاد ہوجا نہین تو جسقدر یعنی غلام جسکے
ہمارا حق تجہہ پر ہے اوتنی خدمت کر عن ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا
لہ او شقیصا لہ فی مملوک فخلاصہ علیہ فی مالہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال قوم العبد قیمة
عدل ثم استسعی لصاحبہ فی قیمتہ غیر مشقوق علیہ قال ابوداود فی حدیثہما جمیعا فاستسعی
غیر مشقوق علیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجہی کے
غلام سے آزاد کردے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروادینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی اچہی قیمت ٹہرائی جاوے پہر بقدر حصے اور شریکون کے غلام نوکری اور
مزدوری کرے مگر اُسپر جبر نہ ڈالا جاوے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کردے پہر اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے بہی اپنے مال سے ادا کردے۔ اور یہہ
مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے
کیموافق اُس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر
آزاد کرنیوالا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہہ مذہب ہے کہ اوس کے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہے
اور شریکونکو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہہ مذہب ظاہر اس
حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری
کرا کے اپنی قیمت بہر لیوین چنانچہ یہ حدیث اون کی مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کرین یعنی سختائی
نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین شافعی اور احمد کی دلیل ابن عمر کی حدیث ہے جسمین عتق ما عتق کا لفظ موجود ہے
مگر یہہ زیادتی ثابت نہین ہے ابن حزم نے کہا کہ سعایت یعنی محنت مشقت کرائی کو تیس صحابہ نے روایت کیا ہے باب
فیمن روی انہ لا یستسعی جن لوگون کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے اون کی دلیل عن عبد اللہ
بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی مملوک اقیم علیہ قیمة العدل فاعطی
شرکاءہ حصصہم واعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اوس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق

حصہ کے اور اگر نہیں اوس غلام میں بطریق سے آزاد ہو جاوے گا اور اگر اوس کے پاس مال نہیں ہے تو جسقدر اوس غلام میں سے آزاد ہوا
ہے اوتنا ہی حصہ آزاد رہے گا ف مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک
اگر آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کرا کر اپنے حصوں کے دام وصول کر لیوین تو پورا آزاد ہو جاویگا عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال وکان نافع ربما قال فقد عتق منہ ما عتق وربما لم یقلہ ترجمہ ابن عمر
سے یہی روایت ہے ایوب نے کہا کبھی نافع نے اسکو بیان کیا ہے فقد عتق منہ ما عتق اور کبھی نہیں بیان کیا یعنے صرف حدیث
کو یہین تک بیان کیا واعتق علیہ العبد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فلا ادری
ھو فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شیء قالہ نافع والا عتق منہ ما عتق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے ایوب نے کہا میں نہیں جانتا کہ فقد عتق منہ ما عتق حدیث میں داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا نافع
کا قول ہے پس مشتبہ ہو گیا یہ فقرہ جو حجت تھا مالک اور شافعی اور احمد کا اور قوی ہے دلیل ابو حنیفہ اور اوزاعی کی عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا من مملوک لہ فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ ما یبلغ
ثمنہ وان لم یکن لہ مال عتق نصیبہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک
غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اوسے ضرور ہے کہ اپنے مال سے اوسکو بالکل آزاد کرے اگر اوس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام
کی قیمت دیسکے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو جسقدر اوس غلام میں سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد ہو گا اور باقی شرکا کو
حصوں کے واسطے اختیار رکھتے ہیں چاہیں آزاد کر دیں چاہیں غلام رہنے دیں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی مالک ولم یذکر والا فقد عتق منہ ما عتق انتہی حدیثہ الی واعتق علیہ العبد علی معناہ
ترجمہ ابن عمر سے یہ حدیث اوسی طرح مروی ہے جیسے اوپر گزری مگر اس روایت میں یہ فقرہ نہیں ہے والا فقد عتق منہ ما عتق
بلکہ حدیث یہیں پر ختم ہو گئی ہے واعتق علیہ العبد ان روایتوں سے معلوم ہوگیا کہ زیادت فقد عتق منہ ما عتق کے مختلف فیہ
ہے اور قابل اطمینان نہیں ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی عبد عتق
منہ ما بقی فی مالہ اذا کان لہ ما یبلغ ثمن العبد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو جتنا حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت
دیسکے تو اوسکا مال میں سے آزاد ہوگا عن سالم عن ابیہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان العبد بین
اثنین فاعتق احدھما نصیبہ فان کان موسرا یقوم علیہ قیمۃ لا وکس ولا شطط ثم یعتق ترجمہ سالم نے
اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ساجھی کا غلام ہو اور دو میں سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کر دے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار ہو تو اوس غلام کی اچھی قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر پھر وہ غلام اوسکی طرف
سے آزاد ہوگا اور وہ اچھی قیمت دوسرے شریک کی ادا کر دیگا عن التلب ان رجلا اعتق نصیبا لہ من مملوک فلم

يضمنه النبي صلى الله عليه وسلم قال احمد انما هو التلب يعني التلب كان شعبة الثغ لم يبين التاء
من التاء ترجمہ تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ عنبری سے روایت ہے ایک شخص نے اپنا حصہ غلام میں سے آزاد کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ضمان نہ دلایا باقی قیمت کا احمد نے کہا اس صحابی کا نام تلب ہے تای فوقانیہ سے نہ ثلب ثای مثلثہ سے
اور شعبہ راوی اس حدیث کے الثغ تھے یعنی اون کی زبان سے تے نہیں نکلتی تھی وہ تے کو ثے کہتے ہیں اس صحابی سے ایک
یہی حدیث مروی ہے باب فيمن ملك ذا رحم محرم جو شخص بیچ ناتے والی کا مالک ہو جس سے نکاح حرام ہے
تو وہ آزاد ہو جاویگا عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال موسى في موضع اخر عن سمرة يحسب
حماد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے
(جو ایک صحابی مشہور ہیں اونکا انتقال بصرہ میں ہوا سنہ ۵۸ ہجری میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت
والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے ف ذو رحم جیسے ماں باپ بیٹا بہائی چچا اور محرم جس سے نکاح درست نہیں عن
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہے جو کوئی اپنے
قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے (یعنی مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جاویگا) عن الحسن قال من ملك ذا رحم محرم
فهو حر ترجمہ حسن سے روایت ہے جو کوئی اپنے قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے عن جابر بن زيد والحسن
مثله ترجمہ جابر بن زید اور حسن بصری سے ایسا ہی مروی ہے باب في عتق امهات الاولاد ام ولد مولی کے مرنے کے
بعد آزاد ہو جاویگی عن سلامة بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان قالت قدم بي عمي في الجاهلية
فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن بن الحباب ثم هلك فقالت
امرأته الآن والله تباعين في دينه فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني
امرأة من خارجة قيس عيلان قدم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر
بن عمرو فولدت له عبد الرحمن فقالت امرأته الآن والله تباعين في دينه فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من ولي الحباب قيل اخوه ابو اليسر بن عمرو فبعث اليه فقال اعتقوها فاذا سمعتم
برقيق قدم علي فأتوني اعوضكم منها قالت فاعتقوني وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
رقيق فعوضهم مني غلاما ترجمہ سلامہ بنت معقل سے روایت ہے جو ایک عورت تھی بنی خارجہ قیس عیلان میں سے مجھکو
جاہلیت کے زمانے میں میرا چچا لیکر آیا اور حباب بن عمرو جو ابو الیسر بن عمرو کا بہائی تہا اوس کے ہاتھ بیچا میرے پیٹ سے حباب
کا ایک لڑکا عبد الرحمن پیدا ہوا بعد اوس کے حباب مر گیا اوسکی عورت بولی قسم خدا کی تو حباب کے قرض میں بیچی
جاویگی یہ سنکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں فلان عورت ہوں میرا چچا مجھکو
جاہلیت کے زمانے میں مدینے میں لیکر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھ بیچا جو ابو الیسر کا بہائی تہا میری پیٹ سے حباب کا ایک

لڑکا بھی پیدا ہوا عبدالرحمن بن الحباب ابو حباب کی عورت کہتی ہے کہ تو بیچی جاویگی اوسکے قرضے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا حباب کا وارث کون ہے لوگون نے کہا اوسکا بھائی ابو الیسر بن عمرو آپ نے اوس سے کہا بیچا کر سلامہ کو آزاد کر دو جب تم
سنو کہ میری پاس غلام لونڈے آئی ہین تو آنا مین اسکا بدلہ تم کو دونگا سلامہ نے کہا یہ سنکر اودن لوگون نے مجھکو آزاد کر دیا پھر
رسول اللہ صلعم پاس غلام لونڈی آئے تو آپنے میری عوض مین ایک غلام اونکو دیا **ف** امام مالک نے حضرت عمر کی روایت
کیا انہون نے کہا جب کوئی لونڈی اپنی مولی کا بچہ جنی تو پھر مولی اوسکو نہ بیچی نہ ہبہ سے نہ ترکے مین وارثون کو دلاوے
بلکہ اوس سے فائدہ اٹھایا کرے جب مولی مرجاویگا تو وہ آزاد ہو جاوی گی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا - ام ولد
اوسی لونڈی کو کہتے ہین جسکے پیٹ سے مولی کی اولاد ہو - بعضون کے نزدیک ام ولد کی بیع درست ہے حضرت علی سے
بھی ایسا ہی مروی ہے یہ حدیث اون کی دلیل ہے **عن** جابر بن عبد الله قال بعنا امهات الاولاد على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر فلما كان عمر نهانا فانتهينا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے ہم ام ولد (یعنے اوس لونڈی کو جسکے اولاد ہو جاتی ہمارے نطفہ سے) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین بیچا کرتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت ہوا تو انہون نے ہم کو اوس سے منع فرمایا
سو ہم باز رہے (حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا)

باب فی بیع المدبر

(مدبر وہ غلام جسکو مولی نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو) کی بیع کا بیان **عن** جابر بن عبد الله ان رجلا اعتق غلاما له عن دبر منه ولم يكن
له مال غيره فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فبيع بسبع مائة او بتسع مائة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرجانے کے بعد آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اوس غلام کے سوا اور کچھ مال نہ تھا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کے بیچنے کا حکم دیا تو وہ سات سو یا نو سو کو بکا (یہی قول ہے شافعی کا مدبر کی بیع درست ہے اور مالک
کے نزدیک جب اور کچھ مال نہ ہو اور مولی مدیون ہے تو مجبوری مدبر کی بیع درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مدبر کی بیع کسی حال مین
درست نہین وہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین مدبر سے مقید مراد ہے یعنی جس مولے نے یون کہا ہو اگر مین اسی بیماری سے یا اسی سفر
مین مرجاون تو تو آزاد ہے نہ مدبر مطلق جسکی آزادی کو موت پر کہا ہو وہ مولی کے مرتے ہی آزاد ہو جاویگا) **عن** جابر بن
عبد الله بهذا زاد وقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم انت احق بثمنه والله اغنى عنه **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے اسمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اوس غلام کی قیمت لینے
کا تو زیادہ تر حقدار ہے اور اللہ اوس سے بے پرواہ ہے (یعنی اگر آزاد ہوتا تو اللہ زیادہ خوش ہوتا پر اوسکو پرواہ نہین بندہ
محتاج ہے) **عن** جابر ان رجلا من الانصار يقال له ابو مذكور اعتق غلاما له يقال له يعقوب عن دبر
ولم يكن له مال غيره فدعا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يشتريه فاشتراه نعيم بن عبد الله
بن النحام بثمان مائة درهم فدفعها اليه قال اذا كان احدكم فقيرا فليبدا بنفسه فان كان فيها

فضل فعلى عيالہ فان كان فيہا فضل فعلى ذى قرابتہ او قال على ذى رحمہ فان كان فضل فهہنا وهہنا ترجمہ جابر سے روایت ہے انصار مین ایک شخص تہا اوسکو ابو مذکور کہتے تہے اوس نے اپنے مدبر غلام کو جسکو یعقوب کہتے تہے آزاد کیا اور اس شخص کے پاس سوا اس کے کچہہ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو بلا بہیجا۔ اور آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے تو اوس غلام کو خرید کیا نعیم بن عبد اللہ بن نحام نے آٹہہ سو درہم کو پہر وہ درہم آپ نے اوسی انصاری کو دیے اور اوس سے فرمایا جب تم مین کوئی محتاج ہو (یعنے آزاد کرنیوالا شخص) تو اپنی ذات سے شروع کرنا چاہیے پہر جو اپنی سے بچ رہے تو اپنے لڑکے بالون مین خرچ کرے اور جو گہر والون سے بہی بچ رہی تو اپنے اور سکے سو دریے کنبے کے لوگون مین خرچ کرے یا آپ نے ذی رحم فرمایا (یہ شک راوی ہی) اور جو ناتے والون سے بہی بچ رہے تو ہہا کر اور ویسا کر (یعنے دوست آشناون پر خرچ کر اگر ان سے بہی بچ رہے تو اللہ کی راہ مین صرف کر یہ نہین ہوسکتا کہ جورو بچے کنبے والے فاقون مرین اور تو اپنے مال کو خیرات کیا کرے

باب فيمن اعتق عبيدا له لم يبلغهم الثلث

کوئی شخص اپنے غلامون کو آزاد کر دے جو ثلث مال سے زیادہ ہون تو کیا حکم ہے

عن عمران بن حصين ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم يكن له مال غيرهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال له قولا شديدا ثم دعاهم فجزاهم ثلاثة اجزاء فاقرع بينهم فاعتق اثنين وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے مرتے وقت اپنی چہہ غلامون کو آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس ان غلامون کے سوا اور کچہہ مال نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے اوس آزاد کرنیوالے کو سخت سست کہا اور ان غلامون کو بلایا اور آپ نے اونکے تین حصے لگائے اور اونکے بیچ مین قرعہ ڈالا پہر ان مین سے دو غلامون کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا (یعنی ایک ثلث کو آزاد کر دیا اسی قدر اوسکو اختیار تہا۔

عن ابي قلابة باسناده ومعناه ولم يقل فقال له قولا شديدا ترجمہ ابو قلابہ سے ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہ نہین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سخت سست کہا

عن ابي زيد ان رجلا من الانصار بمعناه وقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم لو شهدته قبل ان يدفن لم يدفن في مقابر المسلمين ترجمہ ابو زید سے روایت ہی ایک شخص انصاری نے اپنے چہہ غلامون کو آزاد کر دیا پہر یہی حدیث بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے جنازہ پر پہلے دفنانے کے مین موجود ہوتا تو یہ مسلمانون کی قبرون مین نہ دفنایا جاتا (یہی سخت لفظ تہا جو پہلی حدیث مین ہی)

عن عمران بن حصين ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم يكن له مال غيرهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاقرع بينهم فاعتق اثنين وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے مرتے وقت چہہ غلامون کو اپنے آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس ان غلامون کے سوای اور کچہہ مال نہ تہا پہر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے ان غلامون مین قرعہ ڈالا

اور دو کو ان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں رہنے دیا اور قرعہ اسطرح ڈالا کہ وہ غلام جو کہ اذکر ین و رقرعہ میں

باب فیمن اعتق عبدا وله مال جو شخص اپنے مال دار غلام کو آزاد کرے تو مال اوسکا مالک ہوگا عن عبد الله بن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق عبدا وله مال فمال العبد له الا ان يشترط السيد ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مالدار غلام کو آزاد کیا تو وہ مال اسی کا حق ہے مگر یہ کہ مالک شرط
کر لیوے ف یعنی مالک آزاد کرنے کے وقت کہے کہ یہ مال بھی تیرا ہے تجھی کو دیدونگا اس صورت میں جس مال کو غلام
لے سکتا ہے باب فی عتق ولد الزنا جو غلام یا لونڈی ولد الزنا ہو اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے عن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولد الزنا شر الثلاثة وقال ابو هريرة لان امتع بسوط في سبيل
الله عز وجل احب الي من ان اعتق ولد زنية ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
زنا کا بچہ تینوں میں برا ہے یعنے ماں اور باپ کی نسبت کیونکہ وہ دونوں حلال زادے تھے اور زنا کی جڑ بھی ہو گئی مگر اس کی
اصل ہی خبیث ہے) ابو ہریرہ نے کہا اگر میں اللہ کے راہ میں ایک کوڑا دوں تو وہ اس سے بہتر ہے کہ میں ولد الزنا کو
آزاد کروں باب فی ثواب العتق بردہ آزاد کرنیکا ثواب کتنا ہے عن الغريف بن الديلمي قال اتينا
واثلة بن الاسقع فقلنا له حدثنا ليس فيه زيادة ولا نقصان فغضب وقال ان احدكم ليقرأ
ومصحفه معلق في بيته فيزيد وينقص قلنا انما اردنا حديثا سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم
قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في صاحب لنا اوجب يعني النار بالقتل فقال اعتقوا عنه يعتق
الله بكل عضو منه عضوا منه من النار ترجمہ غریف بن دیلمی سے روایت ہے ہم لوگ واثلہ بن الاسقع کے پاس گئے
اور کہا ہم سے حدیث بیان کرو جس میں کچھ کمی یا زیادتی نہ ہو یہ سنکر واثلہ غصے میں آئے اور کہا کہ تم میں سے ہر کوئی قرآن پڑھتا ہے
اور اوس کے گھر میں مصحف لٹکتا ہے پھر کم زیادہ کرتا ہے ف یعنے تمہارے گھر میں قرآن رہنے کے ساتھ ہی کبھی سہو سے
غلطی کرتے ہو اور میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے میں اگر بعضے جا سہو سے نشیب و فراز کروں تو کیا تعجب ہے
کہ بشر خطا سے کبھی خالی نہیں وہاں اعتقاد کے بدلنے سے البتہ مواخذہ ہے اور جو بھول چوک سے یا الٹ پھیر یا ان کے سبب سے یا بدلنے
الفاظ و معانی کی مخالفت نہ ہونیکے سبب سے غلطی واقع ہوتی ہے اوسپر کچھ مواخذہ نہیں ف سو ہم نے کہا کہ ہم نے تو اوس حدیث کے
سننے کا تم سے ارادہ کیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہے تب واثلہ نے ہم سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی خدمت میں آئے اپنے ایک رفیق کے لیے کہ اوس نے اپنے اوپر دوزخ کو واجب ٹھہرا لیا تھا مار ڈالنے کے سبب سے ف
یعنی ایک شخص کے مار ڈالنے کے سبب سے ف سو آنحضرت ص نے فرمایا اوسکی طرف سے آزاد کرو یعنے غلام تو حق تعالے
بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کر دیگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اوسکا
ثواب یہ ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام لونڈی کا لنگڑا لولا ہونا اچھا ہے صحیح سالم ہونا

کہ مرد جو آزاد کرینگے اوسکا آزاد ہونا باعث ہے اوسی واسطے خصی غلام کے آزاد کرنیسے غیر خصی کا آزاد کرنا بہتر ہے باب عن
ابی نجیح السلمی قال حاصرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصر الطائف ــــ قال معاذ
سمعت ابی یقول بقصر الطائف بحصن الطائف کل ذلک فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من بلغ بسہم فی سبیل اللہ عز وجل فلہ درجۃ وساق الحدیث وسمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ایما رجل مسلم اعتق رجلا مسلما فان اللہ عز وجل جاعل وقاء کل عظم من عظامہ
عظما من عظام محررہ من النار وایما امراۃ اعتقت امراۃ مسلمۃ فان اللہ جاعل وقاء کل
عظم من عظامہا عظما من عظام محررہا من النار یوم القیامۃ ترجمہ ابو نجیح سلمی سے روایت ہے ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے قلعہ کا محاصرہ کیا یا طائف کے محل کا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک تیر مارا کسی کافر کو اللہ کی راہ مین اوسکو ایک درجہ ملیگا پھر بیان کیا اخیر
حدیث تک (اب تیر کے قائم مقام گولی ہو یا توپ کا گولہ ہے ہر ایک مسلمان کو گولی کا نشانہ مارنے اور گولہ لگانیکی مشق
کرنا بہتر ہے تاکہ خدا کی راہ مین کام آوے) مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان
مرد کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچاویگا اور جو عورت کسی مسلمان
عورت کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو قیامت کے دن انگار سے بچاویگا
ف جو لوگ کہتے ہین اسلام مین غلامی کی اصل نہین ہے اون سے یہ کہنا چاہیئے کہ اگر غلامی نہ ہوتی تو آزادی کیسی تھی
آزاد کرنا جب ہی پایا جاویگا کہ کوئی غلام ہو اور بھی بہت آیات اور احادیث ہین جنمین قیمت اور غلامی کا ذکر ہے پھر یہہ
تو اور ہی بات ہے کہ غور نہ کرو اور انکار کر بیٹھو البتہ یہ غلام لونڈی کا حتی المقدور آزاد کر دینا دین اسلام مین بڑا ثواب ہے
عن عمرو بن عبسۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مؤمنۃ
کانت فداءہ من النار ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کیا تو اوس کے لیے وہ دوزخ سے آزادی کا سبب ہو جاویگا (یعنے اللہ اوس کے بدلے مین اوسکو
دوزخ سے نجات دیگا) عن شرحبیل بن السمط انہ قال لکعب بن مرۃ او مرۃ بن کعب حدثنا حدیثا
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی معاذ الی قولہ وایما امراۃ زاد وایما رجل
اعتق امراتین مسلمتین الا کانتا فکاکہ من النار یجزی مکان کل عظمین منہما عظم
من عظامہ ترجمہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہون نے بیان کیا مثل روایت معاذ کی یہانتک یہہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے دن اوسکی ہر ایک

ای الرقاب افضل کس کی گردن کا آزاد کرنا بہتر ہے

فضل من اعتق امراتین مسلمتین

ہڈی اسکی ہر ایک ہڈی کی بجائے ہوجاوے گی جہنم سے اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ جو مرد دو مسلمان عورتیں آزاد کریگا تو وہ دو
کو بچا لیوینگے جہنم سے اون دونو عورتوں کی دو دو ہڈیاں اسکی ایک ایک ہڈی کے قائم مقام ہونگی کیونکہ دو عورتیں ہست
ہونے میں ایک مرد کے برابر ہوتی ہیں) **باب فضل العتق فی الصحۃ** اگر بردہ آزاد کرے تو تندرستی کی حالت میں آزاد کرے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یھدی اذا
شبع ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتے وقت بردہ آزاد کرتا ہے اوسکی تمثیل
ایسی ہے جیسے کوئی پیٹ بہر جانیکے بعد دوسری کو دیوے (یعنی جب اپنے تئیں حاجت نرہی اوسوقت خدا کی راہ میں دینا کچھ بڑا
ثواب نہیں ثواب تو یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت ہوتے ہوئے اللہ کی راہ میں خوشی سے کوئی چیز دیوے

آخر کتاب العتق

اللہ کا فضل اور شکر کہانتک بیان کروں تمام ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحروف والقرآت

شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قرآت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی (یعنی امر
کے صیغے سے بکسر خا یہی قرات مشہور ہے اکثر قرا کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک بفتح خا صیغہ ماضی ہے نافع اور ابن
عامر کی ہے) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما اصبح
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا کاین من آیۃ اذکرنیھا اللیلۃ کنت قد اسقطتھا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک شخص رات کو اوٹھا نماز پڑھنے کو اور پکار پکار کر قرآن پڑھنے لگا۔
جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسپر رحم کرے کتنی آیتیں ایسی تہیں جو اوس نے مجھے رات کو یاد
دلادیں میں اوسکو بہول چلا تہا **ف** یعنی میرے ذہن سے نکل چلی تہیں مگر اللہ تعالی کو اون آیتوں کا بالکل بہلا دینا
منظور نہ تہا اسواسطے یاد دلادیں) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما نزلت ھذہ الآیۃ وما کان لنبی ان
یغل فی قطیفۃ حمراء فقدت یوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا
فانزل اللہ عز وجل وما کان لنبی ان یغل الی آخر الآیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ آیت وما کان لنبی ان
یغل یعنے نبی کو یہ لائق نہیں ہے کہ وہ غنیمت کے مال میں سے خیانت کرے ایک سرخ چادر کے باب میں اوتری جو جنگ بدر کے
روز گم ہوگئی تہی تو بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ صلعم نے اوسکو لیا تب اللہ نے یہ آیت اوتاری **ف** یعنی نبی کی طرف
ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کیونکہ نبی کو دنیا کی طمع نہیں ہوتی نہ وہ کوئی کام خلاف خدا کے حکم کے کرتا سو وہ تو خیانت سے معصوم ہے

عن انس بن مالك قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من البخل والهرم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور بڑہاپے سے کہ اسمین ضعیفی ہو جسمین نہ
ہوش حواس درست رہے نہ عبادت کی طاقت رہے عن لقيط بن صبرة قال كنت وافد بني المنتفق الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم ولا تحسبن ولم يقل تحسبن ترجمہ
لقیط بن صبرہ سے روایت ہے مین بنو منتفق کیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تہا پہر اونہوں نے حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحسبن یا سین کی زیر سے اور لا تحسبن یا سین کو زبر دیکر نہین کہا رحیقت
اور پورے قصے کے ساتہ بیان ہو چکی ہے عن ابن عباس قال لحق المسلمون رجلا في غنيمة له فقال السلام
عليكم فقتلوه واخذوا تلك الغنيمة فنزلت ولا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا
تبتغون عرض الحيوة الدنيا تلك الغنيمة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنی تہوڑی سی بکریان لیجاتا تہا
کہ مسلمان وہان جا پہونچے اوس نے کہا السلام علیکم مسلمانون نے اوسکو قتل کیا اور بکریان لے لین جب یہ آیت اوتری ولا
تقولوا لمن القى عليكم السلام الآیہ یعنے جو تم سے سلام کرے تو تم یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین ہے تم چاہتے ہو دنیا کا اسباب اور
اللہ جل جلالہ کے پاس بہت مال ہین تم پہلے ایسے ہی تہے پر اللہ نے تمپر احسان کیا اب ہوشیار رہو عن زيد بن ثابت
رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ غير اولي الضرر ولم يقل سعيد كان يقرأ ترجمہ
زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر پڑہتے تہے یعنے بعد لا یستوی القاعدون من المؤمنين
کے پہلے صرف لا یستوی القاعدون من المؤمنین اوترا تہا جب لوگون پر یہ شاق گزرا تو غیر اولی الضرر اوترا نصب غیر یا رفع
غیر عن انس بن مالك قال قرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم والعينُ بالعينِ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے والعینُ بالعینِ ساتہ رفع کے پڑہا جیسی کسائی کی قرأت ہے اور اکثر کے نزدیک نصب کے
ساتہ ہے عن انس بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ وكتبنا عليهم فيها
ان النفس بالنفس والعينُ بالعينِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑہا وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس و
العینُ بالعینِ یعنے برفع عین یہ قرأت صرف کسائی کی ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو جعفر اور ابو عمرو کے نزدیک صرف
والجروح کو پیش ہے باقی سب کو زبر پڑہنا چاہیے باقی قاریون کے نزدیک سب لفظون کو زبر سے پڑہنا چاہیے عن عطية بن سعد
العوفي قال قرأت على عبد الله بن عمر الله الذي خلقكم من ضعف فقال من ضُعف قرأتها على
رسول الله صلى الله عليه وسلم كما قرأتها علي فاخذ علي كما اخذت عليك ترجمہ عطیہ بن سعد عوفی سے
روایت ہے مینے عبد اللہ بن عمر کے سامنے یون پڑہا اللہ الذی خلقکم من ضَعف ضاد کی زبر سے اونہون نے کہا من
ضُعف ضاد کے پیش سے میں نے بہی اسیطرح پڑہا تہا رسول اللہ صلعم کے سامنے جیسا تو نے میرے سامنے پڑہا آپ نے

عن ابی سعید کی) کرنت کی مجیسیر میں سے تعبیر کی (ضمۂ ضاد قرات ہے قریش کی اور فتحہ ضاد بنی تمیم کی)
عن النبی صلی اللہ علیہ سلم من ضعف ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من ضعف پڑہا
عن ابی بن کعب قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ترجمہ ابی بن کعب نے یوں پڑہا بفضل اللہ
وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا جیسے یعقوب کی قرات ہے عن ابی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا بفضل اللہ و
برحمتہ فبذلک فلتفرحوا ھو خیر مما تجمعون ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑہا
بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون (دونوں جگہہ تے سے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون
اور باقی قرا نے دونوں جگہہ ے سے پڑہا ہے عن اسماء بنت یزید انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرانہ
عمل غیر صالح ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑہا انہ عمل غیر صالح یعنی نوح کے بیٹے نے
برا کام کیا (جیسے کسائی اور یعقوب کی قرات ہے اور وں کے نزدیک عمل غیر ہے) عن شہر بن حوشب قال سالت ام سلمۃ
کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا ھذہ الآیۃ انہ عمل غیر صالح فقالت قرأھا انہ عمل غیر
صالح ترجمہ شہر بن حوشب سے روایت ہے میں نے ام سلمہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو کیونکر پڑہتے تہے
انہ عمل غیر صالح ، انہوں نے کہا آپ یوں پڑہتے تہے انہ عمل غیر صالح یعنی تم اوس بیٹے کی نجات کیسی چاہتے ہو اوس نے
تو برا کام کیا تہا شرک میں مبتلا تہا یا مشرکوں کا ساتہ دیا تہا + پسر نوح بابدان بنشست + خاندان نبوتش گم شد عن
ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا بدأ بنفسہ وقال رحمۃ اللہ علینا وعلی
موسی لو صبر لرای من صاحبہ العجب ولکنہ قال ان سالتک عن شیء بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت
من لدنی عذرا طولھا حمزۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے کرتے فرماتے رحمت
اللہ کی ہم پر اور موسی پر اگر وہ صبر کرتے (اور بات بات پر اپنے ساتھی خضر کو نہ ٹوکتے) البتہ نہایت عجیب عجیب باتیں دیکھتے لیکن
انہوں نے تو کہہ دیا ۔ ان سالتک عن شیء بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا ۔ کہا نون کو حمزہ نے یعنی ت بعد نون
من لدنی پڑہا جیسے اکثر قرا کی قرات ہے اور ابو جعفر اور نافع اور ابوبکر کے نزدیک من لدنی ہے بتخفیف نون پڑہنا چاہیے
عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأھا قد بلغت من لدنی وثقلھا ترجمہ ابی بن کعب
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من لدنی نون کی تشدید سے پڑہا (جیسے مشہور قرات ہے) عن ابن عباس
یقول اقرانی ابی بن کعب کما اقراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عین حمئۃ مخففۃ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ابی بن کعب نے مجہہ کو پڑہایا جسطرح رسول اللہ صلعم نے اون کو پڑہایا فی عین حمئۃ بتخفیف ہمزہ یعنی
مشہور قرات ہے اور ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر حامیۃ پڑہتے ہیں عن ابی سعید الخدری
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل من اھل علیین لیشرف علی اھل الجنۃ فتضیء الجنۃ لو

كانها كوكب درّي قال وهكذا جاء الحديث دري مرفوعة الدال لا تهمز وان ابابكر وعمر منهم وانعما ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا البتہ علیون والوں میں سے ایک شخص جنتیوں کو جہانکے گا تو جنت اوسکے منہ سے ایسے روشن ہوگی جیسے کوکب دری (دُرّ کہتے ہیں موتی کو دُرّی بالتشدید منسوب ہے موتی کیطرف یعنی تارا موتی سا چمکتا ہوا) راوی نے کہا اس حدیث میں یون ہی ہے دُرّی دال کے پیش سے نہ دِرّی ہمزہ سے یا درّی (پس کلام اللہ میں بھی یون ہی پڑہنا چاہیے دُرّی جیسا مشہور قرأت ہے) آپنے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر بھی اونھی لوگون سے ہیں بلکہ اون سے بھی بہتر ہیں عن فروة بن مسيك القطيفي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال رجل من القوم يا رسول الله اخبرنا عن سبا ما هو ارض ام امراة فقال ليس بارض ولا امراة ولكنه رجل ولد عشرة من العرب فتيامن ستة وتشاءم اربعة قال عثمان الغطفاني مكان القطيفي ترجمہ فروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر حدیث بیان کی اسکے بعد کہا میں سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبا کیا چیز ہے جو اس آیت میں مذکور ہے جئتك من سبا بنبا يقين کسی عورت کا نام ہے یا کسی ملک کا آپنے کہا نہ عورت ہے نہ کوئی ملک ہے سبا ایک شخص کا نام تہا جسکے دس لڑکے ہوئے عرب میں چھہ لڑکون نے یمن کا رہنا اختیار کیا اور چار نے شام کا پھر رفتہ رفتہ اون کی اولاد بڑہ گئی اور سبا کی ایک قوم ہو گئی ایک جس ملک میں وہ رہتے تہے اوسکو بھی لوگون نے سبا کہنا شروع کیا بادشاہ اونکی بلقیس بنت شرحیل تہی عن ابي هريرة رواية فذكر حديث الوحي قال فذلك قوله حتى اذا فُرِّغَ عن قلوبهم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو یہ آیت پڑہی حتیٰ اذا فُرِّغَ عن قلوبهم رائے مہملہ اور غین معجمہ سے اور مشہور قرأ کے نزدیک زائے معجمہ اور عین مہملہ سے ہے) عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قرأ النبي صلى الله عليه وسلم بلى قد جاءتكِ آياتي فكذبتِ بها واستكبرتِ وكنتِ من الكافرين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلى قد جاءتكِ آياتي فكذبتِ بها واستكبرتِ وكنتِ من الكافرين پڑھتے تہے واحد مؤنث حاضر کے ضمیر اور صیغے سے نفس کیطرف خطاب کرکے یعنی سورہ زمر میں اور جمہور قرأ کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر سے ہے جیسے مشہور قرأت ہے) عن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرؤها فَرُوحٌ وريحان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پڑھتے تہے فَرُوحٌ وريحان سورہ واقعہ میں) رے کے پیش سے یعقوب کی یہی قرأت ہے اور باقی قرا کے نزدیک رے کے زبر سے ہے عن صفوان بن يعلى عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر يقرأ ونادوا يا مالِك ترجمہ صفوان بن یعلیٰ سے اپنے باپ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ پڑھتے تہے ونادوا یا مالک یعنی بغیر ترخیم کے سورہ زخرف میں اور جس نے ترخیم کی وہ یون پڑھتا ہے ونادوا یا مال عن عبد الله قال اقرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم

انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پڑہایا انی انا الرزاق
ذو القوۃ المتین یعنی سورہ والذاریات میں مشہور قرارت یوں ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین) عن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فہل من مدکر ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فہل من مدکر پڑہا (سورہ قمر میں یعنی دال سے تشدید کے ساتھ اور بعضوں نے ذال سے پڑہا ہے) عن جابر قال رأیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یحسب ان مالہ اخلدہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے
دیکھا آپ پڑہتے تھے یحسب ان مالہ اخلدہ (اور قرارت مشہورہ یحسب ہے) عن ابی قلابۃ عمن اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد ترجمہ ابو قلابہ نے اس سے سنا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑہایا تہا فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد یعنی بصیغہ مجہول بفتح ذال اور ثا مثلثہ جیسے یعقوب اور
کسائی کی قرارت ہے اور مشہور صیغہ معروف ہے بکسر ہے) عن ابی قلابۃ قال انبأنی من اقرأہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیومئذ لا یعذب ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑہایا تہا فیومئذ لا یعذب (سورہ فجر میں بصیغہ مضارع مجہول) عن ابی سعید الخدری قال حدث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ذکر فیہ جبریل ومیکال فقرأ جبرائیل ومیکائیل ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کی اوس میں جبریل اور میکال کا ذکر تہا تو آپ نے فرمایا
جبرئیل اور میکائیل (ان میں کئی قرائتیں ہیں جبریل ومیکال جبرئیل ومیکال جبرائل ومیکائل جبرائیل ومیکائیل
وغیر ذلک جنکا بیان تفسیر کی کتابوں میں ہے) عن محمد بن خازم قال ذکر کیف قراءۃ جبرائیل و
میکائیل عند الاعمش فحدثنا الاعمش عن سعد الطائی عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری
قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرائیل وعن یسارہ میکائیل ترجمہ
محمد بن خازم سے روایت ہے اعمش کے سامنے ذکر ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کی قرارت کیونکر ہے (اس آیت میں من کان
عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال) انہوں نے حدیث بیان کی سعد طائی سے انہوں نے سنا عطیہ سے انہوں نے سنا ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اوس فرشتے کا جو صور لیے کہڑا ہے تو فرمایا
اونکے داہنے جبرائیل ہیں اور بائیں میکائیل ہے (جبر کے معنی لغت سریانی میں بندہ بہی میک کے معنی اور ایل یا ال اللہ کو
کہتے ہیں یعنی بندہ اللہ کا) عن الزہری قال معمر وربما ذکر ابن المسیب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابوبکر وعمر وعثمان یقرؤن مالک یوم الدین واول من قرأہا ملک یوم الدین مروان ترجمہ زہری
سے روایت ہے کبھی انہوں نے ابن مسیب کو ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان مالک یوم الدین
پڑہتے تہے اور ملک یوم الدین سب سے پہلے مروان نے پڑہا (عاصم اور کسائی اور یعقوب کی قرارت مالک ہے اور باقیوں کی ملک)

قرأتی تمامک ہی اور اور طرح سے بھی عن ام سلمة ذکرت او کلمة غیرها قرأة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بسم اللہ الرحمن الرحیم + الحمد للہ رب العالمین + الرحمن الرحیم + ملک یوم الدین + یقطع قرأته
آیة آیة ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اسطرح پڑھتے تھے + بسم اللہ الرحمن الرحیم +
الحمد للہ رب العالمین دوسری + تیسری آیت ملک یوم الدین + چوتھی آیت ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے ملاتے نہ تھے ایاک نعبد
وایاک نستعین پانچوین آیت اہدنا الصراط المستقیم چھٹی آیت صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
ساتوین آیت ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بھی ایک جزء ہے سورہ فاتحہ کا عن ابی ذر قال کنت ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی حمار والشمس عند غروبها فقال هل تدری این تغرب
هذه قلت اللہ ورسوله اعلم قال فانها تغرب فی عین حامیة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گدہی پر سوار تہا اتنے میں آفتاب ڈوبنے لگا آپنے فرمایا تو جانتا ہے یہ کہاں ڈوبتا ہے
مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ڈوبتا ہے ایک گرم چشمے مین یعنے عین حامیة مین جیسے
ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزه اور کسائی اور ابوبکر کی قرأت ہے اور بعضوں نے عین حمئة پڑھا ہے یعنے کالی مٹی کے چشمون
مین ڈوبتا ہے) عن ابن الاسقع انه سمعه یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاءهم فی صفة
المهاجرین فسأله انسان ای آیة فی القرآن اعظم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ لا اله الا هو
الحی القیوم لا تأخذه سنة ولا نوم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صحابہ پاس مسجد کے سائبان مین آئے ایک آدمی نے آپسے پوچھا یا رسول اللہ قرآن مین کون سی آیت سب سے بڑی ہے
(یعنے درجے مین اور ثواب مین اور قوت تاثیر مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لا اله الا هو الحی القیوم تک (یہ
جیسا کہ آیة الکرسی کہتے ہیں جو اس آیت کو پڑھ کر سو رہیگا اوس کی ایک فرشتہ محافظت کریگا اور شیطان اوسکے پاس نہ آسکے
گا) عن ابن مسعود انه قرأ هیت لك فقال شقیق انا نقرؤها هئت لك یعنی فقال ابن مسعود
اقرؤها کما علمت احب الی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے انہون نے سورہ یوسف مین پڑھا هیت لك شقیق نے
کہا ہم تو یون پڑھتے ہیں هئت لك ابن مسعود نے کہا جیسا مجھکو سکھایا گیا مین ویسا پڑھنا بہتر جانتا ہون هیت لك
اور هئت لك بھی آیا ہے) عن شقیق قال قیل لعبد اللہ ان ناسا یقرؤن هذه الآیة وقالت
هئت لك فقال انی اقرأ کما علمت احب الی وقالت هیت لك ترجمہ شقیق سے روایت ہے لوگون نے
عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ اسطرح پڑھتے ہیں وقالت هئت لك انہون نے کہا مین اوسی طرح پڑھتا ہون جسطرح
مجھکو سکھایا گیا اور یہی مجھکو پسند ہے وقالت هیت لك یعنی عزیز مصر کی جورو نے حضرت یوسف سے کہا آ چلا آ
عن شقیق قال قیل لعبد اللہ ان ناسا یقرؤن هذه الآیة وقالت هیت لك ترجمہ شقیق سے

روایت ہے کسی نے عبداللہ بن مسعود سے یون کہا لوگ پڑہتے ہین وقالت ہیت لک انہون نے کہی جواب یاد ہے۔ عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا
حطة تغفر لکم خطایاکم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
نے بنی اسرائیل سے فرمایا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لکم خطایاکم تُغفر تے سے بصیغہ واحد مونث غائب مضارع
مجہول جیسے ابن عامر کی قرأت ہے اور مشہور نَغفر ہے نون سے۔ عن عروة ان عائشة رضی اللہ عنہا قالت
نزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا سورة انزلناها وفرضناها قال ابو داود
یعنی مخففة حتی اتی علی هذه الآیات ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی اتری آپ نے پڑھ کر سنایا ہم کو سورة انزلناها وفرضناها بتخفیف را جیسے اکثر قرا کی قرأت ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو
نے فرضناها تشدید سے پڑھا ہے جب تشدید سے ہوگا تو معنے یون ہون گے ہم نے اوسکو مفصل بیان کیا۔

آخر کتاب الحروف والقرأت

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب اختلاف حروف اور اختلاف قراآت کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحمام

شروع ہوئی کتاب حمام کے احکام کی یعنی اونمین جانے اور نہانیکے حکمونکا بیان

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال
ان یدخلوها فی المیازر ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام مین داخل
ہونیسے منع فرمایا پھر مردون کے لیے حمام مین داخل ہونیکی اجازت دی تہبند باندھے ہوئے جانے کی تاکہ کشف ستر
نہو۔ عن ابی الملیح قال دخل نسوة من اهل الشام علی عائشة رضی اللہ عنہا فقالت ممن انتن قلن من
اهل الشام قالت لعلکن من الکورة التی تدخل نساؤها الحمامات قلن نعم قالت اما انی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأة تخلع ثیابها فی غیر بیتها الا هتکت ما بینها وبین اللہ
تعالی هذا حدیث جریر وهو اتم ولم یذکر جریر ابا الملیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس شام کے ملک کی عورتین آئین تو حضرت عائشہ
نے اون سے پوچھا تم کہان کے ہو اونہون نے کہا ملک شام کے حضرت عائشہ نے کہا کہ شاید تم وہان کے رہنے والے ہو جہان کی
عورتین بھی حمام مین داخل ہوا کرتی ہین اونہون نے کہا ہان۔ پھر حضرت عائشہ نے کہا خبردار ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہے جو کوئی عورت اپنے گہر کے سوائے اپنے کپڑے کہین اوتارتی ہے تو وہ اوس پردے کو پہاڑتی
ہے جو اوسکے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان ہے ف محدثین نے عورتون کو حمام مین جانیکی ممانعت کلی بامراوان [illegible]

سے ہی جہان مرد بھی جاتے تھے بن پانی بھری ہوئی ہی ۱ عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
انہا ستفتح لکم ارض العجم وستجدون فیہا بیوتا یقال لہا الحمامات فلا یدخلنہا الرجال الا بالازر
وامنعوہا النساء الا مریضۃ او نفساء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے لیے عجم کی زمین بہت جلد فتح ہوگی اور اوس میں تم کو وہ گہر ملینگے جنکو حمام کہتے ہین تو اوس مین مرد بغیر
تہہ بند کے داخل ہووین اور عورتون کو بھی اون مین داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا زچا جنکو علاج کیلیے حمام مین جانے
کی ضرورت واقع ہو ۲ عن یعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یغتسل بالبراز بلا ازار فصعد
المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل حیی ستیر یحب الحیاء والستر
فاذا اغتسل احدکم فلیستتر ترجمہ یعلی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بغیر تہہ بند کے
میدان مین نہاتے دیکہا تو آپ منبر پر چڑہے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا کے بعد فرمایا بیشک اللہ بہت حیا
دار ہے پردہ پوشی کرتا ہی اور دوست رکہتا ہے حیا اور پردہ پوشی کو تو جب تم مین سے کوئی نہاوے تو ستر کو چہپا لیوے
اگر نہانے کی جگہہ مین پردہ نہ ہو اور جو پردہ ہو تو ننگا ہونا درست ہی ۳ عن یعلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا
الحدیث قال ابو داود الاول اتم ترجمہ یعلی سے ایسی ہی دوسری روایت ہے جیسی گذری لیکن ابو داود نے کہا کہ
پہلی روایت بہت پوری ہی ۴ عن جرہد قال کان جرہد ہذا من اصحاب الصفۃ انہ قال جلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندنا وفخذی منکشفۃ فقال اما علمت ان الفخذ عورۃ ترجمہ
جرہد سے روایت ہی جو اصحاب صفہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹہے اور میری ران کہلی ہوئی تہی
آپ نے فرمایا تو نہین جانتا کہ ران عورت ہی اوسکو چہپانا چاہیے یہی قول ہے اکثر علما اور مجتہدین کا اور امام مالک نے
کہا کہ ران ستر نہین ہی ۵ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکشف
فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
کہول ران اپنی اور نہ دیکہہ ران کسی زندے کی یا مردے کی کہا ابو داود نے کہا یہ حدیث منکر ہی باب ما جاء فی التعری
ننگے چلنے کا بیان اور ننگے ہونے کا ۶ عن المسور بن مخرمۃ قال حملت حجرا ثقیلا فبینا امشی فسقط علی
ثوبی فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے
روایت ہی میں نے ایک بہاری پتہر اوٹہایا اور میں اوسکو اوٹہائے ہوئے جا رہا تہا کہ میری تہہ بند گر پڑی آپ نے فرمایا
اپنا کپڑا اوٹہا کر باندہ اور ننگے مت چلا کرو ۷ عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول
اللہ عوراتنا ما ناتی منہا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک
قال قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضہم فی بعض قال ان استطعت ان لا یرینہا

ولاین جدہا قال قلت یا رسول اللہ اذا کان احدنا خالیا قال اللہ احق ان یستحیی منه من الناس ترجمہ بہز بن
حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا (معاویہ قشیری) سے سنا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون کو کس قدر چھپاوین اور کس قدر نہ چھپاوین
آپ نے فرمایا چھپا اپنی عورت کو سب سے سواے اپنی بی بی یا لونڈی کے مین نے کہا یا رسول اللہ جب لوگ ملے جلے ہون آپ نے
فرمایا اگر تجھ سے ہو سکے کہ تیرا ستر کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کہ کوئی نہ دیکھ سکے مین نے کہا یا رسول اللہ جب ہم تنہا کسی جگہ مین ہون (یعنی کوئی نہ ہو)
مین ہو آپ نے فرمایا اللہ سے بہ نسبت لوگون کے زیادہ شرم کرنا چاہیے (وہ تو ہر چیز کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ اوسکا
علم اور سمع اور بصر محیط ہے ساری اشیا کو ساری جہان کے) عن ابی سعید الخدری عن النبی
صلی اللہ علیه وسلم قال لا ینظر الرجل الی عریة الرجل ولا المرأة الی عریة المرأة ولا یفضی الرجل الی الرجل
فی ثوب واحد ولا تفضی المرأة الی المرأة فی ثوب ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم نے فرمایا ایک مرد دوسری مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے
مرد کے ساتھہ ایک کپڑے مین لیٹین (ننگے ہو کر کہ ایک کا ستر دوسرے سے لگے) اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ
(ننگی ہو کر) لیٹے ایک کپڑے مین (کہ ایک کا بدن دوسرے سے لگے) عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم لا یفضین رجل الی رجل ولا امرأة الی امرأة الا ولد او والد قال فذکر الثالثة فنسیتها
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا مت لیٹے ایک دوسرے مرد سے ملکر ایک کپڑے مین ننگا
ہو کر) نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھہ مگر بچہ اپنی باپ یا مان کے ساتھہ یا باپ یا مان اپنے بچے کے ساتھ جب تک کم سن ہو) لیٹ سکتی ہے

آخر کتاب الحمام

تمام ہوئی کتاب حمام کے احکام کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اور احسان اوسکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب اللباس

شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام مین یعنی کپڑون کے پہننے کے احکام عن ابی سعید
الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمه اما قمیصا او عمامة ثم
یقول اللهم لك الحمد انت کسوتنیه اسالك من خیره وخیر ما صنع له واعوذ بك من شره و
شر ما صنع له قال ابو نضرة فکان اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا لبس احدهم ثوبا جدیدا قیل له
تبلی ویخلف اللہ تعالی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو آپ اوس
کپڑے کا نام لیتے جو اوس کپڑے کا نام ہوتا خواہ کرتا ہوتا یا عمامہ پھر آپ فرماتے اے اللہ سب تعریف تیرے لیے ہے تو نے پہنایا
مجھکو یہہ کپڑا ف یعنی جیسے بلا شرکت غیر خاص اپنے فضل و کرم سے تو نے مجھے یہہ کپڑا پہنایا اسی طرح بلا شرکت غیر سب حمد
و شکر بھی خاص تیرے ہی واسطے ہے ت مانگتا ہون مین تجھ سے بہتری اس کپڑے کی اور بھلائی اوس چیز کی جو

لیے یہہ کپڑا پہنایا گیا اور پناہ مانگتا ہون تجہہ سے اوسکی بدی سے اور بدی سے اوسکے جسکے لیے یہہ بنایا گیا۔ ابو نضر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو لوگ اوس سے کہتے خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور دوسرا پہننا نصیب ہو۔

عن معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہانا کہا کر کہے۔ سب خوبیان اللہ ہی کو ہین جس نے مجہے یہہ کہانا کہلایا۔ اور بغیر میری حرکت اور قوت کے یہہ کہانا مجہے پہونچایا تو اوس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین اور جو نیا کپڑا پہنکر کہے کہ سب خوبی اللہ ہی کو ہے جسنے مجہے یہہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت بغیر یہہ کپڑا مجہے دیا تو اوسکے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین باب ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا جو شخص نیا کپڑا پہنے اوسکو دعا کیا دعا کرنا چاہیے

عن ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بکسوۃ فیھا خمیصۃ صغیرۃ فقال من ترون احق بھذہ فسکت القوم فقال ائتونی بام خالد فاتی بھا فالبسھا ایاھا ثم قال ابلی واخلقی مرتین وجعل ینظر الی علم فی الخمیصۃ احمر او اصفر ویقول سناہ سناہ یا ام خالد وسناہ فی کلام الحبشۃ الحسن ترجمہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کئی قسم کے کپڑے آئے تو اون مین ایک اونی کی چھوٹی چادر سیاہ دہاری دار تھی تو آپ نے فرمایا اسکا حقدار زیادہ تم کسکو سمجہتے ہو لوگ یہہ سنکر چپ ہو رہے آپنے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ لائی گئین آپ نے وہ چادر اون کو پنہائی پہر فرمایا پہاڑو اور پرانی کرو دوبار اور آپ دیکہتے جاتے تہے چادر کے نقشون کو جو سرخ تہے یا زرد اور فرماتے جاتے تہے سناہ سناہ اے ام خالد سناہ زبان حبش مین اچہے کو کہتے ہین ف بعضون نے اس حدیث سے دلیل کی ہے خرقہ پہنانے پر جو مشائخ مین مروج ہے حالانکہ یہہ مطلب اس حدیث سے نہین نکلتا اور خرقہ پہنانا کسی حدیث اور کتاب وسنت سے پائی نہین جاتی نہ عہد نبوی مین تہا باب ما جاء فی القمیص قمیص کا بیان یعنی کرتے کا بیان

عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑون مین کرتا بہت پسند تہا عن اسماء بنت یزید قالت کانت ید قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستین پہونچے تک تہا عن المسور بن مخرمۃ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا قال مخرمۃ یا بنی انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منھا فقال خبأت ھذا لک قال فنظر الیہ

زاد ابن موهب عن عروة ثم اتفقا قال رضي مخرمة قال قتيبة عن ابن ابي مليكة تم ابيه ترجمه مسور بن مخرمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین تقسیم کین لوگون کو اور مخرمہ کو کچھہ دیا تو مخرمہ نے مجھسے کہا ای بیٹے میری چلو میری ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اونکے ساتھہ گیا مخرمہ نے مجھسے کہا تم اندر جاؤ دیکھو کہ سو تجھے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ میری نام سے سو نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو بلایا آپ باہر نکلے اونھی قباؤن مین سے ایک قبا پہنے ہوئے آپ نے فرمایا یہہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی (یعنے اوٹھا رکھی تھی) مخرمہ نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ نے فرمایا خوش ہوگیا مخرمہ **ف** قبا ایک قسم کا لباس ہی جو مشہور ہے مخرمہ کے دل مین اونکو قبا نہ ملنے سے ایک طرح کی ناراضی ہوئی تہی جب وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ فوراً سمجھہ گئے آپ نے جو قبا باقی تہی وہ اونہی کو دیدی کہ وہ خوش ہوجاوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات کریمہ ایسے تہے جو دلپر نقش کرنے کے قابل ہین **عن**

ابن عمر قال في حديث شريك يرفعه قال من لبس ثوب شهرة البسه الله يوم القيامة ثوبا مثله زاد

عن ابي عوانة ثم تلهب فيه النار ترجمه ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشہور ہونیکے لیے کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ اوسکو پہنا دیگا ویسا ہی کپڑا پہر اوسمین آگ لگا دیگا (کپڑا یا جوتا کوئی چیز اچھا کچھہ اسلئے پہنے نہ دکھلانے اور فخر کے لیے) **عن** ابي عوانة قال ثوب مذلة ترجمه ابی عوانہ کی روایت مین ہی کہ اللہ قیامت کے دن

اوسکو ذلت کا کپڑا پہنا دیگا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم

ترجمه ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی شباہت کی وہ اون مین سے ہی یعنی ایسی شباہت جسکی وجہ سے تمیز نہو سکے کہ یہہ مسلمان ہی یا کافر جو کوئی ایسی مشابہت کرے پہر اوسکو کوئی مسلمان کافر سمجھہ کر لڑائی مین مار ڈالے تو مسلمان سے کچھہ مواخذہ نہ ہوگا۔ اس حدیث کا اسناد حسن ہی بعضون نے کہا اس کے اسناد مین عبد الرحمن بن ثابت ضعیف ہے واللہ اعلم **باب** في لبس الصوف والشعر کمل اور بالون کا پہنا کیسا ہے **عن** عائشة رضي الله

عنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه مرط مرحل من شعر اسود وقال حسين ثنا يحيى

ابن زكريا ثنا ابراهيم بن العلاء الزبيدي ثنا اسماعيل بن عياش عن عقيل بن مدرك عن لقمان بن عامر

عن عتبة بن عبد السلمي قال استكسيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكساني خيشتين فلقد رايتني

وانا اكسى اصحابي ترجمه ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو وقت باہر نکلے تو آپ پر چادر تھی سیاہ بالون کی جسمین پالان کی صورتین بنی ہوئی تہین ریہ جب ہی کہ مرحل حاکی حطی سے ہو جیسا کہ اکثرون مین ہی اور جو جیم سے ہو تو معنی یہہ ہون گے کہ مردون کی صورتین بنی ہوئی تہین شاید یہہ قبل تحریم تصاویر کے ہو) حسین نے دوسری حدیث اسناد سے روایت کی عتبہ بن عبد سلمی سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا پہننے کو آپ نے مجھے دو کپڑے کتان کے پہنا دیے مین جو اپنی تئین دیکھتا تو اور ساتہیون سے اچھا دیکھتا لباس مین (امام مالک نے صوف کا پہننا

بدون ضرورت کے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ زاہدون کا لباس تہا اور لوگ اوسکو پہننے لگے ہین یا کیونسطے اگر بایں قصد ہو نہ ہو تو صوف اور
بالونکا پہننا درست ہے عن ابی بردة قال قال لی ابی یا بنی لو رأیتنا ونحن مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و
قد اصابتنا السماء حسبت ان ریحنا ریح الضأن ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے مجھہ سے میرے باپ نے کہا بیٹا اگر تم
ہم کو دیکھتے جب ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھہ تھے اور پانی برستا تو تم سمجھتے کہ ہم مین سے بکریون اور بہیڑون کی بو آتی ہے
کیونکہ ہمارا لباس کہالون اور بالون کا ہوتا بہیگنے سے اوس مین بکری بہیڑ کی بو آنے لگتی) عن انس بن مالک
ان ملک ذی یزن اهدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة اخذها بثلاثة وثلاثین بعیرا او ثلاث
وثلاثین ناقة فقبلها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ذی یزن بادشاہ نے رسول اللہ صلعم کے لیئے ایک جوڑا کپڑے کا
تحفہ بہیجا جسے تینتیس اونٹ یا اونٹنیان دیکر اوس نے خریدا تہا آپ نے قبول کیا (ذو یزن ایک بادشاہ تہا حمیر کے بادشاہون
مین سے یزنی نیزہ منسوب ہے اوسکے طرف) عن اسحاق بن عبد اللہ بن الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشتری حلة ببضعة وعشرین قلوصا فاهداها الی ذی یزن ترجمہ اسحاق بن عبد اللہ بن حارث سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا کپڑے کا خریدا بیس پر کئی اونٹنیان دیکر وہ تحفہ بہیجا ذی یزن کو
تا کہ عوض ہو جاوے اوس کے تحفے کا آپ ہدیہ قبول کرتے اور اوسکا عوض اوس سے بہتر دیتے) عن ابی بردة قال دخلت
علی عائشة رضی اللہ عنہا فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونها
الملبدة فاقسمت باللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی هذین الثوبین ترجمہ ابو بردہ سے
روایت ہے مین حضرت عائشہ پاس گیا انہون نے ایک تہبند موٹے کپڑے کا نکالا جو یمن مین بنتا تہا اور ایک کمل جسکو ملبدہ
کہتے تہے (اوسکی غلظ اور سختی کیوجہ سے یا اوس مین پیوند لگے تہے) پہر حضرت عائشہ نے قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا انتقال انہی دو کپڑون مین ہوا (رسول اللہ صلعم کے مزاج مین تکلف اور ہجز د رنہ تہا جیسا کپڑا ملجاتا آپ پہن
لیتے کبہی اچہے کپڑے پہنتے کبہی موٹے جیسے ملجاتے) عن عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحروریة اتیت
علیا رضی اللہ عنہ فقال ائت هؤلاء القوم فلبست احسن ما یکون من حلل الیمن قال ابو زمیل و
کان ابن عباس رجلا جمیلا جهیرا قال ابن عباس فاتیتهم فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما هذه
الحلة قال ما تعیبون علی لقد رأیت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن ما یکون من الحلل ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب حروری (ایک قوم تہی خوارج مین سے جو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے برگشتہ
ہوگئی تہی) لوگون نے مقابلہ کیا حضرت علی کا تو مین اونکے پاس گیا انہون نے کہا جاؤ تم اس قوم پاس مین عمدہ سے عمدہ جوڑا
یمن کا پہنکر اون کے پاس گیا ابو زمیل راوی نے کہا ابن عباس ایک خوبصورت تہا وجیہ آدمی تہے انہون نے کہا مین خوارج پاس
پہونچا اونہون نے کہا مرحبا ہے ابن عباس یہہ تم کیا پہنے ہو ابن عباس نے کہا تم میری اوپر کیا طعنہ کرتے ہو مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے سے اچھا جوڑا پہنے دیکھا **ف** حاصل یہ ہے کہ اچھی اور عمدہ پوشاک پہننا اور ظاہری تجمل اور
آراستگی کرنا بشرطیکہ شرع کے مخالف نہ ہو ممنوع نہیں ہے بلکہ نبی کریم کے خلاف میں یہ ہے جب کہ مقصود ظاہر کرنا نعماء الٰہیہ کا ہو
نہ تفاخر اور کبر اور غرور معاذ اللہ **باب ما جاء فی الخز** خز ایک اونی کپڑا ہے بالوں کا یا اون اور ریشم دونوں کا

بنا **عن** عبد اللہ بن سعد عن ابیہ قال رأیت رجلا ببخارا علی بغلۃ بیضاء علیہ عمامۃ خز سوداء
فقال کسانیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا لفظ عثمان والاخبار فی حدیثہ **ترجمہ** سعد بن عثمان سے
روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں جو سفید رنگ کے خچر پر سوار تھا اور سیاہ خز کا عمامہ باندھے ہوئے تھا وہ بولا یہ عمامہ
مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے **ف** مراد خز سے وہی کپڑا ہے جس میں اون اور ریشم دونوں ہوں کیونکہ حریر
یعنی نرے ریشم کا کپڑا مردوں کو پہننا منع ہے ا **عن** ابی عامر او ابی مالک انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر وذکر کلاما قال یمسخ منهم آخرون قردۃ وخنازیر
الی یوم القیامۃ **ترجمہ** ابی عامر یا ابی مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں سے
لوگ پیدا ہوں گے جو خز اور حریر کو درست کر لیں گے پھر اور کچھ بیان کیا بعد اوس کے فرمایا اون میں سے بعضے بندر ہو جاوینگے اور سور
سو قیامت تک **ف** یا تو در حقیقت مسخ مراد ہے تو وہ زمانہ ابھی نہیں آیا یا مراد مسخ سے یہ ہے کہ اون کی خو میں صفات اور
اخلاق ذمیمہ بندروں اور سوروں کے ایسے راسخ ہو جاں گے گویا وہ انسان سے بندر یا سور ہو جاوینگے ا **عن** عبد اللہ بن
عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلۃ سیراء عند باب المسجد تباع فقال یا رسول اللہ لو اشتریت هذہ فلبستها
یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس هذہ من لا خلاق
لہ فی الآخرۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منها حلل فاعطی عمر بن الخطاب منها حلۃ فقال عمر یا رسول
اللہ کسوتنیها وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکها
لتلبسها فکساها عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا بکتا
ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر اور پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کاش اسکو آپ خرید کر لیتے اور جمعہ کے روز اور جب
آپکے پاس لوگ آیا کرتے ہیں پہنا کرتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جسکا آخرت میں کچھ حصہ نہیں پھر وہی
قسم کے چند جوڑے آپ کے پاس آئے آپنے اونمیں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپنے عطارد
(ریشمی جبہ نام ہے ایک شخص کا) کے جوڑے میں فرمایا تھا اسکو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے آپ نے فرمایا
میں نے تجھے یہ جوڑا اسی لیے کو تھوڑی دیا ہے کہ پہنے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک کافر بھائی کو دیدیا یعنی عثمان بن حکیم کو دیدیا **عن**
عبد اللہ بهذہ القصۃ قال حلۃ استبرق وقال فیہ ثم ارسل الیہ بجبۃ دیباج وقال تبیعها وتصیب
بها حاجتک **ترجمہ** یہی حدیث عبد اللہ بن عمر سے بھی ہے اس روایت میں بجائے حلہ سیراء کے یہ ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا

واستبرق ایک قسم کپڑے کی ہوتا ہے) پہر آنحضرت نے حضرت عمر کو جو جوڑا بہیجا وہ دیبا کا تہا آپنے فرمایا اسکو بیچکر اپنا کام چلاؤ **عن**
ابی عثمان النہدی قال کتب عمر الی عتبة بن فرقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحریر الا ما کان
هکذا وهکذا اصبعین و ثلاثة واربعة **ترجمہ** ابوعثمان نہدی سے روایت ہے حضرت عمر نے عتبہ بن فرقد کو لکہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اسقدر اور اسقدر دو انگل یا تین یا چار انگل (یعنی اسقدر چوڑا
مثل سنجاف کے جبہ وغیرہ میں درست ہے) **عن علی** رضی اللہ عنه قال اهدیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حلة سیراء فارسل بها الی فلبستها فاتیته فرأیت الغضب فی وجهه وقال انی لم ارسل بها الیک
لتلبسها وامرنی فاطرتها بین نسائی **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
کسی نے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ بہیجا تو آپنے وہ جوڑا میری پاس بہیجدیا میں اُس کو پہنکر آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو
میں نے حضرت کے چہرہ مبارک کو غضبناک دیکہا اور آپنے مجہسے فرمایا کہ اس جوڑے کو میں نے تیرے پہننے کو نہیں بہیجا
تہا پہر آپنے مجہے حکم کیا میں نے اپنی عورتوں کو تقسیم کردیا **باب** منع کس حریر یعنی ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت
کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس القسی و
عن لبس المعصفر و عن تختم الذهب و عن القراءة فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے منع
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ریشمی ہے) اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے اور سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑہنے سے (اس لیے کہ قرآن پڑہنے کا مقام قیام ہے اور رکوع تسبیح کی جا ہے)
عن علی رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا قال عن القراءة فی الرکوع والسجود
ترجمہ علی رضی اللہ عنه سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اسمیں یہ ہے کہ منع کیا آپنے قرآن
پڑہنے سے رکوع اور سجدے میں (کیونکہ دونو تسبیح کے محل ہیں) **عن** انس بن مالک ان ملک الروم اهدی الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقة من سندس فلبسها فکانی انظر الی یدیه تذبذبان ثم بعث بها
الی جعفر فلبسها ثم جاءه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اعطکها لتلبسها قال فما اصنع
بها قال ارسل بها الی اخیک النجاشی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے روم کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک جبہ سندس کا بہیجا (سندس ایک کپڑا ہے ریشمی جو نہایت لطیف و باریک ہوتا ہے دیبا کی قسم سے) آپنے
اسکو پہنا انس نے کہا میں گویا آپ کے ہاتہوں کو اسوقت دیکہہ رہا ہوں ہل رہے تہے پہر آپنے وہ کپڑا جعفر بن ابی طالب کو
بہیجدیا جعفر وہ کپڑا پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے فرمایا میں نے تجہے پہننے کو نہیں دیا تہا انہوں
نے کہا پہر کیا کروں آپنے فرمایا اپنے بہائی نجاشی (بادشاہ حبش) کو بہیجدے (وہ عورتوں کو پہنا دیگا) **عن** عمران بن
حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص

المكفف بالحرير قال قاوما الحسن الى جيب قميصه قال و قال الا و طيب الرجال ريح لا لون له الا و
طيب النساء لون لا ريح له قال سعيد اراه قال انما حملوا قوله فی طيب النساء على انها اذا خرجت فاما
اذا كانت عند زوجها فلتطيب بما شاءت ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین سرخ رنگ بالش پر سوار نہین ہوتا ہون ف بالش سرخ رنگ جو زین پر باندہتی ہین اوسپر مین سوار نہین ہوتا
ہون ف اور نہ مین کسم کے رنگ کا کپڑا پہنتا ہون اور نہ مین وہ قمیص (چارجامہ) پہنتا ہون جو ریشم سے لگا ہوا ور فرمایا مردونکی
خوشبو وہ ہے جو رنگدار نہین فقط بودار ہے ف جیسے گلاب اور مشک وغیرہ جسمین زینت نہین ہی اونکا استعمال مردونکے لیے
درست ہی ف اور عورتونکی خوشبو رنگدار ہے بودار نہین ف جیسے مہندی و زعفران وغیرہ کہ ان مین اسقدر خوشبو نہین کہ
نہ وہ فتنے کا باعث ہو ف سعید بن ابی عروبہ نے کہا کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی جب عورتین باہر نکلین لیکن اپنے گہر مین
خاوند کے پاس تو جو خوشبو چاہی لگا دے (جب باہر جاوی تو ایسی خوشبو لگا کر نہ جاوی جو غیر مردون کے ناک تک پہونچے اور فتنے
کا باعث ہو) عن ابی الحصين يعنی الهيثم بن شفی قال خرجت انا و صاحب لی يكنى ابا عامر رجل من المعافر
لنصلی بايلياء وكان قاصهم رجل من الازد يقال له ابو ريحانة من الصحابة قال ابو الحصين فسبقنی
صاحبی الى المسجد ثم ردفته فجلست الى جنبه فسألنی هل ادركت قصص ابی ريحانة قلت لا قال
سمعته يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة
الرجل الرجل بغير شعار وعن مكامعة المراة المراة بغير شعار وان يجعل الرجل فی اسفل ثيابه حريرا
مثل الاعاجم او يجعل على منكبيه حريرا مثل الاعاجم وعن النهبى وركوب النمور ولبوس الخاتم
الا لذی سلطان ترجمہ ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہی مین اپنے ایک ساتہی کے ساتہہ نکلا جسکی کنیت ابو عامر تہی اور وہ
قبیلہ معافر مین سے تہا بیت المقدس مین نماز پڑہنے کو اوس زمانے مین بیت المقدس کے لوگون کے واعظ ابو ریحانہ تہے جو ایک شخص
تہے صحابیون مین سے ابو الحصین نے کہا میرا ساتہی مجہہ سے پہلے مسجد مین گیا پہر مین آیا اور اونکی پاس جا بیٹہا اوس نے مجہہ سے پوچہا
تم نے کچہہ وعظ سنی ابو ریحانہ کی مین نے کہا نہین اوس نے کہا مین نے سنا ابو ریحانہ سے کہتے تہے (ابو ریحانہ کا نام شمعون
بن زید ہی جو حلیف تہے انصار کے یا مولی تہے رسول اللہ صلعم کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ نے
منع فرمایا ہی دس باتون سے دانت باریک کرنیسے اور نیلا گودنے سے اور بال اوکہاڑنے سے ف یعنی زینت کے لیے سر یا
داڑہی کے بال اوکہاڑنے سے ف اور دو مرد کے ایکساتہہ بغیر لباس کے سونیسے اور دو عورت کے ایکساتہہ بغیر لباس
کے سونیسے اور پٹیہ لگا دے مرد اپنے کپڑون کے نیچے حریر عجمیون کے مثل یا ریشمی کپڑا اپنے مونڈہون پر مثل عجمیون کے لگا دے اور
منع فرمایا لوٹنے سے (یعنی پرایا مال اچک لیجانیسے یا غارت کرنیسے راہ لوٹنے سے) اور درندون کے چمڑے پر سوار ہونیسے اور
بادشاہ کے سوا غیر کو انگوٹھی پہننے سے ف بادشاہ کے حکم مین ہی قاضی و مفتی یا اور حکام جنکو مہر کی ضرورت پڑتی ہی کیونکہ

بغیر ضرورت کے انگوٹھی پہننا محض زینت ہے عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال نھی عن میاثر الارجوان ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے کہ سرخ زین پوشوں سے منع فرمایا ہے (جنکا ریشمی ہو) عن علی رضی اللہ عنہ قال نھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن لبس القسی والمیثرۃ الحمراء ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی (مصر کے ملک میں ایک قسم کا کپڑا
ہوتا ہے) کے پہننے سے اور سرخ زین پوشوں سے (کیونکہ یہہ طریقہ ہے متکبرین عجم کا) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصۃ لھا اعلام فلما سلم قال اذھبوا بخمیصتی
ھذہ الی ابی جہم فانھا الھتنی فی صلاتی وائتونی بانبجانیتہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں نقش و نگار تھے (اور ابو جہم نے انگو دی تھی) پھر سلام پھیر کے
آپ نے فرمایا یہہ چادر ابو جہم کو دے آؤ کیونکہ اوس نے غفلت میں ڈالدیا مجھکو نماز کے اندر (مجھے اوسکے بیل بوٹون کا
خیال آ گیا) اور ایک سادی چادر (جس میں بیل بوٹے نہوں) اوس کے پاس سے مجھے لا دو باب الرخصۃ فی
العلم وخیط الحریر یا اگر ریشم کے نقش و نگار کپڑے پر ہوں یا ریشم سے سیا ہوا ہو تو منع نہیں ہے عن عبد اللہ ابو عمر
مولی اسماء بنت ابی بکر قال رایت ابن عمر فی السوق اشتری ثوبا شامیا فرای فیہ خیطا احمر
فردہ فاتیت اسماء فذکرت ذلک لھا فقالت یا جاریۃ ناولینی جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخرجت جبۃ طیالسۃ مکفوفۃ الجیب والکمین والفرجین بالدیباج ترجمہ عبد اللہ ابی عمر سے جو مولے
ہیں اسماء بنت ابی بکر کے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا انہوں نے بازار میں شام کا بنا ہوا ایک کپڑا خریدا اور
میں ایک تاگا سرخ (ریشمی) دیکھا تو پھیر دیا اوسکو میں اسماء بنت ابی بکر پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے اپنی
لونڈی سے کہا لا رسول اللہ صلعم کا جبہ تو مجھے لا دے وہ نکال لائی تو وہ جبہ طیالسہ کا تھا (طیالسہ ایک اونی منقش
کپڑا ہوتا ہے) جسکی گریبان اور آستینوں اور دونوں آگے پیچھے میں ریشم ٹکا ہوا تھا (مقصود یہہ ہے کہ اسقدر ریشم حرام
نہیں ہے جب چار انگل کے مقدار ہو) عن ابن عباس قال انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب
المصمت من الحریر فاما العلم من الحریر وسدی الثوب فلا باس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اوس کپڑے سے جو نرا ریشمی ہو لیکن بوٹے دار اور جسکا فقط ریشمی تانا ہو اوس کا
نہیں کیونکہ وہ ریشمی نہیں ہے باب فی لبس الحریر لعذر (عذر کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا درست ہے) عن
انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد الرحمن بن عوف وللزبیر بن العوام فی قمص الحریر فی
السفر من حکۃ کانت بہما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر
بن العوام کو اجازت دی ریشمی کرتے پہننے کی سفر میں اونکو کھجلی ہو جانیکے سبب سے (یعنی نرے ریشمی کپڑے بھی) باب

في الحرير للنساء عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی الله عنه یقول ان نبی الله
صلی الله علیه وسلم اخذ حریرا فجعله فی یمینه واخذ ذهبا فجعله فی شماله ثم قال ان هذین حرام
علی ذکور امتی ترجمہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا
لیکر داہنے ہاتھ میں رکھا اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (عورتوں
پر سونا اور حریر دونوں پہننا درست ہے) **عن** انس بن مالک انه رأى علی ام کلثوم بنت رسول الله صلی الله
علیه وسلم بردا سیراء قال والسیراء المضلع بالقز ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم کو چادر ریشمی دھاریدار پہنے دیکھا (کیونکہ عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہے) **عن** جابر
قال کنا ننزعه عن الغلمان ونترکه علی الجواری قال مسعر فسالت عمرو بن دینار عنه فلم یعرفه ترجمہ جابر سے
روایت ہے ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے چھین لیتے اور لڑکیوں کو پہنے دیتے اس حدیث کو مسعر نے عبد الملک سے سنا انہوں نے عمرو بن
دینار سے پھر مسعر نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا تو انہوں نے نہ پہچانا اس حدیث کو (پس یہ ضعیف ہوئی) **باب**
في لبس الحبرة حبرہ (ایک یمنی کپڑا ہے دھاریدار) کے پہننے کا بیان **عن** قتادة قال قلنا لانس ای اللباس کان احب الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم او اعجب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحبرة ترجمہ قتادہ سے روایت ہے
ہم نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت پیارا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند
کونسا لباس تھا تو انس نے کہا یمنی چادر **ف** حبرہ یمن کے اچھے کپڑوں کو کہتے ہیں اور یہاں حبرہ سے مراد یمن
کی چادر سبز رنگ سرخ خط دار جو سوت یا کتان کی ہوتی ہے اور وہ عرب کے بہتر کپڑوں میں سے ہے **باب** في البياض
سفید کپڑوں کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابکم البیاض
فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ تمہارے کپڑوں میں وہ بہتر
ہے اور اپنے مردوں کو بھی اس میں کفنایا کرو اور تمہارے لیے بہتر سرمہ اثمد ہے کیونکہ وہ نظر کو روشنی دیتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو
بڑھاتا ہے (اثمد سنگ سرمہ کو کہتے ہیں) **باب** في غسل الثوب وفي الخلقان کپڑوں کا دھونا میل کچیل سے اور صاف کپڑے
رہنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد الله قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فرأى رجلا شعثا قد تفرق
شعره فقال اما کان یجد هذا ما یسکن به شعره ورأى رجلا آخر علیه ثیاب وسخة فقال اما کان هذا
یجد ماء یغسل به ثوبه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک شخص
بکھرے بالوں والا دیکھا اور اس کے سر کے بال پراگندہ ہو گئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا یہ شخص کوئی چیز سر صاف کرنے کی نہیں پاتا جس سے اپنا سر
درست کرے اور ایک میلے کپڑے والے کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ بھی پانی نہیں پاتا جس سے اپنا کپڑا دھوئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میلے کچیلے

رہنا پھٹے پرانے کپڑے پہننا مقدور ہوتے ہوئے کچھ بات نہیں ہے زینہ ایمان کی ضروریات میں سے ہے ہاں اگر نہ ملے یا غذا ہو
تو خیر قباحت نہیں عن ابی الاحوص عن ابیه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فی ثوب دون فقال الک
مال قال نعم قال من ای المال قال قد اتانی الله من الابل والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک الله
مالا فلیر اثر نعمة الله علیک وکرامته ترجمہ ابو الاحوص نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور میرے کپڑے ہلکے تھے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مالدار ہے میں نے عرض کیا جی ہاں (یعنے مالدار ہوں) تو پھر
آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے تو میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ اور بکریاں اور گھوڑے اور لونڈی غلام دیے ہیں آپ نے
مجھ سے فرمایا پھر جب تجھے اللہ نے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ کی نعمت کی نشانی اور اوس کے بزرگی تجھ پر ظاہر ہوئے و اما بنعمة ربک فحدث
کا بھی مضمون ہے اللہ جل جلالہ نے دنیا کی سب نعمتیں اپنی پیاری مخلوق انسان کے لیے بنائیں ہیں پھر ہو سکتا ہے اوسکی نعمتوں کا
استعمال کر نا برے حال سے رہنا در حقیقت ناشکری ہے کھاوے اور کھلاوے پہنے اور پہناوے نہ یہ کہ اٹھا کر رکھے اور
چھوڑ کر مر جاوے۔ باب فی الصبوغ بالصفرة زرد رنگ کا بیان عن ابن عمر کان یصبغ لحیته بالصفرة
حتی تمتلی ثیابه من الصفرة فقیل له لم تصبغ بالصفرة فقال انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبغ
بها ولم یکن شیء احب الیه منها وقد کان یصبغ بها ثیابه کلها حتی عمامته ترجمہ ابن عمر اپنی داڑھی
زرد کرتے تھے صفرہ سے (صفرہ ایک قسم کی زرد خوشبو کا نام ہے) یہاں تک کہ اون کے کپڑے سب زردی سے بھر جاتے تھے ابن عمر
کسی نے کہا کہ تم صفرہ سے کیوں رنگ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو اوس میں رنگتے ہوئے دیکھا اور
کوئی چیز آپ کو اوس سے زیادہ پیاری نہ تھی اور بیشک آپ اوس سے تمام کپڑے رنگتے یہاں تک کہ اپنے عمامہ کو بھی اوس سے رنگتے باب
فی الخضرة سبز رنگ کا بیان عن ابی رمثة قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم فرایت علیه
بردین اخضرین ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو میں نے
آپکو دیکھا آپ پر دو چادریں سبز رنگ کی تھیں باب فی الحمرة سرخ رنگ کا بیان عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده قال هبطنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من ثنیة فالتفت الی وعلی ریطة مضرجة
بالعصفر فقال ما هذه الریطة علیک فعرفت ما کره فاتیت اهلی وهم یسجرون تنورا لهم فقذفتها
فیه ثم اتیته من الغد فقال یا عبد الله ما فعلت الریطة فاخبرته فقال الا کسوتها بعض اهلک فانه
لا باس به للنساء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ اترے ایک ٹیکری سے آپ نے مجھکو دیکھا میں اوس وقت ایک فرد اوڑھے ہوئے تھا جو کسم میں رنگی گئی تھی آپ نے فرمایا یہ کیا ہے تو
کیسی اوڑھی ہے تو میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسکو برا جانا جب میں گھر میں گیا تو تنور جل رہا تھا میں نے وہ فرد اوس تنور میں ڈالدی
دوسرے دن رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے پوچھا اے عبد اللہ وہ فرد کیا ہوئی میں نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے کسی بی بی کو

کو نہ دیدی عورتونکو یہ رنگ پہنا کچہ برا نہین **ف** مردون پر کسم کا رنگ پہننا حرام ہی لیکن مطلق سرخ رنگ مین اختلاف ہی صحیح
یہہ ہی کہ سوا کسم کے اور سرخ رنگ کی حرمت کیواسطی کوئی دلیل نہین ہی **عن** ہشام یعنی ابن الغاز المضرجة التی لیست
بمشبعة ولا الموردة **ترجمہ** عبید اللہ جو چادر اوڑہی ہوئی تہے کسم مین رنگی ہوئی وہ مضرجہ تہی یعنے درمیان رنگ تہا نہ بہت
ڈہٹا سرخ تہا نہ بالکل گلابی رنگ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابو علی اللؤلؤی اراہ وعلی ثوب مصبوغ بعصفر مورد قال ما ہذا فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک فقلت احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اہلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو دیکہا ابو علی نے کہا اوس حال مین کہ مجہپر گلابی کسم کے رنگ کا کپڑا تہا
تو آپ نے فرمایا یہہ کیا ہے (یعنے کیسا ناشایستہ کام ہی) تو مین وہان سے چلا گیا اور اوس کپڑے کو جلا دیا پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مجہسے کہ تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا مین نے عرض کیا کہ جلا دیا اوسکو تو آپ نے فرمایا کہ اوسی اپنے کسی گہر والے کو کیون نہ پہنا دیا **ف**
یعنی ضائع کر دینا کیا ضرور تہا جسکو یہہ رنگ حلال ہی اوسکو پہنا دینا تہا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجل علیہ ثوبان احمران فسلم فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور اوس کے اوپر دو سرخ کپڑے تہے اوسنے رسول اللہ صلعم کو سلام کیا تو آپ نے اوسکو
جواب نہ دیا سلام کا بعضون نے لکہا یہہ حدیث دلیل ہی مطلق سرخ رنگ کے حرام ہونے پر مردون کے لیے خواہ کسم کا رنگ ہو یا اور کسی چیز کا اور جواب
یہہ بہی کہ یہہ حکایت واقعہ ہی شاید وہ رنگ کسم ہی کا ہو کوئی امر لفظی نہین ہی جس مین عموم کا اعتبار کیا جاوے دوسرے یہہ کہان سے
معلوم ہوا کہ جواب سلام کا نہ دینا اسی سرخ رنگ کی وجہ سے تہا **عن** رافع بن خدیج قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رواحلنا وعلی ابلنا اکسیة فیہا خیوط
عہن حمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ہذہ الحمرة قد علتکم فقمنا سراعا لقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نفر بعض ابلنا فاخذنا الاکسیة فنزعناہا عنہا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہم سفر مین نکلے تو رسول اللہ صلعم نے ہماری اونٹون کے پالانون کے زین پوشون
کو دیکہا اونمین سرخ اون کی دہاریان ہین آپ نے فرمایا کیا مین نہین دیکہتا ہون کہ سرخی تمپر غالب ہونے لگی (یعنے پالانون زین پوشون
سرخ کپڑے مین رفتہ رفتہ اور لباس بہی سرخ ہو جاوینگے) یہہ سنکر ہم جلدی سے اوٹہے کیونکہ آپ نے فرمایا تہا یہانتک کہ ہماری جلدی کی وجہ
سے بعضے اونٹ بہڑک کر بہاگے پہر ہمنے اون زین پوشونکو اوتار ڈالا **ف** ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زین
پوشون کو حرام نہین کہا تہا کیونکہ وہ بالکل سرخ نہ تہی بلکہ دہار دار تہی لیکن صحابہ آپ کے اتنے فرمانے سے اون زین پوشون کو اوتار
کر پہینک دیا **عن** حریث بن الابح السلیحی ان امراة من بنی اسد قالت کنت یوما عند زینب امراة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصبغ ثیابا لہا بمغرة فبینا نحن کذلک اذ طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فلما رآے للغرۃ رجع فلما رات ذلک زینب علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کرہ ما فعلت فاخذت

فغسلت ثیابھا ووارت کل حمرۃ ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع فاطلع فلما لم یر شیئا دخل ترجمہ حریث

بن ابجر سلیطی سے روایت ہے کہ بنی اسد کے ایک عورت نے کہا میں ایک روز زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس بیٹھی تھی

اور انکی کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھی ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا اور گیرو دیکھکر آپ

لوٹ گئے جب زینب نے یہ دیکھا تو وہ سمجھ گئیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام کو برا جانا وہ اوٹھیں اور اپنی کپڑے دھو ڈالی اور حمرۃ

کو چھپا دیا بعد اوس کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے جھانک کر دیکھا جب کچھ نہ پایا تو اندر آئے **ف**

یہ حدیث مطلق حرمت حمرت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ آپکا نہ آنا معلوم نہیں کس وجہ سے تھا اگر حرمت کیوجہ سے تھا

تو عورتوں کو حرمت سرخ رنگ کی کہاں ہے علاوہ برین اس حدیث کا اسناد قوی نہیں ہے ضمضم بن زرعہ میں بعضون نے کلام

کیا ہے آپ شاید اسوجہ سے نہ آئے ہوں گے کہ زینب کام میں مشغول تھیں اور عورتیں جمع تھیں)

باب فی الرخصۃ

سرخ رنگ کی رخصت کا بیان **عن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یبلغ شحمۃ اذنیہ

ورایتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بال

کان کے لو تک رہتے تھی اور میں نے آپکو سرخ رنگ جوڑا پہنے دیکھا کسی کو میں نے اتنا خوبصورت کبھی نہیں دیکھا (ابن قیم نے کہا سرخ

دہاری دار تہا نہ بالکل سرخ) **عن** ھلال قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلۃ وعلیہ

برد احمر وعلی امامہ یعبر عنہ ترجمہ ہلال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے منے میں خچر پر خطبہ

سناتے ہوئے دیکھا تو آپکے اوپر سرخ چادر پڑی تھی اور حضرت علی آپکے روبرو کھڑے ہوکر لوگوں کو آواز پہونچاتے تھے

(یعنی جو آپ فرماتے تھے اوسکو پکار کر کہہ دیتے تھے)

باب فی السواد

سیاہ رنگ کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا فلما عرق فیھا وجد ریح الصوف

فقذفھا قال واحسبہ قال وکان تعجبہ الریح الطیبۃ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چادر بنائی گئی (یعنے سیاہ پشم سے) تو آپ نے اوسکو پہنا پھر جب اوس میں پسینا آیا اور پشم کی بو آپ

کو آنے لگی تو آپ نے اوسکو ڈالدیا راوی نے کہا آپکو خوشبو مرغوب تھی (اور بدبو بہت ناپسند تھی)

باب فی الھدب

کپڑے کے کنارے کا بیان **عن** جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محتب بشملۃ وقد وقع ھدبھا

علی قدمیہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے احتبا کی حالت

پر بیٹھے تھے **ف** احتبا وہ ہے کہ دونوں پنڈلیوں کو اوٹھا کر چوتڑوں کے بل بیٹھنا اور دونوں ہاتھوں سے بھی احتبا ہوتا ہے اور

آنحضرت کا احتبا جسکا مذکور ہوا سو چادر ہی سے تھا جو پھیلانا ہے **ت** اور کنارہ اوسکا آپکے دونوں پیروں پر گرا ہوا

تھا

باب فی العمائم

عمامہ باندھنے کا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح مکۃ

جاتا تہا یا گرمی کبھی گے تنہ سی نہ لگاتے تہے (اسلیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گریبان کھلا دیکہا تہا) **باب** فی التقنع

کپڑے سے سر ڈھانپنا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا بینا نحن جلوس فی بیتنا فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر رضی اللہ

عنہ ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا فی ساعۃ لم یکن یاتینا فیہا فجاء رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن فاذن لہ فدخل **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک وقت ہم

دوپہروں کیوقت گرمی میں اپنا گھر کے اندر بیٹھے تھے (یعنی ابی بکر رض کے گھر میں) اتنے میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر رض سے کہا

کہ یہ اللہ کے رسول ہیں جو سامنے آتے ہیں چادر کے کنارہ سے اپنا سر ڈھانپ کر **ف** تقنع معنی چادر سے سر چھپانا اور اوسکو کنارہ کو

منہ پر سے ڈالدینا کبھی گرمی سے بچانے کے واسطے کبھی شرم سے آپ سر پر چادر کا کنارہ ڈال لیتے جب عورتوں میں جاتے تھے) پھر آپ تشریف

لائے اور اذن مانگا اندر آنے کے لیے ابوبکر رض نے اذن دیا آپ اندر آئے **باب** ماجاء فی اسبال الازار تہبند یا ازار کو

ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے **عن** جابر بن سلیم قال رأیت رجلا یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ

قلت من ھذا قالوا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت علیک السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک

السلام فان علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قال قلت انت رسول اللہ قال انا رسول اللہ

الذی اذا اصابک ضر فدعوتہ کشفہ عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت

بارض قفراء او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ ردھا علیک قلت اعھد الی قال لا تسبن احدا قال فما

سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وان ترفع ازارک الی

نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانھا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب

المخیلۃ وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیرہ بما تعلم فیہ فانما وبال ذلک علیہ **ترجمہ**

جابر بن سلیم سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکہا جو بات فرماتے تھے لوگ اوسکو قبول کر لیتے تھے (یعنے اوس میں حجت اور تقریر

نہ کرتے تھے) میں نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (جب تو میں اون کے

پاس گیا اور) میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ دوبار آپنے فرمایا علیک السلام مت کہا کر کیونکہ مردوں کو اسطرح سلام کرتے ہیں

ف یعنی عرب کے لوگوں کی یہہ عادت ہے کہ جب کبھی مردے سے خطاب کرتے ہیں تو علیک کو پہلے کہتے ہیں۔ ایک شاعر

کہتا ہے علیک سلام اللہ قیس بن عاصم + ورحمتہ ماشاء ان یترحما + ورنہ آنحضرت صلعم سے اموات کے

لیے بھی السلام علیکم منقول ہے **ت** بلکہ یوں کہہ السلام علیک میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں

میں اوس اللہ کا بہیجا ہوں کہ جب کبھی تجھکو نقصان پہونچے پھر تو اوسکو یاد کرے (دعا کرے) تو وہ نقصان کو دفع کرے

اور جس سال تجھ پر قحط آوے پھر تو اوس سے دعا کرے تو وہ غلہ اور گھاس اوگادے اور جب تو کسی خالی زمین میں ہو جہاں پانی

ہو نہ گہاس پھر تیری اونٹنی گم ہو جاوے اور تو اوس سے دعا کرے تو وہ تیری اونٹنی لادے میں نے کہا مجھکو نصیحت

کیجیو آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دینا جابر نے کہا اوس روز سے مینے کسی کو گالی نہین دی نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو
نہ بکری کو پھر آپ نے فرمایا جو کوئی تجھے حصہ بھیجے تو اوسکو حقیر مت کر اور اپنے بھائی سے بات کر کشادہ پیشانی سے (یعنے ہم
خوشی) کیونکہ یہہ معروف مین داخل ہی (یعنے اون چیزون مین جنکا بجالانا چاہیے) اور اپنی تہہ بند یا ازار کو اونچا رکھہ
نصف ساق تک اگر یہہ نہ ہوسکے تو ٹخنون تک (ٹخنون سے نیچی نہ کر) اور بچا رہ تو ازار کے لٹکانے سے کیونکہ یہہ کبر اور غرور کی بات
ہی اور اللہ نہین پسند کرتا ہی غرور اور تکبر کو اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تیرے عیب کو جو وہ جانتا ہو بیان کرے تو تو اوس
کے عیب کو جو جانتا ہی بیان نہ کر کیونکہ اوس کے کہنے کا وبال اور بوجھہ اوسی پر ہی **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ قال ابو بکر ان احد جانبی ازاری یسترخی
انی لاتعاھد ذلک منہ قال لست ممن یفعلہ خیلاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے **ف** تہہ بند یا چادر یا کرتا یا پاجامہ یعنے ضرورت سے زیادہ اوسکو نیچا
کرے اور کپڑا اسکا صرف کرے **ف** غرور اور تکبر کی راہ سے تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اوسکی طرف نظر نہ کریگا
ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور کی وجہ سے یہہ کام نکرے تو وہ اس وعید مین داخل نہین ہی مگر جب بھی یہہ امر مذموم ہے
ف حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میری تہہ بند کا ایک کنارہ لٹکا رہتا ہی عادت ہوگئی ہی تو رسول اللہ صلعم
نے اون سے فرمایا تو اون مین سے نہین ہی جو غرور سے یہہ کام کیا کرتے ہین **عن** ابی ھریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا
ازارہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فتوضأ فذھب فتوضأ ثم جاء فقال اذھب
فتوضأ فقال لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ ثم سکت عنہ قال انہ کان یصلی
وھو مسبل ازارہ وان اللہ لا یقبل صلاۃ رجل مسبل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص اپنے ازار لٹکائے
ہوئے نماز پڑھ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ گیا اور اوس نے وضو کیا پھر آیا
آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکو بھی حکم کرتے ہین کہ وضو کر آ پھر چپ ہو رہتے ہین (آخر
اسکا مطلب کیا ہی) آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑھتا ہی اور اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی جو ازار لٹکا کر پڑھے
(غرور اور تکبر کے راہ سے) **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ
ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قلت من ھم یا رسول اللہ قد خابوا
وخسروا فاعادھا ثلاثا قلت من ھم خابوا وخسروا فقال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف
الکاذب او الفاجر **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالی تین
شخصون سے کلام بھی نہ کریگا اور اونکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور اون کو لیے عذاب ہی
درد دینے والا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین خراب ہوگئے اور ٹوٹے مین پڑگئے آپ نے پھر یہی فرمایا مین نے

کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں خراب ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے آپ نے ایک ازار لٹکانیوالا دوسرے احسان جتانیوالا
تیسرے اپنا اسباب جھوٹی قسم کھاکر بیچنیوالا ۔ عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا والاول اتم
قال المنان الذی لا یعطی شیئا الا منۃ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
لیکن پہلی روایت اتم ہے یعنی پورا احسان جتانیوالا وہ ہے کہ جب کچھ دیوے تو اپنا احسان بیان کیا کرے عن قیس
بن بشر التغلبی قال اخبرنی ابی وکان جلیسا لابی الدرداء قال کان بدمشق رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابن الحنظلیۃ وکان رجلا متوحدا قلما یجالس الناس انما ہو صلوۃ
فاذا فرغ فانما ہو تسبیح وتکبیر حتی یاتی اہلہ فمر بنا ونحن عند ابی الدرداء فقال لہ ابو
الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فقدمت
فجاء رجل منہم فجلس فی المجلس الذی یجلس فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل الی جنبہ
لو رأیتنا حین التقینا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذہا منی وانا الغلام الغفاری
کیف تری فی قولہ قال ما اراہ الا قد بطل اجرہ فسمع بذلک اخر فقال ما اری بذلک باسا
فتنازعا حتی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ لا باس ان یوجر ویحمد
فرأیت ابا الدرداء سر بذلک وجعل یرفع راسہ الیہ ویقول انت سمعت ذلک من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول نعم فما زال یعید علیہ حتی انی لاقول لیبرکن علی رکبتیہ
قال فمر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضہا ثم مر بنا یوما اخر
فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل فاخذ شفرۃ فقطع
بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء
کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی
اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب
الفحش ولا التفحش قال ابو داود وکذا قال ابو نعیم عن ہشام قال حتی تکونوا کالشامۃ فی الناس
ترجمہ قیس بن بشر تغلبی سے روایت ہے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ مصاحب تھے ابو الدرداء صحابی کے انہوں نے کہا
دمشق میں ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس کو ابن الحنظلیہ کہتے تھے وہ تنہائی پسند تھا
بہت کم لوگوں میں بیٹھتا تھا اکثر نماز پڑھا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح اور تکبیر میں مصروف رہتا یہاں تک

کر اپنے گھر جاتا ایک روز وہ شخص پھر سے گزرا ہم ابو الدرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ابو الدرداء نے کہا کوئی بات ہم سے ایسی
کہہ جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ کرے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو جہاد کے لیے بھیجا
جب وہ لوٹ کر آیا تو اس میں کا ایک شخص آیا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہاں جا کر
بیٹھ گیا وہ شخص اپنے پاس والے سے کہنے لگا کاش تم نے ہمکو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے بھڑے تھے ہم میں سے فلاں شخص
نے نیزہ اوٹھا کر دشمن کو مارا اور کہا لے یہہ چوٹ میری طرف سے میں لڑکا ہوں قبیلہ غفار کا تم اس کے اس کہنے کو کیسا
سمجھتے ہو وہ شخص بولا میری نزدیک تو اسکا ثواب جاتا رہا یہہ ایک اور شخص نے سنا وہ بولا میں کچھ قباحت نہیں سمجھتا
ہوتی کچھ پھر دونوں کی جھگڑا کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا کیا قباحت ہے اگر اسکو
ثواب بھی ملے اور لوگ اسکی تعریف بھی کریں شمر تعلبی نے کہا میں نے ابو الدرداء کو دیکھا وہ یہہ سنکر خوش ہو گئے اور اپنا
سر اس شخص کی طرف اوٹھا کر پوچھنے لگے تو نے یہہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہنے لگا ہاں پھر ابو الدرداء
بار بار یہی پوچھنے لگے یہاں تک کہ میں سمجھا شاید وہ اس کے گھٹنوں پر بیٹھ جاوینگے اتنا ابو الدرداء نے اصرار کیا
اور قریب ہونا شروع کیا کہ میں سمجھا اس کے گھٹنوں پر بیٹھ جاوینگے ایک دن اور وہ شخص پھر گزرا تو ابو الدرداء نے
اس سے کہا کوئی ایسی بات سنا جس میں ہمارا نفع ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑوں کی پرورش میں خرچ کرے (جہاد کی نیت سے) تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
برابر ہاتھ پھیلائے ہوئے صدقہ دیئے جاوے کبھی ہاتھ بند نہ کرے پھر ایک دن وہ شخص پھر گزرا ابو الدرداء نے
اس سے کہا کوئی ایسی بات سنا جس میں ہماری بھلائی ہو اور تمہاری برائی نہ ہو اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم سے فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اس کی پٹی (بال سر کے) بڑھے ہوئے نہ ہوتے (یعنی مونڈھوں سے نیچے
یا گردن سے نیچے یا کان کی لو سے نیچے) اور ازار ٹخنوں سے نیچی نہ ہوتی یہہ خبر خریم کو پہنچی اس نے جلدی سے ایک چھری لیکر اپنے بالوں
کو کاٹ کر کان کے برابر کر دیا اور ازار کو نصف ساق تک اونچا کر دیا پھر ایک دن وہ شخص پھر گزرا ابو الدرداء نے اس سے کہا
کوئی بات ایسی سنا جس میں ہمارا فائدہ ہو تمہارا نقصان نہ ہو اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے
(سفر سے لوٹتے وقت) اب تم ملنے والے ہو اپنے بھائیوں سے تو درست کرو اپنی سواریوں کو اور صاف کرو اپنے کپڑوں کو تاکہ تم
خال کی طرح ہو لوگوں میں ہو جاؤ کہ ہر شخص تم کو دیکھ کر پہچان لیوے اس لیے کہ اللہ تعالی فحش کو اور تفحش کو پسند نہیں کرتا (یعنی بری
تباہی بکنے کو اور باوجود قدرت کے بری اور بیہودہ باتیں کہنے کو)

باب ما جاء فی الکبر یعنی غرور کی برائی کا بیان

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل الكبرياء ردائي و
العظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما قذفته في النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو کوئی ان دونوں میں میرا شریک بنا

جاہیے تو مین اوسکو نہ خیمہ مین داخل کرینگا عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة من كان
في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر ولا يدخل النار من كان في قلبه مثقال خردلة من ايمان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک دانہ رائی برابر بھی غرور ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین جسکے
دل مین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا یعنی ہمیشہ کیلیے دوزخ مین نہ رہیگا عن ابی هريرة ان رجلا اتى النبي صلى الله
عليه وسلم وكان رجلا جميلا فقال يا رسول الله اني رجل حبب الي الجمال واعطيت منه ما ترى حتى ما احب
ان يفوقني احد اما قال بشراك نعلي واما قال بشسع نعلي افمن الكبر ذلك قال لا ولكن الكبر من بطر الحق وغمط
الناس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خوبصورت شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اللہ نے مجھے خوبصورتی دی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین یہ چاہتا ہون کہ مجھسے زیادہ خوبصورتی مین کوئی نہ بڑھے
تا جوتی کے تسمہ برابر بھی کیا یہ تکبر ہے آپ نے فرمایا نہین تکبر یہ ہے کہ حق بات کو غلط کرے اور لوگون کو ذلیل سمجھے باب
في قدر موضع الازار ازار کہانتک ہے عن عبد الرحمن قال سألت ابا سعيد الخدري عن الازار فقال على الخبير
سقطت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازرة المسلم الى نصف الساق ولا حرج ولا جناح فيما بينه وبين
الكعبين ما كان اسفل من الكعبين فهو في النار من جر ازاره بطرا لم ينظر الله اليه ترجمہ عبد الرحمن سے روایت
ہے ابا سعید سے ہمنے ازار کا حال پوچھا اونہون نے کہا تم نے اچھے خبردار شخص سے پوچھا فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کی ازار آدھی
پنڈلی تک ہوتی ہے اور ٹخنون تک بھی رکھے تو کچھ مضایقہ نہین ہے اور اس سے نیچے تو جہنم مین جانے کی بات ہے اللہ قیامت کے روز اوس شخص
کیطرف نظر نہ کریگا جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکاوے عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الاسبال في الازار
والقميص والعمامة من جر منها شيئا خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اسبال ازار اور کرتے اور پگڑی مین ہوتا ہے اسبال کے معنے ہین لٹکانا ازار وغیرہ کو تکبر سے یعنی یہی اسبال ازار ہی مین نہین بلکہ
کرتے اور پگڑی وغیرہ مین بھی آتی ہے ازار کی حد ساق کے نیچے ٹخنے تک اور آستین کی حد پہنچے تک انگلیون کی گرہ تک اور پگڑی کا شملہ ایک ہاتھ
یک دست ہے اور باقی سب تکبر کی نشان ہے غرض جسنے ان مین سے کچھ دراز کیا تکبر سے تو اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف دیکھیگا بھی
نہین عن ابن عمر يقول ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الازار فهو في القميص ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ازار لٹکانے مین فرمایا ہے وہی قمیص لٹکانے مین بھی ہے عن عكرمة انه راى ابن عباس يأتزر فيضع
حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدميه ويرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازرة قال رايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يأتزرها ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ اوسنے ابن عباس کو دیکھا تہبند باندہتے ہوئے تو سامنے سے وہ تہبند اتنا لٹکاتے
کہ پشت پا کے کنارہ پاؤن پر آتا اور پیچھے سے اوٹھا رہتا مین نے ابن عباس سے کہا کہ تم تہبند کو ایسا کیون باندہتے ہو اونہون نے جواب
دیا مین نے رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی تہبند باندہتے ہوئے دیکھا ہے یعنی پاؤن پر کنارہ آتا یعنی جہکتے وقت رکوع مین نہ کھلتے تھے

وقت بالکل ہمرہ ہو تو وقت تنگ تھا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ پچیسواں سنن ابی داؤد کی جس میں سے اکثر وجوہ ابواب پارہ سے
اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کر کے یا اتمام کتاب کے لورا گر ملکی اسیطرح توفیق عنایت فرما

تم الجزء الخامس والعشرون ويتلوه الجزء السادس والعشرون ان شاء الله

فہرست پارہ بست وپنجم سنن ابی داؤد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی لباس النساء عورتون کے لباس کا بیان **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا ہے مردون کے ساتھ مشابہت کرنیوالی عورتون پر اور عورتون کے ساتھ مشابہت کرنیوالے مردون پر **ف** یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑ کر عورتون کی زنانی وضع اختیار کرے ان دونون پر حضرت نے پھٹکار کیا ہے کیونکہ خدا کی فطرت کو مٹاتے ہین اور اوسکو بدلنا چاہتے ہین اس حدیث سے بڑی تہمت ثابت ہوئی اون مردون کی جو عورت بنتے ہین اور زنانہ بھیس کرتے ہین اسی طرح اون عورتون کی جو مردانہ بھیس کرتی ہین **عن** ابی ہریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتون کا لباس پہنے اور اوس عورت پر بھی لعنت کی ہے جو مردون کا لباس پہنے (یعنی ایسا کہ بالکل مرد معلوم ہو) **عن** ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ رضی اللہ عنہا ان المرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت جوتا پہنتی ہے (یعنی وہ جوتا جو مردون کے پہننے کے لیے مخصوص تھا) تو حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردنی والی عورت پر لعنت فرمائی ہے

باب فی قولہ تعالی یدنین علیہن من جلابیبہن یعنی جو اللہ تعالی نے فرمایا اے نبی کہدے اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سے کہ نیچے لٹکا لین اپنے اوپر تھوڑی سی چادرین اسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا وقالت لما نزلت سورۃ النور عمدن الی حجور او حجوز شک ابو کامل فشققنہن فاتخذنہ خمرا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے انصار کی عورتون کا ذکر کیا تو اون کی تعریف کی اور کہا جب سورہ نور اوتری (یعنی یہ آیت وقل للمومنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن الآیۃ یعنی کہدے ایمان والیون کو نیچی رکھین اپنی آنکھین اور تھامتے رہین اپنے ستر اور نہ دکھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اور ڈالے رہین اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر اخیر تک) تو انہون نے پردون کو یا تہبندون کو پھاڑ کر اوڑھنیان بنالین **ف** یعنی تہبندین جن سے ستر اور کمر بیان کرتے کا تہبند یہ جو اللہ نے فرمایا مگر جو کھلی چیز ہے مراد اوس سے چہرہ اور ہاتھ ہے کیونکہ یہ دونون عضو کا چھپانا عورت کو بہت مشکل ہے

عن ام سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن خرج نساء الانصار كأن على رؤسهن
الغربان من الاكسية ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری یدنین علیہن من جلابیبہن یعنے
لٹکائیں یعنے اوپر سے اوڑہی چادریں اپنی تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلتی تہیں گویا اون کے سروں پر کوے ہیں یعنے
سیاہ کپڑے سے مراد ہیں) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت يرحم الله نساء المهاجرات الاول
لما انزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن اكنف قال ابن صالح اكثف مروطهن فاختمرن
بها ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ رحم کرے ان عورتوں پر جنہوں نے
پہلے ہجرت کی تھی جب اللہ نے یہ آیت اتاری ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن یعنے اپنی اوڑہنیاں اپنے گریبانوں
پر ڈالا کریں تو انہوں نے اپنے موٹے کپڑوں کو پہاڑ کر اپنی اوڑہنیاں بنائیں (ادراسی وقت حکم کی تعمیل کی) باب
فيما تبدي المرأة من زينتها عورت کو اپنے سنگار میں سے کیا کیا کھلا رکہنا درست ہے عن عائشة رضي الله
عنها ان اسماء بنت ابي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض
عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم تصلح ان يرى
منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء
حضرت ابوبکر کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف سے مونہہ پہیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء عورت جب جوانی کو پہونچے تو نہیں لائق ہے
اوسکا بدن دیکھائی دے سوا اس کے اور اس کے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونوں ہتہیلیوں کی طرف
یعنے ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہیں اور عورت کا کوئی عضو کہلنا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے
تک ہاتہ کا کہلا رہنا مضائقہ نہیں کیونکہ ان کے کہولنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بعضوں نے اس زمانے میں بسبب فساد کے
کہولنا بھی مکروہ لکہا ہے باب في العبد ينظر الى شعر مولاته غلام اپنی مالکہ کا سر کہلا ہوا دیکہ سکتا ہے
عن ام سلمة استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجامة فامر ابا طيبة ان يحجمها قال حسبت
انه قال كان اخاها من الرضاعة او غلاما لم يحتلم ترجمہ جابر سے روایت ہے ام سلمہ نے اجازت چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے ابوطیبہ کو حکم کیا کہ پچھنے لگا دے ام سلمہ کے راوی نے کہا میں خیال کرتا ہوں
کہ ابوطیبہ ام سلمہ کا رضاعی یعنے دودہ بہائی تہا یا لڑکا تہا نابالغ ابھی جوان نہیں ہوا تھا عن انس ان النبي صلى الله
عليه وسلم اتى فاطمة بعبد قد وهبه لها قال وعلى فاطمة رضي الله عنها ثوب اذا قنعت به رأسها
لم يبلغ رجليها واذا غطت به رجليها لم يبلغ رأسها فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال
انه ليس عليك بأس انما هو ابوك وغلامك ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن) جسکا ترجمہ اوپر گذرا) اسمین سے مستثنی ہوگئین وہ عورتین جو گہر مین بیٹھی رہتی ہین اور
ہین بوڑہی ہوگئین انکو مردون کے سامنے اپنی چادر وغیرہ اوتارنا درست ہے والقواعد من النساء کی آیت سے عن ام سلمۃ

قالت کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ میمونۃ فاقبل ابن ام مکتوم وذلک بعد ان امر بالحجاب فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلنا یا رسول اللہ الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا فقال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہی اور
پاس میمونہ بہی بیٹھی ہوئی تہین آنے مین عبد اللہ بن ام مکتوم آئے اور یہ بعد آیت حجاب اوترنے کے تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پردہ کرو تم دونون اوس سے ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ تو اندہا ہے نہ ہم کو دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم بہی
اندہی ہو تم اوسکو نہین دیکھتی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بہی غیر محرم مردونکا دیکھنا درست نہین ہے مگر اوس پر
عمل مشکل ہے اوس حال مین جب عورت کو اپنی ضروریات کو بہی نکلنا اور باہر جانا درست ہے شاید یہہ حدیث ورع اور تقوی پر

محمول ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ

فلا ینظر الی عورتہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی
غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دے تو پہر لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے (یعنے ناف کے نیچے سے گہٹنے تک اس سے اوپر دیکھنا درست ہے)

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم خادمہ عبدہ

او اجیرہ فلا ینظر الی ما دون السرۃ فوق الرکبۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کر دے اپنے غلام سے یا نوکر سے پہر اوس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور
گہٹنے سے اوپر (اس لیے کہ جب لونڈی کا نکاح ہوگیا پہر اس سے مولی کو جماع درست نہین ہے) **باب فی الاختمار** (سر پر
اوڑہنی لپیٹنے کا بیان) عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وہی تختمر فقال لیۃ لا لیتین قال ابو داود

معنی لیۃ لا لیتین یقول تعتم مثل الرجل لا تکررہ طاقا او طاقین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائے اور وہ اوڑہنی لپیٹ رہی تہین (یعنے اپنی سر پر اوڑہنی لپیٹتی تہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بس ایک ہی پیچ رکہو دو پیچ نہ کرو (ایسا نہ ہو مردون سے مشابہت ہو جاوے عمامہ جیسے ہوتا ہے) **باب فی لبس**

القباطی للنساء (باریک کپڑا عورتونکو پہننا درست ہے) عن دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی انہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بقباطی فاعطانی منہا قبطیۃ فقال اصدعہا صدعین فاقطع احدہما قمیصا واعط الاخر امرأتک

تختمر بہ فلما ادبر قال وامر امرأتک ان تجعل تحتہ ثوبا لا یصفہا ترجمہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچہہ کپڑے ملک مصر کے آئے (یعنے مصری کپڑے سفید و باریک) سو آپ نے اون مین سے مجہے
ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پہاڑ کر دو ٹکڑے کر اوس مین ایک کا کرتہ بنالے (یعنی پہننے کیلیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیدے

تاکہ وہ اپنی اوڑھنی بناوے (راوی نے کہا کہ جب دحیہ نے پیٹھ پہیری تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم کر کہ اوسکے نیچے ایک کپڑا اور کپڑا بہی پہنے تاکہ اوسکو ظاہر کرے یعنی اوسکا بدن معلوم نہو)

باب فی الذیل عورت ازار کو کتنا لٹکاوے

عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين ذكر الازار فالمرأة يا رسول الله قال ترخي شبرا قالت ام سلمة اذا ينكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بہی ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی اگر عورت ازار دراز نکرے تو ستر کہلنے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پہر ام سلمہ نے عرض کیا کہ ستر تو اتنے پر کہلیگا آپ نے فرمایا کہ ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑہاوے ف یعنی ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ نیچی کرے دوسری صورت ہے

عن ابن عمر قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لامهات المؤمنين في الذيل شبرا ثم استزدنه فزادهن شبرا فكن يرسلن الينا فنذرع لهن ذراعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیواسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی تہی انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت کی اجازت دی پس آپکی بی بیاں کپڑا ہمارے پاس بہیجتیں ہم اپنی ہاتہ سے ناپ دیتے

باب في اهب الميتة مردہ جانور کی کہال کا بیان

عن ميمونة قالت اهدي لمولاة لنا شاة من الصدقة فماتت فمر بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال الا دبغتم اهابها واستنفعتم به قالوا يا رسول الله انها ميتة قال انما حرم اكلها ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ہماری آزاد کی ہوئی لونڈی کو صدقہ کی ایک بکری ملی وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے فرمایا کہ تم اوسکی کہال کو دباغت سے پاک کر کے اپنے کام میں کیوں نہ لائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا صرف اوسکا کہانا حرام ہے (نہ اوسکی کہال سے نفع اوٹہانا)

عن الزهري بهذا الحديث لم يذكر ميمونة قال فقال الا انتفعتم باهابها ثم ذكر معناه لم يذكر الدباغ ترجمہ زہری سے یہی حدیث مروی ہے اوس میں اتنا ہے کہ تم نے اوسکی کہال سے فائدہ کیوں نہیں اوٹہایا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا (اسی واسطے بعضوں کے نزدیک دباغت کرنا ضرور نہیں بلکہ سکہا کر کام میں لانا درست ہے)

عن معمر قال كان الزهري ينكر الدباغ ويقول يستمتع به على كل حال قال ابو داود لم يذكر الاوزاعي ويونس وعقيل في حديث الزهري الدباغ وذكره الزبيدي وسعيد بن عبد العزيز وحفص بن الوليد ذكروا الدباغ ترجمہ معمر نے کہا کہ ابن شہاب زہری انکار کرتے تہے دباغت کا ابو داود نے کہا کہ اوزاعی اور یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی اور سعید بن عبد العزیز اور حفص بن الولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے (دباغت کہتے ہیں چمڑا صاف کرنیکو مٹی اور نمک یا کہار لگا کر جس سے اوسکی بو اور رطوبت جاتی رہے)

عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب چمڑا صاف ہو گیا صاف ہو گیا

وخنزیر سو تو پاک ہو گیا (ف) یعنی سبب اوس نجاست کا کہ سبب تری و رطوبت اور چربی کے تھی پاک ہو جاتا ہے چمڑا مگر آدمی اور خنزیر کا
اور بزرگی کے سبب سے اور خنزیر ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی اسیطرح پاک نہیں ہوتا عن عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مردوں کی کہال سے نفع اوٹھانیکا جب دباغت کیا وے عن
سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک اتی علی بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسأل الماء
فقالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طہورہا ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم غزوہ تبوک میں ایک گھر میں آئے وہاں ایک مشک لٹک رہی تھی (پانی بہری ہوئی) آپنے پانی مانگا وہاں کے لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار کی کہال ہے آپ نے فرمایا دباغت سے پاک ہوگئی عن العالیۃ بنت سبیع انہا قالت
کان لی غنم باحد فوقع فیہا الموت فدخلت علی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک
لہا فقالت لی میمونۃ لو اخذت جلودہا فانتفعت بہا فقالت او یحل ذلک قالت نعم مر علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لہم مثل الحمار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو
اخذتم اہابہا قالوا انہا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ ترجمہ عالیہ بنت
سبیع سے روایت ہے میرے پاس بکریاں تہین احد کے پہاڑ پر وہ مرنا شروع ہوئیں تو میں ام المومنین میمونہ کے پاس گئی اور ان
سے بیان کیا انہوں نے کہا خیر تم اون کی کہالوں کو لیکر اون سے فائدہ اوٹھاؤ میں نے کہا کیا مری کی کہال سے نفع اٹھانا درست
ہے میمونہ نے کہا ہاں درست ہے ایکبار قریش کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک بکری کو جو گدہے کی
طرح تہی گھسیٹتے نکلے آپنے فرمایا کاش تم اوس کی کہال لے لی ہوتی اون لوگوں نے کہا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا پاک
کر دیتا اوسکو پانی اور قرظ (قرظ ایک درخت کے پتے ہیں جن سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار جانور
کی کہال دباغت سے پاک ہوتی ہے یہی قول ہے اکثر ائمہ کا اور امام مالک کے نزدیک جو جانور مردار ہو اوس کی کہال دباغت
سے پاک نہیں ہوتی) باب جن روایات سے ان لا ینتفع باہاب المیتۃ جن لوگوں کے نزدیک مردار کی کہال دباغت سے پاک
نہیں ہوتی اونکی دلیل عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارض
جہینۃ وانا غلام شاب ان لا تستمتعوا من المیتۃ باہاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب جہینہ کے ملک میں ہمارے سامنے پڑہی گئی اوس میں لکہا تہا کہ مردار جانور سے نفع نہ اوٹہاؤ نہ اوسکی کہال سے
نہ پٹھوں سے (شاید اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ بغیر دباغت کے نفع نہ اٹھاؤ تو پہلی احادیث کے خلاف نہ ہوگی) عن الحکم
بن عتیبۃ انہ انطلق ہو وناس معہ الی عبد اللہ بن عکیم رجل من جہینۃ قال الحکم فدخلوا وقعدت علی
الباب فخرجوا الی فاخبرونی ان عبد اللہ بن عکیم اخبرہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی جہینۃ قبل

من جهینة ان لا تستمتعوا من المیتة باهاب ولا عصب قال ابو داود فاذا دبغ لا یقال له اهاب انما یسمی
شنا و قربة قال النضر بن شمیل یسمی اهابا ما لم یدبغ ترجمہ حکم بن عتیبہ سے روایت ہو وہ کئی لوگوں کو ساتھ
عبد اللہ بن عکیم کے پاس گئی جو ایک شخص تھے قبیلہ جہینہ سے تو حکم نے کہا میں دروازی پر بیٹھا رہا اور وہ لوگ اندر
گئی جب باہر نکلے تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عکیم نے اون سے کہا رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات
سے پیشتر جہینہ کے لوگوں کو لکھا کہ مردار جانور کی کہال اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھا وین ابو داود نے کہا اس حدیث مین
الاہاب کا لفظ آیا ہی یعنی مردار کے اہاب سے نفع نہ اوٹھاؤ اہاب کہتی ہین کہال کو دباغت سی پہلے جب اوسکی دباغت
ہوجاتی ہی تو وسکو اہاب نہین کہتی بلکہ شن یا قربہ بولتی ہین نضر بن شمیل نے کہا اہاب وسی وقت تک کہتی ہین جب تک
اوسکی دباغت نہ ہو

باب فی جلود النمور

چیتون کی کہال کا بیان عن معاویة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار قال وکان معاویة لا یتهم فی الحدیث عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت سوار ہو خالص ریشمی زین پر
اور نہ چیتون کی کہال پر ابن سیرین نے کہا معاویہ حدیث کی روایت میں متہم نہ تھے (یعنی کذب کی تہمت اون پر نہین
لگی تھی) حدیث میں مراد یہ ہے کہ دباغت سے پہلے چیتے کی کہال پر سوار نہ ہو یا یہ کہ دباغت کے بعد بہی کیونکہ متکبرون
کا طریقہ ہی عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکة رفقة فیها جلد نمر
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ ان لوگوں کے پاس نہین جاتے جن کے
پاس چیتے کی کہال ہوتی ہی غرور کی راہ سے وہ اوسکو رکہتی ہین عن خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب
وعمرو بن الاسود ورجل من بنی اسد من اهل قنسرین الی معاویة بن ابی سفیان فقال
معاویة للمقدام اعلمت ان الحسن بن علی توفی فرجع المقدام فقال له رجل اتراها مصیبة قال له ولم
لا اراها مصیبة وقد وضعه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجره فقال هذا منی وحسین من علی فقال
الاسدی جمرة اطفأها اللہ عز وجل قال فقال المقدام اما انا فلا ابرح الیوم حتی اغیظک واسمعک
ما تکره ثم قال یا معاویة ان انا صدقت فصدقنی وان انا کذبت فکذبنی قال افعل قال فانشدک بالله
هل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس الحریر قال نعم قال فانشدک بالله هل
تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس الذهب قال نعم قال فانشدک بالله هل تعلم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس جلود السباع والرکوب علیها قال نعم قال فوالله لقد رأیت هذا
کله فی بیتک یا معاویة فقال معاویة قد علمت انی لن انجو منک یا مقدام قال خالد فامر له
معاویة بما لم یامر لصاحبیه وفرض لابنه فی المائتین ففرقها المقدام فی اصحابه قال ولم یعط الاسدی احدا

شیئا مما اخذ فبلغ ذلک معاویۃ فقال اما المقدام فرجل کریم بسط یدہ واما الاسدی فرجل حسن الامساک
لشیئہ ترجمہ خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص بنی اسد میں سے جو قنسرین کا رہنے والا
تہا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا مقدام سے کیا تم کو خبر ہوئی حسن بن علی (یعنے حضرت امام حسن ع
کا) انتقال ہو گیا مقدام نے یہ سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ایک شخص (معاویہ) بولا کیا یہ بھی تم کوئی مصیبت سمجھتے ہو
(یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون تو مصیبت کے مقام پر پڑہا جاتا ہے) مقدام نے کہا میں کیونکر اوسکو مصیبت نہ سمجھوں حالانکہ رسول
اللہ صلعم نے امام حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ میرا بچہ ہے (یعنے مجھسے مشابہ ہے کیونکہ امام حسن ع آنحضرت صلعم کے بہت
مشابہ تہے) اور حسین ع علی کے بچے ہیں یہ سنکر وہ اسدی شخص (معاویہ کے خوش کرنے کو) بولا (معاذ اللہ) ایک انگارا
تہا جسکو اللہ نے بجہا دیا (یعنے امام حسن ع جبتک زندہ تہے تو معاویہ کو خوف تہا کہیں خلافت اون کے ہاتھ سے چلی نہ جائے
اور اس بیحیا اسدی نے معاذ اللہ امام حسن کو باعث فتنہ اور فساد خیال کیا) مقدام نے کہا لیکن میں تو آج کے دن تیرے تئیں غصہ دلاؤنگا
اور برا بھلا سنائے بغیر نہ ہونگا (یعنے جیسے اسدی نے دنیا کی ظاہرداری کے لیے خوشامد سے تم کو خوش کیا میں تیرے لیے
ایسا ناحق بات کہنے والا نہیں ہوں میں حق بات تم سے کہونگا اگرچہ تم ناراض اور ناخوش ہو یا برا مانو) پھر کہا اے معاویہ اگر میں سچ کہوں
تو مجہکو سچا کہنا اور جو جہوٹ بولوں تو جہوٹا کہنا معاویہ نے کہا اچھا میں ایسا ہی کرونگا مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم نے رسول اللہ
صلعم سے سنا ہے آپ منع کرتے تہے سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہاں سنا ہے پھر مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ
رسول اللہ صلعم نے منع کیا ریشمی کپڑا پہننے سے معاویہ نے کہا ہاں مقدام نے کہا بہلا قسم اللہ کی تم جانتے ہو کہ منع کیا رسول اللہ صلعم
نے درندوں کی کہالیں پہننے سے اور اون پر سوار ہونے سے معاویہ نے کہا ہاں پھر قسم خدا کی میں نے یہ سب باتیں تمہارے گھر میں دیکہیں
معاویہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ تمہارے ہاتھ سے میں نجات نہ پاؤنگا خالد نے کہا پھر معاویہ نے حکم کیا مقدام کو اتنا مال دینے
کا جتنا اور اون کے دو ساتہیوں کو نہ دیا اور اون کے بیٹے کا حصہ مقرر کیا دوسو والوں میں مقدام نے وہ مال اپنے ساتہیوں
کو بانٹ دیا اور اسدی نے اپنے مال میں سے کسیکو کچہہ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہونچی انہوں نے کہا مقدام تو ایک سخی شخص ہے
ہاتھ کہلا ہوا ہے اور اسدی اپنی چیز کو اچھی طرح روکتا ہے ف امام حسن علیہ السلام کے انتقال پر معاویہ کو یہ کہنا کہ یہ مصیبت
نہیں ہے مناسب نہ تہا اور تعصب تہا علی اور اولاد علی رض سے راضی ہو اللہ اپنے رسول کی اہلبیت سے اور ہمارا حشر اون کے ساتہہ کرے
آمین) عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ترجمہ ابو الملیح
نے اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے درندوں کے چمڑوں سے ف یعنے اون کے استعمال سے اگرچہ
دباغت کئے ہوئے ہوں کیونکہ پہننا اونکا باعث نخوت و تکبر ہوتا ہے دنیاداروں میں **باب فی الانتعال** جوتا پہننے
کا بیان عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال اکثروا من النعال فان الرجل لا یزال
راکبا ما انتعل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہم سفر میں تہے تو آپ نے فرمایا کثرت سے

بہت پہنو اسلیے کہ آدمی جبتک جوتا پہنی رہتا ہی گویا ہمیشہ سوار رہتا ہے یا نون پیدا سی بچتا ہی **عن** انس ان نعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان لہا قبالان ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاپوش مین دو تسمی لگے تہی
ف یعنی ایک تسمہ انگوٹھی اور اوسکے پاس والی انگلی مین رہتی تہی دوسرا تسمہ بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی انگلی مین رہتے
تہی **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ترجمہ جابر سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہڑی ہوکر جوتا پہننے سے آدمی کو منع فرمایا ہے **ف** یہ اوس حالت مین ہی کہ کہڑی ہوکر پہننے مین مشقت پڑتی ہو اور
باندہنے مین تسمہ کے ہاتہ کا محتاج ہو تو جہکنا پڑے لیکن چڑہوان جوتا تو اوس کے کہڑی ہوکر پہننے مین کچہ تکلیف نہین ہے **عن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی النعل الواحدۃ لینتعلہما جمیعا او
لیخلعہما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سی کوئی ایک جوتا پہنکر نہ چلا
کرے چاہیے کہ دونو جوتیان پہنے یا دونون اوتار رکہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع
شسع احدکم فلا یمشی فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہ ولا یمشی فی خف واحد ولا یاکل بشمالہ ترجمہ
جابر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک ہی جوتا پہنکر نہ چلے جبتک
اوسکا تسمہ درست نکر لیوے اور نہ ایک موزہ پہنکر چلے اور نہ اپنے بائین ہاتہ سے کہانا کہاوے البتہ اگر داہنا ہاتہ کٹا ہو یا کوئی عذر رہے تو
بائین ہاتہ سے کہاوے **عن** ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعہما بجنبہ ترجمہ
ابن عباس سی روایت ہی کہ سنت یہ ہی کہ جب آدمی بیٹہے تو اپنے جوتیون کو اوتار کر اپنے بازو رکہ لیوے یعنی جوتیون سمیت نہ بیٹہے بلکہ
جوتیونکو اوتار کر بازو سے رکہ لی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ
بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال لتکن الیمین اولہما ینتعل واخرہما ینزع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جوتا پہنے کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ داہنے پیر مین اول پہنے اور جب اوتارے تو پہلی بائین
پیر کا اوتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع مین ہو اور اوتارتے وقت اخیر مین ہو **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طہورہ و ترجلہ و نعلہ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی المقدور اپنی سب کام کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پیارا تہا وضو کرنے مین
اور کنگہی کرنے مین اور اپنی جوتا پہننے مین مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہی ہاں اور مسواک کرنے مین ہاں اور یہ نہین ہی کہ سب کامون
مین داہنی طرف سی شروع کرنا پسند کرتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم
واذا توضأتم فابدءوا بایامنکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑے پہنو
یا وضو کرو تو تم اپنی داہنی طرف سی شروع کرو **باب** فی الفرش بچہونے کا بیان یعنی سونے کی توشک کا **عن** جابر بن
عبد اللہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرش قال فراش للرجل وفراش للمرأۃ والثالثۃ للضیف والرابع

للشیطان ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچھونے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا
کہ ایک بچھونا تو آدمی کو اپنی ذات کے لیے چاہیے اور دوسرا بچھونا اپنی عورت کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا
اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے ہے ف یعنی ہر شخص کے لیے تین بچھونے چاہییں اگر بیمار ہوں ایک تو اپنی ذات کے لیے دوسرا
اپنی گھر کی عورت کے لیے کہ شاید کوئی وقت اپنی مرضی سے یا کسی عذر کے سبب سے تنہا سونے کا اتفاق ہو اگرچہ ایک بستر پر
عورت کے ساتھ سونا سنت کے بہت موافق ہے۔ اور تیسرا بستر مہمان کے واسطے جس کی بیان آگے ہے مہمان آیا کرتے ہیں تو تین تک
مضایقہ نہیں مگر اس تین قسم سے جو بستر زیادہ ہو تو وہ بستر شیطان کے لیے ہے یعنی وہ فضول اور اسراف اور تکبر کے ساتھ داخل
ہے جیسا اکثر دنیا داروں کے یہاں ہوتا ہے کہ جس جگہ بستر متعدد مسندیں اور توشکیں بچھے رہتے ہیں عن جابر بن سمرۃ
قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ فرأیتہ متکئا علی وسادۃ علی یسارہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں میں گیا تو آپ کو تکیہ پر ٹیکا لگائے ہوئے دیکھا بائیں جانب کو آپ ٹیکا لگائے ہوئے
تھے ف معلوم ہوا ایسا ہر حالت نبوی کے خلاف نہیں ہے عن ابن عمر انہ رأی رفقۃ من اہل الیمن رحالہم الادم
فقال من احب ان ینظر الی اشبہ رفقۃ کانوا باصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی ہؤلاء ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے انہوں نے چند رفیقوں کو دیکھا (سفر کے ساتھیوں کو) جو یمن والے تھے ان کے بچھونے چمڑے کے تھے تو کہا جس کو صحابہ کے
بہت مشابہ رفیقوں کو دیکھنا منظور ہو وہ ان کو دیکھے یعنے صحابہ بھی سفر میں ایسے ہی ہوتے تھے عن
جابر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذتم انماطا قلت وانی لنا الانماط قال اما انہا ستکون لکم
انماط ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس توشکیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ
ہم کو توشکیں کہاں سے میسر ہیں آپ نے فرمایا عنقریب تم کو توشکیں ملینگی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان فراش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن منیع التی ینام علیہا باللیل من ادم حشوہا لیف ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ابن منیع نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جس پر
لیٹ کر سوتے تھے وہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا خرما کے پوست سے بھرا ہوا تھا (چمڑے کا گدیلا بچھونا) اور تکیہ بھی گوما تھا
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت ضجعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادم حشوہا لیف ترجمہ ام
المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدیلا دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا اور بھرا ہوا کھجور کے پوست
کا تھا اوسی پر آپ استراحت فرماتے تھے عن ام سلمۃ قالت کان فراشہا حیال مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے اونکا بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کے مقابل تھا جہاں آپ نماز پڑھتے تھے

باب فی اتخاذ الستور رنگین اور نقشی پردوں کے لٹکانے کا بیان

عن عبید اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی فاطمۃ رضی اللہ عنہا فوجد علی بابہا سترا فلم یدخل قال وقلما کان یدخل الا بدأ بہا فجاء علی رضی اللہ عنہ

فرآها مهتمة فقال مالك قالت جاء النبي صلى الله عليه وسلم الي فلم يدخل فاتاه علي رضي الله عنه فقال يا رسول
الله ان فاطمة اشتد عليها انك جئتها فلم تدخل عليها قال وما انا والدنيا وما انا والرقم فذهب الى فاطمة
فاخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأمرني به قال قل
لها فلترسل به الى بني فلان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے مکان پر تشریف لائے اور کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا دیکھا آپ اندر نہ گئے اور باہر ہی سے لوٹ گئے آپ بہت کم ایسا کرتے
کہ گھر میں جاویں اور پہلے فاطمہ کو نہ پوچھیں جب حضرت علی رض آئے تو فاطمہ کو دیکھا رنجیدہ بیٹھی ہیں انہوں نے پوچھا کیا
ہوا فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آئے تھے لیکن اندر تشریف نہ لائے علی یہ سنکر رسول اللہ صلعم پاس
آئے اور عرض کیا کہ فاطمہ کو آپکا آنا اور اون کے پاس جانا نہایت گران گزرا ہے آپنے فرمایا مجھ سے اور نقش و نگار سے کیا
علاقہ اور مجھ سے اور دنیا سے کیا علاقہ یہ سنکر علی فاطمہ کے پاس گئے اور جو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا بیان کیا فاطمہ نے کہا
اچھا پوچھو آپ سے میں اس پردے کو کیا کروں آپ نے فرمایا فلان لوگوں کو بھیجدو ہر چند یہ نقشی پردہ لٹکانا کچھ منع نہیں
مگر آپ نے اپنی آل کیواسطے اسقدر آرام اور عیش بھی دنیا کا گوارا نہ کیا پھر جیسا آپکو منظور تھا ویسا ہی حضرت فاطمہ کا وفات
تک حال رہا **عن** فضيل بهذا قال وكان سترا موشى ترجمہ فضیل سے بھی یہ حدیث مروی ہے اتنا ہی ہے کہ وہ پردہ
نقشی تھا **باب** في الصليب في الثوب جس کپڑے میں ترسول کیصورت بنی ہو **عن** عائشة رضي الله عنها
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يترك في بيته شيئا فيه تصليب الا قضبه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں کسی تصویر والی چیز کو جسمیں ترسول کی صورت بنی ہو د یا اور کوئی صورت بغیر
کاٹے یا توڑ ہو کے نہ چھوڑتے تھے خواہ برتن یا کپڑا یا مثل اسکی کوئی چیز ہوتی **باب** في الصور تصویروں کا بیان **عن**
علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں جاندار کی
تصویر یا کتا یا ناپاک شخص ہو یعنی جسکو نہانیکی حاجت ہو مراد وہ فرشتے ہیں جو سوا ہیں کاتبین اور حافظین کے وہ تو
ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں **عن** ابي طلحة الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة
بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلقوا بنا الى ام المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا ام المؤمنين
ان ابا طلحة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا فهل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر ذلك
قالت لا ولكن ساحدثكم بما رايته فعل خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وكنت اتحين قفوله
فاخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله
وبركاته الحمد لله الذي اعزك واكرمك فنظر الى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية

في وجهه فأتى النمط حتى هتكه ثم قال إن الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن قالت

فقطعته وجعلته وسادتين وحشوتهما ليفا فلم ينكر ذلك علي ترجمہ ابوطلحہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو
(یعنی مجسم پوری تصویر نہ عکسی اور سطحی اور بعضوں نے مطلق تصویر مراد لی ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے) زید بن خالد جو اس حدیث
کا راوی ہے اوس نے سعید بن یسار سے کہا میرے ساتھ چل ام المومنین عائشہؓ پاس ہم اونسے اس بات کو پوچھیں پھر ہم گئے
اور عرض کیا ای ام المومنین ابوطلحہ نے ہمسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا فرمایا ہے آپ نے بھی کچھ سنا ہے
رسول اللہ صلعم سے کہ آپ اسکا ذکر کرتے ہوں حضرت عائشہ نے کہا نہیں لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو
میں نے دیکھا آپکو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے کسی سفر میں نکلے اور میں آپ کے لوٹنے کی منتظر تھی تو میں نے
ایک پردہ لیکر اوسکو لٹکا دیا دروازے کی بڑی لکڑی پر جب آپ آئے تو میں آگے بڑھی اور میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شکر ہے اوس خدا کا جسنے آپکو عزت دی اور آپ پر احسان کیا آپ نے دروازے پر پردے کو دیکھا تو آپ نے
سلام کا کچھ جواب نہ دیا اور میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی۔ پھر آپ پردے پاس آئے اور آپ نے اوسکو اوتار ڈالا
اور فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اوسکے رزق میں سے اینٹ اور پتھر کو کپڑا پہناویں حضرت عائشہ
نے کہا پھر میں نے اوس پردہ کو کاٹ کر اوسکے دو تکیے بنا لئے اور اون کے اندر خرما کے پوست کا بھراؤ کیا اس امر پر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ برا نہ مانا عن سهيل بإسناده مثله قال فقلت يا أمه إن هذا حدثني أن النبي

صلى الله عليه وسلم قال وقال سعيد بن يسار مولى بني النجار ترجمہ سہیل سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے (ف)
ہر چند پردہ لٹکانا اور نقشی کپڑوں کا استعمال کرنا مباح ہے مگر مومن کامل اور انبیا کا مرتبہ اسکو مقتضی ہے کہ واجب اور مندوب
کو بجا لاویں اور مباح کا استعمال بضرورت شدید کریں بعضوں نے کہا اس میں تصویریں نہیں تھیں آپ نے وہ صورتیں مثالیں

عن أبي طلحة أنه قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة قال بسر

ثم اشتكى زيد بعد فعدناه فإذا على بابه ستر فيه صورة فقلت لعبيد الله الخولاني ربيب ميمونة زوج

النبي صلى الله عليه وسلم ألم يخبرنا زيد عن الصور يوم الأول فقال عبيد الله ألم تسمعه حين قال إلا

رقما في ثوب ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں
جاندار کی تصویر ہو بسر نے کہا پھر زید بن خالد جو اس حدیث کے راوی ہیں بیمار ہوئے ہم نے اونکی بیمار پرسی کی تو دیکھا اونکے دروازے
پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جسمیں صورت بنی ہوئی ہے تو میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم کو تصویر کی ممانعت میں حدیث
سنائی تھی پہلے دن کہتے تھے مگر کپڑے پر جو نقش و نگار ہوا یعنے کپڑے پر اگر تصویر بنی ہو تو اوسکا استعمال کرنا درست ہے عن

جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر عمر بن الخطاب زمن الفتح وهو بالبطحاء أن يأتي الكعبة فيمحو كل صورة فيها

فلم يدخلها النبي صلى الله عليه وسلم حتى محيت كل صورة فيها ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح ہوا اور آپ بطحا زمین میں تھے تو حضرت عمر کو حکم کیا کہ کعبہ میں جاویں اور جتنی مورتیں وہاں ہوں سب کو مٹا دیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں تشریف نہ لیگئے یہانتک کہ سب مورتیں وہاں کی میٹ دی گئیں (یعنے محو کر دی گئیں) عن ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان جبرئيل عليه السلام كان وعدني ان يلقاني الليلة فلم يلقني ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت بساط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح به مكانه فلما لقيه جبرئيل عليه السلام قال انا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فاصبح النبي صلى الله عليه وسلم فامر بقتل الكلاب حتى انه ليامر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير ترجمہ ام المؤمنین حضرت میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھ سے ملاقات کا آجکی رات وعدہ کیا تھا سو مجھ سے ملاقات نہیں کی پھر حضرت کے جی میں آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے آپ نے اسکی نکالنے کا حکم فرمایا تو وہ نکالا گیا پھر اپنے ہاتھ سے پانی لیکر وہاں چھڑکا پھر جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات ہوئی تو جبرئیل نے کہا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا مورت ہو پھر حضرت نے صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا یہانتک کہ حکم دیا چھوٹے باغیچہ کے محافظ کتوں کو مار ڈالنے کا اور چھوڑ دیا بڑے باغ کے کتوں کو (کیونکہ بڑے باغ کی محافظت بغیر کتے کے دشوار ہے) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل عليه السلام فقال اتيتك البارحة فلم يمنعني ان اكون دخلت الا انه كان على الباب تماثيل وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر براس التمثال الذي في البيت يقطع فيصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع فليجعل منه وسادتين منبوذتين توطان ومر بالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا الكلب لحسن او حسين كان تحت نضد لهم فامر به فاخرج ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کل کی رات کو بھی میں حاضر ہوا تھا کوئی چیز میرے لیے مانع نہ ہوئی سوا تصویروں کے جو دروازہ پر تھیں اور گھر میں پردہ تصویروں سے نقش کیا ہوا تھا اور مکان میں کتا بھی تھا سو تصویروں کے تو سر کاٹنے کا حکم کیجیے جو مکان میں ہیں تاکہ وہ درخت کی شکل ہو جاویں اور پردہ کے پھاڑنے کا حکم کیجیے اور دو تکیے بیٹھنے کے لیے دو غالیچے بنا لیے جاویں تاکہ وہ پیروں سے روندے جاویں اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا معلوم ہوا کہ کتا حسن یا حسین کا پالا ہوا ہے وہ انکی تخت کے نیچے بیٹھا تھا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا ف معلوم ہوا کہ جو تصویر کہ سر کٹی ہو وہ جاندار کی نہو

آخر كتاب اللباس

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب لباس کی

کتاب الطب

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع ہوئی کتاب [illegible]

عبد اللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے سوا ایک دن آڑ کے **ف** یعنی ہر روز تیل کنگھی نہ کیا کرے
بلکہ ایک روز ناغہ کر کے پھر کیا کرے اس لیے کہ ہر روز کے کرنے میں سنگار رہتا ہے اور سنگار عورتوں کے لیے زیبا ہے اور بھی
مواظبت کرنے سے او بہت زیادہ کرنے سے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن بریدۃ ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رحل الی فضالۃ بن عبید وھو بمصر فقدم علیہ فقال اما انی لم اتک زائرا ولکن سمعت انا
وانت حدیثا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجوت ان یکون عندک منہ علم قال وما ھو قال
کذا وکذا قال فمالی اراک شعثا وانت امیر الارض قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھانا عن
کثیر من الارفاہ قال فمالی لا اری علیک حذاء قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا
ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف کوچ کیا اور
وہ مصر میں تھے جب وہاں پہونچے تو کہا میں کچھ تمہاری ملاقات کو نہیں آیا لیکن میں نے اور تم نے ملکر ایک حدیث رسول اللہ
صلعم سے سنی تھی شاید وہ تم کو مجھ سے زیادہ یاد ہو فضالہ نے کہا وہ کونسی حدیث ہے کہ میں تمہیں بکھرے بال کیونکر
حالانکہ تم ملک کے حاکم ہو (فضالہ ابن عبید اوس زمانے میں حاکم تھے مصر کے) اوس نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع
فرماتے تھے بہت رفاہ (یعنی بہت عیش کرنے) پھر فضالہ سے اوس نے کہا کہ تمہاری پاس جوتیاں کیوں نہیں نظر آتیں فضالہ
نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم ہمیں کبھی کبھی ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے تھے **ف** تاکہ جوتی کی عادت نہ ہو جاوے اور یہ ارشاد
نفی تنزیہ تھا کمال اتقا اور زہد پر مبنی تھا نہ وجوبا اور تاکیدا مقصود اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش و
عشرت میں نہ پڑ جاویں اور ترقی دینی اور ملکی سے محروم نہ ہو جاویں جیسا اب ہو گیا **عن** ابی امامۃ قال ذکر اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما عندہ الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون الا تسمعون
ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان یعنی التقحل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک روز صحابی نے حضرت
سے دنیا کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے کہ سادی وضع میں رہنا (اور زینت و آرائش کو ترک کرنا) ایمان کی
دلیل ہے سادی وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے (یعنی قوت ایمان اسی کو مقتضی ہے کہ دنیا کے زیب و زینت کا بہت خیال نہ کرے)

باب ما جاء فی استحباب الطیب خوشبو لگانا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** انس بن مالک
قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سکۃ یتطیب منھا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس سکہ (خوشبو مرکب) تھی آپ وہی خوشبو لگایا کرتے تھے **باب** فی اصلاح الشعر بالونکو درست رکھنا
ہے نہ پریشان رکھنا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے بال ہوں اوس کو چاہیے کہ بالوں کو اچھی طرح رکھے **ف**

۱۲ اور اوس زمان میں امیر معاویہ کی طرف سے فضالہ بن عبید مصر کے حاکم تھے ۱۲

یعنی بالون کو دہویا کرے سر مین تیل ڈالکر کنگہی کیا کرے یہہ نہین کہ سر چہاڑ منہ پہاڑ ہو جاوے یا نہ کبھی کنگہی کرے نہ تیل ڈالے

باب فی الخضاب للنساء عورتونکو مہندی لگانا کیسا ہے **عن** کریمۃ بنت ہمام ان امراۃ اتت عائشۃ رضی اللہ عنہا فسالتھا عن خضاب الحناء فقالت لا باس بہ ولکنی اکرھہ کان حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ ریحہ **ترجمہ** کریمہ بنت ہمام سے روایت ہی ایکعورت نی حضرت عائشہ سے مہندی کی خضاب کا حال پوچھا تو انہون نے اوس سے کہا کہ اوسکا کچھہ مضایقہ نہین **ف** عورتون کے لیے ہاتہہ پیر مہندی کی لگانیکا حال پوچھا جیسکی سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے **ت** مگر مین اوسکو اس لیے برا جانتی ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیارے اوسکی بو کو برا جانتے تہی

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ھند ابنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی قال لا ابایعک حتی تغیری کفیک فکانھما کفا سبع **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے مجہہ سے بیعت لیجیے تو آپنے فرمایا جبتک تو اپنی ہاتہونکا رنگ نہ بدلیگی تو مین تیری بیعت نہ لونگا تیری دونو ہتہیلیان تو گویا درندہ کی ہین **ف** اگرچہ آنحضرت صلعم عورتونکا ہاتہہ بیعت مین نہ چہوتے تہے مگر ہند سے اسلیے کہہ دیا کہ وہ مہندی لگا کر مثل مردون کی اپنے ہاتہہ صاف رکھی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اومت امراۃ من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری ایدرجل ام ید امراۃ قالت بل امراۃ قال لو کنت امراۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی ایکعورت نی پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اوسکی ہاتہہ مین وہ کتاب تھی جو رسول اللہ صلعم کے نام پر تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا ہاتہہ سمیٹ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ یہ مرد کا ہاتہہ ہی یا عورت کا ہاتہہ ہی تو اوس عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتہہ ہی تو آپ نے اوس سے فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونون کو مہندی سے رنگتی (یعنے اگر ہاتہہ نہ رنگے تو ناخون ہی سہی کچھہ تو عورت اور مرد مین فرق نمایان ہی)

باب فی صلۃ الشعر دوسری سر کے بال اپنے سر مین جوڑنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان عام حج وھو علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساؤھم **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہی اونہون نی معاویہ بن ابی سفیان سے حج کے دن منبر پر سنا یعنی جس سال اونہون نے حج کیا اور وہ منبر پر تہے اونہون نی ایک بالونکا چہلا اپنی خادم کے ہاتہہ سے لیا اور کہتے تہے ای مدینہ والو کہان ہین علماء تمہاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ اس سے منع فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ تباہ ہوگئی بنی اسرائیل جب اونکی عورتون نی یہہ کام شروع کیا **عن** عبد اللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑوا

اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودی یا گودنیوالی ہوئی اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدوا دے ف یعنی
حدیث سے معلوم ہوا کہ بال نوچنے اور بال ملا کر لنبے کرنا اور گودنا حرام ہے اور جسکے بال جوڑے جاویں وہ بھی لعنت پڑنے
اور جو عورت جوڑا اوسی او بہی اور جو عورت نیلا گدوا دے اور جو عورت اپنے ہاتھ سے گودی عن عبد اللہ قال لعن

اللہ الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات

للحسن المغیرات خلق اللہ عز وجل فبلغ ذلک امرأۃ من بنی اسد یقال لہا ام یعقوب زاد عثمان کانت

تقرأ القرآن ثم اتفقا فاتتہ فقالت بلغنی عنک انک لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد

والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغیرات خلق اللہ

تعالی فقال وما لی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی کتاب اللہ تعالی قالت لقد

قرأت ما بین لوحی المصحف فما وجدتہ فقال واللہ لئن کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ ثم قرأ وما آتاکم

الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا قالت انی اری بعض هذا علی امرأتک قال فادخلی فانظری

فدخلت ثم خرجت فقال ما رأیت وقال عثمان فقالت ما رأیت فقال لو کان ذلک ما کانت معنا

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو نیلا گودیں اور نیلا
گدواویں اور لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو بال جوڑیں (یعنی چیلا لگاویں) یا اپنے بال دکھیڑیں (یعنی اپنے منہ کے رونگٹے
نکالیں زیب و زینت کیواسطے جیسے ایران کی عورتیں کیا کرتی ہیں) اور لعنت کرے اون عورتوں پر جو اپنے دانتوں میں
کشادگی کریں (ریتوا کر تا کہ جوان معلوم ہوں عرب کے لوگوں کو دانتوں کا جدا جدا رہنا پسند تہا کیونکہ یہ کمسنی کی علامت
ہے تو بڑی عورتیں دہوکا دینے کیلیے ایسا کرتیں) خوبصورتی کے لیے اور اللہ کے بنائی ہوئی صورت بدلنے کیلیے یہ خبر ایک
عورت کو پہونچی جو بنی اسد میں سے تہی جسکا نام ام یعقوب تہا اور قرآن پڑہا کرتی تہی وہ عبد اللہ بن مسعود پاس آئی اور
بولی مجہکو خبر پہونچی کہ تمنے لعنت کی گودنا لگانے والی پر اور جسکے گودنا لگایا جاوے اوسپر اور چیلا لگانیوالی پر اور دانتوں کو ریتوانے
والی پر اور دانتوں میں کشادگی کرنیوالی پہ جو خوبصورتی کیلیے اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلے عبد اللہ نے کہا بیشک
کیا وجہ ہے جو میں لعنت نہ کروں اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ ملعون ہے قرآن کے رو سے وہ
عورت بولی میں نے تو قرآن میں یہ مسئلہ نہیں دیکہا (کہ لعنت کی ہو اس قسم کی عورتوں پر) عبد اللہ نے کہا اگر تو
نے اوسکو سمجہکر پڑہا ہوتا) پڑہتی تو ضرور اس مسئلہ کو پاتی پہر انہوں نے یہ آیت پڑہی ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم
عنہ فانتہوا یعنی جو بات کا رسول تم کو حکم کرے اوسکو مضبوط پکڑ لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو) وہ بولی میں نے
انہیں سے بعضی چیز تمہاری عورت کو کرتے دیکہا ہے انہوں نے کہا اچہا اندر جا اور دیکہہ وہ اندر گئی پہر باہر نکلی اور بولی کہ
کوئی چیز نہیں ... باہر آئی ... تمہاری عورت میں کوئی بات نہیں ... اگر وہ ایسی

باتین کرتی ہوئی تو ہماری پاس نہ رہتی عن ابن عباس قال لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة
والواشمة والمستوشمة من غیر داء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لعنت کی گئی بالون کے جوڑ ملانیوالی اور جڑوانیوالی
اور ماتھے کے بال اوکھاڑنیوالی اور اوکھڑانیوالی اور نیلا گودنیوالی اور گدوانیوالی عورت پر بلا عذر کے (یعنی اگر عذر سے یہہ
کام ہون تو لعنت نہوگی ابو داؤد نے کہا واصلہ وہ ہے جو عورتون کے بال مین بال ملادے اور مستوصلہ جو ملوادے اور نامصہ وہ
ہے جو بھون کے بال اوکھاڑے ابرو کے برابر کرنے اور باریک کرنیکے واسطے اور متنمصہ وہ ہے جسکے ساتھ یہہ فعل کیا جاوے واشمہ وہ
ہے جو منہ مین خال بناوے سرمہ سے یا سیاہی سے اور مستوشمہ وہ ہے جو ایسا کراوے اور محمد نے کہا بالون کو کسی چیز سے باندھنا منع
نہین ہے **باب فی رد الطیب** خوشبو کوئی تحفہ دے تو پھیرنا کیسا ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من عرض علیه طیب فلا یرده فانه طیب الریح خفیف المحمل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دیجاوے تو چاہیے کہ اوسکو پھیر نہ دے بلکہ اوس سے لے لیوے اسلیے کہ بوجھہ
کم ہے اور خوشبودار چیز ہے) ف یعنی خوشبودار پھول یا عطر کچھہ بڑا بھاری بوجھہ نہین ہے جسکو اوٹھا نہ سکے یا کچھہ بہت احسان
نہین ہے کہ اوسکا عوض دینا کچھہ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کو کیون رد کرے **باب**
فی المرأة تتطیب للخروج کوئی عورت باہر جانیکے واسطے خوشبو کا استعمال کرے تو کیسا ہے عن ابی موسی عن النبی صلی
الله علیه وسلم قال اذا استعطرت المرأة فمرت علی القوم لیجدوا ریحها فهی کذا وکذا قال قولا شدیدا
ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت عطر لگا دے پھر مردون پر جاوے تاکہ وہ اسکی
خوشبو سونگھین تو وہ ایسی ہی ایسی ہے آپ نے اسکو بہت سخت اور برا فرمایا عن ابی هریرة قال لقیته امرأة
وجد منها ریح الطیب ینفح ولذیلها اعصار فقال یا امة الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال انی سمعت
حبی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم یقول لا تقبل صلاة لامرأة تطیبت لهذا المسجد حتی ترجع فتغتسل
غسلها من الجنابة ترجمہ ابو ہریرہ کو ایک عورت ملی جسنے خوشبو لگائی تھی اور اوس کے بدن سے خوشبو آرہی تھی اور
اسکے کپڑے سے ہوا اوڑ رہی تھی اونہون نے کہا ای جبار (یعنی خدا عزوجل جسکا قہر بہت سخت ہے) کی لونڈی تو مسجد سے آئی وہ
بولی ہان اونہون نے کہا تو نے خوشبو لگائی بولی ہان ابو ہریرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے جو میرے محبوب تھے
آپ فرماتے تھے جو عورت خوشبو لگا کر مسجد مین آوے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی جبتک اپنے گھر کو نہ لوٹے اور وہان جاکر غسل کرے
اور خوشبو دور کرنے کے لیے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امرأة اصابت بخورا
فلا تشهدن معنا العشاء قال ابن نفیل الآخرة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت خوشبو کی دہونی لیوی (یعنی عود لوبان وغیرہ کی) تو وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز مسجد مین آکر نہ پڑھے بلکہ
اپنے گھر مین پڑھ لیوے) **باب فی الخلوق للرجال** زعفران مردون کو لگانا کیسا ہے عن عمار بن یاسر

قال قدمت علی اهلی لیلا وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی ولم یرحب بی فقال اذهب فاغسل هذا عنک فذهبت فغسلته ثم جئت فسلمت علیہ فرد علی ورحب بی وقال ان الملائکة لا تحضر جنازة الکافر بخیر ولا المتضمخ بالزعفران ولا الجنب قال ورخص للجنب اذا نام او اکل او شرب ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر میں رات کو آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے تو میرے گھر والوں نے اون میں زعفران کا خلوق (ایک خوشبو مرکب ہے) لگا یا پھر صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا کچھ جواب نہ دیا نہ مرحبا کہا اور فرمایا کہ جا کر اسکو دہو ڈال پھر میں گیا اور اوسکو دہو کر پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا بعد اوسکے فرمایا فرشتے کافر کے جنازے پر نہیں آتے بہتری لیکر اور نہ اوس شخص کے جو زعفران لتھیڑی ہو نہ جنب کے لیکن رخصت دی آپ نے جنب کو سوتے یا کہاتے پیتے وقت وضو کی (اگر غسل میں دشواری ہو) عن عمار قال تخلقت بهذه القصة والاول اتم بکثیر فیه ذکر الغسل قال قلت لعمر وهم حرم قال لا القوم مقیمون ترجمہ عمار سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن پہلے روایت پوری ہے۔ ابن جریج نے کہا میں نے عمر بن یحیی سے کہا کیا اوس وقت لوگ احرام باندہے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں سب اپنے گھر میں تھے (یعنی زعفران کی ممانعت کچھ احرام کی وجہ سے نہ تھی) عن ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ تعالی صلوة رجل فی جسده شیء من خلوق سمعت ابا داود یقول جدیه زید وزیاد ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اوس شخص کی نماز نہیں قبول کرتا جسکے بدن میں کچھ بھی خلوق (زعفران سے مرکب ایک خوشبو ہے) لگی ہو ف مردوں کو زعفران بدن اور کپڑوں میں لگانا منع ہے اکثر علمانے ان حدیثوں کی رو سے عن انس قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر للرجال وقال عن اسماعیل ان یتزعفر الرجل ترجمہ انس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے ف مگر جو شخص نکاح کرے اوسکو زعفران لگانا مباح ہے بعضوں کے نزدیک عن عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة لا تقربهم الملائکة جیفة الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے ایک تو کافر کی میت کے پاس دوسرے جو زعفران لتھیڑی ہو تیسرے جسکو نہانے کی حاجت ہو جب تک غسل نہ کرے یا وضو نہ کرے (اگر غسل اوس وقت دشوار ہو) عن ولید بن عقبة قال لما فتح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة جعل اهل مکة یاتونه بصبیانهم فیدعو لهم بالبرکة ویمسح رءوسهم قال فجیء بی الیه وانا مخلق فلم یمسنی من اجل الخلوق ترجمہ ولید بن عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو مکہ والے اپنے اپنے لڑکوں کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے سو آپ اون کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے اور اون کے سروں پر اپنا ہاتھ پھیرتے تھے پھر میں بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا

فقال اذهب فاغسل هذا عنک فذهبت فغسلته ثم جئت

لیکن میں خلوق لگائے ہوئے تہا اسواسطی آپنے مجھے نہیں چہوا کیونکہ آپ کو خیال آیا کہ مس کرنے میں کہیں میری تہتہ کو نہ لگ جاوے
اگرچہ بلا قصد سمجھنا کچھ خوف کا باعث نہیں ہی **عن** انس بن مالك ان رجلا دخل علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم وعلیه اثر صفرة وكان النبی صلی الله علیه وسلم فلما یواجه رجلا فی وجهه بشیء یكرهه
فلما خرج قال لو امرتم هذا ان یغسل ذا عنه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اوس پہ زعفران کی) زردی کا نشان تھا اور آپ بہت کم کسی شخص کے سامنے اوسکی اوس چیز کو بیان
کرتے جسکو آپ برا جانتے (تاکہ سامنے کسی کے وہ رنجیدہ نہو) جب وہ نکلا تو آپنے فرمایا کاش تم کہو اوس سے کہ دہو ڈالے
اوس زردی کو) **باب** ما جاء فی الشعر بال کہاں تک رکھنا چاہیے **عن** البراء قال ما رأیت من ذی لمة
احسن فی حلة حمراء من رسول الله صلی الله علیه وسلم زاد محمد له شعر یضرب منكبیه قال ابو داؤد
وكذا رواه اسرائیل عن ابی اسحاق قال یضرب منكبیه وقال شعبة یبلغ شحمة اذنیه ترجمہ براء
بن عازب سے روایت ہی میں نے کسی شخص کو جو کان سے نیچے بال رکھتا ہو سرخ جوڑا پہنے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپکے بال مونڈہوں کو لگتے تہے ابو داؤد نے کہا اسرائیل نے ابو اسحاق سے ایسا ہی روایت کیا
کہ آپکے بال مونڈہوں سے لگتے تہے اور شعبہ نے کہا کانوں کی لو تک تہے **ف** کانوں کی لو تک بالوں کا رکھنا بہتر ہی اور درجہ
مونڈہوں تک ہی اس سے نیچے رکھنا اچھا نہیں ہے) **عن** البراء قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم له شعر یبلغ
شحمة اذنیه ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کان کی لوؤں تک پہونچتے تہے **ف** یہ حدیث
شعبہ کی روایت کو موید ہی **عن** انس بن مالك كان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی شحمة اذنیه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دونو کان کی لو تک تہے **عن** انس بن مالك قال
كان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی انصاف اذنیه ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال کانوں کے نصف تک تہے **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی اور مصر دونوں میں اسی مقام پر ہے لیکن براء کی دو سری حدیث
حضرت عائشہ کی حدیث کے بعد نسخہ دہلی میں ہے **عن** عائشة قالت كان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم فوق الوفرة
ودون الجمة ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال وفرہ سے بڑہ کر اور جمہ
سے کم تہے **ف** وفرہ کان تک اور جمہ مونڈہوں تک **باب** ما جاء فی الفرق مانگ نکالنے کا بیان (یعنی مسلمان کسطرح
مانگ نکالیں **عن** ابن عباس قال كان اهل الكتاب یسدلون اشعارهم وكان المشركون یفرقون رؤسهم
وكان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعجبه موافقة اهل الكتاب فیما لم یؤمر به فسدل رسول الله
صلی الله علیه وسلم ناصیته ثم فرق بعد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو یونہی چہوڑ
دیتے تہے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکہتے

جیسا باب میں اسکو ذکر کیا ہے پھر پیچھے سے اپنی پیشانی کے بال لٹکا دیے پھر اپنے سر میں مانگ نکالنے لگے **ف** یعنی جب کہ
کرکر نہ گزشتہ کا حکم اسکی طرف سے پہنچا تھا اور اس میں اہل کتاب کی آپ موافقت کرتی لیکن اس میں کچھ
ہوا اور مشرکین کی مخالفت کرتے ہیں اسلئے کوئی کتاب نہیں وہ فقط دیکھا دیکھی کام کرتے ہیں بعد اسکو حضرت الی
کے سبب سے اپنے بال دئے کردو یہ ایک قسم کی وحی ہوا پھر سر میں مانگ نکالنی ہماری لیے اب قرآن و حدیث
موجود ہے انکو موافقت ضرور نہیں تمام شرع سے مگر جو کام کہ اگلی کتاب میں اسکا حکم ہو اور ہماری دین میں بھی اسکا حکم
ہو جیسا کہ ختنہ وغیرہ تو وہ کام ہم کرینگے گو ونکی موافقت ہوجاوی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اذا
اردت ان افرق راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدعت الفرق من یافوخہ وارسل ناصیتہ
بین عینیہ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی مانگ
نکالنا چاہتی تو آپ کے سر مبارک کے بیچوں بیچ سے مانگ چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو دونوں طرف میں لٹکا دیتی
دونوں آنکھوں کے بیچ کی سیدھ سے یعنی آدھی ادہر اور آدھی ادہر **باب** فی تطویل الجمۃ سر کے بالوں کو لمبا رکھنا
نحوست ہے **عن** وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی شعر طویل فلما رآنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذباب ذباب فرجعت فجززتہ ثم اتیتہ من الغد فقال انی لم اعنک وھذا
احسن **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میرے سر کے بال لمبے تھے جب آپ نے
مجھے دیکھا تو فرمایا (بالوں کو اتنا لمبا رکھنا) نحوست ہے نحوست ہے میں یہ سنکر لوٹ گیا اور بالوں کو کتر کر دوسری روز
آیا آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ برائی نہیں کی یہ اچھا ہے (یعنی اب بال اچھے ہو گئے جیسے چاہییں) اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہت نیچے بال رکھنا ممنوع اور منحوس ہے انتہا یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہوں **باب** فی الرجل یعقص شعرہ
مرد اپنے سر کے بال گوندھ لیوے تو کیسا ہے **عن** مجاھد قال قالت ام ھانی قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ
ولہ اربع غدائر تعنی عقائص **ترجمہ** مجاہد نے ام ہانی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہماری
گھر میں تشریف لائے (یعنی فتح مکے کے دن) تو آپ کے چار لٹیں گوندھی ہوئی تھیں (یعنی ساری سر کے بال کو چار حصے کرکے
گوندھ لیا تھا تاکہ سفر میں پریشان نہو جاویں) **باب** فی حلق الراس لڑکوں کا سر منڈانا کیسا ہے **عن** عبد اللہ بن
جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امھل آل جعفر ثلاثا ان یاتیھم ثم اتاھم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم
ثم قال ادعوا الی بنی اخی فجیئ بنا کانا افرخ فقال ادعوا الی الحلاق فامرہ فحلق رؤوسنا **ترجمہ** عبد اللہ بن
جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی گھر والوں کو مہلت دی تین کی (یعنی تین رات کی) پھر آپ ان
پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد ہمارے بھائی پر تم مت روؤ اور پھر فرمایا کہ ہمارے پاس ہمارے بھتیجوں کو لاؤ تو ہم آپ
کی خدمت میں حاضر ہوئے چڑیا کے بچوں کی طرح بال بکھرے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نائی کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ نے اسکو حکم دیا

تو اوس نے ہمارے سر کو مونڈا اور آپ نے بسبب ... چھوڑ دیے سو میں کہ جو کی ماں کی صحبت میں تھی اوسکو سر دھونے و کنگھی کرنے
کیطرف توجہ نہ ہوتی) **باب فی الذؤابة** لڑکوں کی زلفیں رکھنا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نہی رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن القزع والقزع ان یحلق راس الصبی فیترك بعض شعره ترجمہ ابن عمر کہ روایت
ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع اوسکو کہتے ہیں جو لڑکے کا کچھ سر مونڈا دے اور کچھ باقی
رکھے یعنی زلفیں منڈ دے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع وهو ان یحلق راس
الصبی فتترك له ذؤابة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے وہ یہ کہ لڑکے
کا سر مونڈا جاوے اور چوٹی یعنی زلف چھوڑ دی جاوے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم رای صبیا قد حلق
بعض شعره وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوه کله او اترکوه کله ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اوسکا تھوڑا سا سر مونڈا تھا اور تھوڑے سے پر بال تھے آپ نے اس حرکت سے
منع فرمایا (یعنے اوس لڑکے کے وارثوں سے) اور فرمایا کہ اسکا سب سر مونڈو یا سب چھوڑو) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے سر
پیٹی یا بیرن یا کاکلیں یا چوٹیاں رکھنا اچھا نہیں باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہیں مگر وارثوں کو چاہیے کہ بچوں کا اپنے [illegible] وادیں تو سب
سر کے بال منڈوادیں یا سب پر رکھیں اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا برا ہے تو پھر بڑوں کو تو بدرجہ اولی نہ چاہیے بلکہ
ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اسطرح بال رکھتے دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے اوسکو منع کر دے) **باب**
فی الرخصة لڑکوں کی زلفوں کی رخصت کا بیان **عن** انس بن مالك قال كانت لي ذؤابة فقالت لي امي لا اجزها
كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يمدها ويأخذ بها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ میری سر پر چوٹی تھی
میری ماں نے مجھسے کہا کہ میں اوسکو نہ کاٹوں گی رسول الله صلی الله علیہ وسلم اوسے کھینچتے تھے اور لٹکایا کرتے تھے مجھکو چوٹی
پکڑ کر شفقت سے) **عن** حجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالك فحدثتني اختي المغيرة قالت وانت
يومئذ غلام ولك قرنان او قصتان فمسح راسك وبرك عليك وقال احلقوا هذين او قصوهما
فان هذا زي اليهود ترجمہ حجاج بن حسان سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے تو میری بہن مغیرہ نے مجھسے بیان کیا
کہ تو اوس وقت لڑکا تھا اور تیری سر پر دو زلفیں تھیں یا دو لٹیں تھیں انس نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور کہا
کہ ان کو مونڈ ڈالو یا کتر ڈالو ان زلفوں کو اسلیے کہ یہ طریقہ ہے یہود کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ اہل کتاب کے مشابہت
کو بے ضرورت کے برا جانتے تھے **باب فی اخذ الشارب** مونچھیں کترنیکا بیان **عن** ابی هريرة يبلغ به
النبی صلی الله علیه وسلم الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الابط وتقليم
الاظفار وقص الشارب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے پیدایشی پانچ چیزیں
سنت ہیں (یعنی فطرت میں داخل ہو گئے ہیں) اول ختنہ کرنا دوسری ناف کے نیچے مونڈنا تیسری بغلوں کے بال اوکھاڑنا

چوتھی ناخون کترنا پانچوین موچھین کترنا فــ یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ ادمیت ہی وہ ان پانچون چیزونکو پسند
کرتا ہی گویا کہ یہہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسکین کچھہ حاجت نہین سو ختنہ کہ اول تو اس مین پاکی ور ستہرائی ہی دوسری فائدہ
بھی ہی ختنہ مین یہہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین ٹہیرتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے
نیچے کے بال مونڈھنے مین یہہ فائدہ ہی کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہہ
فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا ہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی ہی اور ناخون کاٹنے مین یہ فائدہ ہی کہ کچھہ بھی درندون کی مشابہت
نہو اور کہانے پینے مین کچھہ اٹک نہ رہی۔ ہر چند سنت یہہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استری سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست
ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین یہہ
چیزین بیان فرمائین۔ پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہہ۔ اول۔ سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری
کلی کرنا۔ تیسری۔ ناک صاف کرنا۔ چوتھی۔ مسواک کرنا۔ پانچوین۔ پانی سے استنجا کرنا۔ کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی
دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا عــن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر باحفاء
الشوارب واعفاء اللحى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھون کے خوب کترنیکا یا مونڈنیکا
حکم کیا فــ یعنی ان بالونکو جو مونھہ سے لگے ہین یا ساری موچھہ کا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک کترنا افضل
ہی بعضون کے نزدیک مونڈنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کترتے تھی اور بعض مونڈتے تھے فــ اور داڑہیکو چھوڑ دینے
کا فــ ابن عمر اور ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ وہ اپنی داڑہیان ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھی اس سے زیادہ کترڈالتے تھی امام مالک
سے سوال ہوا کہ اگر داڑہی لمبی ہوجاوے اونہون نے کہا کہ کترنا چاہیئے ترمذی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
ریش مبارک مین سے لیا کرتے تھے طول اور عرض مین سے تا کہ گول ہوجاوے عــن انس بن مالك قال وقت لنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم حلق العانة وتقليم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط اربعين يوما قال ابو داود
رواه جعفر بن سليمان عن ابي عمران عن انس لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت لنا ترجمہ انس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے حد مقرر کردی ناف کے نیچے کے بال مونڈوانے کے اور ناخن ترشنے کے اور موچھون
کے کترانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن فــ یعنی اس سے زیادہ تاخیر درست نہین ہی گویا یہ اکثر مدت ہی بعضے
روایتون مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخون اور موچھین ہر ہفتہ مین کترتے تھے اور زیر ناف کے بال بیس دن مین
ایکبار لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن مین ایک بار۔ اکثر علما نے ہر ہفتہ یہہ کام ادا کرنا مندوب سمجھا ہے عــن
جابر قال كنا نعفي السبال الا في حج او عمرة ترجمہ جابر سے روایت ہی کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ داڑہیون کو بڑہنے
دیتے باب في نتف الشيب سفید بال داڑہی یا سر سے اوکھاڑنا چاہئے نہین ہی عــن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفوا الشيب ما من مسلم يشيب شيبة في الاسلام قال عن

سفیان الا کانت له نورا یوم القیامة وقال فی حدیث یحیی الا کتب له بها حسنة وحط عنه بها
خطیئة ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید
بال کو مت اوکھاڑو اسلیے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام میں جسکا بال سفید ہوا ہو مگر وہ بال قیامت کے دن اوسکے
لیے نور نہ ہو ف معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے بشرطیکہ درست اوسکا اوکھاڑنا یا اوسکو سیاہ کرنا
منع ہے ف یحیی کی روایت میں ہے اوسکے لیے سفید بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاویگی اور ایک برائی معاف ہوگی باب
فی الخضاب خضاب کا بیان کس رنگ کا درست ہے اور کونسا نادرست عن ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہود اور نصاری اپنی داڑھیاں نہیں رنگتے تو تم اونکی مخالفت کرو (یعنی رنگو) ف بہتر یہ ہے کہ زرد رنگ یا مہندی سے
کہ مہندی جیسی رنگے پھر یہ ہے کہ وسمی رنگے عن جابر بن عبد الله قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة وراسه
ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا الشیء واجتنبوا السواد ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے فتح مکہ کے روز ابو قحافہ حاضر لائے گئے تو اونکی داڑھی مثل ثغامہ (ایک قسم کے نہایت سفید گھاس ہے) کے سفید
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو ف
معلوم ہوا کہ کالے رنگ کا خضاب کرنا نہ چاہیے عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احسن ما غیر به
هذا الشیب الحناء والکتم ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لیے
حنا اور کتم بہت اچھی چیز ہے ف کتم کہتے ہیں وسمہ کو اور بعضوں نے کہا وہ ایک گھاس ہے جو وسمے کے ساتھ ملائی جاتی ہے
عن ابی رمثة انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو ذو وفرة بها ردع حناء وعلیه بردان
اخضران ترجمہ ابی رمثہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا تو آپکے سر کے بال
ہیں کانون کی لو تک اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور دو چادرین سبز رنگ کی پہنے ہیں عن ابی رمثة فی
هذا الخبر قال فقال له ابی ارنی هذا الذی بظهرک فانی رجل طبیب قال الله تعالی الطبیب بل انت
رجل رفیق طبیبها الذی خلقها ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا آپ مجھے اپنی پشت دکھلائیے کہ میں طبیب ہوں۔ آپ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالی ہے بلکہ تو رفیق ہے یعنی نرمی
کرنیوالا ہے مریض کو اور تسکین دینے والا ہے اوسکو باقی طبیب وہی ہے جس نے اوسے پیدا کیا عن ابی رمثة قال اتیت
النبی صلی الله علیه وسلم انا وابنی فقال لرجل او لابیه من هذا قال ابنی قال لا تجنی علیه وکان قد لطخ لحیته
بالحناء ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے کسی شخص
سے پوچھا یا میرے باپ سے یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا بوجھ نہ اوٹھاویگا (یعنی) تمہارا مواخذہ تم سے اور وہ جو کریگا

اور کسی بال پر سپیدی نہ ہوگی) آپ نے کبھی مہندی لگائی تھی عن انس سئل عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم

یبلغ ذلک ولکن قد خضب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے خضاب کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت نے تو خضاب نہیں کیا مگر ہاں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تو البتہ خضاب

کیا ہے **باب ماجاء فی خضاب الصفرة** زرد رنگ کے ساتھ خضاب کرنیکا بیان عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ و

سلم کان یلبس السبتیة ویصفر لحیته بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذلک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں بے بال کے پہنا کرتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس ایک قسم کی گھاس زرد رنگ کے (

زعفران سے زرد کر لیتے اور ابن عمر بھی اسیطرح کیا کرتے تھے عن ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل

قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال هذا احسن من هذا قال

فمر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا کله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوس نے مہندی سے خضاب کیا تھا تو آپ نے فرمایا یہہ کیا اچھا ہے ابن عباس نے کہا پھر ایک

شخص مہندی اور کتم (ایک گھاس ہے) دونوں سے خضاب کر کے آیا تو آپ نے فرمایا یہہ اوس سے بھی اچھا ہے راوی نے کہا پھر تو

مین پھر اور ایک تیسرا شخص زرد خضاب کر کے آیا تو آپ نے اوسے فرمایا یہہ تو سب سے اچھا ہے **باب ماجاء فی خضاب السواد**

سیاہ رنگ سے خضاب کرنیکا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون فی

آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ کبوتر کے سینے کا سا سیاہ خضاب کرینگے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گے

ف یعنی جنت کے پاس بھی پھٹکنے نہ پاوینگے جانا کیسا **باب ماجاء فی الانتفاع بالعاج** ہاتھی دانت کو کام

مین لانا درست ہے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

سافر کان آخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من یدخل علیها اذا قدم فاطمة فقدم من غزاة

له وقد علقت مسحا او سترا علی بابها وحلت الحسن والحسین قلبین من فضة فقدم فلم یدخل فظنت

ان ما منعه ان یدخل ما رای فهتکت الستر وفککت القلبین عن الصبیین وقطعته بینهما فانطلقا

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهما یبکیان فاخذه منهما وقال یا ثوبان اذهب بهذا الی فلان

اهل بیت فی المدینة ان هؤلاء اهل بیتی اکره ان یاکلوا طیباتهم فی حیاتهم الدنیا یا ثوبان اشتر

لفاطمة قلادة من عصب وسوارین من عاج ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (غلام آزاد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم کے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر کا ارادہ فرماتے تو گھر کے سب آدمیوں میں حضرت فاطمہ سے آپ کی آخر

ملاقات ہوتی ف یعنی سب گھر والوں میں سے آپ رخصت ہو کر فاطمہ پاس تشریف لاتے اور وہاں سے روانہ ہوتے اور جب سفر سے پھر کر

سب سے آخر مین حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے تھے اور جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے فاطمہ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک جہاد کے
تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ نے ایک دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا تھا اور حضرت حسن و حسین دونون کو چاندی کے دو کنگن پہنائی تھے
آنحضرت جو تشریف لائے دیکھا تو گھر مین آپ نہ آئے (یعنی جیسی آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہ نے گمان کیا کہ آپ گھر مین
تشریف نہ لائے انہی چیزون نے روکا دریافت کیا تو یہی معلوم ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر
دونون صاحبزادون سے اوس زیور کو بھی اوتار لیا اور کاٹ کر اون کے سامنے ڈالدیا وہ دونون کے دونون آنحضرت پاس روتے ہوئے
پہنچے آپ نے اون سے وہ کٹی ہوئی ٹکڑے لیکر فرمایا ای ثوبان یہہ جاکر فلان گھر والون کو دی آؤ کوئی بھی دینی مین پھر فرمایا
یہہ لوگ میری اہل بیت ہین (یعنے فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم) مین برا جانتا ہون کہ یہہ اپنی مزے دنیا ہی مین لوٹ
لین ای ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار عصب کا خرید لے اور دو کنگن ہاتھی دانت کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھی
دانت پاک ہے اور اوسکا استعمال درست ہے بخاری مین ہے کہ علمای سلف اوس سے کنگھی کرتی تھی اور اوس مین تیل رکھتے تھے

آخر کتاب الترجل

تمام ہوئی کتاب کنگھی کرنیکی اور اوسکی متعلقات کی اللہ کے فضل اور احسان سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الخاتم

ابتدا شروع ہوتی ہے کتاب انگوٹھی پہننے کی اللہ کے نام سے جو بہت رحمت والا مہربان ہے

انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن
کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بادشاہون ملک عجم کو فرمان لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ وہ تو بغیر مہر
کے خط پڑھتے بھی نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی مہر دار بنوائی اور اوس مین محمد رسول اللہ
آپنے کھدوایا **عن** انس بمعنے حدیث عیسی بن یونس زاد فکان فی یدہ حتی قبض وفی ید ابی بکر
حتی قبض وفی ید عمر حتی قبض وفی ید عثمان فبینما ھو عند بئر اذ اسقط فی البئر فامر بھا
فنزحت فلم یقدر علیہ **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے کہ پھر وہ انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین رہی یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی بعد اوسکے ابوبکر صدیق کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق کے ہاتھ مین رہی
یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عثمان ذی النورین کے ہاتھ مین رہی وہ ایک کنوی پر بیٹھے تھے انگوٹھی اونگلی سے نکلکر کنوی مین
گر پڑی اونہون نے حکم کیا اوسکا سارا پانی نکلوایا گیا مگر وہ انگوٹھی نہ ملی **عن** انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من ورق فصہ حبشی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ
اوسکا عقیق حبشی کا تھا اس صورت مین دوسری حدیث سے مخالفت ہوگی کہ نگینہ بھی اوسکا چاندی ہی کا تھا شاید مراد یہہ ہو کہ

عن انس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من فضة كله فصه منه ترجمہ انس سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی بالکل چاندی کی تھی اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي بطن كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس
خواتيم الذهب فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا ألبسه ابدا ثم اتخذ خاتما من فضة نقش
فيه محمد رسول الله ثم لبس الخاتم بعده ابو بكر ثم لبسه بعد ابي بكر عمر ثم لبسه بعده عثمان
حتى وقع في بئر اريس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اوس کے نگینہ
کو اپنی ہتھیلی کے پیٹ کیطرف کیا اور اوس نگینہ میں محمد رسول اللہ کھدوایا تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں
پھر جب آپ نے لوگوں کو سونے کی انگوٹھیاں پہنے دیکھا۔ تو آپ نے اوسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب کبھی اسکو نہ پہنونگا پھر
اسکے بعد آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اوس میں محمد رسول اللہ کھدوایا اور بعد آپ کے وفات کے حضرت ابو بکر نے
اوسکو پہنا پھر اون کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر پڑی عن ابن عمر في هذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نقش
فيه محمد رسول الله وقال لا ينقش احد على خاتمي هذا ثم ساق الحديث ترجمہ ابن عمر سے بھی حدیث
مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس میں محمد رسول اللہ کھدوایا اور فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری
اس انگوٹھی پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامے لکھیں اور اونکو اسلام کی دین پر
بلاویں لوگوں نے عرض کیا کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب حضرت نے مہر کھدوالی چاندی کی انگوٹھی
تین سطریں اوس میں تھیں ایک سطر میں محمد دوسری میں رسول تیسری میں اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابو بکر صدیق کے
پاس رہی اون کے بعد عمر فاروق پاس رہی اون کے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اون کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر پڑی اور یہ
سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمد رسول اللہ نہ کھدواوے تا کہ شبہہ نہ پڑے کہ حضرت کی مہر ہے یا کسی اور کی عن
ابن عمر بهذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فالتمسوه فلم يجدوه فاتخذ عثمان خاتما ونقش فيه
محمد رسول الله قال فكان يختم به او يتختم به ترجمہ ابن عمر سے بھی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت
عثمان کے وقت میں اوس انگوٹھی کو ہر چند تلاش کیا مگر اوسکا پتہ نہ لگا تب حضرت عثمان نے ایک اور انگوٹھی بنوائی اور اوس میں
محمد رسول اللہ کھدوایا حضرت عثمان اوسکو پہنا کرتے

باب ما جاء في ترك الخاتم انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہے

عن انس انه رأى في يد النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق يوما واحدا فصنع الناس فلبسوا وطرح
النبي صلى الله عليه وسلم فطرح الناس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں
ایک انگوٹھی دیکھی چاندی کی صرف ایک دن لوگوں نے یہ دیکھ کر انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ انگوٹھی پھینک ڈالی لوگوں نے بھی نکال دی معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت کے انگشتری کا پہننا خوب نہیں ہے ہاں جب حاجت ہو تو

یعنے جیسے بادشاہ یا قاضی کو) **باب** فی خاتم الذھب سونیکی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہین ہے عن ابن مسعود

کان یقول کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ عشر خلال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر

الازار والتختم بالذھب والتبرج بالزینۃ لغیر محلھا والضرب بالکعاب والرقی الا بالمعوذات وعقد

التمائم وعزل الماء لغیر او غیر محلہ وفساد الصبی غیر محرمہ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو دس خصلتین بری معلوم ہوتی تہین زردی یعنی خلوق (ف) عرب مین دستور تہا کہ لوگ زعفران وغیرہ

خوشبو جمع کرکے زرد سلر گہہ بناتی تہی سو اگر کوئی مرد وہ سلر گہہ لگاتا تو حضرت کو ناپسند آتا **ف** اور سفید بالون کو تغیر

دینا **ف** یعنے سفید بالون کو اوکہاڑنا یا سیاہ کرنا **ف** اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹہی پہننا اور حرام جگہہ پہ

عورتونکا سنگار کرنا دکہانا انگلیی اور گوٹیون سے کہیلنا اور معوذات کے سوا اور کوئی منتر پہونکنا **ف** معوذات سے

مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے **ف** او گنڈون اور منکون کا باندہنا **ف** جیسا کہ لڑکون کے گلیمین

نظر بد کیلیے تعویذ و گنڈہ وغیرہ لٹکاتے ہین یہ افعال جاہلیت سے ہین **ف** اور غیر حلال مین منی کا ڈالنا اور فساد کرنیکے

کا (یعنے بگاڑ دینا لڑکے کو اور ضعیف کر دینا اوسکا بہ طرح کہ ایام رضاعت مین اوس کی ماں سے صحبت کرنا) مگر یہ حرام نہین ہے

باب فی خاتم الحدید لوہے کی انگوٹہی پہننا درست نہین ہے عن بریدۃ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید

فقال مالی اری علیک حلیۃ اھل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال اتخذہ من

ورق ولا تتمہ مثقالا ولم یقل محمد عبد اللہ بن مسلم ولم یقل الحسن السلمی المروزی ترجمہ بریدہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص پیتل کی انگوٹہی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجہکو کیا ہوا ہے

جو تجہہ سے بتون کی بدبو مجہکو معلوم ہوتی ہے سو اوس نے اپنے انگوٹہی کو پہینک دیا اور پہر لوہے کی انگوٹہی پہنے ہوئے آیا تو

پہر آپنے اوس سے فرمایا کہ مجہکو کیا ہوا ہے جو مین تجہہ دوزخیونکا زیور پہنے ہوئے دیکہتا ہون تو اوس نے اپنی انگوٹہی پہینکدی

دی اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹہی بنواؤن تو آپ نے فرمایا چاندی سے اور مثقال سے کم ہو **ف** مثقال

ساڑہے چار ماشے کی ہوتی ہے یعنی اس سے زیادہ مین انگوٹہی بہاری اور بدوضع ہوجاویگی یا اس سے زیادہ مردون کو چاندی

کا استعمال درست نہین ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے عن ایاس بن الحارث بن المعقیب جدہ من قبل امہ

ابو ذباب عن جدہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حدید ملوی علیہ فضۃ قال فربما

کان فی یدہ قال وکان المعقیب علی خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو ذباب سے روایت ہے جو نانا تہا ایاس

بن حارث کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹہی لوہے کی تہی لیکن اوسپر چاندی کا ملمع تہا بعضی وقت وہ انگوٹہی آپکے

ہاتہہ مین ہوتی اور معیقیب کی وہ انگوٹہی مہر دیتی تہی **ف** بعضون نے کہا اس حدیث کا اسناد بریدہ کی حدیث سے بہتر نہین ہے

گذری ہی کیونکہ اوسکی اسناد مین عبداللہ بن سالم مروزی ہی اور اوس کی حدیث قابل حجت نہین ہی بعضون نے کہا
اونسے زیادہ چاندی کا ملمع ہوگیا تو اوسکی کراہت جاتی رہتی ہے **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدایۃ ھدایتک الطریق واذکر بالسداد تسدیدک
السھم قال ونھانی ان اضع الخاتم فی ھذہ او فی ھذہ السبابۃ والوسطی شک عاصم ونھانی
عن القسیۃ والمیثرۃ قال ابو بردۃ فقلنا لعلی ما القسیۃ قال ثیاب تاتینا من الشام او من مصر مضلعۃ
فیھا امثال الاترج قال والمیثرۃ شیٔ کانت تصنعہ النساء لبعولتھن **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی بن
ابی طالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا یہہ دعا مانگا کر اللھم اھدنی وسددنی یا اللہ مجھکو ہدایت کر
اور مضبوط کر ہدایت سے یہہ نیت کر اکر کہ سیدہی راہ پر چلنا نصیب ہو اور مضبوط کر نیسے یہہ غرض رکھہ کہ تیر خوب مضبوط بنایا کرین
یا مضبوطی سے مارا کرون اور منع کیا مجھکو انگوٹھی پہننے سے اس اونگلی مین یا اس اونگلی مین اور اشارہ کیا کلمہ کی یا بیچ کی انگلی
کی طرف شک کیا عاصم نے جو راوی ہی اس حدیث کا اور منع کیا مجھکو قسیہ سے اور میثرہ سے ابو بردہ نے کہا مین نے علی سے پوچھا
قسیہ کیا ہے اونہون نے کہا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو شام سے یا مصر سے آتے ہین دھاری دار اون مین ترنج بنے
ہوئے ہین اور میثرہ وہ چیز ہی جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بنایا کرتی تہین

باب فی التختم فی الیمین او الیسار انگشتری داہنے ہاتہہ مین پہنے
یا بائین ہاتہہ مین

عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ **ترجمہ** عبد الرحمن سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا کرتے تہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یتختم فی یسارہ کان فصہ فی باطن کفہ قال ابو داود قال ابن اسحاق واسامۃ یعنی ابن
زید عن نافع فی یمینہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا کرتے
تہے اور نگینہ اوسکا ہتہیلی کی طرف ہوتا **ف** آنحضرت صلعم سے داہنے اور بائین دونون ہاتہہ مین انگوٹھی کا پہننا ثابت
ہی بعضون نے داہنے کو افضل کہا ہے بعضون نے بائین ہاتہہ مین پہننے کو اختیار کیا ہی **عن** ابن عمر کان یلبس خاتمہ
فی یدہ الیسری **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی وہ اپنی انگوٹھی بائین ہاتہہ مین پہنا کرتے تہے **عن** محمد بن اسحاق قال
رأیت علی الصلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب خاتما فی خنصرہ الیمنی فقلت ما ھذا قال رأیت
ابن عباس یلبس خاتمہ ھکذا وجعل فصہ علی ظھرھا قال ولا یخال ابن عباس الا قد کان یذکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ کذلک **ترجمہ** محمد بن اسحاق سے روایت ہی مین نے صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب
کے ہاتہہ مین ایک انگوٹھی دیکھی وہ پہنے ہوئی تھی داہنی ہاتہہ کی چھنگلیا مین مین نے کہا یہ کیا ہے اونہون نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عباس کو دیکھا اسیطرح انگوٹھی پہنے ہوئے اور نگینہ کو اوپر رکھتے تھے ہتہیلی کی پشت پر اور مین سمجھتا کہ ابن عباس نقل کیا کرتے تہے

کلمہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اسی طرح انگوٹھی پہنتے تھے داہنے
ہاتھ کی چھنگلیا میں لیکن نگینہ اندر کو رکھنا بہتر ہے اور صحیح روایت سے منقول ہوا **باب** فی الجلاجل پاؤن میں
گھونگرو پہننا جو آواز دیں کیسا ہی **عن** علی بن سہل بن الزبیر ان مولاۃ لہم ذہبت بابنۃ الزبیر الی عمر
بن الخطاب وفی رجلہا اجراس فقطعہا عمر ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع
کل جرس شیطانا **ترجمہ** علی بن سہل بن زبیر سے روایت ہے ایک مولاۃ (آزاد لونڈی کو بولتے ہیں) ان کے زبیر کے بیٹی کو لیکر
حضرت عمر رضا پاس گئے اور اوس لڑکے کے پیر میں گھونگرو تھے سو حضرت عمر نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہے **ف** گھونگرو بھی ایک قسم کا گھنٹہ ہے اسلیے کہ اس سے
بھی ایک آواز نکلتی ہے **عن** عائشۃ قالت بینما ہی عندہا اذ دخل علیہا بجاریۃ وعلیہا جلاجل یصوتن
فقالت لا تدخلنہا علی الا ان تقطعوا جلاجلہا وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس **ترجمہ** بنانہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ کے آئی اور اوس کے
پاؤن میں گھونگرو تھے آواز دار سو حضرت عائشہ نے کہا کہ بغیر گھونگرو کاٹے اسکو میرے پاس مت لاؤ اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس گھر میں گھنٹا ہوتا ہے اوس گھر میں فرشتے نہیں آتے **باب** فی ربط الاسنان
بالذہب سونے سے دانت بندہونا یا ناک بنوانا درست ہے **عن** عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد
قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ انفا
من ذہب **ترجمہ** عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ عرفجہ بن اسعد کی ناک کاٹی گئی کلاب کے دن **ف** کلاب
ایک موضع کا نام ہے **ف** تو اوس نے اپنی ناک چاندی کی بنائی پھر اوسکی بدبو معلوم ہوئی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو سونیکی ناک بنانے کا حکم فرمایا **ف** اسلیے کہ سونے میں بدبو نہیں ہوتی **عن** عرفجۃ بن اسعد
بمعناہ قال یزید قلت لابی الاشہب ادرک عبد الرحمن بن طرفۃ جدہ عرفجۃ قال نعم **ترجمہ** دوسری
روایت میں بھی ایسا ہی ہے **ف** اگرچہ حدیث میں دانت بند ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر مصنف نے دانت کو ناک پر قیاس
کیا کہ جب ناک جو ایک عضو ہے سونیکی بنانا درست ہوئی تو دانتوں کا بندھوانا سونے سے ضرور درست ہوگا اسی سے باب میں دانتوں
کا بندہونا درج کیا) **باب** فی الذہب للنساء عورتون کو سونا پہننا کیسا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلیۃ من عند النجاشی اہداہا لہ فیہا خاتم من ذہب فیہ فص
حبشی قالت فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود معرضا عنہ او ببعض اصابعہ ثم دعا امامۃ
ابنۃ ابی العاص ابنۃ ابنتہ زینب فقال تحلی بہذا یا بنیۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس زیور آیا جو نجاشی بادشاہ حبش نے آپکو تحفہ بھیجا اوس میں ایک انگوٹھی تھی سونے کی حبشی نگینہ جڑا ہوا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک لکڑی سے چھوا یا انگلی سے چھوا لیکن وہ ہر توجہ نہ کی جیسا من کرے امامہ بنت ابی العاص
حضرت زینب کی صاحبزادی کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تہین ہار دیا اور فرمایا تو پہن کو بیٹیا ف حدیث سے
معلوم ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے اور جن حدیثوں سے سونا پہننا عورتوں کے لیے منع معلوم ہوتا ہے وہ اکثر علما کے نزدیک
منسوخ ہین اگر سونا اور حریر عورت مردون کے لیے درست نہو تو ان کے پیدا کرنے سے ایک غرض عظیم فوت ہوتی ہے عن ابی
ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من
ذھب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ومن احب ان یسور
حبیبہ سوارا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بھا ترجمہ ابو ہریرہ کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا بالا پہنایا چاہے تو اوسکو سونے کا بالا پہنا دے اور جو شخص اپنے
محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اوسکو سونے کی ہنسلی پہنا وے اور جو کوئی اپنے محبوب کو کنگن آگ کا پہنایا چاہے تو اوسکو
کنگن سونے کا پہنا دی ولیکن تمپر چاندی جائز ہے سو اوس سے کھیلو ف مراد محبوب سے لڑکا ہے کیونکہ اگر جورو مراد ہوتی تو سونا
پہننے سے منع کیون ہوتا الا اوس صورت مین جب یہ کہین کہ عورتوں کو سونا پہننا درست نہین ہے جیسا بعض قلیل
علما کا قول ہے - اب رہی چاندی تو اوسکا استعمال کہانے اور پینے مین اکثر علما کے نزدیک منع ہے لیکن چاندی کا پہننا درست ہے مردون
اور لڑکون کے لیے طبرانی نے روایت کیا من احب ان یسور ولدہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذھب ولکن الفضۃ العبوا بھا کیف شئتم
اس روایت مین ولدہ کی تصریح ہے اور یہ مؤید ہے اسبات کو کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین حبیبہ سے بھی ولدہ مراد ہے فقط عن اخت
لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن
امرأۃ تحلی ذھبا تظھرہ الا عذبت بہ ترجمہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عورتوں کی جماعت کیا زیور بنانے کے لیے تمہین چاندی بس نہین کرتی ہوشیار ہو جاؤ تم مین سے کوئی عورت ایسی نہین جو وہ
سونے کا زیور بنا وے اور زینت کرے اوس سے مگر اوسی زیور سے اوسپر مار پڑیگی عن اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ تقلدت قلادۃ من ذھب قلدت فی عنقھا مثلہ من النار یوم القیامۃ
وایما امرأۃ جعلت فی اذنھا خرصا من ذھب جعل فی اذنھا مثلہ من النار یوم القیامۃ ترجمہ اسماء بنت
یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے سونے کا کنٹھن گردن مین پہنا تو ویسا ہی کنٹھن آگ کا قیامت کے
دن اوسکی گردن مین پہنایا جاویگا اور جس عورت نے سونے کی بالی اپنے کان مین پہنی اللہ تعالے ویسی ہی آگ کی بالی اوسکے کان مین قیامت کے
دن ڈلوا دیگا عن معاویۃ بن ابی سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن رکوب النمار وعن لبس الذھب
الا مقطعا ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چیتون کے چمڑون پر سوار ہونے
سے اور سونے کے پہننے سے مگر تھوڑا سا جیسے دانت یا ناک سونے کی بنا لیوے چاندی مین بو آتی ہے اور سونے مین نہین آتی اسواسطے دانت یا

آخر کتاب المناقب
تمام ہوئی کتاب بزرگی پیغمبری اور اوسکی متعلقات کی اور اصحاب کبار کی فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الفتن

اللہ جل جلالہ کے نام سے شروع ہوئی کتاب بیچ فتنون کے جنکی رسول اللہ صلعم نے پیشین گوئی کی

عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم قائما فما ترك شیئا یکون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الا حدثه حفظه من حفظه ونسیه من نسیه قد علمه اصحابه هؤلاء وانه لیکون منه الشیء فاذکره کما یذکر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کھڑے ہوئے اور نہ چھوڑی کوئی چیز اوس مقام مین جو قیامت تک ہونیوالی ہے مگر بیان فرمایا اوسکو یعنے قیامت تک کے حالات آپ نے بیان فرمائے پھر جس نے اوسکو یاد رکھا اوسنے تو یاد رکھا اور جس نے اوسے بھلا دیا اوس نے اوسکو بھلا دیا اور تقریر میری ان اصحاب نے جانا اور پہچانا ہے اوسکو اور جب ان باتون مین سے جو آپ نے بیان فرمائی کوئی بات ظہور مین آتی ہے تو مجھے یاد آجاتی ہے کہ آپ نے اوسکو فرمایا تھا جیسے کوئی شخص کسیکے چہرے کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو پھر جب آوے تو دیکھکر اوسی وقت اوسکو پہچان لیوے

عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یکون فی هذه الامة اربع فتن فی آخرها الفناء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت مین چار فتنے ہونگے (یعنی بڑے بڑے اونکے بعد پھر فنا ہی) یعنے پھر قیامت آویگی اور تمام مخلوقات فنا ہو جاوینگے)

عن عبد الله بن عمر یقول کنا قعودا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرها حتی ذکر فتنة الاحلاس فقال قائل یا رسول الله وما فتنة الاحلاس قال هی هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمی رجل من اهل بیتی یزعم انه منی ولیس منی وانما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورك علی ضلع ثم فتنة الدهیماء لا تدع احدا من هذه الامة الا لطمته لطمة فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیها مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیه وفسطاط نفاق لا ایمان فیه فاذا کان ذاکم فانتظروا الدجال من یومه او غده ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم بیٹھے تھے اور آپ نے فتنون کا بیان فرمایا تو اسقدر ہمین ڈرا دی کہ احلاس کے فتنے کا بھی ذکر فرمایا ہمین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احلاس کے فتنے کی کیا حقیقت ہے پھر آپ نے فرمایا وہ تو بھاگنا اور غارت کرنا ہے پھر فتنہ سرا کا ہے ایسے شخص کے پیرون کے نیچے سے اوسکا فساد پیدا ہوگا جو میرے گھروالون سے ہونیکا گمان کریگا حالانکہ وہ میرے گھروالون سے نہ ہوگا اسلیے کہ میرے دوست وہی ہین جو متقی لوگ ہین پھر لوگ ایسے شخص پہ اتفاق کرینگے جیسے سرین پسلی پر جو کسی طرح نہین جمتا یعنی ایسے شخص پہ اتفاق کرین گے کہ جسمین استقامت نہوگی جیسے کولہے پسلو کی ہڈی پر سیدھا

نہین ہوگی فت پھر اندہیری کا فساد ہوگا وہ اس امت مین ہر ایک کو طمانچہ مارے کسی شخص کو نہ چھوڑیگا پھر جب لوگ کہینگے ختم ہو
جاتا رہا تو پھر وہ صبح کو اور زیادہ ہوگا جسمین آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا یہانتک کہ لوگ خیمون کی طرف جمع ہونگے
ایک خیمہ ایمان والونکا ہوگا جسمین کوئی منافق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ منافقونکا ہوگا جسمین کوئی ایماندار نہ ہوگا تو جب ایسا
فتنہ ہو تو دجال کا انتظار کرو اوسی روز سے یا اوسکے دوسرے روز سے عن حذیفۃ بن الیمان واللہ ما ادری انسی
اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا
یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے
روایت ہے خدا کی قسم ہی مین نہین جانتا کہ میرے صحابی بھول گئی یا جان بوجھکر بھولے ہین ہم بہول گئی خدا کی قسم نہین چھوڑا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والیکو جہانتک دنیا کے گذرنے تک جس فتنے کے ساتھ تین سو لوگ یا اس سے بھی زیادہ
ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے روبرو اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام اور اوسکے قوم کا نام بیان فرمادیا

عن سبیع بن خالد قال اتیت الکوفۃ فی زمن فتحت تستر اجلب منہا بغالا فدخلت المسجد فاذا
صدع من الرجال واذا رجل جالس تعرفہ اذا رأیتہ انہ من رجال اہل الحجاز قال قلت من ہذا
فتجہمنی القوم وقالوا اما تعرف ہذا ہذا حذیفۃ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حذیفۃ
ان الناس کانوا یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر فاحدقہ
القوم بابصارہم فقال انی قد أری الذی تنکرون انی قلت یا رسول اللہ ارأیت ہذا الخیر
الذی اعطانا اللہ ایکون بعدہ شر کما کان قبلہ قال نعم قال قلت فما العصمۃ من ذلک قال السیف
قلت یا رسول اللہ ثم ماذا قال ان کان للہ خلیفۃ فی الارض فضرب ظہرک واخذ مالک
فاطعہ والا فمت وانت عاض بجذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال معہ نہر ونار
فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع فی نہرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت
ثم ماذا قال ثم ہی قیام الساعۃ ترجمہ سبیع بن خالد سے روایت ہے مین کوفے مین آیا جب تستر (ایک شہر کا نام)
فتح ہوا تہا وہان سے خچر لایا تہا تو مین مسجد مین گیا دیکہا تو چند آدمی متوسط قد اور قامت اور جثے کے بیٹھے ہین اور ایک
شخص بیٹہا ہوا ہے جسکو دیکھنے سے تو پہچان لیوے کہ یہہ حجاز کا رہنیوالا ہے مین نے لوگون سے پوچہا یہہ کون ہے تو وہ لوگ اس بات
سے خفگی اور کہنے لگے کیا تو نہین پہچانتا ان کو یہہ حذیفہ بن یمان ہین صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حذیفہ نے کہا لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتون کو پوچھا کرتے تہے (یعنی طاعت اور عبادت اور خیر کو) اور مین بری باتون کو پوچھا
کرتا تہا بخاری کی روایت مین ہے اس ڈر سے کہ کہین مین برائی مین مبتلا نہ ہو جاؤن) تو لوگون نے میری طرف گھورا مین نے کہا
مین جانتا ہون جسوجہ سے تم برا جانتی ہو پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ جو اللہ جل جلالہ نے ہم کو خیر (یعنی دین کی) عنایت فرمایا

کیا اسکی بعد برائی بھی ہوگی جیسے اسکی پہلے تھی آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا پھر اوس برائی سے بچنے کی کیا صورت ہی آپنے فرمایا تلوار (یعنے مرتد اور ملحد لوگون کو تلوار سے مارنا اور اونکو قتل کرنا جب تک سچے اور عمدہ دلیل سے قائل نہ ہون اونکے شر سے بچنے کی تدبیر ہے) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اس وقت کوئی خلیفہ ہو تو خواہ وہ تیری پیٹ پھوڑے اور تیرا مال لوٹ لے جب بھی تو اوسکی اطاعت کر اور جو کوئی خلیفہ نہ ہو تو مرجا جنگل مین ایک درخت کی جڑ چباتے (یعنے فقر اور فاقہ قبول کر اور جنگل مین رہنا منظور کر مگر بدون کی صحبت چھوڑ دے) مین نے عرض کیا پھر کیا ہوگا آپنے فرمایا پھر دجال نکلیگا اوسکی ساتھ نہر بھی ہوگی اور انگار بھی ہوگی جو شخص اوسکے انگار مین جا ویگا اوسکا اجر ثابت ہو گیا اور گناہ اوسکی معاف ہو گئی اور جو شخص اوسکی نہر مین گیا (اوسکی اطاعت کرکے) تو گناہ اوسکا جم گیا اور اجر اوسکا ساقط گیا مین نے کہا پھر بعد اسکے کیا ہوگا آپنے فرمایا پھر قیامت ہوگی (یعنے دجال بالکل قریب قیامت کے نکلیگا) **عن** خالد

بن خالد الیشکری بهذا الحدیث قال قلت بعد السیف قال بقیة علی اقذاء وهدنة علی دخن

ثم ساق الحدیث قال کان قتادة یضعه علی الردة التی فی زمن ابی بکر علی اقذاء یقول قذاء

وهدنة یقول صلح علی دخن علی ضغائن **ترجمہ** خالد بن خالد یشکری سے یہی حدیث مروی ہے اوسمین یہ ہے کہ حذیفہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر تلوار کے بعد کیا ہوگا (یعنے جب مرتد قتل کیے جاوینگے اوسوقت کیا ہوگا) آپنے فرمایا لوگ رہینگے مگر دلون مین اون کے فساد ہوگا اور ظاہر مین صلح ہوگی مگر دل مین خیانت ہوگی بعد اوسکی اخیر تک حدیث کو بیان کیا۔ قتادہ اس تلوار کو حمل کرتے تھے اوس فتنہ پر جو ابو بکر صدیق کے زمانے مین ہوا جب بعضے قبائل عرب مرتد ہو گئے اونہون نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا پھر وہ تلوار سے مسخر کیے گئے **عن** نصر بن عاصم اللیثی

قال اتینا الیشکری فی رهط من بنی لیث فقال من القوم فقلنا بنو لیث اتیناك نسالك عن حدیث حذیفة

فذکر الحدیث قال قلت یا رسول الله هل بعد هذا الخیر شر قال فتنة وشر قال قلت یا رسول

الله بعد هذا الشر خیر قال یا حذیفة تعلم کتاب الله واتبع ما فیه ثلاث مرار قال قلت یا رسول

الله بعد هذا الشر خیر قال هدنة علی دخن وجماعة علی اقذاء فیها او فیهم قلت یا رسول الله

الهدنة علی الدخن ما هی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیه قال قلت یا رسول

الله ابعد هذا الخیر شر قال فتنة عمیاء صماء علیها دعاة علی ابواب النار فان تمت یا حذیفة

وانت عاض علی جذل خیر لك من ان تتبع احدا منهم **ترجمہ** نصر بن عاصم اللیثی سے روایت ہے ہم یشکری پاس آئے چند لوگون کے ساتھ بنی لیث مین سے انہون نے پوچھا کون لوگ ہو ہم نے کہا ہم بنی لیث ہین آپکے پاس آئے ہین حذیفہ کی حدیث پوچھنے کو انہون نے بیان کرنا شروع کیا حدیث کو سمری یہانتک کہ یہ کہا حذیفہ بن الیمان نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس بھلائی کے بعد برائی بھی ہوگی **ف** یعنی بعد اس زمانہ اسلام کے زمانہ کفر کا بھی آویگا **ف**

آپ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس بھلائی کے بعد پھر زمانہ بھلائی کا بھی ہوگا آپ
نے فرمایا اے حذیفہ اللہ کی کتاب کو سیکھ اور جو کچھ اس مین ہے اوسکی پیروی کر تین بار آپ نے یہہ فرمایا حذیفہ کہتے
مین نے عرض کیا کیا اس شر کے بعد پھر بھلائی اور خیر ہے آپ نے فرمایا ہدنہ ہے علی الدخن اور جماعت ہوگی اون
کدورت ہوگی مینے عرض کیا یا رسول اللہ ہدنہ علی الدخن کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا قوم کے دل اوس حالت پر نہ
پھرینگے جس پر کہ وہ تھے ف گو ظاہر مین صلح ہو جاوے یعنی سابق مین زمانہ اسلام کے جیسے دل تھے ویسی نہین ہونگے ت
راوی نے کہا پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ایسی نیک زمانہ کے بعد پھر بھی برائی ہوگی تو آپنے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اندھا
اور بہرہ کہ اوسمین بلانیوالے ہون گے آگ کے دروازہ پر سو اگر مرے تو اے حذیفہ جس حال مین کہ تو ایک درخت کی جڑ پر
جنگل مین چبا چبا کر کہا دے بہتر ہے اس سے کہ تو پیروی کرے اون مین سے کسیکی (کیونکہ وہ ایمان سے پھیرینگے اور کفر
کی طرف بلاوینگے) عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فان لم تجد يومئذ خليفة فاهرب
حتى تموت فان تمت وانت عاض وقال في آخره قال قلت فما يكون بعد ذلك قال لو ان رجلا
نتج فرسا لم تنتج حتى تقوم الساعة ترجمہ حذیفہ سے دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اون دنون مین (مسلمانونکا) کوئی حاکم یا خلیفہ تجہے نہ ملے تو بھاگ یہانتک کہ مرے تو اگر تو درخت کو
کاٹ کاٹ کر کہا دے اور اس حالت مین مرے (تو یہہ بہتر ہے ایسے بدینون مین رہنے سے) آخر مین اس روایت کے ہے
مینے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر کوئی اپنی گہوڑی کا بچہ جننا چاہیگا تو وہ نہ جنیگی یہانتک کہ قیامت
ہو جاویگی (یعنی پھر اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے) عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه
قال من بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ما استطاع فان جاء آخر ينازعه
فاضربوا رقبة الآخر قلت انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته اذناي
ووعاه قلبي قلت هذا ابن عمك معاوية يأمرنا ان نفعل ونفعل قال اطعه في طاعة الله واعصه في
معصية الله ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بیعت کی کسی امام
سے پھر اوسکے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیا اور اوس سے عہد اور اقرار کیا تو چاہیے کہ جہانتک ہو سکے اوسکی اطاعت کرے اب اگر کوئی
دوسرا امام ہو کر اوس امام سے جھگڑنے آوے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مینے عبد اللہ سے پوچھا تم نے
یہہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا بیشک میرے کانون نے اسکو سنا اور میرے دل نے یاد رکہا پھر
مینے کہا یہہ تمہارے چچا کا بیٹا معاویہ ہمکو حکم کرتا ہے کہ فلان کام تم کرو اور ہم کرین (یعنے حضرت علی سے لڑین اور جھگڑین
حالانکہ امام برحق علی ہین اور معاویہ [illegible] کے بعد کہڑے ہوئے جھگڑنیکو) عبد اللہ نے کہا اطاعت کر اون کی جسمین اللہ کی
ہو اور مت مان کہنا اونکا اوس بات مین جسمین نافرمانی ہو اللہ کی) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه

قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے عرب کی اس فتنے سے جو قریب آیا ہے بہتر ہوگا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روکے (شاید یہ فتنہ عثمان اور علی اور معاویہ کی طرف اشارہ ہے)

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض وقال ان ربی زوی لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها وان ملک امتی سیبلغ ما زوی لی منها واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة عامة وان لا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد ولا اهلکهم بسنة عامة ولا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم لو اجتمع علیهم من بین اقطارها او قال باقطارها حتی یکون بعضهم یهلک بعضا وحتی یکون بعضهم یسبی بعضا وانما اخاف علی امتی الائمة المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی یلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق قال ابن عیسی ظاهرین ثم اتفقا لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو (یعنی مجھے سب میں دکھلا دی یا سب کا علم دیدیا) یا میرے رب نے سمیٹا یا میرے لیے زمین کو تو مجھکو دکھلائی گئیں پورب اور پچھم کی جگہیں اور بیشک میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچیگی جہاں تک زمین سمیٹی گئی میرے لیے اور عنایت ہوئی مجھکو دو خزانے سرخ اور سفید (اشرفیاں روپے سونا چاندی) اور میں نے اپنے پروردگار سے عرض کیا کہ میری امت کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر غیر دشمن کو اتنی قابو نہ دے کہ وہ انکی جڑ کو مٹا دے (یعنی بالکل دین اسلام کو برباد کر دے اور مسلمانوں کا نام نہ رکھے) میرے رب نے مجھ سے فرمایا اے محمد میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ رد نہیں ہوتا میں تیری امت کے لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرونگا اور کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ان پر ایسا مسلط نہ کرونگا جو ان کی جڑ کو مٹا دے اگرچہ وہ سارے جہان کے کافر حملہ کریں پر یہ ہوگا کہ تیری امت میں سے آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور قید کرینگے ف پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اب تک کہ ۱۲۹۶ ہجری ہے پوری ہوئی ہے اس مدت میں کافروں نے مسلمانوں پر بارہا حملے کیے پر بالکل مسلمانوں کو تباہ نہ کر سکے سیکڑوں مسلمان آپس میں لڑتے اور کٹتے رہے یہاں تک کہ آپس کی نااتفاقی اور لڑائی سے اب بہت تنزل کی حالت ہے حکومت انکی چراغ سحری ہو رہی ہے کاش اب بھی سمجھیں اور اتفاق اور یکدلی اختیار کریں ف اور اپنی امت میں گمراہ کرنیوالے حاکموں سے یا مولویوں سے ڈرتا ہوں ف جو اپنی حکومت یا علم کے زور سے لوگوں کو حق امر سے باز رکھیں اور بری راہ پر لگا دیں ہمارے زمانے میں اکثر یہی حال ہے ایک فتنہ عظیم اختلاف اور نااتفاقی کا مولویوں کے گروہ میں سے اٹھ رہا ہے کسی کے بجھائے نہیں بجھتا اللہ جل جلالہ ہدایت کرے ف اور جب میری امت میں تلوار چلائی جاویگی تو قیامت تک ان سے نہ اٹھائی جاویگی اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگے سب گروہ میری امت کے مشرکوں کے ساتھ اور یہانتک کہ میری امت کے گروہ بتوں کو پوجیں گے اور مقرر جان رکھ

عنقریب میری اُمت مین تیس شخص جھوٹے ہون گے ان مین سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ نبی ہی اور مین نبیون کا ختم کرنے والا
ہون کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور ہمیشہ میری اُمت مین ایک جماعت حق پر غالب رہیگی انکا مخالف انکو ضرر نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم
آوے عن ابی مالک یعنی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو
علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ ترجمہ ابی مالک اشعری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو بچا دیا ہے تین آفتون سے ایک تو یہ کہ تمھارا نبی تم پر بددعا کرے پھر تم سب
ہلاک ہو جاؤ ایسا نہ ہوگا دوسری یہہ کہ باطل والے حق والون پر کبھی غالب نہ ہونگے (تحریر یا تقریر یا شمشیر مین) تیسری
یہہ کہ تم سب گمراہ نہ ہوگے (بلکہ ہمیشہ گمراہون کو سمجھانے والے یا ہدایت کے راہ پر چلنے والے لوگ تم مین رہین گے
گو کتنی ہی گمراہی تم مین پھیل جاوے عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال تدور رحی الاسلام بخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین
فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین
عاما قال قلت امما بقی او مما مضی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی چکی گہومے گی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷
برس تک پھر اگر ہلاک ہو وین تو راہ اون کی راہ اگلون کی ہے اور اگر قائم اور پورا
ہوگا اون کے لیے دین اون کا تو قائم اور پورا ہوگا اون کے لیے ستر برس راوی
کہتا ہے کہ مین نے عرض کیا کیا اس زمانے سے جو باقی ہے فرمایا اوس زمانے سے
جو گذر گیا (یعنے ہجرت کے وقت سے حضرت عثمان رض کی اخیر خلافت تک اتنی ہی
مدت ہوتی ہے جتنی آپ نے ارشاد فرمائی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم و
تظہر الفتن ویلقی الشح ویکثر الہرج قیل یا رسول
اللہ ایش ہو قال القتل القتل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہو جاوے گا ف
زمانہ قریب ہو جانے سے قیامت مراد ہے یا دن رات چھوٹے ہو جاوین گے
ف اور علم کم ہو جاوے گا اور فتنے ظاہر ہون گے اور لوگون مین
بخیلی ڈالی جاوے گی ف یعنے خیرات اور زکوۃ کی رسم جاتی رہے گی ف
اور ہرج کثرت سے ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا چیز

آپ نے فرمایا کہ نقل عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحهم سلاح ترجمه عبد الله بن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان گھیر لیے جاوینگے مدینے مین یہانتک کہ سب سے دور اون کی عملداری سلاح مین ہوگی اسلاح ایک موضع ہی خیبر کے پاس شاید یہ زمانہ دجال کے قریب ہوگا عن الزهری قال سلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری نے کہا سلاح ایک موضع ہے قریب خیبر سے ۔ الحمد لله تمام ہوا پارہ چھبیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ ستائیسوان اوس کے فضل اور احسان پر اعتماد کر کے ہما

واللهُ الموفق والمعینُ

تم الجزء السادس والعشرون ویتلوہ الجزء السابع والعشرون انشاء الله تعالی

فہرست پارہ بست و ششم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

تمت تمام

باب النهي عن السعي في الفتنة فساد اور غدر میں کوشش کرنا منع کر کے خاموش رہنا چاہیے) عن ابی بکرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيرا من الجالس
والجالس خيرا من القائم والقائم خيرا من الماشي والماشي خيرا من الساعي قال يا رسول الله
ما تأمرني قال من كانت له ابل فليلحق بابله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له
ارض فليلحق بارضه قال فمن لم يكن له شيء من ذلك فليعمد الى سيفه فليضرب بحده
على حرة ثم لينج ما استطاع النجاء ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب
ہے کہ ایک ایسا فتنہ ہوگا اوسمین لیٹا شخص بیٹھے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا اور کھڑا
ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوس وقت کیا حکم
کرتے ہین آپ نے فرمایا جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ مین جا ملے اور جسکی بکری ہو تو وہ اپنی بکری سے
جا ملے اور جسکے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین ہی مین جا بیٹھے (یعنی جو فتنہ کی جگہہ سے دور ہو) پھر اسکے بعد آپ نے
فرمایا جسکے پاس ان چیزون مین سے کچھہ بھی نہ ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی تلوار لیکر اوسکی دھار ایک پتھر سے
مار کر توڑ ڈالے (یعنی وہ قابل لڑنیکے نہ رہے) پھر جلدی کرے فسادیون سے نکل جانے مین (مراد فساد سے وہ فتنہ ہے جو
مسلمانون مین باہم واقع ہو اوس سے الگ ہی رہنا بہتر اور خوب ہے) عن سعد بن ابی وقاص عن النبی
صلی الله علیه وسلم في هذا الحديث قال فقلت يا رسول الله ارأيت ان دخل علي بيتي وبسط
يده ليقتلني قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم كن كابني آدم وتلا لئن بسطت
الي يدك الآية ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ
اگر ایسے فتنے اور فساد مین کوئی شخص (جو مسلمان ہو) میرے گھر مین گھس آوے اور ہاتھہ بڑھاوے میرے قتل کو تو مین کیا
کرون آپ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا آپ نے یہ آیت پڑھی لئن بسطت الی یدک لتقتلنی الآیۃ (یعنے
جیسا ہابیل نے قابیل کے جواب مین کہا تہا کہ اگر تو میری اوپر قتل کے لیے ہاتھہ اوٹھاویگا مین اپنا ہاتھہ تیرے مارنیکو لیکر نہ
اوٹھاؤنگا مین ڈرتا ہون اللہ سے جو مالک ہے سارے جہان کا اسی طرح تو بھی اوس فساد مین کچھہ اور قتل ہو جا پر مسلمان کو
قتل نہ کر) عن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول فذكر بعض حديث ابي بكرة
قال قتلاها كلهم في النار قال فيه قلت متى ذلك يا ابن مسعود قال تلك ايام الهرج حيث لا يأمن

الرجل جليسه قلت فما تامرني ان ادركني ذلك الزمان قال تكف لسانك ويدك وتكون حلساً

من احلاس بيتك فلما قتل عثمان طار قلبي مطارة فركبت حتى اتيت دمشق فلقيت خريم بن فاتك

فحدثته فحلف بالله الذي لا اله الا هو لسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حدثنيه ابن

مسعود ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی ابوبکرہ نے روایت کی اتنا زیادہ ہے کہ اوس فتنہ میں جو لوگ مارے جاوینگے وہ جہنم میں جاوینگے وابصہ نے ابن مسعود سے پوچھا یہ فتنہ کب ہوگا اونہوں نے کہا یہہ وہ زمانہ ہے جب (مسلمانوں میں) قتل شروع ہوگا اسطرح سے کہ کسی کو اپنے ساتھی اور رفیق پر بھروسا نہ ہوگا میں نے کہا اگر اوس زمانے میں میں ہوں تو کیا کروں اونہوں نے کہا اپنی زبان اور ہاتھ کو روک لے اور مثل کمل کے ہوجا جیسے کمل تیرے گھر میں پڑا رہتا ہے (کمل جیسے کو حرکت خود نہیں بلکہ جاوے اسیطرح اوس زمانے میں تو بھی ہوجا کسیطرف شریک نہو بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہ) جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تو میرے دل میں دفعتاً خیال گزرا شاید یہ وہی فتنہ ہو جسکو ابن مسعود نے نقل کیا تہا) تو میں سوار ہوکر دمشق میں آیا وہاں خریم بن فاتک سے ملا اونسے بیان کیا انہوں نے قسم کہائی اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا پہر بیان کیا اوسی طرح حدیث کو جسطرح ابن مسعود نے بیان کیا تہا **ف** یہ حدیث دلیل ہے اوس فرقے کی جو کہتا ہے کہ مسلمانوں میں آپسمیں جب لڑائی ہو تو کسی کے شریک نہونا چاہیے بلکہ دونوں سے احتراز کرنا چاہیے مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک جو فرقہ حق پر ہو اور سچے امام کا تابع ہو اوس کا ساتھہ دینا چاہیے اور جو لوگ باغی ہوں اور سرکش اور حق کے مخالف اون سے جنگ کرنا چاہیے دلیل انکا قول ہے اللہ تعالی کا

وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي

تبغي حتى تفيء الى امر الله یعنے جب دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو جہانتک ہوسکے) اون میں صلح کرا دو اگر ایک گروہ کسی طرح نمانے اور زیادتی کرے (اور شرع کی خلاف چلے اور لڑنے پر مستعد ہو) تو اوس گروہ سے لڑو یہانتک کہ آجاوے وہ اللہ کے حکم پر اور یہاں بھی حکم شرع کا اسی بنا پر حضرت علی رض نے باغیوں کا مقابلہ اور قتال کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین آپکے شریک رہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب دو فریق کسی دنیا کی بات پر لڑیں اور کسی کے ساتھہ امام برحق نہو اوس وقت بیشک سکوت اور علیحدگی لازم ہے جب بھی فہمایش اور اصلاح لازم ہے تاکہ وہ آپسمیں لڑنے کا ارادہ موقوف کریں اور جو اللہ کا حکم ہے اوس کے مطابق اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرلیں عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح

كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا اوتاركم و

اضربوا سيوفكم بالحجارة فان دخل يعني على احد منكم فليكن كخير ابني ادم ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے فساد ہیں جیسی اندہیری رات کی تاریکی کے ساعتیں کہ ایک آ

زیادہ اندہیری اوزتار یک ہی) اون فتنون مین آدمی صبح کو ایمان دار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا
تو صبح کو کافر ہوگا کہڑے ہوئے شخص سے بیٹہنے والا اچہا ہوگا اوس زمانہ مین اور دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا سو تم
اون فتنون مین اپنے کمانون کو توڑ ڈالو اور کمانون کی زہ کو بہی کاٹ دو اور اپنی تلوارون کے باڑہ کو پتہر پر مار کے کُند کردو
پہر اگر پہر بہی کوئی شخص تم مین سے کسی پر چڑہ آوے تو چاہیے کہ آدم کی بیٹون مین جو اچہا تہا اوسی کی طرح ہو جاوے
ف یعنی جیسا کہ ہابیل کو قابیل نے جب قتل کا ارادہ کیا تو ہابیل نے کہا کہ مین اپنا ہاتہہ تجہہ پر نہین چلاتا تو تم بہی مثل ہابیل کے
ہاتہہ مت چلاؤ اور مقابلہ مت کرو عن عبد الرحمن قال کنت اخذا بید ابن عمر فی طریق من طرق المدینۃ
اذا اتی علی راس منصوب فقال شقی قاتل ھذا فلما مضی قال وما اری ھذا الا قد شقی سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی الی رجل من امتی لیقتلہ فلیقل ھکذا فالقاتل فی النار والمقتول
فی الجنۃ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عمر کا ہاتہہ پکڑے ہوئے تہا مدینہ کی رستون مین سے ایک رستہ
مین ناگاہ ایک سر کو دیکہا جو لٹک رہا تہا تو اونہون نے کہا شقی ہی وہ شخص جسنے قتل کیا اسکو جب آگے نکل گئی تو کہا مین تو اوسکو
شقی جانتا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تہے جو شخص میری امت مین سے کسی کو قتل کرے (ناحق
خلاف شرع کے) تو قتل کرنیوالا جہنم مین جاویگا اور جو قتل کیا گیا وہ جنت مین جاویگا ف اللہ جل جلالہ نے فرمایا
من قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا
عظیما جو شخص قتل کرے کسی مومن کو جان بوجہہ کر تو اوس کا بدلہ جہنم ہی ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور غصے ہوا اللہ اوس پر
اور لعنت کی اوس پر اور تیار کیا اوسکے واسطے بہت بڑا عذاب معاذ اللہ عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فذکر الحدیث قال فیہ کیف انت اذا اصاب الناس
موت یکون البیت فیہ بالوصیف یعنی القبر قلت اللہ ورسولہ اعلم او قال ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک
بالصبر او قال تصبر ثم قال لی یا ابا ذر قلت لبیک وسعدیک قال کیف انت اذا رایت احجار الزیت
قد غرقت بالدم قلت ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک بمن انت منہ قلت یا رسول اللہ افلا اخذ سیفی
واضعہ علی عاتقی قال شارکت القوم اذا قلت فما تامرنی قال تلزم بیتک قلت فان دخل علی بیتی قال
فان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ثوبک علی وجھک یبوء باثمک واثمہ ترجمہ ابو ذر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا اے ابوذر عرض کیا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور موجود ہون آپکا ارشاد بجا لانے
کو لیے پہر بیان کیا حدیث کو آپ نے فرمایا اے ابوذر اوس دن تیرا کیا حال ہوگا جب (مدینہ مین) لوگ اتنی مرینگے کہ گہر ایک غلام
کے بدلے مین بکیگا (گہر سے مراد قبر ہی یعنی مردون کی کثرت سے قبر کی جگہہ نہ ملے گی ایک قبر کی جگہہ کے لیے ایک غلام دینگے یا قبر کہودنے
کے لیے ایک غلام کی قیمت دینگے یا گہر اتنے خالی ہو جائینگے کہ ایک غلام کے بدلے مین ایک گہر آجاویگا) مین نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے

مین یا جو حکم کرین آپ نے فرمایا تو صبر کیجیو پھر فرمایا ای ابا ذر مین نے کہا حاضر ہون اور موجود ہون آپکی خدمت مین آپ نے فرمایا تیرا
کیا حال ہوگا جب تو احجار الزیت (ایک جگہہ ہی مدینہ مین) کو خون مین ڈوبا ہوا دیکھیگا مین نے کہا جو اللہ اور رسول حکم کرین آپ
نے فرمایا جہان کا ہو وہین جا (یعنی اپنے گھر مین چلا جا یا اسی امام کی بیعت کر) مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنی تلوار شانون اور
گردن پر رکہون آپ نے فرمایا واہ پھر تو تو اونکا شریک ہو گیا مین نے کہا پھر کیا ارشاد ہی آپ نے فرمایا اپنے گھر مین بیٹھ رہ مین نے
کہا اگر گھر مین وہ گھس آوے آپ نے فرمایا پھر اگر تلوار کی چمک سے سہم جاوے تو اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈال لے (اور قتل ہو جا) وہ تیرا اوراپنا
دونون گناہ سمیٹ لیگا **ف** یہہ خبر ہے واقعہ حرہ کی جو ٦٣ ہجری مین ہوا حضرت امام حسین ع کی شہادت کے بعد یزید نے اپنا
لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور حرم محترم کا کچہ خیال نہ کیا نہ مسجد نبوی کا اس واقعہ مین بہت سے اہل مدینہ قتل ہوے اور کئی روز تک
مسجد نبوی مین نماز نہین ہوئی اوسی سال یزید علیہ ما یستحقہ کا انتقال ہوا **عن** ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ان بین ایدیکم فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی
مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی قالوا فما تامرنا قال کونوا
احلاس بیوتکم **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے فساد ہونیوالے ہین جیسے اندہیری
رات کی تاریکی کے ٹکڑے اون فتنون مین صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اوس زمانے
چلنے شخص سے بیٹہا ہوا بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والی سے بہتر ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لیے آپ کیا فرماتے ہین
آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گہرون کی فرش ہو جاؤ (ٹاٹ یا بوریا یا کمل جسکو بالکل حس و حرکت نہین ہوتی) **عن** المقداد بن الاسود
قال ایم اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن
جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہی قسم خدا کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے نیک بخت وہی ہی جو فتنون سے دور رہا نیک بخت وہی ہی جو فتنون سے
دور رہا اور جو اوسمین پھنس جاوے اور صبر کرے تو اوس کے لیے خوبی ہی یا اوسکا کیا کہنا (یعنی یہ تو بہت مشکل کام ہے کہ فتنون مین پھنس کر صبر
کرے) **باب فی کف اللسان** زبان کو روکنا فتنے مین بہتر ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ واشراف اللسان فیہا کوقوع السیف **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا فساد پیدا ہوگا بہرہ گونگا اندہا جو کوئی اوسکو دیکھیگا تو وہ فتنہ
اوسکی نزدیک ہوگا اور زبان درازی اوسمین ایسی ہے جیسے تلوار چلانا ہے **ف** فتنہ بہرہ ہوگا یعنی حق بات اوسمین نہ سنی جاوےگی گونگا ہوگا یعنی
حق بات اوسمین نہ بولی جاویگی اندہا ہوگا حق و باطل کی تمیز نہ ہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہا ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک ایسا فساد ہوگا کہ وہ عرب کو گہیر لیگا جو لوگ اوسمین مارے جاوینگے

وہ جہنم مین جاوینگے اوسمین زبان درازی کرنا تلوار چلانے سے بھی زیادہ ہے (یعنے ناحق بولنا اور فتنہ کو بڑھانا) عن عبد
القدوس قال زیاد سیمین کوش اسی حدیث کے اسناد مین ایک شخص ہے جسکو زیاد سیمین کوش کہتے تھے اوسکے کان
سفید تھے **باب** ما یرخص فیہ من البداوۃ فی الفتنۃ جب مسلمانون مین کوئی فتنہ ہو تو جنگل مین چلا جانا درست ہے
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم
غنما یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہون گی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑ کے چوٹیون
اور پانی برسنے کے مقامون پر بھاگتا پھریگا فتنون کے سبب سے اپنا دین بچانے کو ف یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے
کیونکہ لوگون کو ملنے سے فتنہ مین پڑتا ہے یہان سلامت نہین تو بکریان چرانا بہتر ہے **باب** فی النہی عن القتال
فی الفتنۃ فتنہ مین لڑائی کی ممانعت عن الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید یعنی فی القتال فلقینی
ابو بکرۃ فقال ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ المسلمان بسیفیہما
فالقاتل والمقتول فی النار قال یا رسول اللہ ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ ترجمہ
احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا لڑائی کے ارادہ سے تاکہ لڑون علی کے ساتھ ہو کر معاویہ سے مجھکو راہ مین ابو بکرہ
ملے انہون نے کہا لوٹ جا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر ایک
دوسرے کو مارنے اٹھین تو قاتل اور مقتول دونون جہنم مین جاوینگے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا قاتل تو جہنم مین جاویگا
مگر مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا اسواسطے کہ وہ اپنی ساتھی کو قتل کرنے کیلیے اوٹھا تھا اور اوس کے مار ڈالنے کا ارادہ کر چکا تھا
پھر وہی مارا گیا اسلیے جہنم سے نجات نہ ہوگی ([illegible]) **باب** فی تعظیم قتل المومن مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا
گناہ ہے عن خالد بن دھقان قال کنا فی غزوۃ القسطنطینیۃ بذلقیۃ فاقبل رجل من اہل
فلسطین من اشرافہم وخیارہم یعرفون ذلک لہ یقال لہ ہانی بن کلثوم بن شریک الکنانی
فسلم علی عبد اللہ بن ابی زکریا وکان یعرف لہ حقہ قال لنا خالد فحدثنا عبد اللہ بن ابی زکریا قال سمعت
ام الدرداء تقول سمعت ابا الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل ذنب عسی اللہ
ان یغفرہ الا من مات مشرکا او مومن قتل مومنا متعمدا فقال ہانی بن کلثوم سمعت محمود بن الربیع یحدث
عن عبادۃ بن الصامت انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قتل مومنا فاعتبط
بقتلہ لم یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنی ابن ابی زکریا عن ام الدرداء عن ابی
الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المومن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا
اصاب دما حراما بلح وحدث ہانی بن کلثوم عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ سواء ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہے ہم قسطنطنیہ رہے جو پایہ تخت ہے روم کا اور اب
میں نصرانیوں کے تصرف میں تھا) لڑائی میں تھے ذلقیہ (یا بادقیہ دونو مقام کے نام ہیں) اتنے میں ایک شخص فلسطین والوں میں سے
ایک ولایت ہے شام میں) کا رہنے والا وہاں کے اشراف اور عمائد میں سے آیا لوگ اوس کے مرتبے کو جانتے تھے اوسکا نام ہانی بن کلثوم
بن شریک کنانی تھا اوس نے سلام کیا عبد اللہ بن ابی زکریا کو وہ بھی اوسکے درجے کو جانتے تھے پھر حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن ابی زکریا نے کہ سنا میں نے ام الدرداء سے وہ کہتی تھیں سنا میں نے ابو الدرداء سے کہتے تھے سنا میں نے
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہر گناہ کی امید ہے کہ اللہ اسکو بخشدے مگر جو شرک کی حالت میں مر جاوے یا مسلمان مسلمان کو
قصداً قتل کرے ف مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرنا قریب قریب شرک کے ہے جو سزا اللہ نے شرک میں بیان کی ہے وہی مسلمان
کے قتل میں ہے کچھ فرق نہیں ہے جیسے مسلمان کو شرک سے بچنا چاہیے ویسے ہی مسلمان کو قتل سے بچنا لازم ہے ت
ہانی بن کلثوم نے کہا میں نے محمود بن ربیع سے سنا انہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے ف بغیر کسی حق شرعی کے جیسے قصاص یا زنا محصنہ یا
قتل کرے اوسکو قتل میں خوشی اور دلجمعی کے ساتھ یہ سمجھ کر کہ میں ہدایت پر ہوں ت تو اللہ جل جلالہ اوسکا کوئی عمل قبول
نہ کریگا نہ فرض نہ نفل (یا اوسکی توبہ قبول نہ کریگا) پھر ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ام درداء سے انہوں نے ابو الدرداء سے
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہمیشہ مومن سبکدوش اور بے فکر اور صالح رہتا ہے جب تک ناحق
خون نہ کرے جب ناحق خون کرتا ہے تو بوجھل اور سست ہو جاتا ہے ف پھر اوس سے نیکیاں سرزد نہیں ہوتیں بلکہ ایمان تک
جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ گناہ کرتے کرتے اوسکا خاتمہ بھی برا ہوتا ہے اور وہ ابد الاباد کے لیے دوزخی اور جہنمی ہو جاتا ہے معاذ اللہ
خون ناحق ایسا بڑا گناہ ہے علی الخصوص اپنے بھائی مسلمان کا قتل کرنا وہ تو اکبر الکبائر ہے عن خالد بن دهقان

سألت يحيى بن يحيى الغساني عن قوله اعتبط بقتله قال الذين يقاتلون في الفتنة فيقتل احدهم فيرى

انه على هدى لا يستغفر الله يعني من ذلك ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہے میں نے یحیی بن یحیی غسانی سے
پوچھا اعتبط بقتلہ (جو اوپر کی حدیث میں ہے) اوسکا کیا معنے ہیں انہوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو فتنے میں قتل کرتے ہیں
ایک دوسرے کو یہ سمجھ کر کہ ہم ہدایت پر ہیں پھر اوس قتل سے توبہ اور استغفار بھی نہیں کرتے (کیونکہ وہ تو اپنی دانست میں
اوس قتل کو بہتر اور موافق شرع کے سمجھتا ہے) عن خارجة بن زيد قال سمعت زيد بن ثابت في هذا المكان

يقول انزلت هذه الاية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها بعد التي في الفرقان

والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق بستة اشهر ترجمہ خارجہ بن
زید سے روایت ہے کہ میں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا الایۃ اوس آیت کے چھ مہینے بعد اوتری
جو سورہ فرقان میں ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ف اس سے

کوئی توجیہ نہین کر سکتا کہ مومن کا قتل کرنیوالا سوا قصاص یا زنا کے کسی صورت سے بری کر سکتا ہے - سورۂ فرقان
مین اللہ نے ناحق خون کو شرک کے بعد بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے سب گناہون مین خون ناحق بڑا گناہ ہے

عن سعید بن جبیر قال سالت ابن عباس فقال لما نزلت التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الہا
اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال مشرکو اہل مکۃ قد قتلنا النفس التی حرم اللہ ودعونا مع اللہ
الہا اخر واتینا الفواحش فانزل اللہ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات
فہذہ لاولئک قال واما التی فی النساء ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الایۃ قال الرجل اذا عرف
شرائع الاسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم لا توبۃ لہ فذکرت ہذا لمجاہد فقال الا من ندم

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا انہون نے کہا یہ جو آیت سورۂ فرقان مین ہے والذین لا یدعون
مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یہ اوس وقت اوتری ہے جب مکے کے مشرکین نے کہا ہم نے تو قتل کیا ہے
اوس جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہم نے سوا خدا کے اور معبودون کو پکارا ہے اور پھر ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا اور جنت
کیونکر ملیگی کیونکہ اللہ تعالی جنت ملنا خاص کرتا ہے اون لوگون سے جنہون نے یہ کام نہین کیے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری
الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات یعنی جس شخص نے یہہ کام کفر کے حالت مین کیے پر اوس نے
توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اللہ اوس کے برائیونکو نیکیون سے بدل دیگا لیکن وہ آیت جو سورۂ نسا مین ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا
فجزاؤہ تو اوس شخص کے شان مین ہے جو مسلمان ہوا اور شریعت کو جانتا ہو باوجود اسکے کسی مومن کو قصدا قتل کرے اوسکا بدلہ
جہنم ہے اور اوسکی توبہ بھی قبول نہ ہوگی سعید نے کہا مین نے یہہ مجاہد سے بیان کیا انہون نے کہا اگر شرمندہ ہو اور دل سے توبہ
کرے تو قبول ہوجاویگی **ف** جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر ظاہر آیت ابن عباس کے قول کو مؤید ہے معاذ اللہ مسلمان کا قتل کتنا
بڑا گناہ ہے عن ابن عباس فی ہذہ القصۃ فی الذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر اہل الشرک قال ونزل
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر سے مراد وہ لوگ
ہین جنہون نے شرک کیا تہا اور شرک کے حالت مین انہون نے خون ناحق بھی کیا تہا اونکا گناہ ایمان لانے سے اور توبہ کرنے سے معاف ہوجاویگا
بدلیل یا عبادی الذین اسرفوا عن ابن عباس قال ومن یقتل مؤمنا متعمدا ما نسخہا شیئ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا اس آیت کو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پس اوسکا حکم باقی ہے عن ابی مجلز فی قولہ
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم قال ہی جزاؤہ فان شاء اللہ ان یتجاوز عنہ فعل ترجمہ ابو مجلز
سے روایت ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ جو شخص مومن کو جان بوجھکر قتل کرے بدلا تو اوسکا یہی ہے جو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ جہنم
مین جلتا رہے اور مغضوب اور ملعون ہووے لیکن اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو معاف کردیگا

باب ما یرجی فی القتل

اقتل ہوجانے کے بعد پھر مغفرت کی امید ہے عن سعید بن زید قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فتنۃ

فيملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال فی حديث سفيان لا تذهب ولا
تنقضی الدنيا حتی يملك العرب رجل من اهل بيتی يواطئ اسمه اسمی قال ابوداؤد لفظ عمر و ابی بكر
بمعنی سفيان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جاویگا
تو اللہ تعالیٰ اوس دن کو اتنا لمبا کر دیگا کہ اوسمین ایک شخص مجھسے یا میرے اہل بیت میں سے اسطرح کا اوٹھاویگا کہ اوسکا نام میرا نام
ہوگا اور میرے باپ کا نام اوسکے باپ کا نام ہوگا (فطر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے) وہ عدل اور انصاف سے زمین کو
بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم وستم سے بھر گئی تھی (سفیان کی روایت میں ہے) دنیا آخر نہ ہوگی یہانتک کہ عرب کا مالک
میرے گھر والوں میں سے ایسا شخص ہووے کہ میرے نام اوسکا نام برابر ہوگا (یعنی جو میرا نام ہو وہی اوسکا نام ہوگا یہ حدیث
دلیل ہے مہدی کے نکلنے پر) عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم يبق من الدهر الا يوم
ليبعث الله رجلا من اهل بيتی يملأها عدلا كما ملئت جورا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی رہ جاویگا تو بھی اللہ تعالیٰ میری گھر والوں میں سے
ایک ایسا شخص کھڑا کر دیگا جو وہ روی زمین کو عدل انصاف سے اسطرح بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر گئی تھی عن ام سلمة
قالت سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول المهدی من عترتی من ولد فاطمة قال عبد الله
بن جعفر وسمعت ابا المليح يثنی علی علی بن نفيل ويذكر منه صلاحا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد سے ہوگا دارقطنی نے روایت کیا اسکو
کہ مہدی جس سال نکلیگا اوسکی نشانی یہ ہے کہ ماہ رمضان میں پہلی رات آفتاب کا گہن ہوگا اور نصف رمضان کو چاند گہن
عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف يملأ الارض
قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يملك سبع سنين ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد سے ہے کشادہ پیشانی اونچی ناک والا جو عدل وانصاف سے زمین کو بھر دیگا جیسے وہ ظلم
وستم سے بھری تھی اور وہ سات برس تک مالک رہیگا عن ام سلمة زوج النبی صلی الله عليه وسلم عن النبی صلی الله
عليه وسلم قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا الی مكة فيأتيه ناس من اهل
مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء
بين مكة والمدينة فاذا رأی الناس ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه
بين الركن والمقام ثم ينشأ رجل من قريش اخواله كلب فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث
كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل فی الناس بسنة نبيهم صلی الله عليه وسلم ويلقی الاسلام
بجرانه الی الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفی ويصلی عليه المسلمون قال ابوداود قال بعضهم

عن هشام تسع سنين قال بعضهم سبع سنين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک خلیفہ کے موت کے وقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص مدینہ والون سے مکہ کی طرف بھاگتا ہوا نکلیگا سو مکے کے لوگ اوسکے
پاس آوینگے اور اوسکو نکالینگے امامت کے لیے حالانکہ وہ ناراض ہوگا **ف** لوگ اوسکو باہر نکال کر امام مقرر کرینگے **ت**
پھر بیعت کرینگے اوس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ مین یعنی کعبہ مین ایک لشکر ملک شام سے اوسکی طرف بھیجا جاویگا تو وہ سب
سب دہنسا دیجاوینگے بیدا مین جو مکے اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہے پھر جب لوگ اوس حال کو دیکھینگے تو ابدال شام کے اور عراق
والون کی جماعتین اوسکے پاس آوینگے اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے بیچ مین اوس سے بیعت کرینگے اسکے بعد ایک شخص قریش
مین سے پیدا ہوگا ننہال اوسکا بنی کلب سے ہوگا اور وہ ایک لشکر اونکی طرف بھیجیگا سو اوس لشکر پر غالب ہونگے یعنی قریشی
کے تابعدار اور کلب کا لشکر بھی ہے (جو مہدی کی وقت مین اونکے تابعدارون کے ہاتھ سے مغلوب کیا جاویگا (بڑا افسوس ہے
اوس شخص پر جو کلب کی لڑائی کا مال غنیمت نہ لے بعد اوس کے مہدی مال غنیمت تقسیم کریگا اور جاری کریگا لوگون مین اون کے نبی
کی سنت کو اور اسلام اپنی گردن زمین مین ڈالدیگا یعنی تمام زمین کو گھیر لیگا) پھر وہ سات برس تک رہکر مرجاویگا اور اوسپر تمام مسلمان
نماز پڑھینگے ابوداؤد نے کہا بعضون نے ہشام سے روایت کیا وہ نو برس تک رہیگا بعضون نے سات **عن قتادة بهذا**
الحديث وقال تسع سنين قال ابوداؤد وقال غير معاذ عن هشام تسع سنين ترجمہ قتادہ سے یہی حدیث
مروی ہے اوسمین یہ ہے کہ وہ خلیفہ نو برس تک رہیگا **ف** اختلاف ہے اسباب مین کہ امام مہدی علیہ وعلی آبائہ السلام کب تک
خلافت کرینگے بعضی روایتون مین سات برس مین بعضون مین نو برس مین اللہ خوب جانتا ہے **عن ام سلمة عن النبي**
صلى الله عليه وسلم بقصة جيش الخسف قلت يا رسول الله فكيف بمن كان كارها قال يخسف بهم ولكن
يبعث يوم القيامة على نيته ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے وہی حدیث جسمین لشکر دہنس جانیکا ذکر ہے مین نے کہا
یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو زبردستی سے اوس لشکر مین آیا ہو آپ نے فرمایا سب دہنس جاوینگے مگر قیامت
مین اونکا حشر نیت کے موافق ہوگا (یعنی زبردستی سے آیا ہوگا وہ معذور رکھا جاویگا) **عن ابي اسحاق قال قال علي رضي**
الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه
رجل يسمى باسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الارض عدلا وقال
هارون ثنا عمر بن ابي قيس عن مطرف بن طريف عن الحسن عن هلال بن عمرو قال سمعت عليا
رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث بن حراث
على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہے حضرت علیؓ نے فرمایا اور دیکھا
اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کو اور کہا یہ بیٹا میرا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام رکھا اور عنقریب اسکے

جو تیلی والا ہوگا پھر ایک شخص نصاریٰ کے قوم سے صلیب کو اونچا کریگا اور کہیگا کہ صلیب غالب آیا تو مسلمانون مین سے ایک شخص غصہ
مین آویگا اور اوسکو ماریگا اوسوقت روم والے عہد شکنی کرینگے اور لوگون کو جمع کرینگے لڑائی کے لیے اور مسلمان ہتھیارون کی طرف
پھر شہید ہونگے عن حسان بن عطیة بهذا الحدیث زاد فیه ویثور المسلمون الی اسلحتهم فیقتتلون
فیکرم الله تلك العصابة بالشهادة الا ان الولید جعل الحدیث عن جبیر عن ذی مخمر عن
النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ حسان بن عطیہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا اس مین زیادہ ہے کہ پھر دوڑ کر
مسلمان اپنے ہتھیارون کی طرف جاوینگے اور لڑینگے تو الله تعالی اوس جماعت کو بسبب شہادت کے بزرگی دیگا
ف شاید یہ واقعہ قیامت کے قریب ہوگا کہ مسلمانون کے ساتھ روم کے نصاری متفق ہو جاوینگے اور دشمن کے
اور فرقہ سے نصاری کے جنگ کرینگے اور مسلمان غالب ہونگے پھر مغلوب ہونگے باب فی امارات الملاحم
معرکون اور لڑائیون اور فتنون کی نشانیان جو آنیوالی ہین عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح
قسطنطینیة وفتح القسطنطینیة خروج الدجال ثم ضرب بیده علی فخذ الذی حدثه او منکبه
ثم قال ان هذا لحق کما انك ههنا او کما انك قاعد یعنی معاذ بن جبل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی کا سبب ہے اور مدینے کی خرابی فتنہ پیدا
ہونیکا سبب ہے اور فتنہ کا نکلنا فتح قسطنطنیہ کا سبب اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنیکا سبب ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ
معاذ کے ران یا مونڈھے پر مارا اور اوس کے فرمایا یہ یقینی ہے جیسے تیرا ہونا یا بیٹھنا یہان یقینی ہے ف بیت المقدس
یعنی شام کی آبادی جب شام مین بنی امیہ کی سلطنت ہوئی تو مدینہ منورہ جو دار الخلافت تھا اوجڑ گیا بعد اوس کے قسطنطنیہ
فتح ہوا باب تواتر الملاحم کون کون سے معرکے نزدیک ہونگے ایکدوسرے کے بعد عن معاذ بن جبل
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الملحمة الکبری وفتح القسطنطینیة وخروج الدجال
فی سبعة اشهر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بہت بڑا فتنہ اور قسطنطنیہ کا
فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات مہینے کی مدت مین ہوگا عن عبد الله بن بسر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال بین الملحمة وفتح المدینة ست سنین ویخرج المسیح الدجال فی السابعة ترجمہ عبد الله بن بسر سے
روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ فتح شہر اور فتنہ عظیم دونون کے درمیان مین چھ برس کی مدت ہے ف
شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے اور ساتوین برس مین دجال نکلیگا مراد قسطنطنیہ کی فتح سے یہ ہے کہ کفار دوبارہ اوس پر غالب ہوجاوین
گے پھر مسلمان اوسکو فتح کرینگے ابھی تک تو قسطنطنیہ مسلمانون کے پاس ہے باب فی تداعی الامم علی الاسلام مسلمانون
پر اور امتون والون کا پے در پے آنا عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك الامم ان تداعی

عليكم كما تداعى الاكلة الى قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن يومئذ قال بل انتم يومئذ كثير ولكنكم
غثاء كغثاء السيل ولينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم وليقذفن الله في قلوبكم
الوهن فقال قائل يا رسول الله وما الوهن قال حب الدنيا وكراهية الموت ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتین لپ ور پی آوینگی تمہاری اوپر جیسے کہانیوالے آتے ہین کاسہ کے پر ڈہری پیالے پر
ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اوس زمانے مین کم ہونگے آپ نے فرمایا نہین تم اوس زمانے مین بہت ہوگے لیکن تم ایسے
ہوگے جیسے دریا کے پانی پر پہین ہوتا ہے (میل اور کوڑے کا) اللہ تمہاری ہیبت کو تمہاری دشمنون کے دل سے نکال
ڈالیگا اور تمہارے دلون مین سستی ڈالدیگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ سستی کیون ہوگی آپ نے فرمایا دنیا کی الفت سے اور موت
کے خوف سے ف یہ حدیث بالکل اس زمانے کے مطابق ہے مسلمان بہت ہین مگر سب بیکار کسی کے دل مین حمیت اور غیرت
دین اور قوم کی نہین پائی جاتی الا ماشاء اللہ **باب في المعقل من الملاحم** معرکے مین مسلمانونکا قیام کہان ہوگا عن
ابی الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فسطاط المسلمين يوم الملحمة بالغوطة الى جانب مدينة
يقال لها دمشق من خير مدائن الشام ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ مسلمانون
کا جنگ کے روز (یعنے دجال سے جنگ کے لیے) غوطہ مین ہوگا جو دمشق کے ایک جانب ہے اور دمشق ایک شہر ہے شام کے بہتر
شہرون مین سے (جو جنت العرب کہلاتا ہے) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك
المسلمون ان يحاصروا الى المدينة حتى يكون ابعد مسالحهم سلاح ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے جو مدینہ کے مسلمان گھیر لیے جاوین گے یہانتک کہ بہت دور کی سرحد اونکی
سلاح ہوگی (ایک جگہ کا نام ہے) عن الزهري قال وسلاح قريب من خيبر ترجمہ زہری سے روایت ہے
کہ سلاح خیبر کے نزدیک ہے عن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يجمع الله
على هذه الامة سيفين سيفا منها وسيفا من عدوها ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دو تلوارین اکٹھا اس امت پر نہ بھیجیگا کہ ایک ہی وقت مین آپس مین بھی لڑتے اور دشمن بھی اون سے
لڑے **باب في النهي عن تهييج الترك والحبشة** خواہ مخواہ ترک کے اور حبش کے کافرون سے آپ نے چہیڑ چہاڑ
منع فرمائی عن ابی سكينة رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم ترجمہ ابو سکینہ نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیونکو تم بھی چہوڑ دو جبتک کہ وہ تم کو چہوڑ دیوین
اور ترکون کو بھی چہوڑ دو جبتک وہ تم کو چہوڑ دین (ابتدا اون سے جنگ نہ کرو) **باب في قتال الترك**
ترک کافرون سے لڑنیکا بیان عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى

يقاتل المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ قتل کرینگے مسلمان ترکونکو یعنی کافرون کو ترک
کیسے ۔ سو منہ اون کے گویا ڈہالین ہین تہ بتہ جمی ہوئی اور جوتیان اونکی بالون کے ہین عن ابی ھریرة ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما
صغار الاعین ذلف الانف کان وجوھھم المجان المطرقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی اور یہانتک کہ تم ایسی قوم سے لڑوگے جنکی جوتیان بال کے ہون گی اور یہانتک کہ ترک
کے قوم سے لڑوگے جو چہوٹی آنکہون والے چپٹی ناکون والے ہونگے منہ اونکے جیسی ڈہالین ہین تہ بتہ (اکثر چینی ترکستان کے لوگ
ایسی ہی ہین مسلمان اون سے لڑچکے) عن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار
الاعین یعنی الترک قال تسوقونھم ثلاث مرار حتی تلحقوھم بجزیرة العرب فاما فی السیاقة
الاولی فینجو من ھرب منھم واما فی الثانیة فینجو بعض ویھلک بعض واما فی الثالثة فیصطلمون
او کما قال ترجمہ بریدہ سے ایک حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ایک چہوٹی آنکہون والے ترک کی قوم
تم سے لڑیگی یعنی فرمایا کہ تم اون کو تین بار ہٹا دوگے یہانتک کہ تم اونکو تین مرتبہ عرب کے ٹاپو کے کنارے پہونچا دوگے سو پہلے
ہانک مین ان مین سے جو بہاگیگا وہ نجات پاویگا اور دوسرے مین بعض ہلاک ہون گے اور بعض نجات پاوین گے اور تیسرے
مین تو سب جڑ سے اوکہڑ جاوینگے یا جیسا کہ فرمایا **باب فی ذکر البصرة** بصرہ کا بیان (شاید مراد بصرہ سے مراد بغداد ہے)
عن ابی بکرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بغائط یسمونه البصرة عند نھر
یقال له دجلة یکون علیه جسر یکثر اھلھا وتکون من امصار المھاجرین قال ابن یحیی قال ابو معمر وتکون من
امصار المسلمین فاذا کان فی اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا
علی شط النھر فیتفرق اھلھا ثلاث فرق فرقة یاخذون اذناب البقر والبریة وھلکوا وفرقة یاخذون
لانفسھم وکفروا وفرقة یجعلون ذراریھم خلف ظھورھم ویقاتلونھم وھم الشھداء ترجمہ ابوبکرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ پست زمین مین اوترینگے جسکو بصرہ بولتے ہین نہر دجلہ
کے نزدیک اوسپر ایک پل ہوگا بہ نسبت اور شہرون کے وہان کے لوگ بہت ہونگے وہ شہر مسلمانون کے مہاجرین کا ہوگا یا
شہر مین بہ نسبت اور شہرون کے مسلمان بہت ہونگے اور جب آخر زمانہ ہوگا تو وہان قنطورا کی (قنطورا ترکون کے جد کا نام
ہے) اولاد آویگی یعنے ترک آخر زمانہ مین اہل بصرہ کے قتل کو نکلینگے ۔ چوڑے منہ والے چہوٹے آنکہون والی ۔ یہانتک کہ اس
نہر کے کنارہ پر اوترینگے اور اوس کے لوگ تین فرقے متفرق ہو جاوینگے ایک فرقہ تو بیلون کے دمون کو اور جنگلون کو اختیار
کر کے ہلاک ہو جاوینگے اور ایک فرقہ اپنی جانون کو بچا کر کافر ہونا قبول کرینگے (کافرون کے شریک ہو جاوینگے) اور ایک فرقہ

پیچھے پیچھے اپنی اولاد کو چھوڑ کر نکلیں گے اور لڑیں گے تو وہی شہید ہیں (یہ واقعہ ہو بہو پورا ہوا مستعصم باللہ کی خلافت میں جو
آخر خلفاء عباسیہ تھا) عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا انس ان الناس يمصرون
امصارا وان مصرا منها يقال له البصرة او البصيرة فان انت مررت بها او دخلتها فاياك و
سباخها وكلاءها وسوقها وباب امرائها وعليك بضواحيها فانه يكون بها خسف وقذف
ورجف وقوم يبيتون يصبحون قردة وخنازير ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا انس سے کہ اے انس لوگ شہر بناوینگے اور اونہیں شہروں میں ایک شہر ہے جسکو لوگ بصرہ بولتے ہیں یا بصیرہ
(تصغیر ہے بصرہ کی) پھر اگر تو ادھر گزرے یا تو اوسمیں داخل ہووے تو تو اوسکی سباخ سے بچتا رہ ف سبخہ کی جمع سباخ ہے
اور سبخہ اوس زمین کو بولتے ہیں کہ جسمیں شوریت اور رطوبت ہوتی ہے اور بصرہ میں ایک موضع کا نام ہے ت اور اوسکی کلاء (ایک
موضع کا نام ہے) سے اور اوسکے بازار سے اور اوسکے امیروں کے دروازوں سے اور اوسکے ضواحی (ضاحیہ جنگل کا نام ہے) کو اختیار (جنگلوں کو)
کر اسلیے کہ اوس میں ہستا یعنی دھنستا اور پتھر برسنا اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم شب باشی کریگی (یعنے صحیح سالم) اور فجر کو سور اور بندر ہو جاوینگے
ف یعنے رات تک اونکے قلوب صاف ہونگے اور جب صبح کو اوٹھینگے تو سور کیطرح اون کے دلوں میں بے غیرتی اور بے حیائی اور بندر
کیطرح طمع اور حرص اور حیلہ جوئی ہوگی ۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے لیکن سیوطی نے رد کیا ہے
ابن جوزی پر کہ اونکو ابو داؤد کے طریقے کی خبر نہوئی اور یہ طریقہ صحیح ہے واللہ اعلم عن صالح بن درهم يقول انطلقنا
حاجين فاذا رجل فقال لنا الى جنبكم قرية يقال لها الابلة قلنا نعم قال من يضمن لي منكم
ان يصلي في مسجد العشار ركعتين او اربعا ويقول هذه لابي هريرة سمعت خليلي ابا القاسم صلى
الله عليه وسلم يقول ان الله يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر
غيرهم قال ابو داود هذا المسجد مما يلي النهر ترجمہ صالح بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ ہم حج کے
ارادہ گئے تو اچانک ایک شخص وہاں ملا اور ہم سے کہا کہ تمہاری طرف ایک بستی ہے جسکو ابلہ بولتے ہیں تو ہم نے کہا ہاں (سچ ہے)
پھر اوس نے کہا تم میں سے کون ضامن ہوتا ہے میری لیے جو نماز پڑہی میری واسطے ف مراد اس سے ابو ہریرہ ہیں اونہوں
نے کہا کون ہے کہ نماز پڑھ کر اوسکا ثواب میرے لیے بخشی ت عشار کی مسجد میں دو رکعت یا چار رکعت اور یوں کہے اسکا ثواب
ابو ہریرہ کے لیے ہے اسلیے کہ میں نے اپنے جانی دوست ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو وہ فرماتے تھے کہ مقرر اللہ عز وجل
قیامت کے دن عشار کی مسجد سے ایسی شہیدوں کو اوٹھاویگا جو سوا بدر کے شہیدوں کے اور کوئی اون کے برابر کھڑا نہ ہوگا
ف مسجد عشار ایک مسجد تھی فرات کے پاس اور شہیدوں سے شہیدان کربلا ہیں رضی اللہ عنہم **باب النهي عن تهييج
الحبشة** حبشیوں سے بیوجہ نہ لڑنا چاہیے جب تک وے خود نہ لڑیں عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة ترجمہ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیوں کو چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم سے تعرض نہ کرین کیونکہ کعبہ کے
خزانے کو نہ نکالیگا اسکو مگر حبشی کہ جو چھوٹی پنڈلیوں والا ہے (شاید اوسکا ظہور حضرت عیسیٰ کی تیت ہوگا قریب قیامت کے

باب امارات الساعۃ قیامت کی نشانیوں کا بیان **عن ابی زرعۃ** قال جاء نفر الی مروان بالمدینۃ فسمعوہ
یحدث فی الآیات ان اولها الدجال قال فانصرفت الی عبداللہ بن عمرو فحدثته فقال عبداللہ لم یقل
شیئا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها او
الدابۃ علی الناس ضحی وایتهما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها قال عبداللہ وکان یقرأ الکتب
واظن اولهما خروجا طلوع الشمس من مغربها **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے چند لوگ مدینہ میں مروان پاس آئے
اوس سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تہا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے تو مین عبداللہ بن عمرو بن العاص
پاس گیا اور اوسے بیان کیا عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے پہلی نشانی سورج
کا پچہم کیطرف سے نکلنا ہے یا لوگون مین جانور کا نکلنا دہوپ کے چڑہتے وقت اور ان دونون مین سے جو پہلے ہوگی تو دوسری
بھی ویسی کے پیچھے بہت جلد آنیوالی ہے اور عبداللہ توراۃ اور انجیل پڑہا کرتے تھے انہون نے کہا مجھے خیال ہے کہ سب سے پہلی نشانی
سورج کا نکلنا ہے پچہم کیطرف سے **ف** یہ واقعہ قریب قیامت کے ہوگا اوسوقت سے توبہ کا دروازہ بند ہو جاویگا گناہ کی
معافی موقوف ہوگی جو کریگا اوسکی سزا ضرور ہوگی) **عن حذیفۃ بن اسید الغفاری** قال کنا قعودا نتحدث فی
ظل غرفۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا الساعۃ فارتفعت اصواتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لن تکون او لن تقوم الساعۃ حتی یکون قبلها عشر آیات طلوع الشمس من مغربها و
خروج الدابۃ وخروج یاجوج وماجوج والدجال وعیسی بن مریم والدخان وثلاث خسوف
خسف بالمغرب وخسف بالمشرق وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک تخرج نار من الیمن من قعرۃ
عدن تسوق الناس الی المحشر **ترجمہ** حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم آپس مین بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازے کے سایے مین قیامت کا ذکر کرنے لگے اس ذکر اور بحث مین ہماری آوازین بلند ہوئین (یعنی غل ہوا) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت ہرگز نہ ہوگی جبتک کہ اوس سے پہلے دس نشانیان نہ ہولیوین سورج کا نکلنا پچہم کیطرف سے اور جانور
کا نکلنا اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔ اور دجال کا نکلنا۔ اور عیسیٰ بن مریم کا نزول فرمانا اور دہوان **ف** قیامت سے پہلے
ایک دہوان ظاہر ہوگا اور مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اوس مین سے ایک جانور نکلیگا تو وہ لوگون سے باتین کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے
ف اور تین جگہ دہس جانا ہے پچہم مین دہس جانا ہے اور پورب مین دہس جانا ہے اور عرب کے ٹاپو مین دہس جانا ہے اور ان
سب کے پیچھے یمن کیطرف سے ایک آگ نکلیگی عدن کے قعر مین سے وہ لوگون کو محشر کیطرف ہانکے گی (یعنی شام کے ملک
کیطرف لیجاویگی شاید یہ مراد ہو کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی) **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی

علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا فاذا طلعت وراھا الناس امن من علیھا
فذالک حین لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا سورج ڈوبنے کے مکان سے پہر جب کہ وہ نکلے
گا اور لوگ اوسکو دیکہینگے تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے
ایمان نہ تہا یا اوسنے پہلے نیک کام نہیں کیا تہا ف یعنی بن دیکہے کا ایمان معتبر ہے اور سبب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان
لانا کیا فائدہ ہے اسیواسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوسوقت بہی عذاب آخرت کا سامنے آجاتا ہے باب
حسر الفرات عن کنز دریاء فرات میں سے خزانہ نکلنے کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریاء فرات سونیکی گنج سے کھل جاویگا سو جو کوئی وہان حاضر ہو سو
اوسمین سے کچہہ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونیکا خزانہ دریاء فرات سے ظاہر ہوگا اور اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا
کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کریگا عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال یحسر عن جبل من ذھب ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسا ہی روایت کیا ہے اسمین یہ ہے کہ سونے کا پہاڑ اوسمین نمایان ہوگا باب خروج الدجال دجال کے نکلنے
کا بیان عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفۃ وابو مسعود فقال حذیفۃ لانا بما مع الدجال اعلم منہ
ان معہ بحرا من ماء ونھرا من نار فالذی ترون انہ نار ماء والذی ترون انہ ماء نار فمن ادرک
ذلک منکم فلیشرب من الذی یری انہ نار فانہ سیجدہ ماء قال ابو مسعود البدری ھکذا سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حذیفہ اور ابن مسعود دونون اکٹہے ہوئے تو حذیفہ
نے کہا مین خوب جانتا ہون جو دجال کے ساتہہ ہوگا اوسکے ساتہہ ایک دریا ہوگا پانی کا اور ایک نہر آگ کی جسکو تم آگ سمجہو گے
وہ پانی ہوگا اور جسکو پانی سمجہوگے وہ آگ ہوگی پہر جو کوئی تممین سے دجال کے زمانے کو پاوے تو وہ جسکو آگ سمجہے اوسمین سے پیے
وہ پانی نکلیگا پہر ابو مسعود بدری نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سنا ہے ف اوسکا پانی آگ معلوم
ہوگا اور آگ پانی یا تو سحر کے زور سے یا خداوند کریم کی قدرت ایسی ہی مقتضی ہوگی تا کہ لوگون کا امتحان ہو عن قتادۃ قال
سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما بعث نبی الا قد انذر امتہ الدجال
الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم لیس باعور واقف بین عینیہ مکتوب کافر ترجمہ قتادہ نے انس بن مالک سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی نہیں بہیجا گیا مگر اوسنے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے جو کانا
بڑا جہوٹا ہے سو خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک نقص ہے اور اللہ جل جلالہ بری ہے

صفات نقص اور عیب کی) اور اوسکے دونون آنکھون کے بیچ مین یعنے پیشانی پر کافر لکھا ہے **ف** حضرت نے ایکبار
خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر مین تم کو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے ایسا نشان کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جسسے اوسکا جھوٹ ہر ایک پر کھلجاوے اسواسطے کہ خدائی کا دعوی
کریگا اور کانا ہوگا حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکی کفر کا اوسکی ماتھے پر کفر کی حروف لفظ موجود
ہر مسلمانونکو نظر آویگی کافرون کو نہ سوجھیگی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال یقرؤہ
کل مسلم ترجمہ انس سے یہی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ جو تحریر اوسکی پیشانی پر ہوگی ہر ایک مسلمان اوسکو پڑھ
سکیگا **عن** عمران بن حصین یحدث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال
فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات
او لما یبعث بہ من الشبہات ھکذا قال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی دجال کی خبر سنے تو چاہیے کہ اوس سے کنارہ پکڑے خدا کی قسم ہے اوسکے پاس آدمی آویگا اور اوسکو بھی گمان
کریگا کہ وہ مومن ہے اور اوسی کا تابع ہوجاویگا اسلیے اُس کے شبہے کی چیزین مین دیکھیگا وہ ایسی باتین کہلاویگا
جس سے اوسکا اعتقاد بگڑ جاوے اور آدمی شبہے مین پڑجاوے) **عن** عبادۃ بن الصامت انہ حدثہم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان مسیح
الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتئۃ ولا جحراء فان البس علیکم فاعلموا
ان ربکم لیس باعور قال ابو داؤد عمرو بن الاسود ولی القضاء ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو دجال کی بہت باتین خبرین دین کہ مین ڈر گیا جو تم اوسکو نہ سمجھو مقرر
دجال البتہ قد کا ٹھگنا ہے چلنے مین دونو پاؤن کے بیچ مین اوسکے فاصلہ ہوگا گھونگر والے بال کا کانا ہوگی آنکھ نہ اونچی نکلی ہے نہ
گھسی پھر اگر اسپر بھی تمہین شبہ ہو تو تم یہ خوب جانو کہ تمہارا رب تو کانا نہین ہے (یعنے یہ کھلا ہوا بڑی نشانی
اوسکی کذب کے ہے کہ وہ مردود کانا ہے پروردگار کانا نہین ہے) **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج
ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح
سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ قلنا وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم
کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم فقلنا یا رسول اللہ ھذا الیوم الذی کسنۃ اتکفینا
فیہ صلوۃ یوم ولیلۃ قال لا اقدروا لہ قدرہ ثم ینزل عیسی بن مریم عند منارۃ البیضاء شرقی
دمشق فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ ترجمہ نواس بن سمعان الکلابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور مین بھی تم مین رہا تو مین اوسکو الزام دونگا تم سے پہلے اور اگر وہ نکلا اور مین تم مین نہ رہا
تو ہر شخص اوسکو آپ ہی الزام دیگا اور میرا خلیفہ تو اللہ ہے ہر مسلمان کے لیے پھر تم مین سے جو کوئی اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ
کہف کی شروع کی آیتین اوسپر پڑہے اسلیے کہ یہ آیتین تمھارے لیے امن کا سبب ہین پھر ہم نے عرض کیا کہ کب تک وہ زمین
پر رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن ایکدن تو برس بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے مہینا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور
پھر باقی دن اور سب دنون کے برابر ہی ہون گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جو برس بھر کا ایک ہی دن ہوگا تو کیا اوس
مین ہمین ایک ہی رات دن کی نماز بس کریگی آپنے فرمایا نہین تم اوس روز اندازہ کرلینا بقدر اوس کے **ف** یعنی جیسا
دیکھے بعد ان دنون مین نماز پڑہا کرتے ہو اسیطرح اوس دن بھی ہر وقت کا اندازہ کرکے پڑہا کرو **ت** پھر عیسی بن مریم شہر
دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس سے اوترین گے اور دجال کو باب لد (جو ایک پہاڑ یا موضع کا نام ہے شام کے پاس)
کے پاس پاوینگے وہان اوسکو قتل کرین گے (وہ مردود حضرت عیسی کو دیکھکر پژمردہ ہو جاویگا) **عن** ابی امامة عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وذکر الصلوات مثل معناہ **ترجمہ** ابی امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی ہی روایت کی ہے اوسمین نمازون کا ذکر اسیطرح ہی **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من فتنة الدجال قال ابوداؤد وکذا قال هشام
الدستوائی عن قتادة الا انه قال من حفظ من خواتیم سورة الکهف وقال شعبة من آخر الکهف
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آیتین سورہ کہف کے شروع سے یاد
کرلے وہ دجال کے فتنہ سے بچ جاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ دس آیتین سورہ کہف کے اخیر کی **ف** یہ قرآن شریف
کی تاثیرات مین سے ایک قوی تاثیر ہے سورہ کہف مین اللہ جل جلالہ کے عجائب قدرت اور انتظام سلطنت کا ایسا بیان ہے
کہ جو کوئی سمجھکر اوسکو یاد کرے اوس پر دجال کا جھوٹ اور فریب کھل جاویگا وہ ہرگز اوس مردود کا معتقد نہ ہوگا) **عن**
ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسی وانه نازل فاذا رأیتموه
فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کان راسه یقطر وان لم یصبه بلل
فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلک الله فی
زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی
فیصلی علیه المسلمون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسی علیہ السلام کی درمیان
کوئی نبی نہ ہوگا اور بیشک عیسی علیہ السلام اوترینگے جب تم اون کو دیکھو تو اسطرح پہچان لو وہ ایک شخص ہین متوسط قد وقامت
کے رنگ ان کا سرخی اور سفیدی کے درمیان مین ہے (دو زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہون گے) اون کے بالون مین سے پانی
ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہون وہ لوگون سے جہاد کرینگے اسلام قبول کرنیکے لیے اور توڑ ڈالینگے صلیب یعنی ترسول کو اور قتل

کرینگے سورکو اور موقوف کردینگی جزیے کو رکہ کافر دن سے یا اسلام لادین یا قتل ہون) اور مٹا دیگا اللہ تعالے اون کے زمانے مین سب
مذہبون کو سوا اسلام کے (یعنی ساری دنیا مین دین اسلام ہی رہیگا) اور ہلاک کرینگے وہ دجال مردود کو پھر دنیا مین رہینگے چالیس برس
بعد وسکے اونکی وفات ہوگی اور مسلمان اون پر نماز جنازے کی پڑھینگے **باب فی خبر الجساسة** دجال کے جاسوس کا بیان

عن فاطمة بنت قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر العشاء الاخرة ذات لیلة ثم خرج فقال انہ حبسنی
حدیث کان یحدثنیہ تمیم الداری عن رجل کان فی جزیرة من جزائر البحر فاذا بامرأة تجر شعرها قال
ما انت قالت انا الجساسة اذهب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو
فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال خرج نبی الامیین بعد قلت نعم قال اطاعوہ ام
عصوہ قلت بل اطاعوہ قال ذاک خیر لهم ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کی
عشا کی نماز کے لیے دیر مین نکلے پھر جب نکلے تو فرمایا مین تمیم داری کی باتین سن رہا تھا جو نقل کرتا تھا ایک شخص کی وہ
کسی جزیرہ مین گیا سمندر کے جزیرون مین سے (وہ ایک کشتی مین سوار تھا اتفاق سے وہ کشتی طوفان مین آگئی اور کسی جزیرے
پر جا لگی) وہ بولا ایکایک مین ایک عورت پاس جا پڑا وہ اپنے بالون کو کھینچتی تھی پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی مین جاسوس
ہون تو اس محل کیطرف تو چل پھر مین اوس محل مین جو آیا تو ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ طوق زنجیرون مین جکڑا
ہوا ہے اور آسمان زمین کے بیچ مین اچھلتا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے کہا مین دجال ہون کیا امیون
کے پیغمبر پیدا ہوئے مین نے کہا ہان وہ بولا لوگون نے اون کی اطاعت کی یا نافرمانی کی مین نے کہا اطاعت کی اوس نے
کہا یہ بہتر ہوا اون کے لیے) عن فاطمة بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی
ان الصلوة جامعة فخرجت فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلاته جلس علی المنبر وهو یضحک قال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال هل تدرون لم جمعتکم
ان تمیم الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی حدثتکم عن الدجال
حدثنی انه رکب فی سفینة بحریة مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا فی البحر وارفؤا
الی جزیرة حین مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینة فدخلوا الجزیرة فلقیتهم دابة اهلب کثیر
الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسة انطلقوا الی هذا الرجل فی هذا الدیر فانه الی خبرکم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانة فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر
فاذا فیه اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعة یداہ الی عنقه فذکر الحدیث وسالهم
عن نخل بیسان وعن عین زغر وعن النبی الامی قال انی انا المسیح ... وانه یوشک ان یؤذن
لی فی الخروج قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانه فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو

من جمعکم

والا ما بینہ قبل الشرق قالت حفظت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث ترجمہ فاطمہ
بنت قیس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو پکارتے ہوئے مین نے سنا کہ نماز کہنا کرنیوالی ہی (یعنی نماز کے لیے
حاضر ہو اور جمع ہو) تو مین بھی نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی جب رسول اللہ صلعم اپنی نماز پڑہ
چکے تو آپ ہنستے ہوئے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنی جائی نماز ہی پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کہ تم کچھ جانتے ہو جو مین نے تم کو
کسلیے جمع کیا ہے مین نے تم کو ڈرانے یا خوشخبری کے لیے نہین جمع کیا بلکہ (ایک خبر سنانیکے لیے) مقرر تمیم داری ایک
نصرانی شخص تہا پھر وہ آیا اور بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اوس نے ایک بات مجہہ سے ایسی کہی کہ وہ موافق پڑی اوس بات کے
جو مین مسیح دجال کی خبر کہا کرتا تہا اوس نے مجہہ سے کہا کہ مین سمندر مین جہاز پر سوار ہوا اور لخم اور جذام دونون قوم کے تیس
آدمی ساتھہ تہے سو ایک مہینا بہر تک سمندر کی لہر اون کے ساتھہ کہیلا کی (یعنی مہینا بہر تک جہاز دریا ہی مین رہا) پھر وہ سورج ڈوبتے
وقت ایک ٹاپو کے کنارہ جا لگے اور وہان سے چہوٹی چہوٹی کشتیون مین بیٹہکر اوس ٹاپو مین پہونچے وہان ونہین ایک جانور
بہارے دم اور بہت بال والا ملا لوگون نے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے جواب دیا مین جاسوس ہون تم اس دیر مین چلو
اس شخص کے پاس اسلیے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت ہی مشتاق ہی تمیم نے کہا کہ جب ہمسے اوس نے اوس مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے
کہین شیطان نہ ہو ہم ایسے بہاگے کہ اوس دیر مین جا پہونچے اوسمین ایک شخص اتنا بڑا دیکہا کہ ہم نے کبہی مخلوق ایسا نہ دیکہا تہا
نہایت سخت جکڑا ہوا اوس کے دونون ہاتہہ گردن سے بندہے ہوئے تہے پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور پوچہا (یعنی اوس نے) آنحضرت
کا حال پوچہا اور عرب کی کیفیت دریافت کی جیسے مسلم کی روایت مین ہی) پھر پوچہا کہ بیسان (ایک ضلع ہی شام مین) کی
کہجورونکا کیا حال ہے اور زغر (ایک ضلع ہی شام مین) کے چشمہ کا کیا حال ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال
ہی پھر اوس نے بولا مین مسیح دجال ہون اور قریب ہے کہ مجہہ کو اجازت ملے نکلنے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ دجال شام کے دریا مین ہی یا یمن کے دریا مین نہین نہین بلکہ پورب کیطرف اور اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے دو بار پورب
کیطرف (خود آپ کو تردد تہا کہ دجال کسطرف ہی اور کہان ہی اور کب نکلیگا اللہ نے ان باتونکو مبہم رکہا جیسے قیامت کو
مبہم رکہا) فاطمہ نے کہا یہ حدیث مجہہ کو یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی عن فاطمة بنت قيس
ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر ثم صعد على المنبر وكان لا يصعد عليه الا يوم جمعة قبل
يومئذ ثم ذكر هذه القصة قال ابوداود وابن صدان بصري غرق في البحر مع ابن مسور لم يسلم
منهم غيره ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی پھر منبر پر چڑہے اور
نہین آپ منبر پر چڑہتے تہے سوا جمعہ کے مگر اوسی روز چڑہے پھر ذکر کیا اسی قصے کا (یعنی دجال کا سارا احوال بیان کیا اور تمیم داری
نے آپ سے بیان کیا تہا وہ آپ نے سب لوگون کو سنا دیا اللہ خوب جانتا ہی اصل حال کیا ہے) عن جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على المنبر انه بينما اناس يسيرون في البحر فنفد طعامهم

فرفعت لهم جزيرة فخرجوا يريدون الخبز فلقيتهم الجساسة قلت لابي سلمة وما الجساسة قال امرأة تجر
شعر جلدها وراسها قالت في هذا القصر فذكر الحديث وسال عن نخل بيسان وعن عين زغر قال هو
المسيح فقال لي ابن ابي سلمة ان في هذا الحديث شيئا ما حفظته قال شهد جابر انه ابن صياد قلت
فانه مات قال وان مات قلت فانه اسلم قال وان اسلم قلت فانه قد دخل المدينة قال وان دخل المدينة

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ چند لوگ دریا میں جا رہے تھے اونکا کھانا
ختم ہو گیا تو وہ نکلے روٹی کے فکر میں (ایک جزیرے میں) اونکو ایک جساسہ ملی لیث نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا جساسہ
کیا اونہوں نے کہا ایک عورت جو اپنی سر اور بدن کے بالونکو کھینچ رہی تہی (فاطمہ کی حدیث میں ہے کہ جساسہ ایک جانور تھا
بالوں والا اور اس روایت میں ہے کہ عورت تہی موافقت اسطور پر ہوگی کہ وہ عورت بالونکی وجہ سے اور نہ دیکھی ہو جانور معلوم
ہوتی ہوگی یا جساسہ شیطان ہو وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہوگا) پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بعد اوسکے اوس شخص نے (یعنی
دجال نے) بیسان کے پیڑوں کا حال پوچھا اور زغر کے چشمے کو پوچھا راوی نے کہا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے کہا کہ جابر
نے حدیث میں کچھ اور بیان کیا تھا وہ مجھے یاد نہ رہا جابر نے یہ کہا تھا کہ دجال وہی ابن صیاد ہے (جو ایک شخص تھا مدینہ میں
رسول اللہ صلعم نے بھی اوسکو دیکھا تھا) میں نے کہا وہ تو مر گیا اونہوں نے کہا مر جانے دو میں نے کہا وہ تو مسلمان ہو گیا تھا اونہوں نے
کہا ہو جانے دو میں نے کہا وہ تو مدینے میں بھی آ گیا تھا (اور دجال مدینے کے اندر نہیں آویگا) اونہوں نے کہا آنے دو اس سے گمان ہوا
ہے بعض صحابہ کو اور خود رسول اللہ صلعم کو بھی شبہ تھا ابن صیاد پر کہ شاید یہی دجال ہو پھر وہ اسلام لایا اور صاحب اولاد ہوا
اور مر گیا اب نہیں معلوم کہ غائب ہو گیا پھر نکلیگا وہی دجال ہے یا کوئی اور ہے قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ جو دجال آخر زمانے میں
نکلیگا وہ اور ہے کوئی ہے والعلم عند اللہ

باب فی خبر ابن الصیاد

ابن صیاد کا بیان جس پر دجال ہونیکا شبہ تھا

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مر بابن صياد في نفر من اصحابه فيهم عمر بن الخطاب وهو يلعب
مع الغلمان عند اطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره
بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله قال فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الاميين
ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فقال له النبي صلى الله عليه وسلم آمنت
بالله ورسله ثم قال له صلى الله عليه وسلم ما ياتيك قال ياتيني صادق وكاذب فقال النبي صلى الله عليه
وسلم خلط عليك الامر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد خبات لك خبيئة وخبا له يوم
تاتي السماء بدخان مبين قال ابن صياد هو الدخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن
تعدو قدرك فقال عمر يا رسول الله ائذن لي فاضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال وان لا يكن فلا خير في قتله ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی اصحاب کے ہمراہ ابن صیاد پاس تشریف لیگئے اور عمر بن خطاب بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ابن صیاد بنی مغالہ کے قلعے پاس بچون مین
کہیل رہا تہا اوسکو خبر نہین ہوئی تہا اوس نے آپ کو پہچانا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسکی پیٹھ پر مارا اور
اوس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ کا رسول ہون پس تب آپکی طرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ سب
کے اُمیون کے رسول ہین پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ گواہی دیتے ہین کہ مین اللہ کا رسول
ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو اللہ پر ایمان لایا اور اوس کے رسولون پر پھر آپ نے اوس سے
فرمایا تجھے کیا آتا ہے اوس نے کہا کہ میری پاس تو آتا ہے سچا اور جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تیرا کام
مشتبہ ہے **ف** یعنی بعض خبر سچ آتی ہے اور بعض خبر جہوٹھ پڑتی ہے جیسے کاہنون کی عادت ہے کہ شیطان ونپر جہوٹی سچی
خبرین القا کیا کرتے ہین **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرے لیے ایک چیز چہپائی ہے کہ وہ کیا چیز ہے اور چہپا
رکہا حضرت نے اوسکے لیے اس آیت کو اپنے دل مین یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ تب اوس نے کہا چہپی ہوئی چیز دخ ہے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا دور ہو تو اپنی اندازے سے ہرگز نہ بڑہیگا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوسکی گردن
مارنے کے لیے حکم فرماتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تو اوسپر قادر نہ ہوگا اور اگر وہ نہین ہے تو اوسکے
قتل مین کچھ بہتری نہین ہے (یعنی بے فائدہ ہے) **عن** ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے خدا کی قسم ابن صیاد بلاشبہ دجال ہے (یعنی اون دجالون مین سے جنکے ظاہر ہونے کی بشارت
گوئی دوسری حدیث مین ہے نہ وہ دجال جو آخر زمانے مین ہوگا) **عن** محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد اللہ
یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال فقلت تحلف باللہ فقال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ
کو مین نے خدا کی قسم کہاتے ہوئے دیکہا ہے کہ ابن صیاد دجال ہے تو مین نے کہا کیا تم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہو تو انہون نے جواب
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین نے عمر کو اسی پر قسم کہاتے ہوئے دیکہا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اسپر
انکار نفرمایا **عن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ یوم حرہ کو ابن صیاد ہم سے گم ہوگیا
ف حرہ کا وہ واقعہ ہے جو مدینہ مطہرہ مین یزید کے لشکر سے واقع ہوا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالون کلہم یزعم انہ رسول اللہ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس دجال نہ نکلین گے اور ہر ایک اون مین سے اپنی کو
اللہ کا رسول جاننے گا **ف** شاید ابن صیاد انہی دجالون مین سے ہو ایک روایت مین ستائیس مین **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا دجالا کلہم یکذب علی
اللہ وعلی رسولہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس جہوٹے

بعقاب قال ابوداؤد رواه کما قال خالد ابواسامة وجماعة وقال شعبة فیه ما من قوم یعمل فیهم
بالمعاصی هم اکثر ممن یعمله ترجمہ ابوبکر رض سے روایت ہی کہ اونہوں نی اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرکے کہا ای لوگو مقرر تم اس آیت کو
پڑھا کرتے ہو اور بیجا اوسکو کہتی ہو (یہ آیت) تمہارے پر لازم ہی اپنی جان کی فکر کرنا اور جو کوئی بہکا وہ تمہارا کچھہ بگاڑ نہین سکتا جب
تم راہ پر ہو) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تھی مقرر جسوقت لوگ ظالم کے ستم کو دیکھین اور اوسکا
ہاتھہ نہ پکڑین تو قریب ہی کہ اللہ اپنے عذاب مین اون سب کو پکڑ لے یعنی جو ظالم نہ ہون وہ بھی گرفتار ہون ۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تھی ایسی کوئی قوم نہین ہی کہ اوس مین برے کام ہوتے ہون اور باوجود قدرت کے لوگ
اون برے کام کو منع نکرتے ہون مگر اللہ اون سبہون کو عذاب مین گرفتار کرے یعنی ضرور ایسا ہوگا کہ جب لوگ برے کام کرنے لگین گے
اور بھی (باوجود قدرت) کے اونکا منع کرنا چھوڑ دینگے تو سب عذاب مین گرفتار ہون گے شعبہ نے کہا ایسی کوئی قوم
نہین جس مین گناہ ہوتے ہون اور اکثر لوگ اوس مین گناہ کرنیوالے ہون (پہر اون سب پر عذاب نہ آوے) عن جریر قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیهم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا
علیه فلا یغیروا الا اصابهم الله بعذاب من قبل ان یموتوا ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مین نی سنا ہی آپ فرماتے تھی جو شخص کسی قوم مین بری کام کیا کرتا ہو اور قوم والی باوجود قدرت کے اوسکو اور اوسکی کام کو
نہ بگاڑین تو اللہ اپنا عذاب اون پر اون کے موت سی پہلے ہی پہونچاتا ہی ف معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے چھوڑ دینے کے سبب سے دنیا مین بھی عذاب اوترتا ہے اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے عن ابی سعید الخدری
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من رای منکرا فاستطاع ان یغیره بیده فلیغیره بیده
وقطع هناد بقیة الحدیث فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان ترجمہ
ابوسعید خدری سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھی مین نے سنا ہی جو کوئی تم مین خلاف شرع کام کو دیکھے اور قدرت
رکھتا ہو ہاتھ سے بگاڑنے کی تو اوسکو اپنے ہاتھہ سی بگاڑ دے (یعنی اوسے پیٹ کر منع کرے اور باز رکھے) اور جو ہاتھہ سی بگاڑنے کی طاقت
نہ ہو تو زبان ہی سی اور جو اسکی بھی قدرت نہ ہو تو اپنے دل ہی مین ۔ یعنے دل ہی مین برا جانے اور یہ بہت سست ایمان ہی (
یعنی اس سے کم پہر کوئی درجہ ایمان کا نہین ہی کہ برے کام کو دل سی تو برا جانے اور ایسی لوگون سی متنفر رہے اگر دل سی بہی
برا نہ جانے اور اونکا شریک ہو تو ایمان کا ذرا بھی اثر نہ رہا) عن ابی امیة الشعبانی قال سالت ابا ثعلبة الخشنی
فقلت یا ابا ثعلبة کیف تقول فی هذه الایة علیکم انفسکم قال اما والله لقد سالت عنها خبیرا
سالت عنها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنکر حتی اذا رایت شحا
مطاعا وهوی متبعا ودنیا مؤثرة واعجاب کل ذی رای برایه فعلیك یعنی بنفسك ودع عنك
العوام فان من وراءکم ایام الصبر الصبر فیه مثل قبض علی الجمر للعامل فیهم مثل اجر خمسین

آپ نے ایک ہاتھ کی اونگلیونکو دوسری ہاتھ کے اونگلیون میں ڈالا تب تو مین کھڑا ہوا اور مین نے پوچھا ایسے وقت مین مین کیا کرون
اللہ مجھکو آپ پر فدا کرے آپ نے فرمایا چپ رہے اپنے گھر کو اور روک لے اپنی زبان کو اور جو بات شریعت کی رو سے اچھی معلوم ہو
اوسکو اختیار کرلے اور بری بات کو چھوڑ دے اور خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دے کیونکہ
نازک حالت مین اپنے تئین بچانا دشوار ہو جاتا ہے اور اونکو کیا بچا دے گا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر او امیر جائر ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات کہے ظالم بادشاہ کے روبرو یا ظالم حاکم کے
روبرو (اور اوسکے ڈر سے یا خوشامد سے ناحق بات نہ کہے کہ وہ اور گمراہ ہو جاوے) عن العرس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا عملت الخطیئة فی الارض کان من شهدها فکرهها وقال مرة انکرها کان کمن غاب
عنها ومن غاب عنها فرضیها کان کمن شهدها ترجمہ عرس سے (عرس بن عمیرہ ایک صحابی ہے) روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اوس گناہ کو دیکھا اور برا جانا تو اوس کی مثل ایسی ہے جیسے اوس نے اوس گناہ کو نہین
دیکھا اور جس نے نہین دیکھا لیکن گناہ سے راضی ہے اوس نے گویا دیکھا عن عدی بن عدی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نحوه قال من شهدها فکرهها کمن غاب عنها ترجمہ عدی بن عدی سے ایسا ہی مروی ہے جیسا عرس نے
روایت کیا اسمین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جسکے سامنے گناہ کی بات ہوئی لیکن وہ ناراض ہے تو گویا اوسکے سامنے نہین ہوئی
عن ابی البختری قال اخبرنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقال سلیمان حدثنی رجل
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یهلک الناس حتی یعذروا
او یعذروا من انفسهم ترجمہ ابو البختری سے روایت ہے مین نے اوس شخص سے سنا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا سلیمان کی روایت مین ہے مین نے رسول اللہ کے صحابہ مین سے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہرگز ہلاک نہ ہون گے جبتک کہ اونکی ذات سے گناہون کی کثرت نہ ہووے اور اونکا کوئی عذر باقی
نہ رہے **باب** قیام الساعة قیامت آنے کا بیان عن عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذات لیلة صلاة العشاء فی آخر حیاته فلما سلم قام فقال ارأیتکم لیلتکم هذه فان علی
راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس فی مقالة رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثون عن هذه الاحادیث عن مائة سنة وانما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض یرید ان ینخرم ذلک القرن ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرات عشا کی نماز پڑھی اپنی اخیر عمر شریف مین جب سلام پھیر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم
نے اس رات کو دیکھا جتنے آدمی اس رات کو تمام روی زمین پہ ہین اون مین سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہیگا ابن عمر نے کہا یہ سنکر لوگ

زمانہ میں پڑ گئے جب تو اسکی تحقیق بیان کرتے ہیں کہ سو برس میں قیامت آوے گی (حالانکہ آنحضرت صلعم کا یہہ مطلب نہ تھا جیسا جن لوگ سمجھے کہ سو برس میں قیامت آجاویگی) بلکہ آپ نے یہہ فرمایا تھا کہ جتنے لوگ آجکے روز زمین پر ہیں ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہے گا مطلب یہہ تھا کہ یہہ قرن گذر جاوے گا اور دوسرا قرن آویگا پس ایسا ہی ہوا اور ایک صدی کے اندر تمام صحابہ گذر گئے پس حدیث سے ظاہر ہوا کہ رتن ہندی وغیرہ جس نے پانسو برس کے بعد صحابیت کا دعوی کیا تھا وہ دروغگو اور جھوٹا تھا

عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یعجز اللہ ھذہ الامۃ من نصف یوم ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کو قیامت کے دنوں میں سے) آدہے دن سے کم نرکھے گا یعنے پانسو برس سے کم یہہ امت نرہیگی

عن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف ذلک الیوم قال خمسمائۃ سنۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اتنی تو عاجز نہو گئی کہ اللہ اونکو آدہے دن کی مہلت نہ دیوے لوگوں نے سعد سے کہا کہ آدہے دن سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا پانسو برس دلیل آیہ کریمہ ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون تیرے رب کے نزدیک ایک دن ہزار برس کا ہے

آخر کتاب الملاحم

تمام ہوئی اللہ جل جلالہ کے فضل سے کتاب الملاحم کے مع متعلقات اوسکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحدود

شروع ہوئی کتاب حدود یعنے حد زنا اور سرقہ اور شرب خمر اور قذف اور ارتداد اور قطع طریق وغیرہ

باب الحکم فیمن ارتد

جو شخص دین اسلام سے پہر جاوے

عن عکرمۃ ان علیا علیہ السلام احرق ناسا ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلک ابن عباس فقال لم اکن لاحرقہم بالنار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ وکنت قاتلہم بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من بدل دینہ فاقتلوہ فبلغ ذلک علیا علیہ السلام فقال ویح ابن ام عباس ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے بعضے لوگ جو اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے تھے اونکو جلوا دیا یہہ خبر ابن عباس کو پہونچی تو اونہوں نے کہا اگر اوس وقت میں ہوتا تو اونہیں آگ سے نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالی کے خاص عذاب سے تم عذاب نکرو یعنے آگ سے کسیکو نہ جلاؤ) بلکہ میں اون مرتدوں کو قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے لائق کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اسلام کو چہوڑ کر اور کوئی دین لے تو اوسکو مار ڈالو پھر جب ابن عباس کے اس کہنے کی خبر حضرت علی کو پہونچی تو اونہوں نے کہا واہ واہ ابن عباس یعنے اون کی تعریف کی کہ انہوں نے سچ کہا

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم رجل مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ

والی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ ترجمہ
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو
اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوای خدا کے اور اسکی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو حرام کرنے والا
نکاح کے بعد دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا مسلمانوں کے گروہ سے علحدہ ہوا ف
یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا
اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدی ثلاث رجل زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا
للہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بہا ترجمہ حضرت ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا قتل کرنا درست نہیں ہے یعنی اوس شخص کا جو شہادت
دیتا ہو اس بات کی نہیں ہے کوئی سچا معبود سوا خدا کے اور محمد اوسکے رسول ہیں مگر تین وجہ سے ایک تو یہ کہ وہ محصن ہو یعنی اوسکا
نکاح ہو چکا ہو پھر وہ زنا کرے تو وہ سنگسار کیا جاویگا دوسرے وہ جو اللہ اور اوس کے رسول سے لڑنے کے لیے نکلے (یعنی رہزنی
کرے) تو وہ قتل کیا جاویگا یا سولی دیا جاویگا یا قید کیا جاویگا جلاوطن ہوگا۔ تیسرے وہ جو خون کرے معصوم کا جیسے مسلمان کا
تو اوسکو قصاص ہیں (اگر وارث قصاص چاہیں) قتل کیا جاویگا

عن ابی بردۃ قال قال ابو موسی اقبلت الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ومعی رجلان من الاشعریین احدہما عن یمینی والاخر عن یساری فکلاہما سال العمل والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم ساکت فقال ما تقول یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس قلت والذی بعثک بالحق
ما اطلعانی علی ما فی انفسہما وما شعرت انہما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ
قلصت قال لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ ولکن اذہب انت یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس
فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل قال فلما قدم علیہ معاذ قال انزل والقی لہ وسادۃ فاذا رجل
عندہ موثق قال ما ہذا قال ہذا کان یہودیا فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء قال لا اجلس حتی
یقتل قضاء اللہ ورسولہ قال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلاث مرات فامر
بہ فقتل ثم تذاکرا قیام اللیل فقال احدہما معاذ بن جبل اما انا فانام واقوم او اقوم وانام وارجو
فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے ابو موسی نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے
ساتھ دو شخص اشعری تھے دونوں نے آپ سے عامل کا عہدہ طلب کیا (یعنی عامل کی خدمت پر مقرر ہونا چاہا) اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اے ابوموسے یا عبداللہ بن قیس ابوموسے کا نام ہے میں نے
کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو پیغمبر بنا کے بھیجا ان دونوں نے مجھے خبر نہیں کی جو انکے دلوں میں تھا اور مجھے معلوم نہ تھا

سو دمی پر سے بہا یا مثل گردن نیچی اوس کی اور تم پر نہیں کی اوسنے عن ابن عباس قال کان عبد اللہ بن سعد بن
ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عثمان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے عبد اللہ بن ابی سرح منشی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان نے اوسکو اغوا کیا وہ پہر کافروں میں مل گیا جس دن
مکہ فتح ہوا اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے قتل کا جہاں وہ ملے پہر امان مانگی اوسکے واسطے عثمان
بن عفان نے آپ نے اوسکو امان دی (وہ حضرت عثمان کا رضاعی بھائی تہا حضرت عثمان اوسے حضور اقدس میں لے آئے اور
بہ الحاح تمام اوسکی سفارش کی تو قصور اوسکا معاف ہو گیا) عن سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ اختبأ عبد اللہ
بن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء بہ حتی اوقفہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان
فیکم رجل رشید یقوم الی ہذا حیث رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول
اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین ترجمہ سعد سے
روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفان کے پاس چھپا عثمان اوسکو لیکر آئے یہانتک
کہ کہڑا کر دیا اوسکو رسول اللہ صلعم کے سامنے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت کیجیے عبد اللہ کی آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور اوسکی طرف
تین بار دیکھا ہر بار آپ نے بیعت سے انکار کیا پہر تین بار انکار کر لینے کے بعد آپ نے اوس سے بیعت کر لی بعد اوسکے آپ متوجہ ہوے
اپنے اصحاب کیطرف اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی بھی عقلمند نہ تہا جب مجھے دیکھا کہ میں نے بیعت نہ کی اس سے تو کہڑا ہوتا اور قتل کر
ڈالتا اوسکو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے تہے آپکے دلکا حال البتہ اگر آپ اشارہ کر دیتے اپنی آنکھہ سے تو ہم قتل کر
ڈالتے آپ نے فرمایا نبی کو یہہ لائق نہیں ہے کہ کنکہیوں سے مخفی اشارہ کرے اور ظاہر میں کچھہ کہے کیونکہ یہہ طریقہ دنیا داروں کا ہے
جنکو خدا سے خوف نہیں ہے) عن جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ابق العبد الی الشرک
فقد حل دمہ ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب غلام مسلمان مشرک
کیطرف بہاگا تو اوسکا خون مباح ہو گیا (یعنے جب مسلمان کافر ہو جاوے تو اوسکا خون مباح ہے) باب الحکم فیمن سب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے عن ابن عباس ان اعمی
کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فینہاہا فلا تنتہی ویزجرہا فلا تنزجر قال فلما
کان ذات لیلۃ جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنہا واتکا
علیہا فقتلہا فوقع بین رجلیہا طفل فلطخت ما ہناک بالدم فلما اصبح ذکر ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام قال فقام الاعمی یتخطی الناس

وهو يتزلزل حتى قعد بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت تشتمك
وتقع فيك فانهاها فلا تنتهي وازجرها فلا تنزجر ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين وكانت بي رفيقة فلما
كانت البارحة جعلت تشتمك وتقع فيك فاخذت المغول فوضعته في بطنها واتكأت عليها
حتى قتلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
ایک اندھے کی ایک ام ولد تھی جو برا کہا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ اندھا جو اوسکا مولی تھا
اس بات سے اوسکو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تھی ایک رات کو اوس نے عادت کی طرح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو شروع کی اور آپ کو برا کہنے لگی اوسکے مولی نے (یعنی اوس اندھے نے) چھری لیکر اوسکے پیٹ پر رکھا اور
زور دیا (یعنی چھری پر بوجھ ڈالا وہ اوسکی پیٹ مین گھس گیا) وہ عورت مر گئی اوسکے دونون پاؤن کے بیچ مین ایک بچہ آ گیا اور جہان
وہ بیٹھی تھی وہ سب خون سے لتھ پتھ (رنگین) ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خون کا ذکر ہوا آپ
نے سب لوگون کو جمع کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے مین اوسکو خدا کی قسم دیتا ہون اور اپنے حق کی جو میرا اوسپر ہے کہ وہ کھڑا
ہو جاوے (اور اقرار کر دے کہ مین نے یہ کام کیا ہے) یہ سنکر وہی اندھا کھڑا ہوا اور لوگون کو پھاندتا ہوا اور لرزتا ہوا آیا یہانتک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آن کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس لونڈی کا قاتل ہون وہ آپ کو برا کہتی
تھی اور آپ کی ہجو کرتی تھی مین اوسکو منع کرتا تھا لیکن باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا جب بھی نہ مانتی تھی اور اوس کے پیٹ سے میرے
دو بیٹے ہین مثل دو موتیون کی اور میری بڑی رفیق تھی کل کی رات وہ آپ کو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی تو مین نے چھرا
لیکر اوس کے پیٹ پر رکھا اور اوسپر زور دیا یہانتک کہ وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہو اسکا خون
لغو ہے (یعنی ہدر ہے اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر مرد ہو یا عورت اگر ہمارے نبی کو برا کہے تو اوسکا قتل کرنا
درست ہے) عن علي رضي الله عنه ان يهودية كانت تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فخنقها رجل
حتى ماتت فابطل رسول الله صلى الله عليه وسلم دمها ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے ایک یہودیہ برا کہا کرتی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کرتی تھی اسپر ایک شخص نے اوسکا گلا گھونٹا یہانتک کہ وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکا خون لغو کر دیا (یعنی ہدر کر دیا اوسکا بدلہ یعنی قصاص یا دیت لینے کا حکم نہ فرمایا) عن ابي برزة قال كنت عند ابي بكر
رضي الله عنه فتغيظ على رجل فاشتد عليه فقلت تاذن لي يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم
اضرب عنقه قال فاذهبت كلمتي غضبه فقام فدخل فارسل الي فقال ما الذي قلت آنفا قلت ائذن
لي اضرب عنقه قال اكنت فاعلا لو امرتك قلت نعم قال لا والله ما كانت لبشر بعد محمد صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے مین حضرت ابو بکر صدیق پاس بیٹھا تھا وہ ایک شخص پر غصے ہوئے اور نہایت غصے ہوئے (شاید اوس نے
کوئی بات بری کہی ہو گی) مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ مجھے اجازت دیتے ہین مین اوسکی گردن مارون

یعنی سے اونکا غصہ جاتا رہا اور کھڑے ہو کر اندر چلے گئے پھر مجھکو بلا بھیجا اور کہا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا آپ اجازت دیجیے تو میں اوسکی گردن مارون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں تجھے حکم کرتا تو تو اوسکی گردن مار ہی دیتا میں نے کہا ہان بیشک مار دیتا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ درجہ کسی بشر کو بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوا یعنی یہ رسول ہی کا منصب تہا کہ جو کوئی اون کی مخالفت کرے یا اونکو برا کہے اوس کی گردن مار دیجاوے اور کسی کا یہ درجہ نہیں ہے

باب فی المحاربۃ اسد اور رسول سے لڑنے یعنی رہزنی کا بیان

عن انس بن مالک ان قوما من عکل او قال من عرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامر لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلقاح وامرہم ان یشربوا من ابوالہا والبانہا فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا النعم فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبرہم من اول النہار فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آثارہم فما ارتفع النہار حتی جیء بہم فامر بہم فقطعت ایدیہم وارجلہم وسمر اعینہم والقوا فی الحرۃ یستسقون فلا یسقون قال ابو قلابۃ ہؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وکفروا بعد ایمانہم وحاربوا اللہ ورسولہ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کچھ لوگ عکل یا عرینہ کے دو قبیلوں کے نام ہیں رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس مدینہ میں آئے اونکو مدینہ کی آب وہوا موافق نہ ہوئی تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اونکو چند اونٹنیاں دودہ والی دینے کا حکم کیا اونکی موت اور دودہ پینے کا وہ چلے گئے جنگل میں اونٹنیاں لیکر جب دوسرا دن ہوا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے چرواہے کو انہوں نے مار ڈالا اور اونٹونکو نکالی گئے یہ خبر آپ کو سویرے پہونچی آپ نے لوگون کو اونکے تعاقب میں روانہ کیا تو بہت دن نہین چڑہا تہا وے سب حاضر کیے گیے آپ نے حکم کیا اونکے ہاتہ اور پانون کاٹے گئے اور اُن کی آنکھون میں گرم سلائی پہیری گئی اور جلتی ہوئی پتہرون میں ڈالدیے گئے وہ پانی مانگتے تہے پر اونکو نہ ملتا تہا ابو قلابہ نے کہا ان لوگون نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اسد اور اوسکے رسول سے لڑے پہر اون کی سزا ایسی تہی اجمکی گئی

عن ایوب باسنادہ بہذا الحدیث قال فیہ فامر بمسامیر فاحمیت فکحلہم وقطع ایدیہم وارجلہم وما حسمہم

ترجمہ دوسری روایت میں یون ہے آپ نے حکم کیا سلائیان گرم کرنیکا وہ اون کی آنکھون میں پہیری گئیں اور اون کے ہاتہ اور پانون کاٹے گئے ایک ہی دفعہ اونکو مار نہیں ڈالا

عن انس بن مالک بہذا الحدیث قال فیہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبہم قافۃ فاتی بہم قال فانزل اللہ تبارک وتعالی فی ذلک انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا الآیۃ

ترجمہ انس بن مالک سے یہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اون کے تعاقب میں مخبرون کو بہیجا وے گرفتار ہو کر لائے گئے جب اسد تعالی نے اونکے باب میں یہ آیت اوتاری انما جزاء الذین یحاربون اسد ورسولہ الآیۃ یعنی بدلہ اون لوگونکا جو لڑتے ہیں اسد اور اوسکے رسول سے اور ملک میں فساد کرتے ہیں یہی کہ قتل کیے جاوین یا سولی دیے جاوین یا ایک طرف کے ہاتہ اور دوسری طرف کے پانون کاٹے جاوین

عن انس بن مالک ذکر ہذا الحدیث قال انس فلقد رایت احدہم یکدم الارض بفیہ عطشا حتی ماتوا

ترجمہ انس بن مالک نے کہا میں نے اون میں سے ایک آدمی کو

دیکہا جو زمین کو اپنے منہ سے کہودتا تہا پیاس کے مارے یہانتک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرگئے عن انس بن مالک بمعناه

الحدیث حتی زاد ثم نہی عن المثلة ترجمہ انس بن مالک سے ایسا ہی جی ہی اسقدر زیادہ ہے کہ پہر رسول اللہ نے منع کیا

مثلہ سے (مثلہ ہاتہہ پانون کا ٹنا آنکہہ پہوڑنا کان کا ٹنا ان باتون کو کہتے ہیں) بعضون نے کہا اوس وقت تک مثلہ کی ممانعت

نہی پہر آپ نے منع کر دیا بعضون نے کہا یہ صورت قصاص تہی انہون نے آپ کے چرواہون کے ساتہہ ایسا کیا تہا عن

ابن عمر ان ناسا اغاروا علی ابل النبی صلی الله علیه وسلم فاستاقوها وارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعی

رسول الله صلی الله علیه وسلم مؤمنا فبعث فی آثارهم فاخذوا فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل

اعینهم قال فنزلت فیهم آیة المحاربة وهم الذین اخبر عنهم انس بن مالک الحجاج حین سأله ترجمہ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے چند لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو لوٹ لیا اور پہر گئے اسلام سے پہر گئے

اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا جو مسلمان تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اون کے تعاقب مین بہیجا پہر وہ گرفتار ہو گئے

تو آپ نے اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے اور اون کی آنکہین پہوڑین اور اونہی کی شان مین محاربے کی آیت اتری یعنی انما جزاء

الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک اور اونہی لوگون کا بیان انس بن مالک نے کیا تہا حجاج سے جب اس کا سوال ہوا یعنی حال اونکا

پوچہا گیا عن ابی الزناد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قطع الذین سرقوا لقاحه وسمل اعینهم

بالنار عاتبه الله تعالی فی ذلک فانزل الله تعالی انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ویسعون فی الارض

فسادا ان یقتلوا او یصلبوا الآیة ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتہہ پانون کاٹے

اور آنکہین پہوڑین اون لوگون کے جنہون نے اونٹ چرائے تہے تو اللہ تعالی نے عتاب کیا آپ پر اور فرمایا انما جزاء الذین یحاربون

اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا اخیر تک یعنی ان لوگون کو صرف قتل یا سولی یا ہاتہہ پانون کاٹنے کی سزا کافی تہی آنکہین

پہوڑنا اور گرم جلتی ہوئی زمین مین لٹانا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچہہ ضرور نہ تہا اسی واسطے آپ نے آئندہ کے لیے مثلہ سے منع فرمایا کہ کوئی اور

ایسا نہ کرے اور پہر ایسی سزا کسی کو نہ دی عن ابن عباس قال انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ویسعون

فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض الی

غفور رحیم نزلت هذه الآیة فی المشرکین فمن تاب منهم قبل ان یقدر علیه لم یمنعه ذلک ان یقام

فیه الحد الذی اصابه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ نے فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ آیت

مشرکین کے بارے مین اتری ہے جو شخص اون مین سے گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو یہ نہ ہوگا کہ اوس کی وہی حد ساقط ہو جاوے ف

بلکہ توبہ کر لینے سے آخرت کا گناہ جاتا رہے گا اگر دنیا مین جو اس جرم کی سزا مقرر ہے وہ دیجاوے گی ہیہ عبد اللہ بن عباس کا مذہب ہے

اور جمہور علما کے نزدیک جب کافر یا مشرک نے یہ کام حالت کفر مین کیا پہر توبہ کی اور مسلمان ہو گیا گرفتار ہونے سے پہلے تو سزا اوسکی ساقط ہو جاوے

ساقط ہو جاویگی جیسے مسلمان یہ کام کر کے گرفتار ہونے سے پہلے تائب ہو جاوے تو اوسکی سزا معاف ہو جاویگی تمام

اور یہ نص آیت سے ثابت ہے **باب فی الحد یشفع فیہ** حد شرعی کے دفع کیلیے سفارش منع ہے عن عائشة
رضی اللہ عنہا ان قریشا اھمھم شان المرأة المخزومیة التی سرقت فقالوا من یکلم فیھا یعنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ومن یجترئ الا اسامة بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمه
اسامة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اسامة اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب فقال انما
ھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا
علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ مخزومی کی ایک عورت نے قریش کو غمگین کیا اسلیے کہ اوس نے چوری کی تھی پھر قریش آپس میں کہنے لگے کہ اس عورت کیلیے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کون عرض کریگا تو کہا کہ اس بات پر تو اسامہ بن زید البتہ جرأت کرسکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا پیارا ہے پھر اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے
فرمایا ای اسامہ کیا تو اللہ کے حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوگئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا اسی نے انکو ہلاک ڈالا
جو تم سے پہلے تھے کہ جب کوئی شریف اون میں چوری کرتا تو اوسکو بے سزا دیے چھوڑ دیتے اور جب کوئی اون میں
غریب بیچارہ چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور خدا کی قسم ہے جو اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چورا دے تو اوسکا ہاتھ بھی
ضرور میں کاٹوں **ف** یہہ فرما کر آپ نے اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسیکی رورعایت نہ چاہیے اگلے امتیں
اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانہ میں اسلام کی بہی سلطنت شرع میں سستی کرنے سے ہلاک ہوگئی اور یہہ جو بعضے ناواقف
کہتے ہیں کہ ہرچند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنے حسین کے غم میں درست ہے ہر
حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کیواسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کیواسطے برابر ہے شریف اور ذلیل کا
اسمین کچھہ فرق نہیں عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کانت امرأة مخزومیة تستعیر المتاع وتجحدہ
فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا وقص نحو حدیث اللیث قال فقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدھا
قال ابو داود روی ابن وھب ھذا الحدیث عن یونس عن الزھری وقال فیہ کما قال اللیث ان امرأة
سرقت فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة الفتح ورواہ اللیث عن یونس عن ابن شھاب
باسنادہ فقال استعارت امرأة وروی مسعود بن الاسود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الخبر قال سرقت
قطیفة من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ ابو الزبیر عن جابر ان امرأة سرقت فعاذت بزینب
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مخزوم کی ایک عورت اس خصلت کی تھی
کہ وہ چیز کو عاریت لیکر منکر ہوجاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کے قطع کا حکم فرمایا دوسری روایت میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھ کاٹا کہا ابوداود نے روایت کیا ابن وہب نے اس حدیث کو یونس سے انہوں نے زہری سے

اور اوس مین بھی ایسا ہی ہے جیسے لیث کی روایت مین ہے کہ ایک عورت نے چوری کی تھی فتح مکہ کے سال مین اور روایت کیا اوسکو لیث
نے یونس سے انہون نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اوس مین یہ ہے کہ اوس عورت نے عاریت لی تھی (کوئی چیز پھر منکر ہوگئی) اور
روایت کیا اوسکو مسعود بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس مین یہ ہے کہ اوس عورت نے ایک چادر چرائی تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پہر پناہ لی
زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی **ف** بالجملہ عاریت لیکر مکر جانا بھی چوری مین داخل ہے اور اوس مین ہاتھ
کاٹنا لازم ہوگا امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اون کی اور جمہور علما کے نزدیک عاریت لیکر مکر جانے
مین ہاتھ نہ کاٹا جاویگا کیونکہ یہ سرقہ نہین ہے اور حدود دفع ہو جاتے ہین شبہات سے اور سرقہ یہ ہے کہ مال معصوم غیر کا ایک مخفی
طور سے لیوے اور عاریت کا مال تو پہلے سے مستعیر کے قبضے مین تہا اور حدیث محمول ہے اس امر پر کہ اوس عورت نے چوری کی تہی
جیسے بعضی روایتون مین ہے **باب الستر علی اهل الحدود حتی المقدور** حد قائم کرنے مین حتی الامکان پردہ پوشی کرنا اور دفع کر دینا **عن**

عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم الا الحدود
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درگذر کرو داروں کی لغزشوں سے مگر حد
کے سوا (رو دار وہ شخص ہے جو ذی مروت اور شریف ہو کوئی خطا اوس کی پہلی سے ظاہر نہ ہوئی ہو ایسے آدمی پر پہلے قصور مین جانے
اور درگذر چاہیے حافظ سراج الدین قزوینی نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے لیکن رد کیا اون پر حافظ ابن حجر نے اور ابن عدی نے
کہا کہ منکر ہے بہر حال ضعیف تو ضرور ہے اگرچہ اور طریقے سے بھی مروی ہے **باب العفو عن الحد ما لم تبلغ السلطان**
جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چہپا دینا بہتر ہے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله

صلی الله علیه وسلم قال تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس مین تم اپنی حدون کو معاف کرو **ف** یہ خطاب ہے
حکام اور خصمات کی طرف لیجانے سے پہلے ہے کیونکہ بعد لیجانے موجبات حدود کے نزدیک ائمہ اور حکام وغیرہم کے عفو جائز نہین
جیسا کہ اسی پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فما بلغنی من حد فقد وجب **ت** جب میرے پاس حد پہونچے تو مقرر واجب ہو گئی پہر وہ معاف
درگذر نہین ہو سکتی **باب فی الستر علی اهل الحدود حتی المقدور** اگر کسی سے حد کا کام ہو جاوے تو اوسکو چھپانا چاہیے

عن یزید بن نعیم ان ماعزا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فاقر عنده اربع مرات فامر برجمه وقال لهزال لو سترته
بثوبك كان خیرا لك **ترجمہ** نعیم سے روایت ہے ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور چار بار آپ کے سامنے اقرار
کیا (زنا کا) آپ نے حکم دیا اونکو سنگسار کرنے کا اور ہزال سے ایک شخص تہا جس نے ماعز کو اقرار کرنیکا حکم کیا تہا اس سے فرمایا اگر تو اوس
بات کو کپڑا ڈال کر چہپا لیتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا **عن** ابن المنکدر ان هزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی الله علیه
وسلم فیخبره **ترجمہ** ابن منکدر سے روایت ہے ہزال نے ماعز کو حکم کیا تہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اپنا حال بیان کرو

باب فی صاحب الحد یجیئ فیقر جس نے حد کا کام کیا ہو پہر خود امام کے پاس آکر اقرار کرے **عن**

وائل عن ابیہ ان امرأة خرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترید الصلاۃ فتلقاها رجل فتجللها فقضی حاجتہ منہا فصاحت وانطلق فمر علیہا رجل فقالت ان ذاک فعل بی کذا وکذا ومرت عصابة من المہاجرین فقالت ان ذالک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیہا فاتوہا بہ فقالت نعم ہو ہذا فاتوا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ قام صاحبہا الذی وقع علیہا فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا فقال لہا اذہبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقالوا للرجل الذی وقع علیہا ارجمہ فقال لقد تاب توبة لو تابہا اھل المدینة لقبل منہم ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نماز کو نکلی اوسکو ایک مرد ملا جو اوس پر چڑھ بیٹھا اور اوس سے جماع کیا پہر جماع کر کے وہ شخص چلا گیا بعد اوسکے وہ عورت چلائی لیکن وہ مرد چلا گیا اوسوقت ایک اور شخص اوس عورت کی سامنے سے گزرا وہ عورت بولی فلان مرد نے میرے ساتھہ یہہ کام کیا ہے اور ایک جماعت مہاجرین مین سے آگئی اون سے بھی وہ عورت یہی بولی کہ فلان مرد نے میرے ساتھہ ایسا کام کیا ہے وہ سب لوگ یہ سنکر چلے گئے اور اوس مرد کو جاکر پکڑا جسکا نام اس عورت نے بتایا تہا پہر اوسکو عورت کے سامنے لیکر آئے وہ بولی ہان وہ مرد یہی ہے تب صحابہ اوس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ اوس پر حد کرنیکا حکم کرتے ہی تہے کہ وہ خود کہڑا ہو گیا اور بولا وہ تہا یا رسول اللہ مین نے یہ کام اوس سے کیا ہے آپنے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ نے تیرا گناہ بخشدیا (کیونکہ یہ کام تیری رضامندی سے نہین ہوا) اور مرد کو کچھہ اچھا فرمایا پہر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اوس مرد کو رجم کیجیے آپ نے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینے کے لوگ ایسی توبہ کرین تو اون کیطرف سے بھی قبول ہو جاوے (یہ حدیث ظاہر مین مشکل ہے کہ باوجود اقرار کے آپ نے اوسکو رجم کیون نہ کیا) **باب** فی التلقین فی الحد حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکہادے جس سے حد جاتی رہے **عن**

ابی امیة المخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معہ متاع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک سرقت قال بلی فاعاد علیہ مرتین او ثلاثا فامر بہ فقطع وجیٔ بہ فقال استغفر اللہ وتب الیہ فقال استغفر اللہ واتوب الیہ فقال اللہم تب علیہ ثلاثا ترجمہ ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چور کو لائے اور اوس نے اقرار بھی کیا مگر اوسکے پاس کچھہ مال نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو تجھپر گمان نہین کرتا جو تو نے مال چرایا ہو اوس نے عرض کیا کیون نہین پہر اوس نے دو تین بار تکرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حکم فرمایا اور کاٹا گیا (یعنے اوسکا ہاتھہ) پہر اوسکو آپ پاس لائے آپنے اوس سے فرمایا تو اللہ سے بخشش مانگ اور اوس کی طرف رجوع کر تو اوس نے کہا مین اللہ سے معافی چاہتا ہون اور رجوع کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اے اللہ تو اس پر متوجہ ہوا اور اوسکا گناہ معاف کردے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے

کہ اجرائے حد سے گناہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اجرائے حد عبرت کے واسطے ہے اور گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہوتا ہے **باب فی الرجل** یعترف بحد ولا یسمیہ کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے لیکن کونسی حد ہے یہ نہ کہے **عن ابی امامۃ ان رجلا** اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال توضأت حین اقبلت قال نعم قال هل صلیت معنا حین صلینا قال نعم قال اذهب فان اللہ تعالی قد عفا عنک **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھپر حد قائم کیجئے آپنے فرمایا جب تو ہمارے پاس آیا تو وضو کیا تو نے وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو نے ہمارے ساتھہ نماز پڑھی وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو جا اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا گناہ تیرا کیونکہ وضو کرنے سے اور نماز پڑھنے سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں سبحان اللہ ہمارا پروردگار کتنا رحیم ہے **باب فی الامتحان بالضرب** مجرم کو مار پیٹ کرنا جرم کا اقرار کرانے کیلئے نادرست ہے **عن** ازهر بن عبد اللہ الحرازی ان قوما من الکلاعیین سرق لهم متاع فاتهموا اناسا من الحاکة فاتوا النعمان بن بشیر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحبسهم ایاما ثم خلی سبیلهم فاتوا النعمان فقالوا خلیت سبیلهم بغیر ضرب ولا امتحان فقال النعمان ما شئتم ان شئتم ان اضربهم فان خرج متاعکم فذاک والا اخذت من ظهورکم مثل ما اخذت من ظهورهم فقالوا هذا حکمک فقال هذا حکم اللہ وحکم رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ازہر بن عبد اللہ حرازی سے روایت ہے کہ کلاع کے چند لوگ تھے اونکا مال چوری گیا انہوں نے کچھ جولاہوں پر گمان کیا چوری کا اور اونکو لیکر آئے نعمان بن بشیر پاس جو صحابی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعمان نے اون جولاہوں کو چند روز تک قید کیا پھر اونکو چھوڑ دیا انہوں نے بغیر مار پیٹ اور امتحان لیے ہوئے نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم کہو تو میں اونکو مارتا ہوں مگر اس شرط سے کہ اگر اون کے پاس تمہارا اسباب نکلے تو بہتر ہی نہیں تو اوتنا ہی میں تمکو مارونگا اونہوں نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجرم پر جب گمان یا اشتباہ ہو تو اوسکا قید کرنا درست ہے مگر ناحق مار پیٹ کے اوسے اقرار کرانا درست نہیں ہے بلکہ ایسا ظلم ہے جیسا اس زمانے میں لوگ کرتے ہیں **باب ما یقطع فیہ السارق** چور کا ہاتھہ کتنے مال میں کاٹا جاوے **عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا** **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتہائی دینار یا اوس سے زیادہ میں چور کا ہاتھہ کاٹتے تھے **عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا قال احمد بن صالح القطع فی ربع دینار فصاعدا** **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھہ کاٹا جاویگا چوتہائی دینار میں یا اوس سے زیادہ میں احمد بن صالح نے کہا ربع دینار میں ہاتھہ کاٹا جاویگا **عن ابن عمر ان** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلاثة دراهم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین درہم کی سپر چرانے میں ہاتھ کاٹنا عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع ید رجل سرق ترسا
من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراھم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ
کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النساء میں سے اوسکی قیمت تین درہم تھی یعنے ربع دینار کیونکہ دینار اوس وقت میں بارہ درم
کا ہوتا) یہہ حدیث شافعی کی دلیل ہین امام احمد اور اکثر علما کی) عن ابن عباس قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ید رجل فی مجن قیمته دینار او عشرة دراھم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک شخص کا سپر کی چوری کے عوض میں جسکی قیمت ایک دینار یا دس درہم کی ہوگی (مگر اس سے یہ نہین
نکلتا کہ دس درہم سے کم مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے) باب ما لا قطع فیه جن چیزون کے چرانے مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے
عن محمد بن یحیی بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فغرسه فی حائط سیده فخرج
صاحب الودی یلتمس ودیه فوجده فاستعدی علی العبد مروان بن الحکم وهو امیر المدینة
یومئذ فسجن مروان العبد واراد قطع یده فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فساله عن ذلك
فاخبره انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا كثر فقال الرجل ان مروان
اخذ غلاما لی وهو یرید قطع یده وانا احب ان تمشی معی الیه فتخبره بالذی سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم فمشی معه رافع بن خدیج حتی اتی مروان بن الحکم فقال له رافع سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا كثر فامر مروان بالعبد فارسل قال ابوداود الكثر الجمار ترجمہ محمد بن
یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک شخص نے کھجور کا پودہ ایک باغ مین سے چرایا اور اوسکو اپنے مولی کے باغ مین لگایا تو پودہ والا ڈھونڈھتا
ہوا اپنی پودے کو نکلا پھر اوسکو پایا اور مروان بن حکم جو اوس زمانے مین مدینہ کا حاکم تھا اوسکے پاس مقدمہ لیگیا اور مدعی ہوا مروان
نے اوس غلام کو قید کیا اور اوسکی ہاتھ کاٹنے کا قصد کیا اوس غلام کا مالک رافع بن خدیج پاس گیا اور اون سے اس مسئلہ کو پوچھا انہون
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا پھل کی چوری یا درخت کی چوری مین
وہ بولا مروان نے میری غلام کو گرفتار کیا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے مین چاہتا ہون کہ تم میری ساتھ مروان تک چلو اور جو
حدیث تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مروان کو سنا دو رافع بن خدیج اوسکے ساتھ گئے یہانتک کہ مروان کے پاس پہنچے
اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا پھل اور درخت کی چوری مین یہہ سنکر مروان نے
حکم کیا غلام کے چھوڑ دینے کا ف اگرچہ ان چیزون مین ہاتھ نہین کاٹا جاتا مگر حاکم کو اختیار ہے کہ جہانتک مناسب معلوم ہو
مجرم کو قید یا ضرب کی سزا دوے چنانچہ اسکی بعد کی روایت مین آتا ہے کہ مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے مار کے چھوڑ دیا ہر چند مروان
کا فعل حجت نہین ہے مگر اہل مدینہ نے جب اوس پر انکار نہین کیا تو وہ فعل مستند ہو گیا عن محمد بن یحیی بن حبان بهذا
الحدیث قال فجلده مروان جلدات وخلی سبیله ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ

مروان براوس عامل تھے چونکہ وہ غلام تھا اوسکو چھوڑ دیا عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه

انه سئل عن التمر المعلق فقال من اصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبنة فلا شيء عليه ومن خرج بشيء

منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة ومن سرق منه شيئا بعد ان يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه القطع

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے لٹکی ہوئی میوہ کا حال کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا جس محتاج نے کہا لیا اور کچھ منہ میں یہ اٹھا کر لیا تو اوسپر کچھ گناہ نہیں اور جو کوئی اوسمیں سے کچھ نکال لیجاوے تو اوسپر دو چند قیمت ہوگی اور مار وان دنیا ہوگا اور جسنے میوہ اوسکی جگہ سے اٹھا کرنے کے بعد چرالیا اور وہ سپر بہر کی قیمت کا تہا تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے ف یعنی جب میوہ سوکہنے کے لیے کہیں ڈالا جاوے اور وہاں سے کوئی اوسکو چرا لیجاوے تو اگر تین درم کی مالیت ہو اوس صورت میں ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ میوہ درخت سے جدا کیا گیا پھر اسکا حکم پہل کا سا نہ رہا جو درخت میں لٹکتا ہے بلکہ اور مالوں کے مثل ہو گیا جنمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے فقط شکر اللہ کا تمام ہوا پارہ ستائیسوان سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور احسان سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹھائیسوان اوسکی مدد اور تائید کی بہروسے پر یا اللہ اسی طرح تمام کتاب کو پورا

تم الجزء السابع والعشرون ويتلوه الجزء الثامن والعشرون انشاء الله تعالى

فہرست پارہ بست و ہفتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

الجزء الثامن والعشرون

اٹھائیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القطع فی الخلسة والخیانة جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لیوے یا امانت مین خیانت کرے تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاویگا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع ومن انتہب نہبة مشہورة فلیس منا وبہذا الاسناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی الخائن قطع ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹنے پر ہاتہہ کاٹنا نہین ہے اور جو شخص علانیہ کسیکا مال لوٹ لے وہ ہم مین سے نہین ہے یعنے مسلمانون مین سے نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنیوالے پر ہاتہہ کاٹنا نہین ہے ف کیونکہ ان دونون پر سرقے یعنے چوری کی تعریف صادق نہین آتی اسلیے کہ چوری کہتے ہین غیر کا مال جو محفوظ ہو پوشیدہ طور سے لے لینے کو عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ زاد ولا علی المختلس قطع ترجمہ جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی اسمین یہ ہے کہ اچکے پر ہاتہہ کاٹنا نہین ہے کیونکہ اچکا علانیہ مال اوٹھا لیجاتا ہے بعضون کے نزدیک اچکے کا ہاتہہ کاٹا جاویگا

باب من سرق من حرز جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چرالیوے

عن صفوان بن امیة قال کنت نائما فی المسجد علی خمیصة لی ثمن ثلاثین درهما فجاء رجل فاختلسها منی فاخذ الرجل فاتی به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر به لیقطع قال فاتیته فقلت تقطعه من اجل ثلاثین درهما انا ابیعه وانسیه ثمنها قال فهلا کان هذا قبل ان تاتینی به قال ابو داود رواه زائدة عن سماك عن حمید بن حجیر قال نام صفوان ورواه مجاهد وطاوس انه کان نائما فجاء سارق فسرق خمیصة من تحت راسه ورواه ابو سلمة بن عبد الرحمن قال فاستله من تحت راسه فاستیقظ فصاح به فاخذ ورواه الزهری عن صفوان بن عبد اللہ قال فنام فی المسجد وتوسد رداءه فجاء سارق فاخذ رداءه فاخذ السارق فجیء به الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین مسجد مین سوتا تہا ایک اون کی چادر پر جسکی قیمت تیس درہم تہی تنے مین ایکشخص آیا اور میرے پاس سے اوسکو اوچک لیا پہر ایک اور شخص نے اوسکو پکڑ لیا تو رسول اللہ صلعم پاس ہے آئے آپنے اوسکا ہاتہہ کاٹنے کو فرمایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسکا ہاتہہ کاٹتے ہین تیس درہم کے واسطے مین اوسکو بیچ ڈالتا ہون اوسکے ہاتہہ اور دام یعنے قیمت بالفعل اوس سے نہین لیتا بلکہ قرض بیچ ڈالتا ہون پہر چوری کا جرم اوسپر نہ رہیگا آپنے فرمایا تجہکو ایسا کرنا تہا تو میرے پاس لانے سے پہلے کیا ہوتا دوسری روایت مین یون ہے کہ صفوان سوتے تہے اتنے مین چور آیا اور اوسنے سر کے تلے سے چادر نکال لی ایک روایت مین ہے کہ جب اوسکے سر کے تلے سے چادر کہینچی تو وہ جاگ اوٹھے اور چلائے وہ چور پکڑا گیا ف آپنے اوسکے ہاتہہ کاٹنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ مال محفوظ تہا صاحب مال کی حفاظت مین تہا جیسے کوئی حجرے یا صندوق کو

عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون حتى يبرأ وعن النائم
حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يعقل **ترجمہ** اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوٹھالیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے (یعنے اونکی نیکی بدی کچہہ نہین لکھی جاتی) ایک تو دیوانے سے جبتک اوسکو عقل آوے دوسرے
سونے والے سے جبتک وہ جاگے تیسری لڑکے سے جبتک وہ عاقل ہو **ف** یعنی بالغ ہو اور جوان ہو جاوے پس جو شخص سوتے میں
یا جنون مین طلاق یا عتاق دیوے یا کوئی کام نیک یا بد کرے اوسکا مواخذہ اوسسے نہوگا **عن** ابن عباس قال اتی عمر
بمجنونة قد زنت فاستشار فيها اناسا فامر بها عمر ان ترجم فمر بها علي بن ابي طالب رضوان الله عليه
فقال ما شان هذه قالوا مجنونة بني فلان زنت فامر بها ان ترجم قال فقال ارجعوا بها ثم اتاه فقال
يا امير المؤمنين اما علمت ان القلم قد رفع عن ثلاثة عن المجنون حتى يبرأ وعن النائم حتى يستيقظ
وعن الصبي حتى يعقل قال بلى قال فما بال هذه ترجم قال لا شيء قال فارسلها قال فارسلها قال فجعل
يكبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمرؓ پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تہی اوس نے زنا کی تہی انہون
نے لوگون سے مشورہ لیا اوسکی بابت مین پھر حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا اودہر سے حضرت علیؓ گزرے اور پوچھا کیون کیا ہوا
اس عورت کو لوگون نے کہا یہ دیوانی ہے فلان قوم میں سے اس نے زنا کی تو حضرت عمرؓ نے حکم کیا ہے اوسکے سنگسار کرنے کا
حضرت علی نے کہا اسکو پھیر کر لے جاؤ بعد اوسکے حضرت عمر پاس آئے اور کہا اے امیر المؤمنین کیا تم کو معلوم نہین ہے کہ قلم اوٹہا
لیا گیا ہے تین آدمیون سے ایک دیوانے سے جبتک اوسکو عقل نہ آوے دوسری سوتے سے جبتک نہ جاگے تیسری نابالغ سے
جبتک سمجھدار نہو حضرت عمر نے کہا کیون نہین حضرت علی نے کہا پھر یہ عورت کیون رجم کیجاتی ہے انہون نے کہا کچہہ نہین
انہون نے کہا چھوڑ دو اوسکو پھر حضرت عمر نے چھوڑ دیا اوس عورت کو اور لگے تکبیر کہنے (کہ خدا نے غلطی سے بچایا) **عن** ابن عباس
قال مر علي علي بن ابي طالب رضي الله عنه بمعنى عثمان قال اما تذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون المغلوب على عقله وعن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم قال
صدقت قال فخلى عنها سبيلها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب یہ واقعہ حضرت علی کے سامنے گیا تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے
اور کہا کیا تم کو یاد نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے قلم اوٹہا لیا گیا ہے ایک مجنون سے جسکی عقل جاتی
رہی دوسرے سوتے سے جبتک وہ بیدار ہو تیسری نابالغ سے جبتک وہ جوان ہو حضرت عمر نے کہا بیشک تم سچ کہتے ہو پھر
چھوڑ دیا اوس عورت کو **ف** قلم اوٹہا لیا گیا ہے یعنی اوسکو شرع کی تکلیف نہین ہے نہ فرض اوسپر فرض ہے نہ حرام اوسپر حرام ہے یا در
حقیقت اوسکے اعمال لکھے نہین جاتے **عن** ابي ظبيان قال هناد الجنبي قال اتي عمر بامرأة قد فجرت فامر برجمها
فمر علي رضي الله عنه فاخذها فخلى سبيلها فاخبر عمر قال ادعوا لي عليا فجاء علي رضي الله عنه فقال يا
امير المؤمنين لقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن الصبي حتى يبلغ وعن النائم

يقظ وعن المعتوة حتى يبرا ان هذه معتوهة بني فلان لعل الذي اتاها اتاها وهي في بلائها قال فخلى
ابو ظبيان عمر لا ادري فقال علي عليه السلام وانا لا ادري ترجمه ابو ظبيان جنبی سے روایت ہے حضرت عمر پاس ایک عورت لائی گئی
جو زنا کی تہی آپنے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا اور حضرت علی گذرے اونہون نے اوس عورت کو پکڑ چھوڑ دیا حضرت عمر
کو خبر پہونچی اونہون نے کہا بلاؤ میرے پاس علی کو حضرت علی آئے اور کہا یا امیر المومنین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک نابالغ سے جبتک بالغ ہو دوسری سوتے سے جبتک جاگے تیسری دیوانہ سے
جبتک اچھا ہو یہہ تو دیوانی ہے فلانی قوم مین کی شاید کسینے اوس سے زنا کی ہو جب اسکو جنون کی شدت ہو حضرت عمر نے
کہا مجھے معلوم نہین ہے حضرت علی نے کہا مجھے بھی یہ معلوم نہین ہے کہ زنا کے وقت وہ مجنون تہی **ف** شاید اوس عورت
کو کبھی کبھی جنون ہوتا ہوگا تو حضرت عمر نے اعتراض کیا کہ یہ کہان سے معلوم ہوا کہ زنا حالت جنون مین تہی حضرت علی
نے جواب دیا کہ پھر یہہ بھی تو معلوم نہین کہ زنا عدم جنون کی حالت مین تہی تو شبہہ ہوا اب حد نہ پڑیگی) **عن علی علیہ السلام**

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم وعن
المجنون حتى يعقل ترجمه حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھا لیا گیا ہے قلم
تین آدمیون سے ایک تو سوتے سے جبتک وہ جاگے دوسری لڑکے سے جبتک وہ جوان ہو تیسری مجنون سے جبتک اوسکو عقل آوے
ابو داود نے کہا روایت کیا اس حدیث کو ابن جریج نے اومین اتنا زیادہ ہے۔ **والخرف** - یعنی بوڑھا ہے جسکی عقل جاتی رہی ہو

باب في الغلام يصيب الحد

لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے تو اوسپر حد نہ پڑیگی) **عن عطية القرظي قال كنت**
من سبي قريظة فكانوا ينظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ينبت لم يقتل فكنت فيمن لم ينبت ترجمه
عطیہ قرظی سے روایت ہے بنی قریظہ کے قیدیون مین مین بھی تھا (اونکے لیے حکم ہوا کہ جوانون کو قتل کرین اور عورتون بچون
کو لونڈی غلام بنادین) تو لوگون نے دیکھنا شروع کیا جسکے زیر ناف کے بال ہوتے اوسکو مار ڈالتے میرے بال نہین نکلے تہے لوگون نے
مجھے چھوڑ دیا) **عن عبد الملك بن عمير بهذا الحديث قال فكشفوا عانتي فوجدوها لم تنبت فجعلوني**
في السبي ترجمه دوسری روایت مین ہے کہ لوگون نے میری ازار کہولکر دیکھی تو زیر ناف کے بال نہین نکلے تہے پس چہوڑ دیا
مجھکو قیدیون مین اور قتل نہین کیا **عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم عرضه يوم احد وهو ابن اربع**
عشرة فلم يجزه وعرضه يوم الخندق وهو ابن خمس عشرة فاجازه ترجمه عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے احد کے روز جب اونکا سن چودہ برس کا تہا آپ نے اونکو قبول نہین کیا (کہ جوانون میں شریک
ہون اور مال غنیمت کا حصہ پاوین) پھر خندق کے روز آپ پر پیش کیے گئے جب پندرہ برس کے تہے تو قبول کرلیا آپ نے نافع
نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اونہون نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی) **باب الرجل يسرق**
في الغزو ايقطع جو شخص جہاد کے سفر مین چوری کرے تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے **عن جنادة بن ابي امية قال كنا**

مع بسر بن ارطاة فی البحر فاتی بسارق یقال له مصدر قد سرق بختیة فقال قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع الایدی فی السفر ولولا ذلک لقطعته **ترجمہ** جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہ ہم بسر بن ارطاة کے ساتھ دریا میں تھے اون کے پاس ایک چور آیا جسکا نام مصدر تھا اوس نے ایک اونٹ چرایا تھا ہو اون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر مین ہاتھ نہ کاٹے جاوین اسوجہ سے مین اسکا ہاتھ نہین کاٹتا ورنہ ضرور کاٹتا اور اوزاعی نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور جمہور علما نے لکھا ہے جب ہے کہ غنیمت کے مال مین سے چرا تو کیونکہ اوسمین تو وہ خود بھی شریک ہے بعضون نے لکھا مراد سفر جہاد ہے اسلیے وہان ہاتھ کاٹا نہین جاتا کہ مجاہدین کی قلت نہ ہوجاوے واللہ اعلم

باب فی قطع النباش کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباذر قلت لبیک یا رسول الله وسعدیک فقال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون البیت فیه بالوصیف یعنی القبر قلت الله ورسوله اعلم او ما خار الله لی ورسوله قال علیک بالصبر او قال تصبر قال لی ابوداود قال حماد بن سلیمان یقطع النباش لانه دخل علی المیت بیته **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر عرض کیا مین نے حاضر ہون اور فرمانبردار ہون یا رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا جب لوگون کو موت پہونچی گی تو اوسوقت تو کیا کریگا **ف** یعنی جب وبا پہونچیگی تو تو اوسوقت صبر کریگا یا وہان سے بھاگے گا **ت** ہوگا گھر میت خادم کے **ف** یعنی لوگ اسقدر کثرت سے مرینگے کہ قبر کی جگہہ غلام کے بدلہ خریدی جاویگی **ت** یعنی قبر عرض کیا مین نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے **ف** یعنی مین نہین جانتا کہ کیا حال ہوگا بھاگون گا یا صبر کرونگا یا جو اللہ اور رسول پسند کرے فرماوین مین ویسا ہی کرون آپنے فرمایا تجہپر صبر کرنا لازم ہے حماد بن ابی سلیمان نے کہا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ وہ میت کے گھر مین گھس گیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبر کو گھر آپنے فرمایا اور گھر سے مال چرانی مین ہاتھ کاٹا جاتا ہے

باب فی السارق یسرق مرارا جو چور کئی مرتبہ چوری کرے تو اوسکو کیا سزا دینا چاہیے **عن** جابر بن عبد الله قال جیئ بسارق الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق فقال اقطعوه قال فقطع ثم جیئ به الثانیة فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق قال اقطعوه قال فقطع ثم جیئ به الثالثة فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق قال اقطعوه ثم اتی به الرابعة فقال اقتلوه فقالوا یا رسول الله انما سرق قال اقطعوه فاتی به الخامسة فقال اقتلوه قال جابر فانطلقنا به فقتلناه ثم اجتررناه فالقیناه فی بئر ورمینا علیه الحجارة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور کو لائی آپ نے اوسکو قتل کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے اوسکا داہنا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوسکو دوبارہ لائی پھر آپ نے اوسکی قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو پھر اوسکا بایان پاؤن کاٹا گیا بعد اسکی تیسرے بار اوسکو آپکی خدمت مین لاے

اوسکو قتل کرو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس نے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لایا گیا اوسکو چوتھی بار آپ نے فرمایا اوسکو قتل کرو
سے چوری کی آپ نے فرمایا پاؤن کاٹ ڈالو تو کاٹا گیا دہنا پاؤن اوس کا ۔ یہان تک کہ اوسکے ہاتھ پاؤن سب
کٹ گئے پھر جب پانچوین بار لائے گئے تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا جابر کہتے ہیں پھر ہم اوسکو لیکر چلے اور قتل کیا اوسکو
اوسکو گھسیٹ کر کنوین مین پھینک دیا اور پتھر اوسپر ڈالے ۔ خطابی نے کہا کہ قتل شاید منسوخ ہو گیا ہوگا یا آپ نے کیا ہوگا یہ حدیث
منسوخ ہے دوسری حدیث سے کہ قتل کیا جاوے مسلمان مگر تین جرم مین اسلام ۔ باب فی تعلیق ید السارق
فی عنقہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکے گلے مین لٹکا دینا عن عبد الرحمن بن محیریز قال سألنا فضالة بن
عبید عن تعلیق الید فی العنق للسارق أمن السنة قال أتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق
فقطعت یدہ ثم أمر بها فعلقت فی عنقه ترجمہ عبد الرحمن بن محیریز نے کہا ہم نے فضالہ بن عبید سے
پوچھا چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکے گلے مین لٹکانا کیسا ہے تو اونہون نے کہا ایک چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے
اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس کے ہاتھ کو آپ نے لٹکانے کا حکم فرمایا وہ لٹکایا گیا اوسکے گلے مین اوسکے
گلے اور دیکھنے والون کو تنبیہ کے لیے عبرت ہووے عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعه ولو بنش ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو اوسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش ہی اوسکی قیمت ہو نش کہتے ہیں نصف اوقیہ کو
یعنی بیس درہم کو یعنی جو اوسکی قیمت ہو اوسکی نصف کو بیچ ڈالے باب فی الرجم رجم سنگسار کرنے کا بیان عن
ابن عباس قال واللاتی یأتین الفاحشة من نسائکم فاستشهدوا علیهن أربعة منکم فإن
شهدوا فأمسکوهن فی البیوت حتی یتوفاهن الموت أو یجعل اللہ لهن سبیلا وذکر الرجل
بعد المرأة ثم جمعهما فقال واللذان یأتیانها منکم فآذوهما فإن تابا وأصلحا فأعرضوا
عنهما فنسخ ذلک بآیة الجلد فقال الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا واللاتی یأتین الفاحشة الآیة یعنی جو عورتین تم مین سے بدکاری کرین تو
پر چار آدمیون کو گواہ کرو پھر اگر گواہی گزر جاوے تو اون کو قید کرو گھرون مین یہانتک کہ مر جاوین یعنی دائم الحبس کرو یا اللہ
اون کے لیے کوئی راستہ کردیوے پہلے عورتون کا بیان کیا پھر مردون کا ذکر کیا اور عورت مرد دونون کو ساتھ بیان کیا تو فرمایا واللذان
یأتیانها منکم فآذوهما الآیة یعنی جو مرد اور عورت زنا کرین تو اونکو تکلیف دو پھر اگر توبہ کرین اور نیک ہو جاوین تو چھوڑ دو اون کو
یہ دونون حکم منسوخ ہو گئے جلد کی آیت سے وہ یہ ہے الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما الآیة یعنی زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنیوالی عورت
کو سو سو کوڑے مارو ف اس آیت سے دائم الحبس کرنیکی اور تکلیف دینے کی آیت منسوخ ہو گئی پھر رجم کا حکم اور واجب ہے اور زانی
محصن کو مگر اوس آیت کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی رہا عن مجاهد قال السبیل الحد مجاہد نے کہا اللہ کے قول

محلے کی ایک لڑکی سے زنا کی تو میرے باپ نے اون سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اون سے بیان کرو جو تم نے کیا ہے شاید آپ تمہارے واسطے استغفار کرین اس سے اون کی یہ غرض تھی کہ کوئی صورت اونکے واسطے نکلے تو ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ف ماعز اسلمی مشہور صحابی ہین شیطان کے اغوا سے اونسے زنا ہو گئی پھر اونہون نے توبہ کی اور اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی اللہ اون سے راضی ہوا ت اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھپر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمایئے تو آپ نے اون کی طرف سے منہ پھیر لیا تو اوس نے پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھپر اللہ کی کتاب کا حکم فرمایئے یہان تک کہ اسی طرح پھر اوس نے آپ سے چار مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو چار مرتبہ کہہ چکا کہ مین نے زنا کی ہے اب یہہ کہہ کس کے ساتھ کی ہے ماعز نے کہا فلان عورت سے آپ نے فرمایا تو اوسکے ساتھ سویا تھا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو اوس سے چمٹا تھا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے اوس سے جماع کیا تھا ماعز نے کہا ہان جب آپ نے حکم کیا اوس کے سنگسار کرنیکا تو لوگ اونکو حرہ مین لیکر گئے (حرہ ایک زمین ہے کالی پتھرون کی مدینہ کے قریب) جب اونکو پتھر مارنے لگے تو وہ پتھرون کی اذیت سے گھبرا کر دوڑ کر بہاگے عبد اللہ بن انیس نے اونکو پایا اون کے ساتھی تھک گئے تھے تو اونٹ کا کہر نکالکر مارا اون کو (یعنی ماعز کو) پھر مار ڈالا اون کو لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر یہہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو تمنے چھوڑ کیون نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالی اوس کو بخشدیتا عن محمد بن اسحاق قال ذكرت لعاصم بن عمر بن قتادة قصة ماعز بن مالك فقال لى حدثنى حسن بن محمد بن على بن ابى طالب قال حدثنى ذلك من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا تركتموه من شئتم من رجال اسلم ممن لا اتهم قال ثم اعرف الحديث قال فجئت جابر بن عبد الله فقلت ان رجالا من اسلم يحدثون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم حين ذكروا له جزع ماعز من الحجارة حين اصابته الا تركتموه وما اعرف الحديث قال يا ابن اخى انا اعلم الناس بهذا الحديث كنت فيمن رجم الرجل انا لما خرجنا به فرجمناه فوجد مس الحجارة صرخ بنا يا قوم ردونى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قومى قتلونى وغرونى من نفسى واخبرونى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غير قاتلى فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما رجعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبرناه قال فهلا تركتموه وجئتمونى به ليستثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فاما لترك حد فلا قال فعرفت وجه الحديث ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے کہا مجھ سے یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم نے کیون نہ چھوڑ دیا اوسکو جسکو ہر شخص نے جسکو چاہا اسلم کے لوگون مین سے وہ لوگ جنکو مین متہم نہین کرتا (سچا سمجھتا ہون) انہون نے کہا مین نہ اس حدیث کو نہین پہچانا تو مین جابر بن عبد اللہ پاس آیا اور اون سے ذکر کیا کہ قبیلہ اسلم کے چند لوگ حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب انہون نے ماعز کی پریشانی کا حال بیان کیا پتھر پڑنے سے تمنے اوسکو چھوڑ کیون نہ دیا اور مین اس حدیث کو نہین پہچانتا جابر نے کہا اے بیتجے میرے بہائی کے مین خوب

جانتا ہون اس حدیث کو مین بھی اون لوگون مین تہا جنہون نے سنگسار کیا تہا ماعز کو جب ہم اوسکو لیکر نکلے اور اوسکو پتہر مارے تو پتہرون
کی تکلیف اوسکو پہونچی وہ چلایا اور بولے اے لوگو مجکو پہیر لیچلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیونکہ میری قوم نے مجکو دہوکا دیا اور مار ڈالا
اور پہلے مجہہ سے کہہ چکے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھہ کو مار نڈالینگے لیکن ہم لوگ اون سے جدا نہو سکے یہانتک کہ مار ڈالا
اونکو جب ہم لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا تم نے اوسکو چہوڑ کیون ندیا اور میرے پاس لے
کیون نہ آئے اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا تہا کہ اون کو مضبوط کر دین حد قبول کرنے کے لیے کہ دنیا کی مصیبت اٹہانا بہتر ہے آخرت کے
عذاب سے) نہ اسلیے کہ حد موقوف کر دی جاوے اوس وقت مین حدیث کا مطلب سمجہا ف مالک اور ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ اگر حد لگانیکی
حالت مین وہ بہاگ نکلے تو اوسکو نہ چہوڑین بلکہ پیچہا کرین اور اوسکو رجم کر ڈالین اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک اگر
زنا اوسکی اقرار سے ثابت ہوا ہو تو چہوڑ دین اور حد موقوف رکہین پہر اگر وہ پہر اقرار کرے تو رجم کیا جاوے ورنہ نہین عن ابن عباس

ان ماعز بن مالک اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انه زنی فاعرض عنه فاعاد علیه مرارا فاعرض عنه فسأل

قومه امجنون هو قالوا لیس به بأس قال افعلت بها قال نعم فامر به ان یرجم فانطلق به فرجم ولم یصل علیه

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا مین نے زنا کی ہے آپ نے اونکی طرف
التفات نہ کیا پہر انہون نے مکرر سہ کرر یہی کہا آپ نے خیال نہین کیا بعد اوس کے آپ نے اون کی قوم سے پوچہا کیا یہ دیوانہ ہے لوگون
نے کہا نہین اسکو کوئی بیماری نہین ہے آپنے فرمایا کیا تو نے اوس عورت سے صحبت کی ہے اوس نے کہا ہان آپ نے حکم کیا رجم کا پہر
لوگ اوسکو لیکر گئے اور رجم کر ڈالا اور نماز نہ پڑہی اوپر (یعنے اوس وقت لیکن دوسری دن پڑہی گئی) عن جابر بن سمرة قال رأیت

ماعز بن مالک حین جیء به الی النبی صلی الله علیه وسلم رجلا قصیرا اعضل لیس علیه رداء فشهد علی نفسه

اربع مرات انه قد زنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلعلک قال لا والله انه قد زنی الاخر قال فرجمه

ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل الله عز وجل خلف احدهم له نبیب کنبیب التیس یمنح احداهن الکثبة

اما ان الله ان یمکنی من احد منهم الا نکلته عنهن ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب ماعز بن مالک کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے تو مین نے اونکو دیکہا ایک پست قد فربہ آدمی تہے اون پر چادر نہ تہی پہلے اونہون نے اپنی
اوپر چار بار گواہیان دین (یعنی چار بار اقرار کیا کہ مین نے زنا کی ابو حنیفہ کے نزدیک چار بار چار مجلسون مین اقرار کرنا ضروری ہے
اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ایک ہی مجلس مین چار بار اقرار کافی ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایکبار اقرار کافی ہے) کہ مین نے
زنا کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا شاید تو نے پیار کیا ہوگا اوس نے کہا نہین قسم خدا کی زنا کی اس رانده درگاه نے پہر آپنے اوسکو
رجم کیا اور خطبہ پڑہا فرمایا آگاہ رہو جب ہم سفر کرتے ہین اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد کو جاتے ہین) تو مجاہدین کا خلیفہ ایسا شخص ہو جاتا ہے
جو آواز کرتا ہے بکرے کی طرح (یعنے جیسا بکرا جفتی کے وقت بکری پر کودتا اور پکارتا ہے ویسا ہی یہ بھی کرتا ہے) ایک عورتون مین سے
کسی کو تہوڑا سا منی دیدیتا ہے (یعنی جماع کرتا ہے) آگاہ ہو اگر اللہ مجہہ کو قدرت دیگا ایسے کسی آدمی پر تو مین اوسکو دکہ دونگا اور

نفوس رد دونگا رجم یعنی کہ عن جابر بن سمرة بهذا الحديث والاول اتم قال فرده مرتين وفي حديث

به سعيد بن جبير فقال انه رده اربع مرات ترجمہ جابر بن سمرہ سے دوسری روایت ہے اسی طرح لیکن پہلے روایت

سے زیادہ پوری ہے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کو دو بار رد کیا اور سعید بن جبیر سے کہا آپ نے چار بار

رد کیا (یعنی کیا تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اور کچھ) عن شعبة قال سألت سماكا عن الكثبة فقال اللبن القليل ترجمہ

شعبہ سے روایت ہے میں نے سماک سے پوچھا کہ کثبہ سے کیا مراد ہے پہلی حدیث میں انہوں نے کہا کثبہ تھوڑا سا دودھ کو کہتے ہیں

منی ہے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغك

عني قال بلغني عنك انك وقعت على جارية بني فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے بھلا جو خبر مجھ کو تیری طرف سے

پہونچی ہے وہ سچ ہے (یعنی زنا کی خبر) اوس نے عرض کیا میری طرف سے آپکو کیا خبر پہونچی ہے آپ نے فرمایا مجھ کو پہونچی

ہے کہ تو فلانی کے آل کی لونڈی پر جا پڑا عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اوس نے اپنے اوپر چار بار گواہی دی

تو آپ نے حکم فرمایا وہ سنگسار کیا گیا عن ابن عباس قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم

فاعترف بالزنا مرتين فطرده ثم جاء فاعترف بالزنا مرتين فقال شهدت على نفسك اربع مرات

اذهبوا به فارجموه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ماعز بن مالک آیا اور دو بار

زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکو ہنکا دیا پھر وہ آیا اور دو بار زنا کا اقرار کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے اوپر چار بار گواہی دی لیجاؤ

اسکو اور سنگسار کرو (اس روایت سے معلوم ہوا کہ چار بار اقرار کرنا ضرور ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم

قال لماعز بن مالك لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا قال افنكتها قال نعم قال فعند ذلك امر

برجمه ولم يذكر موسى عن ابن عباس وهذا لفظ وهب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ماعز بن مالک سے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ سے چھوا ہوگا یا نظر سے اشارہ کیا ہوگا اوس نے عرض کیا نہیں

آپ نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اس اقرار کے بعد آپ نے اوسکو سنگسار کرنیکا حکم فرمایا

(آپ نے ہر طرح سے پوچھا کہ شاید وہ زنا کو سمجھے صرف ... کی وجہ سے ... اوس نے کہہ لیا ہو جب رجم کا حکم دیا) عن ابي هريرة

يقول جاء الاسلمي الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه انه اصاب امرأة حراما اربع مرات كل ذلك

يعرض عنه فاقبل في الخامسة فقال انكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب

المرود في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم اتيت منها حراما ما ياتي الرجل من امرأته حلالا

قال فما تريد بهذا القول قال اريد ان تطهرني فامر به فرجم فسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلين من اصحابه يقول احدهما

لصاحبه انظر الى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى

جیفۃ حمار شائل برجلہ فقال این فلان وفلان فقالا نحن ذان یا رسول اللہ قال انزلا فکلا من جیفۃ هذا الحمار فقالا یا نبی اللہ من یأکل من هذا قال فما نلتما من عرض اخیکما آنفا اشد من اکل منہ فوالذی نفسی بیدہ انہ الآن لفی انهار الجنۃ ینغمس فیها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور چار بار اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے جماع کیا ہے حرام طور پر ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف سے منہ پھیر لیتے تھے پانچویں بار اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے اوس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اسطرح کہ ایک عضو دوسرے عضو میں غائب ہوگیا (یعنی دخول ہوا ذکر فرج میں) ماعز نے کہا ہاں پھر آپ نے پوچھا اسطرح دخول ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوئیں میں جاتی ہے ماعز نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا تو جانتا ہے زنا کس کو کہتے ہیں ماعز نے کہا ہاں میں نے اوس عورت سے حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو مرد اپنی عورت سے حلال طور پر کرتا ہے آپ نے فرمایا اچھا اب تیرا کیا مطلب ہے ماعز نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ رجم کیے گئے پھر آپ نے ماعز کے ساتھیوں میں سے دو شخصوں کو کہتے سنا ایک دوسرے سے کہتا تھا اس شخص کو دیکھو اللہ نے تو اوسکا قصور چھپا دیا تھا لیکن اوس کے دل نے اوسکو نہ چھوڑا یہانتک کہ پتھروں سے مارا گیا جیسے کتا مارا جاتا ہے آپ یہ سنکر چپ رہے پھر تھوڑی دیر چلے تو راہ میں ایک گدہا مرا ہوا پایا جسکا پاؤں اوٹھا ہوا تھا (پھول جانے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا کہاں ہیں فلان شخص اور فلان شخص انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اوترو اور اس گدہے کا گوشت کھاؤ انہوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا اسکا گوشت کون کھا ویگا آپ نے فرمایا تم نے جو اپنے بھائی کی غیبت ابھی کی وہ اسکے کھانے سے زیادہ سخت ہے قسم اوس شخص کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ماعز اس وقت جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے (ف یعنے انہوں نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا پس انکا قصور معاف ہوگیا اب وہ جنت میں بہت خوش ہوا)

وعن جابر بن عبد اللہ ان رجلا من اسلم جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شهد علی نفسہ اربع شهادات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم قال فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجم بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا ولم یصل علیہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا پھر دوبارہ اوس نے زنا کا اقرار کیا یہانتک کہ اوس نے چار بار اپنی ذات پر اقرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تجھے جنون ہوگیا ہے عرض کیا اوس نے کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا بیاہ ہو چکا ہے عرض کیا جی ہاں راوی کہتا ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا تو وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا اور جب پتھر اوسکو پڑنے لگے تو وہ بھاگا اور پھر پکڑ لیا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خوبی بیان فرمائی اور اوسپر نماز نہ پڑھی

وعن ابی سعید قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجم ماعز بن مالک خرجنا بہ الی البقیع فواللہ ما اوثقناہ ولا

جو اوسکے برابر بیٹھا تھا کہا یا رسول اللہ مین اسکا باپ ہون آپ پھر اوس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا اس لڑکے کا باپ کون ہے جوان
نے کہا مین اوسکا باپ ہون یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے گرد جو لوگ بیٹھے تھے اون مین سے کسی کی طرف دیکھا
اور پوچھا اوس جوان کا حال لوگون نے کہا ہم تو اسکو نیک ہی جانتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جوان سے پوچھا تیرا نکاح ہو چکا
ہے وہ بولا ہان آپنے حکم دیا وہ رجم کیا گیا ہم اوسکو لیکر نکلے اور ایک گڈھے مین اوسکو گاڑا پھر پتھرون سے مارا یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا
اتنے مین ایک شخص آیا اور اوس جوان کا حال پوچھنے لگا ہم اوس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے اور کہا یا رسول اللہ یہ اوس
خبیث کا حال پوچھتا ہے (جو رجم کیا گیا) آپ نے فرمایا وہ خبیث نہین ہے) بلکہ وہ پاکیزہ ہے اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ
پھر معلوم ہوا تو وہ شخص اُس جوان کا باپ تھا ہم نے اوسکی مدد کی اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین راوی نے کہا مجھے یاد نہین ہے کہ یہ بھی کہا
نماز مین یا نہین کہا **ف** اختلاف کیا ہے علما نے کہ نماز پڑہی جاوے اوس شخص پر جو رجم کیا جاوے نماز مین یا نہ پڑہی جاوے۔ مالک کے
نزدیک نماز پڑہنا اوسپر مکروہ ہے اور احمد کے نزدیک امام اور علما نہ پڑہین عام لوگ پڑہ لین اور ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑہین

اسی طرح ہر اہل قبلہ پر پڑہین **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فجلد الحد ثم اخبر انه محصن
فامر به فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حد لگانیکا حکم کیا
اوسکو کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو حکم دیا اوسکی رجم کا وہ رجم کیا گیا **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة
فلم يعلم باحصانه فجلد ثم علم باحصانه فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک مرد نے زنا کی اوسکے احصان کا حال معلوم
نہ تھا تو کوڑے لگے پھر معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو رجم کیا گیا **باب** في المرأة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من
جهينة اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ مین سے تھی اوس نے زنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی رجم کا حکم کیا **عن**
عمران بن حصين ان امرأة قال في حديث ابان من جهينة اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت انها زنت
وهي حبلى فدعا النبي صلى الله عليه وسلم وليا لها فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن اليها فاذا وضعت
فجئ بها فلما ان وضعت جاء بها فامر بها النبي صلى الله عليه وسلم فشكت عليها
ثيابها ثم امر بها فرجمت ثم امرهم فصلوا عليها فقال عمر يا رسول الله نصلي عليها وقد زنت قال و
الذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت
افضل من ان جادت بنفسها لم يقل عن ابان فشكت عليها ثيابها **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے ایک
عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی مین نے زنا کی وہ حاملہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکے ولی کو بلایا اور فرمایا اسکو اچھی طرح رکھ جب جنے تو اسکو لیکر آ پھر جب وہ عورت جنی تو اوسکا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اوس کو لیکر آیا۔ آپ نے حکم دیا اوس کے رجم کرنے کا تو اوس کے
کپڑے باندھے گئے پھر وہ رجم کی گئی بعد اوس کے آپ نے صحابہ کو حکم کیا

انہون نے نماز پڑہی اوسپر جنازہ کی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز پڑہتے ہین حالانکہ اوس نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ تقسیم کی جاوے ستر آدمیون مین مدینے کے تو انکو
کافی ہو اور کیا اس سے بہی کوئی بات بہتر ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو صرف کر دیا **ف** وہ خود حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے کہ اوسکو رجم کرین سبحان اللہ مبارک گناہ اسی کو کہتے ہین جو باعث ہوے اوسکی مغفرت کا ہزار مبارک ہے ایسے
گناہ پر **عن** الاوزاعی فشکت علیہا ثیابہا یعنی فشدت **ترجمہ** اوزاعی نے کہا شکت کا یہ معنے ہین کہ
اوسکے کپڑے باندہ دئے تاکہ مارنے مین نہ کہلین **عن** بریدة ان امرأة یعنی من غامد اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت انی قد فجرت فقال ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقالت لعلک ان تردنی کما رددت
ماعز بن مالک فواللہ انی لحبلی فقال لہا ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقال لہا ارجعی حتی تلدی فرجعت
فلما ولدت اتتہ بالصبی فقالت ہذا قد ولدتہ قال لہا ارجعی فارضعیہ حتی تفطمیہ فجاءت بہ و
قد فطمتہ وفی یدہ شیء یاکلہ فامر بالصبی فدفع الی رجل من المسلمین وامر بہا فحفر لہا وامر بہا فرجمت
وکان خالد فیمن یرجمہا فرجمہا بحجر فوقعت قطرة من دمہا علی وجنتہ فسبہا فقال لہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبة لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ وامر بہا
فصلی علیہا ودفنت **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ایک عورت غامد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا
کہ مین نے زنا کی آپنے اوس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ پہر گئی پہر جب دوسرا روز ہوا تو پہر اوس نے عرض کیا شاید کہ جیسا آپنے ماعز
بن مالک کو لوٹا دیا مجہے بہی اوسی طرح سے پہیر دینا چاہتے ہین اور خدا کی قسم ہے مین تو حاملہ ہون زنا ہی سے آپنے اوس سے فرمایا
لوٹ جا پہر وہ چلی گئی پہر جب تیسری دن کی فجر ہوئی تو آپنے اوس سے فرمایا کہ تو بچہ پیدا ہونے تک لوٹ جا پہر جب جنی تو بچہ
لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہہ پیدا ہوا ہے تو پہر آپنے اوس سے فرمایا کہ اب تو لوٹ جا اور اسکو دودہ پلا یہاں تک کہ تو اسکا
دودہ چہڑا دے پہر دوبارہ آپ پاس دودہ چہوڑا کر لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور اوس بچے کے ہاتہہ مین کوئی چیز تہی جو وہ کہا رہا تہا
پہر آپنے لڑکے کو ایک مسلمان پاس دینے کا حکم فرمایا تو ایک شخص کے پاس دیا گیا اور اوس عورت کے لیے حکم فرمایا تو اوسکو سینے تک گڑہا
کہود کر گاڑا گیا اور سنگسار کرنے کا حکم ہوا تو وہ سنگسار کی گئی اور اوسکے سنگسار کرنے مین خالد بہی شریک تہے تو ایک پتہر اوسکا لیا
تہا کہ اوس عورت کے خون کا قطرہ ان کے موہنہ پر آ پڑا تو اونہون نے اوس عورت کو گالی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خالد سے فرمایا کہ اے خالد ٹہر جا یعنی عورت مرحومہ کو گالی مت دے کہ قسم ہے اوس پاک ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے کہ اوس
عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلم کرنیوالا اور لوگون کے حقوق مین نقصان کرنیوالا ایسی توبہ کرے تو اوسکی بہی مغفرت ہو جاوے
پہر آپکے حکم سے اوسپر نماز پڑہی گئی اور وہ دفن ہوئی **عن** ابی بکرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم امرأة فحفر لہا الی الثندوة
ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اوسکے لیے ایک گڑہا کہودا یا سینے تک

بجمعاة مثل الحصاة ثم قال ارموا واتقوا الوجه فلما طفئت اخرجها فصلی علیها ترجمہ پھر مارا آپ نے اوس عورت

کو چھوٹے چھوٹے کنکریون سے اور فرمایا مارو لیکن منہ کو بچا کر جب وہ مرگئی تو آپ نے اوسکو نکالا اور آپ نے نماز پڑھی عن ابی ہریرة

وزید بن خالد الجہنی ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدہما یا رسول اللہ اقض

بیننا بکتاب اللہ وقال الآخر وکان افقہہما اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بکتاب اللہ وائذن لی ان اتکلم

قال تکلم قال ان ابنی کان عسیفا علی ہذا والعسیف الاجیر فزنی بامرأته فاخبرونی ان علی ابنی الرجم فافتدیت

منه بمائة شاة وبجاریة لی ثم انی سألت اہل العلم فاخبرونی انما علی ابنی جلد مائة وتغریب عام وانما الرجم

علی امرأته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما والذی نفسی بیده لاقضین بینکما بکتاب اللہ تعالی اما غنمک

وجاریتک فرد الیک وجلد ابنه مائة وغربه عاما وامر انیسا الاسلمی ان یاتی امرأة الآخر فان اعترفت فرجمہا

فاعترفت فرجمہا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص جھگڑتے
ہوئے آئے اون مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونون کے درمیان مین آپ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق فیصلہ
کر دیجیے اور دوسرے نے بھی عرض کیا اور وہ زیادہ سمجھدار تھا سچ ہے یا رسول اللہ آپ کتاب اللہ سے ہمارے درمیان مین فیصلہ
کر دیجیے اور مجھے عرض کرنیکی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا کہو اوس نے عرض کیا بیشک میرا بیٹا اسکا مزدور تھا یعنی نوکر تھا اسکا کام کرتا تھا
اجرت پر تو اوس نے اسکی جورو سے زنا کیا اور لوگون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو اوسکی طرف سے مین نے سو بکریان اور ایک لونڈی
فدیہ دیا پھر مین نے عالمون سے پوچھا تو اونہون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہین اور ایک برس جلاوطن کر دینا ہے یعنے
برس بھر تک شہر سے نکال دینا ہے اور اوسکی عورت پر رجم ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سن رکھ قسم ہے اوس ذات پاک کی
جسکے قبضے مین میری جان ہے بیشک مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب ہی کے موافق کرونگا بکریان اور لونڈی تو تیری تجھی کو پھیر دی جاوینگی
اور اوسکے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایک برس بھر تک جلاوطن کیا پھر آپ نے انیس اسلمی کو حکم کیا کہ دوسرے کی عورت کو لا کر اگر
وہ اقرار کرے تو اوسے سنگسار کر دے تو اوس نے اقرار کیا اور اوسکو سنگسار کر دیا **باب فی رجم الیہودیین** یہودی مرد اور
یہودی عورت کو زنا مین رجم کرنیکا بیان عن ابن عمر انه قال ان الیہود جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا

له ان رجلا منہم وامرأة زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراة فی شان الزنا فقالوا

نفضحہم ویجلدون فقال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فاتوا بالتوراة فنشروہا فجعل احدہم یده

علی آیة الرجم ثم جعل یقرأ ما قبلہا وما بعدہا فقال له عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفعہا فاذا فیہا

آیة الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا آیة الرجم فامر بہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبد اللہ

بن عمر فرأیت الرجل یحنی علی المرأة یقیہا الحجارة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین یہودی آئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ہم مین سے زنا کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اون سے فرمایا تم تورات مین زنا کے مقدمہ مین کیا پاتے ہو (یعنی کیا حکم ہے) وہ بولے ہم تو انکو رسوا کرکے درّے مارا کرتے
ہین عبد اللہ بن سلام نے اون سے کہا کہ تم تو جھوٹے ہو تورات مین تو بے شبہہ سنگسار کرنیکا حکم ہے پھر تورات لا کر
اوسکو کھولا تو اون مین سے ایک شخص نے سنگسار کرنیکی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اوسکی اگلی پچھلی عبارت پڑھنے لگا عبد اللہ
بن سلام نے اوس سے کہا تو اپنا ہاتھ اوٹھا لے اوس نے اپنا ہاتھ جو اوٹھایا تو اوس مین رجم کی آیت موجود تھی پھر تو سب
بول اوٹھے یا محمد آپ ہی نے سچ فرمایا اس مین آیت رجم کی موجود ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کو رجم
کا حکم فرمایا اور اون کو رجم کیا عبد اللہ بن عمر نے کہا مین نے مرد کو دیکھا (جب دونون پر پتھر پڑتے تھے) کہ مرد عورت پر
جھک جھک جاتا تھا اوسکو پتھرون سے بچانے کے لیے عن البراء بن عازب قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیہودی محمم فدعاهم فقال هکذا تجدون حد الزانی فقالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم قال نشدتك بالله
الذی انزل التوراة علی موسی هکذا تجدون حد الزانی فی کتابکم فقالوا اللهم لا ولولا انك نشدتنی
بهذا لم اخبرك نجد حد الزانی فی کتابنا الرجم ولکنه کثر فی اشرافنا فکنا اذا اخذنا الرجل الشریف
ترکناه واذا اخذنا الضعیف اقمنا علیه الحد فقلنا تعالوا فنجتمع علی شیء نقیمه علی الشریف
والوضیع فاجتمعنا علی التحمیم والجلد وترکنا الرجم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی اول من
احیا امرك اذا اماتوه فامر به فرجم فانزل الله عز وجل یا ایها الرسول لا یحزنك الذین یسارعون فی
الکفر الی قوله یقولون ان اوتیتم هذا فخذوه وان لم تؤتوه فاحذروا الی قوله ومن لم یحکم بما
انزل الله فاولئك هم الکفرون فی الیهود الی قوله ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون فی
الیهود الی قوله ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون قال هی فی الکفار کلها یعنی هذه
الآیة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی نکلا جسکا منہہ کالا کیا تھا آپ نے
یہودیون کو بلایا اور اون سے پوچھا کیا تم زانی کی سزا توراۃ مین یہی پاتے ہو اونہون نے کہا ہان آپنے اونکے ایک عالم کو بلا بھیجا (وہ عالمیہ
مین صحو با تھا) اور اسکو قسم دی اوس اللہ کی جسنے توراۃ کو اوتارا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر کیا تم اپنی کتاب مین زانی کی سزا
یہی پاتے ہو (کہ اوسکا موہنہ کالا کیا جاوے اور لوگون مین پھرایا جاوے) اوسنے کہا نہین اور اگر تم مجھے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو مین بیان نکرتا
تم سے (یعنی سچ نکہتا) ہماری کتاب مین زانی کی حد سنگسار کرنا ہے لیکن جب زنا کا رواج ہو گیا ہمارے شریف لوگون مین تو جب کسی شریف (عزت
دار) شخص کو ہم اس جرم مین پکڑتے تھے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی ضعیف (غریب) کو پکڑتے تھے تو اوسکو حد لگاتے تھے پھر ہم نے صلاح کی کہ آؤ سب ملکر ایک سزا اتفاق
کر لین جو شریف اور وضیع سب پر جاری کیا کرین تو اتفاق کیا ہم نے منہ کالا کرنے پر اور کوڑا لگانے پر اور چھوڑ دیا سنگسار کرنیکو پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرونگا جب انہون نے اسکو مار ڈالا (یعنی اسپر عمل
کرنا چھوڑ دیا) پھر حکم کیا اوسکے رجم کا وہ رجم کیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری یا ایہا الرسول

لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر خبر ناک یعنی ای رسول مت غمگین ہو اون لوگون کی وجہ سے جو جلدی کرتے ہین
کافر ہو جانے مین یا کافرون سے دوستی کرنے مین اون لوگون مین سے جو کہتے ہین اپنے مونہون سے ہم ایمان لائے اور نہین یقین لائے
اونکے دلون مین اور یہودیون مین سے یہانتک کہ فرمایا ان اوتیتم ہذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا یعنی اگر یہ حکم دین تو قبول کر
تو قبول کرو اور جو رجم کا حکم دین تو نہ مانو پھر فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون جو حکم نکرے اللہ کی کتاب کے
موافق وہ کافر ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الظالمون جو حکم نکرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ظالم ہے ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئک ہم الفسقون جو حکم نکرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ فاسق ہے ان سب سے یہودی مراد ہین اور یہ آیتین
کافرون کے حق مین اوتری ہین رجم کا پورا قصہ تفسیر مین ہے ٭ عن ابن عمر قال اتی نفر من یہود فدعوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی القف فاتاہم فی بیت المدراس فقالوا یا ابا القاسم ان رجلا منا زنا بامرأۃ
فاحکم فوضعوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسادۃ فجلس علیہا ثم قال ائتونی بالتوراۃ فاتی
بہا فنزع الوسادۃ من تحتہ فوضع التوراۃ علیہا ثم قال امنت بک وبمن انزلک ثم قال ائتونی باعلمکم
فاتی بفتی شاب ثم ذکر قصۃ الرجم نحو حدیث مالک عن نافع ٭ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے چند یہودی آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے گئے قف مین (جو ایک وادی ہے مدینہ مین) آپ اونکے پاس مدرسے مین اونہون نے کہا اے ابو
القاسم ہم مین سے ایک مرد نے زنا کی ہے ایک عورت سے تو آپ اونکا فیصلہ کر دیجیے پھر اونہون نے ایک تکیہ رکھدیا آپ کیلیے آپ اوسپر
بیٹھے اور فرمایا توراۃ کو میرے پاس لاؤ توراۃ لائی گئی آپ نے تکیہ اپنے تلے سے نکالا اور توراۃ کو اوسپر رکھا اور فرمایا مین ایمان لایا تجھپر
اور اوس شخص پر جس نے تجھکو اوتارا پھر فرمایا بلاؤ اوس شخص کو جو تم سب مین زیادہ علم رکھتا ہو بعد اوسکے بیان کیا رجم کا قصہ
ف آپ نے عبد اللہ بن صوریا کو بلایا اور اوس سے قسم دیکر پوچھا کہ توراۃ مین محصن زانی کی سزا رجم ہے کہ نہین اوس نے کہا
بیشک رجم ہے اور اگر مجھے خوف نہ ہوتا جل جانیکا تو مین اقرار نہ کرتا ٭ عن محمد بن مسلم سمعت رجلا من مزینۃ ممن
یتبع العلم ویعیہ ثم اتفقا ونحن عند ابن المسیب عن ابی ہریرۃ وہذا حدیث معمر وہو اتم قال زنی رجل من
الیہود وامرأۃ فقال بعضہم لبعض اذہبوا بنا الی ہذا النبی فانہ نبی بعث بالتخفیف فان افتانا بفتیا دون
الرجم قبلناہا واحتججنا بہا عند اللہ قلنا فتیا نبی من انبیائک قال فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی
المسجد فی اصحابہ فقالوا یا ابا القاسم ما تری فی رجل وامرأۃ زنیا فلم یکلمہم کلمۃ حتی اتی بیت مدراسہم فقام
علی الباب فقال انشدکم باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ما تجدون فی التوراۃ علی من زنی اذا احصن قالوا یحمم
ویجبہ ویجلد والتجبیۃ ان یحمل الزانیان علی حمار وتقابل اقفیتہما ویطاف بہما قال وسکت شاب منہم
فلما راہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سکت الظ بہ النشدۃ فقال اللہم اذ نشدتنا فانا نجد فی التوراۃ الرجم فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما اول ما ارتخصتم امر اللہ قال زنی ذو قرابۃ من ملک من ملوکنا فاخر عنہ الرجم

فبعثوا قوماً آخرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسلوه عن حد الزنى وساق الحديث فقال فيه قال
ولم يكونوا من اهل دينه فيحكم بينهم فخير في ذلك قال فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم ترجمه
ابوہریرہ سے روایت ہے یہودیون مین ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا اور وہ دونون محصن تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین تشریف لائے اور اون کی کتاب توراۃ مین رجم لکھا ہوا تھا لیکن انہون نے رجم کو ترک کر دیا تھا اور گدہے پر اولٹا سوار کرنا اور
سیاہ یا روغنی رسی سے مارنا اختیار کر لیا تھا تو اونکے عالم لوگ جمع ہوئے اور کچہ لوگون کو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھیجا زنا کی حد پوچھنے کو پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور چونکہ وہ یہودی آپکے دین مین نہ تھے اسواسطے آپ کو اختیار دیا
گیا کہ اونکا فیصلہ کرین یا نہ کرین فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم وان تعرض عنهم فلن
يضروك شيئا وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط ان الله يحب المقسطين یعنی اگر کافر آوین تمہارے پاس تو فیصلہ کر دو اونکا
یا نہ کرو اور اگر نہ کروگے تو وہ تم کو نقصان نہ پہونچا سکینگے اور اگر فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو اللہ چاہتا ہے انصاف کرنے والون کو عن
جابر بن عبد الله قال جاءت اليهود برجل وامراة منهم زنيا فقال ائتوني باعلم رجلين منكم فاتوه بابني صوريا
فنشدهما كيف تجدان امر هذين في التوراة قالا نجد في التوراة اذا شهد اربعة
انهم رأوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة رجما قال فما يمنعكما ان ترجموهما قالا ذهب سلطاننا فكرهنا
القتل فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشهود فجاؤا باربعة فشهدوا انهم راوا ذكره في
فرجها مثل الميل في المكحلة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجمهما ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو جنہون نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگون مین
دو زیادہ جاننے والون کو بلاؤ وہ صوریا کے دونون بیٹون کو لے آئے آپ نے اون دونون کو قسم دی اور پوچھا انکا کیا حکم ہے
توراۃ مین (یعنی انہین دونون مرد اور عورت کا جنہون نے زنا کی تھی) انہون نے کہا ہم توراۃ مین یہ حکم پاتے ہین جب
چار گواہ گواہی دین کہ انہون نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج مین اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی مین تو وہ رجم کیے جاوینگے آپ نے
فرمایا پھر تم ان دونون کو رجم کیون نہین کرتے انہون نے کہا ہماری سلطنت تو رہی نہین تو ہم کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہون کو بلا بھیجا وہ چار گواہ لیکر آئے انہون نے اسیطرح گواہی دی کہ ہم نے مرد کے ذکر کو عورت
کی فرج مین اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی مین آپ نے حکم کیا وہ دونون رجم کیے گئے (ہر چند گواہ کافر تھے مگر جن کی گواہی دی
تھی وہ بھی کافر تھے) عن ابراهيم والشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر فدعا بالشهود فشهدوا ترجمہ
ابراہیم اور عامر شعبی سے یہی حدیث مروی ہے مگر اوسمین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہون کو بلایا اور انہون نے
گواہی دی) باب في الرجل يزني بحريمه مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے عن البراء بن عازب قال
بينا انا اطوف على ابل لي ضلت اذ اقبل ركب او فوارس معهم لواء فجعل الاعراب يطيفون بي لمنزلتي من

النبي صلى الله عليه وسلم اذ اتوا قبة فاستخرجوا منها رجلا فضربوا عنقه فسالت عنه فذكروا انه

اعرس بامرأة ابيه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی میرا اونٹ گم گیا تہا میں اوسکو ڈہونڈ رہا تہا اتنے میں چند سوار آئے

اون کے ساتہہ ایک جہنڈا تہا تو عرب لوگ میرے گرد پہرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے قرب خیال کرکے پہر وہ ایک

قبہ پر آئے اور اوس میں سے ایک شخص کو نکالا لیکر اوسکی گردن ماری میں نے پوچہا انہوں نے کہا اس نے نکاح کیا تہا اپنی

باپ کی جورو سے **ف** جاہلیت کے رواج کے موافق تو گویا مرتد ہو گیا اسلام سے یا یہ قتل تعزیرا تہا اسلئے کہ نکاح محارم سے

باطل ہے پہر اگر وطی کرے تو وہ زنا ہوگی اور اسپر حد پڑیگی عن البراء قال لقيت عمي ومعه راية فقلت اين تريد قال

بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل نكح امرأة ابيه فامرني ان اضرب عنقه واخذ ماله ترجمہ

براء سے روایت ہے میں اپنے چچا سے ملا اونکے ساتہہ ایک جہنڈا تہا میں نے پوچہا کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا مجہکو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے ایک مرد کی طرف جسنے نکاح کیا ہے اپنی باپ کی جورو سے تو آپنے حکم دیا ہے اوسکی گردن مارنیکا

اور اوسکا مال لینیکا **ف** اور دون کی عبرت اور رعب کے واسطے **باب** في الرجل يزني بجارية امرأته مرد زنا کرے اپنی جورو

کی لونڈی سے تو کیا سزا دینا چاہیے عن حبيب بن سالم ان رجلا يقال له عبد الرحمن بن حنين وقع على جارية

امرأته فرفع الى النعمان ابن بشير وهو امير على الكوفة فقال لاقضين فيك بقضية رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

احلتها لك جلدتك مائة وان لم تكن احلتها لك رجمتك بالحجارة فوجدوه احلتها له فجلده مائة قال قتادة كتبت الى حبيب بن سالم فكتب الي

بهذا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہے ایک شخص تہا عبد الرحمن بن حنین اوس نے جماع کیا اپنی جورو کی لونڈی سے تو مقدمہ

نعمان بن بشیر پاس گیا اور وہ حاکم تہے کوفے کے انہوں نے کہا میں تیرا فیصلہ کرونگا اوس طرح جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فیصلہ کیا تہا اگر تیری جورو نے اپنی لونڈی کو تیرے لیے حلال کر دیا تہا تو سو کوڑے تجہکو مارونگا اور جو حلال نہیں کیا تہا تو پتہروں سے

تجہے رجم کرونگا پہر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی جورو نے حلال کر دیا تہا لونڈی کو اوسکے لیے پس کوڑے مارے اوسکو قتادہ نے

کہا میں نے اس بارے میں حبیب بن سالم کو لکہا تو انہوں نے یہ حدیث لکہہ بہیجی عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم

في الرجل ياتي جارية امرأته قال ان كانت احلتها له جلد مائة وان لم تكن احلتها له رجمته ترجمہ نعمان بن بشیر

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو اگر جورو نے اجازت دیدی تہی تو سو کوڑے

پڑینگے ورنہ رجم ہوگا عن سلمة بن المحبق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في رجل وقع على جارية امرأته ان كان

استكرهها فهي حرة وعليه لسيدتها مثلها وان كانت طاوعته فهي له وعليه لسيدتها مثلها ترجمہ سلمہ بن محبق سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک شخص کے باب میں جسنے جماع کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے کہ اگر اوس نے زبردستی

جماع کیا تو وہ آزاد ہے اور اوس کی مالکہ کو ویسی لونڈی دینا ہوگی اور جو خوشی سے اوس نے جماع کرایا تو وہ لونڈی اوسکی ہو جاویگی

اور مالکہ کو ویسی لونڈی اور دینا پڑے گی (خطابی نے کہا میں نے کسی فقیہ کو نہ پایا جس نے

اس حدیث پر عمل کیا ہو اور شاید یہہ حدیث منسوخ ہو۔ عن سلمة بن المحبق عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه الا انه
قال وان كانت طاوعته فهي حرة ومثلها من ماله لسيدها ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی فرمایا اس روایت مین یہہ ہے کہ اگر اوس لونڈی نے اپنی خوشی سے جماع کرایا تو وہ لونڈی اور اوس کی سی ایک اور لونڈی حرج دے
کو دلائی جاوے گی خاوند کے مال مین سے

باب فيمن عمل عمل قوم لوط جو شخص لواطت یا لونڈے بازی کرے تو کیا سزا ہوگی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل
والمفعول به ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو لوط ع کی قوم کا کام کرتے ہوئے
تم پاؤ تو کرنیوالے اور کرانیوالے دونوں کو قتل کر ڈالو اور لوطی کی حد مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک زنا کی حد ہے اور
بعضون کے نزدیک رجم ہے خواہ محصن ہو یا غیر محصن بعضون کے نزدیک قتل عن ابن عباس في البكر يوخذ على اللوطية
قال يرجم ترجمہ ابن عباس نے کہا بکر (یعنے جسکا نکاح نہوا ہو) اگر لواطت مین پکڑا جاوے تو وہ رجم کیا جاوے
اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک لواطت مین حد نہین ہے (تعزیر ہے)

باب فيمن اتى بهيمة جو شخص جانور سے جماع کرے اوسکی سزا

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قال قلت
له ما شان البهيمة قال ما اراه قال ذلك انه كره ان يوكل لحمها وقد عمل بها ذلك العمل ترجمہ ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایہ سے جس نے جماع کیا تو اوسکو قتل کر ڈالو اور اوسکی ساتھہ اوس
جانور کو بھی قتل کر ڈالو عکرمہ نے کہا مین نے ابن عباس سے پوچھا چوپایہ کا کیا قصور ہے ابن عباس نے کہا مین یہہ جانتا ہون
کہ شاید اوس جانور کا گوشت کھانا برا جانا ہو جس سے ایسا کام کیا جاوے اسلیے اوسکی قتل کا حکم دیا) عن ابن عباس ليس
على الذي ياتي البهيمة حد قال ابو داود وكذا قال عطاء وقال الحكم ارى ان يجلد و
لا يبلغ به الحد وقال الحسن هو بمنزلة الزاني ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جانور سے جماع کرنیوالے پر کچھہ حد نہین ہے
ایسا ہی کہا عطا نے اور حکم نے کہا کہ اوسکو کوڑے مارے جاوین لیکن حد کے کوڑون سے کم اور حسن نے کہا اوس کی سزا زانی کی سی ہے
(اگر محصن ہو تو رجم کیا جاوے ورنہ کوڑے لگایا جاوے

باب اذا اقر الرجل ولم تقر المرأة جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت انکار کرے تو کیا حکم ہوگا

عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا اتاه فاقر عنده
انه زنى بامرأة سماها فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المرأة فسالها عن ذلك فانكرت ان
تكون زنت فجلده الحد وتركها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوسنے
اقرار کیا کہ مین نے فلان عورت سے زنا کی ہے اوسکا نام لیا آپنے اوس عورت کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اوس سے پوچھا اوس نے انکار
کیا آپنے مرد کو حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا اس لیے کہ مرد کا اقرار اوسکی حد لگانے کے لیے کافی ہوگیا لیکن عورت کو حد لگانیکے لیے
کافی نہین ہو سکتا عن ابن عباس ان رجلا من بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر انه زنى بامرأة

اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم ساله البينة على المرأة فقالت كذب والله يا رسول الله فجلده حد الفرية ثمانين **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہو ایک شخص نے بکر بنی لیث میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس نے ایک عورت کے ساتھ اپنے زنا کرنیکا چار مرتبہ اقرار کیا سو اوسکو سو دُرّے ماری اور وہ شخص کنوارا تہا پہر اوس عورت پر گواہی طلب کی سو عورت بولی یا رسول اللہ خدا کی قسم ہو یہہ جہوٹا ہو تو اوس شخص پر حد قذف کی اسی کوڑے ماری گئے **ف** یعنی اوس شخص نے اوس عورت پر جہوٹ موٹہہ بہتان باندہا اور اپنے اوپر حد قبول کی بعد اوسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ طلب کیے اور اوس کے گواہ نہ لانیکے سبب سے حد قذف کی اوسپر صادر ہوئی تاکہ آئندہ لوگ ایسا نہ کریں

باب في الرجل يصيب من المرأة دون الجماع فيتوب قبل ان ياخذه الامام

ایک شخص کسی عورت سے سوا جماع کے (یعنی بوس وکنار اور مباشرت کرے لیکن دخل نہ کرے) پہر توبہ کرلے پکڑے جانے سے پہلے تو کیا حکم ہو

عن عبد الله جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني عالجت امرأة من اقصى المدينة فاصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقم علي ما شئت فقال عمر قد سترك الله عليك لو سترت على نفسك فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلق الرجل فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه فتلا عليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل الى آخر الاية فقال رجل من القوم يا رسول الله اله خاصة ام للناس كافة فقال بل للناس كافة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے پیار کیا ایک عورت کو مدینے کے کنارے پر اور اوس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے تو اب میں حاضر ہوں جو چاہیے مجھکو سزا دیجیے حضرت عمر نے کہا اللہ نے تیرا قصور چہپا دیا اگر تو بھی چہپا لیتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ وہ چلا تب اپنے ایک آدمی اوس کے پیچھے بہیجا اور اوسکو بلایا اور یہہ آیت سنائی اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں میں (اور پہر فجر اور پہر ظہر وعصر) اور رات کی تاریکی میں (مغرب اور عشا یہی تین وقت کی نماز صریحۃً کلام اللہ سے ثابت ہے) بیشک نیکیاں دور کردیتی ہیں برائیوں کو یعنے ایسی چہوٹی چہوٹی گناہ وضو اور نماز سے معاف ہوجاتے ہیں) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ حکم خاص اس شخص کیواسطے ہے یا تمام لوگوں کے لیے آپنے فرمایا سب لوگوں کے لیے

باب في الامة تزني ولم تحصن

جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کا بیان

عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري في الثالثة او الرابعة والضفير الحبل **ترجمہ** ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا لونڈی غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپنے فرمایا اگر وہ زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پہر اگر زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پہر اگر زنا کرے اوسکو

کوڑی مارے پہر اگر زنا کرے تو اوسے بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی کے عوض مین ہو ابن شہاب نے کہا مجھے خوب معلوم نہین ہے کہ آپ نے تیسری بار
مین فرمایا یا چوتھی بار مین فرمایا کہ اوسکو بیچ ڈالو عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زنت امۃ احد
کم فلیجلدھا ولا یعیرھا ثلاث مرار فان عادت فی الرابعۃ فلیجلدھا ولیبعھا بضفیر او بحبل
من شعر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی لونڈی حرامکاری کرے
تو اوسکو حد مارنا چاہیے یہ نہین کہ صرف اوسکو ڈانٹ کر چھوڑ دے تین مرتبہ تک (یعنے تین بار تک اوسکو حد لگا دے) اگر وہ
چوتھی مرتبہ زنا کرے تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے) ف عرب کا دستور تہا کہ لونڈی کی حرامکاری کو
عیب جانتے نہ تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان مین ہے سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا
کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کیموافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے نری گھرکی اونکو کچھ فائدہ بہی نہین کرتی۔ امام
شافعی کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت
لیکر مارے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فی کل مرۃ فلیضربھا کتاب اللہ
ولا یثرب علیھا وقال فی الرابعۃ فان عادت فلیضربھا کتاب اللہ ثم لیبعھا ولو بحبل من شعر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بار اوسکو مارے اللہ کے کتاب کیموافق (یعنے پچاس کوڑے لگا دے
کیونکہ لونڈی کی سزا آزاد عورت سے نصف ہے) اور صرف ڈانٹ کر نہ چھوڑ دے یا بعد حد لگانیکے پہر نہ ڈانٹے اگر وہ چوتھی بار زنا کرے
تو پہر اوسکو حد مارے اللہ کی کتاب کے موافق بعد اوسکے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے

باب فی اقامۃ الحد علی المریض

جو شخص بیمار ہو حد لگانے سے اوسکو مرجانیکا خوف ہو تو کیا کرین عن ابی امامۃ بن سہل بن
حنیف انہ اخبرہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہ اشتکی رجل منھم حتی اضنی
فعاد جلدۃ علی عظم فدخلت علیہ جاریۃ لبعضھم فھش لھا فوقع علیھا فلما دخل علیہ رجال قومہ
یعودونہ اخبرھم بذلک وقال استفتوا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی قد وقعت علی جاریۃ
دخلت علی فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالوا ما رأینا باحد من الناس من الضر مثل
الذی ھو بہ لو حملناہ الیک لتفسخت عظامہ ما ھو الا جلد علی عظم فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یاخذوا لہ مائۃ شمراخ فیضربوہ بھا ضربۃ واحدۃ ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اونمین سے بیمار ہوا یہانتک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑا رہ گیا
اوس وقت اوسکے پاس ایک لونڈی گئی کسی کی اوسکو دیکھکر اوسکا دل بہر آیا اور اوس نے جماع کیا اوس لونڈی سے جب اوسکے
قوم کے لوگ عیادت کو آئے تو اوس نے یہ حال بیان کیا اور کہا میرے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھو کیونکہ مین
نے صحبت کی ہے ایک لونڈی سے جو میرے پاس آئی تھی اون لوگون نے یہہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ ہم نے

تو ایسا بیمار اور ناتوان کسیکو نہین دیکھا جیسا وہ ہی اگر ہم اوسکو آپ پاس لیکر آوین تو اوسکی ہڈیان جدا ہو جاوین سو ہین کچہ حال نہین ہی
فقط ہڈی پوست کیا ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ درخت کی سو ٹہنیان لیکر اوسکو ایک ہی بار مارین ف
پر ایک مار قائم مقام سو مارون کی ہو جاویگی پہر اگر باوجود اسکی بہی وہ حد لگانے مین مرجاوی یا حد کے اوسکی صدمہ سے جاری
تو اوسکا خون ہدر ہی کسی پر اوسکا تاوان یعنی خون بہا لازم نہ ہوگا عن علی رضی اللہ عنہ قال فجرت جاریۃ لآل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی انطلق فاقم علیہا الحد فانطلقت فاذا بہا دم یسیل لم ینقطع
فاتیتہ فقال یا علی فرغت قلت اتیتہا ودمہا یسیل فقال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا
الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم قال ابو داود وکذلک رواہ ابو الاحوص عن عبد الاعلی
ورواہ شعبۃ عن عبد الاعلی فقال فیہ قال لا تضربہا حتی تضع والاول اصح ترجمہ حضرت امیر المومنین
علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین ہی کسی کی لونڈی نے زنا کی تو آپنے فرمایا ای علی اوٹھ اور اوسکو
حد لگا دی مین گیا دیکھا تو اوس کے خون بہہ رہا تہا بند نہین ہوا تہا شاید وہ خون نفاس کا ہوگا مین لوٹ کر آپ کے
پاس آیا آپنے پوچھا ای علی تم حد لگا کر آئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوسکی پاس گیا دیکھا تو اوس کے خون بہہ رہا ہے آپنے فرمایا
اچھا چھوڑ دے اوسکو جبتک اوسکا خون بند ہو پہر اوسکو حد لگا اور قائم کیا کرو حدون کو اپنے غلام لونڈی پر دوسری روایت مین
ہی کہ مت مار حد اوسکو یہانتک کہ وہ جنے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تہی) لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مالک بغیر حاکم کے پوچھے اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے باب فی حد القذف حد قذف یعنی زنا کی
تہمت پر جو حد پڑتی ہے اوسکا بیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما نزل عذری قام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی المنبر فذکر ذلک وتلا تعنی القرآن فلما نزل من المنبر امر بالرجلین والمرأۃ فضربوا حدہم
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جب میری پاکی کی باب مین آیتین اوترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر کہڑے ہوگئے اور آپ نے اوسکا ذکر کیا اور قرآن پڑہا بعد اوسکی جب آپ منبر پر سے اوترے تو دو مرد اور ایک عورت کی لیے حکم فرمایا جن
لوگون نے اونہین حد ماری عن محمد بن اسحاق بہذا الحدیث لم یذکر عائشۃ قال فامر برجلین وامرأۃ ممن تکلم بالفاحشۃ
حسان بن ثابت ومسطح بن اثاثۃ قال النفیلی ویقولون المرأۃ حمنۃ بنت جحش ترجمہ اس روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونو مردونکو اور ایک عورت کو جنہون نے بری بات منہ سے نکالی تہی یعنی حضرت ام المومنین عائشہ
کو تہمت لگائی تہی وہ حسان بن ثابت تہا اور مسطح بن اثاثہ تہی حد قذف لگائیگا اور لوگ کہتے ہین کہ عورت حمنہ بنت جحش تہی باب
الحد فی الخمر شراب کی حد کا بیان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقت فی الخمر حدا قال ابن
عباس شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی بدار العباس انفلت
فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء ترجمہ ابن عباس

سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی اور ابن عباس نے کہا کہ ایک شخص نے شراب پیا اور متوالا
ہوکر ملا اور راستہ مین جھکتا جھکتا چلا (یعنی جیسے متوالونکی عادت ہوتی ہی) سو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لئے چلے تو جب وہ
عباس کے گہر کے سامنے پہونچا تو وہ چھوٹ کر بھاگا اور عباس ہی کے مکان مین گہسکر اونسے چمٹ گیا پہر یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین عرض کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ کیا اوس نے ایسا ہی کیا ہی سو اوسکی اور کچہ حکم اوسکے باب مین نہ فرمایا **ف** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی بلکہ چالیس کوڑے سے لیکر اسی کوڑے تک اپنا رنیکا حکم دیا کرتے پہر حضرت عمر کے عہد مین
صحابہ کے مشورہ سے اسی درے قرار پائی اور اس شخص کو آپنے چہوڑ دیا اسوجہ سے کہ اوسپر حد ثابت نہین ہوئی نہ اقرار سے نہ گواہون سے اور حرف
بو کی حالت سے اوسپر حد نہین پڑسکتی تہی۔ اسلیے کہ شاید یہ حال کسی اور چیز کے استعمال سے ہو گیا ہو واللہ اعلم **عن** ابی ھریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب فقال اضربوہ قال ابو ھریرۃ فمنا الضارب بیدہ والضارب
بنعلہ والضارب بثوبہ فلما انصرف قال بعض القوم اخزاک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک شخص کو لائے جسنے شراب پیا تہا آپنے فرمایا مارو اوسکو تو ہم مین سے کسی نے ہاتہ سے کسی نے جوتی سے کسی نے کپڑے سے اوسکو مارا
پہر جب فارغ ہوئے تو بعضون نے قوم مین سے کہا کہ خدا تجہے فضیحت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو شیطان کی اوسکے اوپر
مدد نہ کرو **ف** جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو پہر اوسکو برا نہ بولو اسلیے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان
کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے **عن** ابن الھاد باسنادہ ومعناہ قال فیہ بعد الضرب ثم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ بکتوہ فاقبلوا علیہ یقولون ما اتقیت اللہ ما خشیت
اللہ وما استحییت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارسلوہ وقال فی اخرہ ولکن قولوا اللھم اغفر لہ
اللھم ارحمہ وبعضھم یزید الکلمۃ ونحوھا **ترجمہ** دوسری روایت مین ہی اتنا زیادہ ہی کہ جب لوگ اوسکی مار پیٹ سے
فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اوسی ڈانٹو تو لوگ اوس کے روبرو یون کہنے لگے تو نے تقوی اللہ کے لیے نکیا اور
اللہ تعالی سے تو کچہ نہ ڈرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی تو نہ شرمایا پہر اوسکو چہوڑ دیا اس حدیث کی آخر مین یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا لیکن یون کہو کہ اللہ بخشدے تو اوسکو اور اوسپر رحم فرما اور بعضون نے کچہ کمی بیشی کی ہے **ف** جب اوسکی سزا سے فراغت ہو
تو پہر اوسکو لیے دعا کی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابو بکر رضی اللہ
عنہ اربعین فلما ولی عمر دعا الناس فقال لھم ان الناس قد دنوا من الریف وقال مسدد من القری والریف
فما ترون فی حد الخمر فقال لہ عبد الرحمن بن عوف نری ان نجعلہ کاخف الحدود
فجلد فیہ ثمانین وقال ابو داود رواہ ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ جلد بالجرید والنعال اربعین ورواہ شعبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب

بجریدتین نحو الاربعین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کو جوتیوں
اور کھجور کی چھڑیوں سے حد ماری اور حضرت ابو بکر رض نے چالیس درے لگائے پھر جب حضرت عمر رض کی خلافت ہوئی تو انہوں نے صحابہ کو بلایا کہا
کہ لوگ نزدیک ہوگئے اس زمین سے جس میں کھجور ہے اور گانوں سے (یعنی شراب بہت پینے لگے) تو اب تمہاری کیا رای ہے شراب پینے والے کی
حد میں عبد الرحمن بن عوف رض نے کہا ہماری رای یہ ہے کہ سب سے ہلکی جو حد ہے وہی حد اس میں مقرر کریں تو اسی کوڑے مارنے کا حکم
ہوا (اسواسطے کہ سب سے ہلکی حد قذف ہے اوس میں اسی کوڑے مقرر ہیں کتاب اللہ سے وہی خمر میں مقرر کیے) ابن ابی عروبہ نے
قتادہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے چالیس مار ماریں اور شعبہ کی روایت کیا کہ
دو لکڑیوں سے چالیس مار ماریں ف اسی واسطے شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک شراب کی حد چالیس کوڑے ہیں اور
ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک اسی کوڑے عن حضين بن المنذر الرقاشي هو ابو ساسان قال شهدت عثمان بن
عفان واتي بالوليد بن عقبة فشهد عليه حمران ورجل آخر فشهد احدهما انه رآه شربها يعني الخمر
وشهد الآخر انه رآه يتقياها فقال عثمان انه لم يتقيأها حتى شربها فقال لعلي رضي الله عنه
اقم عليه الحد فقال علي للحسن اقم عليه الحد فقال الحسن ولّ حارّها من تولّى قارّها فقال علي لعبد الله
بن جعفر اقم عليه الحد فاخذ السوط فجلده وعلي يعدّ فلما بلغ اربعين قال حسبك جلد النبي صلى الله عليه
اربعين احسبه قال وجلد ابو بكر اربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا احب الي ترجمہ حضین بن منذر رقاشی سے
روایت ہے میں حضرت عثمان بن عفان پاس موجود تھا اوسوقت لوگ ولید بن عقبہ کو لیکر آئے اور اوسپر گواہی دی حمران نے (جو مولے
تھا عثمان کا) اور ایک اور شخص نے ایک نے تو یہ کہا کہ میں نے اسکو شراب پیتے دیکھا دوسرے نے یہ کہا میں نے اسکو قے کرتے دیکھا (یعنی شراب
اوگلتے ہوئے) حضرت عثمان نے کہا اس نے قے جبھی کی جب شراب پی (یعنی جب شراب نہیں پی تو ضرور پی ہوگی) اور حضرت علی نے حکم کیا اون کے
حد لگانے کا حضرت علی نے امام حسن رض کو حکم کیا حد لگانے کا امام حسن نے کہا جس نے خلافت کی لذت اوٹھائی ہے اوسی کو اوسکا
بھی دکھ اوٹھانا چاہیے) یعنی عثمان خود حد لگادیں یا اور کسی اپنے عزیز سے کہیں وہ حد لگادے کیونکہ خلافت کے فوائد تو وہ اوٹھاتے
ہیں اب جو باتیں مواخذہ کی ہیں وہ ہم کاہے کو کریں) پھر حضرت علی رض نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا تم حد لگاؤ
انہوں نے کوڑا لیکر اوسکو مارنا شروع کیا جب چالیس تک پہنچے تو کہا کہ بس ہے تجھے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس مار ماریں اور ابو بکر نے بھی چالیس ہی ماریں ہیں اور عمر رض نے اسی اور سب سنت ہے اور مجھکو تو یہی بہت پسند
ہے ف حضرت علی نے شراب پینے والے کو اسی کوڑے سے مارنا اس لیے پسند فرمایا تا کہ شراب پینے والے دلیر نہ ہو جاویں اور اصل
وہی ہے کہ چالیس کوڑے مارنا بہتر ہے کیونکہ حضرت کا فعل یہی ہے اور داود ظاہری کا اور مشہور مذہب شافعی کا یہی ہے

باب

اذا تتابع في شرب الخمر جو کوئی کئی بار شراب پیے اوس کی کیا سزا ہے عن علي رضي الله عنه قال جلد رسول الله
صلى الله عليه وسلم في الخمر وابو بكر اربعين وكملها عمر ثمانين وكل سنة قال ابو داود وقال الاصمعي

ولِّ حارّها من تولّى قارّها ولّ شديدها من تولّى هيّنها ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر نے شراب پینے کی حد چالیس دُرّے ماری پھر حضرت عمر نے اوسکو اسی کوڑوں سے پورا کیا اور یہ سب سنت ہے ابو داؤد
نے کہا اصمعی نے کہا ولّ حارّها من تولّی قارّها کے یہ معنے ہیں کہ جسنے خلافت کی آسانیاں اوٹھائیں ہیں اوسیکو دشواریاں اوٹھانے دو

عن معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم ان
شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاقتلوهم ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شراب پیے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر پیے تو بھی مارو پھر اگر پیے تو بھی کوڑے مارو
اور پھر جو پیے یعنے چوتھی بار تو اوسکو قتل کر ڈالو مگر قتل کا حکم منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے عن

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بهذا المعنى قال واحسبه قال في الخامسة ان شربها
فاقتلوه قال ابو داود وكذا حديث ابي غطيف في الخامسة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اور پانچویں بار میں فرمایا اگر پھر شراب پیے تو اوسکو قتل کر ڈالو ابو داؤد نے کہا ابو غطیف کی روایت
میں بھی یہی ہے کہ پانچویں بار میں اوسکو قتل کرو عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکر
فاجلدوه ثم ان سکر فاجلدوه ثم ان سکر فاجلدوه فان عاد الرابعة فاقتلوه قال ابو داود وكذا
حديث عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الخمر فاجلدوه فان
عاد الرابعة فاقتلوه قال ابو داود وكذا حديث سهيل عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ
وسلم ان شربوا الرابعة فاقتلوهم وكذا حديث ابن ابي نعيم عن ابن عمر عن النبي صلی اللہ علیہ
وسلم وكذلك حديث عبد اللہ بن عمرو عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم والشريد عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم وفي
حديث الجدلي عن معاوية ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال فان عاد في الثالثة او الرابعة فاقتلوه ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نشے سے کوئی متوالا ہو تو اوسے کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو پھر کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو
تو کوڑے مارو اور جو وہ پھر بھی باز نہ آوے تو چوتھی بار اوسکو قتل کر ڈالو ابو داؤد نے کہا عمر بن ابی سلمہ نے اپنے باپ ابی سلمہ سے روایت
کیا کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی شراب پیے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر باز نہ آوے یعنے تین مرتبہ تک تو پھر
چوتھی مرتبہ اسکو قتل کر ڈالو ابو داؤد نے کہا ایسا ہی روایت کیا سہیل نے ابو صالح سے اور اوس نے ابو ہریرہ سے اور اوس نے رسول اللہ صلعم سے
اوس میں ہے کہ جب چوتھی بار شراب پیے تو اوسکو قتل کر ڈالو اور ایسی ہی روایت کی ابن نعیم نے ابی نعیم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلعم
اور ایسی ہی روایت ہے عبد اللہ بن عمرو کی رسول اللہ صلعم سے اور شرید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جدلی نے معاویہ سے روایت کیا
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے تیسری بار یا چوتھی بار میں قتل کا حکم فرمایا دیہر حال قتل کا حکم مشتبہ ہے کہ تیسری بار میں ہے یا
چوتھی بار میں یا پانچویں بار میں مخالف ہیں اور دوسری حدیث کے عن قبیصة بن ذؤيب ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال من

شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فاجلدوه فان عاد فی الثالثۃ او الرابعۃ فاقتلوہ فاتی برجل قد شرب فجلدہ ثم اتی بہ فجلدہ ثم اتی بہ فجلدہ ورفع القتل وکانت رخصۃ **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیوے اوسکو کوڑے مارو اور پھر پیوے تو کوڑے مارو اور جو وہ پھر پیوے تو پھر کوڑے مارو اور جو وہ اسپر بازنہ آوے تو تیسری یا چوتھی بار مین اوسے قتل کر ڈالو پھر ایک شخص کو لائے جو شراب پیاتھا تو اوسے کوڑے مارے پھر اوسکو لائے تو پھر اوسکو کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے پھر اوسکو لائی پھر کوڑے مارے اور قتل کا حکم جاتا رہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتل کا حکم منسوخ ہی جب کوئی شراب پیوے تو اوسکو کوڑے مارنا چاہیے خواہ پہلی بار مین ہو یا دوسری بار مین یا تیسری بار مین یا چوتھی بار مین **عن** علی رضی اللہ عنہ قال لا ادی او ما کنت لادی من اقمت علیہ حدا الا شارب الخمر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسن فیہ شیئا انما ھو شیء قلناہ نحن **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے مین جسپر حد قائم کرون اور وہ مر جاوے تو اوسکی دیت نہ دونگا مگر شراب پینیوالے کی کیونکہ رسول اللہ صلعم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی جو کچھ مقرر کیا ہے تو ہم ہی نے مقرر کیا ہے یعنی ہمنی صلاح کر کے اسّے کوڑے مقرر کیے ہین **عن** عبد الرحمن بن ازہر قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن وھو فی الرحال یلتمس رحل خالد بن ولید فبینما ھو کذلک اذ اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوہ فمنہم من ضربہ بالنعال ومنہم من ضربہ بالعصا ومنہم من ضربہ بالمیتخۃ قال ابن وھب الجریدۃ الرطبۃ ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجھہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن الازہر سے روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھتا ہون آپ اونٹونکے پالانون مین گہر رہے تہے اور خالد بن الولید کا کجاوہ دیکہہ رہے تہے اتنے مین یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کو لائے اور اوس نے شراب پی تہی تو آپ نے لوگون سے حکم فرمایا اوس شخص کو مارو کسی نے جوتی سے اور کسی نے لاٹہی سے اوسے مارا اور کسی نے کہجور کی چہڑیون سے مارا یعنی خرمے کے درخت کے بغیر پتون کی کچی چہڑیون سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تہوڑی سی گرد لیکر اوسکے منہ پر ڈالدی **عن** الازہر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشارب وھو بحنین فحثی فی وجھہ التراب ثم امر اصحابہ فضربوہ بنعالہم وما کان فی ایدیہم حتی قال لہم ارفعوا فرفعوا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جلد ابوبکر فی الخمر اربعین ثم جلد عمر اربعین صدرا من امارتہ ثم جلد ثمانین فی آخر خلافتہ ثم جلد عثمان الحدین کلیہما ثمانین واربعین ثم اثبت معاویۃ الحد ثمانین **ترجمہ** ازہر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شرابی کو لائے آپ اوسوقت حنین مین تہے آپنے اوسکے منہ پر خاک ڈالی اور اپنے صحابہ سے اوسکے مارنیکا حکم فرمایا تو انہون نے اپنی جوتیون سے اوسے مارا اور سوا جوتیون کے جو کچھ اونکے ہاتہہ مین تہا اوس سے مارا یہانتک کہ آپنے کہا بس کرو جب لوگون نے چہوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپکے بعد حضرت ابوبکر نے شراب

چالیس درّے مارے تو پھر حضرت عمر نے بھی اپنی شروع خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارا کیے پھر آخر خلافت میں اسّی کوڑے مارے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسّی کوڑے مارے کبھی چالیس کوڑے مارے پھر معاویہ نے اسّی کوڑے مقرر کر دیے ہمارے مشائخ کے نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے

باب اقامة الحد فی المسجد مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے

عن حکیم بن حزام انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستقاد في المسجد وان تنشد فيه الاشعار وان تقام فيه الحدود ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہاں شعروں کے پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد مارنے سے تاکہ وہاں غل پکار نہ ہو

باب فی التعزیر تعزیر کا بیان جو حد سے کم ہے

عن ابی بردة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجلد فوق عشر جلدات الا في حد من حدود الله عز وجل ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جاویں مگر ان حدوں میں جو اللہ جل جلالہ نے مقرر فرما دی ہیں عن ابی بردة الانصاری يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر معناه ترجمہ ابو بردہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے جو فرماتے تھے مثل پہلی روایت کے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ضرب احدكم فليتق الوجه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے اور کسی مقام پر مارے جیسے ہاتھ پاؤں پشت وغیرہ کیونکہ منہ کی بزرگی

آخر کتاب الحدود تمام ہوئی کتاب حدوں کی اللہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الدیات

شروع ہوئی کتاب دیتوں کی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا

باب النفس بالنفس جان کے بدلے جان لینے کا بیان

عن ابن عباس قال كان قريظة والنضير وكان النضير اشرف من قريظة فكان اذا قتل رجل من قريظة رجلا من النضير قتل به واذا قتل رجل من النضير رجلا من قريظة فودي بمائة وسق من تمر فلما بعث النبي صلى الله عليه وسلم قتل رجل من النضير رجلا من قريظة فقالوا ادفعوه الينا نقتله فقالوا بيننا وبينكم النبي صلى الله عليه وسلم فاتوه فنزلت وان حكمت فاحكم بينهم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحكم الجاهلية يبغون ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قریظہ اور نضیر (دونوں یہودیوں کی قوم ہیں) میں سے نضیر زیادہ اشراف تھے تو جب کوئی شخص قریظہ میں سے نضیر کے کسی شخص کو مار ڈالتا اسکے بدلے میں قتل کیا جاتا اور جب کوئی شخص نضیر میں سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ دیکر چھڑا لیا جاتا (ایک وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہوا تو نضیر کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالے کر دو تاکہ ہم اسکو قتل کریں نضیر نے حسب معمول انکار کیا پھر انہوں نے کہا اچھا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کر دیں اسکو مان لو پھر سب آپ کے پاس آئے اور اس وقت یہ آیت اتری وان حکمت فاحکم بینھم الآیة یعنے اگر تو کافروں کا فیصلہ کرے تو کر انصاف سے یعنی یہ ہے کہ جان کے بدلے جان

کی جاوے پھر پڑا اوتر گیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے تہے **باب** لا یؤخذ احد بجریرۃ اخیہ او ابیہ کسی شخص پر
اوسکے بہائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ نہ کیا جاویگا **عن** ابی رمثۃ قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ابنک ہذا قال ای و رب الکعبۃ قال حقا قال اشہد بہ قال
فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا من ثبت شبہی فی ابی ومن حلف ابی علی ثم قال اما
انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ وقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تزر وازرۃ وزر اخری ترجمہ ابو رمثہ سے
روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا (جب پہونچا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے
کہا کیا یہی تیرا بیٹا ہے میرے باپ نے کہا ہاں قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی آپنے فرمایا سچ میرے باپ نے کہا بیشک میں اسکی گواہی دیتا ہوں
آپنے تبسم فرمایا اسوجہ سے کہ میں کھلم کھلا باپ کے مشابہ تہا اور پھر میرے باپ نے قسم کہائی کہ میں اوسکا بیٹا ہوں بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہ نہ وہ تیرے گناہ میں پکڑا جاویگا اور نہ تو اوس کے گناہ میں پکڑا جاویگا اور پڑہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹہاویگا **باب** الامام یامر بالعفو فی الدم حاکم کو صاحب
حق کو خون معاف کرنیکا حکم دینا درست ہے **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصیب بقتل او
خبل فانہ یختار احدی ثلاث اما ان یقتص واما ان یعفو واما ان یاخذ الدیۃ فان اراد الرابعۃ فخذوا علی
یدیہ ومن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم ترجمہ ابی شریح خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص پر قتل کی مصیبت آپڑی یعنی اوسکا کوئی عزیز قتل کیا جاوے یا وہ خود مجروح ہو قریب ہو کسی کے زخم سے یا کوئی عضو کاٹنے کی
اوسکو تین باتوں میں اختیار ہے یا قصاص لیوے یا معاف کرے یا دیت لیوے پر اگر وہ ان کے سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اوس کے
ہاتھوں کو پکڑو اور نہ کرنے دو) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزوں سے اوسکے واسطے قیامت میں دکھ کی مار ہے **عن** انس بن
مالک قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیہ شیء فیہ قصاص الا امر فیہ بالعفو ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب کوئی مقدمہ آپکے پاس ایسا جاتا جس میں قصاص لازم ہو تو آپ عفو
کا حکم کرتے (رغبت دلاتے عفو کی) **عن** ابی ہریرۃ قال قتل رجل علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرفع ذلک الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہ الی ولی المقتول فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت قتلہ قال فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للولی اما انہ ان کان صادقا ثم قتلتہ دخلت النار قال فخلی سبیلہ قال وکان مکتوفا
بنسعۃ فخرج یجر نسعتہ فسمی ذا النسعۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
قتل کیا گیا اور مقدمہ آپکے پاس گیا آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میری نیت قتل کی
قصد سے اوسکو نہیں مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے کہا دیکھو اگر یہ سچا ہے اور تو اوسکو قتل کریگا تو تو جہنم میں
جاویگا یہ سنکر اوس نے قاتل کو چھوڑ دیا اوس کے دونوں ہاتھ تسمہ سے بندہے ہوئے تھے وہ اپنا تسمہ گھسیٹتا ہوا نکلا اوسی روز سے اوسکا نام

ذوالنسعہ یعنی تسمے والا ہوگیا عن وائل بن حجر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جیٔ برجل قاتل فی
عنقہ النسعۃ قال فدعا ولی المقتول فقال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب
بہ فلما ولی قال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذھب بہ فلما کان فی الرابعۃ
قال اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبہ قال فعفی عنہ قال فانا رایتہ یجر النسعۃ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں ایک خونی آیا جسکی گردن میں تسمہ بندھا تھا
آپنے مقتول کے وارث کو بلا بھیجا اور اوس سے پوچھا کیا تو معاف کرتا ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے اوسنے
کہا نہیں آپنے فرمایا پھر کیا قتل کرتا ہے اوس نے کہا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اسکو جب وہ لیکر چلا تو آپ نے فرمایا تو معاف کرتا
ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا قتل کرتا ہے اوس نے کہا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا
پھر چوتھی بار میں آپنے فرمایا دیکھ اگر تو اسکو معاف کر دیگا تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونوں اپنے سر پر اوٹھا ویگا یہ سنکر
مقتول کے وارث نے اوسکو چھوڑ دیا وائل نے کہا میں نے اوسکو دیکھا وہ اپنا تسمہ کھینچتا ہوا جا رہا تھا جو اوسکی گلی میں پڑا تھا جس سے ہاتھ بندھے تھے

وعن وائل قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحبشی فقال ان ھذا قتل ابن اخی قال کیف قتلتہ
قال ضربت راسہ بالفاس ولم ارد قتلہ قال ھل لک مال تؤدی دیتہ قال لا قال افرأیت ان ارسلتک
تسال الناس تجمع دیتہ قال لا قال فموالیک یعطونک دیتہ قال لا قال للرجل خذہ فخرج بہ لیقتلہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان قتلہ کان مثلہ فبلغ بہ الرجل حیث یسمع قولہ فقال
ھو ذا فمر فیہ ما شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یبوء باثم صاحبہ واثمہ فیکون
من اصحاب النار قال فارسلہ ترجمہ وائل سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک حبشی کو لیکر آیا
اور بولا اس شخص نے میرے بھتیجی کو مار ڈالا آپ نے اوس سے پوچھا تو نے کیونکر اسکے بھتیجے کو مار ڈالا وہ بولا کہ میں نے اوس کے
سر پر تبر مارا وہ مر گیا لیکن میں نے قتل کے ارادے سے نہیں مارا آپنے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے کہ تو اوسکی دیت ادا کرے وہ بولا
نہیں آپ نے فرمایا اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو تو لوگوں سے مانگ کر اوسکی دیت اکٹھا کر سکتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تیری
مالک اسکو دیت ادا کرینگے وہ بولا نہیں تب آپنے اوس شخص سے (یعنی مقتول کے چچا سے) فرمایا لیجا اسکو وہ اس کو لیچلا قتل کے
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اوسکو قتل کر ڈالیگا تو اوسی کی مثل ہوگا (یعنی جو مواخذہ قاتل پر ہے وہی اوس پر
ہوگا اسلیے کہ قتل میں شبہ ہے خطا کا تو قصاص لینا جائز نہ ہوگا) یہ بات اوس شخص کے کان میں پہونچی (یعنی مقتول کے چچا
کے) کیونکہ وہ سنتا تھا بات آپ کی تو وہ پھر اوس حبشی کو لیکر آیا اور عرض کیا یہ حاضر ہے جو کچھ چاہیے اسکی باب میں حکم
کیجیے آپنے فرمایا چھوڑ دے اسکو وہ اپنا گناہ اور تیرے بھتیجے کا گناہ اپنے سر پر لیکر جہنمی ہوگا اوس نے اوسکو چھوڑ دیا وعن زیاد بن سعد
بن ضمیرۃ السلمی عن ابیہ وجدہ وکانا شہدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا ان محلم بن جثامۃ

لليثي قتل رجلا من اشجع في الاسلام وذلك اول غير قضى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فتكلم

عيينة في قتل الاشجعي لانه من غطفان وتكلم الاقرع بن حابس دون محلم لانه من خندف فارتفعت

الاصوات وكثرت الخصومة واللغط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عيينة الا تقبل الغير فقال

عيينة لا والله حتى ادخل على نسائه من الحرب والحزن ما ادخل على نسائي قال ثم ارتفعت الاصوات

وكثرة الخصومة واللغط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عيينة الا تقبل الغير فقال عيينة

مثل ذلك ايضا الى ان قام رجل من بني ليث يقال له مكيتل عليه شكة وفي يده درقة فقال

يا رسول الله اني اجد لما فعل هذا في غرة الاسلام مثلا الا غنما وردت فرمي اولها فنفر

آخرها اسنن اليوم وغير غدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسون في فورنا هذا وخمسون اذا

رجعنا الى المدينة وذلك في بعض اسفاره ومحلم رجل طويل آدم وهو في طرف الناس فلم يزالوا حتى تخلص

فجلس بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعيناه تدمعان فقال يا رسول الله اني قد فعلت الذي بلغك وانى

اتوب الى الله تبارك وتعالى فاستغفر الله عز وجل لي يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اقتلته بسلاحك في غرة الاسلام اللهم لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد ابو سلمة فقام وانه ليتلقى دموعه

بطرف ردائه قال ابن اسحاق فزعم قومه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استغفر له بعد ذلك ترجمہ

زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی نے روایت کیا انکے باپ اور دادا سے اور وہ دونوں حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ

حنین میں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اسلام کے زمانہ میں ایک شخص کو مار ڈالا اشجع میں سے اور یہہ پہلی دیت ہے جسکا فیصلہ کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عیینہ نے مقتول کیطرف سے گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کیطرف

سے گفتگو کی اسواسطے کہ وہ خندف میں سے تھا تو بہت آوازیں بلند ہوئیں اور غل شور ہوا طرفین کی جانب سے گفتگو میں آخر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت نہیں لیتا ہے عیینہ نے کہا نہیں قسم خدا کی میں کبھی دیت نہ لونگا جبتک اسکی عورتوں

کو بھی وہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو ہوا ہے یعنے مقتول کو مارے جانے سے ہماری طرف کی عورتیں دکھی ہیں یا

میں اسکو قتل کرونگا تاکہ اسکی طرف کی بھی عورتیں رنج میں بیٹھیں پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا اور غل ہوا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت قبول نہیں کرتا عیینہ نے پھر ایسا ہی جواب دیا یہانتک کہ ایک شخص کھڑا

ہوا بنی لیث میں سے جسکو مکیتل کہا کرتی تھے وہ ہتھیار باندھے تھا اور ہاتھ میں سپر لیے تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس

قاتل کے (یعنی محلم کے) شروع اسلام میں سوا اسکے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں جیسے چند بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کو آئیں اور جب

پہلی پہل آئیں انہی کو تیر مار دیا تو پچھلی سب بھاگ گئیں ف یعنی ابتدائے اسلام میں اگر آپ اسکو قتل کر دیں گے تو اور لوگ اسکے

ساتھی اور عزیز عوکا فرہیں اسلام سے نفرت کر کے مسلمان نہوں گے تو یہہ مثال صادق آوے گی اور بعضوں نے کہا ہے مقصود

قاتل کا رغیب ہے قصاص پر یعنی اگر آپ قصاص نہ لینگے اور قاتل سے دیت لیکر چھوڑ دینگے تو اور عرب کے لوگ اسلام سے نفرت کرینگے
اور اس دین میں تھوڑے آدینگے اس خیال سے کہ دین اسلام میں قصاص نہیں لیا جاتا اور وہ حریص ہیں قصاص لینے پر پس یہہ مثل صادق
آویگی کہ ایک بکری کو مار کر ہانکی سب بکریون کو بہگا دیا **ف** آج ایک طریقہ نکالیے اور کل اوسکو بگاڑیے **ف** یہہ دوسری مثل ہے
یعنی آج اس سے اگر دیت لے لیجیے گا تو آخر ہمیشہ ایسا ہوتا رہی ہوگا پھر کسی سے قصاص لیجیے گا تو پہلا حکم منسوخ ہوگا **ف** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس اونٹ اب دیوے اور پچاس جب ہم مدینے کو چلین (آپ نے دیت دلائی) اور یہہ واقعہ سفر مین ہوا
تہا محلم ایک لنبے قد کا آدمی گندم رنگ لوگون کے کنارے بیٹھا تہا آخر وہ چہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آکر بیٹھا اوس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے وہ گناہ کیا ہے جسکی خبر آپ کو پہونچی ہے اب مین توبہ
کرتا ہون اللہ سے آپ دعا کیجیے مغفرت کی میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا اپنے ہتھیارون سے
اسلام کے شروع مین یا اللہ مت بخش محلم کو یہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا ابو سلمہ نے زیادہ کیا کہ محلم یہہ سنکر کہڑا ہوا اور وہ اپنے
آنسو پونچہتا تہا اپنی چادر کے کونے سے ابن اسحق نے کہا محلم کی قوم نے کہا کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اوسکے لیے دعا کی
مغفرت کی

باب ولی الدم یرضی بالدیۃ

مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہوجاوے تو دیت دلا دینگے **عن** ابی شریح الکعبی

یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم یا معشر خزاعۃ قتلتم ہذا القتیل من ہذیل وانی عاقلہ
فمن قتل لہ بعد مقالتی ہذہ قتیل فاہلہ بین خیرتین ان یاخذوا العقل او یقتلوا **ترجمہ** ابو شریح الکعبی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو خزاعہ کے تم نے قتل کیا اس شخص کو ہذیل میں سے اور مین اوس کی
دیت دلاؤنگا پھر ہمارے اس کلام کے بعد جس کا کشتہ مارا جاوے تو اوس کے لوگ دو اختیار
رکہتے ہین یا وہ دیت لے لیوین اور یا نہین تو قتل کر ڈالین (جب قتل عمد ہو) **عن** ابی ہریرۃ

قال لما فتحت مکۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل لہ قتیل فہو بخیر
النظرین اما ان یودی او یقاد فقام رجل من اہل الیمن یقال لہ ابو شاہ فقال یا رسول
اللہ اکتب لی قال العباس اکتبوا لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا
لابی شاہ وہذا لفظ حدیث احمد قال ابو داؤد اکتبوا لی یعنی خطبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اوسکو اختیار ہے یا دیت لیوے یا قصاص لیوے
یہہ سنکر یمن کا ایک شخص جسکا نام ابو شاہ تہا اوٹہا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم مجہکو لکہہ دیجیے آپ نے فرمایا لکہہ دو اسکو
یہ حکم **ف** بعض نسخون مین یہان ایک اور حدیث ہے عمرو بن شعیب سے اپنے باپ سے اوس نے اوس کے دادا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یقتل مؤمن بکافر ومن قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوہ

ان شاؤا فالدیۃ یعنی قتل کیا جاوے یا مسلمان کا فرکے بدلے میں اور جو شخص قصدا کسی کو قتل کرے تو مقتول کے
وارثون کو یہ اختیار ہے چاہیں اوسے قتل کریں یا اوس سے دیت لیں) **باب** من یقتل بعد اخذ
الدیۃ جو شخص قاتل سے دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذہ الدیۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہرگز نہیں چھوڑونگا اوسکو جو قتل کرے دیت لیکر یعنی اوس سے قصاص لونگا کبھی نہ چھوڑونگا **باب** فیمن
سقی رجلا سما او اطعمہ فمات ایقاد منہ جو شخص کسیکو زہر کھلاوے تو اوس سے قصاص لیا جاویگا یا نہیں **عن**
انس بن مالک ان امرأۃ یھودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منھا
فجی بھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالھا عن ذلک فقالت اردت لاقتلک فقال
ما کان اللہ لیسلطک علی ذلک او قال علی قال فقالوا الا نقتلھا قال لا فما زلت اعرفھا فی
لھوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس زہر ملی ہوئی بکری لائی آپ نے اوسکو کہایا پھر لوگ اوسکو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے اوس سے
پوچھا تو نے زہر کیون ملایا وہ بولی مین نے آپ کے قتل کے واسطے ملایا آپ نے فرمایا اللہ کبھی تجھے یہ کام نہ کرنے دیگا یا اللہ تجھکو
میری اوپر مسلط نہ کریگا صحابہ نے عرض کیا حکم ہو تو ہم اس کو مار ڈالین آپ نے فرمایا نہین انس نے کہا پھر اوس زہر
کا اثر مین ہمیشہ آپ کے مسوڑہون مین دیکھا کرتا **عن** ابی ھریرۃ ان امرأۃ من الیھود اھدت الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ مسمومۃ قال فما عرض لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد ھذہ
اخت مرحب الیھودیۃ التی سمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری بھیجی آپ نے اوس عورت سے کچھ تعرض نہ کیا ابو داؤد نے کہا یہ بہن تھی
مرحب کی جسنے زہر دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا لعنت کرے یہود پر جنہوں نے اللہ کے پیغمبرون کو مارا اور اون کو تکلیف دی
عن جابر بن عبداللہ یحدث ان یھودیۃ من اھل خیبر سمت شاۃ مصلیۃ ثم اھدتھا لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منھا واکل رھط من اصحابہ
معہ ثم قال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
الیھودیۃ فدعاھا فقال سممت ھذہ الشاۃ قالت الیھودیۃ من اخبرک قال اخبرتنی ھذہ فی یدی
الذراع قالت نعم قال فما اردت الی ذلک قالت قلت ان کان نبیا فلن یضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا
منہ فعفا عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبھا وتوفی بعض اصحابہ الذین اکلوا من
الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاھلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ حجمہ

ابو هند بالقرن والشفرة وهو مولی لبنی بیاضة من الانصار ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے
ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تحفہ بھیجا آپ نے اوس میں سے دست
لیکر کچھ گوشت تناول کیا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ نے بھی کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا اپنے ہاتھ اوٹھا لو اور آپ نے
اوس عورت پاس کسیکو بھیجکر اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے پوچھا کیا تو نے زہر ملایا تھا اس بکری میں وہ بولی آپ سے کس نے
کہا آپ نے فرمایا مجھ سے اسی دست نے کہا جو میری ہاتھ میں ہے (یعنے خود گوشت نے کہدیا کہ مجھ میں زہر ہے) اوس
عورت نے کہا بیشک میں نے زہر ملایا آپ نے فرمایا پھر تیرا کیا ارادہ تھا وہ بولی میں نے اپنی جی میں یہ کہا اگر تم نبی ہو
تو زہر تم کو نقصان نہ کریگا اور جو نبی نہیں ہو تو ہم کو تمہاری طرف سے آرام ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
قصور معاف کردیا اور اوسکو کچھ سزا نہ دی اور آپ کے اصحاب میں بعضے لوگ جنھوں نے وہ گوشت کھایا تھا مرگئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں پچھنے لگائے اسی زہر کی وجہ سے ابو ہند نے پچھنے دیئے گائی کے سینگ
اور چھری سے وہ مولی (غلام آزاد) تھا بنی بیاضہ کا جو انصار میں سے ایک قبیلہ ہے) عن ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اهدت له یهودیة بخیبر شاة مصلیة نحو حدیث جابر قال فمات بشر
بن البراء بن معرور فارسل الی الیهودیة ما حملک علی الذی صنعت فذکر نحو حدیث جابر
فامر بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقتلت ولم یذکر امر الحجامة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری تحفہ بھیجی پھر اوسی طرح حدیث کو بیان کیا بشر بن براء
بن معرور اوس گوشت کھانے سے مرگئے آپ نے اوس عورت کو بلایا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ عورت قتل کی گئی (بشر بن براء کے قصاص میں) اس حدیث میں حجامت (پچھنے لگانے
کا) ذکر نہیں ہے

باب من قتل عبده او مثل به ایقاد منه جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے یا اوسکا کوئی عضو کاٹے تو قصاص
لیا جاویگا

عن سمرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه
ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو قتل کریگا ہم بھی اوسکو قتل کرینگے اور جو اپنے غلام کو
جدع کریگا ہم بھی اوسکو جدع کرینگے **عن** قتادة باسناده مثله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خصی
عبده خصیناه ثم ذکر مثل حدیث شعبة وحماد ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اپنے غلام کو خصی کریگا ہم بھی اوسکو خصی کردینگے (اکثر علما کے نزدیک یہ حدیثیں منسوخ ہیں کیونکہ غلام کا قصاص اوسکے مولے
سے نہ لیا جاویگا) **عن** قتادة باسناد شعبة مثله زاد ثم ان الحسن نسی هذا الحدیث فکان یقول لا یقتل
حر بعبد ترجمہ قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر حسن جو اس حدیث کے راوی ہیں اس حدیث کو بھول گئے اور
کہنے لگے آزاد غلام کے بدلے قتل نہ کیا جاوے (یہی اکثر علما کا قول ہے) **عن** الحسن قال لا یقاد الحر بالعبد

ترجمہ حسن نے کہا آزاد قتل کیا جاوے غلام کے بدلے میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل مستصرخ الی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال جاریتہ لہ یا رسول اللہ فقال ویحك ما لك فقال شر بصر لسیدہ جاریۃ نغار فجب مذاکیرہ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بالرجل فطلب فلم یقدر علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فانت

حر فقال یا رسول اللہ علی من نصرتی قال علی کل مؤمن او قال علی کل مسلم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے

ایک شخص چلاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اوسکی لونڈی تھی آپنے فرمایا کیا ہوا تجہکو اوس نے کہا بھی بری ہوا مالک کی ایک لونڈی تھی اوسکو میں نے دیکھ لیا تو میرے مالک نے غیرت سے میرا ذکر کٹوا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس کو بلاؤ وہ بلایا گیا مگر کسی نے اوسکو نہ پایا تب آپنے فرمایا جا تو آزاد ہے اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مدد کون کریگا یعنی اگر پھر میرا مالک پکڑ کر غلام بنانا چاہے تو کون مجھکو بچاویگا آپنے فرمایا ہر مسلمان یا ہر مومن تیری مدد کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مولی اپنے غلام یا لونڈی کو شرع کے خلاف تکلیف یا ایذا پہنچاوے تو امام کو اوسکا آزاد کر دینا درست ہے الحمد للہ کہ خدا کا تمام ہوا پارہ اٹھائیسواں سنن ابی داؤد کی بتیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ انتیسواں اوس کی مدد اور عنایت پر بھروسا کر کے فقط

تم الجزء الثامن والعشرون ویتلوہ الجزء التاسع والعشرون انشاء اللہ

فہرست پارہ بست و ہشتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزؤ التاسع والعشرون

پارہ انتیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القتل بالقسامة قسامت کا بیان (قسامت کی تفسیر آگے معلوم ہوگی) سعن سہل بن ابی حثمة ورافع بن خدیج ان محیصة بن مسعود وعبد اللہ بن سہل انطلقا قبل خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فاتهموا الیہود فجاء اخوه عبد الرحمن بن سہل وابنا عمه حویصة ومحیصة فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم عبد الرحمن فی امر اخیه وهو اصغرهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر او قال لیبدأ الاکبر فتکلما فی امر صاحبهما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منهم فلیدفع برمته قالوا لم نشهده کیف نحلف قال فتبرئکم یهود بایمان خمسین منهم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار قال فوداه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبله قال قال سہل دخلت مربدا لهم یوما فرکضتنی ناقة من تلک الابل رکضة برجلها قال حماد هذا او نحوه قال ابو داؤد رواه بشر بن المفضل ومالک عن یحیی بن سعید قال فیه اتحلفون خمسین یمینا وتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم ولم یذکر بشر دما وقال عبدة عن یحیی کما قال حماد ورواه ابن عیینة عن یحیی فبدأ بقوله تبرئکم یهود بخمسین یمینا یحلفون ولم یذکر الاستحقاق وهذا وهم من ابن عیینة ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل یہہ دونو خیبر کی طرف چلے اور خرمے کے بن مین یہہ دونو آپس مین جدا ہوگئے (یعنی ہر ایک جانب کو جی بہلانے کے لیے) تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اون کے لوگون نے تہمت لگائی یہود پر پہر اونکے بہائی عبد الرحمن بن سہل اور چچیرے بہائی حویصہ اور محیصہ یہہ سب رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور ان سب مین چہوٹا عبد الرحمن جو تہا اوس نے اپنی بہائی کے مقدمہ کو آپ سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا بڑے کی تعظیم کر یا بڑا ہی کی رعایت کر بڑے ہی کو کہنے دے پہر اون دونون نے (یعنی حویصہ اور محیصہ نے) اپنی عزیز کے بابت مین بات چیت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم مین سے پچاس آدمی قسم کہا دین کسی آدمی پر یہودیون مین سے (یعنی جسپر گمان ہو) وہ اپنا گلا حوالے کرے انہون نے کہا ہم نے تو دیکہا نہین ہم کیونکر حلف کرین آپ نے فرمایا پہر چہوٹ جاوینگے یہود اپنی تئین تمسی پچاس آدمی قسم کہاکر انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ لوگ کافر ہین راوی کہتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دیت دی اپنی طرف سے ف جب مقتول کی نعش کسی محلے مین ملے اور اوسکا قاتل معلوم نہ ہو تو اولیاء مقتول کو جسپر گمان ہو اوسپر پچاس قسمین کہا دین اگر اولیاء مقتول اور اہل محلہ مین عداوت

اگر اولیاء مقتول قسم کہانے سے انکار کرین تو اہل محلہ مین سے جنکو وہ منتخب کرین اون سے قسم لیوین پھر اگر وہ قسم کہا لین تو
اون پر کچھ واجب نہین اور جو قسم نہ کہا وین تو دیت دین یہہ قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اہل محلہ
قسم کہاوین جن پر تہمت ہوف سہل نے کہا مین شتر خانے مین گیا وہان ایک اونٹ نے مجہہ کو لات ماری ایک روایت
مین یون ہے کیا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو ف جب اہل محلہ پچاس سے کم ہون
تو مکرر کر کے قسم لیکر پچاس قسمین پوری کر دینگے اسی طرح اولیاء مقتول سے کئی بار قسم لیکر پچاس قسمین پوری کرینگے اسکا نام
قسامت ہے گو قسامت سے قصاص واجب نہ ہوگا اگرچہ قتل عمد ہو اور امام مالک کے نزدیک قتل عمد مین قصاص ہوگا عن سہل بن

ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جہد اصابہم فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ
بن سہل قد قتل وطرح فی فقیر او عین فاتی یہود فقال انتم واللہ قتلتموہ قالوا واللہ ما قتلناہ فاقبل
حتی قدم علی قومہ فذکر لہم ذلک ثم اقبل ہو واخوہ حویصۃ وہو اکبر منہ وعبد الرحمن بن سہل
فذہب محیصۃ لیتکلم وہو الذی کان بخیبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر یرید السن فتکلم
حویصۃ ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا
بحرب فکتب الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال
فتحلف لکم یہود قالوا لیسوا مسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث الیہم مائۃ

ناقۃ حتی ادخلت علیہم الدار قال سہل فلقد رکضتنی منہا ناقۃ حمراء ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن سہل اور محیصہ دونوں مصیبت کی سبب سے خیبر کی طرف نکلے پھر محیصہ سے کسی نے کہا بیشک عبد اللہ بن سہل مارا گیا
اور ڈالدیا گیا کنوے یا چشمہ مین محیصہ یہود پاس آیا اور بولا خدا کی قسم تمہین نے اوسکو مار ڈالا ہے وہ بولے خدا کی قسم ہم نے
اوسکو نہین مارا ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور سب قصہ ذکر کیا تو وہ اور اوسکا بڑا بہائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل
آئے (یعنی آنحضرت پاس) محیصہ نے یہہ قصہ کہنا شروع کیا جو خیبر مین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا
بزرگی رکہہ بزرگی کہہ بلحاظ عمر کے پھر حویصہ نے عرض کیا اوسکے بعد محیصہ نے بہی عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے فرمایا کیا تو یہود دیت دیوین یا لڑائی کے لیے تیار ہون پھر اس مقدمہ مین اونکو خط لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے انہون نے جواب لکہا کہ خدا کی قسم ہے ہم نے اوسکو قتل نہین کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور
عبد الرحمن سے فرمایا کیا تم حلف کر کے اپنے بہائی کے خون کا قصاص لوگے اونہون نے عرض کیا کہ نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہود تمہارے لیے حلف کرین اونہون نے عرض کیا وہ تو کچہہ مسلمان نہین مین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پاس سے اوسکی دیت دی اور سو اونٹ اونکے لیے آپ نے بہیجے یہانتک کہ اون کے گہر مین داخل کئے سہل نے کہا

اوسی مین سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھ کو لات بھی ماری ہے ف یہ حدیث موید ہے شافعی اور احمد کے مذہب کو کہ پہلے اولیا مقتول سے حلف لیجاوے اگر وہ حلف نہ کرین تو اہل محلہ سے

عن عمرو بن شعیب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قتل بالقسامة رجلا من بنی نصر بن مالک ببحرة الرغاء علی شط لیة البحرة قال القاتل والمقتول منهم وهذا لفظ محمود ببحرة اقامه محمود وحده علی شط لیة

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا قسامت سے ایک شخص کو جو بنی نضر بن مالک سے تھا بحرة الرغا ایک موضع ہے اور لیة البحرہ کے کنارے پر لیہ ایک وادی ہے یا پہاڑی ہے طائف مین ف یہ حدیث منقطع ہے اور اسناد اوسکا قوی نہین ہے امام مالک کا یہی قول ہے کہ قتل عمد مین قسامت سے قصاص واجب ہوگا واللہ اعلم

باب فی ترک القود بالقسامة قسامت مین قصاص نہ لینے کا بیان

عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال له سهل بن ابی حثمة اخبره ان نفرا من قومه انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیها فوجدوا احدهم قتیلا فقالوا للذین وجدوه عندهم قتلتم صاحبنا فقالوا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا فانطلقنا الی النبی صلی الله علیه وسلم قال فقال لهم تأتونی بالبینة علی من قتل هذا فقالوا ما لنا بینة قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان الیهود فکره نبی الله صلی الله علیه وسلم ان یبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة

ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے انصار مین سے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ چند آدمی اونکی قوم کے خیبر کو گئے وہان پہونچکر جدا جدا ہوگئے پھر اون مین سے ایک کو دیکھا قتل کیا گیا ہے جہان پر وہ ملا وہان کے لوگون سے انہون نے کہا تم نے اسکو مار ڈالا انہون نے کہا ہم نے نہین مارا نہ ہم اوسکے مارنیوالے کو جانتے ہین پھر ہم سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ نے فرمایا تم گواہ لاؤ اوس شخص پر جسنے اسکو مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپ نے فرمایا تو پھر وہ (یعنے یہودی جن پر تمہارا گمان ہے) تمہارے لیے قسم کہا دین گے انہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کہ اوسکا خون ضائع جاوے (نہ قصاص ہو نہ دیت ملے) آپ نے سو اونٹ زکوة کے اونٹون مین سے اوسکی دیت مین دی

عن رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤه الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکروا ذلك له فقال لکم شاهدان یشهدان علی قتل صاحبکم قالوا یا رسول الله لم یکن ثم احد من المسلمین وانما هم یهود وقد یجترؤن علی اعظم من هذا قال فاختاروا منهم خمسین فاستحلفهم فأبوا فوداه النبی صلی الله علیه وسلم من عنده

ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے انصار مین سے ایک شخص خیبر مین مارا گیا تو وارث اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ سے تمام قصہ اوس کا عرض کیا آپنے اون سے فرمایا تمہارے پاس دو گواہ ایسے ہین جو وہ تمہارے رفیق کے مارے جانے پر گواہی دیوین انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہان پر مسلمانون مین سے کوئی موجود نہ تھا اور وہ تو سب کے سب یہود مین ف یعنے وہ تو ظلم اور قتل اور فساد مین مشہور ہین

ف اور مقرر وہ تو اجرات کرتے ہین اس سے بہی بڑے کام پر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس آدمی ان مین سے چن لو اور اون کو حلف دلواؤ انہون نے نہ مانا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دے تاکہ اوسکا خون بالکل ضائع نہ جاوے) عن عبد الرحمن بن بجید قال ان سهلا والله اوهم الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى يهود انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه فكتبوا يحلفون بالله خمسين يمينا ما قتلنا ه ولا علمنا قاتلا قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة ناقة ترجمہ عبد الرحمن بن بجید سے روایت ہے کہ سہل نے وہم کیا اس حدیث مین اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو لکہا کہ تم لوگون کے بیچ مین ایک شخص مقتول ملا تو اب اوسکی دیت دو انہون نے جواب مین لکہا کہ ہم پچاس قسمین کہاتے ہین ہم نے اوسکو نہین مارا نہ اوسکے مارنیوالے کو ہم جانتے ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دی سو اونٹ (یہ حدیث ابو حنیفہ کے مذہب کو مؤید ہین) عن رجل من الانصار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لليهود وبدا بهم يحلف منكم خمسون رجلا فابوا فقال للانصار استحقوا قالوا نحلف على الغيب يا رسول الله فجعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم دية على يهود لانه وجد بين اظهرهم ترجمہ ایک مرد انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہودیون سے کہا تم مین پچاس آدمی حلف کرین انہون نے انکار کیا پہر آپ نے انصار سے کہا تم اپنا حق ثابت کرو (قسمین کہا کر) انہون نے کہا کیا ہم قسم کہاوین غیب کی بات پر یا رسول اللہ (یعنی جس بات کو ہم نے آنکھ سے نہین دیکہا اوسپر کیونکر قسم کہاوین) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اونکی یہودیون سے دلوائی اسلیے کہ اوسکی لاش اونہی کے یہان سے ملی تھی)

باب یقاد من القاتل

قاتل سے قصاص لیا جاوے (یعنی جسطرح اوس نے قتل کیا ہے اوسی طرح وہ بہی قتل کیا جاوے) عن انس ان جارية وجدت قد رض راسها بين حجرين فقيل لها من فعل بك هذا افلان افلان حتى سمي اليهودي فاومت برأسها فاخذ اليهودي فاعترف فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرض راسه بالحجارة ترجمہ انس سے روایت ہے ایک لڑکی نظر آئی اوسکا سر دو پتہرون سے کچلا ہوا تہا تو اوس سے لوگون نے پوچہا کہ کس نے یہہ صدمہ تجہے پہونچایا کیا فلانے فلانے نے یہانتک کہ ایک یہودی کا بہی نام لیا تو اوس نے اپنے سر سے اشارہ کیا پہر اوس یہودی کو پکڑ لائے تو اوس نے اقرار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتہر سے اوسکا بہی سر کچلنے کا حکم فرمایا عن انس ان يهوديا قتل جارية من الانصار على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ راسها بالحجارة فاخذ فاتي به النبي صلى الله عليه وسلم فامر به ان يرجم حتى يموت فرجم حتى مات قال ابو داود رواه ابن جريج عن ايوب نحوه ترجمہ انس سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو قتل کیا اوسکے زیور کے لیے اوسکو ایک کنوئین مین ڈال دیا اور اوسکا سر کچل دیا پتہر سے پہر وہ پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا یہانتک کہ وہ مر جاوے

تو وہ پتھرون سے مارا گیا یہانتک کہ مرگیا ف اس حدیث پر عمل کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور ابوثور اور اسحاق اور ابن منذر
رحمہم اللہ نے عن انس ان جاریة کان علیها اوضاح لها فرضخ راسها یهودی بحجر فدخل علیها رسول الله
صلی الله علیه وسلم وبها رمق فقال لها من قتلک فلان قتلک فقالت لا برأسها قال من قتلک فلان
قتلک قالت لا برأسها قال فلان قتلک قالت نعم برأسها فامر به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقتل
بین حجرین ت ج انس سے روایت ہے ایک لڑکی انصار کی زیور پہنی تھی اوس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر
کچل دیا پتھر سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے مارا
کیا فلانے نے اوس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہین پھر اوس سے پوچھا کس نے تجھے مارا ہے کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے پھر اوس نے اپنے سر کے
اشارہ سے انکار کیا پھر اوس سے تیسری بار پوچھا کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے اوسنے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ ہان پھر رسول اللہ نے اوسکے قاتل کو
حکم کیا وہ قتل کیا گیا دو پتھرون کے بیچ مین ف ائمہ ثلثہ کے نزدیک جسطرح قاتل مقتول کو مارے اوسی طرح قاتل کو مارنا چاہیے اگر قاتل لکڑی یا پتھر سے مارے
یا گلا گھونٹے یا ڈبو دے یا جلا دے تو اوسی طرح اوسکو بھی ماریں اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جاوے گا دلیل
اون کی حدیث ہے طحاوی کی نعمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف نہین ہے قصاص مگر تلوار سے بیہقی
نے کہا اس حدیث کا اسناد ثابت نہین ہے

باب ایقاد المسلم بالکافر مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کرین گے

عن قیس بن عباد قال انطلقت انا والاشتر الی علی علیه السلام فقلنا هل عهد الیک رسول الله صلی الله علیه و
سلم شیئا لم یعهده الی الناس عامة قال لا الا ما فی کتابی هذا قال مسدد قال فاخرج کتابا و
قال احمد کتابا من قراب سیفه فاذا فیه المؤمنون تکافأ دماؤهم وهم ید علی من سواهم ویسعی
بذمتهم ادناهم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد فی عهده من احدث حدثا فعلی نفسه و
من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین قال مسدد عن ابن عروبة
فاخرج کتابا ت ج قیس بن عباد سے روایت ہے مین اور اشتر بن مالک حضرت امیر المومنین علی رضی کے پاس گئے اور ان سے کہا
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے خاص تمکو کوئی بات بتائی ہے جو اورون کو نہین بتائی حضرت علی رضی نے کہا نہین مگر جو کچھ
میری اس کتاب مین ہے پھر اونہون نے ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے غلاف سے اوس مین یہ لکھا تھا کہ سب مسلمانونکا خون برابر ہے
(یعنی اون مین آپس مین کوئی فضیلت خون کے باب مین نہین ہے ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے بدلے قتل کیا جاویگا)
اور وہ ایک ہاتھ ہے اور ایک دل مین اپنے غیر سے اور سعی کریگا ذمہ مین اونکے ادنے اونکا آگاہ ہو نہ قتل کیا جاویگا مومن کافر
کے بدلے مین اور نہ ذمی اپنے عہد مین اور جو کوئی دین مین نئی بات نکالے تو اوسکا مواخذہ اوسی پر ہوگا اور جو شخص دین مین
نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو اپنے پاس جگہہ دیوے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگون کے
ف شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے مین قتل نہ کیا جاویگا خواہ وہ کافر ذمی ہو

یا حربی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جاویگا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیث علی زاد فیہ ویجیر علیہم اقصاہم ویرد مشدہم علی مضعفہم

ومتسریہم علی قاعدہم ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مثل اوسی حدیث کی جو اوپر گذری ہے۔ اتنا زیادہ ہے کہ امان دے سکتا ہے ادنی مسلمان سے اور برابر ہوگا مال

غنیمت میں عمدہ جانور والا اور کم زور جانور والا اور جو لشکر سے باہر نکلے اور لڑے اور جو لشکر ہی میں بیٹھا رہے باب

من یجد مع اہلہ رجلا ایقتلہ جو شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو پاوے تو اوسکو قتل نہ کرے عن ابی ہریرۃ ان

سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ الرجل یجد مع امراتہ ایقتلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا قال سعد بلی والذی اکرمک بالحق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم

قال عبد الوہاب الی ما یقول سعد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی اپنی بی بی کے

ساتھ غیر شخص کو پاوے تو کیا اوس شخص کو قتل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پھر سعد نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ

قسم اوس شخص کی جسنے آپکو عزت دی حق کے ساتھ (یعنی میں تو قتل کرونگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارا

سردار کیا کہتے ہیں (اپنے تئیں غیرت مند جانتے ہیں حالانکہ مجھے اون سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی زیادہ ہے) عن

ابی ہریرۃ ان سعد بن عبادۃ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدت مع امراتی رجلا امہلہ حتی اتی

باربعۃ شہداء قال نعم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں اپنی

عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اوسکو مہلت دوں چار گواہ جمع کرنے تک آپ نے فرمایا ہاں ف

سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے آپ کو بھیجا میں تو اوسی وقت اوسکو قتل کر دوں آپنے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارا سردار کیا کہتا ہے

وہ اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہیں میں تو اون سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے باب

العامل یصاب علی یدہ خطأ جو شخص عامل ہو (زکوۃ وصول کرنیوالا) اوسکے ساتھ سے کسی کو زخم پہونچے نادانستہ تو کیا کرنا چاہیے

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جہم بن حذیفۃ مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ

ابو جہم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فرضوا فقال النبی صلی اللہ علیہ

انی خاطب العشیۃ علی الناس ومخبرہم برضاکم فقالوا نعم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

ان ہؤلاء اللیثیین اتونی یریدون القود فعرضت علیہم کذا وکذا فرضوا ارضیتم قالوا لا فہم

المہاجرون بہم فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفوا عنہم فکفوا ثم دعاہم فزادہم فقال

ارضیتم فقالوا نعم قال انی خاطب علی الناس ومخبرہم برضاکم قالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال رضیتم قالوا نعم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول
کرنے کیلیے بھیجا ایک شخص اپنا صدقہ دینے میں اون سے لڑا تو ابوجہم نے اوس کو مارا اوس کا سر پھوٹ گیا تب اوس کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے قصاص دلوائیے یارسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
اتنا مال لے لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اتنا مال لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا مال لیلو وہ راضی ہوگئے تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آج تیسرے پہر کو خطبہ پڑھونگا لوگون کے سامنے اور بیان کرونگا اون سے رضامندی تمہاری انہون
نے کہا بیان کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا یہ لوگ قبیلہ لیث میں کے میرے پاس آئے قصاص کے
ارادے سے میں نے اونکو اتنی مال دینے کا وعدہ کیا تو وہ راضی ہوگئے پھر اون لوگون کی طرف خطاب کرکے پوچھا) کیا تم راضی
ہوگئے انہون نے کہا نہیں تو قصد کیا مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا اس لیے کہ انہون نے جھٹلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رکھا مہاجرین کو اون سے وہ باز رہے آپ نے پھر اونکو بلایا اور کچھ زیادہ مال دینے کو کہا پھر
اون سے پوچھا کیا تم راضی ہوئے انہون نے کہا ہان ہم راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا میں لوگون کے سامنے خطبہ پڑھونگا اور
اون سے تمہاری رضامندی بیان کرونگا انہون نے کہا اچھا آپ نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور اون سے پوچھا تم راضی ہوگئے
انہون نے کہا ہان (آپ نے لوگون کے سامنے اون سے اقبال کرالیا تاکہ پھر وہ قصاص کا دعوی نکرین اور جھگڑا نہو) باب

القود بغیر حدید لوہے کے سوا اور چیز سے قصاص لینے کا بیان عن ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقسم قسما اقبل رجل فاکب علیہ فطعنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون کان
معہ فجرح بوجہہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال فاستقد فقال بل عفوت یارسول اللہ
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کررہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور آپکے
اوپر اوندھا گرنے لگا آپنے ایک پھریری سے اوسی کو کچا دیا لکڑی اوسکے منہ میں لگی اور زخم ہوگیا آپ نے اوس سے کہا آ اور
قصاص لے مجھ سے وہ بولا میں نے معاف کیا یارسول اللہ ف سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتنے عادل
تھے کہ جو صدمہ کسی کو نادانستہ پہونچ جاتا اوس کے بھی قصاص کو لینے کہتے اور اپنی عظمت کا خیال نکرتے باب

القصاص من الضربۃ وقص الامیر من نفسہ مار پیٹ کا قصاص اور حاکم کو اپنے سے قصاص دینا عن ابی فراس
قال خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال انی لم ابعث عمالی لیضربوا ابشارکم ولا لیاخذوا
اموالکم فمن فعل بہ ذلک فلیرفعہ الی اقصہ منہ قال عمرو بن العاص لو ان رجلا ادب بعض
رعیتہ اتقصہ منہ قال ای والذی نفسی بیدہ اقصہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقص من نفسہ ترجمہ ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنے عاملون کو اسلیے نہیں
بھیجا کہ وہ تمہارے جسمونکو ماریں یا تمہارا مال لے لیوین اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس مرافعہ کرے میں اوس سے بدلہ لونگا

عمرو بن العاص نے کہا اگر کوئی عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دیوے تو آپ اوسکا بدلہ اُس سے لیوینگے حضرت عمر نے کہا ہاں قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو بدلہ لونگا اگر اوس نے بلا قصور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہنچایا ہوگا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے قصاص دلایا اپنی ذات سے جیسے پہلی روایت میں گزرا اور بہت سی روایتیں آئی ہیں کہ جناب رسالت مآب نے لوگوں کو بدلہ لینے کو کہا علامہ سیوطی نے اسباب میں ایک رسالہ لکھا ہے **باب**

عفو النساء عورتیں بھی قصاص معاف کر سکتی ہیں **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأۃ قال ابو داود بلغنی ان عفو النساء فی القتل جائز اذا کانت احد الاولیاء وبلغنی عن ابی عبید فی قولہ ینحجزوا یکفوا عن القود

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑنے والوں پر لازم ہے کہ باز رہیں قصاص لینے سے پہلے جو زیادہ قریب ہے وہ معاف کرے پھر اوسکے بعد ہے اگرچہ عورت ہو **ف** یعنے اگر عورت بھی مقتول کی وارث ہو تو عفو کر سکتی ہے علما نے کہا مراد لڑنیوالوں سے مسلمان ہیں جو آپس میں لڑیں اون کو چاہیے کہ صبر کریں اور بدلہ نہ لیے جاویں ورنہ فساد کی آگ بڑھتی رہیگی۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ مقتول کے وارث قصاص چاہیں اور قاتل کے وارث قصاص نہ لینے دیں پھر لڑائی شروع ہو اون کو نصیحت کرے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں **عن** طاؤس قال من قتل وقال ابن عبید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا فی رمی یکون بینہم بحجارۃ او بالسیاط اوضرب بعصا فہو خطأ وعقلہ عقل الخطأ ومن قتل عمدا فہو قود قال ابن عبید قود ید ثم اتفقا ومن حال دونہ فعلیہ لعنۃ اللہ وغضبہ لا یقبل منہ صرف ولا عدل وحدیث سفیان اتم

ترجمہ طاؤس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بن دیکھے مارا گیا یعنی قاتل کا حال معلوم ہوا پتھر چلانے میں جو اونمیں میں تھا **ف** یعنے اپنی قوم میں جنگ کرتی تھی اور پتھر مارتی تھی کہ دفعتہً ایک کا پتھر دوسرے کو لگ گیا اور وہ مارا گیا مراد اس کلام کی یہ نہیں ہے کہ قتل پتھر ہی سے ہو بلکہ قید پتھر کی اتفاقیہ ہے **ف** یا کوڑا مارنے سے مارا گیا یا لاٹھی مارنے سے سو وہ قتل خطا ہے اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہے اور جو قصداً مارا تو اوس میں قصاص ہے **ف** اس عبارت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر قتل ایسے آلے سے ہو جس سے خون نہیں ہوتا اکثر جیسی ہلکی چھری یا کوڑا تو موجب قصاص کا نہیں ہے اگرچہ قصداً مارے اور اسی کو قتل شبہ عمد کہتے ہیں۔ جمہور علما کا بھی قول ہے پس اگر بڑی لاٹھی یا بھاری پتھر سے مارے یا زہر دے یا جلا دے یا ڈبو دے تو وہ عمد ہوگا نہ شبہ عمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا اور ناک کے نزدیک شبہ عمد کوئی چیز نہیں ہے قتل یا عمد ہے یا خطا **ف** اور جو درمیان میں پڑے بچانے کے لیے اوسکو **ف** یعنی قصاص نہ لینے دیوے اور حکم شرع کو بزور یا مداہنت سے موقوف کر دیوے **ف** تو اوس پر خدا کی لعنت ہے اور اوسکا غضب ہے اور نہ قبول کی جاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ یا نہ قبول کیا جاویگا فرض اوسکا اور نفل اوسکا **باب** الدیۃ کم ھی دیت کی مقدار کا بیان

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان من قتل خطأ فدیتہ مائة من الابل ثلاثون بنت مخاض وثلاثون بنت لبون وثلاثون حقة وعشر بنی لبون ذکر **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت میں فیصلہ فرمایا سو اونٹ تیس اونٹنی یکبرس بھر کے عمر کی اور تیس اونٹنیاں دو برس کی عمر والین اور تیس اونٹنیاں تین برس والین جو چوتھی برس مین لگی ہون اور دس اونٹ نر دو دو برس کے جو تیسرے مین لگے ہون عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کانت قیمة الدیة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمان مائة دینار ثمانیة الاف درهم ودیة اهل الکتاب یومئذ النصف من دیة المسلمین قال فکان ذلک کذلک حتی استخلف عمر رحمه الله فقام خطیبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر علی اهل الذهب الف دینار وعلی اهل الورق اثنی عشر الفا وعلی اهل البقر مائتی بقرة وعلی اهل الشاء الفی شاة وعلی اهل الحلل مائتی حلة قال وترک دیة اهل الذمة لم یرفعها فیما رفع من الدیة **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھے (یعنے دیت کی اونٹون کی قیمت) اور کتاب والے کی دیت (یعنے ذمی یا معاہد کی) اوسوقت مسلمانون سے آدھی تھی پھر اسی طرح پر دیت کا حکم جاری رہا یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ مقرر اونٹ کی قیمت تو گران ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر نے سونے والے کی دیت ہزار دینار اور چاندی والے پر بارہ ہزار ٹھہرائے (یعنے درہم) اور گائی بیل والے پر دو سو گائی اور بکری والے پر دو ہزار بکریان اور حلل والے پر دو سو حلہ (**ف** یعنے کپڑے والے پر دو سو جوڑے کپڑے کے مین حلہ چادر اور ازار کو بولتے ہین اخلاق حلہ کا حقیقت پر ہی صرف ایک ہی کو نہین بولتے **ت**) اور چھوڑ دی ذمیون کی دیت (**ف** یعنی جیسے دستور تھی ویسی ہی چھوڑ دی ذمی کی دیت چاندی سونے والے پر نہ بڑھائی **ت** نہ چڑھائی جیسی چڑھائی دیت مسلمان کی (ذمی کی دیت دی چار سو دینار یا چار ہزار درہم رہی (یعنے مسلمان کی ثلث) عن عطاء بن ابی رباح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الدیة علی اهل الابل مائة من الابل وعلی اهل البقر مائتی بقرة وعلی اهل الشاء الفی شاة وعلی اهل الحلل مائتی حلة وعلی اهل القمح شیئا لم یحفظه محمد **ترجمہ** عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی باب مین حکم فرمایا اونٹ والون پر سو اونٹ اور گائے بیل والون پر دو سو گائے اور بکریون والے پر دو ہزار بکریون کا اور حلل والے پر دو سو حلہ اور گیہون والون پر اتنے گیہون جو یاد نہ رہی محمد بن اسحاق کو جو راوی ہین اس حدیث کے عن جابر بن عبد اللہ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثل حدیث موسی قال وعلی اهل الطعام شیئا لا احفظه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسا ہی مقرر کیا دیت کو لیکن یا نہین پاتا کرتا تہا ہر وارث پر آپ نے کتنی دیت مقرر کی اراد کی کو یا دیدار) عن عبداللہ
بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی دیة الخطأ عشرون حقة وعشرون جذعة و
عشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون بنی مخاض ذکور ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت کے بابمین فرمایا بیس حقے ہین اور بیس جذعے اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت
لبون اور بیس ابن مخاض (یعنے نر اونٹ ایک ایک برس کے جو دوسرے برس مین لگے ہون) حقہ اور جذعہ اور بنت مخاض اور
بنت لبون کا بیان کتاب الزکوة مین گزرا) عن ابن عباس ان رجلا من بنی عدی قتل فجعل النبی صلی الله
علیه وسلم دیته اثنی عشر الفا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص بنی عدی مین سے قتل کیا گیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسکی دیت بارہ ہزار ٹہہرائی (یعنے بارہ ہزار درہم یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق علیہ الرحمہ کا)

باب دیة الخطأ۔ دیت قتل خطا کی یعنے قتل شبہ عمد کی جسکا حکم خطا کا سا ہے عن عبداللہ بن عمرو قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب یوم الفتح بمکة فکبر ثلاثا ثم قال لا اله الا الله وحده صدق وعده
ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده الی ههنا حفظته عن مسدد ثم اتفقا الا ان کل مأثرة کانت فی
الجاهلیة تذکر وتدعی من دم او مال تحت قدمی الا ما کان من سقایة الحاج وسدانة البیت ثم قال
الا ان دیة الخطأ شبه العمد ما کان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون فی بطونها اولادها
وحدیث مسدد اتم ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ پڑہا تو تین
مرتبہ اللہ اکبر فرمایا اور پہر فرمایا نہین ہے کوئی لائق بندگی کے سواے اللہ تعالی اکیلے کے سچا کیا اوس نے وعدہ اپنا اور مدد
کی اپنے بندہ کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتین جاہلیت کے زمانے کی تہین اور اونکا ذکر ہوا
کرتا تہا یا جتنے دعوی جاہلیت کے تہے خواہ خون کے ہون یا مال کے وہ سب میرے پاؤن کے تلے ہین (یعنے لغو اور باطل ہین یا
ابکوئی نہین چل سکتا) مگر حاجیونکا پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تہا) اور بیت اللہ کی کنجی برداری (جو بنی شیبہ کے سپرد تہی اب بہی
اونہی کو رہیگی) پہر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مقرر خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہے جب کوڑے اور لاٹہی سے ہو تو سو اونٹ
ہین اون مین سے چالیس تو گابہن جنکے پیٹ مین بچے ہون اور باقی ویسے جیسے اوپر گزرے عن ابن عمر عن النبی صلی الله
علیه وسلم معناه قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح او فتح مکة علی درجة البیت او الکعبة
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزرا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑہا کعبہ
شریف کی سیڑہی پر یا اوس کے چوکہٹ پر (یعنے کعبہ شریف کے دروازہ کی چوکہٹ پر یا سیڑہی پر جو اوس سے لگی ہوئی اوپر
چڑہنے کے لیے بعضون نے کہا اوس وقت ایک لکڑی لگی تہی) عن مجاهد قال قضی عمر فی شبه العمد ثلاثین حقة
وثلاثین جذعة واربعین خلفة ما بین ثنیة الی بازل عامها ترجمہ مجاہد سے روایت ہے شبہ عمد کے باب

حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ تیس حقے ہیں اور تیس جذعے ہیں اور چالیس اونٹ چھہ برس کے سن سے نو برس کے سن تک کے

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال فی شبہ العمد اثلاث ثلاث و ثلاثون حقۃ و ثلاث و ثلاثون
جذعۃ و اربع و ثلاثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفۃ وبہ عن ابی اسحاق عن علقمۃ و الاسود قال
عبد اللہ فی شبہ العمد خمس و عشرون حقۃ و خمس و عشرون جذعۃ و خمس و عشرون بنات
لبون و خمس و عشرون بنات مخاض ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا شبہ عمد کی
دیت اثلاث کے رو سے ہے یعنی تین قسم سے تینتیس حقے اور تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ برس بازل تک ہیں ف
بازل اوس اونٹ کو بولتے ہیں جسکے دانت نکل آوین اور قوت اوسکی تمام و کمال ہو اور بعد اوسکے پھر کوئی دانت
نہ پیدا ہو اور یہہ اٹھوین برس کے تمام ہونے اور نوین برس کے شروع ہونے میں ہوتا ہے تو اس حالت کے بعد پھر کوئی نام نہیں
بازل عام اور بازل عامین کہتے ہیں اور بازل اوس مرد کو بھی بولتے ہیں جو کامل ہو بت اور یہہ سب گابھن ہوں عن
عبد اللہ فی شبہ العمد خمس و عشرون حقۃ و خمس و عشرون جذعۃ و خمس و عشرون بنات لبون
و خمس و عشرون بنات مخاض ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے شبہ عمد کی دیت کے باب میں روایت ہے پچیس حقے اور پچیس
جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض عن علی رضی اللہ عنہ فی الخطأ ارباعا خمس و عشرون حقۃ
و خمس و عشرون جذعۃ و خمس و عشرون بنات لبون و خمس و عشرون بنات مخاض ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے دیت خطا میں ارباعا کے رو سے (یعنے چار قسمیں) پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس
بنات مخاض (مراد اس خطا سے شاید فقہا کے عمد ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہیں) عن زید بن ثابت فی الدیۃ المغلظۃ
فذکر مثلہ سواء قال ابو داؤد قال ابو عبید وغیر واحد اذا دخلت الناقۃ فی السنۃ الرابعۃ فہو
حق و الانثی حقۃ لانہ یستحق ان یحمل علیہ و یرکب فاذا دخلت فی الخامسۃ فہو جذع و جذعۃ
فاذا دخل فی السادسۃ و القی ثنیتہ فہو ثنی فاذا دخل فی السابعۃ فہو رباع و رباعیۃ فاذا دخل
فی الثامنۃ القی السن الذی بعد الرباعیۃ فہو سدیس و سدس فاذا دخل فی التاسعۃ و فطر نابہ
و طلع فہو بازل فاذا دخل فی العاشرۃ فہو مخلف ثم لیس لہ اسم و لکن یقال بازل عام و بازل عامین
و مخلف عام و مخلف عامین الی ما زاد و قال النضر بن شمیل ابنۃ مخاض لسنۃ و ابنۃ لبون لسنتین
و حقۃ لثلاث و جذعۃ لاربع و الثنی لخمس و رباع لست و سدیس لسبع و بازل لثمان قال ابو داؤد
قال ابو حاتم فاذا القی رباعیتہ فہو رباع و قال ابو عبید اذا لقحت فہی خلفۃ فلا تزال خلفۃ
الی عشرۃ اشہر فاذا بلغ عشرۃ اشہر فہو عشراء قال ابو حاتم اذا القی ثنیتہ فہو ثنی و اذا القی رباعیتہ
فہو رباع ترجمہ زید بن ثابت سے دیت مغلظہ میں ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گزرا ف تغلیظ کے معنی دیت کو سخت

اور شکل کر دیا دیت اسکا بیان ہے قتل خطا مین یعنے بیس بنت مخاض بیس بنت لبون بیس ابن مخاض بیس حقے بیس جذعے۔ اب اوسکی تغلیظ شبہ عمد مین ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک یہہ ہے کہ ارباعا کرین یعنی پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقے پچیس جذعے۔ اور شافعی اور محمد کے نزدیک یہہ ہے کہ اثلاثا ہو یعنی تیس جذعے اور تیس حقے اور چالیس ثنیے جیسے اوپر کئی روایات مین گزرا۔ ابو داود نے کہا جب اونٹنی (یا اونٹ) چوتھے سال مین لگے تو وہ حقہ ہی کیونکہ وہ لائق ہوئی سواری اور بار برداری کے جب پانچوین مین لگے تو وہ جذعہ یا جذع ہی جب چھٹے سال مین لگے اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہی پھر جب ساتوین برس مین لگے تو وہ رباع اور رباعیہ ہے جب اٹھوین برس مین لگے اور وہ دانت نکالے جو بعد رباعیہ کے ہے تو وہ سدیس اور سدس ہے پھر جب نوین برس مین لگے اور کچلیان اوسکی نکل آوین تو وہ بازل ہی اور جب دسوین برس مین لگے تو وہ مخلف ہے پھر اوسکا کوئی نام نہین لیکن یون کہتے ہین ایک سال کا بازل دو سال کا بازل ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف نضر بن شمیل نے کہا بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی بنت لبون دو سال کی اونٹنی حقہ تین برس کے جذعہ چار برس کی ثنی پانچ برس کی رباع چھہ برس کے سدیس سات برس کی بازل آٹھہ برس کے اور ابو حاتم اور اصمعی نے کہا جذوعہ ایک وقت ہی کسی سن کا نام نہین ہی ابو حاتم نے کہا جب وہ رباعی دانت نکالی تو رباع ہو جاتی ہی۔ ابو عبید نے کہا جب وہ حاملہ ہو جاوی تو اوسکو خلفہ کہتے ہین دس مہینے تک پھر دس مہینے کے بعد وہ عشرا ہے جب مہینے مین اونٹنی کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو شروع حمل سے دس مہینے تک اوسکو خلفہ کہتے ہین پھر عشرا اور عشار۔ اور ابو حاتم نے کہا جب وہ سامنے کے دانت نکالے تو اوسکو ثنی کہتے ہین پھر جب رباعیہ نکالے تو وہ رباع ہے **ف** یہہ مضمون کتاب الزکوۃ مین گزر چکا ہے یہان پر دوبارہ ترجمہ کر دیا گیا اسلیے کہ مولف نے دوبارہ بیان کیا اور کچہہ کمی بیشی بھی ہے

باب دیات الاعضاء اعضاء کی دیت کا بیان

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء عشر عشر من الابل **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونگلیان سب برابر مین اون کی دیت دس دس اونٹ مین (یعنی کسی اونگلی کی دیت دوسری اونگلی سی کم زیادہ نہین ہی)

عن الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء قلت عشر عشر قال نعم **ترجمہ** اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونگلیان سب برابر مین عرض کیا کیا ہر ایک اونگلی کی دیت دس دس اونٹ مین آپنے فرمایا ہان **ف** دونون ہاتھہ کی اونگلیان اگر کاٹ ڈالے تو پوری دیت نفس کی یعنی سو اونٹ دینا ہون گی اسی طرح دونون پانون کی اونگلیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه وهذه سواء یعنی الابهام والخنصر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین خواہ سامنے کے دانت ہون یا ڈاڑہین ہون یہہ اور وہ برابر ہین یعنی ہر ایک دانت مین پانچ اونٹ ہین کوئی ہو)

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسنان سواء والاصابع سواء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانت برابر ہین اور اونگلیان برابر ہین

عن ابن عباس قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابع اليدين والرجلين سواء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور پیر دونو کے اونگلیون کو برابر ٹھہرایا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ

عن جدہ ان النبی صلى الله عليه وسلم قال فی خطبته وهو مسند ظهره الى الكعبة فى الاصابع عشر

عشر **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خطبے مین آپ اپنی پیٹ کعبے کے طرف تکیہ کئے ہوئے تہے کہ اونگلیون مین دس دس اونٹ ہین **عن** عمرو بن شعیب عن

ابیہ عن جدہ عن النبی صلى الله عليه وسلم قال فى الاسنان خمس خمس قال ابو داود وجدت فى كتابى

عن شيبان ولم اسمعه منه محمد ثنا ه ابو بكر صاحب لنا ثقة قال ثنا شيبان ثنا محمد يعنى ابن راشد

عن سليمان يعنى ابن موسى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقوم دية الخطأ على اهل القرى اربعمائة دينار او عدلها من الورق يقومها على اثمان الابل فاذا

غلت رفع فى قيمتها واذا هاجت رخصا نقص من قيمتها وبلغت على عهد رسول الله صلى الله

عليه وسلم ما بين اربعمائة دينار الى ثمان مائة دينار وعدلها من الورق ثمانية آلاف درهم وقضى

رسول الله صلى الله عليه وسلم على اهل البقر مائتى بقرة ومن كان دية عقله فى الشاء فالفى شاة قال

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العقل ميراث بين ورثة القتيل على قرابتهم فما فضل فللعصبة

قال وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الانف اذا جدع الدية كاملة وان جدعت ثندوته فنصف

العقل خمسون من الابل او عدلها من الذهب او الورق او مائة بقرة او الف شاة وفى اليد اذا قطعت نصف العقل وفى الرجل نصف العقل وفى المأمومة ثلث العقل ثلاث وثلاثون من الابل وثلث او قيمتها

من الذهب او الورق او البقر او الشاء والجائفة مثل ذلك وفى الاصابع فى كل اصبع عشر من الابل

وفى الاسنان خمس من الابل فى كل سن وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عقل المرأة بين عصبتها من

كانوا لا يرثون منها شيئا الا ما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بين ورثتها وهم يقتلون قاتلهم

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس للقاتل شىء وان لم يكن له وارث فوارثه اقرب الناس اليه ولا يرث

القاتل شيئا قال محمد هذا كله حدثنى سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده **ترجمہ**

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتون مین پانچ

پانچ فرمائے یعنی ہر دانت مین پانچ اونٹ ہین ابو داود نے کہا مین نے اپنی کتاب مین شیبان سے روایت کی لیکن مین نے

اون سے اس حدیث کو نہین سنا پہر ہمارے ایک ساتھی ابو بکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہون نے محمد بن راشد سے کہا

انہون نے سلیمان سے یعنی انہون نے سلیمان بن موسی سے اور سلیمان بن موسی نے روایت کیا عمرو بن شعیب سے اوس نے اپنے باپ سے

اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا کی دیت کی قیمت کرتے تہے بستی والون پر چار سو دینار

یا اوسکے برابر چاندی سے اور اوسکی قیمت اونٹون کے مول پر کیا کرتے تھے پھر جب گرانی ہوتی تو اوسکی قیمت بڑھا دیتے
ف یعنی دیت کے اونٹون کی قیمت زیادہ کر دیتے تھے ت اور جب ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے
گھٹا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت چار سو دینار سے لیکر آٹھ سو دینار تک پہونچی اور
اسی کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے بیل والون پر دو سو گائے کا حکم کیا اور بکری
والون پر دو ہزار بکری کا راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثون کی میراث
ہے اپنی اپنی قرابت کے موافق (یعنی ترکہ کی طرح پہلی ذوی الفروض کو اونکا حصہ ملیگا) پھر جو اون سے بچے وہ عصبہ کو ملیگا
راوی کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا جب پوری ناک کاٹی جاوے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب نتھنہ
کاٹا جاوے (یعنی نیچے کا کنارا جو نرم ہے) تو آدھی دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ یا اوسکے برابر سونا یا چاندی یا سو گائین
یا ہزار بکریان اور جب ایک ہاتھ کاٹا جاوے تو آدھی دیت لازم ہوگی اسیطرح ایک پاؤن مین آدھی دیت دینا ہوگی اور ماموہ
(وہ زخم جو دماغ تک پہونچے) مین تہائی دیت دینا ہوگی یعنی تینتیس اونٹ اور ایک تہائی یا اوسقدر قیمت سونے چاندی سے
یا گائین یا بکریان اور جائفہ (جو زخم پیٹ تک پہونچے) مین ایسا ہی ہے اور انگلیون مین ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ
دینا ہونگے اور دانتون مین ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہونگے اور حکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عورت کی جنایت
کی دیت اوسکی عصبات کے درمیان مقسوم ہے (یعنی عورت کوئی جنایت کرے تو دیت اوسکی عصبات کو دینا ہوگی) یعنی اون
لوگون کو جو ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے ہین (جیسے بیٹا چچا باپ بھائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کیجاوے
تو اوسکی دیت اوسکے سب وارثون مین تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہونگے (یعنی ذوی الفروض اور عصبات
سب کو استحقاق ہوگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کو ترکہ مین سے کچھ نہ ملیگا اور مقتول کا اگر کوئی وارث
نہ ہو تو جو سب سے قریب ہے ناتیوالا ہوگا وہی وارث ہوگا لیکن قاتل ہرگز وارث نہ ہوگا ف یہ اوسکی قتل کی سزا ہے کہ میراث
پانے سے محروم ہوا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد
مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبه قال وزادنا الخليل عن ابن راشد وذلك ان ينزو الشيطان
بين الناس فيكون دماء في عمياء في غير ضغينة ولا حمل سلاح ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونہون نے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہ عمد کی دیت مثل دیت عمد کے سخت ہے اور اوسکا قاتل
نہ مارا جاویگا اور قتل شبہ عمد کیا ہے ایک فساد شیطانی ہے لوگون مین جسمین خون ہوجاوے اور خونی معلوم نہ ہو بغیر کینہ اور ہتھیار
اوٹھانیکے عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مواضح مین پانچ اونٹ ہین (مواضح جمع ہے موضحہ کی یعنی وہ زخم جو ہڈی کھولدے)
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العین القائمة السادة لمكانها

بثلث الدیۃ ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا جو آنکھ اپنی جگہ پر قائم رہے لیکن بینائی جاتی رہے تو اوس میں تہائی دیت ہے) باب دیۃ الجنین پیٹ
کے بچے کی دیت کا بیان عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانتا تحت رجل من ہذیل فضربت
احداہما الاخری بعمود فقتلتہا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احد الرجلین کیف ندی من لا صاح
ولا اکل ولا شرب ولا استہل فقال اسجع کسجع الاعراب فقضی فیہ بغرۃ وجعلہ علی عاقلۃ المرأۃ ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ ہذیل میں سے ایک شخص کے پاس دو عورتیں تہیں پہر اون میں سے ایک نے دوسری کو ایک لکڑی
سے مارکر قتل کر ڈالا اور دونوں طرف والوں میں جہگڑا ہوا پہر وہ جہگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جہگڑا یہ تہا
کہ مقتولہ حاملہ تہی اوسکے پیٹ میں بچہ تہا ضرب سے وہ بہی گیا اوسکے وارث بچہ کی دیت مانگتے تہے اور قاتلہ کے وارث دیت بچہ کی
نہ دیتے تہے) اون میں سے ایک نے کہا ہم کیونکر دیت دیں اوس شخص کے جو نہ رویا نہ کہایا نہ پیا نہ چلایا اور یہی نے معنی
عبارت میں لکہا ہے آپ نے فرمایا کیا تم سجع بولتے ہو دیہاتیوں کیطرح پہر آپ نے حکم کیا ایک بردہ دینے کا بچہ کی دیت میں
قاتلہ کے وارثوں کو حکم کیا) عن منصور باسنادہ ومعناہ فزاد فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ
علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا ترجمہ منصور نے اوسی اسناد سے روایت کیا ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت کو قاتلہ کے جماعت پر ٹہرایا اور ٹہرایا غرہ کو دیت اوس بچہ کی جو پیٹ میں تہا (غرہ
کہتے ہیں غلام یا لونڈی کو لمعات سے کہ آپ نے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دینے کا حکم کیا) عن المسور بن مخرمۃ
ان عمر استشار الناس فی املاص المرأۃ فقال المغیرۃ بن شعبۃ شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فیہا بغرۃ عبد او امۃ فقال ائتنی بمن یشہد معک فاتاہ محمد بن مسلمۃ [illegible]
لہ یعنی ضرب الرجل بطن امرأتہ قال ابو داود بلغنی عن ابی عبید انما سمی املاصا لان المرأۃ تزلقہ
قبل وقت الولادۃ وکذلک کل ما زلق من الید وغیرہ فقد ملص ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ
حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے استقاط حمل میں (یعنے استقاط حمل کی دیت کے باب میں اگر کوئی کسی حاملہ عورت کو
صدمہ پہونچادے جس سے اوسکا بچہ گر کر ہلاک ہو جاوے) تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے سامنے آپ نے اوس میں ایک بردہ دینے کا حکم کیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا ایک اور شخص کو لاؤ جو تمہارے ساتہ گواہی
دے وہ محمد بن مسلمہ کو لیکر آئے اونہوں نے گواہی دی ابوداؤد نے کہا مجہکو ابوعبید سے یہہ پہونچا کہ استقاط حمل کو املاص کہتے
ہیں سو وجہ یہ ہے کہ املاص کے معنے ازلاق یعنے پہسلانے کے ہیں اور عورت گویا پہسلا دیتی ہے بچے کو جننے سے پہلے اسیطرح ہاتہ سے
کوئی چیز پہسل جاوے تو اوسکو بہی ملص کہتے ہیں عن عمر انہ سال عن قضیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام
حمل بن مالک بن النابغۃ فقال کنت بین امرأتین فضربت احداہما الاخری بمسطح فقتلتہا وجنینہا

فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنينها بغرة وان تقتل قال ابو داود قال النضر بن شميل
المسطح هو الصوبج قال ابو داود وقال ابو عبيد المسطح عود من اعواد الخباء ترجمہ حضرت عمر نے
اس باب مین دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے رہتے (بچہ کی دیت مین) تو حمل بن مالک
بن نابغہ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین دو عورتون کے بیچ مین تہا اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی اوٹھا کر ماری
وہ مر گئی اور اوسکے پیٹ کا بچہ بھی گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے بچہ کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا اور
قاتلہ کے قتل کئے کو فرمایا (قصاصا) ابو داود نے کہا نضر بن شمیل نے کہا یہ لکڑی روٹی پکانے کی لکڑی تہی۔
ابو عبید نے کہا خیمہ کی ایک لکڑی تھی (مترجم نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہاری لکڑی سے مارنا جس سے مرنے
کا گمان ہو قتل عمد ہے اور اوس مین قصاص واجب ہوتا ہے نہ قتل شبہ عمد جیسے امام اعظم نے خیال کیا ہے عن طاؤس

قال قام عمر رضي الله عنه على المنبر فذكر معناه لم يذكر وان تقتل زاد بغرة عبد او امة قال فقال
عمر الله اكبر لو لم اسمع بهذا لقضينا بغير هذا ترجمہ طاؤس نے حضرت عمر سے ایسی ہی روایت کی جیسی اوپر
بیان ہوئی اسمین یہ نہین ہے کہ آپ نے اوس عورت کو قتل کا حکم دیا تہا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ دینے کا حکم کیا خواہ
وہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمر نے کہا اللہ اکبر اگر ہم پہلے سے اسکو نہ سنتے تو ہم کچھ اور حکم کرتے عن عكرمة عن

ابن عباس في قصة حمل بن مالك قال فاسقطت غلاما قد نبت شعره ميتا وماتت المراة فقضى على
العاقلة الدية فقال عمها انها قد اسقطت يا نبي الله غلاما قد نبت شعره فقال ابو القاتلة انه
كاذب انه والله ما استهل ولا شرب ولا اكل فمثله يطل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسجع الجاهلية
وكهانتها ادّ في الصبي غرة قال ابن عباس كان اسم احديهما مليكة والاخرى ام غطيف ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے حمل بن مالک کے قصہ مین کہ اوس عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا جسکے بال اگ آئے تھے لیکن
وہ مرا ہوا نکلا اور عورت بھی مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری عورت کے کنبے والون سے دیت دلائی اوس
(مقتولہ کے) چچا نے کہا یا رسول اللہ مرا اوس عورت کے پیٹ سے ایسا بچہ گرا جسکے بال نکل آئے تہے قاتلہ کے باپ نے کہا یہ جہوٹا ہے قسم خدا
کی وہ لڑکا چلایا نہ تہا اوس نے پیا نہ کہایا ایسے لڑکے کا خون لغو ہے (نہ اوسمین دیت ہے نہ قصاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا جاہلیت کی سی مسجع عبارت بولتا ہے جیسے کاہن بولتے تھے (بہت مقفی عبارت بولنا اور بات بن سجع کا خیال
رکہنا یہ جاہلیت کے کاہنون اور نجومیون کا طریقہ تہا جو غیب کی بات بتلایا کرتی تہے تاکہ لوگون کو فریفتہ بنائین اور اگلے
کے بچہ مین ایک بردہ) ابن عباس نے کہا ان دونو عورتون مین سے ایک کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف عن جابر

بن عبد الله ان امراتين من هذيل قتلت احداهما الاخرى ولكل واحدة منهما زوج وولد قال فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عاقلة القاتلة وبرأ زوجها وولدها قال فقال عاقلة

المقتولة ميراثها الناقال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ميراثها لزوجها و ولدها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتوں مین سے ایک نے دوسری کو مار ڈالا اور ہر ایک کا خاوند بھی تہا اور اولاد بھی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں ہر ڈالی (یعنی اوسکی قوم والوں سے) اور اوسکی خاوند اور اولاد سے کچھہ مواخذہ نہین کیا تو مقتولہ کے کنبے والون نے کہا اوسکی میراث ہم کو ملیگی اسوجہ سے کہ اگر وہ جنایت کرتے تو اوسکی دیت ہم دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین میراث اوسکی اوسکے خاوند اور اولاد کو ملیگی (لیکن جنایت کی دیت تم لوگون کو دینا ہوگی یہ حکم شرع شریف کا ہے) عن ابی هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت احدهما الاخرى بحجر فقتلتها فاختصموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم دية جنينها غرة عبدا و وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف اغرم دية من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان من اجل سجعه الذي سجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے بنی ہذیل مین سے دو عورتین لڑین آپسمین اور ایک نے دوسری کو پتہر سے مار ڈالا پہر وہ جہگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکے بچہ کی دیت تو غرہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کا حکم فرمایا مارنیوالے کی جماعت پر اور اوس عورت کا وارث کیا اوس کے لڑکے کو اور جو اوس کے ساتھہ تہے تو حمل بن مالک بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر تاوان دون - اس کا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل فمثل ذلک یطل اوس بچے کا جس نے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو لغو ہے آپ نے فرمایا یہ کاہنوں کا بہائی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اوس نے مسجع عبارت بولی ف اہل باطل کے حق کرنیکی لیکن احقاق حق کے لیے مسجع عبارت بولنا درست ہے خود اللہ نے اور اوس کے رسول نے مسجع الفاظ استعمال کیے ہین اور کاہن لوگ غلط مضامین مین عمدہ الفاظ بولتے تہے لوگونکو بہکانے کے لیے (مرقاۃ الصعود) عن ابی هريرة في هذه القصة قال ثم ان المرأة التي قضى عليها بالغرة توفيت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بان ميراثها لبنيها وان العقل على عصبتها ترجمہ ابوہریرہ سے اس قصے مین روایت ہے مقرر وہ عورت جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تہا مر گئی اسپر حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی اوسکے بیٹے کے لیے ہے اور دیت عصبہ پر ہو رہیگی جو وارث اوسکی باپ کی قوم مین سے ہون نہ جیسے چچا دادا وغیرہ عن بريدة ان امرأة حذفت امرأة فاسقطت فرفع ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل في ولدها خمس مائة شاة ونهى يومئذ عن الخذف قال ابو داؤد كذا الحديث خمس مائة شاة والصواب مائة شاة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت نے دوسری عورت کو پتہر مارا اوسکا حمل گر گیا پہر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے اوس کے

بچہ کے بدلے میں پانسو بکریاں دلا میں اور آیندہ کے لیے لوگوں کو پتھر مارنے سے منع کیا ابو داؤد نے کہا روایت یہی صحیح ہے
بکریوں کی اور صحیح سو بکریاں ہیں راشد لوگوں کی عادت ہے خالی دسیلی اور پتھر چلایا کرتے ہیں کسو کے لگ جاتا ہے آپ نے اس
سے منع کیا عن ابی ھریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبد او امۃ او فرس او
بغل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو بچہ کہ پیٹ میں مر گیا اوسکے بدلے غلام
ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر دیا جاوے ۔ عن الشعبی قال الغرۃ خمس مائۃ درھم قال ابو داؤد قال
ربیعۃ الغرۃ خمسون دینارا ترجمہ شعبی نے کہا غرہ کی قیمت پانسو درم ہیں ابو داؤد نے کہا ربیعہ نے کہا پچاس دینار ہیں
باب فی دیۃ المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان عن ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی دیۃ المکاتب یقتل یودی ما ادی من کتابتہ دیۃ الحر وما بقی دیۃ المملوک ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جب مکاتب قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے اوس قدر
حصہ کی دیت مثل آزاد کی دیجاوے اور باقی کی مثل غلام کے (اوسکی قیمت ادا کریں) عن ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او ورث میراثا یرث علی قدر ما عتق منہ ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے جب مکاتب کو ملی حد کا کام کرے یا ترکے کا وارث ہو تو جسقدر آزاد ہوا ہے اوس کے موافق وارث ہوگا (اور اوسی لحاظ
سے اوس پر حد پڑیگی مثلا نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو نصف آزاد سمجھا جاویگا اور نصف غلام اسی طرح اور صورتوں میں
عمل ہوگا) باب فی دیۃ الذمی ذمی کی دیت کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے
دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد والے کی دیت بہ نسبت آزاد کے آدھی ہے (یعنی جو کافر
دار الاسلام میں عہد کے رو سے رہتا ہو اوسکی دیت مسلمان کی آدھی ہے) باب الرجل یقاتل الرجل فیدفعہ
عن نفسہ ایک شخص دوسرے سے لڑے وہ اوسکو دفع کرے تو کچھ تاوان ہوگی دفع کرنے والے کو عن یعلی قال قاتل اجیر لی
رجلا فعض یدہ فانتزعھا فندرت ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدرھا وقال اترید ان
یضع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل قال واخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن جدہ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ اھدرھا
وقال بعدت سنہ ترجمہ یعلی سے روایت ہے ایک نوکر نے لڑائی کی ایک شخص سے تو اوسکا ہاتھ منہ سے کاٹا اوس نے
اپنا ہاتھ کھینچا تو اوسکا دانت نکل پڑا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے لغو کر دیا (یعنی دیت نہ دلائی اسکو دانت کی)
اور آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیدے اور تو اوسکو اونٹ کی طرح چبا ڈالے راوی نے کہا مجھ کو
ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اوس دانت کی دیت نہ دلائی اور کہا خدا کرے اوسکا دانت دور
ہو عن یعلی بن امیۃ بھذا زاد ثم قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للعاض ان شئت ان تمکنہ من یدک

فبعضها ثم تنزعها من فیه وابطل دیة اسنانه ترجمہ یعلے بن امیہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح ہے اتنا زیادہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا اگر تو چاہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اوس کے مونہہ میں
دے وہ کاٹے پھر تو اوسکو کھینچ لے اور نہ دلائی دیت اوسکی دانتوں کی) **باب فیمن تطبب بغیر علم** جو شخص علم
طب نہ جانتا ہو اور وہ کسی کا علاج کرے تو کیا سزا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من تطبب ولا یعلم منه طب فهو ضامن ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طبابت نہ جانتا ہو اور وہ اپنے کو خواہ نہ خواہ
طبیب ٹھہراوے حالانکہ طبابت میں مشہور نہیں ہے اور اوس کے علاج سے کوئی مرگیا تو وہ ضامن ہے **ف** یعنی اوسکو
دیت دینا ہوگی **عن** عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن بعض الوفد الذین قدموا علی ابی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما طبیب تطبب علی قوم لا یعرف له تطبب قبل ذلک
فاعنت فهو ضامن قال عبد العزیز اما انه لیس بالنعت انما هو قطع العروق والبط والکی ترجمہ عبد العزیز
بن عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ بعض لوگ جو میرے باپ پاس آئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طبیب
نہ ہو اور وہ علاج کرے اوسکی طب دانی مشہور نہ ہو پھر اوس کے علاج سے نقصان پہونچے تو وہ ضامن ہے (جیسے فصد کھولنے میں کوئی
رگ کاٹ ڈالے یا بری طور سے زخم چیرے یا داغ دیوے کہ مریض ہلاک ہو جاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی) **باب**
فی دیة الخطا شبه العمد قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال مسدد خطب یوم الفتح ثم اتفقا فقال الا ان کل مأثرة کانت فی الجاهلیة
من دم او مال تذکر وتدعی تحت قدمی الا ما کان من سقایة الحاج وسدانة البیت ثم قال الا
ان دیة الخطا شبه العمد ما کان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون فی بطونها اولادها
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا فتح مکے کے روز تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ
جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تھیں اور انکا ذکر ہوا کرتا تھا یا جتنے دعوے جاہلیت کے ہوں خون یا مال
کے سبب میرے پاؤن کے تلے ہیں (یعنی باطل اور نامسموع ہیں) مگر حاجیوں کا پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت پھر آپ نے فرمایا
خبردار رہو خطا شبہ عمد کی دیت جو کوڑے یا لاٹھی سے ہو سو اونٹ ہیں ان میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہون **ف**
یہ حدیث اوپر گذر چکی شبہ عمد کی دیت میں اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں اس مقام پہ نہیں ہے مگر نسخہ مطبوعہ مصر میں پھر کر
موجود ہے اس لیے ہم نے بھی مکرر لکھ دی اور اسکا ترجمہ دوبارہ لکھ دیا **باب فی جنایة العبد یکون للفقراء**
فقیر مفلس کا لڑکا کوئی جنایت کرے تو اوس سے دیت کا مواخذہ نہ ہوگا **عن** عمران بن حصین ان غلاما لاناس
فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنیاء فاتی اهله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انا

الناس فقتل آية فلم يجعل عليه شيئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فقیروں میں سے کسی کے لڑکے نے کسی امیرزادے کے لڑکے
کا کان کاٹ ڈالا سو اوس غریب زادے کے سب لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
ہم لوگ تو فقیر ہیں سو آپ نے اون پر کچھ بھی نہ ٹھہرایا یعنے اون سے دیت نہ دلائی اس لیے کہ وہ فقیر تھے دیت کہاں سے
دیتے اور قصاص نہ لیا اس وجہ سے کہ جنایت خطا سے ہوگی یا جانے نابالغ ہوگا ایسے شخص کی دیت بیت المال میں سے
امام ادا کرے **باب** فيمن قتل في عمياء بين قوم جو شخص اندھا دھند میں مارا جاوے اوسکا قاتل معلوم نہ ہو **عن** ابن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل في عميا او رميا يكون بينهم بحجر او بسوط فعقله عقل
الخطاء ومن قتل عمدا فقود يديه فمن حال بينه وبينه فعليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نشانہ دیکھی مارا گیا یا پتھر
چلانے میں اونہیں میں کوئی شخص مارا گیا پتھر سے یا کوڑے سے مارا گیا تو دیت اوس کی خطا کی دیت ہوگی اور جو قصدا مارا
گیا تو وہ موجب قصاص کا ہے **ف** اگرچہ پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے کیونکہ وہ عمد ہے **ت** اور جو دونوں میں پڑے
قاتل کے بچانے کے لیے حائل ہو تو اوسپر خدا کی اور فرشتے اور اور لوگوں کی لعنت ہے **باب** في الدابة تنفح برجلها
اگر جانور کسی کو لات مارے تو جانور کے مالک سے مواخذہ نہ ہوگا **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
الرجل جبار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا پاؤں جبار ہے یعنے بیکار ہے اوس میں دیت
نہ ہوگی **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر
جبار وفي الركاز الخمس قال ابو داؤد العجماء المنفلتة التي لا يكون معها احد تكون بالنهار لا تكون
بالليل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایہ کا تلف کرنا باطل ہے **ف** یعنے اگر کسی کے چوپایہ
نے کسی کو مال یا زراعت کو تلف کر دیا تو کچھ لازم نہیں آتا اور چوپایہ والے پر ضمان بھی نہیں آتا اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ
جانور کے ساتھ کوئی ہانکنے والا وغیرہ نہ ہو اور اگر ہوں تو وہ ضامن ہیں یا پیٹھ پر سوار ہو تو وہ ضامن ہے اور یہہ محمول ہے
ضامن نہ ہونا اوس صورت پر کہ جب مال تلف کر دے جہت کر یا وجود احتیاط مالک کے **ف** اور کان اور کنواں بھی باطل ہے
ف یعنے جب کسی نے کان کھدوایا یا کنواں اپنے ملک کی زمین میں پھر ان دونوں میں سے کوئی گذرا یا کنواں کی کھدائی کو مقرر
ہوا اور گر کر ہلاک ہوگیا تو ان صورتوں میں کھدانے والوں پر ضمان نہیں **ف** اور رکاز میں خمس دینا ہوگا رکاز
جو مال زمین میں گڑا ہوا ملے اوس میں سے پانچواں حصہ امام لیگا باقی پانے والے کا ہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم النار جبار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے یعنے کوئی
آگ اپنی زمین میں جلاوے اور وہ ہوا سے اوڑ کر کسی کے گھر یا اسباب میں لگ جاوے تو کچھ تاوان جلانیوالے پر لازم نہ ہوگا

باب القصاص من السن دانت کے قصاص کا بیان **عن** انس بن مالك قال كسرت الربيع اخت

انس بن النضر ثنية امرأة فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقضى بكتاب الله القصاص فقال انس بن النضر

والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها اليوم قال يا انس كتاب الله القصاص فرضوا بارش اخذوه فعجب

النبي صلى الله عليه وسلم وقال ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره قال ابوداود سمعت احمد بن

حنبل قيل له كيف يقتص من السن قال تبرد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع انس بن النضر کی بہن (ربیع کی پھوپی)

نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوسکے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اللہ کی کتاب کے موافق قصاص کا

حکم کیا انس (بن النضر) نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا اوسکا دانت تو آج توڑا جاویگا آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی

کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا پھر جس عورت کا دانت توٹا تہا اوسکے وارث دیت لینے پر رضی ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تعجب کیا اور فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہین کہ اگر اللہ کے بہروسے پر کسی بات پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ اون کی قسم سچی

کر دیتا ہے (تو انس نے غصے مین اللہ کے بہروسے پر قسم کہالی تہی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا اللہ نے ویسا ہی سامان کر دیا)

اخر کتاب الدیات

تمام ہوئی کتاب دیتون کی

بسم الله الرحمن الرحيم

اول کتاب السنة کتاب اتباع سنت کی شروع ہوئی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا

ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افترقت اليهود على احدى او ثنتين وسبعين فرقة و

تفرقت النصارى على احدى او ثنتين وسبعين فرقة وتفترق امتي على ثلاث وسبعين فرقة ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقون پر (یہ شک ہے راوی کا) اور متفرق ہو گئے

نصاری اکہتر یا بہتر فرقون پر (یہ شک ہے راوی کا) اور میری امت متفرق ہوگی تہتر مذہب پر (ف) مگر سب فرقے میرے

امت مین داخل ہین اور جو غلطی پر ہین وہ جہنم مین جاوین گے لیکن ہمیشہ جہنم مین نہ رہین گے مثل کافرون کی (ع ن)

معاوية بن ابي سفيان انه قام فقال الا ان من قبلكم من اهل الكتاب افترقوا على ثنتين وسبعين ملة

وان هذه الملة ستفترق على ثلاث وسبعين ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة

زاد ابن يحيى وعمرو في حديثهما وانه سيخرج من امتي اقوام تجارى بهم تلك الاهواء كما يتجارى

الكلب لصاحبه وقال عمرو الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان

سے روایت ہے وہ کہڑے ہوئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین کہڑے ہوے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ

تم سے پہلے اہل کتاب (یہود و نصاری) بہتر فرقے ہو گئے اور اس امت کے لوگ قریب ہین کہ تہتر فرقے ہو جاوین اون مین سے

بہتر جہنم مین جاوینگے اور ایک جنت مین جاویگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے (جو قائم ہے اللہ کی کتاب پر اور اوسکے رسول کی سنت پر)

اور پیروی صحابہ اور تابعین اور ائمہ راشدین علیہم الرضوان کا اور طریقہ توسط اور اعتدال کا ہے اور افراط اور تفریط سے درمیان
مین جبریہ اور قدریہ اور روافض اور خوارج اور مشبہہ اور معطلہ کے (ابن یحیی اور عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری امت
مین ایسے لوگ پیدا ہونگے جن مین گمراہیان ایسی سما جاوینگی جیسے کلب (ایک مرض ہے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے
پیدا ہوجاتا ہے) انسان کے ہر رگ اور جوڑ مین سما جاتا ہے (ایسی ہی بدعتین ان کی ہر رگ و ریشہ مین سما جاوینگی **باب**
مجانبۃ اہل الاھوآء اہل بدعت کی صحبت سے پرہیز کرنا اور ان سے جدا رہنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات
الی اولوا الالباب قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ
فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی ہو الذی انزل علیک الکتاب اخیر تک۔ یعنی اللہ وہ ہے جس نے اتاری تجہپر کتاب اوس مین
بعضی آیتین صاف ہین کہلی ہوئی وہ تو جڑ ہین کتاب کے اور بعضے مشکل ہین پہلو دار سو جنکے دلون مین گمراہی ہے وہ پیچہے
جاتے ہین ان مشکل و ہوکے والے آیتون کے فساد کرنے کے لیے اور اوسکا مطلب حاصل کرنیکے لیے حالانکہ نہین جانتا کوئی
مطلب انکا سوا اللہ کے) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اونہین دیکہو جو پیچہے پڑجاتے ہین قرآن کے متشابہ آیتون
کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو ان سے بچو (یعنی اونکی صحبت سے پرہیز کرو **ف** قرآن کی آیتین دو طرح
کی ہین۔ محکم اور متشابہ۔ محکم وہ ہے جنکا مطلب صاف صاف کہلا ہے۔ اور متشابہ وہ ہے جسکا مطلب صاف نہین بلکہ اوس مین
دہوکہا ہے۔ سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونہین پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اوس کی اصل تہ کو دریافت
کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا کہ جنکے دلون مین کہوٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے
ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج کرین تو وہ لوگ اونہین کہوٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے
قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تا اونکی بری صحبت کا اثر تم کو نہ ہو (یہ مسلمان کو واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے
محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کی اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہم کو کیا ضرور ہے اوسکا کہوج
کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون۔ اب تفصیل متشابہ اور محکم آیتون کی بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مذکور ہے
عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ **ترجمہ** ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگ ترین اعمال خدا کے واسطے آپس مین دوستی کہنا اور خدا ہی کے لیے دشمنی رکہنا
ہے (خدا کے لیے دوستی اور دشمنی یہہ ہے کہ اوس مین دنیا کا علاقہ نہ ہو خالص خدا کے واسطے ہو **عن** عبد اللہ بن کعب بن مالک
وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک وذکر ابن السرح قصۃ تخلفہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایھا الثلثۃ

حتیٰ اذا طال علیّ تسورت جدار حائط ابی قتادة وهو ابن عمی فسلمت علیه فوالله ما ردّ علیّ السلام ثم
ساق خبر تنزیل توبته ترجمہ عبید اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کعب کو لیکر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے
ہوگئے تھے اور کعب بیٹوں میں سے اور بیان کیا قصہ اونکے پیچھے رہ جانیکا غزوہ تبوک میں سے تو کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کردیا مسلمانوں کو ہم تین آدمیوں سے باتیں کرنے سے اس وجہ سے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تھا یعنی جہاد کے لیے نہ نکلنا اور پیچھے
رہ جانا یہانتک کہ جب بہت دن ہوگئے تو میں ابوقتادہ کے باغ کے دیوار پہاند کر اون کے پاس گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے
تھے تو میں نے اونکو سلام کیا قسم خدا کے اونہوں نے میری سلام کا جواب نہ دیا پھر بیان کیا اون کے توبہ اترنے کا قصہ جو اوپر گذر چکا

باب ترك السلام علی اهل الاهواء اہل بدعت کو سلام کا جواب نہ دینا **عن** عمار بن یاسر قال قدمت علی
اهلی وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی الله علیه وسلم فسلمت علیه فلم یرد
علیّ قال اذهب فاغسل هذا عنك ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے میں اپنے گھر کے لوگوں کے پاس آیا اور میرے ہاتھ
پھٹ گئے تھے تو اونہوں نے زعفران میرے ہاتھوں میں لتھیڑ دیا جب میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا تو میں
نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا جا اپنے ہاتھوں کو دھو ڈال اس سے **عن** عائشة رضی الله عنها انه اعتل
بعیر لصفیة بنت حیی وعند زینب فضل ظهر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لزینب اعطیها بعیرا
فقالت انا اعطی تلك الیهودیة فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم فهجرها ذا الحجة والمحرم وبعض صفر
ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہوگیا اور ام المؤمنین زینب
کے پاس ایک اونٹ فاضل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین زینب سے فرمایا تم وہ اونٹ صفیہ کو دیدو انہوں نے کہا میں
اس یہودیہ کو دیدوں زینب نے طعن سے کہا چونکہ پہلی حضرت صفیہ یہودیہ تھیں اور اونکو حقیر جانا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غصے ہوگئے اور آپ نے زینب سے بات کرنا چھوڑ دی ذی الحجہ اور محرم اور کچھ صفر کے دنوں تک

باب النهی عن الجدال فی القرآن قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المراء فی القرآن کفر ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں شک کر کے جھگڑنا کفر ہے **ف** خطابی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث
کی تاویل میں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے قرات میں مثلاً ایک قرات کو خدا کی طرف سے کہے اور دوسری کا انکار کرے حالانکہ ساتوں قراتیں خدا
کی طرف سے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے متشابہ آیتوں میں اونکا انکار کرے اونکے معانی ظاہرہ کا بوجہ شبہات عقلی و فلسفی کے جیسے اہل کلام کا دستور
ہے

باب فی لزوم السنة اتباع حدیث ضرور ہے جیسے اتباع قرآن ضرور ہے **عن** المقدام بن معدی
کرب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال الا انی اوتیت الکتاب ومثله معه
الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا
القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه الا لا یحل لکم

لكم لحم الحمار الاهلي ولا كل ذي ناب من السبع ولا لقطة معاهد الا ان يستغني عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعليهم ان يقروه فان لم يقروه فله ان يعقبهم بمثل قراه **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہوں میں کتاب یعنے قرآن اور اوسکے ساتھ اوسی کی مثل اور بھی چیز تم خبردار ہو جاؤ قریب ہے جو ایک شخص پیٹ بھرا یعنے آسودہ اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھا ہوا کہیگا تم اس قرآن ہی کو اختیار کرو اور جو قرآن میں حلال پاؤ اوسکو تو حلال جانو اور جو قرآن میں حرام پاؤ بس اوسکو حرام جانو سن رکھو البتہ گدہا گہریلو بھی تمہارے لیے حلال نہیں اور نہ ہر دانت والا درندوں میں سے یعنے جیسے چیتا کتا شیر وغیرہ اور نہ ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب مالک اوسکا اوس سے بے پروا ہو یعنی ایسی کم قیمت چیز ہو یا مال ہو کہ مالک کو اوسکی کچھ پروا نہو اور جو شخص کسی قوم پاس مہمان ہو تو اوس قوم کو اوس مہمان کی مہمانی لازم ہے اور جو وہ قوم اوسکی مہمانی نہ کرے تو اوس مہمان کو پہنچ سکتا ہے کہ اوس قوم سے اپنی مہمانی کے مقدار لیوے بجبر یا کسی اور طرح سے یہ حکم منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں تہا پھر اسپر عمل نہیں رہا **عن** يزيد بن عميرة وكان من اصحاب معاذ بن جبل اخبره قال كان لا يجلس مجلسا للذكر حين يجلس الا قال الله حكم قسط هلك المرتابون فقال معاذ بن جبل يوما ان من ورائكم فتنا يكثر فيها المال ويفتح فيها القرآن حتى ياخذه المؤمن والمنافق والرجل والمرأة والصغير والكبير والعبد والحر فيوشك قائل ان يقول ما للناس لا يتبعوني وقد قرأت القرآن ما هم بمتبعي حتى ابتدع لهم غيره فاياكم وما ابتدع فان ما ابتدع ضلالة واحذركم زيغة الحكيم فان الشيطان قد يقول كلمة الضلالة على لسان الحكيم وقد يقول المنافق كلمة الحق قال قلت لمعاذ ما يدريني رحمك الله ان الحكيم قد يقول كلمة الضلالة وان المنافق قد يقول كلمة الحق قال بلى اجتنب من كلام الحكيم المشتهرات التي يقال ما هذه ولا يثنينك ذلك عنه فانه لعله ان يراجع وتلق الحق اذا سمعته فان على الحق نورا قال ابو داود قال معمر عن الزهري في هذا ولا ينئينك ذلك عنه مكان يثنينك قال صالح بن كيسان عن الزهري في هذا المشبهات مكان المشتهرات وقال لا يثنينك كما قال عقيل وقال ابن اسحاق عن الزهري قال بلى ما تشابه عليك من قول الحكيم حتى تقول ما اراد بهذه الكلمة **ترجمہ** یزید بن عمیرہ سے روایت ہے جو معاذ بن جبل کے ساتھیوں میں سے تہا کہ معاذ بن جبل جب وعظ کہنے کو بیٹھتے تو کہتے اللہ بڑا عادل حاکم ہے شک کرنیوالے تباہ ہو گئے ایک روز انہوں نے کہا تمہارے بعد بڑے بڑے فساد ہونگے اور مال بہت ہو جاویگا یعنی لوگ بہت مالدار اور غنی ہونگے اور سب بہت آسان ہو جاوینگے اور قرآن آسان ہو جاویگا یہانتک کہ حاصل کریگا اوسکو مومن اور منافق اور مرد اور عورت اور بڑے اور چھوٹے اور غلام اور آزاد پہر قریب ہے کہ ایک کہنیوالا کہے لوگوں کو کیا ہوا ہے جو میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن پڑھ چکا ہوں اب وہ میری پیروی نہ کرینگے جبتک میں اونکے واسطے ایک نئی چیز نہ نکالوں سوا قرآن کے پہر جو وہ نئی چیز نکالے تم اوس سے بچو کیونکہ جو نئی بات نکلیگی وہ گمراہی ہے اور میں تمکو ڈراتا ہوں عالم کی گمراہی

کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان سے کہتا ہے اور کبھی منافق بھی سچی بات کہتا ہے یزید نے کہا معاذ سے کہا یہ کیونکر معلوم ہو کہ عالم گمراہی کی بات کہتا ہے اور منافق سچی بات بتا
ہاں جو کہتا ہے تو عالم کی ان باتوں سے بچ جو مشہور ہو جاویں غلطی اور جو شبہ کے ساتھ اور سب لوگ اسکا انکار کریں مگر ایسی باتوں
سے تو عالم سے نہ پھر اسلیے کہ گمان ہے وہ اس سے پھر جاوے گا اور ہدایت پر آجانے کا سبب روشنی علم کے اور پکڑ لے تو حق کو جب سنے اسکو
کیونکہ حق میں ایک روشنی ہوتی ہے ف جو خود بخود ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتی ہے بشرطیکہ منصف اور حق کا طالب ہو اور باطل
کی تاریکی اور ظلمت بھی نہیں چھپتی - معاذ بن جبل نے سہل سے نشانی باطل کی بیان کردی وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
میں اسکا نشان نہ ہو ایک نئی بات ہو جسکو عقل سلیم قبول نہ کرے اور عالم کے فتنے سے ڈرایا اس واسطے کہ عالم کا فتنہ بہت سخت اور
مشکل ہوتا ہے وہ جھوٹی چکنی دلیلوں سے عوام کو فریفتہ کر لیتا ہے اور لوگ اسکے فریب میں آجاتے ہیں ہمارے زمانے میں دیکھیے
کتنی خرابیاں اور تباہیاں دین اسلام پر آئی ہیں اکثر مولویوں کے اختلافات اور تعصبات سے وہ قوم ہو گئی ہے جو ہیں اختلاف اور
پھوٹ کو درست سمجھ لیا اور جو اتفاق اور اتحاد اللہ اور اسکے رسول نے قائم کیا تھا اسکو توڑ ڈالا نئی نئی باتوں کا رواج دیا جو زمانہ
نبوی میں نہ تھیں اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ ان نئی باتوں سے دین کی ترقی ہوگا البتہ حق کو کوئی چارہ نہیں بجز اس کے کہ کتاب
اللہ کو دیکھے اور اختلاف میں اسکی طرف رجوع کرے اگر کتاب اللہ میں مسئلہ نہ ملے تو پھر کتب حدیث کی دیکھے اور اس پر عمل کرے

یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے

عن سفيان قال كتب رجل الى عمر بن عبد العزيز يسأله عن القدر فكتب اما بعد اوصيك بتقوى الله
والاقتصاد في امره واتباع سنة نبيه صلى الله عليه وسلم وترك ما احدث المحدثون بعد ما جرت به سنته
وكفوا مؤنته فعليك بلزوم السنة فانها لك باذن الله عصمة ثم اعلم انه لم يبتدع الناس بدعة الا قد
مضى قبلها ما هو دليل عليها او عبرة فيها فان السنة انما سنها من قد علم ما في خلافها ولم يقل
ابن كثير من قد علم من الخطأ والزلل والحمق والتعمق فارض لنفسك ما رضي به القوم لانفسهم فانهم
على علم وقفوا وببصر نافذ كفوا ولهم على كشف الامور كانوا اقوى وبفضل ما كانوا فيه اولى فان
كان الهدى ما انتم عليه لقد سبقتموهم اليه ولئن قلتم انما حدث بعدهم ما احدثه الا من اتبع غير
سبيلهم ورغب بنفسه عنهم فانهم هم السابقون فقد تكلموا فيه بما يكفي ووصفوا منه ما يشفي فما دونهم
من مقصر وما فوقهم من محسر وقد قصر قوم دونهم فجفوا وطمح عنهم اقوام فغلوا وانهم بين ذلك لعلى
هدى مستقيم كتبت تسأل عن الاقرار بالقدر فعلى الخبير باذن الله وقعت ما اعلم ما احدث الناس من محدثة
ولا ابتدعوا من بدعة هي ابين اثرا ولا اثبت امرا من الاقرار بالقدر لقد كان ذكره في الجاهلية الجهلاء
يتكلمون به في كلامهم وفي شعرهم يعزون به انفسهم على ما فاتهم ثم لم يزده الاسلام بعد الا شدة ولقد
ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير حديث ولا حديثين وقد سمعه منه المسلمون فتكلموا به في

کتاب میں نہ لکھی ہو یا اوس نے زمین تقسیم یہ پروردگار کی نہ ہو چکی ہو باوجود ان سب باتوں کے تقدیر کا انکار اسد جل جلالہ
کی کلی کتاب میں موجود ہے اوسی میں سے اگلے لوگوں نے تقدیر کا مسئلہ کہا اور اوسی میں ہو یا علم کیا اگر یہ کہو کہ
پھر اسنے یہ آیتیں کیوں اوتاری اور ایسا کیوں کہا (یعنی وہ آیتیں جو ظاہر التقدیر کے خلاف ہیں) تو اوسکا جواب یہ ہو کہ گو لوگوں
نے ان آیتوں کو بھی پڑھا تھا اور اس کی تاویل خوب جانتے تھے جس کو تم نہیں جانتے ہو باوجود اس کے وہ لوگ اسد کی تقدیر
(لوح محفوظ) اور تقدیر کے قائل تھے جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا اور جو اسنے چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا ہم اپنی ذات
کو نفع یا نقصان پہونچانے کا پورا اختیار نہیں رکھتے (یعنے مالک نفع و نقصان ہم نہیں ہیں) پھر اس اعتقاد پر بھی اگلے لوگ
اچھے کام کرتے تھے اور برے کاموں سے ڈرتے تھے حدثنا [illegible] عن نافع قال کان لابن عمر صدیق من اہل الشام یکاتبہ
فکتب الیہ ابن عمر انہ بلغنی انک تکلمت فی شیء من القدر فایاک ان تکتب الی فانی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی امتی اقوام یکذبون بالقدر ترجمہ نافع سے روایت ہے
ابن عمر کا ایک دوست تھا شام میں وہ اون سے خط کتابت رکھتا تھا ایک بار ابن عمر نے اوس کو لکھا مجھے یہ خبر پہونچی
ہے کہ تو نے تقدیر کے مسئلے میں گفتگو نکالی ہے تو اب مجھ سے خط کتابت نہ رکھیو کیونکہ میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلا دینگے ف یعنے یہ کہینگے کہ تقدیر کوئی
چیز نہیں ہے سب کام تدبیر ہی سے درست ہوتے ہیں اس زمانے میں ایسے لوگ بہت نکلے ہیں یہ پیشین گوئی نہایت صحیح نکلی شرع
کا حکم یہ ہے کہ تدبیر کرو غافل اور کاہل بن کے مت بیٹھو لیکن تقدیر پر اعتقاد رکھو حدثنا [illegible] عن خالد الحذاء قال قلت للحسن
یا ابا سعید اخبرنی عن آدم اللسماء خلق ام للارض قال لا بل للارض قلت ارأیت لو اعتصم فلم یاکل
من الشجرۃ قال لم یکن لہ منہ بد قلت اخبرنی عن قولہ تعالی ما انتم علیہ بفاتنین الا من ہو صال
الجحیم قال ان الشیاطین لا یفتنون بضلالتہم الا من اوجب اللہ علیہ الجحیم ترجمہ خالد حذاء سے روایت ہے
میں نے حسن بصری سے پوچھا ف چونکہ تقدیر کے مسئلہ میں کلام اپنے بصرہ میں شروع ہوئی اخیر زمانہ صحابہ میں اور حسن بصری بھی بصرہ کے تھے
کو شبہہ ہوا لوگوں [illegible] شبہہ یا کہ شاید یہ بھی تقدیر کے قائل نہ ہوں تو ان سے سوال کیا یا یہ وجہ تھی کہ لوگوں نے اون پر
تہمت کی تھی کہ یہ تقدیر کے مسئلہ میں اور ان کے بعض شاگرد جیسے عمرو بن عبید [illegible] وغیرہ تقدیر کے منکر ہو گئے تھے تو لوگوں
نے حسن بصری کی طرف بھی اہل سنت کر [illegible] تھے یہی گمان ہوا تھا ان پر بہت سی آیتیں ابو داود نے ایسی ہی لکھی ہیں جن سے
حسن بصری کا تقدیر پر اعتقاد رکھنا ثابت ہوتا ہے ف اے ابا سعید مجھ کو بتا آدم آسمان کے لیے بنائے گئے تھے یا زمین کے لیے
انہوں نے کہا زمین کے لیے میں نے کہا اگر وہ گناہ سے بچ رہتے اور درخت میں سے نہ کہاتے انہوں نے کہا وہ ضرور کہاتے دیکھو
تقدیر میں یہی لکھا تھا میں نے کہا اللہ [illegible] یہ جو فرمایا شیاطین تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اوسکو جو جہنم میں جانیوالا ہے انہوں نے کہا شیاطین
اپنے گمراہ میں کسی کو نہیں [illegible] مگر اوسی شخص کو جس کو لکھ دیا ہے اللہ نے جہنم میں دوسری روایت میں ہے کہ حسن نے کہا اس آیت میں ولذلک

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے دین
اور شریعت میں جو اس میں نہیں ہے وہ نئی بات یا اسکا نکالنے والا مردود ہے ف یعنی جو دین میں وہ نئی بات نکالے جسکی شرع میں
اصل نہیں ہے کیونکہ نہیں پائی جاتی مگر ایسی ہے اور اوسکا نام بدعت ہے دین میں چار چیزیں اصل میں ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع
چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ میں ہے سو جو باتیں ان چاروں اصول میں نہیں ہیں وہی بدعت ہیں جیسی بدعتیں لوگوں نے خلاف
شرع نکالی ہیں اس حدیث سے رد ہو گئیں تفصیل کی کچھ حاجت نہیں مثلا قبر پر گنبد بنانا قبروں پر روشنی تعزیہ بنانا پیروں کو
سجدہ کرنا اولیاء کی منت ماننا چڑھاوے چڑھانا کہاں تک بیان کریں اسیطرح کے خرافات ہیں قرآن و حدیث و اجماع و قیاس شرعی میں انکی اصل نہیں بلکہ
کام صریح احادیث میں منع ہیں اسیطرح اور بدعتوں کو بھی خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جیسے درست ہوا تو ہمارے قیاس میں یہ چیزیں درست
معلوم ہوتی ہیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ پیشکر چلو خود دل با روئی با مہ - قیاس کے بہت شرطیں ہیں سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس صحیح
نہیں اور وہ بھی اس مقام میں جہاں کوئی نص آیت حدیث نہ ہو غرض کہ اس حدیث میں عجیب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا جو سب بدعتوں کی
بیخ کنی ہو گئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے تو سب بدعتوں کی باتیں خود بخود جاتی رہیں زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اسواسطے کہ علماء نے
کہا ہے کہ یہ حدیث آدھا اسلام ہے اور علماء نے جس قدر اس حدیث سے قواعد نکالے ہیں قطعی ہو کر ثابت ہیں + کیونکہ بدعت دین
کی نفی ہے ہمیشہ محمدی پکا پیرو ہوں تجھ سے یا رسول خدا - ترجمہ مشارق ٢ عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی وحجر بن حجر قالا

أتينا العرباض بن سارية وهو ممن نزل فيه ولا على الذين إذا ما أتوك لتحملهم قلت لا أجد ما أحملكم عليه فسلمنا و
قلنا أتيناك زائرين وعائدين ومقتبسين فقال العرباض صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم أقبل علينا
فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كأن هذه موعظة مودع فما
ذا تعهد إلينا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن عبدا حبشيا فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا
كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات
الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة ترجمہ عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے روایت ہے ہم عرباض بن
ساریہ پاس گئے اور وہ اون لوگوں میں تھے جنکی شان میں یہ آیت اتری ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم
علیہ یعنی اون پر کچھ حرج نہیں جو آتے ہیں تیرے پاس اسلیے کہ تو اون کو سوار کر لے پھر تو کہتا ہے میرے پاس سواری نہیں
غرض وہ اپنی طرف سے جہاد کو جانے میں کوتاہی نہیں کرتے مگر سواری نہ ہونے سے مجبور ہیں) ہم نے اون سے کہا ہم تمہاری
زیارت اور عیادت کو اور تم سے مستفید ہونے کو آئے ہیں یعنی علم دین حاصل کرنیکو انہوں نے کہا (یعنی عرباض نے)
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر اپنی ذات مبارک سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمکو نصیحت
فرمائی ہمارے لیے نہایت خوب نصیحت جس سے آنکھوں سے آنسو بہ گئے اور دل ڈر گئے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ نصیحت
تو گویا رخصت کرنیوالے کی ہے تو ہمارے لیے کچھ وصیت فرمایئے تب آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور حکم قبول کرنیکی اور

برابر ہم کسی کو نہیں کرتے ابوبکر کے ساتھ پھر حضرت عمر کے برابر پھر حضرت عثمان کے ساتھ کسیکو برابر نکرتے پھر اصحاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے برابر چھوڑ دیتے تھے اون میں سے پھر کسی کو فضیلت نہ دیتے شاید یہ ذکر ہے اون صحابہ کا جو اہل بیت میں نہیں ہیں ورنہ امیر
المؤمنین علی رضی اللہ عنہ بعد حضرت عثمان کے جنت نشین ہیں عن ابن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حی افضل امة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعده ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنهم ترجمہ ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین
امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیت ان اقول ثم من
فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابة قال ما انا الا رجل من المسلمین ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے میں نے
اپنے باپ (حضرت علی سے) پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں افضل کون ہے تو اونہوں نے جواب دیا
کہ حضرت ابوبکر راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے پوچھا پھر کون تو کہا کہ پھر عمر پھر میں ڈر گیا کہ میں پوچھوں پھر کون وہ حضرت عثمان کا
نام لیدیں میں نے کہا پھر تم اے میرے باپ انہوں نے کہا میں کیا ہوں ایک شخص ہوں مسلمانوں میں یہ انہوں نے تواضع اور
انکسار فرمایا جیسے بزرگوں کی عادت ہے عن سفیان یقول من زعم ان علیا علیہ السلام کان احق بالولایة
منهما فقد خطأ ابابکر وعمر والمهاجرین والانصار وما اراه یرتفع له مع هذا عمل الی السماء ترجمہ سفیان
سے روایت ہے جو شخص یہ سمجھے کہ حضرت علی زیادہ مستحق تھے خلافت کے ابوبکر اور عمر سے تو اوس نے غلطی نکالی ابوبکر اور عمر اور تمام مہاجرین
اور انصار کی (اس لیے کہ خلافت ابوبکر کی مہاجرین و انصار کے اتفاق سے ہوئی تھی اور وہ خوب جانتے تھے استحقاق کو
اور جو ایسا اعتقاد رکھے تو میں نہیں سمجھتا کہ اوسکا کوئی عمل آسمان کو جاوے (یعنی قبول ہو) عن سفیان یقول الخلفاء
خمسة ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وعمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنهم ترجمہ سفیان سے روایت ہے کہ خلیفہ پانچ ہیں
ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم (کیونکہ یہ لوگ عادل اور متبع شرع تھے) باب فی الخلفاء
خلافت کا بیان عن ابی هریرة یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلة ظلة
ینطف منها السمن والعسل فاری الناس یتکففون بایدیهم فالمستکثر والمستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض
فاراک یا رسول اللہ اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل آخر فعلا به ثم اخذ به رجل آخر فعلا به ثم
اخذ به رجل آخر فانقطع ثم وصل فعلا به قال ابوبکر بابی وامی لتدعنی فلاعبرنها فقال اعبرها قال
اما الظلة فظلة الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فهو القرآن لینه وحلاوته واما المستکثر
والمستقل فهو المستکثر من القرآن والمستقل منه واما السبب الواصل من السماء الی الارض فهو الحق الذی انت
علیه تاخذ به فیعلیک اللہ ثم یاخذ به بعدک رجل فیعلو به ثم یاخذ به رجل آخر فیعلو به ثم

یا خذ به رجل آخر فینقطع ثم یوصل له فیعلو به ای رسول الله لتحدثنی اصبت ام اخطأت فقال اصبت

بعضا و اخطأت بعضا فقال اقسمت یا رسول الله لتحدثنی ما الذی اخطأت فقال النبی صلی الله علیه وسلم

لا تقسم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا رات کو مین نے خواب مین ایک ٹکڑا دیکھا جس مین سے گہی اور شہد ٹپک رہا ہتا تو مین دیکہتا تہا لوگون کو اپنے ہاتہہ پہیلائے ہوئے وہ گہی اور شہد لیتے ہین تو کسی نے بہت سا لیا کسی نے تہوڑا لیا اور مین نے دیکہا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے پہلے آپ کو دیکہا یا رسول اللہ کہ آپ نے اوس رسی کو پکڑا اور اوپر چلے گئے پہر اور ایک شخص نے اوس رسی کو پکڑا وہ بہی اوپر چلا گیا پہر ایک اور شخص نے پکڑا وہ بہی اوپر چلا گیا پہر ایک اور شخص نے اوس رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پہر مل گئی اور وہ اوپر چلا گیا ابو بکر نے یہہ خواب سنکر کہا یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر صدقے ہون مجہے اس خواب کی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا اچہا تعبیر کہو ابو بکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو دین اسلام ہے اور وہ گہی اور شہد اوس مین سے جو ٹپکتا ہے تو اوس سے مراد قرآن ہے جس مین نرمی اور شیرینی ہے اور یہہ جو بعض لوگون نے اوسکو بہت لیا بعضون نے تہوڑا لیا تو یہی ہے کسی نے بہت قرآن حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا اور لیکن وہ رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے تو وہ حق ہے جسکو آپ لیے ہوئے ہین پہر اللہ آپکو اوٹہا لیگا آپ کے بعد اس حق (خلافت) کو ایک اور شخص لیگا وہ بہی اوٹہ جاویگا پہر ایک اور شخص لیگا وہ بہی اوٹہ جاویگا پہر ایک اور شخص لیگا وہ کٹ جانیکو قریب ہوگا یعنی خلافت چہوڑنی پڑیگا وہ ہوگا جیسے حضرت عثمان کا یہہ حال ہوا لیکن پہر ملجاوے گا اور اوپر اوٹہ جاویگا یا رسول اللہ آپ سے مین پوچہتا ہون مینے ٹہیک تعبیر کہی یا غلط کی آپنے فرمایا تم نے کچہہ ٹہیک کہا کچہہ غلط کہا ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ فرمایئے مین قسم کہاتا ہون مین نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا نہین قسم مت کہا ف کیونکہ مین نہین بتاونگا پہر تمہاری قسم پوری نہ ہوگی اور آپ نے تفصیل غلطی اور ثواب کی بیان نہ کی اس لیے کہ اللہ کا حکم بتانے کے لیے نہ ہوگا تاکہ فتنے اور فساد کی خبرین پہلے سے مشہور نہ ہوجاوین اور اسلام کی ترقی مین خلل پڑے دوسری یہہ کہ اگر آپ بتا دیتے تو اون آدمیونکا نام بہی بیان کرتے جو بعد آپ کے اس رسی کو سنبہالینگے اس صورت مین خلافت پر تخصیص ہو جاتی اور یہ اللہ اور رسول کو منظور نہ تہا منظور یہی تہا کہ خلافت مبہم رہے مسلمان جسکو پسند کرین وہ مقرر ہو **عن**

ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذه القصة قال فابى ان یخبره ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت مین قصہ مذکور ہے اس مین یہہ ہے کہ جب ابو بکر نے چاہا کہ آپ اونکی غلطی بیان کر دین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے انکار کیا **عن**

ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم من رای منکم رؤیا فقال رجل انا رایت کان میزانا نزل من السماء

فوزنت انت وابو بکر فرجحت انت بابی بکر ووزن عمر وابو بکر فرجح ابو بکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم

رفع المیزان فراینا الکراهیة فی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکہا ہو تو بیان کرے ایک شخص بولا مین نے دیکہا کہ ایک ترازو آسمان سے اوترا پہر آپ تولے گئے اور ابو بکر تو آپ بہاری رہے پہر ابو بکر اور عمر تولے گئے تو ابو بکر بہاری رہے پہر عمر اور عثمان تولے گئے

عمر ہاری ہوئی بعد اوسکے ترازو اوٹھہ گیا راوی نے کہا ہم نے آپکو چہرہ مین ناخوشی پائی کیونکہ خلافت کا پوشیدہ رہنا اور تہا او طرح پر کہل گیا اور اوسکی دلیل یہہ ہے کہ اسی طرح سے خلافت واقع ہوئی دوسری یہہ کہ خواب دیکہنے والے نے پورا خواب نہین دیکہا کہ عثمان

کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا بیان نہ کیا عن ابی بکرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ذات یوم ایکم رأی رؤیا فذکر معناه ولم یذکر الکراهیة قال فاستاء لها رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یعنی فساءه ذلک فقال خلافة نبوة ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تم مین سے کسی نے کوئی خواب دیکہا ہو وہ بیان کرے پہر بہی حدیث بیان کی لیکن ناخوشی کا بیان نہین کیا یہہ کہا کہ آپکو یہہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تو نے جو یہہ دیکہا وہ خلافت نبوت کی ہے جو دین سیکہانے کے لیے عدل و انصاف سے ہوتی ہے اوس مین سر مو شرع سے تجاوز نہین ہوتا اس کے بعد پہر اللہ سلطنت جسکو چاہیگا دیگا یعنی یہہ سمجہو کہ ان تین شخصون کے بعد پہر دین اسلام اوٹھہ جاویگا بلکہ دین قیامت تک باقی رہیگا البتہ خلافت راشدہ جاتی ہوگی

عن جابر بن عبد اللہ انه کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلة رجل صالح ان

ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما تنوط بعضهم ببعض فهم

ولاة هذا الامر الذی بعث اللہ به نبیه صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات خواب مین ایک مرد صالح دکہلایا گیا) یعنی ایک صالح مرد نے دیکہا خواب مین یعنی خود مین نے خواب مین دیکہا کو یا کہ ابو بکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور عمر ابو بکر کے ساتہہ پیوست کیے گئے اور لٹکائے گئے ہین اور عثمان عمر کے ساتہہ لٹکائے گئے ہین جابر نے کہا پہر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اوٹہے تو ہم نے کہا یعنی جتنے اصحاب تہے اونکو ظن غالب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد صالح فرمایا سو اوس سے مراد خود آنحضرت ہی ہین اور تعلق اور اتصال جو بعض کا بعض کو ساتہہ ہے اوسکی یہہ معنے ہین کہ وہ اس کام کو والی ہین جس کام کے لیے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا یعنی احکام دین اور شریعت کو جاری کرنے مین یہہ آپکے خلیفہ ہین بہ ترتیب مذکور پہلے ابو بکر خلیفہ ہونگے پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم سو ایسا ہی ہوا عن

سمرة بن جندب ان رجلا قال یا رسول اللہ رأیت کان دلوا دلی من السماء فجاء ابو بکر فاخذ بعراقیها فشرب شربا

ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقیها فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقیها فشرب حتی تضلع ثم جاء علی فاخذ

بعراقیها فانتشطت وانتضح علیه منها شیء ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین نے دیکہا ایک ڈول لٹکایا گیا آسمان سے تو پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اوسکی لکڑیکو دونون کرنے پکڑکے اونہون نے کچہہ پیا یعنی خوب اچہی طرح نہ پیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہوکر پیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہوکر پیا پہر علی رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے اوسکو پکڑا تو وہ ڈول ہل گیا اور اوس مین سے کچہہ پانی حضرت علی پر پڑ گیا اسمین اشارہ ہے اون فتنون کیطرف جو حضرت علی کی خلافت مین واقع ہوئی اور خلافت

یہہ حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

اور اور بہی بہت نسخون مین نہین ہین لیکن اطراف مین یہہ حدیثین مذکور ہین اور اونکی نسبت ابو داؤد کیطرف کی ہے

عن مکحول قال لتمخرن الروم الشام اربعین صباحا لا یمتنع منہا الا دمشق وعمان ترجمہ مکحول نے کہا روم کے لوگ شام مین چالیس دن تک گہسے رہینگے کوئی شہر اون کے ہاتہہ سے نہ بچیگا سوا دمشق اور عمان کے اگرچہ یہہ حدیث قول ہے مکحول کا مگر حکم مین مرفوع کے ہے اس لیے کہ یہہ باتین سوا پیغمبر کے اور کسی آدمی کو معلوم نہین ہو سکتین عن عبد الرحمن بن سلمان یقول سیاتی ملک من ملوک العجم یظہر علی المدائن کلہا الا دمشق ترجمہ عبد الرحمن بن سلمان نے کہا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون مین سے آویگا وہ سب شہرون کو لے لیگا سوا دمشق کے عن مکحول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موضع فسطاط المسلمین فی الملاحم ارض یقال لہا الغوطۃ ترجمہ مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانونکا خیمہ لڑائیون کے وقت ایک مقام مین ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین اور وہ ایک مقام ہے دمشق کے پاس ملک شام مین عن عوف بن ابی جمیلۃ قال سمعت الحجاج یخطب وہو یقول ان مثل عثمان عند اللہ کمثل عیسی بن مریم ثم قرأ ہذہ الآیۃ یقرأہا ویفسرہا اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا یشیر الینا بیدہ والی اہل الشام ترجمہ عوف بن ابی جمیلہ سے روایت ہے مین نے سنا حجاج بن یوسف ظالم بادشاہ خطبہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا عثمان کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی پہر پڑہا اوس نے اس آیت کو اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ف یعنی کہا اللہ جل جلالہ نے اے عیسی مین تم کو دنیا سے اوٹہانیوالا ہون اور اپنی طرف بلانیوالا ہون اور پاک کرنیوالا ہون تجہکو کافرون سے اور تیری تابعدارون کو غالب کرنیوالا ہون کافرون پر قیامت تک تو ایسا ہی حضرت عثمان کا بہی حال ہوا کہ اون کے مخالفین جنہون نے اونکو قتل کیا دنیا مین ذلیل خوار ہوئے اور اون کے چاہنے والے معزز اور ممتاز ہوئے ف اشارہ کرتا تہا حجاج ہماری طرف اور شام والون کی طرف جنہون نے بدلہ لیا حضرت عثمان کے قاتلون سے اور تباہ کیا اونکو مگر جو اہل شام اور عراق اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تہے اور اون کو ایذا دیتے تہے اون کی مثال حضرت عیسی کے تابعدارون کی نہین ہو سکتی کیونکہ وہ سب انجام مین ذلیل ہوگئے اور اونکی سلطنت برباد ہوگئی اور چونکہ حجاج خود بہی ظالم تہا اور ظالمون کا شریک تہا اس واسطے اوس نے اپنے تئین اور بنی امیہ کی جماعت کو اور شام کے لوگون کو عموما حضرت عیسی کے تابعدارون سے تشبیہ دی عن الربیع بن خالد الضبی قال سمعت الحجاج یخطب فقال فی خطبتہ رسول احدکم فی حاجتہ اکرم علیہ ام خلیفتہ فی اہلہ فقلت فی نفسی للہ علی ان لا اصلی خلفک صلوۃ ابدا وان وجدت قوما یجاہدونک لاجاہدنک معہم زاد اسحق فی حدیثہ قال فقاتل فی الجماجم حتی قتل ترجمہ ربیع بن خالد ضبی سے روایت ہے مین نے حجاج کو سنا خطبہ پڑہتا ہوئے وہ کہتا تہا کسی شخص کا

تم میں کسیکا پیام پہونچانیوالا دیکھیں زیادہ ہے یا جو اُسکا قائم مقام اور خلیفہ ہو اوسکو گھربار میں ف معاذ اللہ کبرت کلمۃ تخرج من فیہ
الشنا برا کلمہ حجاج ظالم نے کہا اس سے یہہ مقصود تہا کہ لوگ عبد الملک بن مروان کو جو اوس زمانے کا حاکم اور حجاج اوسکا ایک عامل تہا پیغمبر خدا
سے زیادہ سمجھیں اسلیے کہ پیغمبر تو صرف اللہ کا پیام لیکر آئے تہے اور عبد الملک اللہ کا خلیفہ تہا اور یہ مردود اتنا نہ سمجھا کہ پیغمبر اللہ کے بھیجے ہوئے
ہیں اور اوسکے خلیفے ہیں اسکی مخلوقات میں خصوصاً ہمارے پیغمبر کہ تمام انبیا کے سردار ہیں اللہ جل جلالہ نے آدم کو لیے فرمایا جو درجہ میں ہمارے
پیغمبر سے کم تہے انی جاعل فی الارض خلیفہ پھر ہمارے پیغمبر کا کتنا بڑا درجہ اللہ کے نزدیک ہوگا جو اللہ کے خلیفہ اور رسول اور خلیل اور حبیب کچھ ہیں
ف میں نے اپنے دل میں کہا ابے اللہ کا حق میری اور یہہ ہی کہ میں اسکے پیچھے نماز پڑھوں کبھی اور مجھ جیسے اگر میں تجھ پر جہاد کریں تو نہیں ہے اور تجھ
ساتھ اسپر جہاد کروں عن عاصم قال سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول اتقوا الله ما استطعتم ليس فيها مثنوية
واسمعوا واطيعوا ليس فيها مثنوية لامير المؤمنين عبد الملك والله لو امرت الناس ان يخرجوا من باب من المسجد
فخرجوا من باب آخر لحلت لي دماؤهم واموالهم والله لو اخذت ربيعة بمضر لكان ذلك لي من الله حلالا ويا عذيري
من عبد هذيل يزعم ان قراءته من عند الله والله ما هي الا رجز من رجز الاعراب ما انزلها الله على نبيه عليه السلام وعذيري
من هذه الحمراء يزعم احدهم انه يرمي بالحجر فيقول الى ان يقع الحجر قد حدث امر فوالله لادعنهم كالامس الدابر قال فذكرته
للاعمش فقال انا والله سمعته منه ترجمہ عاصم سے روایت ہے میں نے حجاج کو منبر پر کہتے سنا ڈرو تم اللہ سے جہانتک تمکو قدرت اسمیں کوئی
شرط نہیں ہے نہ استثنا یعنی اللہ سے ڈرنا قطعی ہے ہر حال میں) اسی طرح سنو اور اطاعت کرو بغیر استثنا (اور شرط کے امیر المومنین عبد الملک بن
مروان کی ف اوس زمانہ میں جب ظالم سلاطین بنی امیہ کا تسلط ہوا تو صالح اور متقی لوگ مجبوری سے مصلحت اس طرح بیعت کر لیتے کہ ہم تمہاری
اطاعت کرینگے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع کے نہو حجاج کا مطلب یہ تہا کہ لوگ بلا شرط اطاعت کریں خواہ حکم امیر کا شرع کے موافق ہو یا مخالف
اسلیے کہ اگر اس شرط سے بیعت ہوگی تو لوگوں کو بعض حکموں میں جو شرع کے مخالف ہوں انحراف کا موقع ملیگا ف قسم خدا کی اگر میں حکم کروں لوگوں کو
کہ مسجد کے اس دروازے سے نکلا کریں پھر وہ دوسرے دروازے سے نکلیں تو حلال ہو جاوینگے میرے لیے انکے خون اور مال ف جہوٹا ہے مردود
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کا خون درست نہیں مگر تین صورتوں میں ایک جان بدلے جان کے دوسرے ارتداد تیسرے زنا محصنہ میں ف
قسم خدا کی اگر میں مضر (ایک قبیلہ ہے) کے قصور پر ربیعہ کو پکڑوں تو اللہ کی طرف سے مجھے درست ہے ف جہوٹا ہے مردود ظلم کسی کو درست نہیں نہ
اللہ کبہی ظلم کرتا ہے نہ ظالموں کو اللہ تعالی فرماتا ہے وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان) اور فرماتا ہے اذا حكمت فاحكم بينهم بالقسط اور فرماتا ہے
اعدلوا هو اقرب للتقوى اور فرماتا ہے ولا تزر وازرة وزر اخرى ف کون عذر کریگا میری طرف سے ہذیل کے غلام یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب کہتے
ہیں کہ میں جس طرح قرآن کو پڑہتا ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہے قسم خدا کی وہ ایک گانا ہے عرب کے گانوں میں سے اللہ نے اوسکو نہیں اوتارا اپنے پیغمبر پر
ف جہوٹا ہے مردود عبد اللہ بن مسعود بڑے مقدس اور ذی علم صحابی تہے انہوں نے اپنے کانوں سے قرآن رسول اللہ صلعم سے سنا اور آپ نے فرمایا کہ قرآن سات
طرح پر اترا ہے اور سب طرحیں اللہ کی طرف سے ہیں ف کون عذر کریگا میرے پاس ان عجمی لوگوں کی طرف سے ان میں سے کوئی ایک پتہر
پھینکتا ہے یعنی فساد کی بات نکالتا ہے پھر کہتا ہے دیکھو یہہ کہانتک جاتا ہے کچھ نئی بات ہوئی قسم خدا کی میں انکو کل کے دن کی طرح نیست و نابود

ابن کا نشین الملک (یعنی بنی مروان کی گویا یہ بات ایسی لغو ہے کہ زبان سے نہیں نکلے گا منہ سے نکلی) عن عبد الله بن ظالم

المازنی قال سمعت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال لما قدم فلان الکوفة اقام فلان خطیبا

فاخذ بیدی سعید بن زید فقال الا ترے الی هذا الظالم فاشهد علی التسعة انهم فی الجنة ولو شهدت

علی العاشر لم ایثم قال ابن ادریس والعرب تقول آثم قلت ومن التسعة قال قال رسول الله صلی

الله علیه وسلم وهو علی حراء اثبت حراء انه لیس علیك الا نبی او صدیق او شهید قلت ومن التسعة

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وسعد بن ابی وقاص

وعبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلکأ هنیة ثم قال انا ۔ ترجمہ عبد اللہ بن ظالم مازنی سے روایت

ہے جب فلانا کوفے میں آیا اور اوس نے فلانے کو خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑا کیا (مراد معاویہ ہیں جب وہ آئے تھے کوفے کو اور کھڑا کیا

تھا انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کو خطبہ پڑھنے کے لیے مقصود معاویہ کا تھا کہ اہل کوفہ کے دلوں کو حضرت امیر المومنین علی مرتضے

کی طرف سے پھیر دیں اور ایسی باتیں بیان کریں جن سے معاویہ کی فضیلت اون پر ثابت ہو اس لیے ابو داؤد نے معاویہ کا نام

نہیں لیا نہ مغیرہ بن شعبہ کا) تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کے کہا کیا تو نہیں دیکھتا اس ظالم کو (جو برا کہہ رہا ہے علی مرتضے

کو) میں گواہی دیتا ہوں نو آدمیوں پر کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کو بھی بیان کر دوں تو گنہگار نہ ہونگا میں نے

کہا وہ نو لوگ کون ہیں سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پر تشریف رکھتے تھے اور وہاں آپ نے فرمایا تھم جا

تجھ پر کوئی نہیں ہے سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے میں نے کہا وہ نو آدمی کون ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف ۔ پھر میں نے

کہا دسواں آدمی کون ہے تو وہ تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر انہوں نے کہا دسواں آدمی میں ہوں رضی اللہ عنہم سب سے

عن عبد الرحمن بن الاخنس انه کان فی المسجد فذکر رجل علیا علیه السلام فقام سعید بن زید فقال

اشهد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم انی سمعته وهو یقول عشرة فی الجنة النبی فی الجنة و

ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر بن العوام

فی الجنة وسعد بن مالك فی الجنة وعبد الرحمن بن عوف فی الجنة ولو شئت لسمیت العاشر

قال فقالوا من هو فسکت قال فقالوا من هو فقال هو سعید بن زید ترجمہ عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے وہ مسجد

میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے ذکر کیا حضرت علی کا (برائی کے ساتھ) تو سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے) کھڑے ہو گئے اور

کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میں نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دس آدمی جنتی ہیں ۔ ایک

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہونگے دوسرے ابوبکر جنت میں ہونگے تیسرے عمر جنت میں ہونگے چوتھے عثمان جنت میں

ہونگے پانچویں علی مرتضے جنت میں ہونگے چھٹے طلحہ جنت میں ہونگے ساتویں زبیر بن عوام جنت میں ہونگے آٹھویں

سعد بن مالک جنت میں ہوں گے تو یں عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں گے اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا بھی نام لے
دوں لوگوں نے کہا وہ دسواں آدمی کون ہے وہ چپ ہو رہے جب انہوں نے پوچھا وہ دسواں آدمی کون ہے تو انہوں نے
کہا سعید بن زید چونکہ دسویں آدمی یہ خود تھے اسواسطے اپنا نام پہلے بیان نہ کیا تاکہ انکسار اور تفاخر نہ نکلے پھر جب لوگوں
نے اصرار کیا تو بتا دیا عن رباح بن الحارث قال کنت قاعدا عند فلان فی مسجد الکوفة وعنده
اهل کوفة فجاء سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرحب به وحیاه واقعده عند رجله علی السریر
فجاء رجل من اهل الکوفة یقال له قیس بن علقمة فاستقبله فسب فسب فقال سعید من یسب هذا
الرجل قال یسب علیا قال الا اری اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یسبون عندک ثم لا تنکر
ولا تغیر انا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وانی لغنی ان اقول علیه ما لم یقل فیسالنی عنه
غدا اذا لقیته ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وساق معناه ثم قال لمشهد رجل منهم مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم یغبر فیه وجهه خیر من عمل احدکم عمره ولو عمر عمر نوح ترجمہ رباح بن الحارث سے روایت
ہے میں بیٹھا تھا فلاں شخص کے پاس (یعنی مغیرہ بن شعبہ) کے کوفے کی مسجد میں اور اوس کے پاس کوفے کے لوگ جمع تھے اتنے میں سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل آئے (مغیرہ نے) مرحبا کہا اور سلام علیک کی اور اپنے پاؤں کے پاس اونکو تخت پر بٹھایا پھر ایک شخص
کوفے کا رہنے والا آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا مغیرہ نے اوسکا استقبال کیا اوس نے برا کہا حضرت علی کو سعید نے پوچھا
یہ کسکو برا کہتا ہے انہوں نے کہا حضرت علی کو برا کہتا ہے سعید نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ لوگ تمہارے سامنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہتے ہیں پھر نہ تم منع کرتے ہو نہ اسکو موقوف کرتے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
فرماتے تھے اور مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں آپ پر وہ بات کہوں جو آپ نے نہیں فرمائی پھر قیامت میں آپ مجھ سے سوال کریں
ملاقات کیوقت) ابو بکر جنت میں ہوں گے اور عمر جنت میں ہوں گے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے اوپر بیان
ہوئی پھر سعید بن زید نے کہا صحابہ میں سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا جس سے اوسکے منہ پر گرد پڑی
افضل ہے تم میں سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے اگرچہ اوس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کے برابر ہو **ف** یعنی ایک ہزار برس تک
بھی اگر اعمال صالحہ کیا کرے تو اوسکا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنی صحابی کے برابر نہ ہوگا یہ بات اکثر علمائے امت کے
نزدیک مسلم ہے کہ ولی کیسے ہی بڑے درجہ کا ہو مگر صحابی نہ ہو تو اونے صحابی کے درجہ تک نہ پہونچیگا عن انس بن مالک ان
نبی الله صلی الله علیه وسلم صعد احدا فتبعه ابو بکر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه نبی الله صلی الله علیه
وسلم برجله وقال اثبت احد نبی وصدیق وشهیدان ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احد کے پہاڑ پر چڑھے اور آپکے ساتھ ابو بکر اور عمر اور عثمان تھے پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے پاؤں
سے مارا اور فرمایا تھم جا اے احد تجھ پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں (صدیق ابو بکر اور دو شہید عمر اور عثمان تھے)

آپکا پورا ہوا ابوبکر اپنی موت سے مرے ہیں اور عمر اور عثمان دونوں شہید ہوئے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی تدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول
اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول
من یدخل الجنۃ من امتی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے
پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس میں سے میری امت جاویگی۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول
اللہ میں یہ چاہتا تھا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھ لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو اے
ابوبکر تو سب سے پہلے میری امت میں جنت میں جاویگا ف یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اسی مقام پر ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں
بعد مسور بن مخرمہ کے حدیث کے ہے جو آگے آتی ہے اور یہاں اس کے بعد حدیث انس کے حدیث جابر کی ہے لا یدخل النار احد الخ
عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ان شخصوں میں سے جنہوں نے شجرۃ الرضوان
کے تلے بیعت کی جہنم میں نہ جاویگا (یہ بیعت جان نثاری اور کافروں سے لڑنے پر کی تھی) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی فلعل اللہ وقال ابن سنان اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما
شئتم فقد غفرت لکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بدر والوں کو
دیکھا (یعنے جو صحابہ جنگ بدر میں آپ کے ساتھ شریک تھے جو پہلے جنگ ہے اسلام میں) اور فرمایا تم جیسے چاہو
عمل کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنے اگر اب تم سے گناہ بھی سرزد ہونگے تو معاف کر دیے جاوینگے) عن المسور بن
مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فذکر الحدیث قال فاتاہ یعنی عروۃ بن مسعود
فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب یدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ
راسہ فقال من ہذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلح حدیبیہ میں نکلے پھر بیان کیا حدیث کو (جیسے اوپر گزر چکی) تو عروہ بن مسعود آپ پاس آیا اور آپ سے
گفتگو کرنے لگا پھر وہ جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ میں لیتا (عرب کا قاعدہ ہے کہ
بات کرتے وقت داڑھی پکڑتے ہیں خاص کر محبت اور ملاطفت کے وقت) اور مغیرہ بن شعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے اور ان کے
ہاتھ میں تلوار تھی اور سر پر خود تھا انہوں نے تلوار کی کوتھی سے عروہ کے ہاتھ پر مارا اور کہا جدا رکھ اپنا ہاتھ آپ کی ریش مبارک
سے عروہ نے سر اوٹھا کر پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا مغیرہ ہیں (پھر عروہ غصے ہوا مغیرہ پر کہ میں نے تجھ پر ایسے احسان کیے
اور تو یہ حرکت کرتا ہے جیسے سیرت میں روایت ہے) عن الاقرع مؤذن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بعثنی عمر الی الاسقف فدعوتہ

فقال له عمر هل تجدني في الكتاب قال نعم قال كيف تجدني قال اجدك قرنا قال فرفع عليه الدرة فقال

قرن مه فقال قرن حديد امين شديد قال كيف تجد الذي يجيء بعدي فقال اجد خليفة

صالحا غير انه يؤثر قرابته فقال عمر يرحم الله عثمان ثلثا فقال كيف تجد الذي بعده قال

اجده صدا حديد قال فوضع عمر يده على راسه فقال يا دفراه يا دفراه فقال يا امير

المؤمنين انه خليفة صالح ولكنه تستخلف حين يستخلف والسيف مسلول والدم مهراق

ترجمہ اقرع سے روایت ہے جو مؤذن تہا عمر بن الخطاب کا کہ حضرت عمر نے مجھ کو بھیجا نصاری کے ایک پادری کی طرف

مین اوسکو بلا لایا حضرت عمر نے اوس سے پوچھا تو میرا بھی حال کچھ اپنی کتاب مین پاتا ہے وہ بولا انہون نے کہا کیونکر اوس نے

کہا قرن حضرت عمر نے اوسپر درہ اوٹھایا اور کہا قرن کیا ہے وہ بولا قرن کے معنی امانت دار مضبوط اور سخت پہر حضرت عمر نے

کہا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا اوسکا کیا حال ہے وہ بولا وہ خلیفہ نیک ہے مگر اپنی قرابت کا خیال زیادہ رکھے گا حضرت عمر نے

کہا اللہ رحم کرے عثمان پر تین بار پہر کہا جو خلیفہ اوس کے بعد ہوگا اوسکا کیا حال ہے بولا وہ تو لوہے کا ایک

ہوگا (یعنے رات دن جنگ مین مصروف رہے گا) حضرت عمر نے کہا ای گندگی بدبو دار یہ کیا کہتا ہے اوس نے کہا اے

امیر المؤمنین وہ خلیفہ نیک ہوگا مگر جسوقت وہ خلیفہ ہوگا اوسوقت تلوارین کہنچی ہون گی اور خون بہہ رہا ہوگا (یعنے

فتنے مین اون کی خلافت ہوگی پہر وہ فتنہ اون سے مٹ نہ سکے گا یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے) **باب**

في فضل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحاب رسول اللہ کی فضیلت کا بیان **عن** عمران بن

حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذين بعثت فيهم ثم الذين يلونهم

ثم الذين يلونهم والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يظهر قوم يشهدون ولا يستشهدون

وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشوا فيهم السمن ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین امت اس زمانے کے لوگ ہین جن مین مین بہیجا گیا (یعنے آپکے زمانہ نبوت سے اخیر زمانہ صحابہ یعنے

سنہ ۱۲۰ ہجری تک) پہر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین (یعنے تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ہجری تک) پہر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین

یعنے تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰ ہجری تک) معلوم نہین تیسرے لوگون کا آپنے ذکر کیا یا نکیا پہر آپ نے فرمایا وہ لوگ نکلین گے

جو گواہی کو مستعد ہون گے بدون طلب کے اور نذر کرین گے مگر پورا نکرین گے اور خیانت کرینگے اور امانت دار نہونگے

اور ظاہر ہو جاویگا اون مین موٹاپا (حرام کے مال کہانے سے) **باب** النهي عن سب اصحاب رسول الله صلى الله

عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت **عن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو انفق احدكم مثل احد ذهبا ما بلغ مد

احدهم ولا نصيفه ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو

قسم اُس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اگر تم مین سے (یعنی وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہونگے) اون مین سے کوئی
احد پہاڑ برابر سونا صرف کرے تو اون کے ایک مد یا آدہے کے برابر نہو گا (مد سوا رطل کا یا دو رطل کا) حسن
عمرو بن ابی قرة قال کان حذیفة بالمدائن فکان یذکر اشیاء قالها رسول الله صلی الله علیه
وسلم لاناس من اصحابه فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلك من حذیفة فیاتون سلمان فیذکرون
له قول حذیفة فیقول سلمان حذیفة اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفة فیقولون له
قد ذکرنا قولك لسلمان فما صدقك ولا کذبك فاتی حذیفة سلمان وهو فی مبقلة فقال یا
سلمان ما یمنعك ان تصدقنی بما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سلمان ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان یغضب فیقول فی الغضب لناس من اصحابه ویرضی فیقول فی الرضی لناس من
اصحابه اما تنتهی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال وحتی توقع اختلافا وفرقة ولقد علمت
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب فقال ایما رجل من امتی سببته سبة او لعنته لعنة فی غضبی فانما
انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون انما بعثنی رحمة للعالمین فاجعلها علیهم صلوة یوم القیمة والله
لتنتهین او لاکتبن الی عمر ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے حذیفہ بن الیمان (جو ایک صحابی مشہور ہین) مدائن
(ایک شہر ہے) مین اون باتون کا ذکر کیا کرتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب سے غصے کی
حالت مین فرمائین تہین پہر بعضے لوگ اون سے یہ باتین سنکر سلمان فارسی پاس جاتے اور جو باتین حذیفہ سے
سنتے وہ اون سے بیان کرتے سلمان اون کو سنکر یہہ کہتے کہ جو حذیفہ کہتے ہین اوس کو وہی خوب جانتے ہین لوگ
سلمان سے یہہ سنکر حذیفہ پاس آتے اور کہتے ہم نے تمہاری حدیث سلمان سے بیان کی تو او نہون نے نہ جہوٹہ کہا نہ سچ (یعنی نہ تمہاری
تصدیق کی نہ تکذیب) یہہ سنکر حذیفہ سلمان پاس آئے اور وہ اپنی ترکاری کے کہیت مین تہے اون سے کہا ای سلمان تم کو کیا ہوا ہے
جو تم میری تصدیق نہین کرتے اون باتون مین جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہین سلمان نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی غصہ ہوتے تہے تو غصے مین چند باتین اپنی اصحاب کو کہہ دیتے پہر کبہی خوش ہوتے
تہے تو خوشی مین چند باتین اپنے اصحاب کو کہہ دیتے تم شاید باز نہین آؤ گے جبتک بعضون کی دوستی لوگون کے دلون
مین ڈالدو اور بعضون کی دشمنی یہانتک کہ لوگون مین اختلاف اور پہوٹ ہو جاوے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا مین نے اپنی امت مین سے جس شخص کو برا کہا یا اُس پر لعنت کی غصے کی حالت مین تو اسوجہ سے
کہ مین بہی آدم کی اولاد ہون جیسے اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجہے بہی غصہ آتا ہے لیکن اللہ نے مجہے سب عالمون کے
لیے رحمت کرکے بہیجا ہے یا اللہ تو اوس لعنت یا برے کہنے کو رحمت کر دے اون پر قیامت کے روز قسم خدا کی تم باز آؤ
(ایسی حدیثین بیان کرنے سے) ورنہ مین حضرت عمر رض کو لکہہ بہیجونگا

باب فی استخلاف ابی بکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر

صدیق کی خلافت کی دلیل عن عبداللہ بن زمعة قال لما استعز برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عندہ فی نفر من المسلمین
دعاہ بلال الی الصلوٰۃ فقال مروا من یصلی للناس فخرج عبداللہ بن زمعة فاذا عمر فی الناس وکان ابوبکر
غائبا فقلت یا عمر قم فصل بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان عمر رجلا مجہرا
فقال فاین ابوبکر یابی اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک والمسلمون فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی عمر تلک
الصلوٰۃ فصلی بالناس ترجمہ عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی تو میں آپ
پاس بیٹھا تھا اور چند آدمیوں کے ساتھ تھے میں بلال آپ کو بلانے کے لیے آئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا کسی اور کو حکم کرو وہ نماز پڑھاوے
تو میں باہر نکلا تو عمر بن الخطاب ملے اور ابوبکر صدیق رض اوس وقت نہ تھے میں نے عمر رض سے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھاؤ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے تکبیر
کہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی آواز سنی وہ تو ایک بڑی آواز کے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ابوبکر کہاں ہیں اللہ
انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اسکا انکار کرتے ہیں (کہ جب ابوبکر موجود نہوں تو سوا اون کے دوسرا کوئی شخص صحابہ میں سے امامت کرے)
پھر آپ نے ابوبکر رض کو بلا بھیجا انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑہائی وہی نماز جسکو حضرت عمر پڑہا چکے تھے یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت کی بڑی دلیل ہے اسواسطے کہ قریب وفات کے آپ نے اون کو نماز پڑہانے کے لیے حکم کیا اور امامت صغری مؤید ہے امامت
کبری کو واللہ اعلم عن عبداللہ بن زمعة بھذا الخبر قال لما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت
عمر قال ابن زمعة خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلع راسہ من حجرتہ ثم قال لا لا لا لیصل
للناس ابن ابی قحافة یقول ذلک مغضبا ترجمہ عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے یہی حدیث اوس میں یہ ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض کی آواز سنی تو آپ نکلے یہاں تک کہ اپنا سر حجرہ سے نکالا پھر فرمایا نہیں
نہیں نہیں نماز پڑہاویں لوگوں کی ابوقحافہ کے بیٹے یہ آپ نے غصہ سے فرمایا ف آپ کو منظور تہا کہ ابوبکر صدیق نماز پڑہاویں
چنانچہ دوسری روایت میں یہ امر موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز پڑہانے کے لیے کہا مگر حضرت عائشہ رض نے
اس خیال سے کہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ آنحضرت کی جگہہ خالی دیکھ کر تاب نہ لاویں گے عمر کو امامت کے لیے کہا آپ نے جب اون
کی سنی تو پھر ابوبکر کی امامت کے لیے کہا

باب مایدل علی ترک الکلام فی الفتنة

جب مسلمانوں میں فتنہ اور فساد
تو چپکے رہنا بہتر ہے یعنی عزلت اور جدا رہنا لوگوں سے عن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن
علی ان ابنی ھذا سید وانی ارجو ان یصلح اللہ بہ بین فئتین من امتی وقال فی حدیث حماد ولعل
اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حسن بن علی کو فرمایا یہ بیٹا میرا سید ہے (یعنی سردار اور شریف) اور مجھے امید ہے کہ اللہ جل
جلالہ اس کی وجہ سے میری امت کے دو گروہوں میں صلح
کرا دیوے حماد کی روایت میں یہ ہے کہ شاید اللہ جل جلالہ اسکی وجہ سے

مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرادے گا **ف** یہہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی امام حسن علیہ السلام نے معاویہ رضی اللہ عنہ
سے صلح کر لی اور بڑا فتنہ موقوف کر دیا **عن** حذیفۃ ما احد من الناس تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا
محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ **ترجمہ** حذیفہ بن
الیمان سے روایت ہے مین کوئی آدمی ایسا نہین جانتا جو فتنے مین پڑے اور مجھکو اوسکے بگڑ جانے کا ڈر نہو مگر محمد بن مسلمہ
کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد بن مسلمہ سے تجھہ کو فتنہ ضرر نہ کریگا **ف**
شاید آپ نے اون کے لیے دعا کردی ہو کہ اللہ اون کو فتنے سے بچاوے **عن** ثعلبۃ بن ضبیعۃ قال دخلنا علی حذیفۃ
فقال انی لاعرف رجلا لا تضرہ الفتن شیئا قال فخرجنا فاذا فسطاط مضروب فدخلنا فاذا فیہ
محمد بن مسلمۃ فسالناہ عن ذلک فقال ما ارید ان یشتمل علی شیء من امصارکم حتی تنجلی عما
انجلت **ترجمہ** ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان کے پاس گئے انہون نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکو
فتنہ نقصان نہ کریگا پھر ہم اون کے پاس سے نکلے تو دیکھا ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم اوس مین گئے وہان محمد بن مسلمہ تھے اون سے
ہم نے خیمے مین بیٹھنے کا اور شہر چھوڑنے کا سبب پوچھا انہون نے کہا مین نہین چاہتا کہ تمہارے شہر مین سے کوئی
جگہہ مجھکو گھیر لے (یعنے مین وہان رہنا اختیار کرون) جبتک کہ شہر ان فتنون سے صاف نہو جاوے (اس روایت سے
باب کا مضمون معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے مین آبادی سے دور رہنا اور تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے **عن** قیس بن
عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ اخبرنا عن مسیرک ھذا اعھد عھدہ الیک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ام رای رایتہ فقال ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء ولکنہ رای
رایتہ **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہے مین نے امیر المومنین علی رض سے پوچھا آپ یہ جو سفر کرتے ہین (معاویہ سے جنگ
کو لیے) یہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے یا آپ اپنی راے مین اسکو مناسب جانتے ہین انہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھکو اس بارے مین کوئی حکم نہین دیا لیکن یہہ میری راے ہے **ف** اگرچہ آپنے حکم نہین
دیا تھا مگر آپ نے اس فتنے کے خبر کر دی تھی کہ مسلمانون مین ایک پھوٹ پیدا ہوگی جیسے دوسری حدیث مین ہے **عن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین یقتلہا
اولی الطائفتین بالحق **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین پھوٹ کے وقت
ایک فرقہ نکلے گا اوس سے وہ فرقہ لڑیگا جو حق کے قریب ہوگا **ف** مراد فتنہ معاویہ اور علی رض ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ علی اور اصحاب علی رض اس معاملے مین حق پر تھے **باب** فی التخییر بین الانبیاء علیہم الصلوۃ و
السلام پیغمبرون مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مت فضیلت دو پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر ف اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی حقارت ہو بلکہ

پیغمبروں کو بزرگ اور بہتر سمجھنا چاہیے) عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی

لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو یون

کہنا چاہیے کہ میں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہون یونس علیہ السلام سے یہہ آپنے تواضع کی راہ سے فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھکو فضیلت دیکر اور انبیا علیہم السلام

کی تحقیر نکرین عن عبد اللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ینبغی لنبی ان یقول انی خیر من یونس بن متی ترجمہ

عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی پیغمبر کو یون کہنا لایق نہیں ہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہون کیونکہ اس مین خود

سرائی اور اپنے منہ سے اپنی تعریف نکلتی ہے جو پیغمبرونکی شان کے خلاف ہے ہرچند ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رجل من الیہود والذی اصطفی

موسی فرفع المسلم یدہ فلطم وجہ الیہودی فذھب الیہودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش فی جانب العرش فلا ادری اکان

ممن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عز وجل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی نے

کہا قسم اوس ذات کی جس نے چن لیا موسی علیہ السلام کو ایک مسلمان نے یہہ سنکر اوسکو ایک طمانچہ

لگایا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے یہہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھکو

مت فضیلت دو حضرت موسے علیہ السلام پر کیونکہ حشر میں ایک بیہوشی ہوگی (شاید یہہ بعد حشر

کے ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد سب سے پہلے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھین گے) تو مین سب سے پہلے

ہوش میں آونگا اور دیکھونگا کہ موسے علیہ السلام عرش کا کونا تھامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا

کہ موسے علیہ السلام بیہوش ہوکر مجھسے پہلے ہوش میں آوینگے یا وہ بیہوش ہی نہونگے اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ مفضول کو تمام صفات میں افضل سے کم ہونا ضرور نہیں ہے اگرچہ فضیلت مطلقہ میں

کم ہو بعض صفات حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود میں ایسے تھے جو حضرت ابو بکر صدیق اور عمر

فاروق میں نہین پائی جاتی عن انس قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ فقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراھیم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے خیر البریۃ کہا (یعنی افضل

اور بہترین خلق تمام مخلوقات سے بہتر) آپ نے فرمایا یہہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین (اونکا لقب

خیر البریۃ ہوگا کیونکہ وہ اپنے عہد میں بہترین خلق تھے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ

اولین اور آخرین سب سے بہتر ہین مگر تواضع اور انکسار کے راہ سے آپ نے یہہ لقب پسند نکیا) عن

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم

واول من تنشق عنہ الارض واول شافع واول مشفع ترجمہ

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سردار ہوں آدم کی اولاد کا اور سب سے پہلے زمین میری
ہی اوپر سے پھٹیگی یعنی میں قبر سے نکلونگا) اور میں سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی (اگر شفاعت
اللہ کی حکم سے ہوگی) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ادری اتبع لعين هو ام لا وما
ادری اعزير نبي هو ام لا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تبع (جسکا
ذکر کلام اللہ میں ہے) قابل لعنت کے ہے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہیں) حاکم کی روایت میں اتنا
زیادہ ہے میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے یا نہیں اور حدود گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں یا نہیں عن ابی هريرة
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات
وليس بيني وبينه نبي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے سب سے
زیادہ علاقہ ہے عیسے بن مریم علیہ السلام سے کیونکہ پیغمبر علاتی بھائی ہیں آپس میں (جیسے علاتی بھائیوں کا باپ
ایک ہوتا ہے مائیں جدا جدا اسی طرح سب انبیا کے اصول متحد ہیں جیسے توحید اور ملائکہ اور حشر و نشر لیکن فروع میں
اختلاف ہے) اور اسوجہ سے کہ میری اور عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا) اور اس وجہ سے کہ عیسی علیہ السلام نے
آپ کے آنے کی بشارت دی اور قیامت کے قریب اتریں گے اور آپ کا دین جاری کرینگے اور اوس کے تابع ہونگے

باب في ذكر الارجاء مرجیہ کا رد (وہ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں کرتا اور اعمال صالحہ
ایمان میں داخل نہیں ہیں یہ فرقہ گمراہ ہے اہل سنت سے باہر ہے اہل سنت کے پیشواؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ
مومن کو ضرور ہیں اور اعمال بد سے ضرر ہوگا ۔ لیکن اکثر علماے اہل حدیث نے اعمال صالحہ کو ایمان میں
داخل کیا ہے ۔ اور بعضوں نے ایمان میں داخل نہیں کیا ہے مگر ضروری سب نے جانا ہے عن ابی هريرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الايمان بضع وسبعون افضلها قول لا اله الا الله وادناها
اماطة العظم عن الطريق والحياء شعبة من الايمان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایمان کے کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں سب سے پہلے اعلے تو یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی نہیں ہے کوئی
لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور سب سے کم یہ ہے کہ ہڈی کو رستے سے ہٹا دیوے یا کانٹے یا پتھر کو جس سے چلنے والوں
کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو) اور حیا (یعنی شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھے کام بھی ایمان
میں داخل ہیں اور رد ہو گیا مرجیہ پر عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اكمل المؤمنين
ايمانا احسنهم خلقا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پورا ایمان
اوس شخص کا ہے جسکے خلق اچھے ہوں (یعنے خوش خلق اور بامروت ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان کم زیادہ
ہوتا ہے) باب الدليل على الزيادة والنقصان ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے پر دلیلیں (جیسا اہل سنت کے

اکثر علما ہو گئے نزدیک نیک کام ایمان مین داخل ہین تو جسقدر نیک کام زیادہ ہونگے اوسی قدر ایمان بڑہیگا اور جسقدر نیک کام
کم ہونگے ایمان گہٹیگا عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة
ترجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کے اور کفر کے بیچ مین نماز ہو یعنی نماز کفر کی روک
ہو جب نماز چہوڑ دی تو گویا کفر سے پردہ اوٹہ گیا اب یہ شخص کافر ہو گیا یا قریب کفر کو پہونچا عن عبد الله بن عمر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رأيت من ناقصات عقل ولا دين اغلب لذي لب منكن
قالت وما نقصان العقل والدين قال اما نقصان العقل فشهادة امرأتين شهادة رجل واما نقصان
الدين فان احداكن تفطر رمضان وتقيم ايام لا تصلي ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتون سے فرمایا مین نے عقل اور دین مین ناقص اور عقلمند کو بے عقل بنا دینے والا تم سے زیادہ نہین دیکہا ایک
عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم مین عقل اور دین کا کیا نقصان ہو آپ نے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہو کہ دو عورتون کی
گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم مین ہر ایک عورت رمضان مین روزے ناغہ کرتی
ہو اور کئی کئی روز تک نماز نہین پڑہتی (بوجہ حیض یا نفاس کے) تو نماز اور روزے کی کمی کو آپ نے دین کا نقصان قرار دیا اس
سے معلوم ہوا کہ ایمان زیادہ کم ہوتا ہے عن ابن عباس قال لما توجه النبي صلى الله عليه وسلم الى الكعبة
قالوا يا رسول الله فكيف الذين ماتوا وهم يصلون الى بيت المقدس فانزل الله تعالى وما كان
الله ليضيع ايمانكم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑہنے لگے (اس سے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تہے) تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگونکا کیا حال ہوگا جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے
پڑہتے مر گئے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وما كان الله ليضيع ايمانكم اللہ تمہارا ایمان بیکار نہ کریگا ایمان سے مراد نماز ہے یعنی اون کو بہی نماز کا ثواب
ملیگا عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجالا ولم يعط رجلا
منهم شيئا فقال سعد يا رسول الله اعطيت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شيئا وهو مؤمن فقال النبي صلى الله
عليه وسلم او مسلم حتى اعادها سعد ثلاثا والنبي صلى الله عليه وسلم يقول او مسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم
اني لاعطي رجالا وادع من هو احب الي منهم لا اعطيه شيئا مخافة ان يكبوا في النار على وجوههم ترجمہ سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو دیا اور ایک شخص کو نہ دیا (یعنی کچہہ مال تقسیم کیا لوگون کو اور اون مین سے ایک شخص کو
کچہہ نہ دیا) تو سعد نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلانے اور فلانے کو دیا اور فلانے کو کچہہ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے یہ تین بار سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہے یا مسلم ہے بعد اوسکے آپ نے فرمایا بعض آدمی ہین جنکو دیتا ہون اور جس شخص کو بہت چاہتا ہون اوسکو کچہہ نہین دیتا
اس خوف سے کہ کہین اوندہے منہ جہنم مین نہ جاوین ف مومن اور مسلم مین اس حدیث سے فرق نکلا کیونکہ سعد نے اوسکو مومن کہا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مسلم کہا تو معلوم ہوا کہ ایمان مین کمی بیشی ہوتی ہے اس لیے کہ مسلم مین بہی ایمان ہو مگر وہ کامل نہین ہے اس وجہ

کہ اوسکے اعمال صالحہ اور نیک نہیں ہیں یا اسوجہ سے کہ اوسکی تصدیق اس قدر یقینی نہیں ہے جیسے مومن کی کیونکہ مومن کا ایمان دلائل پر مبنی ہے
اور مسلم کا اسلام تقلیدی ہے عن الزہری فی قولہ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا قال نری ان الاسلام الکلمة والایمان
العمل ترجمہ زہری نے کہا یہ جو اللہ نے فرمایا اعراب سے تم ایمان نہیں لائے لیکن یون کہو ہم مسلمان ہوے تو ہمارے نزدیک اسکا مطلب یہ
ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنیکا نام ہے اور ایمان نیک کامونکا بجا لانا ہے عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین
الناس قسما فقلت اعط فلانا فانہ مومن قال او مسلم انی لاعطی الرجل العطاء وغیرہ احب الی منہ مخافة ان
یکب علی وجہہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے لوگون کو مال بانٹا اور ایک شخص کو نہ دیا میں نے کہا
فلانے کو بھی دیجیے وہ مومن ہے آپ نے فرمایا یا مسلم ہے میں ایک شخص کو دیتا ہون اور جسکو نہیں دیتا ہون اس سے زیادہ مجھکو محبت ہے مگر میں جسکو
دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ جہنم میں اوندھے منہ گرے یعنی دین اسلام سے پھر کر کافر نہ ہو جاوے مال کے شوق میں کیونکہ اوسکا
اسلام ابھی کامل نہیں ہوا پس اگر اوسکا دل لالچی ہے لیکن اوسکو مال نہ دونگی تو ڈر ہے کہ وہ دین سے پھر جاوے اور جو لوگ دین میں مضبوط ہیں اون سے
مجھے بہت محبت ہے لیکن اونکے پھر جانے کا ڈر نہیں ہے اسوجہ سے اونکو مال دینا اتنا ضرور نہیں جانتا ہے کوئی نہ سمجھے کہ مجھے اونکا خیال نہیں ہے
عن ابن عباس قال ان وفد عبد القیس لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہم بالایمان باللہ قال
اتدرون ما الایمان باللہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شہادة ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوة وایتاء
الزکوة وصوم رمضان وان تعطوا الخمس من المغنم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے بھیجے ہوے لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے تو آپ نے اونکو حکم کیا اللہ پر ایمان لانیکا آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان کیا چیز ہے انہون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے
کہ گواہی دے اس بات کی نہیں ہے کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اوسکے رسول ہیں اور وقت پر ادا کرے نماز کو اور زکوة دیوے اور
رمضان کے روزے رکھے اور پانچوان حصہ غنیمت کے مال میں سے دیوے ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نیک عمل ایمان میں داخل ہیں پھر کوئی کم
عمل کریگا اوسکا ایمان کم ہوگا اور جو زیادہ کریگا اوسکا ایمان زیادہ ہوگا عن ابی امامة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من احب للہ
وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محبت
رکھے اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے اللہ کے لیے اور دیوے اللہ کے لیے اور نہ دیوے اللہ کے لیے اوس نے اپنا ایمان پورا کیا ورنہ اوسکا ایمان ناقص ہے
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر مت ہو جاؤ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو معلوم ہوا کہ گناہون سے
ایمان میں نقص ہوتا ہے کفر میں ترقی ہوتی ہے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل مسلم
اکفر رجلا مسلما فان کان کافرا والا کان ہو الکافر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے بہتر ورنہ کہنے والا کافر ہو جاویگا اس لیے کہ مسلمان کو کافر کہنا بھی کفر ہے اس سے بچاو
عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ فہو منافق خالص ومن کانت فیہ خلة

الجزء الثلثون

پارہ تیسواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریہ مجوس ہین اس امت کے اگر وہ بیمار ہون تو اونکی بیمار پرسی کو نہ جاؤ اگر مرجاوین تو اونکے جنازے مین شریک نہ ہو

ف قدریہ وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اس فرقے کو مجوس سے مشابہت دی کیونکہ مجوس کہتے ہین ایک خیر کا خالق یعنے یزدان اور ایک شر کا خالق ہے یعنے اہرمن۔ اہل سنت کے نزدیک خیر و شر سب کا خالق ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ جیسے فرماتا ہے۔ ہل من خالق غیر اللہ اور فرماتا ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور فرماتا ہے خالق کل شیء البتہ اوس نے بندے کو اختیار دیا ہے وہ اپنے اختیار سے اگر نیک کام کرے تو ثواب پاوے گا اگر بد کام کرے تو عذاب ہوگا۔ لیکن یہ مسئلہ بہت باریک اور تفصیل طلب ہے اور اسکی تحقیق بڑی بڑی کتابون مین ہے۔ حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا اور ابن حجر نے اونکی رد مین لکھا کہ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کیا اور حاکم نے صحیح کہا اور رجال اسکے صحیح کے ہین البتہ اس مین دو علتین ہین ورادن دونون کا محدثین نے جواب دیا ہے (مرقاۃ الصعود وغیرہ)

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس ھذہ الامۃ الذین یقولون لا قدر من مات منھم فلا تشھدوا جنازتہ ومن مرض منھم فلا تعودوھم وھم شیعۃ الدجال وحق علی اللہ ان یلحقھم بالدجال ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت مین مجوس ہین اور اس امت کے مجوس وہ ہین جو تقدیر کے قائل نہین ہین یعنے تقدیر کے منکر ہین اور کہتے ہین بندہ اپنے افعال مین بالکل مختار ہے اور خود اون افعال کا خالق ہے۔ جو اون مین سے مرجاوے اوسکے جنازے مین نہ جاؤ اور جو اون مین سے بیمار ہو اوس کو دیکھنے کو نہ جاؤ اور وہ لوگ دجال کے گروہ مین اور اللہ کو ضرور ہے اونکا ملانا دجال سے

عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض جاء منھم الابیض والاحمر والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث والطیب ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے جو اوٹھایا اوسکو ساری زمین سے پھر آدم کی اولاد اپنی اپنی مٹی پر ہوئے کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سیاہ اور ان مین کوئی نرم ہے کوئی سخت اور بدخلق کوئی ناپاک ہے جیسے کافر کوئی پاک جیسے مسلمان

عن علی قال کنا فی جنازۃ فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقیع الغرقد فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فجلس ومعہ مخصرۃ فجعل ینکت بالمخصرۃ فی الارض ثم رفع راسہ فقال ما منکم من احد ما من
نفس منفوسۃ الا قد کتب اللہ مکانھا من النار او من الجنۃ الا قد کتبت شقیۃ او سعیدۃ
قال فقال رجل من القوم یا نبی اللہ او لا نمکث علی کتابنا وندع العمل فمن کان من اھل السعادۃ
لیکونن الی السعادۃ ومن کان منا من اھل الشقوۃ لیکونن الی الشقوۃ فقال اعملوا فکل میسر اما اھل
السعادۃ فییسرون للسعادۃ واما اھل الشقوۃ فییسرون للشقوۃ ثم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ
سلم فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی
فسنیسرہ للعسری ترجمہ حضرت علی ؓ سے روایت ہے ہم ایک جنازہ مین موجود تھے جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھی تھے بقیع الغرقد (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اور غرقد ایک درخت ہے کانٹہ دار جو بقیع مین تھا) مین تو آپ
تشریف لائے اور بیٹھے آپ کے ہاتھہ مین ایک چھڑی تھی اوس کی نوک مین پر مارتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اونچا کیا اور
فرمایا تم مین سے کوئی باقی نہین ہے یا کوئی نفس پیدا نہین ہوا مگر اللہ نے اوسکا ٹھکانا لکھہ دیا ہے جنت یا دوزخ مین
اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ شقی (بدبخت) یا سعید (نیکبخت) ہے یہہ سنکر جو لوگ بیٹھے تھے اون مین سے ایک شخص نے
کہا یا نبی اللہ پھر ہم اللہ کے لکھے پر اعتماد کرین اور عمل کرنا چھوڑ دین جو نیک بخت لکھا ہوگا وہ ضرور نیکبختی کیطرف جاویگا
اور جو بدبخت لکھا ہوگا وہ ضرور بدبختی کیطرف جاویگا آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک کو توفیق دیجاویگی جو نیک بخت ہے
وہ نیکبختی کی توفیق دیا جاویگا اور جو بدبخت ہے وہ بدبختی کی توفیق دیا جاویگا پھر آپ نے فرمایا فاما من اعطی الآیۃ یعنے
اللہ جل جلالہ نے بھی سورہ واللیل مین ایسا ہی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دیوے اور خدا سے ڈرے اور کلمہ توحید کو سچ جانے اور سچ
یقین کرے تو ہم اوسکو توفیق دینگے آسانی اور خوشی کی (یعنے جنت عنایت کرینگی) اور جو شخص کنجوسی کرے اور نیک کامون کی طرف
خیال نہ کرے اور کلمہ توحید کو جھٹلاوے تو ہم اوسکو توفیق دینگے تنگی اور بدبختی کی (یعنے جہنم مین لیجاوینگے) فف خطابی
نے کہا جب تو اس حدیث مین اچھی طرح تامل کرے تو جتنے شبہے تیرے دل مین تقدیر کے باب مین گزرتے ہین وہ سب تمام ہوجاوینگے
اسوسطے کہ پوچھنے والے نے کوئی بات نہ چھوڑی جسکا پوچھنا تقدیر کے باب مین ضرور تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو بتلا دیا کہ اس مسئلے مین قیاس کو دخل نہین ہے اور سوال کرنا لغو ہے اور یہ امر ایسا ہے جو دنیا کے اور امورات کی طرح
نہین ہے جنکا حال تجربہ سے معلوم ہوسکے اور آپ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کیے جاوین تاکہ نشانی ہو سعادت اور فوز بالجنت کی
عن یحیی بن یعمر قال کان اول من تکلم فی القدر بالبصرۃ معبد الجھنی فانطلقت انا وحمید
بن عبد الرحمن الحمیری حاجین او معتمرین فقلنا لو لقینا احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم فسالناہ عما یقول ھؤلاء فی القدر فوفق اللہ لنا عبد اللہ بن عمر داخلا فی المسجد فاکتنفتہ
انا وصاحبی فظننت ان صاحبی سیکل الکلام الی فقلت ابا عبد الرحمن انہ قد ظھر قبلنا ناس یقرؤن القرآن

ويتقفرون العلم وذكر من شانهم وانهم يزعمون ان لا قدر وان الامر انف قال فاذا لقيت اولئك فاخبرهم اني بريء منهم وانهم برآء مني والذي يحلف به عبد الله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبله الله منه حتى يؤمن بالقدر ثم قال حدثني عمر بن الخطاب قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت قال فعجبنا له يسأله ويصدقه ثم قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال يا عمر اتدري من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبرئيل اتاكم يعلمكم دينكم

ترجمہ یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے سب سے پہلے جسنے تقدیر کے مسئلہ مین گفتگو کی معبد جہنی تہا بصرہ مین تو مین اور حمید بن عبد الرحمن حمیری حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلے اور اپنے دل مین کہا اگر کسی صحابی سے ملاقات ہو جاوے اور جو گفتگو یہ لوگ تقدیر کے بارہ مین کرتے ہین اوسکی تحقیق کر لین (تو بہت بہتر ہو) پہر اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی توفیق دی کہ عبد اللہ بن عمر ہمکو مسجد مین جاتے ہوئے ملے مین نے کہا اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر کی) ہماری طرف کچھہ لوگ نکلے ہین جو قرآن پڑہتے ہین اور اوس مین باریکیاں نکالتے ہین وہ کہتے ہین تقدیر کوئی چیز نہین ہے سب کام یونہی ہو گئے ہین یعنے پہلے سے اللہ جل جلالہ نے کسی کے بارہ مین کچہہ نہین لکہا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی ہر شخص اپنے عملون کی وجہ سے جنت مین جاویگا یا دوزخ مین) عبد اللہ بن عمر نے کہا جب تو ان لوگون سے ملے تو کہہ دیجیو مین اون سے بیزار ہون وہ مجہہ سے بیزار ہین قسم ہے اوس شخص کی جس کی عبد اللہ قسم کہایا کرتا ہے (یعنے اللہ جل جلالہ) اگر کسی کے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو پہر وہ اوسکو خرچ کرے اللہ کی راہ مین تو کبہی اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک وہ تقدیر پر ایمان نلاوے بعد اوسکے کہا مجہہ سے نقل کیا عمر بن الخطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین ایک شخص دکہلائی دیا جو بہت اجلی کپڑے پہنے تہا اور بال اوسکے خوب کالی تہے یہہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ وہ سفر سے آیا ہے نہ ہم اوسکو پہچانتے تہے وہ آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہ گیا اور اپنے گہٹنے آپکے گہٹنون سے ملادیے پہر اوسنے کہا اے محمد مجہکو بتلاؤ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اسلام یہہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود سچا نہین سوا اللہ کے اور حضرت محمد اوسکے بہیجے ہوئے ہین اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے

اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھے طاقت ہو اوس شخص نے کہا سچ ہے ہمکو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے
پھر آپ ہی سچ کہتا ہے بعد اوس کے اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اوس
کی فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوس کے پیغمبرون پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر کہ برا بھلا سب اللہ کیطرف سے ہے اوس
شخص نے کہا سچ ہے پھر اوس نے کہا مجھکو بتاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اسطرح جیسے تو اوسکو دیکھ رہا ہے
اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے پھر اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس شخص سے پوچھا جاوے
وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہین جانتا اوس شخص نے کہا اچھا مجھے اوس کے نشانیان بتاؤ آپ نے فرمایا اوسکی نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنی بیوی کو جنیگی یا اپنے میان کو جنیگی (یعنے لونڈی سے اولاد بہت پیدا ہوگی تو بیٹی بیٹا گویا اپنے مان کے مالک ہونگے
یا بیٹی بیٹیان مائون پر ایسی حکومت کرینگے کہ اون کو اپنی لونڈی کے برابر سمجھینگے اور اون کی نافرمانی کرین گے) اور ننگے بھوکے
محتاج بکریان چرانیوالون کو دیکھے گا وہ اونچی اونچی عمارتین بناوین گے پھر وہ شخص چلا گیا حضرت عمرؓ کہا مین تین رات
تک (یا مین ساعت تک آپ پاس ٹھہرا رہا (ایک نسخے مین ملیا ہے بعوض ثلثا کے یعنے تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا) آپ نے پوچھا اے
عمر تو جانتا ہے یہ پوچھنیوالا کون تھا مین نے کہا اللہ اور اوس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے
تم کو دین سکھانے کیلیے آئے تھے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے قال وساله رجل من مزینة او جهينة فقال يا رسو
الله فيما نعمل في شيء قد خلا ومضى او شيء يستانف الان قال في شيء قد خلا و مضى فقال الرجل او
بعض القوم ففيم العمل قال ان اهل الجنة ميسرون لعمل اهل الجنة وان اهل النار ميسرون لعمل اهل
النار ترجمہ جب آپ نے تقدیر کا بیان کیا تو ایک شخص قبیلہ مزینہ یا جہینہ سے کہنے لگا یا رسول اللہ پھر ہم کیا جانکر عمل کرین
آیا یہ جانکر کہ تقدیر مین سب کچھ لکھا گیا ہے یا یون ہی نئی طور سے آپ نے فرمایا نہین یہ جانکر کہ سب تقدیر مین لکھا گیا ہے
پھر ایک شخص بولا کچھ لوگ بولے پھر عمل کیا ضرور ہے آپ نے فرمایا جنت مین جانیوالی توفیق دیے جاوین گے جنتیون کے اعمال
کی اور دوزخ مین جانے والی توفیق دیے جاوینگے دوزخیون کے اعمال کی (ایک روایت مین یون ہے قال ما الاسلام قال اقام
الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم شهر رمضان والاغتسال من الجنابة ترجمہ اوس شخص نے کہا
مجھکو بتلایے کہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا
عن ابي ذر وابي هريرة قالا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس بين ظهري اصحابه فيجيء
الغريب فلا يدري ايهم هو حتى يسأل فطلبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نجعل له
مجلسا يعرفه الغريب اذا اتاه قال فبنينا له دكانا من طين فجلس عليه وكنا نجلس بجنبتيه وذكر
نحو هذا الخبر فاقبل رجل وذكر هيئته حتى سلم من طرف السماط فقال السلام عليك يا محمد قال فرد عليه
النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوذر اور ابوہریرہ کہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے بیچ مین بیٹھتے تو جب کوئی نیا شخص آتا

آپ کو نہ پہچانتا جبتک پوچھتا نہیں ہم نے چاہا کہ آپ کیواسطے ایک ایسی جگہہ بیٹھنے کی بناوین کہ نیا شخص آئے ہے آپ کو پہچان لے
راوی نے کہا پھر ہم نے آپ کیلیے ایک چبوترہ مٹی کا بنایا آپ اوسپر بیٹھے اور ہم آپکے آس پاس بیٹھے پھر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسا اوس کے کہا ایک شخص آیا جسکی شکل انہون نے بیان کی یہانتک کہ اوس نے جماعت کے کنارے سے سلام کیا اور
کہا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے پھر بیان کیا حدیث کو خیر تک جیسی اوپر گزری

عن ابن الدیلمی قال اتیت الی ابی بن کعب فقلت لہ وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی بشیء لعل
اللہ تعالی ان یذھبہ من قلبی فقال لو ان اللہ تعالی عذب اھل سمواتہ واھل ارضہ عذبھم و
ھو غیر ظالم لھم ولو رحمھم کانت رحمتہ خیرا لھم من اعمالھم ولو انفقت مثل احد ذھبا فی سبیل
اللہ تعالی ما قبلہ اللہ تعالی منک حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک
لم یکن لیصیبک ولو مت علی غیر ھذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد اللہ بن مسعود فقال مثل
ذلک قال ثم اتیت حذیفۃ بن الیمان فقال مثل ذلک ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مثل ذلک ترجمہ عبید اللہ بن فیروز دیلمی سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے پاس گیا اور ان سے کہا میرے دل میں
تقدیر کی طرف سے کچھ شبہ آگیا ہے تو کچھ بیان کر دشاید اللہ تعالی اس شبہ کو میرے دل سے دور کر دے ابی نے کہا اگر اللہ تعالی
جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کو عذاب کرے تو وہ کبھی ظالم نہ ہوگا (کیونکہ ظلم کہتے ہیں غیر کے ملک میں تصرف
کرنیکو اور آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب اللہ کے ملک ہے) اور جو سب پر رحمت کرے تو اوسکی رحمت ان کے لیے
ان کے عملوں سے زیادہ بہتر ہوگی اور جو تو احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ میں صرف کرے تو اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک تو تقدیر پہ
ایمان نہ لاوے اور جانے کہ جو تجھے پہونچا وہ ضرور پہونچنے والا تھا اور جو نہیں پہونچا وہ کبھی پہونچنے والا نہ تھا اگر تو سوا اس اعتقاد
کے اور کسی اعتقاد پر مریگا جہنم میں جاویگا پھر میں عبد اللہ بن مسعود پاس آیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر حذیفہ بن الیمان پاس آیا
انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر زید بن ثابت پاس آیا انہوں نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی عن ابی حفصۃ قال قال عبادۃ بن الصامت
لابنہ یا بنی انک لن تجد طعم حقیقۃ الایمان حتی تعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ تعالی القلم وقال لہ اکتب فقال رب وماذا اکتب قال
اکتب مقادیر کل شیء حتی تقوم الساعۃ یا بنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مات علی غیر ھذا
فلیس منی ترجمہ ابو حفصہ سے روایت ہے عبادہ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا ای بیٹے میرے تو ایمان کے حلاوت کبھی نہ
پاویگا جبتک یہ نہ سمجھے کہ جو تجھے پہونچا وہ کبھی چوکنے والا نہ تھا اور تجھے نہ پہونچا وہ کبھی ملنے والا نہ تھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اوس سے کہا لکھ اوس نے کہا کیا لکھوں فرمایا
لکھہ ہر چیز کا اندازہ قیامت تک ای بیٹے میرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کسی اور اعتقاد پر

مرتے وہ مجھ سے حلال نہیں کہتا ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احتج آدم وموسی فقال له
موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت یا موسی اصطفاک اللہ بکلامه و
خط لک التوراة بیده تلومنی علی امر قدره علی قبل ان یخلقنی باربعین سنة فحج آدم موسی ترجمه
روایت ہے ابو ہریرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی موسی نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ
ہو تم ہی نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکلوایا اللہ کی نافرمانی کر کے ورنہ ہم سب جنت میں آرام سے رہتے آدم نے کہا اے موسی
تو وہ ہے جسکو اللہ نے برگزیدہ کیا اوس سے بات کر کے اور تیرے لیے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا کیا تو مجھ پر ملامت کرتا ہے اوس کام
پر جو اللہ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا چالیس برس پہلے میری پیدائش سے پھر غالب ہوئے آدم موسی پر ف یعنی موسی علیہ السلام
بحث میں مغلوب ہو گئے اور آدم غالب ہوئے اسوجہ سے کہ بشر کو دوسرے بشر کے گناہ پر اعتراض اور مواخذہ نہیں پہنچتا یہ تو خدا
کا منصب ہے کہ وہ اپنے مخلوق سے گناہ کا مواخذہ کرے یا معاف کر دیوے ایک حدیث میں ہے تم بندوں کے گناہوں
کو اسطرح نہ دیکھو گویا تم رب ہو بلکہ اسطرح دیکھو کہ تم بندے ہو عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم ان موسی قال یا رب ارنا آدم الذی اخرجنا ونفسه من الجنة فاراه اللہ آدم فقال انت ابونا
آدم فقال آدم نعم قال انت الذی نفخ اللہ فیک من روحه وعلمک الاسماء کلها وامر الملائکة
فسجدوا لک فقال نعم قال فما حملک علی ان اخرجتنا ونفسک من الجنة قال له آدم ومن انت قال انا
موسی قال انت نبی بنی اسرائیل الذی کلمک اللہ من وراء الحجاب لم یجعل بینک وبینه رسولا من خلقه قال
نعم قال افما وجدت ان ذلک کان فی کتاب اللہ قبل ان اخلق قال نعم قال فیم تلومنی فی شیء
سبق من اللہ تعالی فیه القضاء قبلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عند ذلک فحج آدم موسی
علیهما السلام ترجمه حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسی نے کہا اے رب ہمارے
دکھلا دے مجھکو آدم علیہ السلام کو جنہوں نے ہم کو اور خود اپنے تئیں بھی جنت سے نکالا تو اللہ تعالی نے دکھلا دیا انہیں آدم علیہ السلام
کو موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا تم ہمارے باپ آدم ہو اونہوں نے کہا ہاں موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جن میں
اللہ تعالی نے اپنے پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور سب نام اونکو بتائے اور فرشتوں کو حکم کیا اونہوں نے سجدہ کیا تم کو انہوں نے
کہا ہاں موسی علیہ السلام نے کہا پھر تمہیں کیا ہوا کہ تم نے نکالا ہم کو اور اپنے تئیں بھی جنت سے حضرت آدم نے کہا تم کون ہو
انہوں نے کہا موسی آدم نے کہا تم نبی ہو بنی اسرائیل کے تم سے باتیں کی اللہ جل جلالہ نے پردے کی آڑ سے بغیر کسی مخلوق
کے واسطے کے یعنی اللہ نے خود تم سے کلام کیا اور کسی فرشتے کا ذریعہ نہیں کیا جیسے اور انبیا سے کیا انہوں نے کہا
ہاں آدم نے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جو بات ہے کیا وہ اللہ کی کتاب میں موجود تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے موسی نے کہا کیوں نہیں
جانتا ہوں آدم نے کہا پھر تم کیا ملامت کرتے ہو اوس کام پر جسکو اللہ تعالی پہلے ہی لکھ چکا تھا پھر واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اوس وقت آدم علیہ السلام غالب ہوگئے موسے پر عن مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب سئل عن
هذه الآية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم قال قرأ القعنبي الآية فقال عمر سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم سئل عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل خلق ادم ثم مسح
ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل
من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل
من اعمال اهل النار فيدخله به النار ترجمہ مسلم بن یسار سے روایت ہے حضرت عمرؓ سے کسی نے اس آیت کو پوچھا
واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا
ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية
من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون ف یاد کر اوس وقت کو جب لیا تیرے رب نے آدم کی اولاد کو اونکی پیٹ سے نکالا
پھر اونکو گواہ کیا اس بات پر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم نے اسواسطے تم کو گواہ کر لیا کہ تم قیامت
میں یوں نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یوں کہنے لگو ہمارے باپ دادا ہم سے پہلے شرک میں پڑ گئے ہم اونکی اولاد ہوئے کیا تو
ہم کو ہلاک کرتا ہے اوس گناہ سے جو جھوٹوں نے کیا ف حضرت عمرؓ نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
اس آیت کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدمؑ کو پیدا کیا پھر اونکی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے
ان لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کرینگے پھر اون کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا ان لوگوں کو
میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جہنمیوں کے کام کرینگے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا اللہ جس
کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے جنتیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر یعنی
خاتمہ بخیر ہوتا ہے تو اوسکو جنت میں لیجاتا ہے اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے دوزخیوں کے
کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر مرتا ہے یعنی خاتمہ برا ہوتا ہے معاذ اللہ پھر اوسکو دوزخ
میں لیجاتا ہے عن ابی بن کعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام الذي قتله الخضر طبع
كافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس غلام کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ پیدا ہوا تھا کفر پر یعنی اوسکی تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ اگر بڑا ہوتا تو کافر
ہوتا اور جو وہ جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھانس دیتا عن ابي بن كعب قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول في قوله واما الغلام فكان ابواه مؤمنين وكان طبع يوم طبع كافرا

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر سنی تہا وأما الغلام فكان ابواه مؤمنين کہ وہ لڑکا جس دن پیدا ہوا تہا کافر پیدا ہوا تہا یعنی اوسکی تقدیر مین یہہ لکہا تہا کہ بڑا ہو کر کافر ہو جاویگا عن ابی بن کعب عن رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم قال ابصر الخضر غلاما يلعب مع الصبيان فتناول راسه فقلعه فقال موسى اقتلت نفسا زكية ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو لڑکوں کے ساتہ کہیلتا ہوا دیکہا اوسکی سر کو پکڑ کر اکہیڑ لیا موسی نے کہا اقتلت نفسا زكية بغير نفس یعنے تو نے مار ڈالا ایک شخص کو جس نے کوئی خون نہین کیا تہا عن عبد الله بن مسعود قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق

المصدوق ان خلق احدكم يجمع في بطن امه اربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة

مثل ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا فيؤمر باربع كلمات فيكتب رزقه واجله وعمله ثم يكتب شقي او سعيد

ثم ينفخ فيه الروح فان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع او قيد ذراع

فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه

وبينها الا ذراع او قيد ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کیا اور آپ سچے ہین کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین اکہٹا کیا جاتا ہے چالیس دن مین پہر وہ ایک خون کی پہٹکی ہو جاتا ہے پہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے پہر اللہ اوسکی پاس ایک فرشتے کو بہیجتا ہے وہ چار باتین اللہ کے حکم سے لکہتا ہے ایک تو روزی اوسکی دوسری عمر اوسکی تیسری عمل اوسکی چوتہی یہہ کہ وہ شقی ہے یا سعید ہے پہر اوس مین روح پہونکی جاتی ہے تم مین سے کوئی عمل کیا کرتا ہے جنتیون کی سے جب اوسکی اور جنت کی بیچ مین ایک ہاتہہ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اوسکی تقدیر کا لکہا پورا ہو جاتا ہے اور وہ جہنمیونکا کام کرتا ہے تو جہنم مین جاتا ہے اور تم مین سے کوئی دوزخیون کے کام کیے جاتا ہے یہانتک کہ دوزخ سے ایک ہاتہہ برابر فاصلہ رہ جاتا ہے پہر اوس پہ تقدیر کا لکہا زور کرتا ہے جنتیون کا کام کر لیتا ہے اور جنت مین جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاتمے کا بڑا اعتبار ہے اچہے یا برے کامون پر پورا یقین نہین ہو سکتا کہ آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین جاویگا مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک اعمال کرتا رہے اور خدا سے خاتمہ بخیر ہونے کی دعا کرتا رہے امید ہے کہ جب ساری عمر نیک اعمال کریگا تو آخر مین بہی اوس سے نیک ہی کام صادر ہوگا واللہ المستعان عن

عمران بن حصين قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اعلم اهل الجنة من اهل النار قال

نعم قال ففيم يعمل العاملون قال كل ميسر لما خلق له ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نے پوچہا یا رسول اللہ کیا جنتی اور جہنمی پہلے ہی سے معلوم ہو چکے ہین اللہ کے علم مین آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا پہر عمل کرنیوالے کس بہروسے پر عمل کرتے ہین آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک توفیق دیا جاویگا اوس کام کی جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا

عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم ترجمہ عمر بن

عمر بن الخطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قدریہ کے ساتھ اور مت ابتدا کرو ان کے ساتھ سلام اور کلام کے

باب فی ذراری المشرکین
مشرکوں کی اولاد کے بیان میں

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن اولاد المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مشرکوں کی اولاد یعنی جو لڑکے یا لڑکیاں ان کی بچپن میں مرجاوین ان کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے بڑے ہو کر یعنی اللہ جل جلالہ انکے مآل کار کو خوب جانتا ہے کہ بڑے ہو کر کافر ہو گا اور اطاعت کریگا پس اپنے علم کے موافق انکا فیصلہ کریگا

عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین فقال من آبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت یا رسول اللہ فذراری المشرکین قال من آبائھم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مؤمنین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اپنے ماں باپ کا سا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بغیر عمل کے اونکا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے میں نے کہا یا رسول اللہ مشرکین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا اپنے ماں باپ کا سا میں نے کہا بغیر عمل کیے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے ف پس اللہ اپنے علم کے موافق مؤمنین اور مشرکین کے اولاد کا فیصلہ کریگا جسکو وہ جانتا ہے کہ یہ نیک عمل کرتا اگر جیتا اوسکو وہ جنت میں لیجاویگا اور جسکو وہ جانتا ہے کہ برے اعمال کرتا اگر جیتا اوسکو جہنم میں لیجاویگا اس مسئلہ میں علماء کی بہت اقوال ہیں بعضوں کا یہ قول ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے تابع ہیں یعنی اگر ماں باپ مؤمنین میں ہیں تو جنت میں جاوینگے اگر مشرکین میں ہیں تو دوزخ میں جاوینگے بعضوں کے نزدیک اسی طرح ہے حدیث پر یہ ہے کہ اللہ تعالی ان میں تفریق کریگا اور مطیع کو گنہگار سے ممتاز کریگا بعضوں نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے بعضوں نے انکو جنتی کہا ہے بعضوں نے دوزخی اور اللہ خوب جانتا ہے جو حق ہے سو ہی ہے

عن عائشۃ ام المؤمنین قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصبی من الانصار یصلی علیہ قالت قلت یا رسول اللہ طوبی لھذا لم یعمل شرا ولم یدر به فقال او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لھا اھلا وخلقھا لھم وھم فی اصلاب آبائھم وخلق النار وخلق لھا اھلا وخلقھا لھم وھم فی اصلاب آبائھم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصار کی ایک لڑکے کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے تو میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہے اسکے لیے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا نہ گناہ کو سمجھا آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی سمجھتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اللہ تعالے نے جنت کو پیدا کیا اور اوس کے لیے لوگوں کو بھی پیدا کیا اور جنت کو انہی لوگوں کے واسطے بنایا اور وہ اپنی باپوں کی پشت میں تھے اور پیدا کیا جہنم کو اور بنایا جہنم کے لیے لوگوں کو اور بنایا لوگوں کو جہنم کے لیے اور وہ اپنے باپوں کے پشت میں تھے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ کما تنتج الابل من بھیمۃ جمعاء ھل تحس من جدعاء قالوا یا رسول اللہ افرأیت من یموت وھو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے کہ اوس میں شرک و کفر سے اوس کا ذہن پاک ہوتا ہے

پھر اوسکی مان باپ اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین جیسے اونٹ صحیح وسالم جانور سے پیدا ہوتا ہے بھلا اوس مین کوئی کنکٹا
نظر آتا ہے (یعنی جیسے جانور کا بچہ صحیح و سالم پوری اعضا کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور وہ سب عیوب سے پاک ہوتا ہے پھر لوگ
اوسکے کان کاٹتے ہین داغ دیتے ہین اوسکی صورت بگاڑتے ہین اسی طرح آدمی کا بچہ بھی شرک اور کفر سے پاک ہوتا ہے پیدا
ہونے کیوقت اگر اوسکو یون ہی چھوڑ دیا جاوے تو اسلام جلدی تاثیر کرے مگر ماں باپ اوسکو شرک اور کفر مین پھانس دیتے
ہین) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا تھا جو وہ
عمل کرینگے۔ ابن وہب نے کہا مین نے دیکھا مالک سے ایک شخص نے پوچھا اس حدیث سے اہل بدعت یعنی قدریہ حجت لاتے ہین
(اس بات کی کہ برائی بھلائی انسان کے اختیار مین ہے اور تقدیر کوئی چیز نہین ہے کیونکہ اس حدیث مین ہے کہ بچہ کورا
پیدا ہوتا ہے پھر انسان اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین) امام مالک نے کہا تم اون پر حجت لاؤ اس حدیث کے آخر سے کیونکہ اوس
مین یہہ ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تھا
جو وہ عمل کرینگے (اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے وہ سب پہلے سے اللہ جل جلالہ کے علم مین مقرر اور مقدر ہو چکا
تھا ف اس حدیث سے بعض ملاحدہ یہہ استدلال کرتے ہین کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اوسکا کوئی مذہب نہین ہوتا
پس مذہب کا التزام ایک امر فضول ہے کیونکہ فطرت مین کوئی مذہب نہین اور مراد اسلام سے وہی حالت فطری ہے جو ہر ایک انسان
کو ولادت کیوقت ہوتی ہے نہ اسلام جو علماء اسلام نے ٹھہرایا ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ اس حدیث کے معنے تم نہین سمجھے ابوداؤد نے
بعد روایت اس حدیث کے حجاج بن منہال سے روایت کیا قال سمعت حماد بن سلمۃ یفسر حدیث کل مولود یولد
علی الفطرۃ قال ھذا عندنا حیث اخذ اللہ علیہم العہد فی اصلاب آبائہم حیث قال الست بربکم
قالوا بلی ترجمہ مین نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ تفسیر کرتے تھے اس حدیث کی کہ مراد فطرت سے وہ عہد ہے جو اللہ تعالی نے اون
سے لیا تھا جب وہ اپنی باپ دادا کی پشت مین تھے کہ مین تمہارا رب نہین ہون انہون نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے پس
مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جو بچہ دنیا مین پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے پھر مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی صحبت سے
توحید بھول جاتا ہے اور شرک اور کفر مین پھنس جاتا ہے عن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوائدۃ
والموؤدۃ فی النار ترجمہ عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ گاڑنیوالی اور جو زندہ گاڑی گئی
دونون جہنم مین جاوینگے ف زندہ گاڑنیوالی تو اسواسطے کہ وہ مشرک ہے اور اوس نے خون کیا ایک نفس کا بغیر قصور کے
اور زندہ گاڑی گئی اسواسطے کہ وہ مشرک کی اولاد ہے اور وہ بھی تابع ہے اپنی ماں باپ کے اگر مسلمان عورت اپنی لڑکی کو گاڑ دے
(زندہ درگور کرے) تو لڑکی کو جہنم مین جانا ضرور نہین عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال ابوک
فی النار فلما قفا قال ان ابی واباک فی النار ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کہان
ہے آپنے فرمایا تیرا باپ جہنم مین ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے فرمایا میرا باپ بھی جہنم مین ہے اور تیرا باپ بھی جہنم مین ہے

دیا آپ نے اوسکی تسکین کے لیے فرمایا تاکہ اوسکو ملال نہو اور وہ خوب سمجھ جاوے کہ آخرت مین کسی کا عمل دوسرے کے کام نہین
آتا اور کافر مشرک کو کوئی عذاب سے بچا نہین سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے حبیب ہین اور اوس کے
سب بندون مین اللہ کے نزدیک زیادہ پیارے ہین اونکا باپ جہنم مین ہو تو میرا باپ کیونکر جنت مین ہو سکتا ہے بعض
علماء نے جیسے جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت کی مان باپ کو دوبارہ جلایا اور وہ
اسلام سے مشرف ہوئے اور عذاب سے مخلصی پائی بعضون نے کہا وہ شرک سے محفوظ تھے اور اسلام سے مشرف نہوئے کیونکہ
وہ زمانہ فترت تھا اسلیے اون کو نجات ہوگی لیکن اکثر علما کے نزدیک دلائل اون کے دوبارہ جلائے جانے کے اور اسلام سے
مشرف ہونیکی قوی نہین ہین اسلیے سکوت اس مسئلے مین اولی ہے اور انسب ہے واللہ اعلم عن انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن مین اسطرح پھرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے (یعنی
ہر رگ و ریشہ مین شیطان کا اثر ہو سکتا ہے) **باب فی الجہمیۃ** جہمیہ کا بیان ف جہمیہ ایک فرقہ ہے بہتر گمراہ
فرقون مین سے جو منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف اور ظہور اوسکا اوائل زمانہ تبع تابعین مین ہوا یہ فرقہ منکر
ہے اللہ جل جلالہ کے صفات کا جیسے استوا اور نزول اور سمع اور بصر اور کلام اور جلوس اور فوقیت کا جنکا ثبوت آیات اور
احادیث سے ہے اور کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ خالی ہے اون صفات سے جو مخلوق مین پائے جاتے ہین جیسے اترنا چڑھنا بیٹھنا دیکھنا سننا اہل حدیث
اور ائمہ اہل سنت و جماعت نے سلف اور خلفا و نکا خوب رد کیا ہے اور صفات اللہ کو متعدد احادیث اور آیات سے ثابت کیا ہے اکثر حدیث کے
کتابون مین اس فرقے کا رد موجود ہے اور اسکیواسطے ایک علحدہ باب ہے جس مین احادیث صفات بیان کیجاتی ہین زیادہ تفصیل کے
اس مقام مین گنجایش نہین ہے جسکو منظور ہو وہ کتاب الانتہا فی الاستوا یا کتاب النزول ابن تیمیہ یا کتاب العرش والعلو امام ذہبی کی ملاحظہ
کرے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا خلق اللہ الخلق
فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل امنت باللہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ آپس مین جھگڑتے اور بحث کرتے رہین گے یہانتک کہ کہین گے اللہ نے تو تمام مخلوقات کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا
کیا تو جس شخص کو ایسا شبہہ گزرے وہ یون کہے ایمان لایا مین اللہ پر فقط تاکہ ایمان اوسکا پھر نیا ہو جاوے دوسری
روایت مین یہ ہے فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا
احد ثم لیتفل عن یسارہ ولیستعذ باللہ من الشیطان ترجمہ یعنے جب لوگ ایسا کہنے لگین تو یون کہو اللہ ایک ہے
اپنی ذات و صفات مین کوئی اوسکا مثل نہین ہے اللہ کو احتیاج نہین ہے نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اسکی برابر کا کوئی ہے
پھر بائین طرف تین بار تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے عن العباس بن عبد المطلب قال کنت
فی البطحاء فی عصابۃ فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمرت بہم سحابۃ فنظر الیہا فقال ما تسمون ہذہ

قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ابو داود لم اتقن العنان جيدا
قال هل تدرون ما بعد ما بين السماء والارض قالوا لا ندري قال ان بعد ما بينهما اما واحدة او
اثنتان او ثلاث وسبعون سنة ثم السماء فوقها كذلك حتى عد سبع سموات ثم فوق السابعة
بحر بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهم وركبهم
مثل ما بين سماء الى سماء ثم على ظهورهم العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم
الله تعالى فوق ذلك ترجمہ عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے میں بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جنمیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اتنے میں ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
دیکھا اور فرمایا تم اسکو کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا سحاب آپ نے فرمایا اور مزن بھی لوگوں نے کہا ہاں مزن بھی کہتے
ہیں آپ نے فرمایا عنان بھی لوگوں نے کہا عنان بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ آسمان و زمین میں کتنا فاصلہ
ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا پھر اسکے اوپر دوسرا آسمان بھی اتنے ہی فاصلے
پر ہے پھر تیسرا آسمان یہانتک کہ آپ نے ساتوں آسمانوں کو بیان کیا پھر آپ نے فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے جسکے
اوپر اور تہہ میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اسکے اوپر آٹھ بکریاں ہیں (یعنی فرشتے بصورت
بکریوں کے) جنکے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر ان کی پشت پر عرش
ہے اسکے اوپر اور نیچے کے کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اللہ تعالی جل جلالہ و
عز شانہ اوس عرش کے اوپر ہے عن جبير بن مطعم قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله
جهدت الانفس وضاعت العيال ونهكت الاموال وهلكت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع
بك على الله ونستشفع بالله عليك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك اتدري ما تقول
وسبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك
انه لا يستشفع بالله على احد من خلقه شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته
لهكذا وقال باصابعه مثل القبة عليه وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب قال ابن بشار
في حديثه ان الله فوق عرشه وعرشه فوق سمواته وساق الحديث ترجمہ جبیر بن مطعم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مصیبت میں پڑ گئی لوگ اور تباہ
ہو گئے گھر بار اور گھٹ گئے مال اور مر گئے جانور تو دعا کیجیے اللہ سے پانی برسنے کی۔ ہم سفارش لیجاتے ہیں آپکے اللہ پاس اور
سفارش لاتے ہیں اللہ کی آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تو سمجھتا ہے کیا کہتا ہے اور آپ نے سبحان اللہ کہا پھر
اللہ کی تعریف کرتے رہے (تسبیح و تقدیس) یہانتک کہ معلوم ہوا اثر اوس گنوار کے کہنے کا آپ کے صحابہ کے چہروں میں

ف

یعنی سب کے چہرون مین کراہت اور ناخوشی پائی گئی اسوجہ سے کہ اوس گنوار نے اسد جل جلالہ کی نسبت جو ساری جہان کے
اور زمین و آسمان کا مالک ہی سفارش کرنیکا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنیوالا بہ نسبت اوس شخص کے جسکو سفارش
کرے کم ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا اری اسکی سفارش نہین کی جاتی اوسکی مخلوقات مین سے کسی پر اسد جل جلالہ
کی شان بہت بڑی اور برتر ہے ایسی بات سے ارے تو جانتا ہے کہ اسد جل جلالہ کی بڑائی اور بزرگی کیسی ہے اوسکا عرش (تخت)
آسمانون پر اسطرح ہے اور اشارہ کیا اونگلیون سے ایک گنبد کے طور پر باوجود اسکے وہ چرچراتا ہے (اسد کی ذات اور عظمت سے) جیسے
پالان چرچراتی ہے سوار کے نیچے ابن بشار نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ اسد جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے اور عرش
اوسکا اوسکے آسمانون کے اوپر ہے ف پس اسد تعالی فوق الفوق اور فوق مطلق ہے اوس سے فوق کوئی چیز نہین ہے

عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذن لي ان احدث عن ملك من ملائكة
الله تعالى من حملة العرش ان ما بين شحمة اذنه الى عاتقه مسيرة سبعمائة عام ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اجازت ہوئی ایک فرشتہ کا حال بیان کرنیکی اون فرشتون مین سے
جو اسد جل جلالہ کو عرش اٹھائے ہوئے ہین اوسکی کان کی لو سے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہے عن ابی هريرة
كان يقرأ هذه الاية ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها الى قوله سميعا بصيرا قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع ابهامه على اذنه والتي تليها على عينه قال ابو هريرة رايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقرأها ويضع اصبعيه قال المقرئ وهذا رد على الجهمية ترجمہ ابو ہریرہؓ اس آیت
کو پڑھتے تھے ان اسد یامرکم سے خیر تک یعنی سمیعًا بصیرًا تک اور کہتے تھے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو دیکھا آپ سمیعًا
بصیرًا پڑھتے وقت انگوٹھے کو کان پر رکھ لیتے اور کلمے کی اونگلی کو آنکھ پر ف آپ اشارہ کرتے تھے صفت سمع اور بصر
پر یعنی اسد جل جلالہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے حقیقۃً نہ مجازاً جیسے جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد علم ہے
ف مقری نے کہا یہ رد ہے جہمیہ پر **باب في الرؤية** اسد تعالی کے دیدار کا بیان عن جرير بن عبد الله
قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا فنظر الى القمر ليلة البدر ليلة اربع عشرة فقال انكم
سترون ربكم كما ترون هذا لا تضامون في رؤيته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس
وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ هذه الاية فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ترجمہ جریر بن
عبد اسد سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے چاند کو دیکھا جو چودھوین رات کا اور فرمایا تم دیکھوگے
ہی تم اپنے رب کو دیکھو جیسے اسکو دیکھتے ہو اوسکے دیکھنے مین کشمکش اور زحمت نہ ہوگی پس اگر تم سے ہو سکے تو محافظت کرو
اوس نماز کی جو آفتاب نکلنے سے پہلے ہے (یعنی فجر) اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہے (یعنی عصر) پھر آپ نے اس آیت کو
پڑھا فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس الآية یعنی پاکی بیان کر اپنے رب کی آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اور رات

اکے ٹکڑون مین اور دن کے ٹکڑون مین خیر تک عن ابی هریرة قال قال ناس یا رسول الله هل نری ربنا
یوم القیمة قال هل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة لیست فی سحابة قالوا لا قال هل
تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة قالوا لا قال والذی نفسی بیده لا تضارون
فی رؤیته الا کما تضارون فی رؤیة احدهما ترجمہ ابوهریرهؓ سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم دیکھینگے پروردگار
کو قیامت مین دیکھینگے آپ نے فرمایا کیا تم کو کوئی شکل ہوتی ہے دوپہر کو سورج دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا کیا تم کو شکل ہوتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ نے فرمایا قسم اس
شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم کو اللہ جل جلالہ کے دیکھنے مین بھی کوئی شکل نہ ہوگی مگر جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے
مین ہوتی ہے ف مطلب یہ ہے کہ کچھ دقت نہ ہوگی اور نہ کشمکش اور روک ہوگی جیسے دنیا کے بعض چیزون کے دیکھنے
مین ہوتی ہے کہ ایک پر ایک گرتا ہے اور دیکھنا نہین ملتا وہان ہر شخص فراغت سے بجمال وسعت اپنے پروردگار کو دیکھیگا عن
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول الله اکلنا یری ربه قال ابن معاذ مخلیا به یوم القیمة وما آیة ذلک
فی خلقه قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر قال ابن معاذ لیلة البدر مخلیا به ثم اتفقا قلت بلی
قال فالله اعظم قال ابن معاذ قال فانما هو خلق من خلق الله فالله اجل واعظم ترجمہ ابو رزین عقیلی سے
روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے ہر ایک شخص الگ الگ اپنے رب کو دیکھیگا یعنی بغیر زحمت اور کشمکش کے قیامت
کے روز اگر دیکھیگا تو دنیا مین اسکی مثال کیا ہے آپ نے فرمایا ای ابا رزین کیا تم مین سے ہر ایک شخص چاند کو دیکھتا ہے
چودھوین رات کو بغیر دقت اور کشمکش کے مین نے کہا کیون نہین آپ نے فرمایا پھر اللہ کی تو شان بہت بڑی ہے چاند تو اللہ
کی اسکی ایک بنائی ہوئی چیز ہے جب اوس کو سب دیکھتے مین اور کسی طرح کا ہجوم نہین ہوتا نہ شکل پڑتی ہے پس اللہ تعالی
بھی قادر ہے کہ بلا دقت اور ہجوم کے اپنا جمال مبارک سب مؤمنین کو دکھاوے عن عبد الله بن عمر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم یطوی الله تعالی السموت یوم القیمة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا
الملک این الجبارون این المتکبرون ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
قیامت کے روز آسمانون کو لپیٹ لیگا پھر انکو داہنے ہاتھ سے پکڑ کر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے بادشاہ دنیا کے اور کہان
غرور کرنیوالے پھر زمینون کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ مین لیکر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے جابر بادشاہ کہان ہین غرور
کرنیوالے عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلة الی السماء الدنیا
حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب له من یسألنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له
ابوهریرهؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان پر جب تہائی

رات باقی رہتی ہے پہر فرماتا ہے کون دعا کرتا ہے مجہہ سے کہ مین اوسکی دعا قبول کرون اور کون مانگتا ہے مجہہ سے کہ مین اوسکو دون کون بخشش چاہتا ہے مجہہ سے کہ مین اوسکو بخشون **ف** خطابی نے کہا علماء سلف اور ائمہ فقہاء کا مذہب یہہ ہے کہ اس قسم کے احادیث کو انکے ظاہر پر رکہین اور اوس کی تاویل نہ کرین کیونکہ اونکا علم قاصر ہے ان کے سمجہنے سے پہر روایت کیا اوزاعی نے مکحول اور زہری سے کہتے تہے جاری کرو ان احادیث کو جیسے آئین **باب فی القرآن** قرآن اسد کا کلام ہے **ف** یعنی یہی قرآن جسکو ہم نماز مین پڑہتے ہین اور جو لکہا گیا مصحف مین یہہ اسد جل جلالہ کا کلام ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام اسکو اسد سے سنکر محمد صلی اسد علیہ وسلم کو آن کر سناتے تہے پہر حضرت محمد صلی اسد علیہ وسلم سب لوگونکو سناتے تہے **عن جابر بن عبد الله**

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض نفسه على الناس بالموقف فقال الا رجل يحملني الى قومه

فان قريشا قد منعوني ان ابلغ كلام ربي **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پیش کرتے تہے اپنی تئین لوگون پر موقف مین (یعنی وقوف کی جگہہ مین مراد عرفات ہے) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص ہے جو مجہکو اوٹہا لیجاے اپنی قوم پاس کیونکہ قریش نے مجہہ کو روک دیا ہے میرے رب کے کلام پہونچانے سے **عن عامر بن شهر قال كنت**

عند النجاشي فقرا ابن له اية من الانجيل فضحكت فقال اتضحك من كلام الله تعالى **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہے مین نجاشی (ایک بادشاہ کا لقب ہے) پاس بیٹہا تہا اون کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت پڑہی تو مین ہنسنے لگا نجاشی نے کہا کیا تو اسد کی کلام پر ہنستا ہے **عن عائشة قالت ولشاني في نفسي كان احقر من ان يتكلم**

الله في بامر يتلى **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے (اوس قصے مین جب لوگون نے اون کو بری کام کی تہمت لگائی تہی) انہون نے کہا مین اپنی تئین اس لائق نہ جانتی تہی کہ اسد جل جلالہ میرے باب مین کچہہ کلام کریگا جو ہمیشہ پڑہا جاویگا

عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين اعيذكما بكلمات الله التامة

من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ثم يقول كان ابوكم يعوذ بهما اسمعيل واسحاق

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو یون پناہ مانگتے تہے اسطرح آپ فرماتے تہے پناہ دیتا ہون مین تم کو اسد کے کلمات کی جو پوری ہین (اون مین کوئی نقص اور عیب نہین) ہر شیطان سے جو ایذا پہونچاوے (جیسے سانپ بچہو وغیرہ) اور ہر آنکہہ سے جو لگ جاوے (یعنی بد نظر سے) پہر فرماتے تہے تمہارے باپ پناہ مانگتے تہے انہی کلمات سے (یعنی اسمعیل اور اسحاق علیہما السلام) **عن عبد الله قال قال رسول الله**

صلى الله عليه وسلم اذا تكلم الله تعالى بالوحي سمع اهل السماء للسماء صلصلة كجر السلسلة على

الصفا فيصعقون فلا يزالون كذلك حتى ياتيهم جبرئيل حتى اذا جاءهم جبريل فزع عن

قلوبهم قال فيقولون يا جبريل ماذا قال ربك فيقول الحق فيقولون الحق الحق **ترجمہ** عبد اسد سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب اسد تعالے وحی بہیجنے کیلیے کلام کرتا ہے تو ایک آواز آسمان والے دوسرے آسمان سے

سنتے ہین اسطرح کی جیسے زنجیر کھینچی جاوے صفا پہاڑ پر یہ آواز سنکر وہ بیہوش ہو جاتے ہین پھر اسی حالت مین رہتے ہین
یہانتک کہ جبرئیل علیہ السلام اونکے پاس آتے ہین جب جبرئیل وہان آتے ہین تو اونکو ہوش آجاتا ہے اور کہتے ہین اے جبرئیل تیرے
رب نے کیا فرمایا وہ کہتے ہین حق فرمایا وہ بہی کہنے لگتے ہین حق فرمایا حق ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے جل شانہ کلام
کرتا ہے اور اوسکے کلام مین صوت ہے جسکو جبرئیل سنتے ہین اور اور فرشتے بہی سنتے ہین بعض لوگون نے اللہ کے کلام کو صوت
سے منزہ جانا ہے حالانکہ یہی اونکی غلطی ہے بہت سے آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی کے کلام مین صوت ہے خدا
فرماتا ہے واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظالمین و نادیناه ان یا ابراہیم اور نداء بغیر صوت نہین ہے - دوسری جگہہ
فرماتا ہے فلما جاءها نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ان یا موسی انی انا اللہ رب العالمین - اللہ
تعالی نے خود حضرت موسی سے کلام کیا اور حضرت موسی نے آواز سنی حدیث صحیح مین ہے فینادی بصوت یسمعه من بعد
کمن قرب یعنی اللہ تعالے قیامت کے روز ایک آواز سے پکاریگا جو دور اور نزدیک سب سنینگے عن ابی هريرة ان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم تاکل الارض الا عجب الذنب منه خلق وفیه یرکب
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اعضا کو زمین کہا جاتی ہے مگر ریڑہ کی
ہڈی کو اوسی سے آدمی پیدا ہوا اور اوسی سے دوبارہ پیدا کیا جاویگا ف شاید وہ ہڈی جو باقی رہ جاتی ہے اسقدر چہوٹی
ہو کہ لوگون کو محسوس نہ ہوتی ہو پہر یہہ شبہ کیونکر چل سکتا ہے کہ تجربہ کے بخلاف ہے اسلیے کہ ایک ثابت دانہ مین [illegible]
مرور کے فنا ہو جاتے ہین باب فی الشفاعة شفاعت کا بیان عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفاعت میری اون لوگون کیواسطے ہے جو کبیرہ گناہ کرین میری امت مین سے ف جیسے ناجوری شرب خمر
سے چوری وغیرہ عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج قوم من النار بشفاعة
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنة ویسمون الجهنميين ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ جہنم مین سے نکلینگے میری شفاعت سے پھر داخل ہونگے جنت مین اونکو لوگ جہنمی کہین گے
ف یہہ لقب اونکا حقارت سے نہوگا بلکہ یاد دلانے کے لیے تاکہ اونکو زیادہ تر خوشی ہو کیونکہ عیش کے حلاوت تلخی کی یاد سے
زیادہ ہوتی ہے عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اهل الجنة یاکلون فیها
ویشربون ترجمہ جابر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ جنتی لوگ جنت مین
کہاوینگے اور پیوینگے باب فی خلق الجنة والنار جنت اور جہنم دونون کو اللہ تعالی پیدا کر چکا ہے عن
ابی هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنة قال لجبریل اذهب فانظر الیها فذهب
فنظر الیها ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمکاره ثم قال یا جبریل

اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لقد خشيت ان لا يدخلها
احد قال فلما خلق الله تعالى النار قال يا جبريل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال
اي رب وعزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر اليها
فذهب فنظر اليها فقال اي رب وعزتك وجلالك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا دخلها ترجمہ

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے
کہا جا اور جنت کو دیکھ وہ گئی اور دیکھا پھر لوٹ کر آئے اور عرض کیا یا رب قسم ہے تیری عزت کی جو کوئی
جنت کا حال سنیگا (یعنی جو وہاں عیش اور راحت ہی) وہ اوس میں چلا جاویگا پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو ڈھانپ دیا
مکروہات سے (یعنی اون کاموں پر جنت میں جانا موقوف کردیا جنکا کرنا نفس پر دشوار ہے جیسے نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ) اور
جبرئیل سے کہا جا اور جنت کو دیکھ آ وہ گئی اور دیکھا پھر آکر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا قسم ہے اے پروردگار تیری عزت کی میں
ڈرتا ہوں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے پھر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بنایا تو فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور
اوسکو دیکھ آؤ وہ گئی اور اوسکو دیکھا پھر اللہ تعالیٰ پاس آئے اور عرض کیا قسم ہے اے رب تیری عزت کے کوئی دوزخ کا
حال سنکر اوسمیں نہ جاویگا تب اللہ تعالیٰ نے اوسکو ڈھانپ دیا شہوات سے (یعنی اون کاموں سے جو نفس کو مرغوب اور پسند
ہیں جیسے شراب پینا سود کھانا نماز قضا کرنا روزہ نہ رکھنا پرایا مال چھین لینا) پھر فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور اوسکو دیکھ آؤ وہ دیکھ
کر آئے اور عرض کیا اے پروردگار قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں تو سمجھتا ہوں کوئی باقی نہ رہیگا جو دوزخ میں نہ جاوے

باب في الحوض

حوض کوثر کا بیان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امامكم حوضا ما بين ناحيتيه كما بين جرباء واذرح
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے (یعنی حشر کے روز تمہارے سامنے ہوگا) اوسکے دونوں کناروں میں اتنا
فاصلہ ہوگا جیسے جربا اور اذرح میں (دونوں گاؤں ہیں ملک شام میں اونکے بیچ میں تین دن کا فاصلہ ہے) عن زيد بن ارقم قال

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن يرد علي الحوض قال قلت كم كنتم
يومئذ قال سبع مائة او ثمان مائة ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مقام میں اوترے آپ نے فرمایا تم لاکھ
حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو (یعنی اون لوگوں کے جو حشر میں حوض کوثر پر آوینگے) راوی نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا تم اوس دن کتنے آدمی تھے زید نے کہا
سات سو یا آٹھ سو (تو اگر ایک لاکھ حصے بھی کیے جاویں جب بھی سات سو کو سات کروڑ اور آٹھ سو کو آٹھ کروڑ ہونگے اور امید ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہوں)

انس بن مالك يقول اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفاءة فرفع راسه متبسما فاما قال لهم واما قالوا له لم
ضحكت فقال انه انزلت علي آنفا سورة فقرا بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطيناك الكوثر حتى ختمها فلما قراها قال هل تدرون
ما الكوثر قالوا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربي عز وجل في الجنة وعليه خير كثير عليه حوض ترد عليه امتي يوم القيامة
آنيته عدد الكواكب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا آنکھ لگ گئی پھر آپ نے سر اوٹھایا ہنستے ہوئے تو آپ نے خود کہا یا صحابہ نے آپ

اذھبنا بشر اہلی فیقال لہ اسکن فان الکافر اذا وضع فی قبرہ اتاہ ملک فینتہرہ فیقول لہ ما کنت تعبد فیقول لا ادری فیقال لہ لا دریت

ولا تلیت فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول کنت اقول ما یقول الناس فیضربہ بمطراق من حدید بین اذنیہ فیصیح صیحۃ یسمعہا

الخلق غیر الثقلین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ میں گئے وہاں ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور پوچھا یہ قبریں کن

لوگوں کی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کچھ لوگوں کی ہیں جو مر گئے ہیں زمانہ جاہلیت میں آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم کے تو آپ سے اوس کا حال

کیا وسے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مومن قبر میں جب رکہا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ تو کس کو

پوجتا تہا پس اگر اللہ اوسکو راہ دکہلاتا ہے تو وہ کہدیتا ہے میں اللہ جل جلالہ کو پوجتا تہا پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں شاید وہ فرشتہ آپکا نام لیکر پوچہتا ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ آپ کی صورت مبارک اوسکو دکہائی جاتی

ہے مگر دوسری کوئی حدیث اس مضمون کی تائید نہیں کرتی) وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اوسکے بہیجے ہوئے ہیں پھر اوسکو کوئی بات

نہیں پوچہی جاتی بعد اوسکے اوسکو ایک گہر کی طرف لیجاتے ہیں جو جہنم میں ہے اور اوس سے کہتے ہیں تیرا یہ گھر تہا جہنم میں مگر اللہ نے تجہکو

بچا یا اور تجہپر رحم کیا اور اوسکے بدلے میں ایک دوسرا گہر دیا جنت میں وہ کہتا ہے مجہکو چہوڑدو تو میں اپنے گہر والوں کو خوشخبری دون اس بات

کی کہ مجہکو جنت میں گہر ملا) لیکن اوس سے کہا جاتا ہے ٹہرا رہ اور کافر جب قبر میں رکہا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے ف دوسری

حدیثوں میں دو فرشتوں کا ذکر ہے ایک کو منکر کہتے ہیں دوسرے کو نکیر مطابقت یوں دی ہے کہ بعضوں کے پاس دو آتے ہونگے بعضوں کے پاس ایک یا ایک

سے مراد سوال کرنا ہے کیونکہ سوال ایک ہی کرتا ہوگا اور دوسرا کھڑا رہتا ہوگا مگر یہ تاویل ضعیف ہے اور پہلی تاویل قوی ہے

ف اور ڈانٹ کر پوچہتا ہے تو کسکو پوجتا تہا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے خود علم حاصل کیا

نہ کسی کی پیروی کی ف یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد آدمی کو چاہیے کہ علم دین خود حاصل کرے اور دلائل دیکہکر اپنا ایمان

صحیح اور مضبوط کرے اگر یہ نہو سکے تو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کی پیروی کرے اگر دونو باتیں نہ ہوں تو خرابی

ہے ف پھر اوس سے پوچہا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تہا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں وہ کہتا ہے میں

وہی کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے ف یعنی میں نہیں جانتا جو کچہ اور لوگ کہتے ہونگے وہی میں بہی کہتا ہونگا ف پھر وہ فرشتہ اوسکو

مارتا ہے لوہے کی گرز سے اوسکے دونوں کانوں کے بیچ میں وہ چلاتا ہے اور اللہ کی سب مخلوق اوس کی آواز سنتی ہیں

سوا آدمی اور جن کے دوسری روایت میں یوں ہے قال اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم فیاتیہ ملکان فیقعدانہ

لہ فذکر قریبا من حدیث الاول قال فیہ واما الکافر والمنافق فیقول لا ادری وقال یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین ترجمہ بندہ جب قبر

میں رکہا جاتا ہے اور اوسکے لوگ دفن کر کے پیٹہ موڑتے ہیں تو وہ اون کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے

ہیں بعد اوسکے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے آپ نے فرمایا کافر یا منافق اور فرمایا سنتے ہیں اوسکی آواز جو اوسکی نزدیک

ہیں سوا جن اور بشر کے عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولما یلحد فجلس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کانما علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع راسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر

مرتين او ثلاثا زاد في حديث جرير ههنا وقال وانه ليسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرين حين

يقال له يا هذا من ربك وما دينك ومن نبيك قال هناد قال ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له

من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل

الذي بعث فيكم قال فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان وما يدريك فيقول قرأت

كتاب الله فامنت به وصدقت زاد في حديث جرير فذلك قول الله تعالى يثبت الله الذين

امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة الاية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء

ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فياتيه

من روحها وطيبها قال ويفتح له فيها مد بصره قال وان الكافر فذكر موته قال وتعاد روحه

في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له

ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه

لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى

النار قال فياتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه زاد في

حديث جرير قال ثم يقيض له اعمى ابكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا

قال فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا قال ثم تعاد

فيه الروح ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرد انصاری کے جنازے
میں نکلے جب قبر پر پہونچے تو وہ کہدنہ چکی تہی اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم آپکے گرد بیٹھے گویا ہماری
سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں (یعنے چپ چاپ ہیں) آپ کے ہاتہ میں ایک لکڑی تہی اوس سے زمین کو کرید رہے تہے ایکبارگی
دفعہ آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو دو بار یا تین بار ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مردہ اون کی جوتیوں
کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کر کے رخصت ہوتے ہیں جب اوس سے کہا جاتا ہے اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے
اور تیرا نبی کون ہے ہناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اوسکو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے
میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پہر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف
بہیجا گیا (یعنے حضرت محمد کو پوچھتے ہیں وہ کون تھے) مردہ کہتا ہے وہ اللہ کے پیغمبر تھے پہر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تجہے
کہاں سے معلوم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑہا (سمجھکر یہ نہیں کہ فقط اوسکے لفظوں کو پڑہا اور معنے
سے غافل رہا) اور اوسپر ایمان لایا اور اوسکو سچ سمجہا یہی مراد ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول سے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ (جسکی تفسیر اوپر گزری) پھر ایک پکارنیوالا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میرے

بندی نے اب اوسکا بچہونا جنت مین کردو اور اوسکو جنت کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اوسپر کہولدو پہر جنت کی ہوا
اور خوشبو اوسپر آنے لگتی ہی اور جہانتک اوسکی نگاہ پہونچتی ہی وہان تک قبر کہلجاتی ہی پہر کافر کی موت کا بیان کیا اور کہا اوس
کی روح اوس کے بدن مین ڈالی جاتی ہی اور دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہین اور اوسکو بٹہاتے ہین اور اوس سے پوچہتے ہین تیرا
رب کون ہی وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچہتے ہین
یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بہیجا گیا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا اوسوقت
ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہی جہوٹا ہے یہہ اسکا بچہونا جہنم مین کردو اور اسکو جہنم کے کپڑے پہنادو اور ایک دروازہ جہنم کا اسپر
کہولدو پہر اوسپر جہنم کی گرمی اور لوہہ (گرم ہوا) آنے لگتی ہی اور قبر اوسپر تنگ ہو جاتی ہی یہانتک کہ اوسکی پسلیان ادہر سے ادہر
ہو جاتی ہین (اللہ کی پناہ اس عذاب سے) جریر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پہر اوسکو اوپر ایک اندہا گونگا فرشتہ جو اوسکی تکلیف
کو نہین دیکہتا نہ اوسکی فریاد سنتا ہے) مقرر کیا جاتا ہی اوسکے پاس ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جاوے تو خاک
ہو جاوی اوس گرز سے وہ اوسکو ایک مار مارتا ہی جسکی آواز تمام مخلوق سنتی ہی سوا جن اور بشر کے وہ مٹی ہو جاتا ہی پہر اوس مین روح ڈالی
جاتی ہی (پہر مارتا ہی پہر مٹی ہو جاتا ہے اسی طرح قیامت تک عذاب رہتا ہی) **باب ذكر الميزان** ترازو کا بیان جسمین
اعمال تولے جاوینگے) عن عائشة انها ذكرت النار فبكت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك
قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون اهليكم يوم القيمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما في ثلثة مواطن فلا يذكر احد احدا عند الميزان حتى يعلم ايخف ميزانه او يثقل وعند الكتاب
حين يقال هاؤم اقرؤا كتابيه حتى يعلم اين يقع كتابه افي يمينه ام في شماله ام من وراء ظهره
وعند الصراط اذا وضع بين ظهري جهنم ترجمہ حضرت عائشہ رضہ نے جہنم کو یاد کیا اور رونے لگین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون روتے ہو انہون نے کہا مجہکو جہنم یاد آیا مین رونے لگی آپ اپنے گہر کے لوگون کو یاد کرین گے
قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مقامون مین کوئی کسیکو یاد نکریگا ایک ترازو کے پاس جبتک
یہ معلوم نہو جاوی کہ اوسکی ترازو ہلکی اوتری یا بہاری دوسری جسوقت کہا جاویگا او پڑہو اپنی کتاب جبتک یہ معلوم نہو جاوے
کہ اوسکی کتاب کدہر سے ملیگی داہنے ہاتہ سے یا بائین ہاتہ سے یا پیٹ کے پیچہے سے تیسری پل صراط پر جب جہنم پر رکہا جاویگا (اور
بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا جبتک اوس سے پار نہو جاوین) **باب في الدجال** دجال
کا بیان عن ابي عبيدة بن الجراح قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول انه لم يكن نبي بعد نوح الا وقد
انذر الدجال قومه واني انذركموه فوصفه لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعله سيدركه من
قد رآني وسمع كلامي قالوا يا رسول الله كيف قلوبنا يومئذ امثلها اليوم قال او خير ترجمہ ابو عبيده
بن الجراح سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کوئی نبی ایسا نہین گذرا بعد حضرت نوح علیہ السلام

کہ جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اوس سے پھر آپ نے اوسکا حال بیان کیا اور فرمایا دجال کو وہ شاید
پاویگا جس نے مجھ کو دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے ف یعنے میرا ایک صحابی اوسکو دیکھ لیگا مراد تمیم داری ہیں جو دجال کو دیکھ چکے
تھے اور آنحضرت سے اوسکا حال بیان کیا تھا یا حضرت خضر علیہ السلام ہیں جو قیامت تک زندہ رہیں گے اور دجال کو دیکھیں گے بعضوں نے
کہا مطلب یہ ہے کہ دجال کو وہ شخص پاویگا جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے تو زمانہ اوسکے معنے میں ہے جیسے ترمذی کی
روایت میں آئے ہے یعنے دجال یا تو صحابہ کے عہد ہی میں نکل آویگا یا بعد نکلیگا مگر اوس زمانے تک مسلمان موجود رہیں گے
اور حدیث و قرآن باقی رہیں گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوس دن ہم لوگوں کے دل کیسے ہوں گے آیا ایسے
ہی ہوں گے جیسے آج ہیں آپ نے فرمایا اس سے بھی بہتر یعنے ایمان کا قائم رہنا باوجود فتنے اور فساد کے زیادہ مشکل ہے

عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى على الله بما هو اهله فذكر الدجال
فقال اني لانذركموه وما من نبي الا وقد انذره قومه لقد انذره نوح قومه ولكني ساقول لكم
فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون انه اعور وان الله ليس باعور ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی جیسے اوسکو لائق ہے پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا
میں تم کو اوس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح
نبی نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایسی بات کہے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی جان رکھو کہ دجال کانا ہوگا
اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے

باب في قتل الخوارج

خوارج کے قتل کا بیان ف خوارج ایک فرقہ ہے بہت گمراہ فرقوں میں
سے جس کا ظہور حضرت امیر المومنین علی کی خلافت میں ہوا یہ فرقہ برا کہتا تھا علی اور عائشہ اور عثمان رضی اللہ عنہم کو اور کہتا تھا کہ گناہ
کبیرہ کرنے والا کافر ہے اور ظاہر میں نماز اور روزہ اور تمام عبادات کو اچھی طرح ادا کرتا تھا لیکن قرآن کے معنے غلط اور صحابہ سے بھی سمجھ بیٹھے اور
خلاف سمجھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو قتل کیا اور مارا

عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الجماعة
قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت
سے نکل گیا (یعنے مسلمانوں کی جماعت اور اتفاق کے خلاف ہوگیا) بالشت بھر بھی تو اوس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا
ف یعنے کافر ہوگیا یا کفر کے قریب ہوگیا دوسری روایت میں ہے کہ اللہ جل جلالہ کا ہاتھ جماعت پر ہے ایک روایت میں
ہے کہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کریگی یعنے سب کے سب گمراہ نہ ہوں گے پس جو بات دین اسلام میں ایسی ہو جس پر تمام امت نے
اجماع کیا اوسکی مخالفت کسی طرح درست نہیں ہے

عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انتم
وائمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء قلت اما والذي بعثك بالحق اضع سيفي على عاتقي ثم اضرب
به حتى القاك او الحقك قال اولا ادلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب میرے بعد حاکم ہونگے جو مال غنیمت کو اپنا مال سمجھنے لگیں گے یعنے

مجاہدین کو موافق حکم شرع کے تقسیم کریگے) مین نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین اپنی تلوار اپنے
کاندہے پر رکہونگا پہر اوس سے مارونگا یہانتک کہ آپسے مل جاؤن آپنے فرمایا مین تجہکو اس سے بہتر بات نہ بتاؤن تو صبر کر یہانتک
کہ مجہسے ملے عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ستكون عليكم ائمة تعرفون منهم وتنكرون فمن انكر بلسانه فقد برئ ومن كره بقلبه
فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع فقيل يا رسول الله افلا نقتلهم قال ابن داؤد
افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد
ایسے ایسے حاکم ہونگے جنکے کام اچھے بھی ہونگے اور برے بھی ہونگے پہر جو کوئی (اون کے برے کام پر) انکار کرے اپنی زبان سے
وہ بری ہوگیا (مواخذہ سے) اور جو کوئی (زبان سے برا نہ کہہ سکے لیکن) دل سے برا جانے اوسکو بہی بری ہوگیا یا سالم رہا لیکن جس
شخص نے اوس کام کو پسند کیا اور اوسکی پیروی کی وہ تباہ ہوگیا (اور اوسکا دین برباد ہوا) لوگون نے کہا یا رسول اللہ
ہم اونکو قتل نکر ڈالین آپنے فرمایا نہین جبتک وہ نماز پڑہے جاوین عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ستكون في امتي هنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر المسلمين وهم
جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے میری امت مین فساد ہونگے فساد ہونگے فساد ہونگے پہر جو شخص پہوٹ ڈالنا چاہے مسلمانون مین اور وہ
اتفاق کیے ہوئے ہون تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی بہی ہو عن عبيدة ان عليا ذكر اهل النهروان فقال فيهم
رجل مودن اليد او مخدج اليد او مثدون اليد لولا ان تبطروا لنبأتكم ما وعد الله الذين
يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قال قلت انت سمعته منه قال اي ورب الكعبة ترجمہ
عبیدہ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے نہروان (ایک مقام کا نام ہے جہان پر خوارج جمع ہوئے تہے) والونکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اون لوگون
مین ایک شخص ہے چہوٹی ہاتہہ والا اور مودن الید یا مخدج الید کا ترجمہ ہے اور مثدون الید سے بہی یہی مقصود ہے اور بعض
نسخون مین مثدون الید ہے یعنی چہوٹی ہاتہہ والا گویا ہاتہہ اوسکے مشابہ ہین ثند کے یعنی پستان کے کیونکہ ثند
کہتے ہین پستان کو تو گویا کہ مثدون ہوگیا) اگر تم میری بات مانتے تو مین تم کو بتا دیتا وہ وعدہ جو اللہ جل جلالہ نے اون کے
قتل کرنیوالون کے لیے کیا ہے حضرت محمدؐ کی زبان پر (یعنی جو اجر اور ثواب اون لوگون کی قاتلین کو دیگا) عبیدہ نے کہا میں نے
علیؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے کعبہ کے رب کی عن ابي
سعيد الخدري قال بعث علي الى النبي صلى الله عليه وسلم بذهيبة في تربتها فقسمها بين اربعة بين الاقرع بن
حابس الحنظلي ثم المجاشعي وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين زيد الخيل الطائي ثم احد بني
نبهان وبين علقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب فغضبت قريش والانصار وقالت

يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا فقال انما اتالفهم قال فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتي الجبين كث اللحية محلوق قال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيته ايامنني الله على اهل الارض ولا تامنوني قال فسال رجل قتله احسبه خالد بن الوليد قال فمنعه قال فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھوڑا سا سونا بھیجا مٹی میں لگا ہوا (یعنی جسطرح زمین سے نکلتا ہے مٹی کے اندر ویسا ہی مٹی سمیت بھیجا) آپ نے اوس سونے کو بانٹ دیا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کو تو قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ دیتے ہیں نجد کے رئیسوں کو اور ہمکو چھوڑ دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں اون کے دلوں کو ملاتا ہوں (کیونکہ ابھی اون کے دلوں میں ایمان کا نور اچھی طرح سمایا نہیں ہے بس دنیا کا مال دیکر اون کے دلوں کو مائل کرتا ہوں تاکہ وہ اسلام سے راضی ہوں اور تم تو سچے اور پکے ہوگئے ہو اگر تم کو دنیا کا مال بھی نہ ملے جب بھی اسلام سے پھرنے والے نہیں ہو) اتنے میں ایک شخص آیا جسکی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں اور گالے اوپر اوٹھے تھے اور پیشانی بلند تھی ڈاڑھی خوب گھنی ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جب میں اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر اوسکی اطاعت کون کریگا اللہ جل جلالہ نے زمین والوں پر مجھکو امانت دار سمجھا اور تم مجھے امانت دار نہیں جانتے پھر ایک شخص نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن الولید (سیف اللہ) تھے اجازت چاہی آپ سے اوسکے قتل کی آپ نے منع کیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے کہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اتریگا (یعنے دل پر تاثیر نہ کریگا) وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے قتل کرینگے وہ لوگ مسلمانوں کو اور چھوڑ دینگے بت پوجنے والوں کو اگر میں اونکو پاؤں تو قوم عاد کیطرح اونکو قتل کروں (یعنے جڑ پیڑ سے اون کو مٹا دوں)

عن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منه في شيء من قاتلهم كان اولى بالله منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق

ترجمہ ابوسعید خدری اور انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں پھوٹ اور مخالفت ہوگی پھر لوگ ایسے پیدا ہونگے جو باتیں اچھی کرینگے لیکن کام برے کرینگے قرآن کو پڑھینگے مگر وہ اونکی ہنسلی کے نیچے نہ اتریگا وہ لوگ دین سے باہر ہو جاوینگے جیسے تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے وہ کبھی پھر طریقے سے نہ پھرینگے جبتک تیر اولٹا سوفار پر نہ پھرے (اور یہ پھرنا محال ہے پس وہ لوگ

گمراہی میں ایسے مضبوط ہونگے کہ اسلام کی طرف اونکا پھرنا محال ہوگا) وہ لوگ بدترین سب آدمیوں میں اور تمام مخلوقات میں
خوشی ہو اوسکے لیے جو اونکو قتل کرے یا اون کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے بلا دینگے وہ لوگ اللہ کی کتاب کی طرف (الا یہ کہ)
حالانکہ وہ اللہ کی کتاب سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے) جو شخص اون سے لڑے وہ میری امت میں اونسے زیادہ نزدیک ہوگا ـ
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا یعنی اون کے سر منڈے ہونگے (اس سے یہ
معلوم ہوا کہ بال رکھنا سر منڈانے سے افضل ہے اگرچہ سر منڈانا بھی درست ہے) دوسری روایت میں ہے سیماہم التحلیق
والتسبید فاذا رأیتموهم فانیموهم یعنے نشانی اونکی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے جب تم اونکو دیکھو تو اونکو قتل کرو

عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فلان اخر من السماء
احب الی من ان اکذب علیه واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فانما الحرب خدعة سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول یاتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة
یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة لا یجاوز ایمانهم حناجرهم فاینما لقیتموهم فاقتلوهم
فان قتلهم اجر لمن قتلهم یوم القیمة ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت امیر المومنین علی نے فرمایا جب بیان کروں
تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کروں تو سمجھو کہ آسمان سے گرنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آپ پر جھوٹ باندھنے
سے اور جب میں تم سے کوئی بات آپس کی کہوں تو لڑائی چالاکی اور فریب کا نام ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے اخیر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو کم عمر ہونگے اور کم عقل ایسی باتیں کہینگے جو تمام مخلوق کی باتوں سے
بہتر ہوں گی (یعنی ظاہر میں بھلی معلوم ہونگی یا کلام اللہ پڑھینگے لیکن سمجھینگے نہیں) وہ اسلام سے نکل جاوینگے
جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اونکا ایمان اونکے گلے کے نیچے نہ اوتریگا جہاں تم سے وہ ملیں اونکو قتل کرو کیونکہ اونکا قتل کرنا ثواب ہے
قاتل کے لیے قیامت تک عن زید بن وهب الجهنی انه کان فی الجیش الذین کانوا مع علی علیه السلام الذین ساروا الی
الخوارج فقال علی ایها الناس انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یخرج قوم من امتی یقرءون
القرآن لیست قراءتکم الی قراءتهم بشیء ولا صلوتکم الی صلاتهم بشیء ولا صیامکم الی صیامهم بشیء یقرءون
القرآن یحسبون انه لهم وهو علیهم لا تجاوز صلاتهم تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة
لو یعلم الجیش الذین یصیبونهم ما قضی لهم علی لسان نبیهم صلی الله علیه وسلم لاتکلوا عن العمل وآیة ذلک
ان فیهم رجلا له عضد ولیست له ذراع علی عضده مثل حلمة الثدی علیه شعرات بیض افتذهبون
الی معاویة واهل الشام وتترکون هولاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم والله انی لارجو ان یکونوا
هولاء القوم فانهم قد سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم الله قال سلمة بن کهیل
فنزلنی زید بن وهب منزلا حتی مررنا علی قنطرة قال فلما التقینا وعلی الخوارج عبد الله بن وهب الراسبی

فقال لهم القوا الرماح وسلوا السیوف من جفونها فانی اخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم
یوم حروراء قال فوحشوا برماحهم واستلوا السیوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتلوا بعضهم علی
بعض قال وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان فقال علی علیه السلام التمسوا فیهم المخدج فلم یجدوه فقام
علی بنفسه حتی اتی ناسا قد قتل بعضهم علی بعض فقال اخروهم فوجدوه مما یلی الارض فکبر و
قال صدق الله وبلغ رسوله فقام الیه عبیدة السلمانی فقال یا امیر المؤمنین الله الذی لا اله الا هو
لقد سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ای والله الذی لا اله الا هو حتی استحلفه ثلثا وهو
یحلف **ترجمہ** زید بن وہب جہنی سے روایت ہے وہ اوس لشکر مین تھے، جو حضرت علیؓ کے ساتھ گیا تھا خارجیون سے لڑنے
کے لیے حضرت علیؓ نے کہا اے لوگو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت مین سے لوگ نکلینگے
جو قرآن کو پڑھینگے اور تمہارا پڑھنا اون کے سامنے کچھ نہ ہوگا نہ تمہاری نماز اون کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی نہ تمہارا روزہ
اونکے روزے کے سامنے کچھ ہوگا پڑھینگے وہ لوگ قرآن کو ثواب سمجھ کر حالانکہ وہ عذاب ہوگا اون پر (اسوجہ سے کہ اوس کے
صحیح معنی نہ مانینگے اور غلط مطلب نکالینگے) اون کی نماز ہنسلی کے نیچے نہ اترے گی (یعنی اوسکی تاثیر دل تک نہ پہنچے گی فقط
زبان سے نماز پڑھ لینگے) وہ لوگ اسلام سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اوس لشکر کے لوگ جو اون
کو قتل کرینگے اون فضیلتون کو سنین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے لیے بیان کی ہین تو اوس نیک عمل پر بھروسہ کر لین (یعنی یہ
خیال سے کہ یہہ عمل نجات کے لیے کافی ہے بعض نسخون مین لاتکلوا علی العمل ہے یعنی بس تکیہ کر لین اسی عمل پر اور عبادت چھوڑ
دین) اوس فرقے کی نشانی یہ ہے کہ اون مین ایک ایسا شخص ہوگا جسکا بازو ہوگا لیکن ہاتھ نہ ہوگا اوسکے بازو پر ایک
پستان سی ہوگی اوسپر سفید بال ہونگے کیا تم جاتے ہو معاویہ اور اہل شام سے لڑنے کے لیے اور چھوڑے دیتے ہو ان لوگون کو اپنے اولاد
اور اسباب پر (یعنی پہلے ان سے لڑنا ضروری ہے جو تمہارے پاس موجود ہین اگر ان کو یہان چھوڑ کر تم دوسرے دشمن سے
لڑنے جاؤگے تو یہ تمہارے مال اور اولاد کو تباہ کرینگے) قسم خدا کی مین امید رکھتا ہون کہ جن لوگون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیان کیا وہ یہی لوگ ہین کیونکہ انہون نے بہایا اوس خون کو جو حرام تھا اور لوٹ لیا لوگون کی چراگاہ کو بس چلو
اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک مقام بتایا اونہی مقامون مین سے جہان وہ لڑنے گئے
تھے خارجیون سے یہانتک کہ گذرے ہم ایک پل پر جب دونون طرف کے لوگ ملے تو سردار خارجیون کا عبداللہ بن وہب راسبی تھا اوس نے
اپنے لوگون سے کہا تم نیزے پھینک دو اور تلوارین کھینچ لو میان سے ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قسم دین جیسے قسم دی تھی حروراء مین (حروراء
ایک مقام ہے جہان پہلے خوارج جمع ہوئے تھے اور حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ کو اون کے سمجھانے کے لیے بھیجا تھا
کچھ لوگون نے اونکا کہنا مان لیا اور کتنون نے نہ مانا وہ نہروان کو چلے گئے اور وہان جا کر جمع ہوئے) راوی نے کہا کہ
ان لوگون نے اپنے نیزے پھینک دیا اور تلوارین کھینچ لین مسلمانون نے اونکو روکا انہون نے برچھے مارکر اونکو ایک پر ایک

اور حضرت علی کیطرف اوس روز کوئی نہین مارا گیا سوا دو آدمیون کے حضرت علی نے لوگون سے کہا تلاش کرو ان لوگون مین مخدج کو (یعنے اوس لنجے کو جسکے ہاتھہ چھوٹے چھوٹے تھے) اونہون نے تلاش کیا لیکن اوسکو نہ پایا پہر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور ان لاشون پاس آئے جو تلے اوپر پڑین تہین اور کہا انکو الگ الگ کرو دیکھا تو وہ زمین پر پڑا تہا سب کے نیچے اونہون نے اللہ اکبر کہا اور کہا سچا ہے اللہ اور پہونچا دیا اوسکے رسول نے (جو اللہ نے فرمایا تہا) پہر ایک شخص کھڑا ہوا جسکا نام عبیدہ سلمانی تہا اور اوس نے کہا قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیا تم نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی نے کہا ہان قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق نہین ہے عبادت کے یہانتک کہ اوس نے تین بار حضرت علی کو قسم دی اور اونہون نے تین بار قسم کہائی دوسری روایت مین یون ہے قال علی اطلبوا المخدج فذکر الحدیث فاستخرجوہ من تحت القتلی فی طین قال ابو الوضی فکانی انظر الیہ حبشی علیہ قریطق لہ احدی یدیہ مثل ثدی المرأة علیہا شعیرات مثل شعیرات التی تکون علی ذنب الیربوع ترجمہ حضرت علی نے کہا مخدج کو ڈھونڈھو پہر بیان کیا حدیث کو تو لوگون نے نکالا اوسکو مردون کے نیچے مٹی مین سے ابو الوضی نے کہا گویا مین اوس کی طرف دیکھہ رہا ہون وہ ایک حبشی تہا کرتہ پہنے ہوئے اوسکا ایک ہاتھہ عورت کے پستان کی مانند تہا اوس پر بال تہے جیسے جنگلی چوہے کے دم پر ہوتے ہین عن نعیم بن حکیم عن ابی مریم قال ان کان ذلک المخدج لمعنا یومئذ فی المسجد یجالسنا باللیل والنہار وکان فقیرا ورایتہ مع المساکین یشہد طعام علی علیہ السلام مع الناس وقد کسوتہ برنسا لی قال ابو مریم وکان المخدج یسمی نافعا ذا الثدیہ وکان فی یدہ مثل ثدی المرأة علی راسہ حلمة مثل حلمة الثدی علیہ شعیرات مثل سبالة السنور ترجمہ ابو مریم سے روایت ہے یہہ مخدج ہمارے ساتہہ تہا اوس دن مسجد مین رات دن ہمارے ساتہہ بیٹہا رہتا فقیر تہا اور مین نے اوسکو دیکھا فقیرون کے ساتہہ آتا تہا جب حضرت علی لوگون کے ساتہہ کہانا کہاتے تہے مین نے اوسکو ایک کمبل اوڑہا یا تہا کو کہتے اوسکو نافع ذو الثدیہ یعنے چہاتی والا کہتے تہے کیونکہ اوس کے ہاتھہ مین چہاتی تہی جیسے عورت کی چہاتی ہوتی ہے اور سر بیٹنی بہی تہی جیسی چہاتی پر ہوتی ہے اور بیٹنی پر بال تہے بلے کی مونچہہ کیطرح

باب فی قتال اللصوص چورون سے مقابلہ کرنے کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ارید مالہ بغیر حق فقاتل فقتل فہو شہید ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ناحق مال لینے کا ارادہ کیا جاوے اور وہ لڑے (اپنا مال بچانے کے لیے) یہانتک کہ مارا جاوے تو وہ شہید ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون اہلہ او دون دمہ او دون دینہ فہو شہید ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کیا جاوے اپنا مال بچانے مین یا اپنے بال بچون کے بچانے مین یا اپنی جان بچانے مین یا اپنا دین بچانے مین تو وہ

شہید اس لیے کہ وہ ظالم کے ظلم کو دفع کرتا ہے پس اگر مارا گیا تو مظلوم مارا گیا اور وہ بھی شہید ہے مگر اس شہید کا ثواب
اس اصلی شہید سے کم ہے جو جہاد میں خدا کے لیے مارا جاوے **عن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشفعوا تؤجروا فانی لارید الامر فاؤخرہ کیما تشفعوا فتؤجروا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اشفعوا تؤجروا **ترجمہ** معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفارش کیا کرو تم کو ثواب ہوگا
اور میں حکم کرنے میں دیر کرتا ہوں اس لیے کہ تم سفارش کرو اور تم کو ثواب ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا **ف** یہ حدیث اکثر نسخوں میں اس مقام پر نہیں ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں یہ حدیث اور جو اور
کی حدیثیں مثل عثمان عبد اللہ جو اوس تیسویں باب کی خلافت کے بیان میں گزر چکی اس مقام پر مذکور ہے

کتاب الادب

ادب کا بیان یعنی ادب تاؤ کا جو دنیا میں لوگوں سے کرنا چاہیے

باب فی الحلم والخلق

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردباری کا بیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ذکر **عن** انس کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان
اذہب لما امرنی بہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابض بقفائی من ورائی فنظرت الیہ وہو یضحک فقال
یا انیس اذہب حیث امرتک قلت نعم انا اذہب یا رسول اللہ قال انس واللہ لقد خدمتہ سبع
سنین او تسع سنین ما علمت قال لشیء صنعت لم فعلت کذا وکذا او لا لشیء ترکت ہلا فعلت
کذا وکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں بہتر تھے خلق میں ایک روز آپ نے مجھے
کسی کام کے لیے بھیجا میں نے زبان سے تو کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤنگا اور دل میں یہی تھا کہ جاؤنگا اس لیے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے پھر میں نکلا تو لڑکوں کو بازار میں کھیلتا ہوا پایا میں بھی وہاں کھڑا ہوا ناگاہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑی میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے انیس (انیس تصغیر ہے انس کی) جا جہاں میں نے کہا ہے میں نے کہا اچھا جاتا ہوں یا رسول اللہ
انس نے کہا قسم خدا کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک لیکن مجھ کو معلوم نہیں کہ
میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تو نے یہ
کیوں نہیں کیا **عن** انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین بالمدینۃ وانا غلام لیس کل
امری کما یشتہی صاحبی ان یکون علیہ ما قال لی فیہا اف قط وما قال لی لم فعلت ہذا او الا فعلت ہذا
ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک اور میں لڑکا تھا اور ہر کام میرا ایسا نہ تھا جو صاحب کی
موافق ہوتا مگر آپ نے کبھی مجھ پر اف نہ کہا اف ایک کلمہ ہے جھڑکی کا اور نہ کبھی یہ کہا تو نے اس کام کو کیوں کیا یا ایسا کیوں نہ کیا

ناتوانی ہوتی ہے جیسے کوئی علم حاصل کرنے میں شرم کرے یا حلال کام میں شرما دے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہی شرم
ہے جو خلاف شرع کام کرنے میں ہو اور وہ سراسر بہتر ہے) عمران نے یہ حدیث بیان کی بشیر نے کہا کہ کتب حکمت میں لکہا ہے بعض
یہانتک کہ انکی آنکہیں لال ہو گئیں اور کہنے لگے میں تو تجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اوسکے
مقابلے میں) اپنی کتابوں سے بیان کرتا ہے ہم لوگوں نے عمران سے کہا ای ابو نجید (کنیت ہے عمران کی) بس چپ ہو رہو یہ بشیر
ف صحابہ کرام اور تمام سلف صالحین کا قاعدہ تہا کہ جب کوئی خدا اور رسول کے کلام کے مقابلے میں کسی اور کی کلام سے سند
لاتا تو غصہ ہوتے اور اوسکو سزا دیتے اگرچہ بیان بشیر کا کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں ہے اسلیے کہ آپکی مراد شرم کی
شرم ہے جو ناجائز کاموں سے روکے اور وہ سراسر بہتر ہے مگر چونکہ ظاہر میں ایک ذرا سے مخالفت معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت نے سب
شرم کو بہتر کہا اور بشیر نے بعض کو بہتر کہا اور بعض کو نہ کہا اسلیے عمران اون پر خفا ہوئے **عن ابی مسعود قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اگلے پیغمبروں کا لوگوں کو یاد رہ گیا ہے اوس میں یہ بہی ہے کہ
جب تجہکو شرم نہ ہو تو جو چاہے کر

باب فی حسن الخلق خوش خلقی کے بیان میں

عن عائشۃ قالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اپنی خوش خلقی سے درجہ حاصل کر لیتا ہے اوس شخص کا جو سارے دن روزہ رکہے اور رات
بہر عبادت کرے **عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شیء اثقل فی المیزان من حسن الخلق**
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترازو میں حشر کے روز کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ بہاری
نہ ہوگی (یعنی سب نیکیوں سے اسکا پلہ زیادہ بہاری ہوگا) **عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا زعیم**
ببیت فی ربض الجنۃ لمن ترک المراء وان کان محقا وببیت فی وسط الجنۃ لمن ترک الکذب وان کان مازحا
وببیت فی اعلی الجنۃ لمن حسن خلقہ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ضامن ہوں جنت کے
کنارے ایک گہر کا اوس شخص کے لیے جو جہگڑا چہوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور ایک گہر کا بیچ جنت میں اوسکے لیے جو جہوٹ کو چہوڑ دے اگرچہ
ہنسی اور مذاق سے ہو اور ایک گہر کا بلندی میں جنت کے اوس شخص کے لیے جو خوش خلقی کرے **عن حارثۃ بن وہب**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاویگا فریبی یا مال جوڑنے والا اور وہاں کی خرچ نہ کرنے والا یا موٹا غلیظ یا بیہودہ
چلانے والا یا بدخلق سرکش (یہ سب جواظ کے معنی تہے) اور مغرور سخت گو یا موٹا بہت پیٹو یا بہت کہانیوالا یہ سب جعظری کے معنی ہیں)

باب فی کراہیۃ الرفق فی الامور نرمی کی برائی

عن انس قال کانت العضباء
تسبق فجاء اعرابی علی قعود لہ فسابقہا فسبقہا الاعرابی فکان ذلک شق علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فقال حق علی اللہ ان لا یرفع شیئ الا وضعہ ترجمہ انس سے روایت ہی عضباء آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنی کا نام تہا شرط مین کبہی پیچہے نہین رہتی تہی (یعنی کسی اونٹ سے دوڑنے مین ہارتی نہ تہی) ایکبار ایک اعرابی آیا
اپنی جہیر ستے پر سوار ہوکر (یعنی کم سن اونٹ پر) اور اوس نے دوڑانے کی شرط کی عضباء سے پہر وہ آگے نکل گیا عضباء سے تو یہ امر
شاق گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر آپ نے فرمایا اللہ کو ضرور ہی کہ جو چیز بڑہ جاوے اوسکو گہٹا دیوے دوسری
روایت مین ہی ان حقا علی اللہ تعالی ان لا یرفع شئ من الدنیا الا وضعہ یعنی اللہ پر حق ہی کہ جب کوئی چیز دنیا کی بہت
بڑہ جاوے تو اوسکو گہٹا دیوے (تا کہ اوسکی خدائی معلوم ہو)

باب فی کراہیۃ التماح خوشامد کی برائی

عن ہمام قال جاء رجل فاثنی علی عثمان فی وجہہ فاخذ المقداد بن الاسود ترابا فحثا فی وجہہ وقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیتم المداحین فاحثوا فی وجوہہم التراب ترجمہ ہمام سے روایت ہی ایکشخص
حضرت عثمان پاس آیا اور اون کے منہ پر اونکی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن الاسود نے مٹی لیکر اوسکے منہ پر ڈالدی اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم خوشامد کرنیوالون سے ملو تو اون کی منہ پر مٹی ڈالو ف خطابی نے کہا مراد خوشامد سے وہ تعریف
ہے جو دنیا کمانے کے لیے ہو اور ممدوح کے خوش کرنے کے لیے لیکن جو تعریف نفس الامر مین سچ ہو اور نیک کام پر رغبت دلانے
کو کیجاوے وہ درست ہی عن ابی بکرۃ ان رجلا اثنی علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قطعت عنق
صاحبک ثلث مرات ثم قال اذا مدح احدکم صاحبہ لا محالۃ فلیقل انی احسبہ کما یرید ان
یقول ولا ازکیہ علی اللہ تعالی ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی ایکشخص نے تعریف کی ایکشخص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے آپ نے فرمایا تو نے اوسکی گردن کاٹی تین بار فرمایا بعد اوس کے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی یار کی تعریف
کرے ضرورت کیوقت تو یون کہے مین اوسکو ایسا سمجہتا ہون لیکن نہین پاک کہتا ہون مین اوسکو اللہ پر (یعنی مین نہین
کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بہی پاک اور اچہا ہے) عن مطرف قال قال ابی انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ قلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا
فقال قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان ترجمہ مطرف سے روایت ہی میرے باپ
(عبد اللہ بن الشخیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے بنی عامر کے لوگون کے ساتہہ تو ہم نے کہا آپ ہمارے سید ہین آپ نے فرمایا
سید تو اللہ ہی ف خطابی نے کہا سید مشتق ہی سیادت سے جسکے معنی سرداری کے ہین حقیقتہً تو سردار سارے
جہان کا اللہ جل جلالہ ہی کیونکہ سب اوس کے بندے ہین اور مجازاً اور کو بہی سید کہتے ہین اور آپ نے اونکو سید کہنے سے
اسلیے منع کیا کہ وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تہے ایسا نہ ہو حضرت کی سیادت کو مثل دنیا کی سرداری کے سمجہین جیسے اون کی قوم
مین ایک ایک سید (سردار) ہوا کرتا تہا اور سید کے معنی مجازی کا اطلاق مولی پر ہوتا ہی اور ہر ایک قوم کے رئیس پر اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لقب کے مستحق ہین کیونکہ آپ سید ہین تمام اولاد آدم کے دوسری حدیث مین ہی انا سید ولد آدم ولا فخر

اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين ت ہم نے کہا اچھا آپ ہم سب میں افضل ہیں اور درجہ میں بڑے ہیں آپنے فرمایا جو کہا کرتے تھے وہی کہو یعنے اللہ کے نبی اور رسول یا اوس میں سے کچھ کہو یعنی نبی اللہ یا رسول اللہ) ذکر کیا ہے تم کو شیطان ریجھا دیا نہ ہو کہ شیطان تمہاری زبان سے ایسے کلمے کہوا دیوے جو میری شان کے لائق نہوں بلکہ اللہ کی شان کے لائق ہوں

باب في الرفق نرمی کا بیان

عن عبد الله بن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي عليه ما لا يعطي على العنف ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست کہتا ہے نرمی اور ملائمت کو اور جو ثواب نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا

عن شريح قال سالت عائشة عن البداوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبدو الى هذه التلاع وانه اراد البداوة مرة فارسل الي ناقة محرمة من ابل الصدقة فقال لي يا عائشة ارفقي فان الرفق لم يكن في شيء قط الا زانه ولا نزع من شيء قط الا شانه ترجمہ شریح سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا جنگل میں جانا کیسا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے تھے ان نالوں کی طرف ایکبار آپ نے جنگل میں جانیکا قصد کیا تو میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اور فرمایا اے عائشہ نرمی کیا کر اسواسطے کہ نرمی جب چیز میں ہوتی ہے اوسکو زینت دیدیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اوسکو عیب دار کر دیتی ہے

عن جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحرم الرفق يحرم الخير كله ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملائمت سے محروم ہے وہ سب بھلائیوں سے محروم ہے

عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التؤدة في كل شيء الا في عمل الآخرة ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی نہ کرنا بہتر ہے ہر کام میں مگر آخرت کے کاموں میں یعنی جو کام نیک ہیں جیسے نماز روزہ زکوٰۃ صدقہ وغیرہ ان میں فکر و تامل کی ضرورت نہیں ہے در کار خیر حاجت استخارہ نیست + باقی اور دنیا کے کاموں میں تامل اور فکر اور صلاح و مشورہ ضرور ہے

باب في شكر المعروف احسان کا شکر کرنا ضرور ہے

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يشكر الله من لا يشكر الناس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا ف یعنی جو آدمیوں کے احسان کو نہیں مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اوس سے کچھ عجب نہیں کہ اللہ کی بھی ناشکری کرے یا مطلب حدیث کا یہ ہے جو شخص بندوں کا احسان نہ مانے اوسکا شکر اللہ تعالیٰ قبول نہ کریگا لیکن اس صورت میں اللہ کے لفظ کو مرفوع پڑھنا چاہیے فاعلیت پر اور صورت اولی میں منصوب قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا اس حدیث میں چار وجہیں صحیح ہیں ایک رفع اللہ اور ناس دوسری نصب اللہ والناس اور یہ بہت مشہور ہے تیسری رفع اللہ اور نصب ناس چوتھی نصب اللہ اور رفع ناس واللہ اعلم

عن انس ان المهاجرين قالوا يا رسول الله ذهبت الانصار بالاجر كله قال لا ما دعوتم الله لهم واثنيتم عليهم

ترجمہ انس سے روایت ہی کہ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار سارا ثواب لوٹ لیگئی آپ نے فرمایا نہین جبتک تم اللہ
سے اونکے لیے دعا کرتے رہوگے اور اونکی تعریف کرتی رہوگے ف یعنی اگر اونکا شکریہ ادا کرتے رہوگے تو تم کو
بھی ثواب ہوگا اور اونکو بھی اور جو تم اونکی ناشکری کروگے اور اونکو برا کہوگے تو تم کو کچھ ثواب نہ ہوگا سب اونہی کو ہوگا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ فان
لم یجد فلیثن بہ فان اثنی بہ فقد شکرہ ومن کتمہ فقد کفرہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دیجاوے پھر اوسکو مقدرت ہو تو اوسکا بدلہ دیوے
اگر بدلہ نہ دیسکے تو تعریف کرے جس نے تعریف کی اوس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا (احسان کو) اوس نے
ناشکری کی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابلی بلاء فذکرہ فقد شکرہ وان کتمہ
فقد کفرہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز ملے وہ اوسکا ذکر کرے
تو اوس نے شکر ادا کیا اور اوسکا جو چھپایا اوسکو تو ناشکری کی باب فی الجلوس بالطرقات راہ مین بیٹھنے کا بیان عن

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یا رسول
اللہ ما بد لنا من مجالسنا نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیتم فاعطوا الطریق
حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی
عن المنکر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راستون مین بیٹھنے سے
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ضرور ہی بیچ اپنی مقامون مین بیٹھنا باتین کرنے کو (یعنی راستی مین بیٹھے
بغیر ہمارا کام چل نہین سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضرور ہی تو جو حق ہے راستی کا اوسکو ادا کرو انہون
نے عرض کیا راستی کا حق کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑی) اور کسی ایذا
نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی وارشاد
السبیل یعنی راہ بتانا (بھولے بھٹکے کو) حضرت عمر کے روایت مین اتنا زیادہ ہے وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال
یعنی مدد کرو آفت مین پھنسے ہوئے کی اور راہ بتاؤ بھولی بھٹکے کو عن انس قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال لہا یا ام فلان اجلسی فی ای نواحی السکک
شئت حتی اجلس الیک قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قضت حاجتہا ترجمہ انس سے روایت ہے
ایک عورت (راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اچھا
چل کسی گلی کے کونے مین (یعنی راہ مین بیٹھنا اچھا نہین کسی کونے مین چلکر جو راستی سے الگ ہو) جہان تو چاہے وہان مین
بیٹھ جاؤنگا تیرے پاس وہ عورت بیٹھ گئی (وہان جاکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ اوس کا

نے اپنا کام پورا کیا یعنے جو کچھہ کہنا تہا کہا) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
یقول خیر المجالس اوسعھا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تہے
بہتر جگہہ بیٹہنے کی وہ ہے جو کشادہ ہو (جسمین لوگون کو تکلیف نہ ہوتی ہے) باب فی الجلوس بین الشمس والظل
کچھہ دہوپ مین اور کچھہ سایہ مین بیٹہنا کیسا ہے عن ابی ہریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم
فی الشمس وقال مخلد فی الفیئ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم ترجمہ ابو ہریرہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دہوپ مین بیٹہا ہو پہر سایہ مین جاوے یا سایہ مین
بیٹہا ہو اور دہوپ مین آجاوے اسطرح سے کہ کچھہ بدن دہوپ ہو اور کچھہ بدن پر سایہ تو وہان سے اوٹہہ کہڑا ہو کیونکہ اس
مین ضرر کا خوف ہے جیسے ایک وقت مین گرم و سرد کا استعمال مضر ہے اگرچہ شرعًا جائز ہے چنانچہ بیہقی نے مجاہد سے انہون نے
ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس آئے دہوپ مین اور آدہے سایے مین بیٹہے تہے عن ابی
حازم انہ جاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقام فی الشمس فامرہ فحول الی الظل ترجمہ ابو حازم
روایت ہے وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے تو وہ دہوپ مین کہڑے ہوگئے بعد اوسکے حکم کیا تو وہ سایے
مین چلے آئے باب فی التحلق گروہ باندہ کر بیٹہنا کیسا ہے عن جابر بن سمرۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المسجد وھم حلق فقال مالی اراکم عزین ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین گئے
اور لوگ جدا جدا حلقے باندہے بیٹہے تہے آپ نے فرمایا کیا ہوا مجہکو مین تم کو جدا جدا دیکہتا ہون عن جابر بن سمرۃ قال
کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آتے تو جہان جگہہ ملتی وہین بیٹہہ جاتے (یہ نہ ہوتا کہ لوگون کو پہاندتے لانگتے اندر گہستے) عن حذیفۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعن من جلس وسط الحلقۃ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی
اوس شخص پر جو حلقے کے بیچ مین بیٹہے ف خطابی نے کہا مقصود اس سے یہ ہے کہ کوئی شخص حلقے پر آوے اور لوگون کی گردنین
پہاند کر بیچ مین جا بیٹہے بعضون کیطرف منہہ کرے بعضون کیطرف پیٹہہ اور لوگون کو تکلیف دیوے باب فی الرجل یقوم
للرجل من مجلسہ ایک شخص دوسرے شخص کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہے تو کیسا ہے عن سعید بن ابی الحسن قال جاءنا
ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن
ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ابو بکرہ
ایک گواہی مین ہمارے پاس آئے تو ایک شخص اونکے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہا ابو بکرہ نے وہان بیٹہنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور منع کیا ہے آپ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتہہ پونچہے دوسرے کے کپڑے سے جو اسکو
نہین پہنایا بغیر اوسکی اجازت کے تاکہ اوسکو ناگوار نہ ہو عن ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام لہ

رجل عن مجلسه فذهب یجلس فیه فنهاه النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اوسکے لیے وہ وہان بیٹھنے لگا تو آپ نے اوسکو منع کیا وہان بیٹھنے سے

باب من یؤمر ان یجالس کس کی صحبت مین بیٹھنا چاہیے **عن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن مثل التمرة طعمها طیب ولا ریح لها ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها ومثل الجلیس الصالح کمثل صاحب المسک ان لم یصبک منه شیء اصابک من ریحه ومثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک من سواده اصابک من دخانه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج اوسکی بو بھی عمدہ ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور مثال اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑھتا کھجور کی سی ہے مزہ اوسکا اچھا ہے اور خوشبو نہین ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے جسکی بو عمدہ ہے اور مزہ کڑوا ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن نہین پڑھتا ہے اندراین کے پھل کی سی ہے اوسمین خوشبو بھی نہین ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے اور مثال اوس ساتھی کی جو نیک ہے مشک والے کی سی ہے اگر اوسمین سے کچھ تجھے نہ ملے تو خوشبو ہی سہی اور مثال برے ساتھی کی ایسی ہے جیسی بھٹی والے کی اوسکی کالک سے تو بچ جاوے تو دھوان ہی لگ جاویگا **عن** ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ساتھ کر کسیکا سوا مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیزگار کو **ف** خطابی نے کہا مراد کھانا دعوت کا ہے نہ ضرورت کا اور مقصود حدیث سے یہ ہے کہ بدکارون کی صحبت مین نہ بیٹھے نہ اون کے ساتھ خلط ملط کرے ورنہ اونکی عادتین تجھمین بھی اثر کرینگی

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھ لے کس سے دوستی کرتا ہے یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کسی سے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے پھر اوسکے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ابن حجر نے اوسکا رد کیا ہے کہ حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے (مرقاة الصعود)

عن ابی هریرة یرفعه قال الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحین جھنڈ کی جھنڈ ہین یعنی قبل پیدا ہونے بدن کے روحون کے جھنڈ جھنڈ الگ الگ تھے پھر جنمین آپس مین جان پہچان تھی وہ دنیا مین بھی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہین اور جنمین جدائی اور ناواقفی تھی وہ دنیا مین بھی الگ الگ رہتی ہین

باب فی کراهیة المراء جھگڑے اور فساد کی مخالفت **عن** ابی موسی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه فی بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا

ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر تو فرما دیتے خوشی دے کر
اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا ف یعنی جہاں تک ہوسکے اللہ کے فضل و رحمت کی بشارت دیا
کرنا اور دین کے احکام کو آسانی سے کرانا تاکہ لوگ مایوس نہ ہوں اور نفرت نہ کرنے لگیں عن السائب قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فجعلوا یثنون علی ویذکرونی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم یعنی به قلت صدقت
بابی وامی کنت شریکی فنعم الشریک لاتداری ولاتماری ترجمہ سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
لوگ میرا ذکر کرنے لگے اور میری تعریف کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اسکو میں نے کہا سچ ہے
میرے ماں باپ کی قسم آپ میرے شریک تھے پھر کیا ہی شریک تھے نہ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے باب الهدی فی الکلام
کہ کس طرح بات کرنا چاہئے عن عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان
یرفع طرفه الی السماء ترجمہ عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کی طرف
دیکھتے ف اس خیال سے کہ شاید حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے ہوں عن جابر بن عبد اللہ یقول کان فی کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر
صاف صاف باتیں کرتے تھے عن عائشة قالت کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما فصلا یفهمه
کل من سمعه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا
تھا عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا یبدأ فیه بحمد اللہ فهو اجذم ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جاوے وہ لنڈورا ہے ف لنڈورا خطابی
نے کہا یعنی منقطع اور پریشان اور بے انتظام باب فی الخطبة خطبے کا بیان عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه
وسلم قال کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس خطبے میں تشہد نہ ہو (یعنی اشہد ان لا اله الا اللہ و اشهد ان محمدا رسول اللہ) وہ ایسا ہی ہے جیسا کٹا ہوا ہاتھ یعنی ناقص
اور ناقص) باب فی تنزیل الناس منازلهم ہر آدمی کو اسکے مرتبہ پر رکھنا چاہئے عن میمون بن ابی شبیب ان عائشة مر
بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیاب وهیئة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلک فقالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم انزلوا الناس منازلهم ترجمہ میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک سائل گذرا
انہوں نے اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا پھر ایک شخص کپڑے پہنے یعنی معقول صورت گذرا تو انہوں نے اسکو بٹھا کر کھلایا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص کو اسکے مرتبہ پر رکھو کیونکہ یہ ضعیف ادنی ہے مرتبے کا لحاظ رکھنا
تہذیب میں داخل ہے عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة
المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیه والجافی عنه واکرام ذی السلطان المقسط ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی

في السمر بعد العشاء عشاكی نماز کے بعد باتین کرنا کیسا ہے عن ابی برزة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ينهى عن النوم قبلها والحديث بعدها ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے عشاکی نماز سے پہلے سونے کو (تاکہ عشاکی نماز قضا نہ ہو جاوے)
اور بعد عشاکی نماز کے باتین کرنیکو (ایسا نہ ہو کہ فجر کی نماز قضا ہو جاوے) **باب** في الرجل يجلس
متربعا چارزانو (یا التھی مارکر) بیٹھنا درست ہے عن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم اذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھکر چارزانو بیٹھے رہتے جبتک خوب آفتاب نکل آتا **باب**
في التناجي سرگوشی (کانا پھوسی) کرنا کیسا ہے عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا ينتجي اثنان دون صاحبهما فان ذلك يحزنه ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑکر سرگوشی
نہ کرین کیونکہ اس سے اوسکو رنج ہوگا (کہ مجھکو شریک نہ کیا قابل اعتماد کے نہ سمجھا یا وہم ہوگا کہ میرے
نقصان کے لیے مشورہ کرتے ہونگے یا میری برائی کرتے ہونگے خطابی نے ابو عبید سے نقل کیا
کہ یہہ ممانعت سفر مین ہے نہ حضر مین اور آبادی مین) دوسری روایت عبد اللہ بن عمر سے بھی ایسی ہی ہے اتنا
زیادہ ہے کہ ابو صالح نے ابن عمر سے پوچھا اگر چار آدمی ہون انہون نے کہا کچھہ مضایقہ نہین (
اس لیے کہ وہ اکیلا نرہیگا چوتھے آدمی سے اوسکی وحشت رفع ہوگی) **باب** اذا قام من مجلسه
ثم رجع ایک آدمی اپنی جگہہ سے اوٹھکر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اپنے جگہہ کا مستحق ہے عن
سهيل بن ابي صالح قال كنت عند ابي جالسا وعنده غلام فقام ثم رجع
فحدث ابي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام الرجل من مجلس
ثم رجع اليه فهو احق به ترجمہ سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے مین اپنے باپ پاس بیٹھا تھا
وہان ایک لڑکا بھی تھا وہ اوٹھکر گیا پھر آیا تو میرے باپ نے حدیث بیان کی ابو ہریرہ سے انہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کوئی شخص کھڑا ہوا اپنی جگہہ سے پھر لوٹ کر آوے وہی
اوسکا مستحق ہے عن ابي الدرداء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس وجلسنا
حوله فقام فاراد الرجوع نزع نعليه او بعض ما يكون عليه فيعرف ذلك
اصحابه فيثبتون ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے
اور ہم بھی آپکے گرد بیٹھتے پھر آپ کھڑے ہوتے لیکن لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی جوتیان اوتار کر چھوڑ دیتے

یا اور کوئی چیز رکھہ جاتے آپ کے اصحاب سمجھ جاتے (کہ آپ پھر آوین گے) وہ ٹھہرے رہتے **باب**
کراهیة یقوم الرجل من مجلس ولا یذکر الله تعالی کسی جگہہ آدمی بیٹھے اور وہان سے اوٹھنے
تک اللہ کو یاد نہ کرے تو مکروہ ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من
قوم یقومون من مجلس لا یذکرون الله فیه الا قاموا عن مثل جیفة حمار وکان
علیهم حسرة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مقام
مین (بیٹھکر وہان) سے اوٹھکر جاتے ہون اور اللہ کو یاد نہ کرین (اگرچہ ایک ہی بار سہی) تو گویا اوٹھکر
مردہ گدہے کیطرح اور اون کو حسرت ہوگی (قیامت کے روز) **عن** ابی هریرة عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه قال من قعد مقعدا لم یذکر الله فیه کانت علیه من الله
ترة ومن اضطجع مضجعا لا یذکر الله فیه کانت علیه من الله ترة **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہین بیٹھے اور اوس جلسے مین اللہ
کو یاد نہ کرے تو اللہ کی طرف سے اوسکو (بڑا) نقصان (یعنی خسارہ) ہوگی اور جو کہین لیٹے اور اللہ کو وہان یاد نہ کرے
تو اللہ کیطرف سے اوسکو ندامت ہوگی **باب** فی کفارة المجلس مجلس کے کفارے کا
بیان **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال کلمات لا یتکلم بهن احد عند قیامه ولا
یقولهن فی مجلس خیر ومجلس ذکر الا ختم له بهن علیه کما یختم بالخاتم
علی الصحیفة ـ سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے چند کلمے ہین جو کوئی اون کو مجلس سے اوٹھتے وقت
تین بار کہہ لیگا تو وہ کفارہ ہو جاوین گے (اون گناہونکے جو اوس مجلس مین ہوئے) اور اگر نیکی کے یا
ذکر الٰہی کی مجلس مین اون کو کہے تو وہ مثل مہر کے خاتمہ ہو جاوینگے جیسی کتاب پر آخر مین
مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہین سبحانك اللهم آخر تک **عن** ابی برزة الاسلمی
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول باخرة اذا اراد ان یقوم
من المجلس سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك
واتوب الیك فقال رجل یا رسول الله انك لتقول قولا ما کنت
تقوله فیما مضی قال کفارة لما یکون فی المجلس **ترجمہ** ابو برزہ اسلمی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر مین جب مجلس سے اوٹھنے لگتے تو فرماتے سبحانك
اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی

تو آپ یہہ نہ کہتے تھے آپ نے فرمایا یہہ کفارہ ہے اون گناہون کا جو مجلس مین ہوے **باب** فی رفع الحدیث
بات لگانا (کسی کی شکایت مین) منع ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم و انا سلیم الصدر
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صحابی کیطرف سے بات نہ لگاوے
(اوسکی شکایت مین) کیونکہ مین چاہتا ہون جب تمہارے پاس آؤن میرا سینہ صاف ہو (بغیر کسی کی طرف سے میرے دل
مین کدورت نہ ہو) شکر خدا کا تمام ہوا پارہ انتیسوان سنن ابی داؤد کی تکمیل پارہون کے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسوان انشاء اللہ تعالیٰ

تم الجزء الثلثون و یتلوہ الجزء الحادی و الثلثون انشاء اللہ

فہرست پارہ تیسوین سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الحادی والثلاثون

پارہ اکتیسواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی الحذر من الناس لوگون سے پرہیز کرنا یعنی اون کے دغا اور فریب سے بچتے رہنا ہر شخص پر اطمینان اور اعتماد نہ کرلینا

عن عمرو بن الفغواء الخزاعی قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اراد ان یبعثنی بمال الی ابی سفیان یقسمہ فی قریش بمکۃ بعد الفتح فقال التمس صاحبا قال فجاءنی عمرو بن امیۃ الضمری فقال بلغنی انک ترید الخروج وتلتمس صاحبا قال قلت اجل قال فانا لک صاحب قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت قد وجدت صاحبا قال فقال من قلت عمرو بن امیۃ الضمری قال اذا ہبطت بلاد قومہ فاحذرہ فانہ قد قال القائل اخوک البکری فلا تامنہ فخرجنا حتی اذا کنت بالابواء قال انی ارید حاجۃ الی قومی بودان فتلبث لی قلت راشدا فلما ولی ذکرت قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشددت علی بعیری حتی خرجت اوضعہ حتی اذا کنت بالاصافر اذا ہو یعارضنی فی رہط قال واوضعت فسبقتہ فلما رانی قد فتہ انصرفوا وجاءنی فقال کانت لی الی قومی حاجۃ قال قلت اجل ومضینا حتی قدمنا مکۃ فدفعت المال الی ابی سفیان

ترجمہ عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا آپ میرے ساتھ کچھ روپیہ بھیجنا چاہتے تھے ابو سفیان پاس تاکہ وہ تقسیم کرے اوسکو مکہ مین قریش کے لوگون کو بعد فتح ہوجانے مکہ کے آپ نے فرمایا تو کوئی اور ساتھی اپنا ڈھونڈھ لے عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہنے لگا مین نے سنا تم مکے جایا چاہتے ہو اور ساتھی ڈھونڈھتے ہو مین نے کہا ہان عمرو نے کہا اچھا مین ساتھ چلونگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھکو ساتھی مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص مین نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ نے فرمایا جب تو اوسکی قوم کے ملک مین پہونچے تو بچ کے جانا (ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کر کے تجھے لٹوا دے) کیونکہ ایک شخص کا قول ہے اپنے سگے بھائی سے بھی بے خوف نہ ہونا چاہیے (یعنی سفر مین کسیکے اوپر بالکل اعتماد نہ کرنا چاہیے نیت کا اعتبار نہیں ہم پہر مین بگڑ جاتی ہے پس جہانتک ہوسکے اپنا بچاؤ رکھے اور قابو نہ کہو دے) عمرو بن فغواء نے کہا پہر ہم نکلے جب ابوا (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین پہونچے تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا مجھے اپنے لوگون سے کچھ کام ہے ودان مین (ودان ایک موضع کا نام ہے) تو ٹھہر تو مین ہو کر آتا ہون مین نے کہا اچھا جاؤ رستہ نہ بھولنا جب وہ چلا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا یاد آیا مین اپنی اونٹ پر سوار ہوا اور دوڑا کے اوسکو ہانکتا ہوا نکلا جب مین اصافر (ف جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا ہے کہ اصافر کو مین نے تلاش کیا لغت اور غریب الحدیث کی کتابون مین مگر کہین نہ ملا پہر مین نے کتاب الامکنہ شیخ ابو الفتح کی دیکھی تو اوس مین صفر ملا وہ ایک گھاٹی ہے سرخ رنگ کا ذکر شاید اصافر اوسی کو کہتے ہون گے) مین پہونچا

تو دیکہا کہ عمرو بن امیہ ضمری چند آدمی اپنی قوم کے لیے ہوئے میری دونون کو تاڑ رہے ہین سو مین نے اونٹ کو ہنکایا یہانتک کہ ان سے
آگے نکل گیا جب اوس نے دیکہا کہ وہ مجہے نہین پا سکتا تو اوسکی ساتہی لوٹ گئے اور وہ میری پاس آکر کہنے لگا کہ مجہکو اپنے لوگون سے
کچہہ کام تہا مین نے کہا ہان ہوگا پہر ہم مکے مین آئے اور مین نے جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو دیا تہا ابو سفیان کے
حوالے کیا **ف** اس حدیث سے بہت بڑی تعلیم امت کو مقصود ہے کہ جب اون کے ساتہہ روپیہ وغیرہ جو کچہہ ہو تو وہ ہر شخص کا اعتبار نہ
کرین ہر ایک کو رفیق نہ بنالین اگر بنالین بہی تو ہر وقت ہوشیار رہین ورنہ دغا اوٹہا دینگے مال تو جاویگا اور شاید جان بہی
اوسکی ساتہہ جاوے اگلی عاقلون کی نصیحت ہے کہ سفر مین جو شخص ساتہہ ہو جاوے اوسکا کچہہ بہروسا نہ کرین خصوصا اوس حال مین
کہ مفلس فقیر ہو کیونکہ دنیا کی طمع دل مین آہی جاتی ہے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يلدغ المؤمن
من جحر واحد مرتين **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہوتا کہ کہاتا ہے یا نہ ڈنگ کہاتا
مومن ایک سوراخ سے دوبار **ف** اصل لفظی معنی یہہ ہین کہ ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہین کہاتا اور مطلب یہہ ہے کہ جب ایکبار کسی
بات مین دہوکا اوٹہاتا ہے تو دوبارہ وہ کام نہین کرتا۔ وہ ہوشیار رہتا ہے جیسے کوئی شخص ایک سوراخ مین اونگلی ڈالی اور سانپ
یا بچہو اوسکو ڈنگ مارے تو عقلمند دوبارہ اوس مین اونگلی نہین ڈالیگا **باب** فی مشی الرجل چال کا بیان **عن**
انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا مشى كانه يتوكأ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب چلتی تہی تو ایسا معلوم ہوتا گویا آگے جہکے جاتے ہین **عن** ابی الطفیل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
قلت كيف رأيته قال كان ابيض مليحا اذا مشى كانما يهوي في صبوب **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا سعید نے کہا کیونکر دیکہا ابو الطفیل نے کہا آپ سفید تہے نمکین جب چلتے تو گویا اوتار مین اوترتے
(سینے آگے کو زور دیکر قوی اور طاقتور لوگون کی ایسی ہی چال ہوتی ہے) **باب** فی الرجل یضع احدی رجلیہ
علی الاخری لیٹے مین ایک پانون دوسری پانون پر نہ رکہے **عن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يضع وقال قتيبة يرفع الرجل احدى رجليه على الاخرى زاد قتيبة وهو مستلق على ظهره **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پانون کو دوسرے پانون پر رکہنے سے چت لیٹ کر شاید اسوجہ سے
کہ ستر نہ کہلے یہہ جب ہی کہ تہبند باندہے ہو اور جو پاجامہ پہنے ہو اور ستر کہلنے کا خوف نہ ہو تو کچہہ مضایقہ نہین **عن** عباد
بن تميم عن عمه انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم مستلقيا قال القعنبي في المسجد واضعا احدى رجليه
على الاخرى **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا چت لیٹے ہوئے ایک پانون
دوسرے پانون پر رکہے تہے **عن** سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان كانا يفعلان ذلك
ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر اور عثمان ایسا کیا کرتے تہے یعنے ایک پانون دوسری پانون پر رکہتے تہے لیٹ کر **باب**
فی نقل الحدیث بات اوٹہا دینا منع ہے یعنی جو بات راز کی ہو اور کوئی مسلمان دوسرے سے بیان کرے صلاح لینے کیلیے تو اسکو

افشا نہ کرنا چاہیے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل بالحدیث ثم التفت فہی امانۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بات کرے پھر غافل ہو جاوے تو وہ امانت ہی (اوسکو ضائع نہ کرنا چاہیے) افشا کرکے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص صحبت مین بیٹھے وہ امانت دار ہی (یعنی اوس صحبت کی باتین دوسری جگہ نہ بیان کرے) مگر تین صحبتون مین ایک جہان ناحق خون کیا جاوے دوسرے جہان ناحق ہم صحبتی کیا جاوے تیسری جہان پرایا مال ناحق لوٹ لیا جاوی (ایسی صحبتونکا حال بیان کردینا درست ہے تاکہ اور مسلمانون کو ضرر نہ ہو) **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیامۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بڑی خیانت امانت مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہوگی کہ مرد اپنی بی بی پاس رہے اور وہ مرد پاس رہے پھر مرد عورت کا راز فاش نہ کرے)

باب فی القتات چغل خور کا بیان **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت مین نہین جاویگا

باب فی ذی الوجہین منافق کا بیان جو ہر شخص کے سامنے اوسکی سی بات کہدے اور فریقین تلا رہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس ذو الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگون مین برا وہ شخص ہے جو دو مونہہ رکہتا ہے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر آتا ہے اور اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر جاتا ہی (یعنی جس فریق مین جاتا ہے اوسی کیموافق کہتا ہے حق ناحق کا خیال نہین کرتا) **عن** عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ وجہان فی الدنیا کان لہ یوم القیامۃ لسانان من نار **ترجمہ** عمار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو مونہہ ہون تو قیامت کی دن اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی

باب فی الغیبۃ غیبت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ انہ قیل یا رسول اللہ ما الغیبۃ قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا یا رسول اللہ غیبت کیا ہے آپنے فرمایا اپنی بہائی کا ذکر کرنا اسطرح سے کہ (اگر وہ ہو) تو اوسکو ناگوار ہو کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر میرے بہائی مین وہ عیب موجود ہو جو مین ذکر کرون (تو اوسکو غیبت کہینگے یا نہ کہینگے) آپنے فرمایا اگر اوس مین وہ عیب ہی جب ہی تو یہ غیبت ہے اور جو اوس مین وہ عیب نہ ہو تو تو نے بہتان کیا (یعنی جو غیبت سے بہی زیادہ سخت ہے) **عن** عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا قال غیر مسدد تعنی قصیرۃ فقال لقد

قلت کلمة لو مزجت بماء البحر لمزجته قال وحکیت له انسانا فقال ما احب انی حکیت انسانا وان لی کذا وکذا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کافی ہے آپکو صفیہ کا عیب اسقدر کہ بدذاتی

میں ہے یعنی اونکا قد چھوٹا ہونا صفیہ بنت حیی آنحضرت کی بی بی تہیں حضرت عائشہ کی سوت اور سوت کی شان میں اکثر باتین

نسبت کی باتین ہوا ہی کرتی ہیں) آپ نے فرمایا ای عائشہ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر وہ دریا میں گھولا جاوے تو دریا پر غالب آوے

(یعنی اوسکا رنگ بگاڑ دے یہ تمثیل ہے اس گناہ کی برائی کی) حضرت عائشہ نے کہا میں نے ایک شخص کے نقل کی آپ نے فرمایا میں

نہیں چاہتا کہ کسی کی نقل کردن اگرچہ مجھے اتنا اتنا دیا جاوے ف کیونکہ نقل کرنا بھی غیبت میں داخل ہے جیسا کسی کے عیب کو

اوسکی پیٹھ پیچھے بیان کرے زبان سے کہکر یا ویسی صورت بناکر غیبت میں داخل ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی

الله علیه وسلم قال ان من اربی الربا الاستطالة فی عرض المسلم بغیر حق ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بیاجون سے زیادہ بیاج یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت لیوے ناحق ف جیسے مسلمان سے مال میں زیادہ

لینا حرام ہے یعنی سود ویسی ہی اوسکی عزت لینا حرام ہے اگر وہ کوئی کام ایسا کرے جو اسکی عزت میں خلل ڈالے تو یہ بھی اوسیقدر

بدلہ لیوے نہ یہ کہ زیادتی کرے جو سود کہانے سے بھی بدتر ہے عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء یا جبریل

قال هؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات میں آسمان پر گیا تو میں نے ایسے لوگون کو دیکھا جنکے ناخون تانبے کے تھے اور وہ اپنے منہ اور سینے اوس

سے نوچ رہے تھے میں نے پوچھا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہیں انہون نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیون کا گوشت کہاتے تھے اور انکی

عزت لیتے تھے (گوشت کہانے سے مراد غیبت کرنا ہے) عن ابی برزة الاسلمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

یا معشر من آمن بلسانه ولم یدخل الایمان قلبه لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتهم فانه من اتبع

عوراتهم یتبع الله عورته ومن یتبع الله عورته یفضحه فی بیته ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ای وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور دلون میں اون کے ایمان نہیں گیا مت غیبت کرو مسلمانون کی اور

مت پیچھے پڑو اون کی عزتون کے کیونکہ جو کوئی کسی کی عزت کے پیچھے پڑیگا اللہ اوس کی عزت کے پیچھے پڑیگا اور جسکی عزت کے

پیچھے اللہ پڑ جاوے تو وہ رسوا ہو گیا اوسکو اوسی کے گھر میں (یعنی باہر جانا ضرور نہیں اگر وہ چھپ کر گھر میں بیٹھا رہے گا جب

بھی رسوا ہو جاویگا عن المستورد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلة فان الله یطعمه

مثلها من جهنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان الله یکسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء

فان الله یقوم به مقام سمعة ورياء یوم القیمة ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا عیب بیان کر کے ایک نوالہ کہاوے تو اللہ اوسکو اتنا ہی نوالہ جہنم سے کہلاویگا اور جو کوئی کسی مسلمان

کا عیب بیان کرکے ایک کپڑا پہنی تو اللہ ایک ربایا اور تفاخر اور شہرت کی مقام پر پہونچا وسکے پاپہونچی تو اللہ اوسکو قیامت
کے دن ایسے مقام پر کہڑا کریگا جہان غضب اوسکی شہرت ہو یعنی ایسی سزا اوسکو دیجاویگی اور ایسا برا عذاب ہوگا کہ سب لوگون
مین اوسکا چرچا ہوجاویگا) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كل المسلم على المسلم حرام ماله
وعرضه ودمه حسب امرئ من الشر ان يحقر اخاه المسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسلمان کی سب چیزین دوسری مسلمان پر حرام ہین اوسکا مال اور اوسکی عزت اور اوسکا خون اور کافی ہی آدمی مین اتنی
برائی کہ اپنی مسلمان بہائی کو حقیر جانے **باب الرجل يذب عن عرض اخيه** ایک شخص اپنی بہائی کیطرف سے بولے اسکی
عزت بچانیکو عن معاذ بن انس الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من حمی مومنا من منافق اراه قال بعث
الله ملكا يحمي لحمه يوم القيامة من نار جهنم ومن رمى مسلما بشیء يريد شينه به حبسه الله على جسر
جهنم حتى يخرج مما قال ترجمہ معاذ بن انس جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بچایا کسی مسلمان
کو کسی منافق سے یعنی منافق نے اوسکی غیبت کی اور اس نے اوسکی کلام کو رد کیا اور منافق کو سزا دی) تو اللہ قیامت کے روز ایک
فرشتہ بہیجیگا جو اسکی گوشت کو جہنم سے بچاویگا اور جو شخص مسلمان پر تہمت کرے عیب لگانیکو تو اللہ اسکو روک رکہیگا جہنم کے پل پر
جبتک اوسکی سزا پوری نہو عن جابر بن عبد الله وابی طلحة بن سهل الانصاري يقولان قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما من امرئ يخذل امرأ مسلما في موضع ينتهك فيه حرمته وينتقص فيه من عرضه الا
خذله الله في موطن يحب فيه نصرته وما من امرئ ينصر مسلما في موضع ينتقص فيه من عرضه وينتهك
فيه من حرمته الا نصره الله في موطن يحب نصرته ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور ابی طلحہ بن سہل سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کو ذلیل کرے ایسے مقام پر کہ اوسکی عزت جاتی ہو یا اوسکی آبرو گہٹ جاتی ہو تو
اللہ اوسکو ذلیل کریگا ایسی مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا اور جو کوئی شخص مدد کرے کسی مسلمان کی ایسی مقام مین جہان
اوسکی عزت گہٹتی ہو یا آبرو جاتی ہو تو اللہ اوسکی مدد کریگا ایسی مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا (یعنی قیامت کے روز) عن
جندب قال جاء اعرابي فاناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى راحلته فاطلقها ثم ركب ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا
تشرك في رحمتنا احدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقولون هو اضل ام بعيره الم تسمعوا الى ما قال
قالوا بلى ترجمہ جندب سے روایت ہی ایک اعرابی آیا اوس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اوسکا پاؤن باندہ دیا پہر مسجد مین گیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی جب آپ نے سلام پہیرا تو اپنی اونٹ پاس آیا اور اوسکو چہوڑ دیا پہر اوس پر سوار ہوا پہر آواز دی
یا اللہ رحم کر مجہپر اور محمد پر اور کسی پر رحم نہ کر رسول اللہ نے صحابہ کیطرف دیکھکر فرمایا کیا کہتی ہو یہ اعرابی زیادہ احمق ہی یا اوسکا اونٹ
کیا تم نے سنا نہین اوس نے کیا کہا صحابہ نے کہا کیون نہین سنا - (ایک نسخہ مین یہ باب زیادہ ہی) باب ما جاء في الرجل

یحل الرجل قد اغتابه (اگر ایک شخص دوسرے شخص کو اپنی غیبت معاف کر دے) عن قتادة ايعجز احدكم ان يكون مثل
ابي ضيغم او ضمضم شك ابن عبيد كان اذا اصبح قال اللهم اني تصدقت بعرضي على عبادك ترجمہ قتادہ سے کہا
کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابی ضیغم کے یا ضمضم کے شک ہے راوی کو وہ جب صبح ہوتی تو کہتا یا اللہ میں نے
اپنی عزت کو تصدق کر دیا تیرے بندوں پر (یعنے معاف کیا میں نے انکی غیبت کو) عن عبد الرحمن بن عجلان قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايعجز احدكم ان يكون مثل ابي ضيغم او ضمضم قالوا ومن ابو ضمضم قال
رجل فيمن كان قبلكم بمعناه قال عرضي لمن شتمني ترجمہ عبد الرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابو ضمضم کے صحابہ نے پوچھا وہ کون تھا آپ نے فرمایا
ایک شخص تھا اگلے لوگوں میں وہ کہا کرتا تھا عزت میری اوسی کی ہے جو مجھے برا کہے (یعنے مجھکو کچھ دعوی نہیں اپنے برا کہنیوالے
اور غیبت کرنیوالے سے) باب في النهي عن التجسس (ٹوہ لگانے کی ممانعت) عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول انك ان اتبعت عورات الناس افسدتهم او كدت ان تفسدهم فقال ابو الدرداء كلمة
سمعها معاوية من رسول الله صلى الله عليه وسلم نفعه الله بها ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تو لوگوں کے پردوں کو دیکھیگا (اور اون کے عیبوں کی ٹوہ لگاویگا) تو اونکو بگاڑ دیگا یا
بگاڑنے کے قریب ہوگا (کیونکہ جب اونکا راز فاش ہو جاویگا تو وہ کھلم کھلا گناہ کرینگے اب تو شرم سے چھپ کر کرتے تھے) ابو الدرداء
نے کہا یہ وہ کلمہ ہے جسکو معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ نے اون کو اس سے فائدہ دیا عن جبير بن نفير
وكثير بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معديكرب وابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الامير
اذا ابتغى الريبة في الناس افسدهم ترجمہ جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابی امامہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاکم جب گمان پر عمل کریگا (اور شرعی ثبوت کو چھوڑ دیگا) تو لوگوں کو بگاڑ دیگا
عن زيد قال اتي ابن مسعود فقيل هذا فلان تقطر لحيته خمرا فقال عبد الله انا قد نهينا عن التجسس
ولكن ان يظهر لنا شيء ناخذ به ترجمہ زید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص لایا گیا لوگوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جسکی
داڑھی سے شراب ٹپکتا تھا عبد اللہ نے کہا ہم منع کیے گیے ٹوہ لگانے سے لیکن اگر کوئی بات کھلجاوے تو ہم مواخذہ کریں گے باب
في الستر على المسلم (مسلمان کے عیب کو چھپانا بہتر ہے) عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رأى عورة
فسترها كان كمن احيى موؤدة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی عیب کو دیکھے
پھر اوسکو چھپادے تو گویا اوس نے جلا دیا اوس لڑکی کو جو زندہ قبر میں گاڑی گئی ہے عن دخين كاتب عقبة بن عامر قال ان
لنا جيرانا يشربون الخمر فنهيتهم فلم ينتهوا فقلت لعقبة بن عامر ان جيراننا هؤلاء يشربون الخمر
واني نهيتهم فلم ينتهوا وانا داع لهم الشرط فقال دعهم ثم رجعت الى عقبة مرة اخرى فقلت ان جيراننا

قد ابوا ان ینتہوا عن شرب الخمر وانا داع لہم الشرط قال ویحک دعہم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فذکر معنی حدیث مسلم قال ابو داؤد قال ہاشم بن القاسم عن لیث فی ہذا الحدیث قال لا

تفعل ولکن عظہم وتہددہم ترجمہ دخین سے روایت ہے جو عقبہ بن عامر کے منشی تھے کہا ہمارے ہمسائے میں کچھ لوگ تھے

جو شراب پیا کرتے تھے میں نے اونکو منع کیا وہ باز نہ آئے میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ ہمارے ہمسائے شراب پیتے ہیں اور ہم

نے اونکو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اب میں ان کیواسطے کوتوال کو بلاؤنگا عقبہ نے کہا نہیں جانے دو پھر میں نے دوبارہ عقبہ سے

کہا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب پینا نہ چھوڑی اور میں نے منع کیا وہ باز نہ آئے اب میں کوتوال کو اطلاع کرونگا عقبہ نے کہا کہ

ہو تیری خرابی چھوڑ دے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر بیان کیا وہی حدیث کہ جو اوپر گزری ایک روایت میں ہے

کہ عقبہ نے کہا کوتوال سے اطلاع مت کر لیکن انکو نصیحت کر اور ڈرا کہ اگر تم نہ مانوگے تو میں کوتوال کو خبر کر دونگا باب

الموالخاۃ بھائی چارہ کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ

من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بہا کربۃ من کرب یوم

القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان

دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے نہ اوسکو مصیبت میں پہونچاوے اور جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا تو اللہ اوسکے

کام میں ہوگا اور جو کسی مسلمان کی سختی دور کرے اللہ قیامت کے روز اوسکی ایک سختی دور کریگا اور جو مسلمان کے عیب چھپاوے

اللہ اوسکے عیب کو چھپاویگا باب المستبان گالی گلوج دینے والوں کا بیان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منہما ما لم یعتد المظلوم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اوس پر ہوتا ہے جس نے شروع کی جب تک زیادتی نہ کرے دوسرا اگر وہ

زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اوسی پر ہوگا عن عیاض بن حمار انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ

اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد ولا یفخر احد علی احد ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھکو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہانتک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے نہ ایک دوسرے پر فخر کرے باب

الانتصار بدلہ لینے کا بیان ف جب ایک دوسرے پر ظلم کرے تو مظلوم کو صبر کرنا بہتر ہے اگر صبر نہ ہو سکے تو بدلہ لیوے برابر کے

ساتھ زیادتی نہ کرے اللہ تعالی فرماتا ہے ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل یعنی جو بدلہ لیوے ظالم کے ظلم کرنے

کے بعد تو اوسپر کچھ الزام نہیں ہے عن سعید بن المسیب قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس ومعہ

اصحابہ وقع رجل بابی بکر فاذاہ فصمت عنہ ابو بکر ثم اذاہ الثانیۃ فصمت عنہ ابو بکر ثم اذاہ الثالثۃ

فانتصر منہ ابو بکر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انتصر ابو بکر فقال ابو بکر اوجدت علی یا رسول اللہ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل ملک من السماء یکذبہ بما قال لک فلما انتصرت وقع الشیطان

فلم اکن لاجلس اذ وقع الشیطان ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ
صحابہ بھی بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے ابو بکر کو برا کہا اور اونکو ایذا دی ابو بکر چپ ہو رہے پھر دوسری بار ایذا دی پھر ابو بکر چپ
ہو رہے پھر اوس نے تیسری بار ایذا دی ابو بکر نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے ابو بکر نے عرض
کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ پر غصے ہوئے آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اترا تھا وہ تیری طرف سے اوسکو جھٹلاتا تھا جب
تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا میں چاہتا شیطان آن پڑا تو میں بیٹھوں والا نہیں عن ابن عون قال کنت اسأل عن الانتصار
ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل فحدثني علي بن زيد بن جدعان عن ام محمد امرأة ابيه
وزعم انها كانت تدخل على ام المؤمنين قالت قالت ام المؤمنين دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا
زينب بنت جحش فجعل يصنع شيئا بيده فقلت بيده حتى فطنته لها فامسك واقبلت زينب تقحم
لعائشة فنهاها فابت ان تنتهي فقال لعائشة سبيها فسبتها فغلبتها فانطلقت زينب الى علي فقالت ان
عائشة وقعت بكم وفعلت فجاءت فاطمة فقال لها انها حبة ابيك ورب الكعبة فانصرفت فقالت لهم
اني قلت له كذا وكذا فقال لي كذا وكذا قال وجاء علي الى النبي صلى الله عليه وسلم فكلمه في ذلك ترجمہ ابن
عون سے روایت ہے میں انتصار کے معنی پوچھتا تھا اس آیت میں ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل تو حدیث بیان کی
مجھ سے علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کی بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تھے کہ وہ ام المؤمنین پاس جایا کرتیں تھیں ام المؤمنین
(عائشہ رض) نے کہا ہمارے پاس بیٹھے تھے آپ اپنے ہاتھ سے کچھ چھیڑنے لگے (جیسے خاوند جورو سے کیا کرتے ہیں) میں نے ایک
ہاتھ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحش بیٹھی ہیں تو آپ رک گئے اور زینب آن کر عائشہ کو برا کہنے لگیں آنحضرت نے
اون کو منع کیا انہوں نے نہ مانا تب تو آپ نے عائشہ سے کہا تم بھی انکو برا کہو حضرت عائشہ نے بھی برا کہنا شروع کیا اور لڑائی میں
اون پر غالب آئیں تو زینب حضرت علی پاس گئیں اور اون سے کہا عائشہ نے تم کو برا بھلا کہا اور ایسا کیا ایسا (زینب بنی ہاشم
سے تھیں اور علی بھی بنی ہاشم تھے اسواسطے زینب نے اون سے شکایت کی) پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائیں آنحضرت
پاس (حضرت عائشہ کی شکایت کرنے کہ انہوں نے بنی ہاشم کو برا کہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیرے باپ کی
چہیتی ہیں قسم ہے کعبہ کے رب کی (یعنی گو انہوں نے قصور کیا ہو مگر تم درگذر کرو اس خیال سے کہ تمہارے باپ اون سے محبت رکھتے ہیں)
یہ سنکر حضرت فاطمہ تشریف لیگئیں اور بیان کیا بنی ہاشم سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ایسا
ایسا فرمایا پھر حضرت علی تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور گفتگو کی آپ سے اس باب میں باب فی النهي عن
سب الموتى مردوں کو برا کہنا منع ہے اگرچہ وہ برے ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوں تو اونکا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے
استیناف کریں الا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا
فيه ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا رفیق مر جاوے تو اوسکی برائی

[illegible]

اور اوسکا عیب بیان نکرو عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن
مساویهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی مردون کی خوبیان کو بیان کرو اور اون
کی برائیان مت بیان کرو۔ باب فی النھی عن البغی شرارت اور تکبر کا بیان عن ابی ھریرۃ سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول کان رجلان فی بنی اسرائیل متواخیین فکان احدھما یذنب والآخر مجتھد فی العبادۃ
فکان لا یزال المجتھد یری الآخر علی الذنب فیقول اقصر فوجدہ یوما علی ذنب فقال له اقصر فقال خلنی
وربی ابعثت علی رقیبا فقال والله لا یغفر الله لك او لا یدخلك الله الجنة فقبض ارواحھما فاجتمعا
عند رب العالمین فقال لھذا المجتھد اکنت بی عالما او کنت علی ما فی یدی قادرا وقال للمذنب اذھب فادخل
الجنة برحمتی وقال للآخر اذھبوا به الی النار قال ابو ھریرۃ والذی نفسی بیدہ لتکلم بکلمة اوبقت دنیاہ
وآخرته ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل مین دو شخص تھے برابر کے ایک
تو (دن رات) گناہ کیا کرتا تھا دوسرا عبادت کیا کرتا تھا ہمیشہ عبادت کرنیوالا دوسری شخص کو گناہ کرتے دیکھتا اور کہتا باز رہ
ایک دن اوسکو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا تو کہنے لگا باز رہ وہ بولا تو چھوڑ دے مجھکو میرے پروردگار کے ساتھ کیا تو میرا نگہبان ہو کر آیا ہے
وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجھے نہ بخشیگا یا تجھے جنت مین نہ لیجاویگا پھر دونون مر گئے اور اون کی روحین ایک ساتھ پروردگار کے پاس گئین
پروردگار نے عبادت کرنیوالے سے کہا کیا تو میرا حال جانتا تھا یا میری اور جنت پر اختیار رکھتا تھا (جو تو نے کہا کہ اللہ اوسکو نہ بخشیگا
یا جنت نہ دیگا کیا جنت دوزخ تیرے اختیار مین ہے) پھر گناہ گار سے کہا جا تو جنت مین جا میری رحمت سے اور عبادت کرنیوالے کو
کہا اسکو جہنم مین لیجاؤ ابو ہریرہ نے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اوس نے ایسی بات کہی جس نے اوسکی دنیا اور آخرت
دونون بگاڑ دئین (دنیا تو اسواسطے کہ زندگی بھر تکلیف اوٹھائی عبادت کی نفس کی خواہشون سے محروم رہا اور آخرت کی تباہی
تو ظاہر ہے یہی حال ہوگا ہر متکبر خود پرست کا جو اپنی عبادت اور تقوی کے سامنے اور خدا کے بندون کو حقیر سمجھے اور اپنے تئین جنتی بتاوے
اور اون کو دوزخی اللہ تعالی کو عبادت کی حاجت نہین وہ تو عاجزی اور بندگی اور مسکینی چاہتا ہے وہ پسند کرتا ہے) عن ابی بکرۃ
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ذنب احری ان یعجل الله تعالی لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع
ما یدخر له فی الآخرۃ مثل البغی وقطیعة الرحم ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
گناہ اس سزا کے لائق نہین ہے کہ اللہ تعالی اوسکے کرنیوالے کو دنیا مین عذاب دیوے سوا اوس عذاب کے جو آخرت مین اوسکے
لیے رکھ چھوڑا ہے شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے زیادہ (یعنی سب گناہون مین زیادہ سے زیادہ اس سزا کے لائق یہی دو گناہ مین)
باب فی الحسد حسد کا بیان عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بچو تم حسد سے کیونکہ حسد کھا لیتا ہے نیکیون کو جیسے آگ کھا لیتی ہے لکڑی کو یا کہا گھاس کو عن انس بن مالك ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد
اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم ثم غدا من الغد
فقال الا ترکب لتنظر ولتعتبر قال نعم فرکبوا جمیعا فاذا ہم بدیار باد اہلہا وانقضوا وفنوا خاویۃ علی
عروشہا فقال اتعرف ہذہ الدیار فقال ما اعرفنی بہا وباہلہا ہذہ دیار قوم اہلکہم البغی و
الحسد ان الحسد یطفئ نور الحسنات والبغی یصدق ذلک او یکذبہ والعین تزنی والکف والقدم والجسد واللسان
والفرج یصدق ذلک او یکذبہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سختی نہ کرو اپنی
جانوں پر نہیں تو تم پر بھی سختی ہوگی کیونکہ بعض لوگوں نے سختی کی تھی اپنی جانوں پر تو اللہ نے سختی کی اون پر یہی اون کی نشانیاں
ہیں گرجاؤں اور گھروں میں وہ سختی کیا تھی ترک دنیا کی یعنی تارک دنیا ہو کر چھوڑ دنیا) انہوں نے اوسکو نکال لیا تھا ہم نے
اون پر فرض نہیں کی تھی ابو امامہ نے کہا پھر صبح کو میں انس کے پاس گیا انہوں نے کہا تم سوار نہیں ہوتے اسلئے کہ [illegible]
اور عبرت لینے کو میں نے کہا ہاں پھر سب سوار ہوئے تو ایسے گھروں پر گذرے جو ویران ہو گئے اور گذر گئے تھے اور گھر [illegible]
پھر گر پڑے تھے تو انس نے کہا تم جانتے ہو ان گھروں کو پھر کہا میں جانتا ہوں ان گھروں کو اور گھر والوں کو یہ اون لوگوں کا گھر ہے جنکو ہلاک
کردیا شرارت نے بیشک حسد بجھا دیتا ہے نیکیوں کے نور کو اور شرارت [illegible] اوسکو سچ کرتی ہے یا جھوٹ یعنی آنکھ زنا کرتی ہے اور ہاتھ
[illegible] تو حسد ہو یا اسکی تصدیق ہوتی ہے ورنہ تکذیب ہوتی ہے) اور آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ہاتھ پاؤں اور بدن اور زبان اور شرمگاہ
اوسکی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب) باب فی اللعن (لعنت کرنیکا بیان) عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض
فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک
اہلا والا رجعت الی قائلہا ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب لعنت کرتا ہے کسی چیز پر
تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اوسکو جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں وہ زمین پر اترتی ہے زمین کے دروازے بند ہو جاتے
ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھوما کرتی ہے جب کوئی رستہ نہیں پاتی تو اوس شخص پر جاتی ہے جس پر لعنت کی اگر وہ لعنت کے لائق ہے اور جو
وہ لعنت کے لائق نہیں ہوتا تو کہنے والے پر لوٹ آتی ہے (یعنی وہ خود ملعون ہو جاتا ہے اسواسطے لعنت [illegible] کرنا چاہیے جن
لوگوں پر اللہ نے لعنت کی جیسے ظالمین اور فاسقین اور کافرین اور مشرکین [illegible] پر لعنت کرے اور جن لوگوں پر اللہ اور اوسکے رسول نے
لعنت نہیں کی اون پر لعنت نکرنا بہتر ہے اگرچہ وہ لعنت کے مستحق ہوں) عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بالنار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لعنت
کیا کرو اللہ کی لعنت سے اور اوس کے غضب سے اور جہنم سے (یعنی کسی کو یوں نہ کہو کہ تجھ پر خدا کی لعنت ہو یا غضب ہو یا تو جہنم میں جائے) وعن ابی الدرداء
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء یوم القیامۃ

ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کرنے والے سفارشی نہ ہونگے اور نہ گواہ ہونگے قیامت میں مطلب یہ ہے
لعنت کرنے والے شفاعت نہ کرینگے اور نہ اون میں سے ہونگے کہ آپ کی امت گواہ ہوگی اور امتوں پر قیامت کے روز عن ابن عباس ان رجلا لعن
الريح وقال مسلم ان رجلا نازعته الريح رداءه على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فلعنها فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لا تلعنها فانها مامورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے ایک شخص کی چادر ہوا نے اوڑا دی تو اوس نے لعنت کی ہوا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے فرمایا مت لعنت
کر ہوا پر کیونکہ وہ تابع ہے اللہ کے بغیر ہوا کا کیا قصور وہ تو اپنی مالک کے حکم کے موافق تیز اور دھیمی ہوتی ہے اور بیشک جو کوئی لعنت
کریگا کسی چیز پر جو لائق لعنت کی نہیں ہے تو وہ لعنت اوسی پر لوٹ آویگی **باب فيمن دعا على ظالمه** ظالم کو بد دعا کرنا
کیسا ہے **عن** عائشة قالت سرق لها شيء فجعلت تدعو عليه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تسبخي عنه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اون کی کوئی چیز چوری گئی تو اونہوں نے چور کو بد دعا کرنی شروع کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کم کر عذاب چور پر سے ف یعنی دنیا میں تو جتنا اوسکو برا کہے اپنا غصہ نکالنے کے لیے
اوتنی قدر آخرت میں اوسکا عذاب کم ہوگا بلکہ تیرا ثواب اور اجر جاتا رہیگا تو کچھ تعجب نہیں پھر کیا فائدہ گالیاں بکنی اور کوسنی
سے چپ رہنا اور صبر کرنا لاکھ درجے بہتر ہے آخر وہ چیز تو ملنی والی نہیں کچھ ہی کوسو گالیاں دو **باب في هجرة الرجل**
اخاه اپنی بھائی کی ملاقات چھوڑ دینا رنجش کی وجہ سے کیسا ہے **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث ليال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض اور دشمنی رکھو ایک
دوسرے سے نہ حسد کرو ایک دوسرے سے نہ پیٹھ دکھاؤ ایک دوسرے کو یعنی ملاقات چھوڑ دو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس میں
بھائی بھائی اور نہیں درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا یعنے اوسکی ملاقات ترک کر دینا دنیاوی رنج کی وجہ سے تین
رات سے زیادہ ف بلکہ ضرور ہے کہ تین رات کے اندر صفائی کرلیوے خطابی نے کہا مراد حدیث سے یہ ہے کہ کوئی اپنی بھائی کو
چھوڑ دیوے غصہ اور ملال کی وجہ سے تو اجازت دی تین دن تک کیونکہ یہ مدت تھوڑی ہے لیکن باپ کو اپنی اولاد کا چھوڑ دینا یا خاوند
کا جورو کو اور جوان کے مشابہ ہے اوس میں تین دن کی قید نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعضی بیبیوں کو ایک مہینہ سے
زیادہ تک چھوڑ دیا ہے سیوطی نے کہا جو ممانعت چھوڑ دینے کی اس حدیث میں ہے وہ اوس صورت میں ہے کہ ترک ملاقات دنیا
کی باعث سے ہو جیسی دوستی کی حقوق میں کمی ہے لیکن جو ترک ملاقات دین کے لیے ہو جیسی اہل بدعت کا چھوڑ دینا وہ مستثنے
مستثنی ہے اونکا چھوڑنا درست ہے جب تک وہ توبہ کریں **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلثة ايام يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنی بھائی کا تین دن

زیادہ مشہور ہے کہ جب سامنا ہو تو یہ اوس سے پھر جاوے اور وہ اوس سے پھر جاوے بہتر اون دونون مین وہ ہے جو پہلے سلام کرے

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمؤمن ان یھجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث

فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم

وخرج المسلم من الھجرۃ رواہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین

ہے کہ چھوڑ دے مسلمان کو تین دن سے زیادہ اگر تین دن گزر جاوین تو اوس سے ملاقات کرے اور اوسکو سلام کرے پھر اگر اوس نے

جواب دیا تو دونون شریک ہوگئے (ملجاینگے) ثواب مین اور جو جواب نہ دیا تو سارا گناہ اوسی پر پڑا احمد کی روایت مین اتنا

زیادہ ہے کہ سلام کرنیوالا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون

لمسلم ان یھجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ ترجمہ حضرت

عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو نہ چاہئے کہ چھوڑ دے دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ

جب اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرے تین مرتبہ اگر وہ تینون بار مین جواب نہ دے تو سارا گناہ سمیٹ لیگا عن ابی ھریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے

زیادہ جو شخص چھوڑ دیگا تین دن سے زیادہ پھر مرجاویگا تو جہنم مین جاویگا عن ابی خراش السلمی انہ سمع رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ ترجمہ ابوخراش سلمی (اس روایت مین اسی طرح

ہے اور صحیح اسلمی ہے نام اوسکا حدرد بن ابی حدرد ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے بھائی

کو چھوڑ دے ایکسال تک تو گویا اوسکو قتل کیا (یعنی گناہ مین قریب قریب ہین یہ دونون جرم اور شدید کے طور پر ہین) عن

ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ کل یوم اثنین وخمیس فیغفر فی ذلک

الیومین لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا من بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا قال

ابوداؤد اذا کانت الھجرۃ للہ فلیس من ھذا بشئ عمر بن عبد العزیز غطی وجھہ عن رجل ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر پیر اور جمعرات کو پھر بخشا جاتا ہے ان دونون دنون مین

بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہو (بخشا نہین جاتا) اور کہا جاتا ہے ان دونون

کو رہنے دو جب تک ملجاوین - ابوداؤد نے کہا ان حدیثون مین وہ چھوڑ دینا داخل نہین ہے جو اللہ کے لیے ہو عمر بن عبد العزیز نے اپنا

منہ ڈھانپ لیا تھا ایک شخص سے (جس سے منہ منظور تھا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بی بیون کو چھوڑ دیا تھا

اور عبد اللہ بن عمر نے اپنی ایک بیٹی کو چھوڑ دیا تھا اور میمون بن مہران نے کہا چھوڑ دے احمق کو اس سے بہتر کوئی علاج نہین باب

فی الظن بدگمانی کرنا برا ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذ

الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی
سے کیونکہ بدگمانی پلے سرے کا جھوٹ ہے اور نہ ٹوہ لگاؤ آپ نہ دوسرے کو لگانے دو **باب فی النصیحۃ** خلوص
دل سے خیرخواہی) کا بیان عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن
اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مسلمان آئینہ ہے دوسرے مسلمان کا تو جس قدر صاف ہے اور جتنی بہتر ہے اگر ذرا بھی میل آویگا آئینہ کام کا نہ ہوگا یا مقصود
یہہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی اصلاح اسطرح کرے کہ ماننا آئینہ کے سے ہے جیسے آئینہ میں صورت کے عیب دکھلائی دیتے ہیں اسی طرح
میں سیرت کے عیب معلوم ہوں اور اونکی اصلاح کرتے) اور مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا روکے نقصان اوسکا) اور حفاظت کرے اوسکی
اوسکی پیٹھ پیچھے (یعنے اوسکی غیبت میں جب کوئی اوسکا مال لینا چاہے یا اوسکی عزت میں خلل ڈالے اوسکو برا کہے تو حتی المقدور اپنے بھائی
کی مدد کرے اور اوسکو منع کرے **باب فی اصلاح ذات البین** میل جول کرا دینے کی فضیلت عن ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قالوا بلی
قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقۃ ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا میں تم کو بتادوں وہ بات جو بہتر ہے درجہ میں روزے اور نماز اور زکوۃ سے لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا میل جول کرا دینا آپس میں ۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈنے والی ہے (یعنے دین کو جڑ سے مٹا دیتی ہے) اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اتفاق اور اتحاد دین اسلام میں ایک اصل اصول ہے اور پھوٹ اور مخالفت سب خرابیوں کی جڑ ہے جہانتک ہو سکے اسکو مٹانا
چاہیے) عن حمید بن عبد الرحمن عن امہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکذب من نمی بین اثنین لیصلح
وقال احمد ومسدد لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا ترجمہ حمید بن عبد الرحمن نے
اپنی ماں سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹا نہیں ہوا وہ شخص جسنے بات بنائی دو آدمیوں میں
صلح کرا دینے کے لیے احمد اور مسدد کی روایت میں ہے کہ جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کردے لوگوں میں پھر وہ نیک بات کہے یا بنا دے
ف بات بنانے دو آدمیوں میں لڑائی ہے اب ایک شخص ان میں میل کرانے کے لیے دوسرے کیطرف سے یہ بات کہے کہ وہ تمہاری تعریف
کرتا تھا یا تم سے بہت محبت رکھتا ہے تاکہ ان دونوں میں ملاپ ہو جاوے تو درست ہے اگرچہ اوسنے یہ باتیں نہ کی ہوں اور جھوٹ کا
گناہ نہ ہوگا بقول شخصے ۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز عن ام کلثوم بنت عقبۃ قالت ما سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء من الکذب الا فی ثلث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اعدہ
کاذبا الرجل یصلح بین الناس یقول القول ولا یرید بہ الا الاصلاح والرجل یقول فی الحرب والرجل یحدث
امرأتہ والمرأۃ تحدث زوجہا ترجمہ ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہے میں نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جائز
دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی کسی شئ میں مگر تین مقاموں میں آپ فرماتے تھے میں جھوٹا نہیں جانتا اوس شخص کو جو صلح کرادے لوگوں میں اور

تو آپ نے ایسا ہی کیا یعنی کان بند کر لیے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ کہا
حافظ شمس الدین ابن عبد الہادی نے اس حدیث کو ضعیف کیا محمد بن طاہر نے اور کہا کہ متفرد ہوا ساتھ اسکی سلیمان بن موسیٰ اور وہ ضعیف
ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں سلیمان کی حدیث حسن ہے اور توثیق کی اوسکی کئی اماموں نے اور متابعت کی اوسکی میمون بن مہران نے نافع
سے مسند ابی یعلی میں اور مطعم بن مقدام نے طبرانی میں تو یہ دونوں متابع ہیں سلیمان کے پس دفع کیا اعتراض کو ابن طاہر کے ساتھ تقریر طویل کے

باب فی الحکم فی المخنثین ہیجڑوں اور زنانوں کا بیان عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمخنث قد
خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذا فقیل یا رسول اللہ یتشبہ
بالنساء فامر بہ فنفی الی النقیع قالوا یا رسول اللہ الا نقتلہ فقال انی نھیت عن قتل المصلین ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ہیجڑا آیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے تھے آپنے فرمایا اسکا کیا
حال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت بنتا ہے آپ نے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کیطرف (شہر ہے یہ ابو اسامہ نے کہا
نقیع ایک جانب ہے مدینے سے اور بقیع میں نہیں ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسکو مار ڈالیں آپنے فرمایا منع کیا گیا میں
نمازیوں کو مارنے سے عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وعندھا مخنث وھو یقول لعبد اللہ
اخیھا ان یفتح اللہ الطائف غدا دللتک علی امرأۃ تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخرجوھم من بیوتکم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہاں ایک ہیجڑا بیٹھا تھا وہ عبد اللہ
اون کے بھائی سے کہتا تھا کہ اگر اللہ تعالی کل طائف فتح کردیگا تو میں تجھکو ایک عورت بتاؤنگا جب وہ سامنے آتی ہے تو چار شکنیں لیکر
آتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ شکنیں لیکر جاتی ہے (یعنی خوب موٹی اور تیار ہے اوس کے پیٹ پر چار شکنیں ہیں سامنے سے
اور پیچھے سے وہ آٹھ معلوم ہوتی ہیں چار اس طرف اور چار اوس طرف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکال دو ان
زنانوں کو اپنے گھروں سے (کیونکہ وہ عورتوں کی خوبی اور برائی سے واقف ہیں اگرچہ جماع پر قادر نہ ہوں) عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوھم من بیوتکم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردوں پر اور ان عورتوں
پر جو مرد بنیں اور فرمایا نکال دو زنانوں کو اپنے گھروں میں سے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن
المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء قال فاخرجوھم من بیوتکم واخرجوا فلانا وفلانا
یعنی المخنثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زنانے مردوں پر اور مردانی
عورتوں پر اور فرمایا نکال دو زنانوں کو اپنے گھر سے اور نکالو فلان فلان ہیجڑے کو **باب اللعب بالبنات** گڑیوں سے کھیلنا
عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات فربما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی الجواری فاذا
دخل خرجن واذا خرج دخلن ترجمہ عائشہ سے روایت ہے میں گڑیوں سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے

دونون کا نامردہ نہ ہوا اوسکو چھوڑ دیوے عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد شیر فکانما غمس یدہ فی لحم خنزیر ودمہ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلا گویا اوس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون مین ڈالا یعنی چوسر کھیلنا سور کے گوشت اور خون کھانے کے برابر ہے)

باب فی اللعب بالحمام کبوتربازی کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کبوتر کے ساتھ (یعنی کبوتر اڑاتے ہوئے) تو آپ نے فرمایا شیطان ہے جو شیطان کے ساتھ ہے ف کبوتر اڑانے والا اسلیے شیطان ہوا کہ وہ خدا کی یاد سے غافل ہو گیا اوس کام مین جو کام نہین آتا اور کبوتر اسلیے شیطان ہوا کہ اوس نے اوڑانے والے کو خدا سے غافل کر دیا علما نے کہا کہ کبوتر پالنا رفع وحشت کو لیے درست ہے لیکن اوسکا اوڑانا مکروہ ہے اور شرط کے ساتھ حرام ہے سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سے ہے جنکو حافظ سراج الدین قزوینی نے موضوع کہا اور حافظ ابن حجر نے اونکا جواب دیا اسطرح پر کہ اسکی اسناد مین محمد بن عمرو ہے اور وہ حدیث اوسکی حسن کے درجے مین ہے اور اگر کوئی اور اوسکا متابع ہوتا تو حدیث صحیح ہو جاتی غایت درجہ یہ ہے کہ توقف کیا جاوے اوسکی روایت مین نہ یہ کہ ضعیف ہو جاوے یا باطل یا موضوع ہو فقط

باب فی الرحمۃ شفقت اور مہربانی کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا اہل الارض یرحمکم من فی السماء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنیوالون پر رحم کریگا رحمن اللہ تعالی تم رحم کرو زمین والون پر رحم کریگا تمپر وہ جو آسمان مین ہے ف یعنی آسمانون کے اوپر ہے اللہ جل جلالہ وتعالی شانہ۔ ابن الصلاح نے اپنی امالی مین لکھا کہ اس قسم کی حدیثون مین تین فرقے ہو گئے۔ ایک فرقہ تو وہ جو تاویل کرتا ہے۔ اور ایک فرقہ وہ جو تشبیہ دیتا ہے اللہ کو ساتھ مخلوقات کے اور ایک فرقہ وہ جو کہتا ہے کہ جو لفظ اللہ نے اپنے اوپر اطلاق کیا ہے یا اوسکے رسول نے اطلاق کیا ہے اوسکا اطلاق بہتر ہے اور جس طرح پر اوس نے اطلاق کیا ویسا ہی ہم بھی اطلاق کرنے مین لیکن اوسکے ساتھ ہم اوسکو تقدیس و تنزیہ جانتے ہین تحدید اور تشبیہ سے اور یہی طریقہ ہے امت کے پیشواؤن اور اگلے لوگون کا اور اسی کو اختیار کیا ہے اماموں نے فقہ اور حدیث کے اور کوئی شخص ہمارے متکلمین مین سے اس طریقہ کا انکار نہین کرتا اور امام غزالی نے بھی اوسکی تصریح کی ہے کئی مقامون مین (مرقاۃ الصعود)

عن ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم الصادق المصدوق صاحب ہذہ الحجرۃ یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مین نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو سچے تھے اور لوگ اون کو سچا جانتے تھے اس حجرہ مین رہتے تھے آپ فرماتے تھے رحمت (شفقت اور مہربانی اور نرمی) نہین چھینی جاتی ہے مگر بدبخت سے (یعنی بدبخت کا سخت دل ہوتا ہے اور نیکبخت کا نرم)

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا

عن حذیفۃ قال قال نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر اچھی بات ایک صدقے کا ثواب رکھتی ہے

باب فی الاسماء ناموں کا بیان عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم واسماء ابائکم فاحسنوا
اسمائکم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت میں بلائے جاؤ گے
اپنے ناموں اور اپنے باپ دادا کے ناموں سے تو اچھے نام رکھا کرو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب الاسماء الی اللہ عز وجل عبد اللہ وعبد الرحمن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب ناموں میں زیادہ پسند نام ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن عن ابی وھب الجشمی وکانت لہ
صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن
واصدقہا حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ ترجمہ ابو وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پیغمبروں کے نام رکھا کرو اور سب ناموں میں زیادہ پسند اللہ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب ناموں میں
سچے یہ نام ہیں (جو اسم بامسمی ہیں) حارث (کھیتی کرنیوالا یا کمانے والا انسان کوئی بغیر اسکے مفر نہیں ہے) اور ہمام (ارادہ اور قصد
والا کوئی آدمی فکر اور رنج سے خالی نہیں) اور سب ناموں میں بدتر یہ نام ہیں حرب (لڑائی کیونکہ لڑائی کا نام برا ہے) اور مرہ
(کڑوا اور تلخ) عن انس قال ذہبت بعبد اللہ بن ابی طلحۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی عباءۃ یہنا بعیرا لہ قال ہل معک تمر قلت نعم قال فناولتہ تمرات فالقاہن فی فیہ
فلاکہن ثم فغر فاہ فاوجرہن ایاہ فجعل الصبی یتلمظ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حب الانصار التمر
وسماہ عبد اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا جب
وہ پیدا ہوا آپ اوسوقت ایک عبا پہنی ہوئی اپنے اونٹ کو دوا لگا رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہاں
پھر میں نے آپکو کئی کھجوریں دیں آپ نے اون کو اپنے منہ میں ڈالا اور چبا کر بچے کا منہ کھولا اور اوس کے منہ میں ڈالدیا بچہ اپنی زبان
چلانے لگا (یعنی اوسکو کھانے لگا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کی جان ہے کھجور پھر اوس لڑکے کا نام عبد اللہ رکھا

باب فی تغییر الاسم القبیح برے نام کو بدل دینا چاہیے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم
عاصیۃ وقال انت جمیلۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام بدل
دیا (عاصیہ حضرت عمر کی بیٹی تھی) اور کہا تو جمیلہ ہے ف عاصیہ کے معنے گناہ کرنیوالی اور نافرمان یہ نام برا تھا اسواسطے
آپ نے اوسکو بدل کر عمدہ نام رکھدیا جو عورتوں کو زیب دیتا ہے یعنی جمیلہ عن محمد بن عمرو بن عطاء ان زینب بنت
ابی سلمۃ سالتہ ما سمیت ابنتک قال سمیتہا برۃ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ہذا الاسم
سمیت برۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم فقال ما نسمیہا قال

سموها زینب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ نے اون سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا رکھا انہون نے کہا برہ (یعنی نیکبخت) زینب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تو آپ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ خوب جانتا ہے کون نیکبخت ہے تم مین سے لوگون نے پوچھا پھر کیا نام رکھین آپ نے فرمایا زینب نام رکھو عن اسامة بن اخدری ان رجلا یقال له اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اسمك قال انا اصرم قال بل انت زرعة ترجمہ اسامہ بن اخدری سے روایت ہے ایک شخص کا نام اون شخصون مین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اصرم تھا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے اوس نے کہا اصرم (یعنی کاٹنے والا) آپ نے فرمایا نہین تو تو زرعہ ہے (یعنی کھیتی لگانے والا) عن ہانی انه لما وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مع قومه سمعهم یکنونه بابی الحکم فدعاه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله هو الحکم والیه الحکم فلم تکنی بابی الحکم فقال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینهم فرضی کلا الفریقین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احسن هذا فما لك من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد الله قال فمن اکبرهم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح ترجمہ ہانی سے روایت ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنی قوم کے ساتھ تو آپ نے دیکھا کہ اوس کی قوم کے لوگ اوسکو ابو الحکم پکارتے ہین آپ نے اوسکو بلایا اور کہا کہ حَکَم تو اللہ ہی اور حکم اوسی کا ہے تیرا نام ابو الحکم کیون ہے وہ بولا کہ میری قوم کے لوگ جب کسی بات مین تکرار کرتی ہین تو میرے پاس آتے ہین مین اوسکا فیصلہ کر دیتا ہون سلم جسپر کہ دونون طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا یہ کیا اچھی بات ہے پھر پوچھا تیری کے لڑکے ہین مین نے کہا شریح اور مسلم اور عبد اللہ آپ نے فرمایا سب مین بڑا کون ہے مین نے کہا شریح آپ نے فرمایا بس تو ابو شریح ہے عن حزن ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له ما اسمك قال حزن قال انت سهل قال السهل یوطأ ویمتهن قال سعید فظننت انه سیصیبنا بعده حزونة ترجمہ حزن سے روایت ہے جو سعید بن مسیب کے دادا تھے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہون نے کہا حزن (حزن کہتے ہین سخت اور دشوار گزار زمین کو) آپ نے فرمایا تو سہل ہے (سہل کہتے ہین نرم اور عمدہ زمین کو ضد ہے حزن کی) وہ بولا سہل کو تو لوگ روندتے ہین اور ذلیل کرتے ہین سعید نے کہا مین سمجھا کہ ہمارے خاندان مین کچھ تکلیف ہووے گی اور سختی (اسوجہ سے کہ میری دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول اور پسند نہ کیا) ابو داؤد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام بدل دیا (عاص کے معنی گنہگار اور نافرمان کے ہین) اور عزیز کا (کیونکہ وہ اللہ کا نام ہے) اور عتلہ کا (کیونکہ اوسکے معنی سختی کے ہین) اور شیطان کا اور حکم کا اور غراب کا (کیونکہ غراب کوے کو کہتے ہین یا اوسکے معنی دوری و غربت کے ہین) اور حباب کا (کیونکہ وہ شیطان کا نام ہے) اور شہاب کا (کیونکہ وہ ایک شعلہ ہے شیطان کو بھگانے کیلیے آپ نے شہاب کے بدلے ہشام رکھ دیا اور حرب کے بدلے سلم (حرب کے معنی صلح کے ہین) اور مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹھنے والا) اور جس زمین کا نام

عفرہ تھا (یعنی بنجر اور نا آباد) آپ نے بدل کر خضرہ کہا (یعنی تر و تازہ اور سبز) اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدی رکھا اور بنو الزنیہ کا نام بنو الرشدہ اور بنی مغویہ کا بنی رشدہ۔ ابو داؤد نے کہا میں نے ان ناموں کے بدلنے کی سندیں چھوڑ دیں لیکن اختصار کے لیے

عن مسروق قال لقیت عمر بن الخطاب فقال من انت فقلت مسروق بن الاجدع فقال عمر سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان ترجمہ مسروق سے روایت ہے میں حضرت عمر رض سے ملا انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا مسروق بن الاجدع انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تسمین غلامک رباحا ولا یسارا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فیقول لا انما ھن اربع فلا تزیدن علی ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح (منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب برآری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ تو پوچھیگا کیا اچھا ہے وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہیگا نہیں ہے (تو ایک فال بد ہوگی) سمرہ نے کہا یہ چار نام ہیں اب زیادہ کی تہمت مجھ پر نہ لگاؤ (میں نے سب نام موقوف کر دیے)

عن سمرۃ قال نہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان نسمی رقیقنا اربعۃ اسماء افلح ویسارا ونافعا ورباحا ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں افلح اور یسار اور نافع اور رباح

عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان عشت ان شاء الله تعالی انہی امتی ان یسموا نافعا وافلح وبرکۃ قال الاعمش ولا ادری اذکر نافعا ام لا فان الرجل یقول اذا جاء اثم برکۃ فیقولون لا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ اگر میں جیونگا تو اپنی امت کو منع کرونگا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے (اعمش نے کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ ابو سفیان نے نافع بھی کہا یا نہیں) اس لیے کہ ایک آدمی پوچھتا ہے کیا اچھا برکت ہے وہ کہتے ہیں نہیں ہے (پس ایک فال بد نکلتی ہے)

عن ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی الله علیہ وسلم اخنع اسم عند الله یوم القیامۃ رجل یسمی ملک الاملاک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا نام اللہ کے نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہوگا جسکو لوگ (دنیا میں) شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی مہاراج سب بادشاہوں کا بادشاہ اور سب راجوں کا راجہ یہ تو اللہ جل جلالہ ہے اور کسی کا کیا رتبہ ہے جو یہ نام اختیار کرے)

باب فی الالقاب

برے لقب (نام) کا بیان

عن ابی جبیرۃ بن الضحاک قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ فی بنی سلمۃ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان قال قدم علینا رسول الله صلی الله علیہ وسلم ولیس منا رجل الا ولہ اسمان او ثلثۃ فجعل رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول یا فلان فیقولون مہ یا رسول الله انہ یغضب من ھذا الاسم فانزلت ھذہ الآیۃ ولا تنابزوا بالالقاب ترجمہ ابو جبیرہ بن الضحاک سے روایت ہے ہمارے یعنی بنی سلمہ کی شان

میں آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مت پکارو ایک دوسری کو برے ناموں سے برا نام ہے اوس
کی بعد ایمان ابو جبیرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم میں سے کوئی شخص نہ تہا جسکے دو تین نام نہ ہوں
لیکن بعضے نام لینے سے وہ خوش ہوتا ہے اور بعضے نام سے ناخوش ہوتا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے جاتے تہے اے فلانے لوگ
کہتے تہے چپ رہو یا رسول اللہ وہ اس نام سے غصے ہوتا ہے تب یہ آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب **باب فیمن یتکنی**
بابی عیسی جو کوئی اپنی کنیت ابو عیسی رکہے تو کیسا ہے ف چونکہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوے تہے
اسواسطے ابو عیسی کنیت رکہنا بعضوں نے مکروہ جانا اس خیال سے کہ کہیں یہ وہم نہ ہو کہ عیسی علیہ السلام کے باپ تہے عن اسلم ان
عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تكنى بابي عيسى فقال له عمر اما يكفيك ان تكنى بابي عبد الله فقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كناني فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه
وما تاخر وانا في جلجلتنا فلم يزل يكنى بابي عبد الله حتى هلك ترجمہ اسلم سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے ایک
بیٹے کو مارا اس بات پر کہ اوس نے اپنی کنیت ابو عیسی رکہی تہی حضرت عمر نے کہا کیا تجہکو کافی نہیں ہے کنیت رکہنا ابو عبد اللہ
اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکہی ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے اور پچہلے
سب گناہ بخشدیے گئے تہے) اور ہم تو ایک جہنجہٹ میں ہیں (یہ جب ہے کہ فی جلجلتنا ہو، اور اکثر نسخوں میں فی جلجتنا ہے یعنی
ہم اپنی مانند لوگوں میں ہیں) پہر وہ لڑکا ہمیشہ پکارا جاتا تہا ابو عبد اللہ کی کنیت سے یہانتک کہ مر گیا ف حضرت عمر نے
یہ خیال کیا کہ اس زمانے میں مسلمانوں کو کافروں سے زیادہ خلط ملط ہے ایسا نہو کہ جہل کی وجہ سے کفر کا عقیدہ مسلمین میں ملجاوے
کہ عیسی علیہ السلام کی بہی باپ تہے **باب فی الرجل یقول لابن غیرہ یا بنی** ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے اے بیٹے میرے عن
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له یا بنی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اونکو اے چہوٹے
بیٹے میرے (پیار اور محبت سے) **باب فی الرجل یتکنی بابی القاسم** کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکہے تو کیسا ہے ف
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تہی علما نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں بعضوں نے کہا آپ کا نام رکہنا درست ہے لیکن
کنیت رکہنا درست نہیں ہے بعضوں نے کہا محمد نام رکہنا اور ابو القاسم کنیت رکہنا درست نہیں ہے، اور جو صرف نام محمد ہو یا
کنیت ابو القاسم ہو تو قباحت نہیں ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت بہی آپکی حیات میں تہی اب محمد نام رکہنا اور ابو القاسم کنیت رکہنا
دونوں درست ہے بعضوں نے کہا صرف ابو القاسم کی کنیت رکہنا ممنوع تہی اور وہ بہی زمانہ حیات نبوی میں اب کسیطرح کی ممانعت
نہیں ہے واللہ اعلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو **باب فیمن رای ان لا**
یجمع بینہما جس شخص کے نزدیک محمد نام اور کنیت ابو القاسم دونوں رکہنا درست نہیں ہے اوس کی دلیل عن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن اکتنی بکنیتی فلا یتسمی باسمی ترجمہ جابر سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے

باب فی الرخصة فی الجمع بینهما کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت

عن محمد بن الحنفیة قال قال علی قلت یا رسول الله ان ولد لی من بعدك ولد اسمیه باسمك واکنیه بکنیتك قال نعم

ترجمہ محمد بن الحنفیہ سے روایت ہی حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بعد آپ کے میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اوسکا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اوس کی کنیت بھی وہی رکھوں جو آپ کی کنیت ہے آپ نے فرمایا ہاں

عن عائشة قالت جاءت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی قد ولدت غلاما فسمیته محمدا وکنیته ابا القاسم فذکر لی انك تکره ذلك فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم کنیتی واحل اسمی

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا ہی میں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت اوسکی ابو القاسم رکھی پھر مجھسے لوگوں نے کہا کہ آپ اسکو برا جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا سبب میرا نام رکھنا تو درست ہو اور کنیت رکھنا درست نہو

باب فی الرجل یتکنی ولیس له ولد کوئی شخص کنیت رکھے اور اوسکا لڑکا کوئی نہو

عن انس بن مالك قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل علینا ولی اخ صغیر یکنی ابا عمیر وکان له نغر یلعب به فمات فدخل علیه النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم فراه حزینا فقال ما شانه فقالوا مات نغره فقال یا ابا عمیر ما فعل النغیر

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جسکی کنیت ابو عمیر تھی اور اسکی پاس ایک چڑیا پلی تھی وہ اس سے کھیلا کرتا تھا اتفاق سے وہ چڑیا مر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایکبار دیکھا تو وہ غمگین ہے آپ نے وجہ پوچھی لوگوں نے کہا اوسکا چڑیا مر گئی آپنے فرمایا ای ابا عمیر کیا ہوا نغیر (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے)

باب فی المرأة تکنی عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہی

عن عائشة انها قالت یا رسول الله کل صواحبی لهن کنی قال فاکتنی بابنك عبد الله

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کے کنیتیں ہیں آپنے فرمایا تو بھی کنیت کہہ لے عبد اللہ کے ساتھ جو تیرا بیٹا ہی (یعنی تیری بہن اسماء کا) یعنی ام عبد اللہ کہہ لے

باب فی المعاریض اشارہ کنایہ کی گفتگو کا بیان جسکو مخاطب ظاہر میں سچ جانے مگر در حقیقت جو مطلب اوس نے سمجھا ہو وہ غلط اور جھوٹ ہو اور نیت مقصود کچھ اور ہی ایسی گفتگو ضرورت کے وقت درست ہی اور بلا ضرورت مکروہ ہی

عن سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کبرت خیانة ان تحدث اخاك حدیثا هو لك به مصدق وانت له به کاذب

ترجمہ سفیان بن اسید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی چوری کی یہ بات ہے تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جسکو وہ سچ جانے اور تو اسکو جھوٹ سمجھے

باب فی زعموا زعموا کا بیان بعض لوگوں کا تکیہ کلام تھا

اور جس بات کو یقینی نہ جانے دوسرے لوگوں سے یوں کہتے ہیں لفظ زعموا یعنی لوگوں نے ایسا گمان کیا سو یہ کلمہ
سوء یعنی برا ہے لیکن قول اور زعم میں یہ فرق ہے کہ قول عام ہے اور زعم اوسی مقام پر بولا جاتا ہے جہاں شک اور گمان ہو کیونکہ
غلط کا احتمال [illegible] ہوا آپ نے اس لفظ کو تکیہ کلام کرنے سے منع کیا اسوجہ سے کہ جو بات یقینی نہ ہو اوسکا کہنا [illegible] غیر درست ہے
کی نسبت کسی اور کی طرف کرنے سے اوسکی تکذیب ہوتی ہے عن ابی مسعود قال لابی عبد الله او قال ابو عبد الله لابی مسعود
ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
بئس مطیة الرجل زعموا ترجمہ ابو مسعود نے ابو عبد اللہ سے کہا یا ابو عبد اللہ نے ابو مسعود کو کہا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زعموا کے باب میں انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے برا ہے تکیہ کلام آدمی کا زعموا باب فی قول الرجل فی
خطبته اما بعد خطبے میں اما بعد کا لفظ کہنا کیسا ہے عن زید بن ارقم ان النبی صلی الله علیه وسلم خطبهم فقال اما
بعد ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا لوگوں کو تو کہا اما بعد یعنی بعد حمد و ثنا کے
یہ لفظ اوس مقام پر بولا جاتا ہے جب خدا کی ثنا اور رسول کی تعریف سے فراغت ہوتی ہے اور مقصود شروع ہوتا ہے باب فی
الکرم و حفظ المنطق انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے اور زبان کو [illegible] کے الفاظ سے روکنا چاہیے ف عرب لوگ انگور کو کرم کہتے تھے
اسوجہ سے کہ اون کے نزدیک انگور کی شراب سے آدمی میں کرم (یعنی مروت اور شفقت اور سخاوت) پیدا ہوتی ہے [illegible]
میں حرام ہوا اور نجس و ناپاک ٹھہرا تو آپ نے انگور کا نام کرم کہنے سے بھی منع کیا تاکہ شراب کی بہتری کا خیال [illegible]
اس باب کی حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس لفظ سے شرک یا کفر کی بو آتی ہو یا حرام چیز کی تعریف نکلے اوسکا استعمال [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اگرچہ بولنے والے کی یہ غرض نہ ہو تب بھی ایسے لفظوں کا بولنا جائز نہیں [illegible] عن
ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم الرجل المسلم ولکن قولوا
حدائق الاعناب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مرد مسلمان ہے
یوں کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہیں) بعض نسخوں میں [illegible] باب لا یقول المملوک ربی
ومن یتبعه غلام لونڈی اپنے مالک سے یوں نہ کہوے رب میرا کیونکہ رب اگرچہ [illegible] اطلاق [illegible] مشہور
ہے پروردگار عالم پر عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی ولا یقول
المملوک ربی وربتی ولیقل المالک فتای وفتاتی ولیقل المملوک سیدی وسیدتی فانکم المملوکون والرب الله تعالی
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے اپنے غلام لونڈی کو عبد میرا اور امۃ میری
کیونکہ عبد بندے کو کہتے ہیں اور غلام کو بھی اسی طرح امۃ بندی اور لونڈی دونوں کو کہتے ہیں) اور غلام لونڈی یوں نہ کہیں رب میرا اور ربۃ میری
بلکہ مالک یوں کہے اے جوان میرا (غلام کو) اور اے جوان میری (لونڈی کو) اور غلام لونڈی یوں کہیں سید میرا یا میاں میرے یا بی بی
میری اس لیے کہ تم سب مملوک ہو اور (حقیقۃ مالک رب) [illegible] - دوسری روایت میں یوں ہے ولیقل

سیدی و مولای یعنی غلام لونڈی یون کہین اے سید میری اور اے مولی میرے عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم عز وجل ترجمہ بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو اسلیے کہ اگر اوس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا

باب لا یقول خبثت نفسی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا کیونکہ خبیث بمعنی کفر کے آیا ہے عن سہل بن حنیف
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی ترجمہ سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ اگر ضرورت ہو
یون کہے میرا دل پریشان ہو گیا عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم جاشت نفسی ولکن
لیقل لقست نفسی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے میرا دل جوش
مارتا ہے بلکہ یون کہے میرا جی پریشان ہے عن حذیفة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء
فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یون نہ کہو
جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا غوث یا قطب) بلکہ یون کہو اللہ چاہے پھر فلان شخص چاہے
ف اس لیے کہ صورت اول مین دوسرے شخص کو شریک کر دیا اللہ کے ساتھ چاہنے مین حالانکہ ہر کام مین اللہ کا چاہنا کافی ہے
خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے اور دوسری صورت مین اللہ کے چاہنے کے بعد اوسکا چاہنا کہا اس مین کچھ قباحت نہین کیونکہ جب اللہ
کسی کام کو چاہے گا تو اوس کے مقرب بندے بھی اوسکو چاہین گے پر وہ کام اللہ ہی کے چاہنے سے ہوگا۔ دوسری روایت مین ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہین آپ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ کے برابر کر دیا
مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کلمات سے پرہیز رکھے جس مین شرک یا کفر کی بو ہو عن عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقال قم او قال اذہب فبئس الخطیب انت ترجمہ
عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کہنے لگا جس نے اطاعت کی اللہ اور
اوسکے رسول کی اوس نے راہ پائی اور جس نے نافرمانی کی اون دونون کی۔ آپ نے فرمایا چل کھڑا ہو یا چلا جا تو برا خطیب ہے
ف وجہ یہ ہے کہ اوس نے نافرمانی مین اللہ اور رسول کو برابر ذکر کیا ضمیر کے ساتھ چاہیے یون تھا کہ پہلے اللہ کو ذکر کرتا پھر اوس کے
رسول کو بعضون نے کہا اوس وقت کا مقتضی یہ تھا (آپ نے فرمایا ورنہ ایسے الفاظ حدیث مین وارد ہوئے ہین عن ابی الملیح عن
رجل قال کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعثرت دابتہ فقلت تعس الشیطان فقال لا تقل تعس الشیطان
فانک اذا قلت ذلک تعاظم حتی یکون مثل البیت ویقول بقوتی ولکن قل بسم اللہ فانک اذا قلت
ذلک تصاغر حتی یکون مثل الذباب ترجمہ ابو الملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سوار تھا ایک جانور پر اوس جانور نے شرارت کی تو مین نے کہا مرے شیطان آپ نے فرمایا یہ نہ کہہ مرے شیطان کیونکہ ایسا کہنے سے

شیطان پگھل جاتا ہی یہانتک کے ایک گھر کی برابر ہو جاتا ہی وہ کہتا ہی میرا زور ان گیا یعنی یہہ تو سمجھا کہ شیطان بھر پور بچا
سکتا ہی لیکن جس وقت کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہی تو شیطان سکڑ سمٹ کر اتنا چھوٹا ہو جاتا ہی جیسی کہی عن ابی ہریرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعت وقال موسی اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم ترجمہ
ابو ہریرۃ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی کو یہہ کہتے سنے کہ لوگ تباہ ہو گئی تو وہ سب سے
زیادہ تباہ ہی ف جب تو سب آدمیون کو تباہ کہتا ہی یا وہ سب سی زیادہ تباہ ہوگا کیونکہ اوسنی زبان سی برا کلمہ نکالا اور
اوسکا وبال اوسی پر زیادہ ہوگا یا اوس نے خود تباہ کیا یہ کلمہ کہکر لوگون کو۔ ابو داود نے کہا مالک نی کہا جب یہ کلمہ کوئی
رنج سے کہے لوگون کے دین کا حال دیکھکر تو کچھہ قباحت نہین ہی اور جب تکبر کی راہ سی اور دونکو حقیر جانکر کہی تو مکروہ
اور اسی کی ممانعت ہی **باب** فی صلوۃ العتمۃ عشا کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچھا نہین ہی ف عتمہ کے معنے تاریکی
اور اندھیری کی ہین اور یہ نماز اندھیرے مین پڑہی جاتی ہی اسلیے عرب کے دیہاتی لوگ اس نماز کو صلوۃ العتمہ کہتے تہی اور کلام اللہ
مین اس نماز کا نام صلوۃ العشاء تصریح سے آیا ہی پس وہی نام کہنا بہتر ہی جو اللہ نے کہا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانہا العشاء ولکنہم یعتمون بالابل ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہین ایسا ہو عرب کے جنگلی لوگ تمپر غالب آوین اس
نماز کی نام مین (یعنی تم بھی اوس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ ہو اس نماز کا نام عشا ہی لیکن وہ اندھیرا کیا کرتے ہین اونٹنیون کے
دودہ دوہنی مین (اور اوسی وقت اس نماز کو پڑہتے ہین اسلیے اوسکو عتمہ کہنے لگی تو تم اونکی پیروی نکرو عشا کہا کرو جیسے اللہ نے

کہا ہی عن سالم بن ابی الجعد قال قال رجل (قال مسعر اراہ من خزاعۃ) لیتنی صلیت فاسترحت فکانہم

عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم الصلوۃ ارحنا بہا
ترجمہ سالم بن ابی الجعد سی روایت ہی ایک شخص نے کہا (مسعر نی کہا یہہ شخص بنی خزاعہ مین سی تہا) کاش مین نماز پڑہ لیتا تو مجھکو
آرام ہوتا لوگون نے اس بات پر اوسکی عیب کیا (کہ نماز کو تکلیف سمجھتا ہی) اوسنی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہی ای بلال تکبیر کہہ نماز کے لیے آرام دے ہمکو نماز سے ف یعنی نماز پڑہ لین تو دلکو بیفکری ہو تردد اور تشویش
رفع ہو اس سے یہ مطلب نہین کہ نماز تکلیف ہی بلکہ غرض یہہ ہے کہ جبتک نماز نہین پڑہ لیتی اوسکا خیال رہتا ہی دل پریشان رہتا ہے
پس نماز پڑہ لینی سی بیفکری اور پریشانی جاتی رہیگی عن عبد اللہ بن محمد بن الحنفیۃ قال انطلقت انا وابی الی صہر لنا من الانصار نعودہ

فحضرت الصلوۃ فقال لبعض اہلہ یا جاریۃ ایتونی بوضوء لعلی اصلی فاستریح قال فانکرنا ذلک فقال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم فارحنا بالصلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن محمد حنفیہ سی روایت ہی مین اور میرا باپ
سسرال مین ایک انصاری کی گہر گئی اوسکی بیمار پرسی کو تو نماز کا وقت آیا اوسنی اپنے گہر مین ایک لڑکی سی کہا وضو کا پانی لیکر آ تا کہ مین نماز پڑہون اور آرام
پاؤن ہمکو یہہ بات بری معلوم ہوئی اوسنی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تہے اے بلال اوٹھ اور آرام دے ہمکو نماز سی عن

عائشة قالت ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینسب احدا الا الی الدین ترجمہ حضرت عائشہؓ روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کسیکو نسبت کرتے ہوئے مگر دین کیطرف (یعنی دنیا کی چیزوں باپ
دادوں کیطرف آپ نسبت نہ کرتے تھے بلکہ ہر کام میں دین ہی کا خیال رکھتے تھے تو نسبت بھی دین ہی کا مونسی دیتے جو شخص
دین میں زیادہ پکا ہوتا اوسکو مقدم رکھتے دوسرے پر اگرچہ نسب میں کم ہو) **باب** فیما روی من الرخصة فی ذلك دنیا کی
چیزوں سے نسبت دینے کی اجازت **عن** انس قال کان فزع بالمدینة فرکب النبی صلی الله علیه وسلم فرسا
لابی طلحة فقال ما رأینا شیئا او ما رأینا من فزع وان وجدناه لبحرا ترجمہ انس سے روایت ہے مدینے میں کچھ
خوف معلوم ہوا (یعنی کسی دشمن کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور باہر گئے جب لوٹ کر آئے)
تو فرمایا ہم نے کچھ نہیں دیکھا یا کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا پایا (یعنی بڑی تیز اور جلد دوڑ
نے والا اسکی چال ہے جیسے دریا بہتا کوئی دریا میں نہ تیرے تو نسبت دی آپ نے گھوڑے کو ساتھ دریا کے) **باب** التشدید
فی الکذب جھوٹ بولنا کیسا ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والکذب فان الکذب
یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا
وعلیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق ویتحری الصدق
حتی یکتب عند الله صدیقا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم
جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ لیجاتا ہے فسق و فجور (گناہ) کیطرف اور فسق و فجور لیجاتا ہے جہنم کو اور آدمی جھوٹ بولتا ہے پھر بولتے بولتے
اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے اور لازم کر لو سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ لیجاتا ہے نیکی کیطرف اور نیکی لیجاتی ہے جنت کو اور
آدمی سچ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے **عن** بهز بن حکیم حدثنی ابی عن ابیه قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحك به القوم ویل له ویل له
ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے سنا اونے اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی
ہے اوس شخص کے لیے جو جھوٹ بولے لوگوں کو ہنسانے کے لیے خرابی ہے اُسکے لیے خرابی ہے اوسکے لیے (آخرت میں)
عن عبد الله بن عامر انه قال دعتنی امی یوما ورسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ها تعال
اعطیك فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم وما اردت ان تعطیه قالت اعطیه تمرا فقال لها رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما انك لو لم تعطیه شیئا کتبت علیك کذبة ترجمہ عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے میری ماں نے
مجھے ایک روز بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اُسنے کہا آ ادھر آ میں تجھے چیز دونگی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو نے کیا دینے کی نیت کی اوسنے کہا میں کھجور دونگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اسکو کچھ نہ دیتی تو تجھ
پر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ لڑکوں کو بہلانے کے لیے کوئی چیز دینے کا وعدہ کر کے یا کسی چیز سے ڈرا کر بلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ اور حرام ہے

بسبب مجاورت کے قرب کے بسبب باتیں کرنے میں روا اسکو جہوٹ نہیں کہتے عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کفی بالمرء اثما ان یحدث بکل ما سمع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی
ہے آدمی کو گناہ کے لیے جو سنے اسکو کہتا پھرے (یا بالتحقیق یہ بہی جہوٹ میں داخل ہے) باب فی حسن الظن یعنی حسن
ظن کا بیان نیک گمان رکہنے کی فضیلت عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الظن من حسن العبادة
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک گمان رکہنا اچھی عبادت ہے (یعنی ہر مسلمان کے ساتھ
جبتک اوسکا فسق ظاہر نہ ہو نیک گمان رکہنا چاہیے بدگمانی کرنا اسلام کی وضع کے خلاف ہے) عن صفیة قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی
لیقلبنی وکان مسکنها فی دار اسامة بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انها صفیة بنت حیی قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ
قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا
ترجمہ ام المومنین صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تہے میں آپ پاس رات کو آئی آپکو دیکہنے کو پہر
میں نے باتیں کیں پہر میں کہڑی ہوئی جانیکے لیے آپ بہی میرے ساتھ کہڑے ہوکر میرے پہنچانیکو چلے (اور انکا گہر اسامہ بن زید کے گہر میں
تہا یعنی) راہ میں دو مرد سے انصار میں سے انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو جلدی جلدی چلنا شروع کیا (تاکہ
دیکہیں انکی بات کو آپ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہکر فرمایا اپنے چال سے چلو یہ
عورت صفیہ بنت حیی ہے (یعنی یہ غیر عورت نہیں ہے میری بی بی ہے) انہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ یعنی کیا ہم لوگ
معاذ اللہ بدگمانی کرتے ہیں آپ نے فرمایا شیطان آدمی میں اسطرح پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے تو مجہے ڈر ہوا کہیں تمہارے
دل میں بری بات نہ ڈالے (تم یہ گمان کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو غیر عورت کے ساتھ جاتے ہیں یہ کیا بات ہے)
باب فی العدة وعدہ کا بیان عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن
نیتہ ان یفی فلم یف ولم یجئ للمیعاد فلا اثم علیہ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی شخص وعدہ کرے اپنے بہائی سے اور اوسکی نیت یہ ہو کہ وعدہ کو پورا کریگا پہر وہ پورا نہ کر سکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے
پر نہ آوے تو اوسکو گناہ نہ ہوگا عن عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث
وبقیت لہ بقیة فوعدتہ ان آتیہ بها فی مکانه فنسیت ثم ذکرت بعد ثلاث فجئت فاذا هو فی مکانه
فقال یا فتی لقد شققت علی انا ههنا منذ ثلث انتظرک ترجمہ عبد اللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی آپ کی نبوت سے پہلے کچہہ قیمت اوسکی میرے ذمہ رہ گئی تہی تو میں نے وعدہ کیا کہ میں یہیں لا کر
دونگا پہر میں بہول گیا تین دن کے بعد مجہے یاد آیا میں گیا دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں موجود ہیں آپ نے فرمایا ای

جوان تونے تکلیف دی مجھکو مین اسی جگہہ ہون تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون **ف** چند صفات تھیا مین فطرتی اور خلقی تھے اون مین جو نبوت سے پہلے موجود ہوتے ہین جیسیکہ سچ بولنا - وعدہ پورا کرنا - حلم - اور شجاعت - اور حسن خلق وغیرہ

باب اون شخص کے بیان مین جو تشبع بما لم یعط کرے یعنی جو کوئی فخر کے واسطے یا دوسرے کو جلانے کو لیے اپنی اون چیزون کو بیان کرے جو اوسکے پاس نہین ہین **عن** اسماء بنت ابی بکر ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ ان لی جارۃ تعنی ضرۃ ھل علی جناح ان تشبعت لہا بما لم یعط زوجی قال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ایک سوت (سوکن) ہے کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر مین اوس سے بیان کرون کہ خاوند نے مجھے یہ یہ چیزین دی ہین حالانکہ نہین دی ہین (اوسکو جلانے کے لیے) آپ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزین بیان کرے جو اوسکو نہین ملین تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے دو کپڑے جھوٹ کے پہنے **ف** بعض لوگون نے کہا کہ مراد دو کپڑون سے چادر اور تہبند اور وہ لوگ ہین کہ اوپر سے فقیر زاہد سمجھے جاتے ہین اور دل مین دنیا کی طمع بھری ہوئی ہے یا دو کپڑے مکر کے پہنے یعنی دو مکر کیے ایک تو یہ کہ اوس کے پاس وہ چیز نہ تھی اور کہا ہے دوسرے یہ کہ جھوٹ باندھا دینے والے پر وہ ایسا ہے گویا کہ کوئی آدمی ہو

باب ما جاء فی المزاح دل لگی اور خوش طبعی کا بیان **عن** انس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ احملنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا حاملوک علی ولد ناقۃ قال وما اصنع بولد الناقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تلد الابل الا النوق **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا اچھا ہم تجھے سوار کرینگے اونٹنی کے بچے پر اوس نے کہا مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر اونٹ کسکے بچے ہوتے ہین اونٹنیون کے تو ہوتے ہین (آپ اسی قسم کا مذاق کبھی کبھی کرتے تھے جو سچ ہوتا) **عن** النعمان بن بشیر قال استأذن ابو بکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ عالیا فلما دخل تناولہا لیلطمہا وقال الا اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحجزہ وخرج ابو بکر مغضبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج ابو بکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل قال فمکث ابو بکر ایاما ثم استأذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہما قد اصطلحا فقال لہما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے ابو بکر نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا ام المومنین عائشہ کی آواز کو بلند ہو رہی ہے جب وہ اندر آئے تو انہون نے حضرت عائشہ کو پکڑا طمانچہ مارنے کو لیا اور کہا مین دیکھ رہا ہون تو اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو روکنا شروع کیا (یعنی منع کیا ابو بکر کو مارنے سے) تو ابو بکر غصے ہوکر باہر نکلے جب باہر چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا دیکھا مین نے تمکو کیسی بچا لیا ایک مرد سے (یعنی اون کے باپ سے آپ نے مزاحًا فرمایا آخر باپ ہے تو ایک مرد ہی) پھر ابو بکر کئی روز تک ٹھہرے رہے

اندر آنے کی اوس نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو دونوں ہنسی سے کہ میں رسول اللہ صلعم اور عائشہ
صدیقہ) ابوبکر نے کہا شریک کرو تم مجھکو اپنی صلح میں جیسے شریک کیا تھا مجھکو لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا عن عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد وقال ادخل فقلت اکلّی یا رسول اللہ قال کلّک فدخلت
ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے
سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپ نے فرمایا بالکل تو میں اندر گیا عثمان بن
ابی العاتکہ نے کہا عوف نے یہ اسواسطے پوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا عن انس قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ذا
الاذنین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکو اے دو کان والے یعنی آپ نے مزاح کے طور پر
ہر آدمی کے دو کان ہوتے ہیں باب من یاخذ الشیء من مزاح جو کوئی ہنسی سے کسیکی چیز لیوے تو کیسا ہے عن
عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاخذن احدکم
متاع اخیہ لاعبا ولا جادا وقال سلیمان لعبا ولا جدا ومن اخذ عصا اخیہ فلیردھا ترجمہ عبد اللہ بن سائب
بن یزید سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی شخص
تم میں سے اپنے بھائی کی چیز نہ لیوے نہ سچ طور سے نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اوسکو پھیر دیوے یعنی مانگ کر لیوے تو کچھ
نہ لے کام ہو گئے پھیر دیوے) عن عبد الرحمن بن ابی لیلے قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا
یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منھم فانطلق بعضھم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلے سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ ساتھ تھے سفر میں رسول اللہ صلعم کے تو ان میں سے ایک شخص سو گیا بعضوں نے اوسکے پاس ایک رسی تھی وہ لی
تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے مسلمان کا ڈرانا باب فی التشدق فی الکلام
ترتر باتیں کرنیکا بیان عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی
یتخلل بلسانہ تخلل الباقرۃ بلسانھا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دشمنی کرتا ہے بہت
ترتر باتیں کرنیوالے سے جو اپنی زبان کو اسطرح پھراتا ہے جیسے گائے اپنی چیڑ چیڑ کرتی ہے دیکھا نہ کہا نے میں یعنی بے سوچے سمجھے جو جی میں آتے
بکے جاتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او
الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
شخص عمدہ گفتگو سیکھے لوگوں کے دل پھیرنے کے لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اوسکی نفل اور فرض کچھ قبول نہ کریگا
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قدم رجلان

من المشرق فخطبا فعجب الناس یعنی لبیانهما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البیان لسحرا
او ان بعض البیان لسحر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے دو شخص پورب کی طرف سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا
لوگوں کو تعجب ہوا انکے بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے ف یعنی سحر کی تاثیر
کرتا ہے دلوں میں اور سراہا جاتا ہے آگے امام سید علی نے مرقات الصعود میں لکھا کہ کہا ابو عبید بکری اندلسی نے شرح [illegible] کی
ابو عبید قاسم بن سلام میں کہ لوگ اس حدیث کو زبان کی تعریف میں لایا کرتے ہیں حالانکہ دیکھا اسکی [illegible] ہیں امام
مالک نے موطا میں اسکو ذکر کیا ہے باب ما یکرہ من الکلام میں اور محمول کیا ہے اس حدیث کو اوس کلام کی برائی پر نہ خوبی
پر جو سحر کے مثل ہو اور یہی صحیح ہے اس حدیث کی تاویل میں انتہی عن ابی ظبیة ان عمرو بن العاص قال یوما وقام
رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لقد
رأیت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر ترجمہ ابو ظبیہ سے روایت ہے عمرو بن العاص نے ایک شخص کو
کہا جس نے بہت بیان کیا تھا اگر متوسط بیان کرتا (نہ بہت کم نہ بہت زیادہ) تو بہتر ہوتا اوسکے لیے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیچ کا طریقہ اختیار کروں بات
کرنے میں یعنی ایسا نہ ہو کہ بات کیے جاؤں نہ بالکل خاموش رہوں بلکہ ضرورت کے وقت باتیں کروں اور بے ضرورت خاموش رہوں
کیونکہ بیچ کی چال بہتر ہے سب کاموں میں) باب ما جاء فی الشعر شعر کا بیان عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جاوے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اوسکا پیٹ شعروں سے بھر جاوے
ف ابو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہنچا انہوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اوسکا پیٹ شعروں سے ایسا بھر جاوے
کہ وہ قرآن اور ذکر الٰہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر بھی ہوں تو شعروں سے پیٹ بھرا نہ کہیں گے اور
ان من البیان لسحرا کا یہ مطلب ہے کہ جس شخص کا بیان ایسا ہے کہ یہ سمجھے کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے تو ایسی مبالغہ
اور خوش بیانی سے کرے کہ لوگوں کے دل اسطرف مائل ہو جاویں پھر جب اوسی کی برائی کرے تو اسطرح سے بیان کرے کہ
لوگوں کے دل برائی کی طرف آجاویں تو گویا اوس نے سحر کیا سننے والوں پر ایسا بیان کرکے عن ابی بن کعب
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من الشعر حکمة ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتی ہے (یعنی اوس سے فائدہ ہوتا ہے سننے والے کو مراد وہ شعر ہیں جنکا مضمون
عمدہ ہو اور ان میں نصیحت ہو لوگوں کو لیے پس ایسے شعر پڑھنا یا کہنا برا نہیں ہے) عن ابن عباس ان اعرابیا جاء
الی النبی صلی الله علیه وسلم فجعل یتکلم بکلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ایک گنوار (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور باتیں کرنے لگا (نہایت بلاغت اور فصاحت سے) تو رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اس بات کو اور فرماتے تھے
میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا سوا نیک خواب کے ف یعنی نبوت ختم ہو گئی مجھ پر اب میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا
نہ نبوت کے حصے پائیں جائینگے صرف ایک حصہ رہ جاویگا یعنی بہتر اور عمدہ خواب جسکو مسلمان بکیفیت حالت صحت اور اعتدال مزاج
دیکھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچا خواب بھی نبوت کے لوازم میں سے ہے انبیا کی خواب صحیح اور سچی ہوتے ہیں دوسری حدیث
میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نبوت کے قریب یہہ تھا کہ جو کچھ خواب آپ دیکھتے وہ سچا اور صحیح نکلتا اور اوسکی تعبیر صبح
کی روشنی کیطرح ظاہر ہو جاتی کلام اللہ میں حضرت یوسف کا خواب مذکور ہے انہوں نے دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ تارے انکو
سجدہ کرتے ہیں پھر یہ خواب اپنے باپ حضرت یعقوب سے بیان کیا اور اوسکی تعبیر ظاہر ہوئی کہ انکو ماں باپ اور بھائیوں نے
ادنکو سجدہ کیا یہہ بھی کلام اللہ میں ہے کہ حضرت یوسف نے قیدخانہ میں دو قیدیوں کو خواب کی تعبیر بیان کی اور عزیز مصر کی
خواب کی تعبیر کہی اور سب سچ نکلیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا اللہ کا حکم ہے وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں یہہ
جانکر اس حکم کو پورا کیا بہرحال قرآن کی بہت آیتوں سے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خواب سچی اور صحیح بھی
ہوتی ہیں پس بالکل خواب کی اصلیت کا انکار کرنا اور اوسکو وہم و خیال سمجھنا کفر اور الحاد ہے اس میں بھی شک نہیں کہ بعض
خواب حالت مرض میں یا بدہضمی میں عوارض سے ہوتے ہیں جو قابل اعتبار کے نہیں ہیں عن عبادة بن الصامت عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ف یعنی نبوت کی
ہے چھیالیس باتوں ہے اون میں سے ایک بات یہہ ہے خواب کا صحیح اور سچ ہونا بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کہے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی رہی پھر جاگتے میں تیئیس برس تک آئی تو خواب کی نبوت
چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوئی واللہ اعلم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقترب
الزمان لم تكد رؤيا المسلم ان تكذب واصدقهم رؤيا اصدقهم حديثا والرؤيا ثلث فالرؤيا الصالحة
بشرى من الله والرؤيا تحزين من الشيطان ورؤيا مما يحدث به المرء نفسه فاذا رأى احدكم ما يكره
فليقم فليصل ولا يحدث بها الناس قال واحب القيد واكره الغل والقيد ثبات في الدين ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جاویگا ف یعنی قیامت کے قریب ابوداؤد نے کہا
مراد یہہ ہے جب دن رات برابر ہوں یعنی فصل ربیع جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے ف تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور
سب سے زیادہ اوسی کا خواب سچا ہوگا جسکی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی خواب تین طرح کی ہیں ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ
تو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کیطرف سے تیسری اپنے دل کے خیالات پھر جبکوئی تم میں سے خواب
میں بری بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے آپ نے فرمایا مجھکو خواب میں طوق دیکھنا برا معلوم ہوتا ہے

میں دیکھا تو بشارت ہو اون کے لیے کہ وہ زندگی میں بھی دیکھینگے بعضون نے کہا ہے یہ حدیث اپنے معنی ظاہر پر
محمول ہے اور جو آپ کو سوتے میں دیکھیگا وہ بیداری میں بھی دیکھیگا ظاہر آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے ابن ابی جمرہ نے
ابن عباس سے نقل کیا انہون نے خواب میں آپ کو دیکھا پھر جاگ کر سوچ میں رہے کہ اب بیداری میں کس طرح دیکھونگا تو گھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پاس آئے انہون نے وہ آئینہ نکالکر دیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا
کرتے تھے ابن عباس نے جو اوس میں دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دکھلائی دی اور اپنی صورت نہ
دکھلائی دی اور ایک جماعت صالحین سے منقول ہے کہ اونہوں نے آپکو خواب میں دیکھا پھر عالم بیداری میں دیکھا اور آپ
سے مسائل دریافت کیے یہ خلاصہ ہے اوس تقریر کا جسکو شیخ جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے واللہ
اعلم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صور صورۃ عذبہ اللہ بہا یوم القیامۃ حتی ینفخ فیہا
ولیس بنافخ ومن تحلم کلف ان یعقد شعیرۃ ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنہ الآنک یوم
القیامۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مورت بناوے اوسے عذاب کیا جائیگا قیامت کے روز
جبتک وہ اوس میں جان نہ ڈالے اور وہ جان ڈال نہ سکیگا اور جو شخص جھوٹ خواب بیان کرے اوسکو قیامت میں حکم ہوگا کہ بال کے دو
کنارون میں گرہ دیوے (یا جو میں گرہ دیوے) اور وہ گرہ نہ دے سکیگا مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہوگا) اور جو شخص اور
لوگون کی باتیں سنے جو اسکو سنانا نہیں چاہتے تو اوسکے کان میں قیامت کے روز سیسہ گلاکر ڈالا جاویگا اللہ کی پناہ اس عذاب سے
عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت اللیلۃ کانا فی دار عقبۃ بن رافع واتینا
برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رات کو دیکھا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور
ہمارے پاس کھجورین لائی گئیں ابن طاب کی (ایک قسم ہے کھجور کی اوسکا نام ابن طاب ہے) تو میں نے یہ تعبیر کی کہ بلندی
ہمارے واسطے ہے دنیا میں (یہ آپ نے رافع کی لفظ سے نکالا) اور عاقبت بھی ہمارے لیے ہے آخرت میں (یہ عقبہ کی لفظ
سے نکالا) اور دین ہمارا عمدہ اور اچھا ہو گیا (یہ ابن طاب سے نکالا کیونکہ طاب کے معنے پاک اور صاف اور عمدہ ہوا)

باب فی التثاوب جماہی کا بیان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
تثاوب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جماہی لیوے تو اپنا منہ بند کرلے اس لیے کہ شیطان گھس جاتا ہے دوسری روایت میں ہے
فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع جب نماز میں جماہی آوے تو جہانتک ہوسکے منہ بند کرے عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاوب فاذا
تثاوب احدکم فلیردہ ما استطاع ولا یقل ہاہ ہاہ فانما ذلکم من الشیطان یضحک منہ ترجمہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی چہینک کو اور دشمن رکہتا ہی جمائی کو (اسلیے کہ چہینک جب
آتی ہی کہ بدن ہلکا ہو مسامات کہلی ہوں اور پیٹ خالی ہو اور وہ علامت ہی صحت کی) اور برا جانتا ہی جمائی کو (کیونکہ وہ
جب آتی ہی کہ پیٹ بہرا ہو سستی چہا رہی ہو اور علامت ہی مرض کی) پہر جب کوئی شخص تم مین سے جمائی لیوے
تو جہانتک ہوسکے اوسکو روکے یہ نہین کہ ہاہا کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہی) اسلیے کہ
یہ شیطان کیطرف سے ہی وہ خوش ہوتا ہی یا ہنستا ہے (آدمی کی یہ حالت دیکہکر اوسکی صورت بہی بگڑ گئی اور
بہی سست ہوگیا اب عبادت مین کوتاہی کرے گا **ف** چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کو
تسلط نہ تہا اس لیے آپ کو جمائی نہین آتی تہی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور بخاری نے تاریخ مین
مرسلا یزید بن الاصم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی جمائی نہین لی اور خطابی
نے اخراج کیا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کی طریق سے کہ کسی نبی نے جمائی نہین لی اور مسلمہ نے بعض صحابہ کو دیکہا ہی
تو یہ حدیث موقوف ہی (مرقاۃ المصعود)

باب فی العطاس چہینک کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا عطس وضع یدہ او ثوبہ علی فیہ وخفض او غض بہا صوتہ شک یحیی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب چہینکتے تو اپنا ہاتہ یا کپڑا منہ پر رکہ لیتے (تاکہ کوئی چیز منہ یا ناک سے اوڑکر دوسرے پر نہ پڑے اور گردن بہر نہین جہٹکتے کہ
گردن اوسی طرح رہ جاویگی) اور آہستہ آواز سے چہینکتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم
علی اخیہ رد السلام وتشمیت العاطس واجابۃ الدعوۃ وعیادۃ المریض واتباع الجنازۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین واجب ہین ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کیلیے ایک تو سلام کا جواب دینا
دوسری چہینک کا جواب دینا تیسری دعوت قبول کرنا چوتہی بیمار کو جاکر دیکہنا پانچوین اوسکی جنازے مین شریک ہونا

باب کیف تشمیت العاطس چہینکنے والی کا جواب کیونکر دیوی **عن** ہلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید
فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال سالم وعلیک وعلی امک ثم قال بعد لعلک وجدت مما
قلت لک قال لوددت انک لم تذکر امی بخیر ولا بشر قال انما قلت لک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک وعلی امک ثم قال اذا عطس احدکم فلیحمد اللہ قال فذکر
بعض المحامد ولیقل لہ من عندہ یرحمک اللہ ولیرد یعنی علیہم یغفر اللہ لنا ولکم **ترجمہ** ہلال بن یساف نے روایت کیا
ہم سالم بن عبید کے ساتہ تہے تو ایک شخص نے چہینکا اور کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلی امک یعنی سلام ہو تجہپر اور تیری ماں پر
پہر تہوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجہکو ناگوار ہوا ہو میرا کہنا وہ بولا مین تو یہ چاہتا تہا کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ نیکی کے ساتہ نہ برائی کے
ساتہ سالم نے کہا مین نے تجہسے وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ایک روز ہم آپ کے پاس تہے اتنے مین ایک شخص نے

ایک شخص نے چھینکا تو کہا السلام علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک وعلی امک پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے تو اللہ کی تعریف کرے یعنے الحمد للہ علی کل حال یا الحمد للہ رب العلمین یا صرف الحمد للہ کہے اس نعمت کے شکریہ میں کہ اوسکا دماغ صاف ہوا اور حواس درست ہو گئے پھر بیان کیا بعض تعریفوں کو اور جو شخص اوسکے پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا اوسکا جواب دے کہ یغفر اللہ لنا ولکم یا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہکر۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ ویقول ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص چھینکے تم میں سے تو الحمد للہ علی کل حال کہے اور اوسکا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور پھر وہ کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم باب کم یشمت العاطس چھینک کا جواب کے بار دینا چاہیے عن ابی ھریرۃ قال شمت اخاک ثلثا فما زاد فھو زکام ترجمہ ابوہریرہ نے کہا اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے اب جواب دینا ضرور نہیں ہے عن عبید بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تشمت العاطس ثلثا فان شئت ان تشمتہ فشمتہ وان شئت فکف ترجمہ عبید بن رفاعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو جواب دے تین بار تک پھر اگر تیرا جی چاہے تو جواب دے چاہے نہ دے عن سلمۃ بن الاکوع ان رجلا عطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے یرحمک اللہ کہا پھر وہ چھینکا تو آپنے فرمایا اسے زکام ہو گیا ہے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ کتنی بار چھینکنے کے بعد یہ کہنا چاہیے تجھکو زکام ہو گیا ہے دوسری بار یا تیسری بار یا چوتھی بار لیکن صحیح تیسری بار ہے (مرقاۃ الصعود) باب کیف تشمیت الذمی کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیونکر دے عن ابی بردۃ عن ابیہ قال کانت الیھود تعاطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجاءات یقول لھا یرحمکم اللہ فکان یقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم ترجمہ ابو بردہ نے اپنے باپ سے سنا کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید سے کہ آپ یرحمکم اللہ کہیں لیکن آپ کہتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم (یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارا) باب فیمن یعطس ولا یحمد اللہ جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف نہ کرے عن انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما وترک الآخر قال فقیل یا رسول اللہ رجلان عطسا فشمت احدھما قال احمد او فشمت احدھما وترکت الآخر فقال ان ھذا حمد اللہ وان ھذا لم یحمد اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہیں دیا آپنے فرمایا اوس نے تو الحمد للہ کہا تھا اس لیے میں نے اوسکو جواب دیا اور اوس نے نہیں کہا اس لیے میں نے

جواب بھی نہ ملا ضرور نہیں) باب فی الرجل ینبطح علی بطنہ اوندھا اپنے پیٹ پر لیٹنا کیسا ہے عن یعیش بن
طخفۃ بن قیس الغفاری قال کان ابی من اصحاب الصفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا
بنا الی بیت عائشۃ فانطلقنا فقال یا عائشۃ اطعمینا فجاءت بجشیشۃ فاکلنا ثم قال یا عائشۃ اطعمینا
فجاءت بحیسۃ مثل القطاۃ فاکلنا ثم قال یا عائشۃ اسقینا فجاءت بعس من اللبن فشربنا ثم قال
یا عائشۃ اسقینا فجاءت بقدح صغیر فشربنا ثم قال ان شئتم بتم وان شئتم انطلقتم الی المسجد
قال فبینما انا مضطجع فی المسجد من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ہذہ ضجعۃ
یبغضہا اللہ تعالی قال فنظرت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یعیش بن طخفہ سے روایت
ہے میرا باپ اصحاب صفہ میں سے تہا (یعنی اون لوگوں میں سے جو مسجد نبوی کے سائبان میں اکثر رہتے کوئی اونکا گہر
نہ تہا رات دن مسجد میں پڑے رہتے اگر کوئی کہلا دیتا تو کہا لیتے نہیں تو اللہ کی یاد میں بہوکے رہتے) ایکبار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو عائشہ کے گہر میں تو ہم گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کہانا کہلا وہ تہولی لیکر آئیں
ہم نے کہائی پہر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو کہانا کہلا وہ حیس (ایک کہانا ہے عرب کا جس میں کہجور اور ستو اور گہی ہوتا ہے)
لیکر آئیں چڑیا برابر (یعنی تہوڑا سا) ہم نے اوسکو کہایا پہر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک بڑا پیالہ دودہ کا لیکر آئیں
ہم نے پیا پہر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک چہوٹا پیالہ لائیں ہم نے پیا پہر آپ نے ہم لوگوں سے کہا تمہارا جی چاہے تو یہیں سو رہو
نہیں تو مسجد میں چلو میرے باپ نے کہا میں صبح کو قریب مسجد میں لیٹا ہوا تہا اپنے پیٹ پر (یعنی پشت اوپر تہی اور پیٹ زمین سے
لگا ہوا تہا) ایکبارگی ایک شخص اپنے پاؤں سے مجہکو ہلانے لگا اور کہنے لگا اس طرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے میں نے دیکہا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باب فی النوم علی السطح لیس علیہ حجار یا محجر جو شخص ایسے چہت پر سووے
جس پر کٹہرا نہو (یعنی نہ دیوار ہو نہ لکڑی لگی ہو کہ اگر سوتے میں گر پڑے تو اوس سے رک جاوے) عن علی بن شیبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجار فقد برئت منہ الذمۃ ترجمہ علی بن شیبان
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سووے ایسی چہت پر جس پر روک نہ ہو تو اوس سے ذمہ اوٹھ گیا (یعنی
اوسکی حفاظت کا ذمہ نہیں رہا تو اپنے گرنے کا سامان کیا ہے جیسے کوئی کنویں کے کنارے سووے) باب فی النوم علی طہارۃ
باوضو سونے کی فضیلت عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعار من اللیل
فیسأل اللہ خیرا من الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
مسلمان اللہ کی یاد کر کے باوضو سووے پہر رات کو جاگ اوٹہے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اوسکو عنایت کریگا عن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل فقضی حاجتہ فغسل وجہہ ویدیہ ثم نام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹہے اور حاجت ادا کی یعنی پیشاب کیا پہر منہ ہاتہ دہوئے پہر سو رہے رات کا وضو نہ کیا یعنی پاکیزگی ... جو وقت کہ [illegible]

النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع الانسان فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ ترجمہ ام سلمہؓ کے کسی عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا دستور ہے جیسا کہ آدمی قبر میں لٹایا جاتا ہے اور مسجد آپ کے سرہانے ہوتی

باب ما یقول عند النوم سوتے وقت کیا دعا پڑھے

عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے گال کے تلے رکھتے اور فرماتے۔ اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک تین بار یعنی یا اللہ بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے گا تو اپنے بندوں کو۔

عن البراء بن عازب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضأ وضوئک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رھبۃ ورغبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت قال فان مت مت علی الفطرۃ واجعلھن آخر ما تقول قال البراء فقلت استذکرھن فقلت برسولک الذی ارسلت قال لا وبنبیک الذی ارسلت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے کرتا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم اسلمت آخیر تک (یا اللہ میں نے اپنے تئیں تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنے تجھے سونپ دیے اور میں نے بھروسا کیا تیری ذات پر تیری عذاب سے ڈر کر اور تیری ثواب کی خواہش کر کے تجھ سے بھاگ کر جانے کی کہیں جگہ نہیں مگر تیری ہی پاس میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا آپ نے فرمایا پھر اگر تو مر جاوے گا تو مرے گا دین اسلام پر اور سب سے اخیر میں یہ دعا پڑھ براء نے کہا میں اسکو یاد کر لیتا ہوں تو میری زبان سے نکلا وبرسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا نہیں وبنبیک الذی ارسلت (اس سے معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں الفاظ کا بدلنا بہتر نہیں جو لفظ آپ نے ارشاد فرمایا اوسی کو پڑھنا چاہیے) دوسری روایت میں ہے اذا اویت الی فراشک طاھرا فتوسد بیمینک یعنی جب تو جاوے اپنے بچھونے پر باوضو تکیہ کر داہنے ہاتھ کا۔

عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نام قال اللھم باسمک احیی واموت واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرے ہی نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اوس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مار کر اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ

ن امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ الصالحین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو اوسکو چاہئے کہ جھاڑے اپنے تہبند
کے کونے سے (شاید کوئی کیڑا وغیرہ ہو) کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے جگہہ پر کون آگیا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہ
کہے باسمک ربی + اخیر تک یعنی تیرے نام پر اے پروردگار میں اپنی کروٹ رکہتا ہوں (زمین پر) اور تیرے نام پر اوٹھاؤنگا
اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اوس پر رحم کر اور جو چھوڑ دے تو اوسکی حفاظت کر جس سے تو اپنے نیک بندوں کی
حفاظت کرتا ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اذا اوی الی فراشہ
اللہم رب السموات ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراۃ والانجیل والقرآن
اعوذ بک من شر کل ذی شر انت اٰخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس
بعدک شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء + زاد وہب فی
حدیثہ + اقض عنی الدین واغننی من الفقر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
اپنے بچھونے پر جاتے (سونیکو) تو فرماتے + اللہم رب السموات اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانوں اور زمین کے اور پالنے
والے ہر چیز کے چیر نیوالے دانے اور گٹھلی کے اوتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں فساد سے
ہر فسادی کی جو تیرے قبضہ میں ہے تو سب سے پہلے ہے تیرے سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کچھ نہیں تو
تو کھلا ہے تجھ سے زیادہ کھلا کوئی نہیں تو چھپا ہے تجھ سے زیادہ چھپا کوئی نہیں ادا کر دے تو قرض میرا اور مالدار کر دے مجھے
محتاجی سے عن علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول عند مضجعہ + اللہم انی اعوذ
بوجہک الکریم وکلماتک التامۃ من شر ما انت اٰخذ بناصیتہ اللہم انت تکشف المغرم
والماثم اللہم لا یہزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے- اللہم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی اے
اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیری پوری کلموں کی اوس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے
اے اللہ تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیرے لشکر کو شکست نہ ہوگی اور تیرا وعدہ خلاف
نہ ہوگا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آوے گی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہوں عن انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واٰوانا فکم ممن
لا کافی لہ ولا مؤوی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے
اوس اللہ کا جسنے ہم کو کھلایا اور پلایا اور بچایا یا ہر آفت سے اور ٹھکانے لگایا کتنے بندے ایسے ہیں جنکا کوئی بچانیوالا نہیں نہ کوئی
ٹھکانہ دینے والا ف یعنی اللہ جل جلالہ نے اونکو چھوڑ دیا ہے اونکے اوپر جیسے فرمایا ان الکافرین لا مولی لہم یعنی کافروں کا کوئی

مولی نہین حالانکہ اللہ سب کا مولیٰ ہے مگر وہ بہول گئے اوسکو عن ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی اللہم اغفر لی ذنبی واخسأ
شیطانی وفک رہانی واجعلنی فی الندی الاعلی ترجمہ ابو الازہر انماری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اپنے سونیکی جگہہ پر جاتے رات کو تو فرماتے بسم اللہ وضعت اخیر تک یعنی اللہ کے نام پر مین نے اپنی کروٹ
رکھی یا اللہ بخشدے میرا گناہ اور دور کر دے میرے شیطان کو (مجہسے) اور چہوڑا دے میری گردن کو (یعنے جو اعضا میرے
گروہین اسباب پر کہ اگر نیک عمل نہ کیگر تو رہائی ہوگی نہین تو جہنم مین قید کیے جاوینگے) اور کردے مجہکو اوپر کی مجلس مین
رہنے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ جو آسمانون کے اوپر رہتے ہین) عن نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ
اقرأ قل یا ایہا الکافرون ثم نم علی خاتمتہا فانہا براءۃ من الشرک ترجمہ نوفل سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہ تو قل یا ایہا الکافرون پہر سو جا اوسکو ختم کرکے کیونکہ وہ پاک کرتی ہے شرک سے
ف اسواسطے کہ اوسمین انکار ہے مشرکون کے معبودون کی عبادت کا اور اپنے دین پر قائم رہنے کا عن عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ فیہما قل ہو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ
بہما علی راسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچہونے پر آتے تو ہر رات کو اپنے دونو ہتہیلیون کو ملاتے پہر اون مین پہونکتے اور قل ہو اللہ
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتے پہر اون دونو ہتہیلیون کو جہانتک ہوسکتا اپنے ساری بدن پر پہیرتے
شروع کرتے تہے اپنے سر اور مونہہ سے اور سامنے کے بدن سے یہ تین بار کرتے عن عرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد وقال ان فیہن آیۃ افضل من الف آیۃ ترجمہ عرباض بن ساریہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کو پڑہتے یعنی اون سورتون کو جنکے شروع مین سبح یا یسبح ہے اور
فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہے جو ہزار آیتون سے بہتر ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یقول اذا اخذ مضجعہ الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل و
الذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللہم رب کل شیء وملیکہ واللہ کل شیء اعوذ بک من النار
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکی جگہہ مین جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اخیر تک
یعنی شکر ہے واسطے اللہ کا جسنے مجہکو بچایا ہر آفت سے اور ٹہکانے لگایا اور کہلایا اور پلایا اور جسنے مجہپر احسان کیا تو بڑا
احسان کیا اور مجہکو دیا تو بہت دیا سب تعریف ہے اللہ کو ہر حال مین یا اللہ پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود
ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اضطجع

الجزء الثاني والثلثون

پارہ بتیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما يقول الرجل اذا تعار من الليل جب آدمی کی آنکھ رات کو کھلجاوے تو کیا کہے عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال حين يستيقظ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير سبحان الله والحمد لله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم دعا رب اغفر لي قال الوليد او قال دعا استجيب له فان قام فتوضأ ثم صلى قبلت صلوته ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو ہوشیار ہوا اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہے رب اغفر لی تو اوسکی دعا قبول ہوگی اگر کھڑا ہوا اور وضو کرکے پھر نماز پڑہی تو اوسکی نماز قبول ہوگی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا استيقظ من الليل قال لا اله الا انت سبحانك اللهم استغفرك لذنبي واسألك رحمتك اللهم زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے لا الہ الا انت اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا تیرے اے پروردگار میں اپنے گناہ کی معافی تجھسے چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی خاص رحمت مجھکو عنایت فرما بیشک تو ہی ہے عنایت کرنیوالا

باب في التسبيح سبحان اللہ کی فضیلت عن علي قال شكت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى في يدها من الرحى فاتت تسأله فلم تره فاخبرت بذلك عائشة فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته فاتانا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا لنقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا ادلكما على خير مما سألتما اذا اخذتما مضاجعكما فسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين وكبرا اربعا وثلاثين فهو خير لكما من خادم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے فاطمہ زہرا نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس تکلیف کی جو ہوتی تھی اونکو چکی پیسنے سے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے (کافر ذمی) تو فاطمہ رسول اللہ صلعم پاس آئین ایک خادم مانگنے کو لیکن آپ نہ ملے وہ حضرت عائشہ سے کہکر چلی گئین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا (کہ فاطمہ آئین تہین اور ایک خادم مانگتی تہین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم سونے کو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تھے ہم نے اوٹھنا چاہا آپنے فرمایا نہین کچھ ضرور نہین جہان ہو وہین رہو پھر

آپ گہر میں آوے اور ہم دونون کے درمیان بیٹھ گئے یہانتک کہ آپ کے قدمون کی ٹھنڈک میرے سینہ کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ بات نہ بتا دون جو بہتر ہے اوس چیز سے جسکی تم درخواست کرتے ہو جب تم سونے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر یہ بہتر ہے تمہارے لیے ایک خادم سے عن ابی الورد بن ثمامة قال قال

علی لابن اعبد الا احدثك عنی وعن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانت احب اهله

الیه وکانت عندی فجرت بالرحاء حتی اثرت بیدها واستقت بالقربة حتی اثرت فی نحرها وقمت

البیت حتی اغبرت ثیابها واوقدت القدر حتی دکنت ثیابها فاصابها من ذلك ضر فسمعنا

ان رقیقا اتی بهم النبی صلی الله علیه وسلم فقلت لو اتیت اباك فسألتیه خادما یکفیك فاتته

فوجدت عنده حداثا فاستحیت فرجعت فغدا علینا ونحن فی لفاعنا فجلس عند راسها فادخلت

راسها فی اللفاع حیاء من ابیها فقال ما کان حاجتك امس الی ال محمد فسکتت مرتین فقلت

انا والله احدثك یا رسول الله ان هذه جرت عندی بالرحاء حتی اثرت فی یدها واستقت

بالقربة حتی اثرت فی نحرها وکسحت البیت حتی اغبرت ثیابها واوقدت القدر حتی دکنت ثیابها

وبلغنا انه قد اتاك رقیق او خدم فقلت لها سلیه خادما فذکر معنی حدیث الحکم واتم

ترجمہ حضرت علی رضی نے ابن اعبد سے کہا کیا میں تجہسے اپنا اور فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا حال بیان نکرون فاطمہ آپ کو سب گہر والون سے زیادہ محبوب تہین وہ میری خدمت میں ہین انہون نے چکی پیسی یہانتک کہ اون کے ہاتہون مین نشان پڑ گئے اور مشک سے پانی بہرا یہانتک کہ اون کے سینہ مین درد ہونے لگا اور گہر مین جہاڑو دی یہانتک کہ کپڑے اون کے سب گرد مین بھر گئے اور ہانڈی پکائی یہانتک کہ کالے ہو گئے کپڑے اون کے اور اوسکو نقصان پہونچا پہر ہم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈی آئے ہین تو مین نے فاطمہ سے کہا کاش تم اپنے باپ پاس جاتین اور اون سے ایک خادم مانگتین جو کافی ہوتا تمہاری خدمت کے لیے یہ سنکر فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور لوگون کو دیکہا آپ پاس بیٹہے ہوئے باتین کر رہے ہین انہون نے شرم سے کچہ بات نہ کی اور لوٹ آئین دوسرے دن صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑہے ہوئے تہے آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹہ گئے انہون نے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا باپ کے لحاظ سے آپ نے پوچہا کیا کام تہا تم کو آل محمد سے کل دو بار یہ سنکر چپ ہو رہین مین نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ مین آپ سے کہتا ہون انہون نے چکی پیسی اسقدر کہ ان کے ہاتہون مین نشان پڑ گئے اور پانی بہرا مشکین بہر بہر کے یہانتک کہ سینہ مین اوسکا اثر معلوم ہوا اور جہاڑو دی گہر مین یہانتک کہ کپڑے اون کے گرد آلودہ ہو گئے اور ہانڈی پکائی یہانتک کہ کپڑے کالے ہو گئے اور ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پاس لونڈی غلام آئے ہین یا خادم اسلیے مین نے ان سے کہا تہا کہ تم آپ سے ایک خادم مانگ لو پہر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح اخیر تک جیسے اوپر گزری بلکہ اوس سے بہی تفصیل سے عن علی عن النبی صلی الله علیه

وسلم بخصلۃ الخیر قال فیہ قال علی فما ترکتہن منذ سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ لا
لیلۃ صفین فانی ذکرتہا من اٰخر اللیل فقلتہا ترجمہ حضرت علی نے ایسا ہی روایت کیا جیسا اوپر گذرا اس
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علی رض نے کہا پھر میں نے اس تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں خیرات کو مجھکو یاد
آئی میں نے اوسی وقت پڑھ لی ف صفین وہ مقام ہے جہاں پر امیر المومنین علی بن ابی طالب اور معاویہ میں سخت
جنگ واقع ہوئی عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خصلتان او خلتان لا یحافظ
علیہما عبد مسلم الا دخل الجنۃ ہما یسیر ومن یعمل بہما قلیل یسبح فی دبر کل صلوۃ عشرا ویحمد
عشرا ویکبر عشرا فذلک خمسون ومایۃ باللسان والف وخمسمایۃ فی المیزان ویکبر اربعا وثلثین
اذا اخذ مضجعہ ویحمد ثلثا وثلثین ویسبح ثلثا وثلثین فذلک مائۃ باللسان والف فی المیزان
فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقدہا بیدہ قالوا یا رسول اللہ کیف ہما یسیر ومن
یعمل بہما قلیل قال یاتی احدکم فی منامہ یعنی الشیطان فینومہ قبل ان یقولہ ویاتیہ فی صلوتہ
فیذکرہ حاجتہ قبل ان یقولہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان اونکو ہمیشہ کیا کرے وہ جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں مگر اون پر عمل کرنیوالے تھوڑے
ہیں - ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہنا ان ات میں ایکسو پچاس بار ہوئے
زبان سے اور قیامت میں میزان میں ایک ہزار پانسو بار ہونگے - (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سونیکے وقت
چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہنا یہ سو بار ہوئے زبان سے اور میزان میں ایک ہزار بار ہو
عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شمار کرتے تھے تسبیح کا اونگلیوں سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ دونوں امر آسان ہیں پھر ان پر عمل کرنیوالے کیونکر تھوڑے ہونگے آپ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی سونے لگتا ہے
تو شیطان اوسکو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے
ان تسبیحوں کے پڑھنے سے پہلے عن ام الحکم او ضباعۃ ابنتی الزبیر انہا قالت اصاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سبیا فذہبت انا واختی فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فشکونا الیہ ما نحن فیہ وسالناہ ان یامر لنا بشیء من السبی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبقکن
یتامی بدر ثم ذکر قصۃ التسبیح قال علی اثر کل صلوۃ لم یذکر النوم ترجمہ ام حکم یا ضباعہ بنت زبیر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو میں اپنی بہن فاطمہ زہرا رض کے ساتھ رسول اللہ صلعم پاس گئی اور
بیان کیا حال اپنی محنت اور مشقت کا اور ہم نے قیدیوں میں سے ایک ایک بردہ مانگا آپ نے ... سے آگے آ میں بدر کی یتیم لڑکیاں
اور بردہ اونکو تقسیم ہوگئے) بعد اسکی تسبیح کا قصہ بیان کیا کہ نماز کے بعد ... ہے بیان کیا باب

ما یقول اذا اصبح صبح کیوقت کیا دعا پڑھے عن ابی هریرة ان ابا بکر الصدیق قال یا رسول الله
مرنی بکلمات اقولهن اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللهم فاطر السموات والارض
عالم الغیب والشهادة رب کل شیء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بک من شر نفسی
ومن شر الشیطان وشرکه قال قلها اذا اصبحت واذا امسیت واذا اخذت مضجعک ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا یا رسول اللہ صلعم حکم کیجیے مجھکو چند کلمات کا جنکو صبح اور شام پڑھا کرون
آپ نے فرمایا کہہ تو اللهم فاطر السموات والارض اخیر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے
غایب اور حاضر کے مالک اور ہر چیز کے مین گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوا
تیرے پناہ مانگتا ہوں مین تیری اپنی نفس کے شر سے اور شیطان کی شرک سے کہا کہ ان کلمات کو صبح اور
شام اور سوتے وقت عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اذا اصبح اللهم
بک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور واذا امسی قال اللهم بک امسینا وبک نحیی
وبک نموت والیک النشور ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ فرماتے یا اللہ ہم نے
صبح کی تیرے نام پر اور جیتے ہین تیرے نام پر اور مرتے ہین تیرے ہی نام پر اور تیری ہی طرف جاوینگے مرنے کے بعد اور شام
کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام پر جیتے ہین اور تیرے نام پر مرتے ہین اور تجھ ہی کیطرف جاوینگے
مرنیکے بعد عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح او یمسی اللهم
انی اصبحت اشهدک واشهد حملة عرشک وملائکتک وجمیع خلقک بانک انت الله لا اله الا انت
وان محمدا عبدک ورسولک اعتق الله ربعه من النار فمن قالها مرتین اعتق الله نصفه ومن
قالها ثلثا اعتق ثلثة ارباعه فان قالها اربعا اعتقه الله من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح اور شام یہ دعا پڑھے اللهم انی اصبحت اخیر تک (صبح کو یہ اصبحت
اور شام کیوقت امسیت کہے) یا اللہ مین نے صبح کی مین گواہ کرتا ہوں تجھکو اور تیرے عرش اٹھانیوالے فرشتوں کو اس بات
کا کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہین ہے اور بیشک محمد تیرے بندے اور رسول ہین تو اللہ اوسکا چوتھائی حصہ
جہنم سے آزاد کر دیگا پھر اگر دو بار کہے تو نصف آزاد کر دیگا اگر تین بار کہے تو تین ربع آزاد کر دیگا اگر چار بار کہے تو پورا آزاد
کر دیگا جہنم سے عن بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح او حین یمسی اللهم
انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عهدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من
شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت فمات من یومه
او من لیلته دخل الجنة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہ کہے

اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح اللھم ما اصبح بی من نعمۃ فمنک وحدک لا شریک لک

فلک الحمد ولک الشکر فقد ادی شکر یومہ ومن قال مثل ذلک حین یمسی فقد ادی شکر لیلتہ

ترجمہ عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہے اللھم ما اصبح بی

اخیر تک یعنی یا اللہ صبح کو جو نعمتیں میرے پاس ہین وہ تیری ہی دی ہوئی ہین تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین تجھ

کو تعریف سجتی ہے اور تیرا ہی شکر کرتا ہون) تو اوس نے دن کا شکر ادا کر دیا پھر جو کوئی شام کو یہ کہے اوس نے رات

کا شکر ادا کر دیا **عن** ابن عمر یقول لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الدعوات حین

یمسی وحین یصبح اللھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ

فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی

من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعا نہ ترک کرتے اللھم انی اخیر تک

یعنی یا اللہ مین تجھ سے تندرستی چاہتا ہون دنیا اور آخرت مین یا اللہ میں تجھ سے بخشش اور تندرستی چاہتا ہون دین

اور دنیا اور کنبے اور مال مین یا اللہ چھپا دے ستر ہماری اور امن دے ہمارے دلون کو یا اللہ حفاظت کر میری سامنے اور پیچھے اور

داہنے اور بائین اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری اسبات سے کہ ہلاک ہون نیچے کی طرف سے (دھنسنے سے یعنی

دھنس جاؤن زمین مین) **عن** عبد الحمید مولی بنی ھاشم ان امہ حدثتہ وکانت تخدم

بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثتھا ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم کان یعلمھا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ

کان وما لم یشا لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیٔ علما فانہ

من قالھن حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالھن حین یمسی حفظ حتی یصبح ترجمہ عبد الحمید سے

جو مولی ہین بنی ہاشم کے روایت ہے اون کی ماں (جنکا نام معلوم نہین ہوا) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی

سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سکھایا صبح کے وقت یہ کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ اخیر تک یعنی پاکی

بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی کسی مین زور نہین ہے سوا خدا کے جو چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے وہ

نہ ہوگا مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب چیزون کو جانتا ہے جو شخص ان کلمات کو صبح کہے گا

وہ شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہیگا وہ صبح تک محفوظ رہے گا (ہر آفت اور بلا سے) **عن** ابن عباس عن رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون و

لہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون یخرج الحی من المیت ویحی الارض بعد موتھا

وكذلك نخرجون ادرك ما فاته في يومه ذلك ومن قالهن حين يمسي ادرك ما فاته في ليلته

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہے گا فسبحان اللہ اخیر تک صبح کے وقت جو اللہ کی بیان کر رہا ہے شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہیں اسکی جتنے لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں اور پیچھے تیسرے پہر کو اور دوپہر کے بعد نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور جلاتا ہے زمین کو مر جانے کے بعد اسی طرح تم بھی پیدا کیے جاؤ گے یعنے دوبارہ حشر ہوگا تو جسقدر ثواب اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا وہ اوسکو حاصل کر لیگا اور جو شخص ان کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کر لیگا عن ابی عیاش ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد

وھو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسمعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط

عنہ عشر سیئات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالھا

اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح قال فی حدیث حماد فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق

ابو عیاش ترجمہ ابو عیاش (زید بن عیاش) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخیر تک تو اوسکو ایک بردہ آزاد کرنے کا جو اسمعیل کی اولاد سے ہو ثواب ہوگا اور دس نیکیاں اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور دس برائیاں اوس کی معاف ہونگی اور دس درجے اوسکے بلند ہونگے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہیگا شام تک اور اگر شام کو یہ کہے تو صبح تک یہی حال ہوگا حماد کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے

یہ حدیث نقل کرتا ہے آپ نے فرمایا ابو عیاش سچا ہے عن مسلم بن الحارث التمیمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل اللھم اجرنی من النار سبع مرات

فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منھا واذا صلیت الصبح فقل کذلک

فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منھا اخبرنی ابو سعید عن الحارث انہ قال اسرھا

الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن نخص بھا اخواننا ترجمہ مسلم بن حارث تمیمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے سرگوشی کی یعنے کان میں چپکے سے کہا جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو سات بار کہہ اللھم اجرنی من النار یا اللہ بچا دے مجھکو جہنم سے پناہ لکھی جاویگی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہی کہے پھر اگر مر جاوے تو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی محمد بن شعیب نے کہا مجھسے ابو سعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ امر بیان کیا ہم سے اسلیے ہم اپنے خالص بھائیوں سے اسکو بیان کرتے ہیں دوسرے شخص سے

نہین کہیئے یا ہم خاص سمجھتے ہین اس دعا کو اپنے خاندان کے لیے) عن حارث بن مسلم التمیمی ان النبی صلی

الله علیه وسلم قال نحوه الی قوله جوار منها الا انه قال فیهما قبل ان تکلم احدا قال علی بن

سهل فیه ان اباه حدثه وقال علی وابن المصفی قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم

فی سریة فلما بلغنا المغار استحثثت فرسی فسبقت اصحابی وتلقانی الحی بالرنین فقلت لهم

قولوا لا اله الا الله تحرزوا فقالوها فلامنی اصحابی فقالوا حرمتنا الغنیمة فلما قدموا علی

رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبروه بالذی صنعت فدعانی فحسن لی ما صنعت وقال

اما ان الله قد کتب لك من کل انسان منهم کذا وکذا قال عبد الرحمن فانا نسیت الثواب

ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انی ساکتب لك بالوصاة بعدی قال ففعل وختم علیه

فدفعه الی وقال لی ثم ذکر معناه ترجمہ حارث بن مسلم تمیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری مگر

اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑہے کسی سے بات کرنے سے پہلے اور اسی روایت مین

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے مین روانہ کیا جب ہم اوس موضع پر پہونچے جسکی لوٹنے

کے لیے گئے تھے تو مین نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور سب ساتھیون سے آگے ہو گیا موضع والون نے چلانا شروع کیا مین نے

اون سے کہا تم لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاؤ گے اونہون نے لا الہ الا اللہ کہا میرے ساتھی مجھپر خفا ہوئے اور کہنے لگے تم نے ہم کو

غنیمت سے محروم کیا یعنے اگر تم اون لوگون کو لا الہ الا اللہ نہ سکہلاتے اور وہ کلمہ نہ پڑہتے تو ہم اونکا مال لوٹتے

جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون نے آپ سے بیان کیا جو کام مین نے کیا تھا آپ نے مجھے بلا بھیجا

میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالی نے تجھے ہر آدمی کے بدلے مین جو اوس موضع مین تھا اتنا اتنا ثواب دیا ہے عبد الرحمن

نے کہا مین بھول گیا اوس ثواب کو جو آپ نے فرمایا تھا پھر فرمایا آپ نے مین تیرے لیے ایک وصیت نامہ لکھ دیتا ہون آپ نے

اوسکو لکھا اور اوس پر مہر کی اور مجھے دیدیا عن عبد الله بن خبیب انه قال خرجنا فی لیلة مطر وظلمة شدیدة

نطلب رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی لنا فادرکناه فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا

ثم قال قل فقلت ما اقول یا رسول الله قال قل هو الله احد والمعوذتین حین تمسی وحین

تصبح ثلث مرات تکفیك من کل شیء ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے ہم نکلے بارش اور اندہیری

رات مین ڈھونڈہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے کہ آپ نماز پڑہا دین پھر پایا ہم نے آپ کو آپ نے مجھ سے فرمایا

کہہ مین نے کچھ نہین کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کچھ نہین کہا پھر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کہا کیا کہون یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس شام اور صبح یہ کفایت کرینگی تجھکو ہر بلا کے دفع

کرنے کے لیے عن ابی مالك قال قالوا یا رسول الله حدثنا بکلمة نقولها اذا اصبحنا وامسینا

اذا اضطجعنا فامرهم ان يقولوا اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت رب كل شيء والملئكة يشهدون انك لا اله الا انت فانا نعوذ بك من شر انفسنا ومن شر الشيطان الرجيم وشركه وان نقترف سوء على انفسنا او نجره الى مسلم قال ابو داود وبهذا الاسناد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصبح احدكم فليقل اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم اني اسالك خير هذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده ثم اذا امسى فليقل ذلك ترجمہ ابو مالک سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ایسی دعا بتلائی جسکو ہم صبح اور شام اور لیٹنے وقت کہا کریں آپ نے حکم کیا اس دعا پڑھنے کا اللهم فاطر السموات والارض اخیر تک یعنی اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو رب ہے ہر چیز کا اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور شیطان مردود کی شر سے اور مکر سے یا اوس کے شرک سے اور گناہ کی بات آپ کرنے سے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانے سے۔ ابو داؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یہ کہے اصبحنا واصبح الملك لله اخیر تک یعنی صبح کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا یا اللہ میں تجھ سے بہتری چاہتا ہوں اس دن کی اور اوس کے فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہوں میں اوسکی برائی سے اور اوسکے بعد کی برائی سے پھر جب شام ہو تو یہی کہے

عن شريق الهوزني قال دخلت على عائشة فسالتها بم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح اذا هب من الليل فقالت لقد سالتني عن شيء ما سالني عنه احد قبلك كان اذا هب من الليل كبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملك القدوس عشرا واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم اني اعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة عشرا ثم يفتتح الصلوة ترجمہ شریق ہوزنی سے روایت ہے میں حضرت عائشہؓ پاس گیا اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے دعا پڑھنا شروع کرتی جب رات کو جاگتے انہوں نے کہا تم نے مجھسے ایسی بات پوچھی جو تم سے کسی نے پہلے نہیں پوچھی آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار اللہ اکبر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہتے اور سبحان الملک القدوس دس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پھر شروع کرتے تھے نماز کو

عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان في سفر فاسحر يقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه علينا اللهم صاحبنا فافضل علينا عائذا بالله من النار ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں صبح ہوتی تو فرماتے سنتا ہے سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو یا اللہ رفاقت کر

ہماری اور احسان کرنیوالا مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم سے عن عثمان بن عفان يقول سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من قال بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء
وهو السميع العليم ثلث مرات لم تصبه فجاءة بلاء حتى يصبح ومن قالها حين يصبح ثلث
مرات لم تصبه فجاءة بلاء حتى يمسي قال فاصاب ابان بن عثمان الفالج فجعل الرجل الذي سمع
منه الحديث ينظر اليه فقال له مالك تنظر الي فوالله ما كذبت على عثمان ولا كذب عثمان
على النبي صلى الله عليه وسلم ولكن اليوم الذي اصابني فيه ما اصابني غضبت فنسيت
ان اقولها ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
جو شخص کہے بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم تین بار
تو اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچیگی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اوسی تین بار کہے تو شام تک اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچے
گی پہر ابان بن عثمان کو جو اوس حدیث کے راوی ہیں فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے اون سے یہ حدیث سنی تہی وہ اون
کی طرف دیکہنے لگا (تعجب سے کہ تم تو یہ حدیث روایت کرتے تہے جو کوئی اسکو پڑہے اوسکو کوئی آفت ناگہانی نہ ہوگی پہر فالج
کا عارضہ کہاں سے ہوگیا) ابان نے کہا تو کیا دیکہتا ہے میری طرف قسم خدا کی میں نے جہوٹ نہیں باندہا عثمان پر اور
نہ عثمان نے جہوٹ باندہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکن جسدن یہ عارضہ مجہکو ہوا اوسدن میں غصے میں تہا اسکا
پڑہنا بہول گیا عن عبد الرحمن بن ابي بكرة انه قال لابيه يا ابت اني اسمعك تدعو كل غداة
اللهم عافني في بدني اللهم عافني في سمعي اللهم عافني في بصري لا اله الا انت تعيدها ثلثا
حين تصبح وثلثا حين تمسي فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن فانا احب
ان استن بسنته قال عباس فيه وتقول اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر اللهم اني اعوذ
بك من عذاب القبر لا اله الا انت تعيدها ثلثا حين تصبح وثلثا حين تمسي فتدعو بهن
فاحب ان استن بسنته قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوات المكروب اللهم رحمتك
ارجو فلا تكلني الى نفسي طرفة عين واصلح لي شاني كله لا اله الا انت وبعضهم يزيد على
صاحبه ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میرے میں سنتا ہوں تم ہر صبح کو یہ دعا پڑہتے
ہو اللهم عافني في بدني اللهم عافني في سمعي اللهم عافني في بصري لا اله الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو تو انہوں
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑہتے دیکہا تو مجہے پسند ہے آپکی سنت پر چلنا ایک روایت میں
اتنا زیادہ ہے اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر لا اله الا انت تین بار صبح اور
تین بار شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر سختی ہو یا آفت میں مبتلا ہو اوسکی دعا یہ ہے اللهم رحمتك

ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت۔ بعضی راویون نے کچھ بیشی کی ہے الفاظ مین

باب مایقول الرجل اذا رای الهلال چاند دیکھکر آدمی کیا کہے عن قتادة ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان اذا رای الهلال قال هلال خیر ورشد هلال خیر ورشد

آمنت بالذی خلقك ثلث مرات ثم یقول الحمد لله الذی ذهب بشهر کذا وجاء بشهر کذا

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا۔ ایمان لایا مین اوس شخص پر جسنے تجھکو پیدا کیا تین بار پھر فرماتے شکر ہے اوس خدا کا جو فلان مہینہ لیگیا اور فلان مہینہ لایا یعنی گزشتہ گزار لے گیا اور نیا لایا عن قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا رای الهلال صرف وجهه عنه ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو اوسطرف سے مونہہ پھیر لیتے اور کبھی فرماتے پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس فاسق کے یعنی چھپ جانے والے اور تاریک ہو جانے والے سے

باب ماجاء فیمن دخل بیته مایقول جو شخص اپنے گھر مین جاوے تو کیا کہے عن ام سلمة قالت ماخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم من بیتی قط الا رفع طرفه الی السماء فقال اللهم انی اعوذ بك ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجهل او یجهل علی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے جب نکلے تو اپنی آنکھ کو آسمان کیطرف اوٹھایا اور فرمایا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پہسل جانے سے یا پہسلائے جانے سے اور ظلم سے اور ظلم کیے جانے سے اور جہل سے اور جہل کیے جانے سے مجھپر عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا خرج الرجل من بیته فقال بسم الله توکلت علی الله لا حول ولا قوة الا بالله قال یقال حینئذ هدیت کفیت ووقیت فیتنحی له الشیطان فیقول شیطان اخر کیف لك برجل قد هدی وکفی ووقی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ اوس وقت فرشتے اوس سے کہتے ہین تو نے راہ پائی اور بچا یا گیا تو ہر بلا سے اور کافی ہے تجھکو یہہ دعا پھر شیطان اوس سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اوس سے کہتا ہے اب تو کیا کر سکتا ہے اوس شخص سے جسکو راہ مل گئی اور کافی ہو گئی وہ دعا اوسکو لیے اور بچا یا گیا ہر بلا سے عن ابی مالك الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولج الرجل بیته فلیقل اللهم انی اسالك خیر المولج وخیر المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلی الله ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اهله ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر مین جانے لگے

تو یہ کہے اللہم انی اسالک خیرہا یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے اندر جانیکی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری اللہ کے نام
پر ہم اندر جاتے ہیں اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہیں اور بہروسا کرتے ہیں ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پہر اندر
جاکر گہر کے لوگوں سے سلام علیک کرے

باب مایقول اذا ہاجت الریح جب آندہی آوے تو کیا کہے

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ
وتاتی بالعذاب فاذا رایتموہا فلا تسبوہا وسلوا اللہ خیرہا واستعیذوا باللہ من شرہا

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ہوا اللہ کا ایک
حکم ہے کبہی رحمت لیکر آتی ہے کبہی عذاب لاتی ہے جب تم ہوا کو دیکہو تو اوسکو برا مت کہو لیکن اللہ سے اوسکی
بہلائی مانگو اور اوسکی برائی سے پناہ مانگو

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما کان یتبسم
وکان اذا رای غیما او ریحا عرفت ذلک فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ الناس اذا راوا الغیم فرحوا
رجاء ان یکون فیہ المطر واراک اذا رایتہ عرفت فی وجہک الکراہیۃ فقال یا عائشۃ ما
یومننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ہذا عارض
ممطرنا

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی اتنا
زور سے ہنستے نہیں دیکہا کہ آپکا کوا دیکہوں بلکہ آپ ہمیشہ تبسم کیا کرتے تہے (تبسم وہ خفیف ہنسی ہے جسمیں اوپر نیچے
سامنے کے دانت کہلجاویں یا لبوں کو جنبش ہو) اور آپ جب ابر یا ہوا کو دیکہتے تو اوسکا اثر آپ کے چہرے میں معلوم
ہوتا (یعنے آپ کے چہرے پر اثر تردد اور تشویش کا معلوم ہوتا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ جب ابر کو دیکہتے
ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اوس میں مینہ ہو اور آپ جب ابر کو دیکہتے ہیں تو آپکے چہرے میں ناراضی معلوم ہوتی ہے اسکا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجہے اس بات سے اطمینان نہیں
ہے کہ اوسمیں اللہ کا عذاب ہو ایک قوم کو عذاب ہو چکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر میں عذاب
دیکہ چکی ہے جب وہ کہتے ہیں یہ ابر تو برسنے والا ہے پہر پہر اون پر پتہر برسے اور وے سب ہلاک ہوگئے یعنے ثمود
حضرت صالح علیہ السلام کی امت

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای ناشئا فی
افق السماء ترک العمل وان کان فی صلوۃ ثم یقول اللہم انی اعوذ بک من شرہا فان مطر قال
اللہم صیبا ہنیئا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اوٹہتا
ہوا دیکہتے تو جس کام میں ہوتے اوسکو چہوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہوتے اور فرماتے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تجہ سے اوسکی برائی سے
پہر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے یا اللہ خوب برسا برکت والا

باب فی المطر منہ کا بیان (یعنے بارش کا)

عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

فحسر ثوبه عنه حتى اصابه فقلنا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے پانی برسنے لگا آپ باہر نکلے

اور اپنا بدن کہول دیا یہانتک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیون کیا

فرمایا اسلیے کہ وہ ابہی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے (تو بدن پر اوسکا گرنا برکت کا باعث ہے یہ حدیث دلیل

ہے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت پر) **باب فی الدیك والبهائم** مرغ اور اور چارپایون کا بیان

عن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الديك فانه يوقظ للصلوٰة

ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مرغ کو کیونکہ وہ جگاتا ہے

صبح کی نماز کے لیے **ف** یعنی صبح صادق ہوتی ہی یا اوس سے آگے پیچہے اذان کہنا شروع کر دیتا ہے۔ مرغ مین

بعض صفات ایسی ہین جنکو دیکہکر آدمی کو سبق لینا چاہیے حیا اور شجاعت اور سویرے جاگنا اور لوگون کو

جگانا بانگ دیکر نماز کے واسطے عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم صياح

الديكة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله

من الشيطان فانها رأت شيطانا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکہتا ہے اور جب تم گدہے کی آواز سنو

تو شیطان سے پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکہکر بولتا ہے عن جابر بن عبد الله قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمير بالليل فتعوذوا بالله

فانهن يرين ما لا ترون ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تم کتون کا چلانا اور گدہون کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اسلیے کہ وہ دیکہتے ہین اون چیزون کو جنکو تم

نہین دیکہتے عن جابر بن عبد الله وعلى بن عمر بن حسين بن على قالا قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم اقلوا الخروج بعد هداة الرجل فان لله تعالى دواب يبثهن فى الارض فى تلك

الساعة وقال فان لله خلقا ثم ذكر نباح الكلاب والحمير نحوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور علی بن عمر بن

حسین بن علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم نکلا کرو رات کو بعد سناٹے کے

ہو جانیکے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچہ جانور ہین جنکو وہ چہوڑ دیتا ہے اوس وقت (یعنے جب رات کی راستہ چلنا موقوف

ہو جاتا ہے) پہر بیان کیا کتون اور گدہون کے چلانے کو جیسے اوپر گذرا **باب فی المولود یوذن فی اذنه**

بچے کے کان مین اذان کہنا جب پیدا ہو عن ابی رافع قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن فى

اذن الحسن بن على حين ولدته فاطمة بالصلوٰة ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اذان کہی حسن بن علی کے کان میں جب جنا حضرت فاطمہ نے اونکو یعنی جیسی نماز
کے لیے اذان کہتے ہیں عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالصبيان فيبرك
عليهم بالبركة زاد يوسف ويحنكهم ولم يذكر بالبركة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچے لائے جاتے آپ اون کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کچھ چبا کر اون کے منہ میں رکھتے عن
عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل رأي او كلمة غيرها فيكم المغربون قلت
وما المغربون قال الذين يشترك فيهم الجن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم میں مغربین کسی نے دیکھے ہیں میں نے کہا مغربین کیا آپ نے فرمایا وہ لوگ جن میں
جنوں کی شرکت ہوتی ہے یعنی شیطان سے اونکو علاقہ ہے یا وہ اللہ کی یاد سے غافل ہوں بعضوں نے کہا زنا کی اولاد
مراد ہے جس میں شیطان کی شرکت ضرور ہوتی ہے بعضوں نے کہا کاہن اور نجومی مراد ہیں بعضوں نے کہا مراد وہ
لڑکے ہیں جو عورتوں سے پیدا ہوتے ہیں جنوں کے نطفے سے یا جنوں کے جماع کرنے سے اگرچہ خلاف عادت ہے

باب فی الرجل یستعیذ من الرجل کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیا عن ابن عباس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من استعاذ بالله فاعيذوه ومن سالكم بوجه الله فاعطوه وقال عبيد الله
من سالكم بالله ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے
اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اوسکو دو عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من استعاذكم بالله فاعيذوه ومن سالكم بالله فاعطوه وقال سهل وعثمان ومن دعاكم
فاجيبوه ثم اتفقوا ومن اتى اليكم معروفا فكافئوه قال مسدد وعثمان فان لم تجدوا فادعوا
له حتى تعلموا ان قد كافأتموه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی تو پناہ دو اوسکو اور جو شخص تم سے سوال کرے اللہ کے نام پر دو اوسکو سہل اور عثمان
نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اوسکو اور جو شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تو بدلہ کرو اوسکا مسدد اور عثمان نے
کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو اوس کے احسان کا بدلہ تم نے کر دیا

باب فی رد الوسوسة وسوسہ کے دور کرنے کا طریقہ عن ابی زمیل قال سالت ابن عباس فقلت ما شيء اجده في صدري
قال ما هو قلت والله ما اتكلم به قال فقال لي اشيء من شك قال وضحك قال ما نجا من ذلك احد
حتى انزل الله تعالى فان كنت في شك مما انزلنا اليك فسئل الذين يقرءون الكتاب الآية قال
فقال لي اذا وجدت في نفسك شيئا فقل هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم
ترجمہ ابو زمیل سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا ہے جو میرے دل میں پاتا ہوں انہوں نے کہا کیا ہے میں نے کہا قسم خدا کی

کی مین اون باتون کو نہ کہونگا (یعنی جو میری دل مین وسوسے گذرتے ہین شیطان کے اغوا سے) اُنہون نی کہا کیا شک ہے اور ہنسنے لگے پہر کہا اس سے کوئی نہین بچا یہانتک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اگر تجہکو شک ہے اوس کلام مین جو ہمنے اوتارا تجہپر تو پوچہہ لے اون لوگون سے جو پڑہتے ہین کتاب (توراۃ یا انجیل) کو تجہسے پہلے (ہرچند اس آیت مین خطاب شک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے لیکن مراد اور لوگ ہین اسواسطے کہ آپ کو اپنی نبوت مین ہرگز کچہہ شک نہ تہا) پہر ابن عباس نے کہا جب تیرے دل مین اس قسم کے خیال پیدا ہون تو یہ آیت پڑہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئ علیم عن ابی ہریرۃ قال جاء اناس من اصحابہ فقالوا یا رسول اللہ نجد فی انفسنا الشئ نعظم ان نتکلم بہ او الکلام بہ ما نحب ان لنا وانا تکلمنا بہ قال اوقد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے آپکے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے دلون مین ایسی وسوسے دیکہتے ہین جنکو بیان کرنا ہمپر گران ہے اور ہم نہین چاہتے کہ اون کو بیان کرین آپنے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہین اونہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے (جسقدر ایمان کامل ہوتا جاتا ہے اوسی قدر شیطان اسکا زیادہ دشمن ہوتا جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے اوسکی بہکانے اور وسوسے ڈالنے مین پہر جب تم نے اون وسوسونکو نہ مانا اور اونکا بیان کرنا برا جانا بس یہی ایمان کی نشانی ہے عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان احدنا یجد فی نفسہ یعرض بالشئ لان یکون حممۃ احب الیہ من ان یتکلم بہ فقال اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ قال ابن قدامۃ رد امرہ مکان رد کیدہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم مین سے کسی شخص کے دل مین ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بیان کرنے سے راکہہ ہو جانا یا جلکر کوئلہ ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ کا شکر ہے اوس خدا کا جسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ کر دیا یعنی اور اوسکو کچہہ قابو نہ رہی اب اسی کام کا رہ گیا کہ کبہی کبہی دلمین وسوسہ ڈالتا ہے لیکن یہہ بہی مومن کو ضرر نہین کر سکتا جب وہ خدا کی یاد کیا کرتا ہے اور اوسکی پناہ مانگا کرتا ہے)

باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ

جو غلام اپنے مولے (معتق) کو چہوڑکر دوسرے کو مولی بنادے یعنی جہوٹ کہے کہ مین فلان کا آزاد کیا ہوا ہون یا لڑکا اپنا باپ چہوڑکر کسی اور کو باپ بنادے تو کتنا بڑا گناہ کرتا ہے عن سعید بن مالک قال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی من محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام قال ابو عثمان فلقیت ابا بکرۃ فذکرت ذلک لہ فقال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی من محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال عاصم فقلت یا ابا عثمان لقد شہد عندک

رجلان ایما رجلین فقال اما احدهما فاول من رمی بسهم فی سبیل الله او فی الاسلام یعنی
سعد بن مالک والاخر قدم من الطائف فی بضعة وعشرین رجلا علی اقدامهم فذکر فضلا
ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا اپنے تئیں کہیگا جان بوجھ کر تو اس پر جنت حرام ہے ابو عثمان نے کہا
میں یہ حدیث سعد سے سنکر ابوبکرہ سے ملا انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا عاصم نے کہا ابو عثمان سے کہا تم نے دو مردوں کی گواہی دی کون ہیں اور کیسے ہیں انہوں
نے کہا ایک تو وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر مارا دوسرے وہ ہیں جو طائف سے بیس
آدمیوں کے ساتھ آئے پیادہ اونکی فضیلت بیان کی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من تولی
قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه یوم القیمة
صرف ولا عدل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر اپنے مولی کے
اجازت کے اور لوگوں سے ولا کرے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن اسکی
فرض قبول ہوگی نہ نفل عن انس بن مالک قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ادعی
الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه فعلیه لعنة الله المتتابعة الی یوم القیامة ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو
باپ بنا وے یا اپنے مولی کے سوا اور کسی کو مولی بنا وے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی دیتی قیامت تک باب
فی التفاخر بالاحساب حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان الله قد اذهب عنکم عبیة الجاهلیة وفخرها بالاباء مؤمن تقی وفاجر شقی
انتم بنو ادم وادم من تراب لیدعن رجال فخرهم باقوام انما هم فحم من فحم جهنم او لیکونن
اهون علی الله من الجعلان التی تدفع بانفها النتن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو اب
آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن ہیں پرہیزگار یا فاسق ہیں بدکار یعنی مومنوں میں اور کوئی تفریق نہیں ہے کہ یہ
شریف ہے یہ ذلیل سب مسلمان آپس میں برابر اور بھائی ہیں تفریق باعتبار اعمال کے ہو سکتی ہے) تم سب آدم
کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکساں ہے پھر فخر کرنا کیسا) لوگوں کو چاہیے کہ اپنی قوم پر
فخر کرنا چھوڑ دیں وہ تو ایک کوئلہ ہیں جہنم کے کوئلوں میں سے (یعنی جن باپ دادا پر عرب کے لوگ فخر کرتے ہیں وہ
تو کافر تھے مرتے ہی جہنمی ہو گئے پھر اون پر فخر کرنا گویا لوگوں کو دوبارہ جتلانا ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں)

اگر نہ چہوڑینگے تو البتہ ذلیل ہونگے کیڑے سے ذلیل سمجھیگا جو اپنی ناک سے گوہ غلیظ دھکیل کر لیجاتا ہے فقط
یعنی اونکی بہی توقیر اونکی اللہ جل جلالہ کے سامنے نہ ہوگی باب فی العصبیة تعصب کرنا (یعنی اپنی قوم
اور عزیزوں کی ناحق خلاف شرع مدد کرنا) منع ہے عن عبد اللہ بن مسعود قال من نصر قومه
علی غیر الحق فهو کالبعیر الذی ردی فهو ینزع بذنبه ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا جس شخص
نے اپنی قوم کی مدد کی ناحق پر تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کوئیں میں گر پڑا اب لوگ اوسکی دم پکڑ کے کہینچ
رہے تو وہ کسی طرح نکل نہ سکیگا اسی طرح یہ آدمی جہنم میں گر پڑا اب نکلنا اوسکا مشکل ہوگا عن عبد اللہ بن مسعود
قال انتهیت الی النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو فی قبة من ادم فذکر نحوه ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ ایک قبہ کے اندر تھے جو چمڑی کا بنا تہا پہر آپ نے یہی فرمایا جو
اوپر گزرا عن واثلة بن الاسقع یقول قلت یا رسول اللہ ما العصبیة قال ان تعین قومك علی
الظلم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تعصب کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعصب
یہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر عن سراقة بن مالك بن جعشم المدلجی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرته ما لم یأثم ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو اپنی قوم پر سے ظلم دفع کرے (یعنی اگر کوئی اون پر ظلم
کرے تو اوسکو دفع کرے) مگر گناہ میں اونکا شریک نہ ہو عن جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم قال لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل علی عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص بلاوے لوگوں کو
تعصب کی طرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب پر اور جو شخص مرے تعصب پر عن ابی موسی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابن اخت القوم منهم ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوسی قوم میں سے ہے (جب اوسکی باپ کی طرف کے وارث
نہ ہوں) عن ابی عقبة وکان مولی من اهل فارس قال شهدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذها منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال فهلا قلت خذها منی وانا الغلام الانصاری ترجمہ ابو عقبہ سے
روایت ہے وہ ملک فارس کا رہنے والا تہا اور عرب کا مولی تہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا
جنگ احد میں میں نے ایک شخص کو مارا مشرکوں میں سے اور بولا اوٹھا کر لے یہ وار میرا اور میں فارسی غلام ہوں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکہا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہیں کہا لے یہ وار میرا اور میں انصاری غلام

ہون ف یہ لڑنیوالون کی عادت ہی کہ جب ایک دوسری پر وار کرتے ہین تو کہتے ہین لو یہ وار ۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فارسی ہونے پر فخر کرنا برا جانا اسلیے کہ فارس کی اوس زمانے مین مجوسی آتش پرست تہی یہ بہی احتمال ہے کہ
ابو عقبہ نے اپنے تئین حقیر جانکر یہ کہا ہو کہ میرا وار دیکہہ حالانکہ مین فارسی غلام ہون انصاری یا قریشی نہین ہون
جنکی شجاعت مشہور ہے آپنے فرمایا نہین تو انصاری ہے کیونکہ مولی ہے انصار کا اور ہر قوم کا مولی اوسی قوم
مین سے شمار کیا جاتا ہے **باب الرجل یحب علی خیر یراہ** جس شخص سے محبت رکہے تو اوس سے کہدے کہ مین
تجہسے محبت رکہتا ہون عن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل
اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے محبت رکہے تو اوس سے بیان کر دے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون ف غرض
اس بیان سے یہہ ہی کہ اوسکا بہی دل اسکی طرف مائل ہو اور محبت زیادہ بڑہے کیونکہ یہ محبت دنیا کی غرض سے نہین
ہے بلکہ خالص خدا کیواسطے ہے عن انس بن مالک ان رجلا کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر رجل
فقال یا رسول اللہ انی لاحب ہذا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال اعلمہ
قال فلحقہ فقال انی احبک فی اللہ فقال احبک الذی احببتنی لہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک اور شخص سامنے سے گزرا وہ شخص بولا یا رسول
اللہ مین اسکو چاہتا ہون آپنے فرمایا تو نے اوسکو خبر کر دی ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا اوسکو خبر کر دے یہ سنکر وہ شخص
اوٹہا اور اوس سے جا کر ملا اور بولا مین تجہسے محبت رکہتا ہون خدا کیواسطے وہ شخص بولا تجہسے بہی محبت کرے وہ شخص
جسکے واسطے تو نے مجہسے محبت کی یعنی اللہ جل جلالہ عن ابی ذر انہ قال یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا
یستطیع ان یعمل کعملہم قال انت یا ابا ذر مع من احببت قال فانی احب اللہ ورسولہ قال فانک مع
من احببت قال فاعادہا ابو ذر فاعادہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو ذر رض سے روایت
ہی انہون نی کہا یا رسول اللہ ایک شخص محبت کرتا ہی کسی قوم سی لیکن اونکے برابر عمل نہین کر سکتا آپنے فرمایا تو اے ابا ذر
اوسی کی ساتہہ ہو گا جس سے محبت رکہتا ہی ابو ذر نے کہا مین تو اللہ اور اوسکی رسول سے محبت رکہتا ہون آپ نے فرمایا
تو اوسی کے ساتہہ ہو گا جس سی محبت رکہتا ہے ابو ذر نی پہر یہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر وہی فرمایا
ف یعنی علما ہی صالحین کی محبت رکہنا اگرچہ اونکا سا عمل نہ ہو سکے بہت غنیمت ہی کیونکہ قیامت مین اونہی لوگون کا ساتہ
ہو گا جن سے دنیا مین الفت اور محبت رکہتا تہا شعر احب الصالحین ولست منہم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا
عن انس بن مالک قال ما رایت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرحوا بشیء اشد منہ قال رجل
یا رسول اللہ الرجل یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ ولا یعمل بمثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الحب مع من احب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کبھی
اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا اس بات پر خوش ہوئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چاہتا ہے
اور اوس سے محبت کرتا ہے نیک عملوں پر لیکن وہ خود ویسے عمل نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے
دوستی رکھے اور محبت کرے **ف** کوئی چیز اس سے زیادہ ہمارے حق میں مفید نہیں ہو سکتی کہ ہم اپنے مالک اور مربی
خدائے عز و جل سے محبت رکھیں کیونکہ غایت محبت کی یہ ہے کہ محبوب سے جو منفعت ہمارے خیال میں جم گئی ہے وہ اوٹھاویں
خواہ اوس کے دیدار سے لذت حاصل کریں یا اوسکی اقتدارات سے متمتع ہوں پھر جتنے محبوب سوا خدا کے ہیں اون میں سے
کوئی صاحب اقتدار نہیں ہے نہ کسی کا جمال ازلی اور ابدی ہے یہ قدرت اور یہ جمال خاصہ ہمارے مالک اور مربی کا ہے
پس خداوند کریم ہی سے ہم کو محبت رکھنا چاہیے اس محبت میں کسی کو اوسکے ساتھ شریک نہ کرنا چاہیے اگر کوئی اعتراض کرے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اولیا اور صلحا سے بھی محبت رکھنا ضرور ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ محبت بھی خدا کی محبت
ہے اوسی کے ضمن میں اوسکے رسول کی محبت اوسکے اچھے اور پاک بندوں کی محبت ہے نہ یہ کہ ہم کو بالذات سوا خدا کے اور کسی
سے محبت رکھنا چاہیے ۔ مثلاً جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھی تو یہ محبت اس وجہ سے ہے کہ وہ ہمارے
مالک اور مربی کے بھیجے ہوئے ہیں اور اوسکے بندوں میں سے ایک اعلی درجے کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں پس
یہ درحقیقت خدا کی محبت ہوئی اسیطرح صحابہ سے محبت کیوں ہے اس لیے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے برگزیدہ بندے کے
دوست ہیں اسیطرح اہل بیت سے محبت کیوں ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے رسول کے عزیز و اقارب ہیں حاصل یہ
کہ اور سب کی محبت خداوند کریم کی محبت کے ضمن میں ہو اور محبوب بالذات سوا خداوند کریم کے اور کوئی نہ ہو اوس وقت ایمان
کی حلاوت عمدہ طور سے حاصل ہوتی ہے یہی طریقہ عداوت میں بھی برتنا چاہیے کہ خدا کا دشمن ہمارا عدو بالذات ہے اور
باقی کی عداوت اوسکے ضمن میں ہے یہ خلاصہ ہے اون تقریرات کا جو ہمارے مشائخ سے ماثور ہیں واللہ اعلم

باب فی المشورۃ مشورے کا بیان **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانتدار ہے **ف**
یعنی نیک صلاح اوسکے پاس امانت ہے اوسمیں خیانت نہ کرے یا جس امر میں صلاح لی ہے وہ اوسکے پاس امانت ہے کہ اوسکا راز فاش نہ
کرے بہت آیات اور احادیث سے مشورہ لینے کی فضیلت اور تاکید ثابت ہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بہت سے
امور میں اپنے صحابہ سے مشورہ لیتے ہر چند آپ کو مشورے کی حاجت نہ تھی مگر اسمیں تعلیم تھی امت کو کہ وہ کوئی کام ملکی یا قومی بدون
اہل الرای کے صلاح و مشورے کی نہ کریں ایک حکیم نے کہا ہے کہ جس حکومت یا سلطنت کا مدار مشورے پر ہوگا اور اوسکے مشیر خیر خواہ
اور مخلص اپنے ملک اور قوم کی دوست ہونگی وہ سلطنت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ روز بروز ترقی کریگی

باب والدال علی الخیر جو شخص بھلائی کی ہدایت کرے وہ بھلائی کرنیوالے کے برابر ہے **عن ابی مسعود الانصاری قال جاء**

رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ابدع بی فاحملنی قال لا اجد ما احملک علیہ ولکن
ایت فلانا فلعلہ ان یحملک فاتاہ فحملہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس سواری نہین ہے مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی
نہین ہے لیکن تو فلان شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دیوے وہ شخص اوسکے پاس گیا اوس نے سواری دی پھر وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص نیک بات کو بتلاوے اوسکو اتنا ہی ثواب ہے جتنا اوس
بات کرنیوالیکو ہے **باب فی الھوی** نفس کی خواہش کا بیان عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی
چیز کی محبت تجھکو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے **ف** یعنی تو اوسکی محبت مین ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اوسکی عیوب اور برائی
کو آنکھ سے دیکھتا نہین کان سے سنتا نہین جب تیری آنکھ کان کا یہ حال ہوا تو اور کسی کی نصیحت بھی نہین سنی
یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعضون نے موضوع کہدیا ہے حالانکہ وہ مبالغہ ہے **باب فی الشفاعۃ** سفارش کا بیان
عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشفعوا الی لتوجروا ولیقض اللہ علی لسان
نبیہ ما شاء ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو مجھ سے تاکہ تمکو ثواب ہو
پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا **باب فی الرجل یبدأ بنفسہ فی الکتاب** جب خط
لکھے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا عن بعض ولد العلاء ان العلاء الحضرمی کان عامل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم علی البحرین فکان اذا کتب الیہ بدأ بنفسہ ترجمہ علاء کے بعض لڑکون سے روایت ہے کہ علاء
حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے بحرین پر وہ جب آپ کو کوئی تحریر بھیجتے تو اوسمین پہلے اپنا نام لکھتے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر اعتراض نہین کیا طریقہ مسنون یہی ہے کہ کاتب خط یون لکھے از طرف فلان
(نام کاتب) بخدمت فلان (نام مکتوب الیہ) عن العلاء بن الحضرمی انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فبدأ باسمہ ترجمہ علاء حضرمی سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو پہلے اپنا نام لکھا
باب کیف یکتب الی الذمی کافر کو کیونکر خط لکھا جاوے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب الی ھرقل من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی وقال ابن یحیی
عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبرہ قال فدخلنا علی ھرقل فاجلسنا بین یدیہ ثم دعا بکتاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم
السلام علی من اتبع الھدی اما بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل

روم کو اسطرح سے لکہا۔ محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین ہرقل کو جو روم کا بڑا ہے معلوم ہو سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے ایک روایت مین ابن عباس سے یہ ہے کہ ابوسفیان نے اون سے بیان کیا ہم ہرقل پاس گئے اوس نے ہم کو اپنے سامنے بٹہلایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اوس مین یہ لکہا تہا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی سے اما بعد

باب فی بر الوالدین ماں باپ سے نیکی کرنا

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہین کر سکتا مگر جب اپنے باپ کو کسیکا غلام دیکہے اور خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے عن عبد اللہ بن عمر قال کانت تحتی امراة وکنت احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میری نکاح مین ایک عورت تہی مین اوسکو چاہتا تہا لیکن عمر رض اوسکو برا جانتے تہے انہون نے مجہہ سے کہا تو طلاق دیدے اوس عورت کو مین نے انکار کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا طلاق دیدے اوسکو یعنے باپ کا حکم مان عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم الاقرب فالاقرب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال رجل مولاہ من فضل ہو عندہ فیمنعہ ایاہ الا دعی لہ یوم القیمة فضلہ الذی منعہ شجاعا اقرع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتہہ احسان کرون آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتہہ پہر اپنی ماں کے ساتہہ پہر اپنی ماں کے ساتہہ پہر اپنے باپ کے ساتہہ پہر جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پہر جو اوسکے بعد ہو اسیطرح اور آپ نے فرمایا جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اوسکی حاجت سے زیادہ ہو پہر وہ اوسکو نہ دے تو قیامت کی روز وہ مال بشکل ایک گنجے سانپ کے بنکر اوسکے سامنے آویگا عن کلیب بن منفعة عن جدہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من ابر قال امک واباک واختک واخاک ومولاک الذی یلی ذلک حقا واجبا ورحما موصولة ترجمہ کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن الحارث سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتہہ سلوک کرون آپ نے فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بہائی کے ساتہہ اور اپنے آزاد کرنیوالے کے ساتہہ ان لوگون کا حق واجب ہے اور ناتا ہے جسکا ملانا چاہیے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ کیف یلعن الرجل والدیہ قال یلعن ابا الرجل فیلعن اباہ ویلعن

امہ فیلعن امہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب گناہوں میں بڑا
گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے ماں باپ پر آدمی کیسی لعنت کریگا
آپ نے فرمایا اسطرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر وہ اوسکے باپ پر لعنت کرے یا لعنت کرے اوسکی ماں پر وہ اوس
کی ماں پر لعنت کرے تو یہی ذریعہ اپنے ماں باپ پر لعنت کرانے کا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز کہ کام کا ذریعہ
اور باعث ہو وہ بھی برا ہے جیسے اللہ نے فرمایا تم اون لوگوں کو برا نہ کہو جنکو مشرکین پکارتے ہیں اللہ کے سوا
کہ وہ لوگ برا کہیں اللہ جل جلالہ کو اپنی نادانی سے عن مالك بن ربيعة الساعدي قال بينا نحن عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من بر ابوي
شيء ابرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة عليهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من
بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل الا بهما واكرام صديقهما ترجمہ مالک بن ربیعہ ساعدی سے روایت
ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتفاقاً ایک شخص آیا بنی سلمہ میں سے اور عرض کیا یا رسول اللہ
میرے ماں باپ مر گئے ہیں اب بھی کوئی صورت اون کے ساتھ احسان کرنے کی باقی ہے آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں
اون کے واسطے دعا اور استغفار کرنا اور اونکی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور ناطے کو جوڑنا جو انہی سے جڑا تھا
اور اون کے دوست کی خاطر کرنا عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابر البر صلة المرء
اهل ود ابيه بعد ان يولي ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی
نیکی یہ ہے کہ آدمی خاطر کرے اپنے باپ کے دوستوں کی جب باپ کا انتقال ہو جاوے عن ابي الطفيل قال رايت
النبي صلى الله عليه وسلم يقسم لحما بالجعرانة قال ابو الطفيل وانا يومئذ غلام احمل عظم الجزور اذا
اقبلت امراة حتى دنت الى النبي صلى الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت من هي فقالوا
هذه امه التي ارضعته ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جعرانہ
ایک مقام ہے مکے سے آٹھ منزل پر طائف کی راہ میں جسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں وہاں آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے میں اون دنوں
ایک لڑکا تھا جو اونٹ کی ہڈی اوٹھایا کرتا تھا استنے میں ایک عورت آئی جب قریب پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے تو آپ نے اپنی چادر اوسکے لیے بچھا دی وہ اوس پر بیٹھی میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے لوگوں نے کہا یہ وہ عورت
ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا یعنی حلیمہ دائی عن عمر بن السائب انه بلغه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان جالسا يوما فاقبل ابوه من الرضاعة فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه ثم اقبلت امه
فوضع لها شق ثوبه من جانبه الآخر فجلست عليه ثم اقبل اخوه من الرضاعة فقام رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاجلسه بين يديه ترجمہ عمر بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز

بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپ کے رضاعی باپ (دودھ باپ) آئے آپ نے اون کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا وہ اوس
پر بیٹھ گئے پھر آپ کی رضاعی ماں آئین آپ نے اون کے لیے دوسرا کونا اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اوس پر بیٹھ گئین پھر آپ کے
رضاعی بھائی آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اون کو اپنے سامنے بٹھایا **باب فی فضل من عال یتامی** جو شخص یتیمون
کی پرورش کرے تو اوسکو کتنا ثواب ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت
له انثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها قال يعني الذكور ادخله الله الجنة **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس لڑکی (دختر) ہو پھر اوسکو جیتا نہ گاڑے (جیسے
کافر کیا کرتے تھے) نہ اوسکو ذلیل و خوار سمجھے نہ لڑکے کو اوسپر فوقیت دے (یعنے لڑکے کی زیادہ خاطر اوس لڑکی سے نہ کرے)
تو اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال ثلث
بنات فادبهن وزوجهن واحسن اليهن فله الجنة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹیون کو پرورش کرے پھر اونکو تعلیم دے (یعنے ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت
اور کفایت شعاری سکھاوے) اور اونکا نکاح کر دے اور اون کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اوسکے لیے جنت ہے دوسری روایت
مین ہے ثلث اخوات او ثلث بنات او ابنتان او اختان یعنے تین بہنین ہوں یا تین بیٹیاں ہون یا دو بہنین
ہون یا دو بیٹیاں ہون **عن** عوف بن مالك الاشجعي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وامرأة
سفعاء الخدين كهاتين يوم القيمة واومى يزيد بالوسطى والسبابة امرأة آمت من زوجها
ذات منصب وجمال حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا او ماتوا **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت مین مین اور جو عورت کالے رخسارون کی ہو (یعنے خاوند کے مر جانے
سے زیب اور زینت چھوڑ دی اور یتیم بچون کی پرورش مین کالی پیلی ہو جاوے) اسطرح ہون گے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی
اور بیچ کی اونگلی سے (جن مین کچھ فاصلہ نہیں ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنے خاوند کے مر جانے کے بعد باوجود عزت اور
خوبروئی رکھتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کرے یتیمون کی پرورش کے لیے یہانتک کہ وہ بڑے ہو جاوین یا مر جاوین (جب
ہے کہ سوا اوس عورت کے اور کوئی بچون کا سنبھالنے والا نہ ہو اور اوس عورت کو دل سے خاوند کی خواہش نہ ہو ورنہ نکاح کر
لینا بہتر ہے) **باب** جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمے لیوے **عن** سهل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
انا وكافل اليتيم كهاتين في الجنة وقرن بين اصبعيه الوسطى والتي تلي الابهام **ترجمہ** سہل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور یتیم کا پالنے والا قیامت مین ایسے قریب ہون گے اور اشارہ کیا کلمہ کی اور
بیچ کی اونگلی سے **باب فی حق الجوار** ہمسائے کے حق کا بیان **عن** عائشة عن رسول الله صلى الله عليه و
سلم قال ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت ليورثنه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین سمجھا وہ اوسکو وارث کر دینگے
گے عن عبد اللہ بن عمرو انہ ذبح شاۃ فقال اھدیتم لجاری الیہودی فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے انہون نے ایک بکری ذبح کی اور کہا تم نے میرے ہمسایہ یہودی کے پاس حصہ بھیجا کیونکہ مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین
سمجھا وہ اوسکو وارث بنا دینگے عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو
جارہ قال اذھب فاصبر فاتاہ مرتین او ثلاثا فقال اذھب فاطرح متاعک فی الطریق فطرح
متاعہ فی الطریق فجعل الناس یسالونہ فیخبرھم خبرہ فجعل الناس یلعنونہ فعل اللہ بہ وفعل فجاء
الیہ جارہ فقال لہ ارجع لا تری منی شیئا تکرھہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنے ہمسایہ کی شکایت کرنی لگا آپ نے فرمایا جا اور صبر کر وہ دو تین دفعہ پھر آیا آپ نے
فرمایا اپنا اسباب مکان سے نکالکر رستے پر ڈالدے اوس نے اپنا اسباب رستے مین ڈالدیا لوگون نے وجہہ پوچھنا شروع
کی اوس نے اپنے ہمسایہ کی ایذا دہی کا حال بیان کیا تو لوگون نے اوسکے ہمسایہ پر لعنت کرنا اور بد دعا کرنا شروع
کیا کہ اللہ اوسکو ایسا کرے ویسا کرے پھر اوسکا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر مین چلو اب مین کوئی ایسی بات نہ کرونگا جو تجھکو
ناگوار ہو عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر
فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر
تو ایذا نہ دے اپنے ہمسایہ کو اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ زبان سے بہتر بات کہے نہین تو چپکا رہے
(فضول اور لغو باتین نہ کرے) عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایھما اھدی قال الی اقربھما
منک بابا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہین مین کسکو تحفہ بھیجکر
احسان کرون آپ نے فرمایا جسکا دروازہ قریب ہو اگرچہ دیوار دور ہو) باب فی حق الممالیک غلام لونڈی کے
حقوق کا بیان عن علی قال کان اخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ
فیما ملکت ایمانکم ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے اخیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا نماز نماز کا خیال رکھو
نماز کا خیال رکھو اور ڈرو اللہ سے غلام لونڈی کے بارے مین یعنی اون پر ظلم نہ کرو طاقت سے زیادہ اون سے محنت نہ لو تقصیر سے زیادہ
سزا نہ دو کھانے کپڑے کی تکلیف نہ دو بعضون نے کہا ما ملکت ایمانکم سے اموال زکوۃ مین یعنی زکوۃ دیا کرو عن

المعرور بن سوید قال رایت ابا ذر بالربذة وعلیه برد غلیظ وعلی غلامه مثله قال فقال القوم یا ابا ذر لو کنت اخذت الذی علی غلامك فجعلته مع هذا فکانت حلة وکسوت غلامك ثوبا غیره قال فقال ابو ذر انی کنت ساببت رجلا وکانت امه اعجمیة فعیرته بامه فشکانی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا ذر انك امرؤ فیك جاهلیة قال انهم اخوانکم فضلکم الله علیهم فمن لم یلائمکم فبیعوه ولا تعذبوا خلق الله ترجمہ معرور بن سوید سے روایت ہے مین نے ابو ذر کو دیکہا ربذہ (ایک موضع ہے قریب مدینہ کی) مین وہ ایک موٹی چادر پہنے ہوئی تہے اور انکا غلام بہی ویسی ہی چادر پہنے ہوئے تہا لوگون نے کہا ای ابو ذر تم غلام پر کی چادر لے کیون نہین لیتے تاکہ جوڑا پورا ہو جاوے اوسکو ایک اور کپڑا لے دینا ابو ذر نے کہا مین نے ایک شخص سے گالی گلوج کی اوسکی ماں عربی نہ تہی تو مین نے ماں کی گالی اوسکو دی اوس نے میری شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا ای ابو ذر تو ایسا آدمی ہے جسمین جاہلیت کی بو باقی ہے (جیسی جاہلیت کا قاعدہ تہا کہ فخر کرتے تہے نسب اور حسب پر اور حقیر جانتے تہے اور ملک کے لوگون کو) آپ نے فرمایا غلام لونڈی تمہاری بہائی بہن ہین (کیونکہ سب آدم کی اولاد ہین) مگر اللہ نے تم کو اون پر فضیلت دی (یعنی تم کو انکا حاکم بنایا اور اونکو محکوم کر دیا) تو جب سے تم کو موافقت نہو اوسکو بیچ ڈالو (یہ نہین کہ خواہ نخواہ ظلم کر کے اوسکو رکہو) اور مت تکلیف دو اللہ کی مخلوق کو عن المعرور قال دخلنا علی ابی ذر بالربذة فاذا علیه برد وعلی غلامه مثله فقلنا یا ابا ذر لو اخذت برد غلامك الی بردك فکانت حلة وکسوته ثوبا غیره قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیکسه مما یلبس ولا یکلفه ما یغلبه فان کلفه ما یغلبه فلیعنه ترجمہ معرور سے روایت ہے ہم ابو ذر پاس ربذہ مین گئی وہ ایک چادر اوڑہے تہی اور انکا غلام بہی ویسی ہی چادر اوڑہے تہا ہم نے کہا تم اپنے غلام کی چادر لے کیون نہین لیتے ایک جوڑا ہو جاتا اور اوسکو دوسرا کپڑا پہنا دیتے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہی کہ تمہاری بہائی ہین جنکو اللہ نے تمہاری ہاتہ تلی کر دیا ہے پہر جسکا بہائی اوس کے ہاتہ تلے ہو تو جو آپ کہاوے وہی اوسکو کہلاوے اور جو آپ پہنے وہی اوسکو پہناوے اور ایسی کام کو اوس سے نہ کہے جس سے وہ عاجز ہو جاوے اگر کہے تو آپ بہی اوس کی مدد کرے عن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود قال ابن المثنی مرتین لله اقدر علیك منك علیه فالتفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله هو حر لوجه الله قال اما انك لو لم تفعل للفحتك النار او لمستك النار ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے مین اپنی ایک غلام کو مار رہا تہا اتنے مین ایک آواز پیچہے سے آئی ای

ابا مسعود جان لو کہ اللہ تجھ پر اس سے زیادہ اختیار رکھتا ہے جتنا تو اس پر رکھتا ہے میں نے پھر کر دیکھا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کے واسطے آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے جہنم کی آگ
لپٹ لیتی یا لپٹ جاتی عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لائمکم من مملوککم
فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لم یلائمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ
ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موافق ہو تمہارے مزاج کی غلام لونڈی میں سے
تو اوسکو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو نا موافق ہو اوسکو بیچ ڈالو اور مت عذاب کرو اللہ کی خلق کو
عن رافع بن مکیث وکان ممن شہد الحدیبیۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم ترجمہ رافع بن مکیث سے روایت ہے وہ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا غلام لونڈی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا برکت ہے اور برا برتاؤ کرنا نحوست ہے عن عبد اللہ
بن عمر یقول جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فصمت ثم
اعاد الیہ الکلام فصمت فلما کان فی الثالثۃ قال اعفوا عنہ فی کل یوم سبعین مرۃ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کتنی بار ہم معاف کریں
خدمتگار کے قصور کو آپ چپ ہو رہے پھر اوس نے پوچھا آپ چپ ہو رہے پھر اوس نے پوچھا آپ نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف
کیا کرو عن ابی ہریرۃ حدثنی ابو القاسم نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قذف مملوکہ وہو بری
مما قال جلد لہ یوم القیمۃ حدا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھ سے ابو القاسم نبی التوبہ یعنی بہت استغفار کرنے والے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زنا کی تہمت اپنی غلام یا لونڈی کو لگا دے حالانکہ وہ غلام یا لونڈی اس فعل سے
پاک ہو تو اگرچہ دنیا میں مولی پر حد قذف نہ پڑیگی قیامت کے روز کوڑے مارا جاویگا حد قذف میں عن ہلال بن
یساف قال کنا نزولا فی دار سوید بن مقرن وفینا شیخ فیہ حدۃ ومعہ جاریۃ فلطم وجہہا فما
رایت سویدا اشد غضبا منہ ذلک الیوم قال عجز علیک الا حر وجہہا لقد رایتنا سابع سبعۃ من
ولد مقرن وما لنا الا خادم فلطم اصغرنا وجہہا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعتقہا ترجمہ ہلال بن
یساف سے روایت ہے ہم سوید بن مقرن کے گھر میں اوترے تھے اور ہمارے ساتھ ایک بڈھا تیز مزاج والا تھا اوسکی لونڈی تھے
اوڑھی نے اوسکو طمانچہ مارا تو سوید کو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اتنے غصہ ہوئے ہوں جیسا اوس روز غصہ ہوئے اور کہا اب تو
عاجز ہوئے سکے تدارک سے سوا اسکے کہ اوسکو آزاد کر دے اور تو نے ہم کو دیکھا ہم سات بیٹے تھے مقرن کی اور ہمارے پاس
ایک خادم تھا ہم میں سے جو سب سے چھوٹا تھا اوس نے اوس خادم کے منہ میں طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو آزاد کر دینے کا حکم دیا عن معاویۃ بن سوید بن مقرن قال لطمت مولی لنا فدعاہ ابی ودعانی فقال

اقتص منه فانا معشر بنی مقرن کنا سبعة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم لیس لنا الا خادم
فلطمها رجل منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتقوها قالوا انه لیس لنا خادم غیرها
قال فلیخدمهم حتی یستغنوا فاذا استغنوا فلیعتقوها ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت
ہے میں نے ایک آزاد کیے ہوئے غلام کو طمانچہ لگایا تو میرے باپ نے مجھکو اور اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے کہا تو بدلے کے لیئے
تو بھی ایک طمانچہ مار لے حالانکہ وہ غلام تھا ان کے گہر کا) کیونکہ ہم مقرن کے بیٹے ہیں ہم سات نفر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت میں اور سوا ایک خادم کے اور کوئی خادم نہ تھا ہم میں سے کسی نے اوسکو ایک طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوسکو آزاد کر دو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکے سوا کوئی خادم ہمارے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا
اچھا جبتک یہ لوگ غنی نہوں تب تک یہی خادم خدمت کرے جب غنی ہو جاویں تو اوسکو آزاد کر دیں عن زاذان
قال اتیت ابن عمر وقد اعتق مملوکا له فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما لی فیه من الاجر ما
یسوی هذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لطم مملوکه او ضربه فکفارته ان یعتقه
ترجمہ زاذان سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے ایک تنکہ اٹھایا
اور کچھ پھر کہا اسکے آزاد کرنے میں مجھکو اتنا بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ لگاوے یا مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کر دے **باب فی المملوک اذا
نصح** غلام لونڈی جب اپنے مالک کی خیر خواہی کریں تو اون کو کتنا ثواب ہے عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی طور سے عبادت
کرے اللہ کی تو اوسکو دوہرا ثواب ہے **باب فیمن خبب مملوکا علی مولاه** ٥ جو شخص کسی کے غلام کو بہکا دے تو
کتنا برا گناہ ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خبب زوجة امرأ او
مملوکه فلیس منا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی جورو یا غلام
لونڈی کو بہکا دے (اور اوسکو خاوند یا مالک سے باغی کر دے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنے مسلمانوں کے فرقے میں سے
نہیں ہے اسلیے کہ یہ فعل شیوہ اسلام کے خلاف ہے) **باب فی الاستیذان** اذن مانگ کر اور اجازت لیکر
کسی کے مکان میں جانا چاہیے عن انس بن مالک ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی الله علیه وسلم
فقام الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص او مشاقص فقال کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یختله لیطعنه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
حجرے میں آپ ایک تیر لیکر اوٹھے گویا میں آپکو دیکھ رہا ہوں تاکہ ماریں اوسکو غفلت میں (جو شخص کسی کے گھر میں بغیر اجازت

فاتیته فاستاذنت ثلثا فلم یوذن لی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینی فقلت قد جئت
فاستاذنت ثلثا فلم یوذن لی وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن
له فلیرجع قال لتاتینی علی هذا بالبینة قال فقال ابو سعید لا یقوم معک الا اصغر القوم
قال فقام ابو سعید معه فشهد له ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے میں انصار کے ساتھ ایک مجلس
میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسی گھبرائے ہوئے آئے ہم نے کہا کیوں کیوں کیا ہوا انہوں نے کہا مجھے عمر رضہ نے بلا
بھیجا میں گیا تین بار ان سے اذن مانگا اندر آنیکا لیکن کچھ جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا انہوں نے پھر کہا تم کیوں
اندر نہ آئے میں نے کہا میں آیا اور تین بار اذن مانگا لیکن جواب نہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی تین بار اذن مانگے پھر اسکو اذن نہ ملے تو وہ لوٹ جاوے عمر نے کہا تم اس بات پر کوئی گواہ لاؤ
(یعنی کسی صحابی کو پیدا کرو جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو) ابو سعید نے کہا تمہارے ساتھ
وہ شخص جاویگا جو سب مجلس کے لوگوں میں چھوٹا ہے پھر ابو سعید ابو موسی کے ساتھ گئے اور گواہی دی کہ میں
نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے ۔ یہ فعل حضرت عمر کا محمول ہے احتیاط اور تاکید اور تنبیہ پر
تاکہ لوگ حدیث کی روایت میں احتیاط کریں اور جو جھوٹے ہوں وہ عمداً غلط روایت کرنا چھوڑ دیں اس خیال سے
کہ دوسرا گواہ نہ ملیگا تو سزا ہوگی اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ایک شخص عادل کی روایت حدیث میں معتبر نہیں ہے
کیونکہ خود حضرت عمر نے کئی مقاموں میں ایک شخص کی روایت قبول کی ہے جیسے حمل بن مالک کی جنین کی
دیت میں اور عبد الرحمن بن عوف کی جزیہ میں ۔ ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان متعصب مقلدین
پر جنکے سامنے حدیث بیان کیجاتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو فلان مجتہد کو معلوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت عمر
ایسے شخص پر بہت سی حدیثیں پوشیدہ تھیں اور انکو معلوم نہ تھیں پھر اور مجتہد یا عالم کا کیا ذکر ہے عن ابی موسی
انه اتی عمر فاستاذن ثلثا فقال یستاذن ابو موسی یستاذن الاشعری یستاذن عبد الله بن قیس فلم
یاذن له فرجع فبعث الیه عمر ما ردک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاذن احدکم
ثلثا فان اذن له والا فلیرجع قال ائتنی ببینة علی هذا فذهب ثم رجع فقال هذا ابی فقال ابی
یا عمر لا تکن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر لا اکون عذابا علی اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے وہ حضرت عمر رضہ پاس آئے اور تین بار اجازت مانگی اندر
آنے کی اسطرح سے کہ ایکبار کہا اذن چاہتا ہے ابو موسی پھر کہا اذن چاہتا ہے اشعری پھر کہا اذن چاہتا ہے عبد اللہ
بن قیس (پہلے ابو موسی نے اپنی کنیت جو مشہور تھی بیان کی پھر نسبت بیان کی پھر نام بیان کیا تاکہ حضرت عمر نے
ایک آدمی ان کے پیچھے روانہ کیا (جب وہ آئے) تو کہا تم کیوں لوٹ گئے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمایا اذن مانگی ہر کوئی تم مین سے تین مرتبہ پھر اگر اذن دیا جاوے تو بہتر (اندر جاوے) ورنہ لوٹ جاوے حضرت عمر نے کہا
اسبات پر گواہ لاؤ وہ لوٹ گئے اور ابی بن کعب کو لیکر آئے ابو موسی نے کہا یہ ابی گواہ مین دوسری روایت مین ابو سعید کی گواہی کے بعد ہے کہ
ابی نے کہا اے عمر مت تکلیف دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عمر نے کہا مین ہرگز نہین تکلیف دونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو **عن** عبید بن عمیر ان اباموسی استاذن علی عمر بهذه القصة
قال فیه فانطلق بابی سعید فشهد له فقال اخفی علی هذا من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم
الهانی الصفق بالاسواق ولکن تسلم ما شئت ولا تستاذن **ترجمہ** عبید بن عمیر سے روایت ہے ابو موسی
نے اذن مانگا حضرت عمر سے پہر یہی قصہ بیان کیا یہانتک کہ ابو موسی ابو سعید کو لیکر آئے انہون نے گواہی دی تب حضرت عمر
نے کہا کیا یہ حدیث مجہسے پوشیدہ رہ گئی غافل کر دیا مجہکو بازارون کی خرید و فروخت نے اب تم سلام کیا کرو جتنی مرتبہ
چاہو اور اذن لینے کی ضرورت نہین (یہ حضرت عمر نے ابو موسی کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ آیندہ سے تم بلا تکلف سلام کرکے
چلے آیا کرو تمہارے واسطے اجازت لینے کی ضرورت نہین ہے) **عن** ابی بردة عن ابیه بهذه القصة قال فقال عمر
لابی موسی انی لم اتهمك ولكن الحديث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم شدید **ترجمہ** ابو بردہ نے
ابو موسی سے ایسا ہی روایت کیا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو موسی سے کہا مین نے تم کو جہوٹا نہین سمجہا مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا ایک سخت امر ہے (یعنے بڑی احتیاط اور ہوشیاری حدیث کی روایت مین لازم ہے ایسا نہو
کہ بہول چوک ہو جاوے یا ناسمجہی سے الفاظ بدلنے مین مطلب کچہہ کا کچہہ ہو جاوے) دوسری روایت مین ہے فقال عمر
لابی موسی اما انی لم اتهمك ولكن خشيت ان يتقول الناس على رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ**
عمر نے ابو موسی سے کہا مین نے تم کو جہوٹا نہین سمجہا لیکن مین ڈر گیا ایسا نہو کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتین
گڑہنے لگین (یعنی حدیث کی روایت مین احتیاط چہوڑ دین) **عن** قيس بن سعد قال زارنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی منزلنا فقال السلام علیكم ورحمة الله قال فرد سعد ردا خفيا فقال قيس فقلت
الا تاذن لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذره يكثر علينا من السلام فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم السلام علیكم ورحمة الله ثم رجع رسول الله صلی الله علیه وسلم واتبعه سعد فقال
يا رسول الله انی كنت اسمع تسليمك وارد عليك ردا خفيا لتكثر علينا من السلام قال فانصرف
معه رسول الله صلی الله علیه وسلم وامر له سعد بغسل فاغتسل ثم ناوله ملحفة مصبوغة بزعفران
او ورس فاشتمل بها ثم رفع رسول الله صلی الله علیه وسلم يديه وهو يقول اللهم اجعل صلواتك
ورحمتك على آل سعد بن عبادة قال ثم اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من الطعام فلما اراد
الانصراف قرب له سعد حمارا قد وطا عليه بقطيفة فركب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سعد

يا قيس اصحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قيس فقال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اركب فابيت ثم قال اما ان تركب واما ان تنصرف قال فانصرفت ترجمه قيس بن سعد بن عباده سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم تشریف لائے ملاقات کو ہمارے گھر میں تو آپ نے (باہر ٹہر کر) فرمایا السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیوں تم اجازت نہیں دیتے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو اندر آنے کی سعد نے کہا فراصبر کر آپ زیادہ تر سلام کرینگے ہم لوگوں پر یعنی اگر پہلی ہی دفعہ میں آنکو بلا لیتے تو دوبارہ اور سہ بارہ سلام کی نوبت نہ آتی حالانکہ آپ کے ہر ایک سلام میں اسیدہ ہوتی ہے برکت اور رحمت اور صحت اور سلامتی کی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے پھر فرمایا السلام علیکم ورحمة الله سعد نے آہستہ سے جواب دیا پھر آپ نے فرمایا السلام علیکم ورحمة الله بعد اوسکے آپ لوٹے اور سعد آپکے پیچھے نکلے سعد نے کہا یا رسول الله میں آپ کے سلام کو سنتا تھا لیکن آہستہ سے جواب دیتا تھا اس آرزو سے کہ آپ زیادہ سلام کریں ہم لوگوں پر پھر رسول الله صلی الله علیه وسلم سعد کے ساتھ لوٹ آئے سعد نے ایک چادر آپکو دی جو زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی تھی آپ نے اوسکو لپیٹ لیا بعد اوسکے دونوں ہاتھ اوٹھا کر فرمایا یا الله اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر پھر آپ نے کھانا کھایا جب لوٹنے کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدہا لائے جسپر چادر پڑی ہوئی تھی رسول الله صلی الله علیه وسلم اسپر سوار ہوئے سعد نے کہا اے قیس ساتھ جا رسول الله صلی الله علیه وسلم کے قیس کہتے ہیں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھ سے فرمایا سوار ہو جا میں نے انکار کیا آپ نے فرمایا تو سوار ہو نہیں جا میں لوٹ آیا عن عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الايمن او الايسر فيقول السلام عليكم وذلك ان الدور لم تكن عليها يومئذ ستور ترجمه عبد الله بن بسر سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازے کیطرف منہ کر کے نہ کھڑے ہوتے بلکہ داہنے یا بائیں چوکھٹ کیطرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم السلام علیکم کیونکہ اون دنوں دروازوں پر پردے نہ تھے عن جابر انه ذهب الى النبى صلى الله عليه وسلم فى دين ابيه فدققت الباب فقال من هذا فقلت انا قال انا انا كانه كرهه ترجمه جابر سے روایت ہے میں رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کرنے تو میں نے دروازہ ٹھونکا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں اور آپ نے اسکو برا جانا اسلیے کہ میں کہنا بے فائدہ ہے جیسے ہندوستان کا قاعدہ ہے وہ تو پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اسکے جواب میں اپنا نام و نشان بیان کرنا چاہیے تاکہ اشتباہ رفع ہو اور میں کہنے سے تو ویسا ہی ابہام رہتا ہے) عن نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخلت حائطا فقال لى امسك الباب فضرب الباب فقلت من هذا وساق الحديث ترجمه نافع بن عبد الحارث

سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک باغ مین گیا آپ نے فرمایا اسکا دروازہ بند کیے رہنا
ایک شخص نے دروازہ باہر سے ہلایا مین نے پوچھا کون ہے پھر بیان کیا حدیث کو آخیر تک **باب فی الرجل یدعی**
ایکون ذلک اذنہ جب کوئی شخص بلایا ہی جاوے تو اوسکو اذن لینے کی حاجت ہے یا نہین **عن ابی ہریرۃ ان النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو کسی کے بلانے کے لیے بھیجے تو وہی اوسکا اذن ہے یعنی جب اوسکے ساتھ چلا آیا
ہو تو دوبارہ اذن لینے کی ضرورت نہین مگر یہ جب ہے کہ مکان قریب ہو اور وہ مکان مردانہ ہو ورنہ پھر اذن لینا
اعلام کے واسطے بہتر ہے **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم**
فجاء مع رسول فان ذلک لہ اذن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے آدمی بھیجکر اور وہ اوسکے ساتھ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہین بیہقی نے
کہا یہ جب ہے کہ اوسکے گھر مین اوسکی عورت نہ ہو ورنہ اذن لینا چاہیے) **باب فی الاستیذان فی العورات**
الثلث کلام اللہ مین تین وقت جو اذن لینے کا حکم آیا ہے اوسکے موافق اب عمل کرنا ضرور ہے یا نہین **عن ابن**
عباس یقول لم یؤمن بہا اکثر الناس ایۃ الاذن وانی لآمر جاریتی ہذہ تستاذن علی
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے آیت استیذان پر اکثر لوگون نے عمل نہین کیا مگر مین نے تو اپنی اس لونڈی کو بھی
حکم دیدیا ہے کہ میرے پاس اذن لیکر آوے **عن عکرمۃ ان نفرا من اہل العراق قالوا یا ابن عباس**
کیف تری ہذہ الایۃ التی امرنا فیہا بما امرنا ولم یعمل بہا احد قول اللہ تعالی یا ایہا
الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات
من قبل صلوۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوۃ العشاء ثلث
عورات لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدہن طوافون علیکم بعضکم علی بعض واللہ
علیم حکیم قال ابن عباس ان اللہ حلیم رحیم بالمؤمنین یحب الستر وکان الناس لیس
لبیوتہم ستور ولا حجال فربما دخل الخادم او الولد او یتیمۃ الرجل والرجل علی اہلہ
فامرہم اللہ بالاستیذان فی تلک العورات فجاءہم اللہ بالستور والخیر فلم ار احدا یعمل بذلک
بعد ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے چند لوگون نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت
کے باب مین جسمین ہم کو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اوسپر کسی نے عمل نہین کیا یعنی یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین
اخیر تک یعنی ایمان والو چاہیے کہ اذن لیکر آوین تمہارے پاس تمہارے غلام لونڈیان اور جو لڑکے تم مین لیکن ابھی
جوان نہین ہوئے تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اوتارتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد یہ تین وقت مین

جن مین سترکہلنی کا خیال ہوتاہے اوران کے سوا اور وقتون مین کچہہ گناہ نہین ہے تم پر نہ اونپر کہ ایک دوسرے پاس جاوین اور اسد خوب جانتاہے حکمتوالا ابن عباس نے کہا اسد جل جلالہ رحیم اور حلیم ہے مومنین کے ساتہہ اور دوست رکہتاہے پردہ پوشی کو جب یہ آیت اوتری اوس وقت مین لوگون کے گہرون مین نہ پردے تہے نہ سہرے بالشتہ تہے تو اکثر خدمتگار یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت مین چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہوتا اسلیے اسد نے حکم دیا اونکو اذن لینے کا ان وقتون مین پہر بعد اسکی اسد نے اپنے فضل سے پردے دیے اور سبہی کچہہ عنایت فرمایا اوس وقت سے مین نے کسیکو اس آیت پر عمل کرتے نہین دیکہا

باب افشاء السلام

آپسمین ایک دوسرے کو ملاقات کیوقت سلام کرنا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا ادلکم علی امر اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے تم جنت مین نہ جاوگے جبتک ایمان نہ لاوگے اور ایمان تمہارا پورا نہ ہوگا جبتک آپس مین ایکدوسری سے محبت نہ رکہو کیا مین تم کو ایسا امر نہ بتادون جب تم اوسکو کرو تو آپسمین محبت ہو جاوے السلام علیکم ایکدوسری کو دل کہولکر کہا کرو (یعنے پکار پکار کر مسلمانون کا یہی طریقہ ہے کہ جب ایکدوسرے سے ملین سلام علیکم کرین چاہے چہوٹا ہو یا بڑا چہوٹا بڑا بہی کتنا ہی درجہ کا ہو یہ نہین کہ اہل زمانے کیطرح بڑے بڑے دنیا دارون کو جہک کر زمین دوز آداب بجالاوین یہ کفار کا طریقہ ہے اسلام کے شیوے کے خلاف ہے)

عن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف ترجمہ عبد اسد بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا اسلام کا کونسا طریقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا کہانا کہلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اوس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو

باب کیف السلام

سلام کیونکر کرنا چاہیے عن عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرد علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال ثلاثون ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اوسکو دس نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اسد آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اسکو بیس نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اسد وبرکاتہ آپ نے جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین عن معاذ بن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون قال ھکذا تکون الفضائل ترجمہ اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر اور

قال لا تبدأوهم بالسلام واذا لقيتموهم في الطريق فاضطروهم الى اضيق الطريق ترجمہ سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ شام کو گیا لوگ گزرنے لگے نصاری کے گرجوں پر اور اون پر سلام کرنے لگے تو میرے باپ نے کہا مت سلام کرو پہلے اون پر کیونکہ ابوہریرہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مت کرو سلام پہلے یہود اور نصاری کو اور جب ملو تم اون سے راستون میں تو لاچار کردو اونکو تنگ رستے کی طرف یعنی بیچا بیچ راستے میں سے ہٹا کر ایک کونے میں کردو اسمیں اشارہ ہے کہ وہ سیدھے راہ سے ہٹ گئے ہیں

عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدہم فانما یقول السام علیکم فقولوا وعلیکم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم میں سے کسیکو سلام کرتے ہیں تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم کہتے ہیں یعنے موت پڑے تمپر تو تم اوسکے جواب میں وعلیکم کہا کرو یعنی تمہارے ہی اوپر موت پڑے

عن انس ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیہم قال قولوا وعلیکم ترجمہ انس سے روایت ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب یہود اور نصاری ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپنے فرمایا وعلیکم کہو

باب في السلام اذا قام من المجلس جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیک کرے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا اراد ان یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جاوے تو سلام علیکم کہے۔ پھر جب اوٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام پچھلے اخیر کے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے یعنی جیسے آنے وقت سلام کرنا ضروری ہے ویسے ہی جاتی وقت بھی سلام کرنا ضرور ہے)

باب كراهية ان يقول عليك السلام

علیک السلام کہنا مکروہ ہے یعنی شروع میں یون کہے السلام علیک یا سلام علیک بتقدیم سلام نہ علیک السلام البتہ جواب میں علیک السلام کہہ سکتا ہے

عن ابی جری الہجیمی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت علیک السلام یا رسول اللہ قال لا تقل علیک السلام فان علیک السلام تحیۃ الموتی ترجمہ ابو جری ہجیمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے یعنی مردوں سے جب خطاب کرتے ہیں تو یون کہتے ہیں یا مردے کی روح دوسرے کی روح سے جب ملتی ہے تو یون کہتی ہے علیک السلام واللہ اعلم

باب ما جاء في رد واحد عن الجماعة

ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دے تو کافی ہے

عن علی بن ابی طالب قال ابو داود رفعہ الحسن بن علی قال یجزئ عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدہم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدہم ترجمہ حضرت علی نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایک جماعت

بن علی کی روایت مین ہی فرمایا جب جماعت کسی پر گزرے اور اوس مین سے ایک شخص سلام کرے تو سب کیطرف
سے کافی ہوگا اور جب ایک جماعت بیٹھی ہو اور اوس مین سے ایک شخص سلام کا جواب دیوے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا

باب فی المصافحۃ مصافحہ کا بیان عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لھما ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملین اور مصافحہ کرین اور اللہ کی تعریف کرین اور اوس سے مغفرت چاہین تو
اونکی مغفرت ہوگی ف مصافحہ مسنون ہے ملاقات کیوقت سلام کے بعد اور نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل
شریعت مین نہین ہے بلکہ بعضون نے اوسکو بدعت مذمومہ لکھا ہے عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یفترقا ترجمہ براء سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایکدوسری سے ملین اور مصافحہ کرین تو اون کی گناہ بخشے جاوینگے
جدا ہونے سے پہلے عن انس بن مالک قال لما جاء اھل الیمن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد
جاءکم اھل الیمن وھم اول من جاء بالمصافحۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب یمن کے لوگ آئے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے پاس یمن کے لوگ آئے ہین وہ لوگ ہین جنھون نے سب سے پہلے مصافحہ
شروع کیا عن رجل من عنزۃ انہ قال لابی ذر حیث سیر من الشام انی ارید ان اسالک عن حدیث
من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخبرک بہ الا ان یکون سرا قلت انہ لیس بسر
ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی
وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی فلما جئت اخبرت انہ ارسل الی فاتیتہ وھو علی سریرہ
فالتزمنی فکانت تلک اجود واجود ترجمہ ایک شخص نے ابو ذر سے پوچھا جب وہ شام سے چلے گئے کہ مین تم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پوچھتا ہون ابو ذر نے کہا مین بتا دونگا مگر جب کوئی راز ہو تو نہ بتاؤنگا
اوس شخص نے کہا نہین راز نہین ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کیوقت تم سے مصافحہ کرتے تھے ابو ذر نے
کہا مین نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا ایک روز آپ نے مجھکو بلا بھیجا مین گھر مین نہ تھا جب
آیا تو مجھکو خبر ہوئی مین آپ پاس گیا آپ تخت پر تھے آپ نے مجھے چمٹا لیا یہ بہت عمدہ تھا بہت عمدہ ف معانقہ بھی درست
ہے مگر اوس شخص کے ساتھ جو سفر سے آوے اور عیدین مین معانقہ کرنے کی شرع شریف سے کوئی اصل نہین ہے **باب**
فی القیام تعظیم کیواسطے کھڑے ہوجانا کیسا ہی عن ابی سعید الخدری ان اھل قریظۃ لما نزلوا علی حکم
سعد ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار اقمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
الی سیدکم او الی خیرکم فجاء حتی قعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے

کی میری عصمت اور پاکدامنی بیان فرمائی پس اسکا شکر میں کرون گی) **باب** فی قبلة ما بین العینین
دونو آنکھوں کے بیچ مین بوسہ دینا عن الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ
وقبل ما بین عینیہ ترجمہ شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا جعفر بن ابی طالب سے جب
وہ ملک حبشہ سے آئے (اور بوسہ دیا اون کی دونو آنکھوں کے بیچ مین) **باب** فی قبلة الخد گال پر بوسہ دینا
عن ایاس بن دغفل قال رایت ابا نضرة قبل خد الحسن رضی اللہ عنہ ترجمہ ایاس بن دغفل سے
روایت ہے مین نے ابو نضرہ کو دیکھا انہون نے امام حسن رض کے گال پر بوسہ دیا عن البراء قال دخلت مع ابی بکر
اول ما قدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابتها حمی فاتاها ابو بکر فقال لها
کیف انت یا بنیة وقبل خدها ترجمہ براء سے روایت ہے مین ابو بکر صدیق کے ساتھ گیا جب وہ پہلے پہل مدینے
مین آئے دیکھا تو اون کی صاحبزادی عائشہ رض لیٹی ہوئی ہین اور اون کو بخار چڑھ آیا ہے تو ابو بکر اون کے پاس گئے
اور پوچھا کیسی ہے بیٹیا اور بوسہ دیا اون کی گال پر **باب** فی قبلة الید ہاتھ پر بوسہ دینا عن عبد اللہ بن
عمر وذکر قصة قال فدنونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یدہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا آپ کے ہاتھ پر ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم متقی اور پرہیزگار جو درحقیقت وارث رسول ہے اوسکے ہاتھ کا بوسہ دینا تعظیما درست ہے
باب فی قبلة الجسد اور کسی مقام پر جسم مین بوسہ دینا عن اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما
هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم فطعنه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرته بعود
فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول اللہ ترجمہ
اسید بن حضیر سے روایت ہے جو ایک شخص تھے انصار مین سے وہ لوگون سے باتین کر رہے تھے اور دل لگی کرکے لوگون کو ہنساتے
تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کونچہ دیا لکڑی سے اون کی کوکھ مین اسید نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسکا
بدلہ دیجیے آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لیلے اسید نے کہا آپ قمیص پہنے ہین مین ننگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
قمیص اٹھایا تو اسید چمٹ گیا آپ سے اور بوسہ دینے لگا آپ کے پہلو پر اور عرض کیا میرا مقصد یہی تھا رسول اللہ
عن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل
ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجله وانتظر المنذر الاشج حتی اتی عیبته فلبس ثوبیه ثم اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له ان فیک خلتین یحبهما اللہ الحلم والاناة قال یا رسول اللہ
انا اتخلق بهما ام اللہ جبلنی علیهما قال بل اللہ جبلک علیهما قال الحمد للہ الذی جبلنی علی خلتین

يحبهما الله ورسوله ترجمہ زارع سے روایت ہے وہ عبد القیس کے ایلچیون مین تہا کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو اپنے اونٹون
سے جلدی جلدی اوترکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہہ چومنے لگے اور پاؤن اور منذر اشج نے انتظار کیا یہانتک کہ اپنی گٹھری
سے دو کپڑے نکالکر پہنے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے تب آپ نے فرمایا اے منذر تجہہ مین دو خصلتین ہین جنکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو حلم دوسری اناۃ یعنی تسکین اور تشفی اور متانت سمجہہ بوجہہ کر دیر مین کام کرنا جلدی
اور گہبراہٹ سے کام مین نہ کرنا منذر نے کہا یا رسول اللہ یہ دو خصلتین جو مجہہ مین ہین ان کو مین نے اختیار کیا ہے
یا اللہ نے مجہہ مین پیدایش سے یہ خصلتین رکہین ہین تب منذر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اوس نے مجہہ مین دو خصلتین ایسے
پیدا کین جنکو اللہ اور اوسکا رسول پسند کرتا ہے **باب في الرجل يقول جعلني الله فداك** کوئی شخص دوسرے
سے کہے اللہ مجہکو تجہہ پر فدا کرے تو کیسا ہے **عن** ابي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا اباذر فقلت
لبيك وسعديك يا رسول الله وانا فداك ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجہکو پکارا اے اباذر مین نے کہا حاضر اور مستعد ہون آپکی خدمت مین یا رسول اللہ اور فدا ہون آپ پر **باب**
في الرجل يقول انعم الله بك عينا ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکہہ ٹہنڈی رکہے **عن**
عمران بن حصين قال كنا نقول في الجاهلية انعم الله بك عينا وانعم صباحا فلما كان الاسلام
نهينا عن ذلك قال عبد الرزاق قال معمر يكره ان يقول الرجل انعم الله بك عينا ولا بأس
ان يقول انعم الله عينك ترجمہ بنانے کا بیان سے ...
انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا یعنی اللہ تمہاری آنکہہ ٹہنڈی رکہے یا خوش رہو صبح کو جب دین اسلام آیا تو اس سے ممانعت
ہوئی عبد الرزاق نے کہا معمر نے کہا یہ کہنا مکروہ ہے انعم اللہ بک عینا کیونکہ اسمین یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ
کی آنکہہ ٹہنڈی ہے تیری وجہ سے اگرچہ اصل مطلب یہی ہے کہ تیری آنکہہ ٹہنڈی رہے یا یہ طریقہ جاہلیت کا ہے اور یون
کہنے مین کچہہ قباحت نہین ہے انعم اللہ عینک یعنی ٹہنڈی رکہے اللہ تعالی تیری دونون آنکہین **باب الرجل يقول**
للرجل حفظك الله ایک شخص دوسرے سے یون کہے اللہ جل جلالہ تجہکو محفوظ رکہے **عن** ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه
وسلم كان في سفر له فعطشوا فانطلق سرعان الناس فلزمت رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الليلة
فقال حفظك الله بما حفظت به نبيه ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے
لوگون کو پیاس لگی وہ سب جلدی جلدی چل گئے اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اس رات کو تو آپ نے فرمایا اللہ
جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے اوسکی نبی کی حفاظت کی ہے **باب الرجل يقوم للرجل يعظمه**
ایک شخص دوسرے شخص کی تعظیم کے لیے کہڑا ہو جاوے تو کیسا ہے **عن** ابي مجلز قال خرج معاوية على ابن الزبير
وابن عامر فقام ابن عامر وجلس ابن الزبير فقال معاوية لابن عامر اجلس فاني سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب ان یمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ
ابو مجلز سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نکلے عبد اللہ بن الزبیر اور ابن عامر پر تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور عبد اللہ
بن الزبیر بیٹھے رہے معاویہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اوسکے لیے کھڑے رہیں تو وہ بنا لیوے اپنا ٹھکانا جہنم میں ف
اس حدیث سے قیام تعظیمی کے علما اور فضلا کے لیے ممانعت نہیں نکلتی بلکہ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ جس شخص کی نیت
میں غرور اور نخوت ہوا اور وہ یہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کو کھڑے ہوا کریں اور اگر کھڑے نہ ہوں تو وہ برا مانے اوسکے واسطے
جہنم ہے عن ابی امامۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوکئا علی عصا فقمنا
الیہ فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضا ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ایک لکڑی پر تکیہ لگائے ہوئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو
جیسے کھڑے ہوا کرتے ہیں عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو ف یہ حدیث اصل ہے ممانعت قیام میں مگر عجم کا
کیا ایسی سکو عادت کہ لیتے رہیں اوسنے اور واسطے کے لیے جیسا دکن ہندوستان میں دستور ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے
قیام کرتے ہیں ایسا ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم و دیندار کے واسطے جو در حقیقت خدا کی تعظیم ہے مقصود منع نہیں
منذری نے کہا کہ طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا ہے اور ابو العدبس اسکو اسناد میں مجہول ہے
باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہونچا دے تو جواب میں کیا
کہے عن غالب قال انا لجلوس بباب الحسن اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی
ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائتہ فاقرئہ السلام قال فاتیتہ فقلت ان ابی
یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام ترجمہ غالب سے روایت ہے ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے
تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اوس نے میرے دادا سے سنا کہ میرے باپ نے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہا جب جا تو میری طرف سے سلام کہنا میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے
باپ نے آپ کو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا تجھپر اور تمہارے باپ پر سلام ہو عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لہا ان جبریل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ باب
الرجل ینادی الرجل فیقول لبیک ایک شخص دوسرے کو پکارے وہ اوسکے جواب میں لبیک کہے عن ابی عبد الرحمن الفہری
قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فسرنا فی یوم قائظ شدید الحر فنزلنا تحت ظل الشجرۃ فلما
زالت الشمس لبست لامتی وركبت فرسی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی فسطاط فقلت السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قد حان الرواح فقال الرجل ثم قال قم یا بلال فقام فثار من تحت سمرة کان ظله ظل طائر فقال لبیک
وسعدیک وانا فداءک فقال اسرج لی الفرس فاخرج سرجا دفتاه من لیف لیس فیهما اشر ولا بطر
فرکب ورکبنا وساق الحدیث ترجمہ ابو عبد الرحمن فہری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تہا جنگ حنین میں تو چلے ہم سیر دن میں جو سخت گرمی کا دن تہا پہر اترے ہم ایک درخت کے سائے میں جب آفتاب ڈہل
گیا تو میں زرہ پہنکر گہوڑی پر سوار ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ اپنے ڈیرے میں تہی میں نے کہا السلام
علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چلنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا ہان ای بلال اوٹہ وہ اوٹہا وہ ایک درخت کے تلے سے
کود کر نکلے اونکا سایہ اتنا پڑتا تہا جیسے ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے (یہ مبالغہ ہے اون کی ضعف اور لاغری میں) انہوں
نے کہا لبیک وسعدیک میں آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا زین کسو میرے گہوڑے پر انہوں نے ایک زین نکالا جسکے دونون
کنارے خرما کی پوست کے تہے نہ اون میں کبر تہا نہ غرور (جیسے دنیا دارون کی زین میں ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ زین سادہ اور بے
تکلف تہا) پہر آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے **باب** فی الرجل یقول الرجل اضحک اللہ سنک ایک شخص دوسرے
شخص سے کہے اللہ تعالی تمہارے منہ کو ہنستا رکہے **عن** مرداس قال ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر
او عمر اضحک اللہ سنک ترجمہ مرداس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تو ابو بکر یا عمر نے کہا اللہ آپ کو
ہمیشہ ہنستا رکہے **باب** فی البناء مکان بنانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وانا اطین حائطا لی انا وامی فقال ما هذا یا عبد اللہ فقلت یا رسول اللہ شیء اصلحه فقال
الامر اسرع من ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہپر سے گزرے اور میں اور میری ماں ایک
دیوار پر گلاوہ کر رہے تہے آپ نے پوچہا کیا ہے ای عبد اللہ میں نے کہا دیوار کو درست کر رہا ہوں آپ نے فرمایا موت اس سے بھی
جلد آنیوالی ہے (یہ اپنی ذات کیواسطے ضرورت سے زیادہ مکان بنانا اور آراستہ کرنا بیفائدہ ہے مگر جو تعمیر خدا کے واسطے یا بندگان خدا کی
راحت کیواسطے ہو البتہ مفید ہے) دوسری روایت میں ہے مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا وهی فقال ما هذا
فقلنا خص لنا وهی فنحن نصلحه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری الامر الا اعجل من ذلک ترجمہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجہپر گزرے اور ہم اپنی کوٹہری کو درست کر رہے تہے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا ہمارا حجرہ ہے جو بوسیدہ ہوگیا
تہا اوسکو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو جانتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے **عن** انس بن مالک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قبة مشرفة فقال ما هذه قال له اصحابه هذه
لفلان رجل من الانصار قال فسکت وحملها فی نفسه حتی
اذا جاء صاحبها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یسلم علیه
فی الناس اعرض عنه صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیه والاعراض عنه فشکی

ذلک الی اصحابہ فقال واللہ انی لانکرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا خرج فرای قبتک

فرجع الرجل الی قبتہ فہدمہا حتی سواہا بالارض فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم

فلم یرہا فقال ما فعلت القبۃ قالوا شکا الینا صاحبہا اعراضک عنہ فاخبرناہ فہدمہا

فقال اما ان کل بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا بد منہ الا ما لا یعنی ما لا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ میں ایک بلند مکان دیکھا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یہ فلان انصاری
کا مکان ہے آپ سنکر چپ ہو رہے اور دل میں اس بات کو رکھا جب وہ شخص آپ پاس آیا سب لوگوں میں اور آنکو سلام کیا آپ
نے اوسکی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اوسکو معلوم ہو گیا غصہ آپکا اوس نے اپنے دوستوں سے
شکایت کی اور کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجنبا پاتا ہون ویسا نہیں پاتا جیسے پہلی آپ میرے ساتھ
محبت کرتے تھے لوگوں نے کہا آپ ایک روز باہر نکلے تھے تو تیرا مکان دیکھا تھا شاید اوسی مکان کو دیکھکر آپ ناراض
ہوئے ہون یہ سنکر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اوسکو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلے اور اوس مکان کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکے مالک نے ہم سے شکایت
کی آپ کی بے التفاتی کی تو ہم نے اوسکو بتا دیا اوس نے گرا دیا اوس مکان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگاہ رہو ہر عمارت
وبال ہے اوسکی بنانیوالی پر مگر جو ضروری ہے **باب فی اتخاذ الغرف** بالاخانے بنانیکا بیان **عن** دکین بن سعید

المزنی قال اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالناہ الطعام فقال یا عمر اذہب فاعطہم فارتقی بنا الی علیۃ

فاخذ المفتاح من حجرتہ ففتح ترجمہ دکین بن سعید نے سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
غلہ مانگنے کو آپ نے فرمایا اے عمر جا اور دے اونکو عمر ہم کو ایک بالاخانہ پر لیکر چڑھے پھر کنجی لیکر اوسکو کھولا **باب فی**

قطع السدر بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے **عن** عبد اللہ بن حبشی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹے اوس نے اپنا سر اوندھا گرا دیا جہنم میں **ف** مراد حرم کی بیری ہے یا وہ بیری جسکے سایہ میں
اور پھلون سے لوگون کو فائدہ ہو اور بے ضرورت کاٹ ڈالے یہی حکم ہے ہر درخت سایہ دار اور میوہ دار کا **عن** حسان

بن ابراہیم قال سالت ہشام بن عروۃ عن قطع السدر وہو مستند الی قصر عروۃ فقال اتری ہذہ

الابواب والمصاریع انما ہی من سدر عروۃ کان عروۃ یقطعہ من ارضہ وقال لا باس بہ زاد حمید

فقال ہی یا عراقی جئتنی ببدعۃ قال قلت انما البدعۃ من قبلکم سمعت من یقول بمکۃ لعن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع السدر ترجمہ حسان بن ابراہیم سے روایت ہے میں نے ہشام بن عروہ سے پوچھا
بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور وہ ٹیکا لگائے ہوئے تھے عروہ کے مکان پر تو ہشام نے کہا تم کیا سمجھتے ہو ان دروازون اور